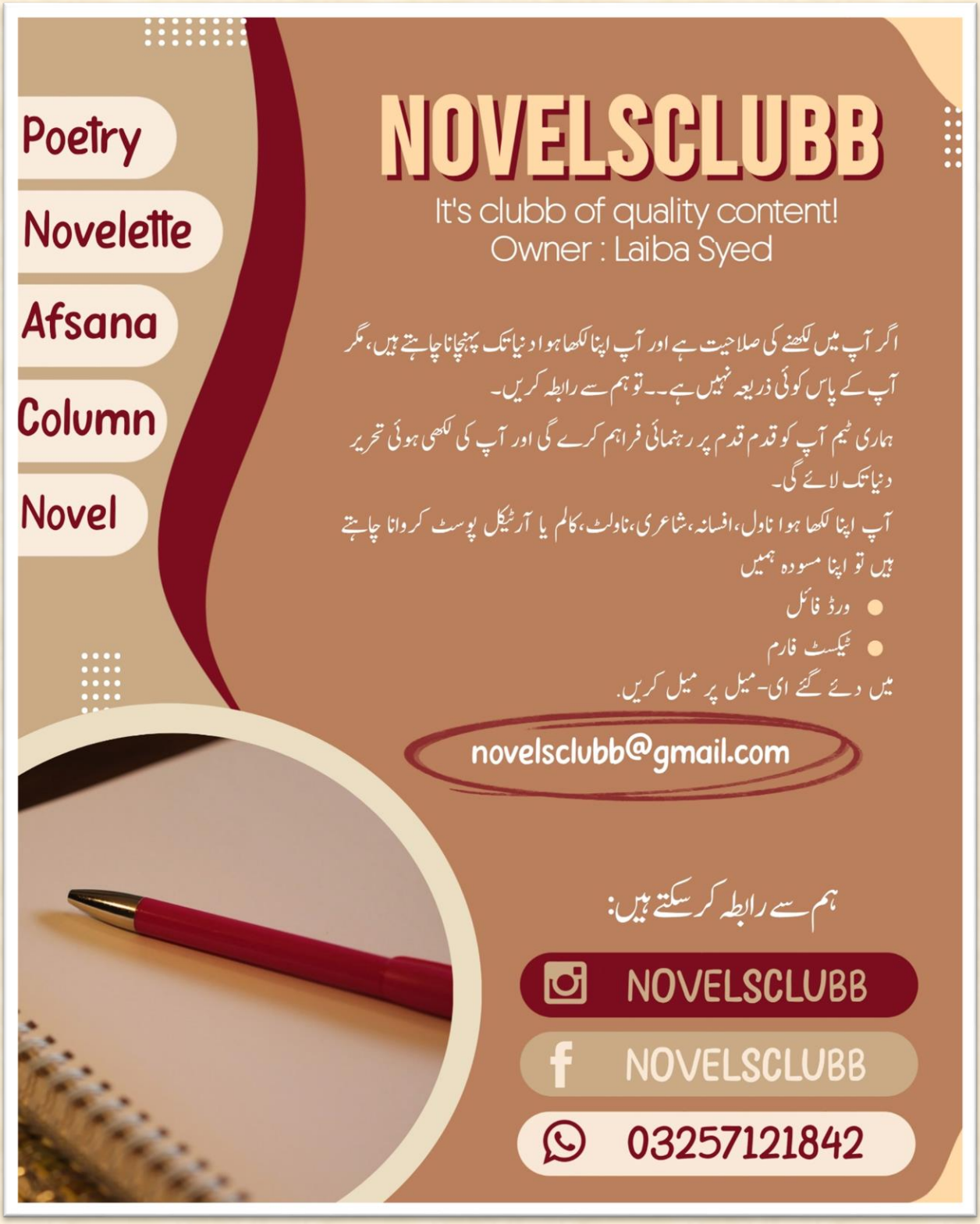

ناولز کلب
خوابِ سیاہ
از قلم شاہانہ رخسار
: novelsclubb
:read with laiba
03257121842


Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

خوابِ سیاہ

از قلم

شاہانہ رخسار

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انتساب

یہ کتاب,اللہ کے نام, جو عدم سے وجود تخلیق کرتا ہے،

جو لفظوں کو معنی دیتا ہے،اور جو سیاہی میں بھی روشنی کا راز چھپا دیتا ہے۔

یہ کتاب ان خوابوں کے نام ہے جو ٹوٹنے کے بعد بھی دل کے صحن میں بکھرے رہتے ہیں،اور اُن دلوں کے نام ہے، جو اندھیروں سے گزرتے ہوئے بھی روشنی کا یقین رکھتے ہیں۔یہ دنیا کے نام ہے۔اُس دنیا کے جو خواب بھی چھین لیتی ہے اور خواب بھی دیتی ہے، جو کبھی سنگدل ہے، کبھی مہربان مگر ہمیشہ انسان کے سفر کا آئینہ ہے۔

خواب سیاہ اُن سب روحوں کے لیے ہے جو جانتے ہیں کہ اندھیرا اصل انجام نہیں بلکہ وہ دروازہ ہے جس کے پار روشنی ابد تک انتظار کرتی ہے۔۔

پیش لفظ

خواب سیاہ،

میرا پہلا ناول ہے، میرے دل کے سب سے قریب۔

لکھنا کتنا مشکل کام ہے، یہ مجھے تب جا کر احساس ہوا جب میں نے خود اس سفر کا آغاز کیا۔ سوچا تھا قلم آسانی سے چل جائے گا، لیکن جب دل کے زخم لفظوں میں ڈھلنے لگے تو جانا کہ یہ سفر کتنا صبر آزما ہے۔ میں نے بے شمار ناول پڑھے ہر ایک سے کچھ نہ کچھ سیکھا، کرداروں کو محسوس کیا درد کو سمجھا اور خوشیوں کی چمک کو جانا۔ مگر جب خود لکھنے بیٹھی تو احساس ہوا کہ ہر کہانی کے پیچھے ایک دنیا ہے، ایک دل کی دھڑکن ہے، ایک سانس ہے جو کاغذ پر زندہ ہو جاتی ہے۔

خواب سیاہ میری محض ایک کہانی نہیں، بلکہ میری ایک انسپائریشن ہے۔

یہ ناول اُن لمحوں کا حاصل ہے جب انسان سوچتا ہے کہ یہ دنیا حقیقت میں کس خواب کی تصویر ہے؟ میرے لیے یہ دنیا خواب سیاہ ہے، ایک ایسا خواب جس میں سب کچھ ہے؛ خواہشیں بھی خوشیاں بھی محبتیں بھی اور گناہ بھی۔ یہ وہ دنیا ہے جو اپنے رنگوں میں حسین بھی ہے اور اپنے اندھیروں میں خوفناک بھی۔ یہاں ہر کردار ہم سب کا عکس ہے۔ کبھی ہم انابیہ بن جاتے ہیں، کبھی شاہانہ کبھی افنان اور کبھی راحمیر، کبھی اردان، کبھی فریشہ، کبھی ملائکہ کمال۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لیکن ان سب میں ایک کردار ایسا ہے جس نے میرے دل پر گہرا نقش چھوڑا، عبد الہادی سکندر کا کردار "

بادی کا کردار میرے دل کے سب سے قریب رہا، شاید اس لیے کہ ہم سب کبھی نہ کبھی اپنی زندگیوں میں اُس اندھیرے سے گزرتے ہیں، اُس سیاہی میں کھو جاتے ہیں، جہاں روشنی کی کوئی کرن نظر نہیں آتی۔ بادی وہ کردار ہے جو بظاہر مضبوط کامیاب اور دنیاوی جاہ و جلال

کا بادشاہ تھا، مگر اپنے اندر ٹوٹا ہوا زخمی اور تنہا انسان بھی۔ اُس کی خاموشی میں طوفان چھپے تھے، اُس کی نگاہوں میں وہ سوالات تھے جن کے جواب کسی کتاب میں نہیں ملتے۔ وہ سیاہی کا بادشاہ تھا۔۔۔ ایک ایسا بادشاہ جس نے دلوں پر حکومت کی مگر اپنے ہی دل کے اندھیروں سے آزاد نہ ہو سکا۔

ہادی کی کہانی صرف اُس کی نہیں، بلکہ ہم سب کی ہے۔ کیونکہ ہم سب کبھی نہ کبھی اپنی زندگی کے خواب سیاہ میں گم ہو جاتے ہیں۔ کبھی خواہشوں کے اندھیروں میں کبھی گناہوں کے بوجھ تلے، کبھی رشتوں کے بکھراؤ میں۔ مگر یہ کردار ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ سیاہی کی شدت جتنی بھی ہو، اگر انسان کا دل اللہ کی طرف پلٹ آئے، تو روشنی اُس کی تقدیر بن سکتی ہے۔ ہادی کا درد ہمیں یہ یاد دلاتا ہے کہ انسان کی اصل پہچان اس کا غرور نہیں بلکہ اُس کا ٹوٹا ہوا دل ہے جو رب کے سامنے جھک جائے۔۔۔۔

"تم صرف اندھیرے کا حصہ نہیں، تم روشنی ہو"۔

یہ جملہ دراصل اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ انسان کو اس کی کمزوریوں یا گناہوں سے پہچانا نہیں جاتا۔ جو دکھ، جو زخم جو اندھیرے ہماری زندگی میں چھا جاتے ہیں، وہ ہماری مکمل تعریف نہیں کرتے۔ اصل تعریف اس روشنی کی ہے جو ہمارے اندر چھپی ہے۔ وہ ایمان کی چنگاری وہ محبت کی حرارت وہ سچائی کی روشنی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اندھیرا عارضی ہے، لیکن روشنی ہمیشہ راہ تلاش کر لیتی ہے۔

انسان کے وجود میں جتنا اندھیرا ہے، اتنی ہی روشنی کا،

امکان بھی ہے۔ اور وہی روشنی ہے جو اسے امید دیتی ہے، گناہوں سے توبہ کی طرف کھینچتی ہے، اور ٹوٹی ہوئی دعاؤں کو قبولیت کے سفر پر لے جاتی ہے۔

یہ اقتباس خواب سیاہ کے مرکزی پیغام کی گہرائی کو اجاگر کرتا ہے:

کہ ہم سب اپنے اپنے اندھیروں سے لڑتے ہیں، مگر حقیقت میں ہم اندھیرے نہیں۔ ہم روشنی ہیں۔ اور روشنی کبھی شکست نہیں کھاتی۔۔۔۔

خواب سیاہ ختم ہوا، لیکن حقیقت یہ ہے کہ زندگی کے خواب ابھی باقی ہیں۔

یہ کہانی صرف کرداروں کی نہیں بلکہ ہماری اپنی زندگیوں کی بھی آئینہ دار ہے۔ ہر انسان اپنی دنیا کے اندھیروں میں الجھا ہوا ہے، لیکن اندھیروں کے بعد روشنی ضرور آتی ہے۔ اگر

ہم چاہیں تو اپنی ذات کے خواب سیاہ کو قرآن کی روشنی سے محبت کے جذبے سے، اور دوسروں کے حقوق ادا کر کے خواب نور میں بدل سکتے ہیں۔

اندھیروں کے بعد سحر ہے لازم

خواب سیاہ کے بعد خواب نور ہے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ سفر ہمیں یہی سبق دیتا ہے کہ:

محبت لفظوں سے نہیں بلکہ قربانی اور صبر سے ثابت ہوتی ہے۔

رشتے خون سے نہیں بلکہ دل کی سچائی سے مضبوط ہوتے ہیں۔

اور اصل کامیابی دنیا کی چمک دمک میں نہیں بلکہ رب کی رضا میں ہے۔

میں دعا گو ہوں کہ میرا یہ چھوٹا سا تحفہ آپ کے دل کے کسی کونے کو چھولے،اور آپ بھی اپنی زندگی کے اندھیروں میں روشنی تلاش کر سکیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اللہ ہم سب کے خوابوں کو حقیقت کا روپ دے،ہماری دعاؤں کو قبول کرے اور ہمیں اپنی روشنی سے منور کر دے۔۔۔

آمین۔۔۔

_____

اس لڑکی کے نام جسے۔۔۔

.زندگی کی تلخیوں نے اسے سکھایا کہ سچائی کبھی بھی آسان نہیں ہوتی۔

اس لڑکی کے نام جسے۔۔

دنیا کے ظلم نے اس کے دل کو زخمی کر دیا۔

اس لڑکی کے نام جس نے یہ جانا کہ۔

ہر خوشی کے پیچھے ایک دکھ چھپا ہوتا ہے

اس لڑکی کے نام جو۔۔

ہر بار ٹوٹ کر بھی اپنے آپ کو سنبھال لیتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس لڑکی کے نام جسے

دنیا کی سختیوں نے مضبوط بنایا

اس لڑکی کے نام جس نے

.اپنے آنسوؤں کو روک کر ہمت نہیں ہاری۔

اس لڑکی کے نام جس نے

.اندھیرے میں بھی اپنی اندر کی روشنی کو پہچانا

اس لڑکی کے نام جسے۔

زندگی کے تجربات نے سکھایا کہ کیسے جینا ہے"

اس لڑکی کے نام جس نے

اپنے زخموں کو اپنی طاقت بنایا۔

اس لڑکی کے نام جس نے

دنیا ترک کر کے

اپنے اللہ کو چنا۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ

اور دنیا کی زندگی سوائے فریب کے اور کچھ نہیں

The worldly life is nothing but an illusionary enjoyment.

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرَان

SURAH AL-IMRAN 3:185

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ آیت پڑھے ہوئے اس کی آنکھیں نم تھی کاش کہ وہ پہلے ہی جان لیتی یہ سب تو آج اس کی جان نہ نکلتی ایسے۔اسے کسی چیز کا ہوش نہیں رہا تھا سوائے اس کے کہ اس کا اللہ اس سے ناراض ہے۔ تہجد کا وقت تھا جب وہ قرآن پاک کھولے بیٹھی تھی کہ اک بار پھر سارے اسکے گناہ اسکی آنکھوں میں کسی فلم کی طرح چلنے لگے اور اک بار پھر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ قرآن پاک رکھ کر سجدہ ریز ہو گئی آنکھوں سے آنسوں تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے اور وہ اپنے اللہ کے سامنے گڑگڑا رہی تھی۔

"* یا اللہ تو تو سب جانتا ہے نہ۔یا اللہ تو میرے دل کے حال سے واقف ہے یا اللہ مجھ پہ رحم فرما۔یا اللہ اگر مجھے ان سب کی پہچان پہلے ہی ہوتی تو میں اپنے آپکو ان گناہوں سے دور رکھتی یا اللہ مجے اکیلا نہ چھوڑ میرا دل تڑپ رہا ہے۔یا اللہ مجھے ان لوگوں میں نہ کر جو تیری رحمت سے دور ہیں مجھے اپنی رحمتوں کے سائے میں لے لے۔ کاش میں جان لیتی نامحرم کسے کہتے ہیں کاش میں اسلام کو بچپن سے ہی سمجھ جاتی۔یا اللہ مجھے بہت دیر سمجھ آئی کہ جو زندگی میں گزار آئی ہوں وہ صرف ایک سراب تھی ایک دھوکہ۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

یا اللہ نا سمجھ تھی یہ تیری بندی مجھے خود سے دور نہ کر میرے اللہ میرے گناہوں کو بخش دے میں بہت شرمندہ ہوں یا اللہ مجھے تو سکون عطا فرما*۔"

دعا کرتے نیند اس پہ مہربان ہوئی اور وہ وہی جائے نماز پہ ہی سو گئی۔

اذان کی آواز پہ اس کی آنکھ کھلی اور نماز کی تیاری کر کے نماز پڑھتے ایک بار اپنے اللہ کے روبرو تھی۔ نماز اور قرآن سے فارغ ہو کر وہ گھر کے کام کرنے لگی برتن دھوتے ہوئے اسے امی کی آواز آئی۔

شاہانہ،، جی امی

چائے بنا لو پھر میں روٹی بنا دیتی ہوں

جی امی میں بس چائے بنانے ہی والی تھی۔

امی نے اس کے چہرے کو غور سے دیکھا۔

آنکھوں کو کیا ہوا کیوں سوجی ہوئی ہے کہا بھی ہے تمہارے ابو کو کی اس کی آنکھوں کا علاج کروائیں کب تک ان عینکوں کے سہارے رہو گی۔

او ہو امی کروالیں گے علاج بھی صبر رکھیں۔

شاہانہ ایک مڈل کلاس فیملی سے ہے۔وہ جوائنٹ فیملی میں رہتی ہے۔دو بھائیوں کی اکلوتی بہن۔جو چھوٹی ہونے کے ساتھ لاڈلی بھی ہے۔

بڑا بھائی زاویار ملک اور دوسرا امن ملک۔

اور یہ اولاد ہے ناصر ملک اور شانزہ بی بی کی۔ان کے ساتھ ان کے دو چاچو وسیم اور قاسم،اور دو پھوپھو زینب اور فاطمہ،اور دادی فضا بی بی۔وسیم کی بیوی شہلا اور انکا بیٹا رضوان۔اور ساتھ والا گھر جس میں دیوار نہ ہونے کے برابر جو کہ جناب ناصر ملک کے چچا اور ماموں اور انکی بیویاں اولادیں رہتی ہیں۔سارا دن ان کا آنا جانا لگا رہتا ہے۔اور انکا گھر رحیم یار خان کی تحصیل خانپور میں ہے۔

اٹھیں بھائی نو بج گئے جائیں اپنی دکان پہ۔ابو کب سے آپکو بلا رہے ہیں۔

اٹھتا ہوں یار زرا صبر کرو۔

اٹھ بھی جائیں اب اتنا بھی کیا سونا کون کہتا ہے آپکو کہ ساری رات موبائل استعال کریں۔

اچھا اچھا اٹھ گیا میں آتا ہوں جاؤ ناشتہ لگاؤ

جی بھائی ٹھیک ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

امن بھائی کی وڈیو کال ہے امی۔

کیسے ہیں آپ۔

میں ٹھیک ہوں اپنا بتا۔

میں بھی ٹھیک ہوں۔

کیسا جا رہا آپ کا دبئی میں کام؟

اچھا ہے۔

اچھا مجھے لگا دور رہے کر آپکو عقل بھی آگئی ہوگی۔شاہانہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اساں جیہے بندے کوں عقل نئی آسگدی میڈی بھینڑ۔(ہم جیسوں کو عقل نہیں آسکتی میری بہن)۔دونوں ہی ہنسنے لگے۔

آپ امی سے بات کریں۔

میں ابو کو بھی بلا لوں۔پھر ناشتہ کرتے ہیں سب۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ ایک عام سی لڑکی جسے وقت اور حالات نے بدل دیا۔وہ جو دل میں ہزاروں درد اور غم سمائے ہوئی تھی لیکن اپنی فیملی کے سامنے زندہ دل اور شرارتی تھی۔دنیا نے اسے یہ سکھا دیا تھا کہ ماں باپ بھائیوں کے علاوہ کوئی اپنا نہیں ہوتا۔حالات نے اسے آگاہ کیا کہ اپنے آپکو خود تک محدود رکھو۔اسکی کہانی اسکے ہی دل میں درد بن کے رہے گئی۔

دوپہر میں جب وہ نماز کے لئے جائے نماز بچھانے لگی تو اس کے موبائل پہ کال آنے لگی۔یہ ایسی کال تھی جس کا اب اس نے تصور بھی نہیں کیا تھا۔نمبر سکرین پہ دیکھتے ہی اس کو سانس لینے میں تکلیف ہونے لگی دل کی دھڑکنوں نے شور مچا دیا۔بے اختیار اسکی آنکھوں سے آنسوں چھلک پڑے۔اپنے دل پے ہاتھ رکھ کے خود کو نارمل کرنے لگی۔نہ چاہتے ہوئے بھی اسنے کال اٹھالی۔

شاہانہ۔

" اسکے منہ سے اپنا نام سننا ایسے تھا جیسے کسی نے سکون کی ہواؤں کا رخ اسکی طرف کر دیا ہوں۔"

آپنے کال کیوں کی مجھے؟جب میں نے منع کیا تھا۔

میری بات سن لو۔بات کرنے میں کیا جاتا ہے ویسے بھی مجھے عادت ہو چکی ہے ایک مہینہ گزار دیا ایسے لیکن تمہارا خیال نہیں جاتا میرے دل و دماغ سے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تو اپنے دل و دماغ کو سمجھائیں یہاں تک پہچانے والے بھی مجھے آپ ہیں۔ محبت کی آپسے نکاح کی خواہش کی کیا غلط کیا۔

میں جانتا ہوں میں بھی مجبور ہوں مجھے بھی تو سمجھو۔

اب نہیں اب بلکل نہیں سنا آپ نے۔اب میں آپکے پیچھے بلکل نہیں آؤں گی آپ کے آگے میں نے خود کو بے مول کر دیا اپنے آپکو جھکا دیا جیسا آپنے چاہا ویسے بن گئی۔ مجھے کیا پتہ تھا کہ آپ جیسے لوگ وقت گزارنا جانتے ہیں۔ میں اب ویسی نہیں رہی کہ آپکی باتوں میں آجاؤں۔ دوبارہ کال کرنے کی کوشش بھی نہ کرنا آپ۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

موبائل رکھتے پھر سے ضبط کھو بیٹھی اور سجدے میں گر گئی۔

"اللہ میں نہیں چاہتی دوبارہ اندھیروں کی زندگی میں جانا۔ مجھے صبر عطا فرما۔ مجھے اپنی رحمت کے سائے میں کر لے

یا اللہ مجھے تو اب خود سے دور نہ کرنا کبھی۔ یا اللہ رحم فرما۔ میں بہت شرمندہ ہوں اپنی گزاری ہوئی زندگی پہ۔ مجھے اپنے نور کی روشنی عطا فرما"۔

آنکھوں کے آنسوں خشک ہونے لگے خیال آیا کہ نماز پھڑھنی ہے۔اپنی حالت ٹھیک کی اور نماز شروع کر دی۔۔۔

کبھی کچھ پچھتاوے سجدوں میں بھی نہیں دھلتے بس دل کے کسی کونے میں سسکتے رہتے ہیں۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

*_*******

امی،،ہاں جی کیا ہوا۔

میں کالج جا رہی ہوں رکشہ آ گیا میرا اور چھٹی کے بعد شاید فریشہ کے گھر جاؤں وہ کافی دنوں سے کالج آ نہیں رہی۔ آپ پریشان نہ ہونا۔

اچھا ٹھیک ہے خیال سے جانا۔

جی جی میں جانے لگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کالج سے واپسی پہ وہ فریشہ کے گھر جاتی ہے وہاں اسکی حالت دیکھ وہ پریشان ہو جاتی ہے۔

یہ کیا حال بنا رکھا ہے فریشہ۔

میں نے خودکشی کی کوشش کی ناکام ہو گئی۔یہ بتا کہ وہ رونے لگ جاتی ہے۔

کیا پاگل پن ہے یہ جانتی بھی ہو کیا کہہ رہی ہو۔خو۔۔۔۔د۔۔کشی۔

فریشہ کیوں کیا ایسا اور انکل آنٹی ان کا نہیں سوچا کتنے پریشان ہو نگئے ہو نگے وہ۔

انہیں کی وجہ سے تو ہوا ہے یہ سب۔

وہ مان ہی نہیں رہے۔ اردان نے اپنی امی کو بھیجا رشتے کے لئے انہوں نے انکار کر دیا کہا کہ وہ کمانے والا نہیں۔

تو ان کی بات ٹھیک ہے نہ یار کمانے والا ہو گا تو مستقبل محفوظ ہو گا۔ آپ نہیں سمجھیں گی شاہانہ وہ میرے لیے کرے گا نوکری بھی۔ ابھی تو اسکی ڈگری مکمل ہوئی ہے۔ لازمی تو نہیں اسکی ہائی فائی نوکری ہو۔

سمبھالو خود کو اور اردان بھائی سے کہو کہ کوئی بھی نوکری کرلے کیا پتہ کچھ آسانی ہو جائے۔

میں کروں گی بات۔ انھیں سمجھاؤں گی کہ کچھ بھی کر لیں فلحال۔

ایسے پاگل پن کی توقع نہیں تھی مجھے آپ سے۔ سمجھدار ہو کر بھی آپ نے خودکشی کو اہمیت نہیں دی یہ نہیں سوچا کہ آخرت میں کیا ہو گا۔

Clubb of Quality Content

مجھے کچھ سمجھ ہی نہیں آرہا تھا تب مجھے یہی ٹھیک لگا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

"اپنی جانوں کو قتل مت کرو"(سورۃالنساء.(29 :

کیا ذرا بھی خیال نہیں آیا کہ دنیا کے ساتھ آخرت بھی ڈوب جائے گی۔

میں شرمندہ ہوں بہت مجھے لگا سب ختم ہو گیا ہے۔وہ نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

ایسا نہیں سوچتے پاگل۔سب ٹھیک ہو جائے گا اللہ پاک سے دعا کرو۔

انسان کو پہلے خود کا تو خیال ہو پھر ہی وہ دوسروں کے بارے بھی اچھا سوچ پائے گا

As You Know i always say,

To Thine Own Self Be True

میں جانتی ہوں ایسے ہی نہیں میں آپ کو رائیل(Royal) کہتی۔ فریشہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

شاہانہ نے سر کو جھکاتے اور ایک ہاتھ دل پہ رکھتے کہا۔

Thank You For This Beautiful Compliment My Butterfly.

فی امن اللہ۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چلو آپ سو جاؤں اور کل لازمی آنا باقی بھی سب پوچھ رہی تھی آپکا۔

روم سے آکر وہ فریشہ کی امی سے ملی۔۔

آنٹی آپکو بھی ایک بار انکل سے بات کرنی چاہیے۔اس نے فکر مندی سے کہا۔

بیٹا میں نے بات کی ہے وہ سنے تب نہ۔ حالانکہ اردان بہت اچھا بچہ ہے۔ اسکا بچپن ہمارے سامنے گزرا ہے۔ میں پھر بھی کوشش کرونگی اپنی بیٹی کے لئے۔

جی آنٹی میں بھی اب چلتی ہوں فریشہ کا خیال رکھیے گا۔

* ***

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اردان تو ادھر بیٹھا ہے میں کب سے کال کر رہا ہوں تجھے بندہ بتا ہی دیتا ہے عجیب ڈرامے بازی ہے۔ افنان نے اسکی چائے پیتے ہوئے کہا اور اردان بس اسے گھور ہی سکا اور دوسری طرف منہ کر لیا۔

خیریت ہے میاں چہرے کے حالات کچھ ٹھیک نہیں لگ رہے۔

منہ بند رکھو اپنا۔ اردان نے غصے میں کہا۔

منہ بند رکھا تو بولوں گا کیسے اور میرے بولے بنا تیرے حالات کیسے ٹھیک ہونگے میری جان۔ افنان نے اسکے ہاتھوں پہ اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

افنان بس کر دے اب۔

اچھا لے کر دی بس۔ افنان نے اسکا چائے کا کپ رکھتے ہوئے کہا۔ جبکہ چائے کا کپ چائے سے خالی تھا۔

اردان اپنا سر پکڑ کہ ں بیٹھ گیا۔

اچھا اچھا سوری تو بتا کیا ہوا ہے لگتا ہے سیر ئس ہے کچھ۔

فریشہ نے خود کشی کرنے کی کو شش کی ہے۔ اسکے ابو نے رشتے سے انکار کر دیا یہ کہہ کر کہ کمانے والا تو ہے نہیں۔

معاملہ واقعی سیر ئس نکلا لیکن انکا پوائنٹ تو ویلڈ ہے نہ۔ افنان نے کہا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میں نے کب کہا کہ انکی بات غلط ہے میں کہاں جاؤں کہاں نوکری ڈھونڈوں۔ڈگری کی تو کوئی اوقت ہی نہیں ہمارے پاکستان میں۔جانے کتنے لوگ بے روزگاری لئے پھر رہیے ہیں۔

ہاں یہ تو سہی کہا۔

ہماری گورنمٹ کو خود سے فرصت ملے تو وہ بھی نوجوان بے روزگار کا سوچے

ناولز کلب

میں تو بہت پریشان ہو گیا ہوں۔اردان نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا۔

اچھا سن پرائیوٹ سکول میں جوب کرے گا۔

وہ بھی کیا دس پندرہ پہ ہی بات ختم کر دیتے ہیں کمپیوٹر میں ماسٹر زایم فل کیا اور پڑھائی کا کوئی فائدہ نہیں ہوا۔

میرے یار تو یہ سوچ کہ کچھ کچھ کمانے والا تو کہلائے گا بات کو سمجھ۔

ٹھیک ہے کروبات انسے میں کرلونگا یہ نوکری۔

پریشان نہ ہو سب ٹھیک ہو جائے گا ویسے بھی افنان راجپوت کے ہوتے ہوئے اردان خان کو کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔دیکھ میں تیرا سور کشا کوچ (security wall)ہوں ۔افنان نے بلیک سن گلاسز پہنتے ہوئے کہا۔

اتنی ڈرامے بازی کر کے تھکتا نہیں ہے تو۔

Not At All meri jaan.

میں سڑے ہوئے چہرے کے ساتھ زندہ نہیں رہے سکتا۔اور ویسے بھی اتنے حسین چہرے کو کون اداس دیکھنا چاہیے گا۔افنان نے فرضی کالر جھاڑتے ہوئے کہا۔

تیرے سے باتوں میں کوئی نیں جیت سکتا۔اردان نے ہاتھ جوڑتے کہا۔

یہ ہوئی نہ بات تعریف کر کے میرا دل خوش کر دیا۔جاتا ہوں پھر ملیں گے میری کال کا انتظار کرنا مسکراتے اور آنکھ مارتے چلا گیا۔

اوور ایکٹنگ کی دوکان۔اردان نے اسے جاتے ہوے دیکھ کہ کہا۔

****

اسلام علیکم امی۔

آ گئی تم۔چلو فریش ہو جاؤں میں کھانا نکالتی ہوں۔

فریش ہو کر جب وہ آئینے کے سامنے آئی تو خود سے سوال کیے۔

کیا ہر کوئی ایسا کرتا ہے؟کیا کوئی یہ نہیں سوچتا کہ اللہ کے سامنے ہم کیسے ان برے اعمال کے ساتھ جائیں گے؟ہم کیوں ہے ایسے کہ اللہ پہ یقین نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ ہمارہ کام بھی ہو جائے؟

ہم کیوں اپنے ساتھ جڑے رشتوں کا نہیں سوچ پاتے ہم کیوں انھیں بھی دکھ میں مبتلا کر دیتے ہیں؟ کیا کوئی ایسا بھی ہو گا دنیا میں جو ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہو گا؟

شکر ادا کرنے سے یاد آیا میری تو آپی ہیں جو مجھے تب ملی جب میں دنیا سے تنگ ہو چکی تھی میں نے بھی تو وہ سب کیا جو مجھے نہیں کرنا چاہیے تھا۔ وہ گہری سوچ میں مبتلا تھی۔

ایک لڑکی ہے جو اپنی سمجھداری اور شرارتی دماغ والے رویے کے ساتھ اپنے خوابِ سیاہ کو چھپانے کی صلاحیت رکھتی ہے"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سورج طلوع ہو چکا تھا ہر کوئی اپنے کام کی طرف رواں تھا پرندے بھی اپنے سفر کو نکل چکے تھے ہلکے ہلکے بادلوں سے لدا آسمان اور ہوائیں خوبصورت اور دلکش موسم کا نظارہ پیش کر رہے تھے ایسے میں وہ تینوں کالج میں اپنے لیکچر لے رہی تھی

تین لیکچر لینے کے بعد وہ اپنی کلاس کے کوریڈور میں بیٹھی باتیں کر رہی تھی۔

فریشہ، انابیہ نے پکارا۔

ہمم،

طبیعت کیسی ہے اب آپکی؟

زندہ ہوں۔ اداس لہجے میں جواب دیا گیا۔

وہ تو مجھے بھی نظر آرہا ہے کہ زندہ ہو

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

۔مرجاتی تو ہم آپکی بخشش کی دعا بھی نہ کرتے۔آنکھوں کو گھماتے ہوئے جتایا۔

اناں یہ پلیز سر نہ کھاؤ۔پہلے ہی سر میں درد ہے۔

میں سر نہیں اپنی بریانی کھاؤں گی اور ویسے بھی مجھے ایسا گھسا پیٹا سر کھانے کی ضرورت بھی نہیں ہیں بھاڑ میں جاؤ۔

رائیل کوئین(Royal Queen) آپ کیوں چپ ہیں آج۔انابیہ نے شاہانہ کو اپنی طرف متوجہ کیا۔

Clubb of Quality Content

وہ مجھ سے ناراض ہے۔ جواب فریشہ کی طرف سے آیا۔

کیا نہیں ہونا چاہیے مجھے؟ سنجیدہ لہجے میں پوچھا گیا۔ کل آپکی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اسلئے تب آپ سے ریلکس ہو کہ بات کی۔

اللہ کا واسطہ مانو۔ میں واقعی بہت شرمندہ ہوں اپنی کی گئی غلطی پہ۔

Clubb of Quality Content

غلطی، غلطی نہیں گناہ کہو۔

اچھا نہ سوری۔ آئندہ ایسا نہیں ہو گا یقین کرو۔

آئندہ کی تو بات ہی نہ کرو میں اور گیٹ آف ہیون(gate of heaven) کالج کی چھت سے دھکا دے دیں گے آپکو۔

ہاں ہاں بلکل رائیل ٹھیک کہے رہی ہے۔انابیہ نے بھی شاہانہ کا ساتھ دیا۔

اللہ کا واسطہ ہے قتل کرو گے مجھے۔تو کیا یہ گناہ میں شمار نہیں ہو گا۔فریشہ نے اپنی بڑی بڑی آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔اسے تو یہ بات حیرت میں ڈال گئی۔

ارے اس میں حیران ہونے والی کون سی بات ہے۔انابیہ نے کہا۔

ہم تو آپ کا کام آسان کرے گے ایسا کر کے۔شاہانہ نے بھی جواب دینا مناسب سمجھا۔

اچھا قتل کرنے سے پہلے میری آخری خواہش تو سن لو۔

او ہو بتانے کی کیا ضرورت ہے ہمیں پتہ ہے۔شادی ہی کرنی ہو گی اردان بھائی سے۔انابیہ نے بتانا ضروری سمجھا۔

ہاں تو کیا غلط بات ہے اس میں پسند کیا ہے تو شادی تو لازمی ہے نہ۔معصوم چہرے کے ساتھ دلیل دی گئی ہے۔

جی جی بڑ فلائی you are right.

میں کہتی ہوں کہ آپ اڑ کر ہی پہنچ جائیں انکے پاس۔شاہانہ نے اپنی طرف سے بات ختم کی۔

میں تو چاہتی ہوں ایسا اور اڑ کے تو میں جاؤں گی لیکن آفیشلی ایگریمنٹ کے ساتھ۔

ہائے میں صدقے جاؤں فریشہ۔باقاعدہ دونوں ہاتھ اسکے چہرے کے قریب کر کے پھر اپنے چہرے کے قریب جر کے بلائیں لی۔

بس کرو ڈرامے بازو چلو کینٹین چلتے ہیں کچھ کھانے۔شاہانہ نے دونوں کو بازوؤں سے کھینچا۔

* * * * * * * *

الارم کی آواز پہ اردان کی آنکھ کھلی۔

بستر سے اٹھا اور فریش ہونے چلا گیا

آفرین ناشتہ لے آؤ۔

آ رہی بھائی۔یہ لے ناشتہ پر اٹھا کے ساتھ چنے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چائے بھی لے آؤ۔

وہ چائے لینے چلی جاتی ہے اور اردان کی امی آتی ہے

اردان کیا بنا نوکری کا؟

امی بات کی ہے افنان سے۔اس نے کہا تھا بتائے گا ابھی اسی کے پاس جانا ہے۔

ہاں کچھ کرو تمہاری نوکری کے بعد ہی اب میں جاؤ گی جمال صاحب کے پاس رشتے کے لئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جی امی ٹھیک ہے میں چلتا ہوں اب۔

جاتے ہوئے اسکے موبائیل پہ کال آتی ہے۔

ہاں افنان بس آنے ہی لگا ہوں بس دو منٹ میں۔

افنان اپنے میڈیکل سٹور پہ اس کا انتظار کر رہا ہوتا ہے کہ اردان آتا ہوا اسے نظر آتا ہے۔

ہاں بھئی کیا بنا۔

میں نے بات کی ہے کالج والوں سے اور اکیڈمی میں بھی کل چلے جانا وہاں۔

سیلری پیکیج کیا ہے؟

بیس ہزار کالج والوں نے کہا ہے اور اکیڈمی نے گیارہ ہزار بتائیں ہیں۔

کم ہے یہ اسکے بابا تو اتنے پیسوں کو خیرات سمجھے گے۔

Clubb of Quality Content

اچانک باہر سے شور آتا ہے وہ دونوں باہر نکل کر دیکھتے ہیں چور چور کا شور برپا ہوتا ہے بہت سے آدمیوں نے ایک آدمی کو پکڑ کر رکھا ہوتا ہے اور سب اسے مارے جا رہے ہوتے ہیں اسکا گریبان تک پھاڑ ڈالتے ہیں زمین پہ گرا کہ اسے ٹانگوں سے مارتے ہیں وہ رو رو کر چلا رہا ہوتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چھوڑ دو مجھے، چھوڑ دو۔

چوری کیوں کی کیا چرا کے بھاگا ہے؟ ہاں بتا۔

اسنے اپنی جیب کو پکڑ رکھا ہوتا ہے۔ اور کہتا ہے۔

کچھ بھی نہیں ہیں چھوڑ دو۔

افنان اور اردان بھاگتے ہوئے آئے اور اس آدمی کو چھڑایا جو کہ دکھنے میں پینتیس چالیس کا لگ رہا تھا۔

ناولز کلب

کیوں مار رہے ہو اسے کیا کیا ہے اس نے۔ اردان نے اسے چھڑاتے ہوئے پوچھا۔

یہ چور ہے چوری کر کر بھاگا ہے یہ۔

کیا چرایا ہے اس نے؟

وہی تو یہ دیکھنے نہیں دے رہا اسکی جیب میں ہیں۔

ایک آدمی آیا اور اسکی جیب کو کھینچ کر نکالا۔ تو وہ آدمی رونے لگ گیا۔

یہ دو روٹی چرائی تھی صاحب میرے بچے بھوکے ہیں مجھے کل سے کوئی کام نہیں ملا میں چور نہیں مزدور ہوں۔ یہ بتا کر وہ پھر رونے لگ جاتا ہے۔

سن لیا آپ سب نے پہلے دیکھ تو لیتے ہے کیا اسکے پاس۔ اردان نے لوگوں کی بے رحمی کو دیکھتے کہا۔

تجھے کیوں اتنا رحم آرہا ہے اس پہ۔

اور اگر اتنا ہی رحم آرہا ہے تو خود ہی مدد کر دو اسکی۔بڑا آیا ہیرو۔

میرا نام اردان خان ہے بے سہارا لوگوں پر رحم کرنا اور ظالم لوگوں کے لیے بے رحم ہونا میری فطرت میں شامل ہے

چلے جائیں یہاں سے سب۔

ایک ایک کر کے سب لوگ وہاں سے چلے جاتے ہیں۔

افنان پانی لے کر آؤ نکلئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

افنان آ کر پانی دیتا ہے اسے۔

میرے تین بچے ہیں آج کام نہ لگنے کی وجہ سے کچھ کھانے کو نہیں تھا گھر میں مجبورن مجھ یہ سب کرنا پڑا۔

کچھ بھی ہو جائے یہ چوری تو نہ کرتے آپ۔ دیکھے کتنی بری طرح سے مارا ہے سب نے۔ کسی سے مانگ لیتے پیسے۔

کوئی نہیں دیتا صاحب سب یہی کہتے ہیں کہ ہاتھ پیر تو سلامت ہے کما لو خود ہی۔ یہ بتاتے وہ اپنے آنسو صاف کرتا ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اچھا یہ لو کچھ پیسے ہیں آج کا گزارا ہو جائے گا اب جاؤ۔

شکریہ صاحب۔ شکر اللہ کا۔ یہ کہتے وہ چلا جاتا ہے۔

افنان اور اردان دوبارہ سٹور پر واپس آتے ہیں۔ اور بیٹھتے ہیں جبکہ اردان گہری سوچ میں ڈوبا ہوتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کیا سوچا جا رہا ہے میری جان۔

یہی کہ کتنی مفلسی ہے دنیا میں۔ اردان نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

دنیا نہیں پاکستان کہے میری جان۔ پاکستان میں ہے ایسا۔

عمران خان تھا تو سب اچھا جا رہا تھا اسے بھی بے بنیاد الزامات میں پھنسا کہ قید کر دیا گیا ہے۔

صیح بات کہی عجیب بونگی سیاست ہے ہماری۔ افنان نے اپنا شوشا چھوڑا۔

اچھا اردان مجھے یہ بتا کہ پاکستان میں بے روزگاری اور غریبی کا مسئلہ بہت ہی خطرناک شکل میں بڑھ رہا ہے۔ تمہیں کیا لگتا ہے، اسکی وجہ کیا ہے؟

افنان، یہ ایک بہت ہی کمپلیکس ایشو ہے۔ میرے خیال سے، ہمارے ایجوکیشن سسٹم کی کمی ہے۔ ہم لوگوں کو رٹے لرننگ پر زیادہ فوکس کرتے ہیں، جس سے انہیں پریکٹیکل سکلز نہیں ملتی جو مارکیٹ میں ڈیمانڈ ہوتی ہیں۔

بالکل صحیح۔ اور پھر، ہمارے یہاں کرپشن اور مس مینجمنٹ کی وجہ سے بھی ملک میں انویسٹمنٹ نہیں ہو رہا، جس سے نئے روزگار کے مواقع نہیں بنتے۔ تمہیں نہیں لگتا کہ ہمارے پالیسی میکرز اس مسئلے کو انٹینشنلی اگنور کر رہے ہیں؟

ہاں، یہ بھی ایک وجہ ہے۔ ہمارے پالیسی میکرز کے پاس اپنے انٹرسٹس ہوتے ہیں، اور وہ اپنے انٹرسٹس کو پروموٹ کرنے کے لیے پالیسیز بناتے ہیں۔ انہوں نے کبھی بھی کامن مین کے پرابلمز کو سیریسلی نہیں لیا۔

اور پھر، ہماری اکانومی بھی اتنی مضبوط نہیں ہے کہ وہ سب کو روزگار دے سکے۔ تمہیں کیا لگتا ہے، ہمارے یہاں اکنامک گروتھ کا ماڈل کیا ہے؟

میرے خیال سے، ہمارے یہاں اکنامک گروتھ کا ماڈل ٹرکل ڈاؤن اکنامکس پر مبنی ہے۔ لیکن یہ ماڈل ہمارے یہاں کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکا، کیونکہ ہمارے یہاں ویلتھ کا ڈسٹری بیوشن بہت ہی ان ایکول ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بالکل صحیح۔ اور پھر، ہمارے یہاں سوشل سیفٹی نیٹس بھی نہیں ہیں جو غریبوں کی مدد کر سکیں۔ تمہیں کیا لگتا ہے، ہمیں کیا کرنا چاہیے۔

افنان، میرے خیال سے، ہمیں اپنے ایجوکیشن سسٹم کو بہتر بنانا ہو گا، اپنی اکانومی کو مضبوط کرنا ہو گا، اور کرپشن کو کم کرنا ہو گا۔ اور سب سے زیادہ اہم بات، ہمیں اپنے ملک کے لیے ایک پائیدار اور مؤثر پالیسی بنانی ہو گی۔

ایڈا تو عمران خان۔ افنان نے اپنا ایک آئیبرو اوپر کرتے ہوئے اردان سے کہا۔

ہاں بھئی عمران خان نے شعور دیا ہے تو جتایا اور بتایا کیوں نہ جائے۔

تیرے پاس تو خود کوئی نوکری نہیں ہے اردان اور وہاں کیسے ہیرو بنا اپنا رعب جھاڑ رہا تھا جیسے کوئی مافیہ گینگ کا لیڈر ہو۔ افنان نے ہنستے ہوئے کہا۔

ناولز کلب
Home of Quality Content

ارے بھئی مافیہ گینگ کا لیڈر نہ سہی ویسا ایٹیٹوڈ اور پرسنلٹی تو ہے اور ویسے بھی ہمیں مدد کرنی چاہیے ایسے لوگوں کی جو حالات سے تنگ ہو کر غلط کام پہ لگ جاتے ہیں۔

صیح کہتا ہے تو۔ میری بھی مدد کر دیا کر۔ افنان نے اسے آنکھ مارتے ہوئے کہا۔

میں یہ نوکری کرونگا جب تک کوئی اور ذریعہ نہیں بن جاتا۔ کیونکہ

Half A Loaf Is Better Than None.

"(کچھ نہ ہونے سے کچھ ہونا بہتر ہے)"

چل اب میں چلتا ہوں پھر ملیں گے

چل ٹھیک ہے۔

****

اگلے دن وہ پرنسل کے آفس میں وہ انٹرویو دے رہا ہوتا ہے پرنسپل اسکی پرسنلٹی اور بات کرنے کے طریقے سے ں ہت متاثر ہوتا ہے۔

Ardan, i hope You Will Do a Great Job According To Your Personality And Attitude.

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

Yeah Sir, i'll Work With All My Honest.

پرنسپل کسی اور ٹیچر کو بلا کر اسے کلاس تک پہنچانے کا کہتے ہیں۔

اسلام علیکم میرا نام وقاص ہے۔

اردان خان۔

دونوں ایک دوسرے کو ہاتھ ملا کر کلاس کی طرف بڑھتے ہیں۔

اردان سر، یہ سامنے آپکی کلاس ہے۔

جی شکریہ سر۔

وہ کلاس کی طرف بڑھنے لگتا ہے کلاس کی تمام لڑکیاں کھڑکی سے ہی اسے دیکھ رہی ہوتی ہیں۔ اسکے دروازے تک پہنچنے تک سب اپنی اپن سیٹ کی طرف بھاگتی ہیں۔

اسلام علیکم فسٹ ائیر اسٹوڈنٹ۔

وعلیکم السلام سر۔۔

میرا نام اردان ہے میں آپکا کمپیوٹر کا ٹیچر ہوں۔ تو پھر آجکا لیکچر سٹارٹ کرتے ہیں۔

لیکن سر اپنے ہمارا انٹرو تو لیا ہی نہیں۔

انٹرو کی کیا ضرورت ہے ساتھ ہی ہے اب آہستہ آہستہ پتہ چل جائے گا۔

لیکچر سٹارٹ کرتے ہیں۔

پھر وہ انکو ٹوپک سمجھاتا رہا۔ جب سمجھالیا تو پوچھا۔ کوئی سوال ہے تو آپ پوچھ سکتے ہیں سب نے کہا سر سمجھ آگئی ہے لیکچر ختم ہوتے ہی وہ وہاں سے دوسری کلاس میں چلا جاتا ہے۔

سب لڑکیاں اسکی خوبصورتی کو سراہا رہی ہوتی ہے۔ کلاس میں پیچھے بیٹھی دو لڑکیاں اردن کو کھڑکی سے دوسری کلاس میں جاتا دیکھ رہی ہوتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اردان کچھ سنجیدہ نظر آنے والا انسان ہے لائٹ براؤن آئیز سیدھی ناک دلکش نقوش اور لائیٹ براؤن بال جو کہ ماتھے سے کچھ اپر سیٹ کئے ہوئے ہلکی براؤن داڑھی اور بلیک پینٹ شرٹ کے ساتھ وہ انگریز لگتا تھا

منال، کیا سوچ رہی ہو۔

اقرا، میں اردان سر کو سوچ رہی ہوں کتنے پیارے ہیں وہ۔ مجھے بہت پسند آئے ہیں۔

شرم کر سر ہے وہ ہمارے لیکن پیارے تو ہیں۔

یہ کہتے دونوں ہنسنے لگ جاتی ہیں۔

مجھے وہ واقعی پسند ہے تو ان پہ نظر نہ رکھ اقرا۔

ہاں ہاں تجھے تو ان کے ساتھ زندگی گزارنی ہے نہ۔

ویسے میں یہی کچھ سوچ رہی ہوں۔

پاگل ہے کیا۔

پاگل نہیں دیوانی سمجھ۔ چلو سر سے نمبر لیتے ہیں۔

منال پاگل نہ بن۔

چل چل اٹھ اٹھ۔ جلدی۔

Clubb of Quality Content

وہ دونوں کلاس کے باہر سائیڈ پہ کھڑی ہو کر اسکا انتظار کر رہی ہوتی ہیں کہ لیکچر ختم ہوتے ہی وہ باہر آتا ہے۔

سر سر بات سنیں۔

وہ آگے جاتے ہوئے پیچھے پلٹ کر دیکھتا ہے اور ان کے پاس آتا ہے وہ سوالیا نظروں سے دونوں کو دیکھتا ہے

سر وہ ہمیں آپ کا نمبر چاہیے تھا۔منال کہتی ہے۔

کس لئے چاہیے۔

وہ سر ہم گروپ بنائیں گے واٹس ایپ پہ کلاس کا۔اگر کسی کو کچھ پرابلم ہوئی تو پوچھ لے گے۔

اچھا ٹھیک ہے۔

وہ انھیں پیپر پہ نمبر لکھ دیتا ہے اور چلا جاتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اقرا،دیکھو نمبر مل گیا۔

منال،نہ کر یہ سب۔ پچھلی بار بھی تجھے وہ گنجا اچھا لگ گیا تھا۔

ارے چھوڑو اسے۔یہ آخری ہے اور مجھے پسند بھی ہے۔منال اسے آنکھ مارتے ہوئے کہتی ہے۔

سٹاف روم میں بیٹھے باقی ٹیچرز اردان کے بارے میں ڈسکس کر رہے ہوتے ہیں۔

دیکھا تو نے پرنسپل سر نے سکی کتنی تعریف کی ہے ہمارے سامنے جیسے کم تو کچھ ہے ہی نہیں۔

ہاں بلکل اسکے آنے سے مجھے ایسا لگ رہا جیسے ہماری اہمیت کم ہو جائے گی۔

ارے کیوں ایسا سوچ رہے ہو وہ بھی

پڑھانے آیا ہے اور ہم بھی۔ مجھے نہیں لگتا ایسا کچھ ہے۔ اور وہ ویل سپوکن بھی ہے اور اچھا بھی ہے۔ نیگیٹو نہ سوچو وقاص نے کہا۔

میں تو اس کی تعریف کبھی نہ کروں۔ ایک اور سر نے کہا۔

تعریف کرنے میں کیا جاتا ہے جو اچھا کرے گا تعریف ہونی چاہیئے اسکی۔ وقاص نے جواب دیا۔

دیکھ لے گے کیا کچھ کر لیتا ہے یہاں رہے کر۔ ادھر ہی ہے وہ بھی اور ہم بھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

****

فریشہ،انابیہ اور شاہانہ کلاس میں بیٹھی لیکچر لے رہی تھی۔

Our Lecture is About..

"This World Is nothing Compared To The Hereafter"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اسلام ہمیں سکھاتا ہے کہ یہ زندگی عارضی ہے۔یہ ایک دن ہمارے لیے ختم ہو جائے گا اور پوری انسانیت کا خاتمہ ہو جائے گا،لیکن آخرت ابدی ہے۔جنت اور جہنم کی حقیقتیں ہمیشہ باقی رہیں گی،اس لیے اس زندگی میں ہمارا سب سے اہم مقصد یہ ہونا چاہیے کہ نیک اعمال کر کے اپنے آپ کو آخرت کے لیے تیار کریں۔

جب ہم اپنی انگلیاں سمندر میں ڈبوتے ہیں تو جتنا تھوڑا سا پانی نکالتے ہیں وہ پورے سمندر کے مقابلے میں تقریباً کچھ نہیں ہوتا۔ اسی طرح دنیا کا عارضی تجربہ عملاً آخرت کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں۔

اس وجہ سے جنتی اور جہنم والے جلد ہی دنیا میں جو بھی لذتیں یا تکلیفیں محسوس کرتے تھے بھول جائیں گے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جس شخص نے اللہ کی خاطر سب سے زیادہ مشقتیں برداشت کیں وہ جنت میں ایک لمحے کے لیے غرق ہونے کے بعد جلد ہی اپنے تمام دکھ اور تکلیفیں بھول جائے گا۔ اس کے مقابلے میں جس شخص نے دنیا میں سب سے زیادہ لذت اپنے لیے رکھی وہ ایک لمحے کے لیے جہنم کی آگ میں غرق ہونے کے بعد اپنی تمام خوشیاں بھول جائے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ آخرت ہی اصل زندگی ہے اور یہ دنیا ہمیں اس حقیقی زندگی کے لیے تیار کرنے کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان لوگوں کے بارے میں بتایا ہے جنہیں قیامت کے دن احساس ہو گا کہ آخرت ہی اصل زندگی ہے اور وہ پشیمان ہوں گے کیونکہ انہوں نے اپنی ابدی زندگی کے لیے کوئی نیک عمل نہیں کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اللہ نے فرمایا:

وہ کہتے ہیں، "کاش میں نے اپنی زندگی کے لیے تیاری کی ہوتی"۔

وہ کہے گا: ہائے ہائے میری، کاش میں نے اپنی زندگی کے لیے بھلائی بھیجی ہوتی۔

سورۃ الفجر 89:24

یہ شخص آخرت کو "میری زندگی" سے تعبیر کرتا ہے جب وہ سمجھتا ہے کہ اس کی آخرت کی زندگی ہمیشہ رہے گی۔ وہ غمگین ہو گا جب وہ دیکھے گا کہ اس نے اپنی آخرت کی زندگی کے لیے کوئی نیک عمل آگے نہیں بھیجا۔ اس لیے اس زندگی میں ہمارا سب سے اہم مقصد یہ ہونا چاہیے کہ ہم اپنی آخرت کی زندگی کی تیاری کے لیے بہت سے نیک اعمال انجام دیں۔۔

مجھے امید ہے آپ سبکو یہ بات سمجھ آ گئی ہو گی۔ یہ کہے کر میم کلاس سے چلی جاتی ہیں۔ باقی کلاس بھی چلی جاتی ہے۔ وہ تینوں گہری سوچ میں ہوتی ہیں۔ فریشہ اپنی خودکشی والی حرکت پہ شرمندہ ہو رہی ہوتی ہے۔ اور انابیہ رو رو کر اس نے اپنی حالت بری کر لی۔ شاہانہ اسکے رونے کی آواز پہ سوچوں سے باہر نکلتی ہے۔

انابیہ کیا ہوا چپ ہو جاؤ۔ فریشہ پانی دو جلدی۔

شاہانہ، میں بہت بری ہوں میں نے بہت غلط کر کیا خود کے ساتھ میں کیسے اپنی آخرت سنواروں گی۔ مجھے وہ سب یاد کر کے بہت تکلیف ہو رہی ہے میں کیا کروں اللہ میں کیا اللہ ۔۔۔

اللہ پاک معاف کر دے گے سمبھالو خود کو۔ اب تو ویسا کچھ نہیں نہ۔ ریلکس رہو۔ شاہانہ اسے گلے لگا لیتی ہے۔ جبکہ اناں یہ اپنے ماضی میں کھو جاتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہر انسان کا ماضی ہوتا ہے اچھا یا برا۔

کچھ ماضی سے سیکھ جاتے ہیں اور توبہ کر لیتے ہیں۔

خوش نظر آنے والے انسان کا دل بھی ماضی میں کسی گہری سیاہ رات سے گزرا ہوتا ہے

یہ جو زندگی کی کتاب ہے،

یہ کتاب بھی کیا کتاب ہے

کہیں اک حسین خواب ہے

کہیں جان لیوا عذاب ہے

کبھی کھو لیا، کبھی پا لیا ،

کبھی رو لیا کبھی گا لیا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کہیں رحمتوں کی ہیں بارشیں ،

کہیں تشنگی بے حساب ہے

کہیں چھاؤں ہے کہیں دھوپ ہے ،

کہیں اور ہی کوئی روپ ہے

کہیں چھین لیتی ہے ہر خوشی ،

کہیں مہربان بے حساب ہے

یہ جو زندگی کی کتاب ہے،

یہ کتاب بھی کیا کتاب ہے

چار سال پہلے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انابیہ کہاں ہو۔

آتی ہوں امی۔

یہ کیا کیا تم نے۔اسکی امی اسکے سامنے ڈوپٹہ کرتے ہوئے کہتی ہیں جس کا پلو ایک سائیڈ سے جلا ہوا تھا۔

ارے امی۔پریس کرتے ہو گیا استری زیادہ گرم ہو گئی تھی۔

جانتی بھی ہو تمہاری چچی کا ہے یہ۔اسے پتہ چلا تو خوب سنائے گی۔

جتنی آگ وہ منہ سے نکالتی ہیں اسی سے تو جل جاتے ہیں یہ کپڑے بھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

شرم کرو کچھ۔ چچی ہیں وہ تمہاری۔

ایسی رشتے داری آپ کو ہی مبارک۔

پتہ نہیں کب عقل آئے گی تجھے۔ جا جا کر پودوں کو پانی دے۔

ہائے میرے خوبصورت پودے مجھے یاد کر رہے ہونگے۔

اس بات پہ اسکی امی نفی میں سر ہلاتی ہیں۔

ناولز کلب
Clubbed Quality Content

انابیہ کے والد سعودی عرب میں ڈرائیونگ کا کام کرتے ہیں۔ اور اناں بیہ کی امی اور چچی چچا ایک ہی گھر میں رہتے ہیں۔ انابیہ کا ایک چھوٹا بھائی بھی ہے ریان۔ چچی کی ایک بیٹی نازش ہے۔

امی، امی۔

کیا ہو گیا اناں یہ کیوں چیخ رہی ہو۔ کیا ہو گیا ایسا

امی میرا دوپٹہ نہیں مل رہا یونیفارم والا۔

ارے ادھر ہی تو رکھا تھا تمہاری الماری میں۔ وہ الماری میں دوپٹہ ڈھونڈنے لگی۔

یہ دیکھو یہی تو رکھا تھا اپنی آنکھیں کھول کر دیکھا کرو۔

امی آنکھیں کھلی ہوں پھر بھی نظر نہیں آتی چیز جب تک آپ خود اپنے ان پیارے پیارے ہاتھوں سے نہ اٹھادے۔ امی کو گلے لگاتے کہتی ہے۔

چل چل بس مکھن نہ لگا اب۔ اس کی امی اسے مسکراتے ہوئے کہتی ہیں۔ اچانک ہارن کی آواز آتی ہے۔

میری وین آگئی امی میں جاتی ہوں۔

کبھی کبھی خواب صرف سونے کے بعد نہیں آتے، وہ جاگتی آنکھوں میں بھی بستے ہیں۔ انہی جاگتی آنکھوں کے خواب اکثر انسان کو وہاں لے جاتے ہیں جہاں واپسی کے راستے دھندلے ہو جاتے ہیں۔ انابیہ بھی انہی خوابوں کی قید میں آئی تھی۔

سترہ سال کی معصوم، نرم دل، خواب دیکھنے والی لڑکی۔ جو چپکے چپکے اپنی ڈائری کے کونے میں "ایک دن میں کچھ خاص بنوں گی" جیسے الفاظ لکھتی تھی۔ وہ عام سی لڑکی، عام سے محلے کی، عام سے لوگوں میں گھری ہوئی، مگر دل میں کچھ غیر معمولی خواہشیں سجا کر رکھتی تھی۔

انابیہ کی زندگی میں سب کچھ سادہ تھا۔ اسکول، کچن، اماں کی ڈانٹ، ابا کی خاموش محبت۔ مگر دل میں کہیں ایک خلش تھی، ایک کشش، ایک کمی۔ شاید پہچانے جانے کی، شاید اپنی پہچان بنانے کی۔

چھوٹے شہر کی تنگ گلیوں میں بسی زندگی بھی کبھی کبھی خوابوں کا جہنم بن جاتی ہے۔ انابیہ، سترہ سالہ دبلی پتلی لڑکی، اپنے باپ کے محدود وسائل اور ماں کے بے شمار خوابوں کے بیچ پل کر بڑی ہو رہی تھی۔ وہ لڑکی جو آئینے میں اپنی ذات کو تلاش کرتی تھی، جس کی آنکھوں میں خواب تھے مگر رنگوں سے عاجز تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ دن میں کالج جاتی، شام کو چھت پر بیٹھی کتابوں میں الجھی رہتی، اور رات کو جب سب سو جاتے، وہ اپنی خوبصورت زندگی کے خواب دیکھتی۔

کالج پہنچ کر وہ سیدھا اپنی فرنڈ کے پاس جاتی ہے جو سکا انتظار کر رہی ہوتی ہے۔

اتنی دیر لگادیتی ہو آنے میں

آتو گئی ہوں نہ۔

ہاں ہاں بڑا احسان کر دیا محترمہ نے۔

اچھا اچھا یار بس کر غلطی ہو گئی کہہ کر۔

انابیہ پتہ بھی میں تجھے جب تک اپنا گزرا دن نہ بتاؤں مجھے سکون نہیں آتا۔

جینی، میں جانتی ہوں میرے بنا تم کچھ نہیں۔

ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے اب وہ کلاس کی طرف جانے لگی۔ انکے جاتے ہی کلاس میں میم آچکی تھی اور لیکچر شروع کر دیا۔

لیکچرز کے ختم ہوتے دونوں کینٹین کے پاس جا کر بیٹھیں۔

جینی سے اسکی ملاقات کالج میں ہی ہوئی تھی۔ جب انابیہ کا پہلا دن تھا کالج میں اور وہ چپ چپ کلاس میں ایک سائیڈ پہ بیٹھی ہوئی تھی۔ اور جینی اسکے پاس آئی۔

ہیلو کیسی ہو اینو سینٹ گرل۔

میں ٹھیک ہوں

اکیلے کیوں بیٹھی ہو آؤ ہمارے ساتھ بیٹھو۔ مجھ سے دوستی کرو گی مجھے تو بہت کیوٹ لگی ہو تم۔

بلکل۔ میرا نام انابیہ ہے۔

کیوٹ ہے بلکل تمہاری طرح

میرا نام جویریہ ہے پیار سے سب مجھے جینی کہتی ہیں۔ اور میں یہاں اپنی مادر کے ساتھ رہتی ہوں ویسے تو ہم کشمیر میں شفٹ ہو گئے تھے۔ بس پھر میری مدر کو آنا تھا یہاں اپنی فیملی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سے ملنے تو مجھے بھی لے آئی۔ میں نے سوچا پڑھائی رہے نہ جائے اس لئیے یہاں ایڈمیشن لے لیا۔ مجھے دو ہفتے ہوئے ہیں یہاں اور دیکھو سب کے ساتھ بن بھی گئی ہے۔

اب تم یہ سوچ رہی ہو گی کہ میں کتنا بولتی ہوں۔ ہے نہ۔

ہاں میں یہی سوچ رہی تھی۔ انابیہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

ارے تمہیں بھی میں سکھا دونگی بولنا دیکھنا تم۔

ناولز کلب

جینی شوخ، بے باک اور زمانے کی چالوں سے واقف لڑکی تھی۔ جس کا کہنا بس یہ تھا کہ "زندگی جینے کے لئے ہے سمجھنے کے لیے نہیں۔ جو دل کرے وہی کرو۔ اپنی زندگی اپنی مرضی سے گزارو"۔

کچھ ہی دنوں میں دونوں کی دوستی مضبوط ہو گئی تھی۔ ایک دوسرے کے گھر آنا جانا لگا رہتا تھا۔

وہ دونوں انابیہ کے گھر موجود تھے۔

انابیہ یہ دیکھو۔ میں نے ٹک ٹوک پہ وڈیو بنانا شروع کر دی ہیں۔

او،واؤ۔ اچھی لگ رہی ہو۔

تم چلو میری وڈیو بناؤ۔

مجھے کہاں آتی ہیں بنانا۔ خود بنا لو۔

میری پیاری دوست نہیں ہو چلو نہ۔ بس پانچ منٹ ہی لگے گے۔

اچھا اچھا چلتی ہوں یہ تو رکھ لوں۔ ہاتھ میں موجود گلاس کی طرف اشارہ کیا۔

۔ تمہارے پودے بہت ہی پیارے لگ رہے تھے انکے ساتھ بناتی ہوں۔

میرے پودے تو میری جان ہیں چلو بناتی ہوں تمہاری وڈیو۔

اور اب وہ سیل ہاتھ میں پکڑے جینی کی وڈیوز بنا رہی تھی۔

چلو اب بس کرو جینی، پانچ وڈیوز بن گئی ہیں، میں تھک گئی ہوں اب۔

ارے ابھی سے تھک گئی ہو۔ میں نے تو اور بھی بنانی ہیں۔ تجھے پتہ ہے نہ،

"زندگی وہی ہے جو وڈیو میں دکھائی جائے، باقی سب بورنگ ہے"

انابیہ کی چچی اپنے روم کی کھڑکی سے یہ سب دیکھ رہی ہوتی ہیں۔ وہ انکو دیکھتی ہوئی انابیہ کی امی کے پاس آتی ہے۔

بھابھی انابیہ کا خیال رکھا کریں۔ مجھے یہ لڑکی جینی کچھ زیادہ ہی ایڈوانس لگتی ہے۔ میں انابیہ سے کچھ کہتی ہوں تو وہ برا مان جاتی ہے آپ خود ہی بات کر لیں۔

جی بھابھی میں بات کرونگی۔ بچے ہیں بس انجوئے کرتے رہتے ہیں۔

انابیہ کی امی نے بات کو بہت لائٹ لیا۔

دیکھو یار کتنی پیاری وڈیوز بنی ہیں۔

ارے جینی پیاری جو ہو پیاری ہی بنے گی نہ۔

میرے لائکس، فالورز بڑھتے جا رہے ہیں۔ میں وائرل ہو جاؤں گی دیکھنا۔

اچھا سن ابھی میں جا رہی ہوں کل کالج کے بعد شام میں آؤں گی۔ اسے گلے مل کر وہ چلی جاتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

* * *

شام ڈھل رہی تھی۔ کمرے کی کھڑکی سے ہلکی سی ٹھنڈی ہوا آنے لگی تھی۔ نارنجی سورج کا عکس پردے کے کنارے سے جھانک رہا تھا۔ کمرے میں fairy lights کی مدھم

روشنی اور ring light کی چمک الگ دنیا بنا رہی تھی۔ باہر سے کبھی کبھار کتے کے بھونکنے یا دور سے آتی گاڑیوں کی آوازیں ماحول میں ایک خاموشی کا احساس دیتی ہیں۔

جینی، آئینے کے سامنے کھڑی ہے، ہاتھ میں لپ اسٹک، بال تھوڑے بکھرے، لیکن انداز میں ایک عجیب سا اعتماد۔

جینی آئینے میں خود کو دیکھتے ہوئے، آنکھ دباتے ہوئے کہتی ہے۔

"اناں یہ دیکھ رہی ہو؟ یہ لائٹ... یہ ...glow یار! جیسے نیچرلی فلٹر لگ گیا ہو۔

انابیہ، بیڈ کے کونے پر بیٹھی، فون ہاتھ میں، بے دلی سے مسکرا دیتی ہے۔

"تجھے تو ویسے بھی ہر اینگل سے 'انفلوئنسر' لگتا ہے"..

جینی ہنستے ہوئے کہتی ہے

"تو پھر بنانہ reel! Trust fall والا trend کریں slow-mo ،کے ساتھ۔۔

بیک گراؤنڈ میں وہ سیڈ میوزک۔

)پھر جھک کر cushions ٹھیک کرتی ہے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انابیہ نرمی سے، جیسے خود سے کہہ رہی ہو

ہر فال سلو موشن میں اچھا لگتا ہے بس حقیقت میں درد دیتا ہے"

جینی اپنی ہنسی دباتے ہوئے کہتی ہے

"تو شاعر کب سے بن گئی میڈم، چل اٹھ، فون اٹھا, اینگل دیکھ، لائٹ پرفیکٹ ہے۔

انابیہ فون ریڈی کرتی ہے،لینز صاف کرتی ہے، کیمرہ آن کرتی کرتی ہے۔

تو ریڈی ہے؟

جینی ایک ادا سے بالوں کو جھٹک کر کہتی ہے۔

"always"

کیمرہ چلتا ہے جینی ایگزیجریٹڈ پوز دیتی ہے ڈریمی سمائل کے ساتھ۔ پھر اچانک کوشن پر گرتی ہے۔

Clubb of Quality Content

انابیہ کیمرہ پکڑے پکڑے رکتی ہے۔ایک پل کو جینی کی ہنسی دیکھتی ہے...اور سوچتی ہے۔ لیکن کچھ ہے اُس ہنسی میں۔۔خالی،بنا رنگ کے۔

اس کی نظریں آئینے پر پڑتی ہیں،جہاں جینی کے ساتھ ساتھ وہ خود بھی کسی شو کا حصہ لگ رہی ہے۔ایک چہرہ جو کیمرے کے لیے زندہ ہے،اندر سے شاید تھکا ہوا۔

انابیہ آہستہ،دھیمی آواز میں کہتی ہے

"ہم اصل میں کس چیز کے لئیے ہنستے ہیں۔۔۔یا صرف دکھانے کے لئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جینی وڈیو سٹوپ کرتے ہوئے کہتی ہے

یہ والی ریل فائر ہو گی،کیپشن لکھ۔

‘Be real, stay fake "

انابیہ ایک لمحے کو چپ رہتی ہے،پھر ہنسی دباتے ہوئے سر ہلاتی ہے۔

"رئیل،بلکل"

باہر ہوا تھوڑی تیز ہو جاتی ہے۔پردہ ہلتا ہے۔ایک لمحے کو کمرے کا سارا شوخ رنگ،ایک اداسی کے سائے میں چھپ جاتا ہے۔۔یہ اب انکا معمول بن گیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شام کے سائے گھر کے کمرے میں پھیل رہے تھے۔عنابیہ صوفے پر بیٹھی،موبائل کی چمکتی اسکرین پر نظریں جمائے،تیزی سے ٹک ٹاک ویڈیوز دیکھ رہی تھی۔ہر دوسری ویڈیو میں لڑکیاں دلکش میک اپ،اسٹائلش کپڑوں اور جدید موسیقی پر تھرکتی نظر آتیں۔

"یہ دیکھ، کتنا ایزی ہے وائرل ہونا!" جینی نے ساتھ بیٹھ کر اس کی طرف موبائل بڑھایا، "بس تھوڑا سا کانفیڈنس، اور پھر کیا۔۔ لائیکس، فالوورز، سب تیرے قدموں میں!

عنابیہ کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھری۔ وہ ایک پل کو رکی، پھر آہستہ سے بولی، "پر امی ابو۔۔ وہ مانیں گے نہیں"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جینی نے قہقہہ لگایا، "تو جھوٹ بول، سب کرتے ہیں آج کل۔ صرف ایک ویڈیو ہی تو ہے!

عنابیہ کے دل میں پہلی بار ایک چنگاری سی بھڑکی۔

شام کا وقت۔ کھڑکی سے باہر سورج ڈھل رہا ہے، آسمان نارنجی اور گلابی رنگوں میں گھلا ہوا۔ کمرے میں ہلکی روشنی ring light ، جل رہی ہے۔ موسیقی کی مدھم دُھن چل رہی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جینی تیار کھڑی ہے۔ بال سلیقے سے کھلے ہوئے، ہاتھ میں سن گلاسس، مرر کے سامنے ایک آخری نظر ڈالتی ہے، پھر انابیہ کی طرف دیکھتی ہے جو بیڈ کے کنارے بیٹھی، تھوڑا سا گھبرائی ہوئی ہے۔

جینی چمکتے لہجے میں کہتی ہے

"آج تُو بھی ویڈیو میں آ رہی ہے، بس ایک سائیڈ پوز! کوئی پورا چہرہ نہیں دکھائیں گے، اوکے؟

انابیہ فوراً پیچھے ہٹتی ہے

"نہیں جینی، نہیں یار۔۔ امی ابو نے دیکھ لیا تو؟ وہ تو۔۔ فون ہی چھین لیں گے"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جینی ہنستی ہوئی، کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہے۔

"اوہ خدا کا واسطہ! کونسی نیوز چینل پہ چلے گی ویڈیو؟ بس انسٹا، ٹک ٹوک پہ ڈالیں گے، او تو سامنے سے نہیں۔۔ بس ایسے، ہلکا سا پوز"!

انابیہ خاموش ہو جاتی ہے۔ وہ اپنے ناخن کترتی ہے، پھر کھڑکی کی طرف دیکھتی ہے۔۔باہر شام تیزی سے رات میں بدل رہی ہے۔ وہ گھبراہٹ میں سانس اندر کھینچتی ہے۔

انابیہ مدھم آواز میں کہتی ہے

"مجھے ڈر لگتا ہے...پتا نہیں کیا ہے یہ سب... عجیب سی گھبراہٹ ہوتی ہے"۔

جینی پیار سے، آنکھوں میں چمک کے ساتھ اسے کہتی ہے

"ڈر؟ دیکھ، اصل زندگی وہی ہے جو دنیا دیکھتی ہے۔

جب تک لوگ دیکھیں گے نہیں۔ پہچانیں گے نہیں۔

تو کیا تُو ساری عمر خاموش کونے میں بیٹھ کر دوسروں کی ویڈیو بناتی رہے گی"؟

انابیہ کی آنکھوں میں ایک لمحے کو چمک آتی ہے پھر جھجھکتے ہوئے وہ آہستہ آہستہ کھڑی ہوتی ہے۔

انابیہ نرمی سے کہتی ہے

"بس۔۔سائیڈ سے،اور چہرہ مت دکھانا"۔

جینی مسکرا کر گلے لگاتی ہے۔

"پکی بات!بس تھوڑا سا glamour، تھوڑی سی attitude!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ویڈیو شروع ہوتی ہے۔ جینی کیمرے کے سامنے آ کر سن گلاسس پہنتی ہے، سلو موشن میں ہلکی سی چال چلتی ہے۔ موسیقی بجتی ہے۔ انابیہ پیچھے کھڑی، تھوڑا سا اینگل لے کر پوز دیتی ہے۔۔ نہ پورا چہرہ، نہ پوری شرمندگی۔۔ بس ایک کچا سا قدم۔

ریکارڈنگ کے بعد جینی شور مچاتی ہے:

"اووف! تو کتنی cute لگ رہی ہے! یہ ویڈیو تو تھلے لگا دے گی سب کو!

انابیہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہتی ہے،

"سچ میں؟ چہرہ تو پورا بھی نہیں آیا"۔۔

جینی آنکھ مار کر کہتی ہے

"اسی میں تو کمال ہے

Mystey beauty!"

انابیہ ہنستی ہے، لیکن اندر کہیں ایک لرزتی سی دعا کرتی ہے:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انابیہ دل میں کہتی ہے

"یا اللہ، امی ابو نہ دیکھ لیں۔۔ اور اگر دیکھ بھی لیا۔۔ تو شاید سمجھ جائیں کہ میں صرف چھپنا نہیں چاہتی"۔۔

انابیہ کا کمرہ۔دن کا وقت۔ایک نیا،ہلکا سا بدلا ہوا ماحول۔ کمرے میں حال ہی میں آئے ہوئے نئے پردے،ایک سادہ سا آئینہ دیوار پر،اور میز پر چند نئے لپ گلوس اور رنگ برنگے کلپ۔

انابیہ آئینے کے سامنے کھڑی ہوئی ہے۔۔ہاتھ میں موبائل،وہی ویڈیو بار بار دیکھ رہی ہے، جس میں وہ پہلی بار جینی کے ساتھ سائیڈ پوز میں نظر آئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ویڈیو میں ہلکی موسیقی چل رہی ہے، جینی کا انداز جاندار،اور انابیہ کا چہرہ دھند میں لپٹا ہوا سا ۔۔مگر وہ خود اسے بڑے غور سے دیکھ رہی ہے۔

انابیہ دل میں خود سے کہتی ہے

"یہ۔۔۔۔۔میں ہوں؟

کتنی الگ لگ رہی ہوں۔

شاید پہلی بار میں نے خود کو خوبصورت محسوس کیا ہے۔

جیسے۔۔جیسے میں بھی کچھ بن سکتی ہوں"۔

وہ مسکرا کر آئینے میں خود کو دیکھتی ہے۔بالوں کو سنوارتی ہے،اور اچانک دل میں ایک خواہش جاگتی ہے۔

Clubb of Quality Content

۔۔۔

انابیہ اندر داخل ہوتی ہے، چہرے پر نرمی اور تھوڑا سا بچپنا۔

"امی"؟

"جی بیٹا"؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انابیہ ذرا جھجکتے ہوئے کہتی ہے

"وہ۔۔ایک بات کہنی تھی۔اگر آپ ناراض نہ ہوں تو"؟

"خیریت؟ بولو بیٹا"۔

"امی، مجھے ایک نیا جوڑا چاہیے۔

کچھ ایسا جو تھوڑا سا فیشن والا ہو۔ جیسے جینی پہنتی ہے۔

اور ایک ہلکا سا میک اپ کا سیٹ بھی۔

بس شوق ہے"۔۔

ناولز کلب
Clubbed Quality Content

ماں چند لمحے چپ رہتی ہیں، پھر دھیرے سے مسکرا دیتی ہیں

"ہاں بیٹا، کیوں نہیں۔

اب تمہارے ابو کی کمائی پہلے سے بہتر ہے۔

سعودیہ میں محنت کر رہے ہیں تمہارے لیے ہی تو۔

تمہیں خوش دیکھنا چاہتے ہیں"۔

انابیہ چمکتی آنکھوں سے دیکھتی ہے

"واقعی؟ سچ میں آپ لے دیں گی"؟

ماں پیار سے ماتھا چومتے ہوئے کہتی ہے

"جو تمہیں خوشی دے، وہی ہمیں سکون دے گا۔

بس۔۔ بس حد میں رہ کر، ٹھیک"؟

انابیہ بے ساختہ گلے لگتی ہے

"امی آپ سب سے بہترین ہیں!

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

انابیہ کمرے میں واپس آتی ہے، چہرے پر خوشی ہوتی ہے۔ وہ اپنے بیگ سے ایک پرانا notebook نکالتی ہے، اور اس کے آخر میں ایک لسٹ بناتی ہے:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"Things to buy:

Sky blue western-style shirt

Cream lipstick

Curling iron

Jeeny-style bracelet

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ مسکراتی ہے۔۔ لیکن یہ مسکراہٹ اب بس معصوم نہیں۔ یہ خواہش میں لپٹی ہوئی ہے،
اور کہیں نہ کہیں ایک نیا سفر شروع ہو چکا ہے۔۔

کچھ دنوں بعد،،

رات کا وقت۔ وہ آئینے کے سامنے کھڑی ہے،ہاتھ میں اپنا پرانا فون، جس کی سکرین پر ہلکی سی دراڑ ہے۔ کیمرہ آن کرتی ہے، لیکن دھندلا فوکس اور ٹوٹا ہوا آڈیو اسے پھر مایوس کر دیتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انابیہ ناراضی سے خود سے کہتی ہے۔

"ہر بار دھندلی ویڈیو۔۔اس فون میں تو میری شکل بھی صحیح نہیں آتی۔

جینی کے پاس کیسا زبردست کیمرہ ہے،صاف،روشن!۔۔

اگر میرے پاس بھی ویسا فون ہوتا نا"۔۔

کمرے کی کھڑکی سے ٹھنڈی ہوا آتی ہے،وہ گہری سانس لیتی ہے اور ماں کے پاس چلی جاتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"امی؟ایک اور بات کہنی تھی،برا نہ منائیے گا۔

ماں مسکراتے ہوئے کہتی ہے

،آج بڑی باتیں یاد آ رہی ہیں، خیریت"؟

"امی۔۔وہ میرا فون پرانا ہو گیا ہے۔

اب آسائیمنٹ بھی صحیح نہیں بنتیں۔

ڈیٹا زیادہ ہو گیا ہے

اگر ایک نیا فون مل جائے نا۔۔تھوڑا سا اچھا والا۔۔

بس! خوشی خوشی گزار لوں گی"۔

ماں ایک لمحے کو خاموش، پھر کچھ سوچ کر کہتی ہے

"فون؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بیٹا، تم جانتی ہو کہ ابھی تمہارے ابو نے قرضے بھی اتارنے ہیں۔

لیکن"۔۔

انابیہ بات کو کاٹ کر کہتی ہے

"امی! ابو اب سعودیہ میں ہیں، سب جانتے ہیں کہ تنخواہ بھی ٹھیک ہو گئی ہے۔

کیا میں کبھی کچھ مانگ بھی نہ سکوں؟

ایک اچھا فون۔۔ بس، اتنی سی بات"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ماں نرمی سے، تھوڑے دکھ سے کہتی ہے

"انابیہ، مانگنے سے پہلے سوچنا چاہیے کہ کیا وہ چیز واقعی ضروری ہے؟

پہلے تُو خود نہیں چاہتی تھی کہ زیادہ چیزوں کا شوق ہو۔

اب کیا بدل گیا ہے"؟

انابیہ چپ ہو جاتی ہے، نظر جھکا لیتی ہے۔

انابیہ مدھم آواز میں کہتی ہے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بس۔۔بس اب دل بدل گیا ہے، امی۔

اب میں صرف دوسروں کو دیکھ کر جینے کی بجائے، خود کو دیکھنا چاہتی ہوں۔

اپنے لیے"۔

ماں اُس کی طرف دیکھتی ہیں۔ پل بھر کو آنکھوں میں حیرت، پھر آہستہ سے اثبات میں سر ہلا دیتی ہیں۔

ماں دل میں ہی سوچتی ہے

"شاید یہ وہی بچی نہیں رہی جو چپ چاپ اپنے کمرے میں بیٹھ کر کتابیں پڑھا کرتی تھی۔ وقت کے ساتھ خواب بھی بدل جاتے ہیں"۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چند دن بعد، انابیہ کے ہاتھ میں ایک نیا فون ہوتا ہے۔

وہ کمرے میں تنہا کھڑی، کیمرہ آن کرتی ہے،

اپنا چہرہ دیکھتی ہے۔۔ صاف، روشن، اور پُرعزم۔

مسکراتی ہے، جیسے اب وہ صرف جینی کے سائے میں نہیں،

اپنی روشنی میں بھی جینا چاہتی ہے۔

صبح کا وقت۔ میز پر نیا فون چمک رہا ہے، بیڈ پر نیا جوڑا رکھا ہوا ہے، ہلکے رنگ کا stylish کُرتا اور اس کے ساتھ جینی جیسی bracelet۔ کمرے میں ہلکی سی خوشبو پھیلی ہوئی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اتوار کا دن

انابیہ آئینے کے سامنے کھڑی ہے، بالوں کو تھوڑا سا کھلا چھوڑا ہوا، ہونٹوں پر ہلکی سی لپ گلوس کی چمک، آنکھوں میں ایک نیا سا اعتماد۔

"امی؟ آج جینی کے گھر جانا ہے۔ وہ بلا رہی ہے، بس تھوڑی دیر کے لیے"۔

امی چائے پیتے ہوئے پوچھتی ہیں

"اکیلی جا رہی ہو"؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

امی، رکشہ پہ یہی پاس تو گھر ہے کالج کے۔

بس اپنا نیا فون بھی لے جاؤں گی ،

جینی نے کہا ہے۔ نئی چیزیں شئیر کرنی چاہئیں"!

امی ہلکی سی پریشانی سے، مگر نرمی سے کہتی ہیں

"ٹھیک ہے بیٹا، بس وقت پر واپس آجانا۔

اور۔۔اپنی حد میں رہنا"۔

انابیہ دل میں سوچتی ہے

"حدیں۔۔اب پرانی لگتی ہیں۔

دنیا تو وہی دیکھتی ہے جو دکھایا جائے، اور اب۔۔

میں بھی دکھانا چاہتی ہوں"۔

اپنی چادر پہنتی وہ چلی جاتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جینی کا کمرہ روشن،دیواروں پر fairy lights، ایک آئینہ،اور soft رنگوں کا ماحول۔ موسیقی مدھم چل رہی ہے۔ جینی فون پر کسی سے بات کر رہی ہے۔ انابیہ ایک طرف،اپنے نئے فون کو ہاتھ میں لے کر،زاویئے دیکھ رہی ہے۔

اس بار کیمرہ جینی کے ہاتھ میں نہیں۔ انابیہ کا اپنا ہے۔

وہ ایک کونے میں کھڑی ہوتی ہے، چہرے پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ۔ وہ اپنا دوپٹہ تھوڑا سا اس طرح ترتیب دیتی ہے کہ چہرہ ہلکا سا ڈھکا رہے، مگر آنکھیں صاف نظر آئیں۔

ویڈیو ریکارڈ ہوتی ہے:

ویڈیو میں انابیہ کی آنکھیں، گہری، پُرکشش، اور خاموش بولتی ہوئی۔

پس منظر میں ہوا میں ہلتے پردے، soft filter، اور روشنی کا ہالہ۔

کوئی کیپشن نہیں، بس سلوزوم۔۔

آنکھیں کیمرہ سے نظریں ملاتی ہیں۔

جینی پیچھے سے چہک کر کہتی ہے

"واہ انابیہ! تم تو pro لگ رہی ہو۔

یہ تو وائرل ہو سکتی ہے، سیریسلی"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انابیہ ہنستے ہوئے کہتی ہے

"بس آنکھیں ہی کافی ہیں، چہرہ تو۔۔۔ راز ہے ابھی"۔

جینی آنکھ مار کر کہتی ہے

"راز ہمیشہ زیادہ ویوز لاتا ہے"!

دونوں ہنستی ہیں۔ انابیہ کے ہاتھ میں فون ہے، اور آنکھوں میں۔ وہ چمک،

جو پہلے صرف جینی میں دیکھی تھی،

اب خود میں دیکھ رہی ہے۔۔

۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جینی کا گھر، دوپہر کا وقت۔ جینی کے ہاتھ میں

sleek white envelope۔invitation letter۔ کمرے میں روشنی، جوش،

اور کامیابی کی خوشبو ہے۔

جینی پُر جوش لہجے میں بتاتی ہے

"وہ لوگ کمال کے ہیں یار! پورے crew کے ساتھ۔۔shoot

اور تُو سن! صرف مجھے نہیں.

انہوں نے تیرا بھی نام لیا!

'The mystery girl' .. they want you in the video too!"

"میں۔۔؟ واقعی؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مجھے۔۔ مطلب"؟proper shoot؟۔۔shoot

جینی مسکرا کر کہتی ہے

"پورا۔ glam setup،four-day stay, Islamabad

اور سب کچھ فری!بس تُو تیار ہو جا"۔

انابیہ خوش ہو جاتی ہے، مگر اگلے لمحے چہرے پر سنجیدگی چھا جاتی ہے۔

"جینی۔۔ میں امی کو کیا کہوں؟

انہیں میرے TikTok کے بارے میں کچھ نہیں پتہ۔

اور۔۔اگلے ہفتے ابو آرہے ہیں سعودیہ سے۔

بس ایک ہفتہ بچا ہے"۔

کچھ بھی کرلے کہہ دے کہ باقی سٹوڈینٹ بھی جارہے ہیں۔انابیہ سوچنے لگ جاتی ہے

...

رات کا وقت

انابیہ آئینے کے سامنے بیٹھی ہے،ہاتھ میں موبائل،ویڈیو scroll کررہی ہے.اپنی

own videos، comments::

“Wow those eyes!”

“She doesn’t even show her face but she’s fire ”

"Mystery girl ~~>> Jeeny tbh"

انابیہ ایک لمحے کے لیے ہلکے سے مسکرا کر سوچتی ہے:

"یہ سب اگر امی کو پتہ چل جائے تو۔۔؟

یا ابو نے آ کر دیکھ لیا تو؟

پھر؟

یہ جو خوشی ہے۔۔بس ایک لمحے کی ہے یا زندگی بھر کی"؟

صبح ہوتے ہی امی سے بات کرونگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

....

اگلی صبح

امی چولہے پر ناشتہ بنا رہی ہیں، انابیہ پیچھے سے آ کر دھیرے سے بیٹھتی ہے، چہرے پر سنجیدگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"امی۔۔مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے۔

بس۔۔ناراض مت ہونا"۔

"بول بیٹا۔خیریت"؟

انابیہ جھجکتے ہوئے کہتی ہے

"امی، جینی اسلام آباد جا رہی ہے ایک project کے لیے۔

وہ چاہتی ہے میں بھی ساتھ چلوں۔

بس دو دن کا shoot ہے۔ کچھ college کے students کے ساتھ video۔

type project ہے"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

امی پریشانی سے کہتی ہے

"اسلام آباد؟ shoot؟

یہ سب کیا چکر ہے انابیہ؟

اور تجھے کیوں بلایا جا رہا ہے؟

کون جانتا ہے تجھے"؟

انابیہ کا دل دھڑکنے لگتا ہے، مگر جھوٹ بولنے سے بچنے کے لیے وہ صرف سچ کا ایک ہلکا رخ دکھاتی ہے۔

ناولز کلب

"امی۔۔میں کبھی کبھار TikTok پہ creative videos ڈالتی ہوں۔

چہرہ نہیں دکھاتی، بس expressions سے۔۔

اور کچھ لوگوں کو پسند آ گئی ہوں۔

اسی لیے اُن لوگوں نے مجھے بھی بلایا ہے۔

جینی ساتھ ہو گی کوئی غلط بات نہیں ہے۔

امی۔۔بس ایک موقع ہے۔۔خود کو آزمانے کا"۔

امی ساکت سی اسے دیکھتی ہیں

"تو یہ سب چل رہا ہے پیچھے سے۔۔؟

اور تُو نے کبھی بتایا نہیں"؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"امی، مجھے صرف۔۔خود پر یقین دلانا تھا۔

بس تین، چار دن

اس سے پہلے کہ ابو آئیں۔

انھیں میں خود بتاؤں گی, وقت آنے پر۔

ابھی بس۔۔۔ایک اجازت چاہیے"۔

امی چپ ہو جاتی ہیں۔ پھر نرمی سے کہتی ہیں:

"بیٹا،دنیا چمکتی ہے،

مگر ہر روشنی میں سچائی نہیں ہوتی۔

بس اپنے قدم سنبھال کر رکھنا۔۔۔

اور یاد رکھنا.

جو چیز آج چمک رہی ہے،

کل کو دھواں بھی بن سکتی ہے"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انابیہ نرمی سے، مگر پُر اعتماد لہجے میں کہتی ہے

"امی، میں وعدہ کرتی ہوں

خود کو نہیں کھوؤں گی۔

بس... خود کو آزمانا ہے۔

آپ فکر نہ کریں امی باقی بھی ہیں سٹوڈینٹس ہمارے ساتھ۔ میں خیال رکھوں گی۔

...

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

رات کا وقت،خاموشی۔انابیہ کھڑکی کے پاس بیٹھتی ہے،ہاتھ میں،diary

سامنے چمکتی سڑک کی لائٹس،دور کہیں آذان کی مدھم سی آواز گونج رہی ہے۔اپنی ڈائری لکھتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کبھی کبھی لگتا ہے۔۔

جیسے روشنی مجھے اپنی طرف بلا رہی ہے

میری آنکھوں کو،میری ہنسی کو،میرے خوابوں کو۔

لیکن پتہ ہے۔۔؟

جتنا قریب جاتی ہوں،

اتنا ہی کچھ پیچھے چھوٹتا ہے۔

امی کی فکر،ابو کی محنت،

گھر کی وہ دیواریں جہاں میری خاموشیاں رہتی تھیں.

سب کچھ پیچھے رہتا جارہا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بس دل میں ایک جملہ گونجتا ہے۔۔

،کبھی کبھی انسان روشنی کے پیچھے بھاگتے بھاگتے،،،اپنی چھاؤں بھی کھو دیتا ہے ُ۔

اور میں سوچتی ہوں.

کیا وہ روشنی،،،واقعی میرے لیے ہے؟

یا میں،،بس کسی اور کے خواب کا سایہ ہوں"؟

وہ قلم رکھتی ہے، آنکھوں میں نمی، مگر چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ،،،

جیسے کوئی سوال کر کے خود کو تھوڑا سا سمجھا لیا ہو۔۔۔کل سے نئے سفر کا آغاز ہونا تھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

صبح کے سائے ابھی مکمل بیدار نہیں ہوئے تھے۔ فضاء میں ہلکی ٹھنڈک، اور کھڑکی سے آتی روشنی میں دھول کے ذرّات رقص کر رہے تھے۔ انابیہ آئینے کے سامنے کھڑی تھی۔ خاموش مگر اندرونی شور سے بھری ہوئی۔

نیلے جوڑے کے ساتھ گلابی لپسٹک یا ہلکے موتیے کی مہک لئے عطر؟ اس فیصلے میں وہ خود کو شاہی شہزادی جیسا محسوس کر رہی تھی، جیسے تقدیر ایک نئے راستے کی دہلیز پر لا کھڑا کرے گی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بالوں میں ہلکی سے ویو، گردن پر سنہری زنجیر اور آنکھوں میں کچی نیند کے پکے خواب۔

ایک ایسی مسکراہٹ، جو خود کو تسلی دینے کے لئے تھی کہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ آنکھوں میں خواب، دل میں الجھنیں،،، اور چہرے پر وہی ضدی چمک!

عنابیہ دوپٹہ سیٹ کرتے ہوئے آئینے کے سامنے کھڑی تھی،

چہرے پر ہلکی سی بے زاری اور جلدی کا انداز۔

امی کمرے کے دروازے پر کھڑی، چہرے پر ہلکی سی فکر مندی لیے بولیں:

"دھوپ نکلی ہے، چادر موٹی لے لو۔ اور واپسی رات کو نہ ہو تو بہتر ہے، لڑکی ہو تم"..

Clubb of Quality Content

عنابیہ نے پلٹ کر دیکھا، ذرا چبھتے لہجے میں بولی:

"امی! سب لڑکیاں جا رہی ہیں، میں ہی رہ جاؤں تو سب عجیب لگے گا نا؟

امی نے آہستہ سے کہا:

"مجھے عجیب نہیں لگتا.. مجھے تمہاری فکر ہوتی ہے، بس"..

عنابیہ نے آنکھیں گھمائیں،

"امی، آپ کو ہر بات میں مسئلہ ہوتا ہے۔ میں بچی نہیں ہوں"..

Clubb of Quality Content

امی نے چپ چاپ اُس کی طرف دیکھا، پھر دھیمے لہجے میں کہا:

"ہاں، بچی نہیں ہو،،،

لیکن دنیا ابھی بھی تمہیں بچی ہی سمجھے گی جب وقت بگڑتا ہے"..

عنابیہ خاموش ہو گئی،دوپٹے کی گرہ سختی سے باندھتے ہوئے بولی:

"میں خیال رکھوں گی،بس دعا کریں آپ۔ بحث نہ کریں آج"..please ،

امی نے اُس کی پیشانی پر ہاتھ رکھا،

"دعا تو ہر لمحہ تمہارے ساتھ ہے،بحث تو بس محبت کی شکل ہے بیٹا"۔

عنابیہ نظریں جھکا گئی۔

اُس لمحے،جانے کیوں.

دل میں تھوڑا سا بوجھ آ گیا.

شاید روانگی کا..یا امی کی آنکھوں میں چھپی دعا کا۔

تبھی باہر دروازے پر دستک ہوتی ہے۔

انابیہ کی دروازہ کھولتی ہے اور سامنے انابیہ کی پھپھو اور انکا بیٹا کھڑا ہوتا ہے۔

اسلام علیکم کیسی ہیں آپ بھابھی۔

میں ٹھیک ہوں آپ بتائیں اور تم کیسے ہو بیٹا؟

ہمیشہ کی طرح خوبصورت ہوں ممانی۔وہ جواب دیتا ہے۔

انابیہ کی امی مسکراتی ہیں اور انھیں اندر بیٹھاتی ہیں.

انابیہ کہاں ہے نظر نہیں آرہی۔

اندر ہی ہے تیار ہو رہی ہے کالج کا ٹرپ جارہا ہے اسلام آباد کا۔

اچھا تو آپ نے اجازت دے دی۔

ہاں بس آج سے پہلے کہیں گئی بھی نہیں تو میں نے سوچا گھوم پھر لے۔ میں بلا کر آتی ہوں اسے۔ جبکہ پھو پھو کا بیٹا پر سوچ انداز میں بیٹھا ہوتا ہے۔

انابیہ کی امی اسے پھو پھو کے آنے کا بتا جاتی ہیں۔

انابیہ شیشے کے سامنے کھڑی، لپ اسٹک کا آخری touch دے رہی تھی۔

دل میں ہلکی سی بے چینی تھی، مگر چہرے پر وہی ضدی سکون۔

کمرے کا دروازہ آہستہ سے کھلا۔۔

چچی اندر آئیں، سفید دوپٹہ کندھوں پر اور ہاتھ میں خاموشی۔

"انابیہ"؟

عنابیہ نے پیچھے مڑ کر دیکھا،

مسکرانے کی کوشش کی،

"جی چچی، کچھ چاہیے تھا"؟

چچی بیڈ کے کنارے بیٹھ گئیں، ایک لمحہ خاموش رہ کر بولیں:

Clubb of Quality Content

"بس۔۔دل نے کہا تم سے بات کروں،

رخصت ہونے سے پہلے، شاید کچھ کہنا باقی رہ جائے"۔

عنابیہ نے پلکیں جھپکائیں،

دوپٹہ سنوارا، مگر زبان تھوڑی تیز تھی:

"اگر روکنے آئی ہیں تو۔۔ پلیز، رہنے دیں۔

میں سب سوچ سمجھ کر جا رہی ہوں۔ بچی نہیں ہوں"۔۔

چاچی کی نظریں نرم تھیں،

لیکن جملے گہرے:

"بچی نہیں ہو، مانا۔۔

مگر یہ دنیا بھی تو ماں نہیں ہے، جو ہر وقت تمہاری حفاظت کرے"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عنابیہ نے پیشانی پر بل ڈالے:

"آپ لوگ ہمیشہ یہ دنیا، لوگ، زمانہ۔۔

بس انہی باتوں سے ڈراتے ہیں!

میں اکیلی نہیں ہوں، سب ساتھ ہیں۔۔ اور میں پہلی لڑکی نہیں جو باہر جا رہی ہے"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چچی نے اُس کے قدموں کی طرف دیکھا، پھر دھیرے سے کہا:

"تم ٹھیک ہو، تمہاری نیت بھی۔۔

لیکن کبھی کبھی نیت سے زیادہ

وقت، جگہ، اور دوسرے لوگ ظالم ہو جاتے ہیں"۔۔

عنابیہ نے آہستہ سے آواز بلند کی:

"اگر ہر وقت یہی سوچ کر رکنا ہے تو پھر کیا کریں؟ بس گھر میں بند رہیں؟

میری زندگی ہے.. میں اپنی خوشی سے دو دن کہیں جا رہی ہوں،

تو یہ کیوں اتنا بڑا issue بن جاتا ہے"؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چچی کی آنکھیں ہلکی سی نم ہو گئیں، مگر وہ مسکرائیں:

"بیٹا، جانا تمہارا حق ہے..

ہم بس یہ چاہتے ہیں کہ تم واپس بھی اسی حال میں آؤ..

بے فکری کے ساتھ، اور بے خوفی کے ساتھ"..

اناں یہ خاموش ہوئی، جیسے تھک گئی ہو،

یا جیسے دل ہار گیا ہو..

مگر زبان سے صرف اتنا نکلا:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"چچی.. میں سنبھال لوں گی خود کو۔

بس آپ لوگ مجھے سمجھنے کی بجائے.. مجھ پر یقین کرنا سیکھیں"۔

چچی نے اُس کے دوپٹے کے پلّو کو سیدھا کیا،

اور صرف اتنا کہا:

"ہم تم پر یقین کرتے ہیں،

بس اس دنیا پر نہیں۔

اسی لیے ہر بار تمہیں روکنے کے بجائے... دعا دیتے ہیں"۔

اناں یہ کی آنکھوں میں پہلی بار لرزش آئی،

مگر اُس نے نظریں چرا کر کہا:

"دعا دے دیں... بس اجازت کا نام نہ لیں، کیونکہ میں جا رہی ہوں"۔

چچی نے سر جھکا دیا۔ کچھ اہم باتیں کی۔ اسے سمجھانے کے لئے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کچھ لمحے بعد، وہ خاموشی سے اُٹھ کر چلی گئیں۔

دروازہ بند ہوا..

اناں یہ دوبارہ آئینے کی طرف پلٹی..

مگر اُس کی نظریں اب خود کو پوری نظر سے نہیں دیکھ پا رہی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انابیہ کی امی اسے پھوپھو کے آنے کا بتا جاتی ہیں۔

عنابیہ نے دروازہ کھولا۔

چہرے پر مسکراہٹ رکھی، جیسے ابھی کچھ نہ ہوا ہو۔

مگر دل۔۔دل اب بھی چچی کی آخری بات میں پھنسا ہوا تھا:

"ہم تم پر یقین کرتے ہیں،

بس اس دنیا پر نہیں"۔۔

باہر صحن میں پھوپھو بیٹھی تھیں،چائے کا کپ ہاتھ میں،

ہنستے ہوئے اپنے بیٹے سے کچھ کہہ رہی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انہوں نے عنابیہ کو دیکھا تو خوشی سے بولیں:

"ہائے ماشاءاللہ، کتنی پیاری لگ رہی ہو!لگتا ہے اسلام آباد نہیں، کسی awards night پر جا رہی ہو"۔

عنابیہ نے مصنوعی سا قہقہہ لگایا:

"بس پھوپھو، تھوڑا سا smart لگنا تو بنتا ہے نا"؟

پھوپھو کے بیٹے نے چائے کا کپ نیچے رکھا، آنکھیں نچاتے ہوئے بولا:

Clubb of Quality Content

"سمارٹ تو تم ہو ہی، بس تمہیں خود پر یقین کم ہے۔

ورنہ تمہاری انٹری پر تو اسلام آباد کی ٹریفک بند ہو جانی چاہیے"!

عنابیہ نے ہنستے ہوئے کہا:

"تمہاری باتوں سے لگتا ہے تم خود ہی ٹریفک ہو.. جو ہر وقت بلاک رہتی ہے"!

پھوپھو ہنستے ہوئے بولیں:

"بس بس، تم دونوں کی نوک جھونک تو کبھی ختم ہی نہیں ہوتی"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھوپھو کے بیٹے نے عنابیہ کی طرف دیکھا۔

چہرے پر وہی شوخی،

مگر آنکھوں میں کچھ اور تھا..

جیسے وہ اُس کی تھکن سمجھ رہا ہو، جو کسی نے ابھی ابھی اُسے دی ہو۔

وہ آہستہ سے بولا:

"سب کچھ پیک کر لیا نا؟ اور ہاں،

چادر تھوڑی ڈھنگ سے لے لینا۔ اسلام آباد کی ہوا صرف cool نہیں ہوتی، کبھی کبھار callous بھی ہوتی ہے"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عنابیہ نے پلکیں جھپکائیں۔

ایک لمحے کو چچی کی بات یاد آئی۔۔

"اصل پردہ تمہاری سمجھ ہے"۔۔

اُس نے آہستہ سے کہا:

"چادر بھی ہے۔۔ سمجھ بھی۔

بس اب کوئی ناراض نہ ہو مجھ سے"۔

پھوپھو کے بیٹے نے ایک پل کو خاموشی سے اُسے دیکھا، پھر مسکرایا:

Clubb of Quality Content

"ناراض وہ ہوتے ہیں، جنہیں فرق پڑتا ہے۔

اور فرق تو مجھے.. خیر چھوڑو، تم بس safe رہنا"۔

پھوپھو نے دعا دیتے ہوئے کہا:

,,,اللہ تمہاری حفاظت کرے،بیٹا۔

بس call کرتی رہنا،اور واپس آ کر ساری باتیں سنانا"۔

عنابیہ نے ہنستے ہوئے سر ہلایا،

لیکن پلٹتے وقت..

چچی کی آواز،

اُس کے دل میں گونج رہی تھیں۔

"بعض راستے واپسی کا دروازہ نہیں رکھتے"..

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ چل دی۔

نظریں سیدھی تھیں،

مگر قدموں میں وہ ہلکا سا بوجھ تھا۔۔

عنابیہ دروازے کے قریب کھڑی تھی۔

سفید بیگ کندھے پر،ہاتھ میں موبائل۔۔آنکھوں میں ہلکی سی گھبراہٹ،اور دل میں بے تابی۔

Clubb of Quality Content

فون بجا۔۔

جینی کی کال۔

عنابیہ نے لپک کر فون اٹھایا:

"ہیلو جینی،ہاں میں نکلنے ہی لگی ہوں۔۔بس امی کو بائے کہہ کر آتی ہوں،تم پہنچ گئی"؟

دوسری طرف جینی کی عمومی جوشیلی آواز:

"Yes girl! Car ready, mood ready, filter ready۔۔۔۔

بس تم آؤ اب"!

عنابیہ ہنس دی:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"چل پھر۔۔اگلے پانچ منٹ میں میں گیٹ پار کر دوں گی"۔

فون بند ہوا۔

اُس نے ایک لمحے کو دروازے کی کنڈی پر ہاتھ رکھا،

پھر جیسے کچھ یاد آیا، مڑی۔۔اور اندر کی طرف گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

امی کچن سے نکل رہی تھیں۔

عنابیہ نے پاس جا کر اُن کا ہاتھ پکڑا، آہستہ سے کہا:

"امی۔۔بس نکل رہی ہوں، دعا دیں"۔

امی نے ایک پل کو بیٹی کو دیکھا۔

آنکھوں میں کچھ کہنا تھا، لیکن لبوں پر صرف ایک ہلکی سی دعا تھی:

"اللہ خیر کرے۔۔ بس ہوشیاری سے رہنا۔

دل کا سچ سننا، آنکھوں کی نہیں"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عنابیہ نے ماں کا ہاتھ تھاما، ماتھے سے لگایا۔

امی چپ چاپ واپس کمرے میں چلی گئیں۔

کچھ کہے بغیر، جیسے سب کہہ چکی ہوں۔

عنابیہ نے بیگ سنبھالا، دوپٹہ ٹھیک کیا،

اور جیسے ہی دروازہ کھولنے لگی۔۔

پھوپھو کا بیٹا دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے، بے نیازی سے کھڑا ملا۔

عنابیہ نے چونک کر کہا:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"پھوپھو کے بیٹے تم یہاں"؟

اس نے سنگلاسس آنکھوں پر چڑھائے،

ہونٹوں پر عمومی شوخی ،

لہجے میں:usual exaggeration

"جی ماموں کی بیٹی، میں نے سوچا تمہیں خود دیکھ لوں... کیونکہ کہیں تم اپنی smartness سے مجھے ہی پیچھے نہ چھوڑ دو"!

عنابیہ نے ناک چڑھایا:

"مجھے تو لگتا ہے تم پیدا ہی پیچھے رہنے کے لیے ہوئے ہو"۔

پھوپھو کے بیٹے نے سینے پر ہاتھ رکھ کر بولا

آؤچ!!! اتنی تکلیف دہ

بات صبح صبح؟

تمہاری زبان کا تیز ہونا۔۔۔

بیوٹی کا بونس ہے یا ڈیفالٹ سیٹنگ؟

عنابیہ نے ہنستے ہوئے کہا:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تمہیں میری smartness سے اتنی تکلیف کیوں ہوتی ہے؟

خود کو اتنا حسین سمجھتے ہو، جیسے پورے محلے کا کرش تم ہو"!

پھوپھو کے بیٹے نے گردن تھوڑی جھٹکی:

"کوریکشن کرو،، کرش نہیں،،،انسپائیریشن ہوں۔

اور تم بھی مانتی ہو یہ... بس زبان سے نہیں کہتیں"۔

عنابیہ نے دوپٹے کا پلو کندھے پر پھینکا،

شرارت سے کہا:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تمہارے پاس تعریف کے علاوہ کچھ اور ہوتا نا،

تو شاید واقعی impact ڈالتے"!

پھوپھو کے بیٹے نے قدم آگے بڑھایا، پھر آہستہ سے بولا:

"تعریف ہی وہ راستہ ہے جو دل کے دروازے تک پہنچتا ہے۔۔۔

بس تمہارا دروازہ ذرا زنگ آلود ہے، کھلتا ہی نہیں"۔

عنابیہ لمحہ بھر کو چپ رہی،

پھر مسکراتے ہوئے بولی:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"دروازہ تب کھلتا ہے، جب دستک سچی ہو۔۔

صرف smartness سے نہیں، سمجھ سے"۔

پھوپھو کے بیٹے نے دل پر ہاتھ رکھ کر

theatrical

انداز میں کہا:

"لو جی، آج ماموں کی بیٹی فلسفہ بھی لے آئیں۔

اب جلدی جاؤ۔۔۔ورنہ تمہارے بغیر یہ شہر بور نگ ہو جائے گا"!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عنابیہ نے سیڑھیاں اُترتے ہوئے کہا:

"تم سے زیادہ کوئی بور نگ ہو ہی نہیں سکتا۔

خوش فہمی میں زندہ مت رہا کرو"!

پھوپھو کے بیٹے نے پیچھے سے ہلکی آواز میں کہا:

"اور تم،،،

بس خوش رہو، فہی اپنی ہو یا کسی اور کی.. فرق نہیں پڑتا"!

عنابیہ نے مڑ کر دیکھا، کچھ کہنا چاہا..

مگر صرف مسکرا دی، اور دروازہ پار کر گئی...۔

وہ گھر سے باہر آتی ہے اور جینی کے ساتھ کار میں بیٹھتی ہے۔ گاڑی چل رہی ہوتی ہے اور وہ دونوں اپنی باتوں میں لگی ہوتی ہیں۔۔ تبھی گاڑی رکتی ہے

انابیہ، مجھے دوسری گاڑی میں جانا ہے شوٹ کے کچھ لوگ ہیں۔ تم ٹینشن نہ لینا۔

جینی میں اکیلی کیسے۔۔

یار یہ بھی ان کی ہی گاڑی ہے فکر نہ کرو۔ مزے کرو ملیں گے پھر۔۔۔۔

جاتی ہوں پھر میں خیال سے آنا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

۔۔۔۔

اسلام آباد۔۔۔

یہ شہر صرف روشنیوں، پہاڑوں اور شاہراہوں کا نام نہیں۔۔

یہ ایک ایسا خواب ہے، جو نیند سے نہیں، نظروں سے بُنتا ہے۔

عنابیہ کی گاڑی جیسے ہی فیض آباد سے گزر کر اندرونی شہر میں داخل ہوئی،

کھڑکی کے باہر کا منظر بدلنے لگا۔

دائیں طرف مارگلہ کی پہاڑیاں جیسے آسمان کو گلے لگا رہی تھیں،

اور بائیں طرف پکی سڑکیں، اونچے درخت، ہموار فٹ پاتھ۔۔

سب کچھ بہت زیادہ "perfect" سا لگ رہا تھا۔

ہر موڑ پر ایک نئی کشش، ہر چوک پر ایک نیا نظم،

اور ہر چہرے پر،،، کچھ ایسا جو لاہور یا گجرات میں کم دکھائی دیتا تھا:

بے فکری۔

عنابیہ نے کھڑکی سے باہر دیکھا۔

گاڑی کی رفتار سست تھی، مگر اُس کا دل تیز دھڑک رہا تھا۔

" کتنا الگ ہے یہ شہر۔۔

جیسے یہاں ہر چیز کو ترتیب سے رکھا گیا ہو،

سوائے انسانوں کے احساسات کے"۔

اُس نے دل میں سوچا۔

جینی کی کال پھر سے آئی:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"Girl! I'm waitinggg!

F-7 ka corner café،

اور میں تمہیں سن گلاسس میین تمہیں ایسے wave کروں گی جیسے تم کوئی

celebrity ہو"!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عنابیہ نے ہنس کر جواب دیا:

"تم ہو نا وہاں، بس۔۔

سارا شہر VIP لگنے لگتا ہے"۔

فون بند ہوا، گاڑی رُکی۔

عنابیہ نے بیگ سنبھالا، دوپٹہ ٹھیک کیا،

اور گاڑی سے باہر قدم رکھا۔۔

کیفے کے باہر روشن بورڈ جگمگا رہا تھا۔

شیشے کی دیواروں کے پیچھے young لڑکے لڑکیاں بیٹھے تھے،

کچھ coffee کے ساتھ تصویر کھینچ رہے تھے،

کچھ اپنی آنکھوں میں۔

جینی نے اُسے دیکھتے ہی بانہیں پھیلائیں:

"Welcome to Islamabad, miss viral-in-making"!

عنابیہ ہنسی،دونوں گلے لگیں۔

جینی نے اُسے غور سے دیکھا:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"او گرل،،تم تو سچ میں گلو کر رہی ہو۔

کیا خان پور سے کوئی خاص دعا لے کر آئی ہو"؟

عنابیہ نے ہنستے ہوئے کہا:

"بس گھر سے نکلنے کی تھوڑی سی ہمت اور اماں کی دعائیں"۔

جینی نے ہاتھ پکڑ کر اُسے اندر لے جالیا۔

کیفے کی خوشبو میں کافی کے ساتھ "شو آف" بھی شامل تھا۔

Clubb of Quality Content

"یہاں کی ہر چیز انسٹاگرام اور ٹک ٹوک فلٹر میں بنی ہوئی لگتی ہے"

عنابیہ نے سوچا۔

اندر designer، soft lights، loud music لوگ،

اور ہر طرف "look-at-me" vibes۔

جینی نے میز پر بیٹھتے ہی plans بتانے شروع کر دیے:

"Shoot location صبح, ten sharp، then a quick change اور second half میں collab with two more creators۔۔ it's gonna be BIG!"

عنابیہ سنتی رہی، ہاں میں ہاں ملاتی رہی۔۔

مگر اُس کے دل کے کسی گوشے میں ایک سوال سر اُبھار رہا تھا:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا میں واقعی یہاں فٹ ہوں؟

یا بس ظاہری ہنسی اور soft makeup کے پیچھے،

میری اپنی حقیقت کھو رہی ہے"؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شوخی، ہنسی plans ، کے شور میں...

عنابیہ نے اپنا فون نکالا،

امی کی آخری دعائیہ نظر اُس کے دماغ میں تازہ ہو گئی۔

"دل کا سچ سننا، آنکھوں کی نہیں"۔۔

وہ چند لمحے خاموش رہی۔

جینی کسی influencer سے بات کرنے لگی تھی۔۔

اور عنابیہ کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی،

جہاں مارگلہ کی پہاڑیوں پر شام اتر رہی تھی۔۔

دھیرے، خاموش، بے صدا۔

اُس نے شیشہ دیکھا۔۔

اور خود کو بھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

چہرہ وہی تھا،

مگر نظریں،،،

وہ اب سوال کر رہی تھیں۔

.....

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

F-6

کے اس چھوٹے مگر designer café میں ہلکی روشنی، ہنسی، اور soft jazz بکھرا ہوا تھا۔

شوٹ جینی کا تھا—

dress, camera, light..

سب اُس کے گرد گھوم رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عنابیہ ایک corner میں بیٹھی تھی، سادہ سا jeans، lavender shot shirt

دوپٹہ آدھا کندھے پر، آدھا گود میں،

بال khule ہوئے مگر carefully سنورے ہوئے،

چہرہ بے آواز مگر آنکھوں میں روشنی۔

جینی ہنس ہنس کر camera angles test کر رہی تھی،

اور ایک بار عنابیہ کے پاس آ کر بولی:

"بس بیٹھی نہ رہ ،

come here۔۔۔light perfect۔

بس تھوڑی سی pics لے لوں تیری بھی"!

عنابیہ نے ہنستے ہوئے منع کیا:

"میں شوٹ میں نہیں ہوں۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بس تمہاری assistant بن کر آئی ہوں آج"!

مگر جینی نے camera اٹھایا اور random shots لینے لگی۔۔

candid, without pose.

عنابیہ کبھی چائے کے cup کی طرف دیکھتی، کبھی باہر کے garden کی طرف۔۔

اور جینی کے lens نے وہی capture کیا جو عنابیہ خود بھی نہیں دیکھ پائی.

خاموش، گم صُم، مگر بے حد دلکش۔

....

کیفے کے اندر sponsor team آچکی تھی...

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

، DSLR shoulders لوگ young professionals، designer

پر،

آنکھوں میں وہی expressions جو viral beauty کی تلاش میں ہوتے

ہیں۔

---- Team lead---Aayyan

کافی کے sip کے دوران اپنی موبائل gallery scroll کر رہا تھا۔

پھر ایک glance،

اور نظر screen سے ہٹ کر کیفے کے کونے میں جا ٹکی۔۔

جہاں عنابیہ چائے کے cup میں چمچ گھما رہی تھی، بغیر کچھ کہے۔

وہ ساکت رہ گیا۔

ساتھی نے پوچھا:

"What happened?"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ایان نے آہستہ کہا:

"She's the girl from the mystery profile۔۔

وہی آنکھیں۔۔۔وہی۔۔۔expression

وہی جو ہم نے anonymous shoot میں صرف آنکھوں کی picture سے دیکھی تھی۔

I'm sureءءءthat's her."

وہ عنابیہ کے پاس نہیں گیا۔

بس distance سے observe کرتا رہا۔

کیونکہ وہ۔۔۔look, expression, elegance

کچھ ایسا تھا، جو بغیر approach کیے بھی اثر ڈال رہا تھا۔

سپانسر ٹیم کا دیکھنا اناں یہ محسوس کر چکی تھی لیکن ایک اور نظر جو انابیہ پہ رکی ہوئی تھی۔

عنابیہ کو احساس ہوا کہ کوئی اُسے بار بار دیکھ رہا ہے۔

وہ corner table پر بیٹھا لڑکا،

dark grey shirt میں،

جو نہ تو camera hold کر رہا تھا، نہ laugh کر رہا تھا...

بس خاموشی سے عنابیہ کی ہر حرکت کو دیکھ رہا تھا۔

عنابیہ نے کئی بار نظریں چرائیں،

لیکن اُس کے چہرے پر کوئی شرارت یا creepy پن نہیں تھا۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بس تجسس، جیسے کوئی پہچاننے کی کوشش میں ہو۔

عنابیہ تھوڑا confuse ہوئی:

"کیا میں نے اسے کہیں دیکھا ہے؟ یا یہ بس مجھے زیادہ دیکھ رہا ہے؟

اور یہ comfort ہے۔۔یا خطرہ"؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شوٹ ختم ہوا۔

جینی full of energy تھی، sponsor سے گپ شپ، collab کی، selfies کی باتیں۔۔

مگر عنابیہ چپ تھی۔

دل جیسے باہر سے "liked" اور "noticed" ہونے پر خوش،

مگر اندر سے ایک عجیب سی بے چینی۔

گاڑی ہوٹل پہنچی۔

عنابیہ کمرے میں آئی، بیگ رکھا،

دوپٹہ اتارا۔۔ آئینے کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔

"وہ مجھے اتنے غور سے کیوں دیکھ رہا تھا۔۔۔؟

اور sponsor نے مجھ سے بات کیوں نہیں کی، مگر اتنا دیکھتا کیوں رہا؟

کیا میری آنکھوں میں کچھ ہے؟ یا میری چپ خاموشی اُن کے شور سے الگ تھی"؟

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس نے موبائل اٹھایا۔۔

جینی کی نئی post تھی:

"“Unintentional muse. Unknown vibe. Say hello to the next favorite face.""

اور تصویر۔۔عنابیہ کی تھی۔وہی candid، جھکی پلکوں والی mystery look، والی، آنکھوں سے نیچے ہلکا سا چھپا ہوا۔

عنابیہ نے post کو دیکھا،

پھر خود کو آئینے میں۔

"میں؟..بس یوں ہی"؟

کمرے کی خاموشی میں،باہر شہر جگمگا رہا تھا.

مگر اندر دل...

کسی اور recognition سے الجھا ہوا تھا....

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

....

رات گہری ہو چکی تھی۔

اسلام آباد کی سڑکیں بھی جیسے نیند میں جا چکی تھیں..

مگر ہوٹل کی lobby اب بھی جاگ رہی تھی،

خاموش روشنیوں، ہلکے پیانو بیگراؤنڈ اور occasional coffee cups کے ساتھ۔

عنابیہ کی نیند اُڑ چکی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ لابی میں آئی... چپ چاپ،ہاتھ میں پانی کی بوتل،

نظریں جھکی ہوئی،دماغ میں سارا دن..شوٹ، جینی،sponsor ،

اور وہ instagram or tiktokkpost جواب وائرل ہو چکی تھی۔

soft lounge sofa

پر بیٹھ کر اُس نے گردن پیچھے ٹکائی،

اور آنکھیں بند کر لیں۔

"سچ میں میں وہ ہوں؟ جو سب دیکھ رہے ہیں..؟ یا بس اُنہیں دکھائی دے رہا ہے"؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تبھی lobby کے glass door سے وہی لڑکا اندر داخل ہوا..

dark grey shirt،

تھوڑی سی بھیگی زلفیں،

اور وہی خاموش آنکھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عنابیہ نے ایک پل کو دیکھا،

پھر فوراً نظریں پھیر لیں..

لیکن اب وہ اُس کے بالکل سامنے والی کرسی پر آ چکا تھا۔

کچھ لمحے خاموش گزرے۔

لڑکے نے ایک گہرا سانس لیا، پھر بہت نرم لہجے میں بولا:

"آج تم وہ نہیں لگ رہی جو سب کو دکھائی دے رہی ہو"..

عنابیہ نے آہستہ سے نظریں اٹھائیں،

وہ تھوڑا جھک کر بولا:

ناولز کلب
Clubb Quality Content

"تم وہ لگ رہی ہو... جو خود کو بھی پوری طرح نہیں جانتی،

مگر پھر بھی سب سے بہتر لگتی ہو"۔

عنابیہ کو جیسے کسی نے اندر سے روک دیا..

جیسے کوئی اس کے دل کا بند دروازہ آہستہ سے کھولنے لگا ہو۔

اس نے فوراً کوئی جواب نہ دیا۔

لڑکے نے ایک ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا:

"میں نے تمہیں آج کافی دیر تک observe کیا..

تمہاری آنکھیں چُپ تھیں، مگر ان کی آواز بہت واضح تھی۔

وہ آواز... جو باقی سب filter کر دیتے ہیں"۔

عنابیہ کا دل دھڑکنے لگا۔

وہ تھوڑا سخت لہجے میں بولی، جیسے خود کو سنبھال رہی ہو:

"آپ مجھے جانتے نہیں،

تو اتنا deeply judge بھی نہ کریں"۔

لڑکے نے اپنی نظریں ہٹائے بغیر نرمی سے کہا:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"شاید جانتا نہیں،

مگر تمہارے چہرے پر ایک وہ پہچان ہے جو لفظوں کی محتاج نہیں۔

تمہیں سننے کے لیے کچھ بولنا ضروری نہیں،

بس خاموشی کافی ہے"۔

عنابیہ کا دل جیسے بھرا ہوا تھا۔

لیکن وہ صرف اتنا بولی:

"آپ کون ہیں؟

لڑکے نے نظریں اُس کی آنکھوں میں گاڑ کر کہا:

Clubb of Quality Content

"وہ جو تمہارے خاموش ہونے پر بات سمجھ سکے..

اور تمہاری تھکن کو تم سے پہلے محسوس کرے"۔

خاموشی۔

عنابیہ کے ہونٹ ساکت ہو گئے۔

پہلی بار کسی نے اُس کی ظاہری smartness کے بجائے دل کی تھکن کو پہچانا تھا۔

کسی نے اُس کی "post" نہیں دیکھی تھی..

بس "اصل" کو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لڑکا اُٹھا،

ہاتھ جیب میں ڈالا،

اور جاتے ہوئے بس اتنا کہا:

"جب تم اپنی تصویروں سے تھک جاؤ،

تو خود کو آئینے میں پھر سے دیکھنا۔

شاید وہاں تمہیں اپنی سچائی واپس مل جائے""""۔

عنابیہ وہیں بیٹھی رہی.

آنکھیں پلکوں سے نہیں، سوچوں سے جھکی ہوئی.....

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

--

ہال میں ہلکی دھوپ آ رہی تھی،

LED لائٹس کی چمک، کیمرے کے کلک،

اور پیچھے چلتے soft music کی rhythm۔۔

یہ کوئی عام دن نہیں تھا۔

جینی آج اس برانڈ شوٹ کی مین ماڈل تھی۔۔

بال سلیقے سے باندھے ہوئے، bold eyeliner،

اور ایک electric blue western outfit میں وہ بالکل cover girl لگ رہی تھی۔

ڈائیر کٹر بار بار تعریفیں کر رہا تھا:

"Perfect posture, Jeeny! You know your angles. Give me that energy۔۔۔۔YES! "

عنابیہ corner میں بیٹھی تھی۔۔۔

casual dress میں، ہلکی سی مسکراہٹ لیے،

مگر دل میں ایک انجانی بے چینی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تبھی ایک

woman sponsor — dark suit میں۔۔۔ آہستہ سے پاس آئی،

اور softly جینی سے کہا:

"Hey, that friend of yours۔۔

the one who went viral for her eyes۔۔

can we try a frame with her?"

جینی نے فوراً عنابیہ کی طرف دیکھا،

اور فخریہ انداز میں کہا:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"Sure. She's ready.۔"

عنابیہ چونک گئی:

"میں؟ابھی؟

جینی نے اس کا ہاتھ تھاما:

یار یہ موقع واپس نہیں آتے۔

اور تُو پہلے ہی آنکھوں سے دل چُرا چکی ہے۔۔۔اب چہرہ بھی دکھادے"۔

Clubb of Quality Content

عنابیہ کے لیے outfit منتخب ہوا۔۔۔

ایک silver، slim-fit pure white gown-style shirt

detailing کے ساتھ،

ہلکا سا dewy makeup، اور بال open waves میں۔

وہ آئینے کے سامنے کھڑی ہوئی،

اور پہلی بار خود کو بطور ماڈل دیکھا۔۔۔

بنا خوف، بنا پردہ۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کیمرہ آن ہوا۔۔۔

عنابیہ روشنیوں کے بیچ کھڑی ہوئی،

کیمرہ مین نے softly کہا:

"Ready when you are."

عنابیہ نے نظریں کیمرہ میں گاڑ دیں۔

آنکھوں میں، vulnerability

چہرے پر خاموشی،

اور posture میں elegance۔

"Click!"

"Click-click-click!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ڈائیر کٹر کی آواز آئی:

"She’s brilliant. Pure. Real. That’s it_!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شوٹ ختم ہوا..

پکچرز اڈیٹ ہوئیں،

اور brand نے teaser clips سوشل میڈیا پر اپلوڈ کیں۔

پہلی video میں جینی کی entry confident, bold...

دوسری میں:

عنابیہ سفید dress میں کیمرہ کی طرف دیکھتی ہے،

اور پھر ہلکی سی پلکیں جھپکاتی ہے۔

3 گھنٹے میں Instagram پر:

"Who is this new model?? Her eyes feel like poetry."

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"Not over Jeeny, but that new girl? She's divine!""""

"I watched this 10 times...those eyes and that

innocent confidence!"

ٹک ٹوک پر ایڈٹ آنے لگیں۔

اور clips viral ہونے لگیں۔

--

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہوٹل واپس آ کر دونوں لڑکیاں کمرے میں بیٹھیں،

چائے کے کپ ہاتھ میں،اور سامنے موبائل پر notifications کی بارش۔

جینی نے ہنستے ہوئے کہا:

"Congratulations, meri mystery queen.

تمہارے فیس رویل نے کمپیٹیشن kill کر دیا۔

عنابیہ نے شرماتے ہوئے کہا:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا"..

جینی نے سنجیدہ لہجے میں کہا:

"تو اب سوچنا شروع کر.

Because you're not just seen.....

you're remembered.."

عنابیہ کی آنکھوں میں نمی آ گئی..

لیکن وہ آنسو، خوشی کے تھے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

۔۔۔

اسلام آباد کی شام ہمیشہ خوبصورت ہوتی ہے۔

مارگلہ ہلز کے کنارے ہوا میں ایک ہلکی سی خوشبو،

سڑکوں پر درختوں کی چھاؤں،

اور آسمان پر سورج کی نرمی سے بکھرتی ہوئی سنہری دھوپ۔

عنابیہ اور جینی دونوں کے چہروں پر پہلی بار بے فکری تھی۔۔

فوٹوشوٹ کے بعد وہ خود کو کسی فلم کی ہیروئن جیسا محسوس کر رہی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جینی نے ہاتھ ہلایا اور کہا:

"Let's celebrate, queen۔۔

فینسی ڈنر چھوڑو۔۔

سٹریٹ کی چائے اور ہلز کی ہوا۔۔

عنابیہ ہنس پڑی:

اور سیلفی بھی۔۔تاکہ لوگ سمجھے وائرل ہونے کے بعد بھی ہم سمپل ہیں۔۔۔۔

دونوں نے casual کپڑے پہنے،چادریں اوڑھیں،اور ہوٹل سے باہر نکل گئیں۔۔

گاڑی نہیں،صرف پیدل چلنے کا مزا۔

چلتے ہوئے انہوں نے سڑک کنارے ایک سنسان سا trail پکڑا۔۔

وہاں صرف درختوں کی سرسراہٹ،اور کبھی کبھار گزرنے والی گاڑی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تبھی جینی کو احساس ہوا کہ

کچھ قدموں کی آوازیں مستقل پیچھے آ رہی ہیں۔

عنابیہ نے گردن موڑ کر دیکھا۔۔

تین لڑکے۔۔

چہرے پر casual ہنسی،

مگر نظریں بے چین۔

جینی نے آنکھیں تنگ کیں۔۔

ایک لڑکا اُسے جانا پہچانا لگا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"Oh no۔۔

یہ وہی ہے"۔۔

وہ آہستہ سے بولی۔

"کون؟"عنابیہ نے سرگوشی کی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"وہی سائیکو جسے میں نے پارٹی میں ریجکٹ کیا تھا پروپوز کر رہا تھا۔لگتا ہے اپنی انسلٹ کا بدلہ لینے آیا ہے۔

لڑکوں نے آوازیں لگانا شروع کیں:

"O beauty queens!

چلیں نہ ساتھ، ہم بھی سپانسر ہیں۔۔

ایک ریل ہمارے ساتھ بھی بنا لو۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عنابیہ کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔

وہ دونوں تیز چلنے لگیں۔

تبھی ایک لڑکا پیچھے سے بڑھا،

اور عنابیہ کا ہاتھ زبردستی پکڑ لیا۔

اتنی مشہور ہو گئی ہو، ایک سیلفی تو بنتی ہے نہ؟

عنابیہ نے کانپتے ہوئے کہا:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"Leave me!"

جینی نے فوراً آگے بڑھ کر اُس لڑکے کو زور سے دھکا دیا

اسکا ہاتھ چھوڑو۔۔

وہ لڑکے بگڑ گئے:

"سالی اٹیٹیوڈ کی دکان"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عنابیہ اور جینی فوراً بھاگنے لگیں۔۔

پگڈنڈی پر، بے ترتیب، تیز قدموں سے۔

لیکن وہ لڑکے پیچھے بھاگتے آئے۔۔

ان میں سے ایک نے اچانک جیب سے کچھ نکالا۔۔

پستول۔

"STOP۔۔!"

وہ چلایا۔

"Don't you DARE touch me again!"

Clubb of Quality Content

اچانک۔۔

گولی چلنے کی آواز گونجی۔

"ٹھاں"۔۔۔

پر کون گرا؟

کسے لگی؟

عنابیہ کا چیختا چہرہ۔۔

جینی کی پیچھے مڑنا۔۔

اور آسمان جیسے خاموش ہو گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

روشنیوں سے شروع ہوا سفر

اب اندھیرے کی دہلیز پر رک گیا۔۔۔

عنابیہ نے آہستہ آہستہ سو آنکھیں کھولی۔اس کی پلکی۔ بھاری تھی،سانس دھیمی۔۔

گردن گھمانے پر ڈرپ کی دھار نظر آئی۔۔

اور سفید چھت جس پہ خاموشی گونجتی تھی۔

عنابیہ کا ذہن پلٹ کر وہ لمحے دیکھنے لگا۔

جینی کی ہنسی،

وہ ہاتھ پکڑنا،

سنسان راستہ،

اور وہ ایک آواز... گولی۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

عنابیہ کی آنکھیں جھٹ سے کھلی۔

سامنے دیکھا جانا پہچانا چہرہ۔ پھوپھو کا بیٹا،،،

تم یہاں؟

جینی۔۔۔ کہاں ہے۔

چند لمحوں کی خاموشی..

پھر صرف ایک جملا۔

چلی گئی،،،۔

کمرے میں اچانک ایک سناٹا چھا گیا۔

ایسا جیسے دل کی دھڑکن بھی رک گئی ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور سانسیں بس چلتی رہیں۔

لاعلم، لااحساس۔

--

کچھ لمحوں بعد،،،

وہ لڑکا جو کیفے میں اسے ملا تھا وہ اندر آتا دکھائی دیا۔

انابیہ نے اسے دیکھا اور پوچھا۔

تم؟،،،

تبھی پھوپھو کا بیٹا کھڑا ہوا اور کہا،

یہ میرا دوست ہے انابیہ۔

ممانی تمہاری وجہ سے بہت پریشان تھی

Clubb of Quality Content

اس لئیے میں نے اسے تمہارے پیچھے بھیجا تھا کہ تم محفوظ رہو۔

تبھی وہ لڑکا جو حفاظتی طور پر ساتھ تھا، آہستہ سے بولا۔

تمہیں لگے گا یہ وقت نہیں،

لیکن تمہیں سچ جاننا چاہئے۔۔۔

جینی،،، تمہیں جان بوجھ کر اس سنسان راستے پر لے کر گئی تھی۔

وہ جانتی تھی وہاں اندھیرا بھی ہے، اور خطرہ بھی۔۔۔

عنابیہ کی سانس رک گئی،

کیا... مطلب؟

پھپھو کا بیٹا آہستہ سے قریب آیا،

اور دھیمے لہجے میں کہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جینی تم سے حسد کرنے لگی تھی،

تمہیں اسپانسر کی نظر ملنے لگی،

برینڈز تمہیں اپروچ کرنے لگے،

جس برینڈ کے اس نے خواب دیکھے تھے،

اس کی کال جینی کے پاس آئی اور انھوں نے تمہیں کاسٹ کرنے کا کہا،

اور وہ جو تم سے ہمیشہ آگے رہتی تھی،

اب اسے تم سے پیچھے ہونے کا خوف ہونے لگا تھا۔۔۔۔

عنابیہ کی آواز کپکپائی،،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ،،،،، میری،،،دوست،،،، تھی،،،،

وہ ایسا کیوں کرے گی؟

وہ لڑکا بولا،

وہ صرف تمہیں وہاں تنہا کرنا چاہتی تھی..

پلان تھا اسکا کہ لڑکے تمہیں شرمندہ کریں،

اور ڈرامہ بن جائے، تمہاری ساکھ خراب ہو،،، گولی چلنی تمہارے لئے تھی لیکن اسے لگ گئی،،،

اور قسمت نے جو سوچا، وہ ہوا۔

عنابیہ کی آنکھوں میں اب آنسوں آچکے تھے۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

لیکن وہ آنسوں صدمے کے نہیں، خود سے فریب کھانے کے تھے۔

میں نے اسے دوست سمجھا،

وہ میری خوشی میں میرے ساتھ ہنسی..

اور اندر سے اتنا زہر بھرا ہوا تھا؟؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میری دوست تھی وہ،،،

میں نے اس کے ساتھ خواب بانٹے تھے،،،

اور اس نے، میرے لئے موت کا سایہ چنا؟

میں نے تو کبھی سوچا سوچا بھی نہیں تھا کہ،،،

جس کے لئے میں دعا کرتی تھی،،

وہی میرے لئے دل میں جلن رکھتی تھی؟،،

پھپھو کے بیٹا نے کہا،

تمہارے لئے یہ سچ جاننا ضروری تھا عنابیہ، سنبھالو خود کو۔۔

عنابیہ نے اس کی طرف دیکھ کر کہا،

تو تم جانتے تھے؟؟

بس اتنا کہ وہ تم سے خوش نہیں تھی۔۔

لیکن یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ تمہیں تنہا اور غیر محفوظ چھوڑ دے گی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میرا یہ دوست مجھے بتاتا رہا اس لئے میں آ گیا یہاں۔اس نے مجھے بتایا کہ کچھ کرنے والی ہے جینی۔

اس لئے ہم دونوں وہاں پہنچے لیکن دیر ہو چکی تھی،،

جینی اپنی ہوچال میں خود پھنس چکی تھی۔۔۔

عنابیہ کی آنکھوں میں پہلی بار آنسوں نہیں۔

بلکہ ایک بے آواز چیخ تھی،

ایسی چیخ جو صرف ہمارا اندر سنتا ہے،

اور ساری عمر سنائی دیتی رہتی ہے۔

ایک وقت تھا جب میں لوگوں کی نظروں سے ڈرتی تھی..

Clubb of Quality Content

اب مجھے اپنے ہی دل سے خوف آتا ہے۔۔

پھپھو کے بیٹے نے اسے دیکھتے کہا،

دھوکہ ہمیشہ دور سے نہیں آتا،

کبھی کبھی وہ بلکل پاس بیٹھا ہوتا ہے۔۔

وہ ہنستا بھی ہے، گلے بھی لگاتا ہے،

اور دل میں خنجر لے کر بیٹھا ہوتا ہے۔۔

عنابیہ نے چہرہ ہاتھوں میں چھپا لیا،

اور دل میں خود سے مخاطب ہوئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کیا واقعی میں زندہ بچ گئی ہوں؟؟؟

....

عنابیہ آخری بار جینی کو دیکھنا چاہتی تھی اسے اپنا دکھ سنانا چاہتی تھی۔وہ آئی سرد خانے اسے دیکھنے،،،

ناولز کلب
Clubb of Quality

نرس نے جیسے ہی سفید چادر ہٹائی،

عنابیہ نے ساکت قدموں سے آگے بڑھ کر جینی کا چہرہ دیکھا۔

وہی جینی،جو ہر وقت "Bestie" کہتی تھی،

اب بغیر جواب کے،ایک پتھر کی طرح لیٹی تھی۔

لیکن اب آنکھوں میں نمی نہیں تھی۔

عنابیہ کے ہونٹ لرز رہے تھے..

اور پھر۔۔وہ بولی:

"تو یہی تھا نا تمہارا پیار؟

وہ دوستی،وہ ہنسی،وہ تصویریں۔۔

سب جھوٹ"؟

"تم مجھے لے کر گئی،تنہا جگہ پر،

جہاں تم نے سوچا تھا..

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میرا سکون مر جائے،

میری عزت ٹوٹ جائے،

میرا خواب خاک ہو جائے...

اور تم۔۔۔۔ تم پھر چمک اُٹھو گی؟

عنابیہ نے ایک قدم اور آگے بڑھایا،

اور لرزتی آواز میں بولی:

"تم میرے لیے بہن جیسی تھیں جینی..

لیکن تم نے میری آنکھوں کی روشنی میں اپنا اندھیرا پال لیا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"پتا ہے؟ اگر تم زندہ ہوتیں...

تو میں تمہیں معاف نہ کرتی۔

لیکن آج..... تمہارے بے جان چہرے کو دیکھ کر

بس ایک بات کہنا چاہتی ہوں۔۔

تم ہار گئیں جینی۔۔۔ہار گئی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عنابیہ کی آنکھوں سے ایک آنسو گرا،

مگر وہ رو نہیں رہی تھی۔

وہ بس ہلکے سے جھک کر بولی:

"تم نے مجھے توڑنے کی کوشش کی،

لیکن میں ٹوٹی نہیں...

وہ پلٹنے لگی،

پھر رُکی اور آخری بار کہا:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تم اب صرف ایک کہانی بن گئی ہو..

ایک افسوسناک دھوکہ"۔

عنابیہ خاموشی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

پیچھے نرس نے چادر دوبارہ ڈھانپ دی۔

کمرہ ویسا ہی ٹھنڈا ہو گیا..

لیکن ایک وزن کم ہو گیا تھا عنابیہ کے دل سے....

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

--

...

اناں یہ ہسپتال سے ہوٹل آچکی تھی۔۔

ہوٹل کے کمرے میں مدھم پیلی روشنی جل رہی تھی، جیسے وہ بھی تھک چکی ہو،،

سوٹ کیس ایک کونے میں کھلا پڑا تھا، کپڑے بکھرے ہوئے، جیسے زندگی بھی سنبھلتے سنبھلتے ٹوٹ گئی ہو۔

Clubb of Quality Content

انا بیہ آئینے کے سامنے بیٹھی تھی، بنا کچھ دیکھے۔

بس یونہی،، پتھرائی ہوئی آنکھوں سے خلا میں گھورتی ہوئی۔

اتنے میں فون کی ٹن ٹن نے کمرے کی ساکت ہوا کو چیر دیا۔

اس نے بے دلی سے فون اٹھایا۔

اسکرین پر ایک نامعلوم نمبر،،اور نیچے ایک ویڈیو کا آئکن چمک رہا تھا۔

دل میں انجانا سا خوف ابھرا،مگر انگلی نے خود کار انداز میں پلے کا بٹن دبا دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چند سیکنڈز بعد،،،

جو دیکھا،وہ گویا وقت کا دھچکا تھا۔

ایک فحش ویڈیو،،اور اس میں چہرہ،،اس کا چہرہ۔

نفس رک گیا، جسم اکڑ گیا، جیسے دنیا کسی اندھی کھائی میں دھکیل رہی ہو۔

"نہیں"!،،،

ایک چیخ اس کے لبوں سے نکلی، اور فون ہاتھ سے چھوٹ کر فرش پر گر پڑا۔

"یہ میں نہیں ہوں،،یہ میں نہیں ہوں،،یا اللہ"!

اس کی آواز کانپ رہی تھی، آنکھوں سے آنسو ایک دم بہنے لگے، جیسے برسوں کا ضبط آج آنکھوں کے راستے باہر نکل آیا ہو۔

پھوپو کا بیٹا کمرے میں موجود تھا، وہ چونک کر اس کی طرف بڑھا۔

فون اٹھایا،،ویڈیو دیکھی،،اور لمحہ بھر کو خاموش ہو گیا۔

مگر اس کے چہرے پر وہی انداز تھا۔۔

نرمی، یقین، اور ایک عجیب سا صبر جو کسی محافظ کے چہرے پر ہوتا ہے۔

وہ انابیہ کے قریب بیٹھا، آہستگی سے اس کا لرزتا ہوا ہاتھ تھاما۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مجھے یقین ہے،، یہ تم نہیں ہو۔

اور اگر ساری دنیا بھی کہے کہ تم ہو،،

تو بھی میرا دل گواہی دے گا کہ تم پاک ہو۔

انابیہ،، خود کو سنبھالو"۔

انابیہ بچوں کی طرح بلک پڑی،دونوں ہاتھ چہرے پر رکھ کر گھٹنوں میں سمٹ گئی۔

"کچھ کریں،،پلیز کچھ کریں،،اگر یہ ویڈیو لیک ہو گئی تو امی،ابو،،،وہ مر جائیں گے۔۔

میں کبھی واپس نہیں جاؤں گی،،خدا کے لیے مجھے بچالیں،،

میں کچھ نہیں کروں گی اب،،،کبھی نہیں،،بس مجھے بچالیں"!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھوپو کا بیٹا اس کے سامنے دوزانوں ہو گیا۔

اس نے انابیہ کی ٹھوڑی تھامی،اور دھیرے سے اس کا چہرہ اوپر کیا۔

"سنو،،اب تم تنہا نہیں ہو۔

یہ جنگ تمہارے سچ کی ہے۔۔اور میں تمہارے ساتھ ہوں۔

جو بھی یہ حرکت کر رہا ہے، اس کا انجام قریب ہے۔

میں وعدہ کرتا ہوں، تمہاری عزت کو کچھ نہیں ہونے دوں گا"۔

انابیہ نے اس کی آنکھوں میں جھانکا۔

وہاں نہ محبت تھی، نہ ہمدردی۔

بلکہ ایک ایسا یقین جو زخموں سے لڑنے کا ہنر رکھتا تھا۔

Clubb of Quality Content

وہ سسکی، لیکن چپ ہو گئی۔

کمرے میں اب صرف سانسوں کی آواز باقی تھی۔۔

اور اس خاموشی میں، ایک بے آواز اعلان ہوا:

انابیہ اب کمزور نہیں رہی۔۔۔

...

کمرے میں خاموشی تھی۔ وہ خاموشی جو اکثر کسی طوفان کے گزر جانے کے بعد رہ جاتی ہے۔

انابیہ کے چہرے پر آنکھوں کی سرخی، لرزتے ہونٹ، اور ایک تھکا ہوا سکون تھا۔۔ جیسے کوئی لمبی چیخ کے بعد نیند آ گئی ہو۔

سامنے میز پر سائبر کرائم ونگ کا قانونی فارم پڑا تھا۔

اس کے برابر میں پھوپو کا بیٹا بیٹھا تھا۔ایک فون کان سے لگائے،دوسرا ہاتھ انابیہ کے ہاتھ پر۔

"جی سر،متاثرہ لڑکی بیان دینے کے لیے تیار ہے۔

ہاں،،،ویڈیو،فیک ہے،چہرہ morphed کیا گیا ہے۔

ہم نے پروف بھی نکال لیا ہے"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کال بند ہوئی۔

پھر وہ اس کی طرف مڑا،نرمی سے۔

"بس ایک دستخط، انابیہ۔

پھر تمہیں چپ رہنے کی ضرورت نہیں،

تمہاری طرف سے قانون بولے گا""۔

انابیہ نے فارم کو دیکھا۔

تحریر دھندلی لگ رہی تھی، آنکھوں میں نمی پھر سے بھر گئی تھی۔۔

لیکن اس بار خوف کے نہیں، حوصلے کے آنسو تھے۔

اس نے قلم اٹھایا۔ انگلیاں اب بھی ہلکی سی کپکپا رہی تھیں، مگر اس کی گرفت مضبوط تھی۔

قلم کا پہلا لمس جیسے اس کے اندر کوئی طوفان روک رہا ہو،،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اور پھر۔

"انابیہ۔"

صاف،واضح،اور پر عزم الفاظ۔

"""

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھوپو کا بیٹا انابیہ کے قریب آتا ہے۔

اس کے ہاتھ میں ایک ٹیبلیٹ ہے۔۔اس پر وہ فوٹو گرافر تیمور کا ڈیٹا کھلا ہوا ہے۔

پھوپو کا بیٹا دھیمے، سخت لہجے میں کہتا ہے

"یہ دیکھو"""

یہ وہ بندہ ہے جو تمہیں پہلا شوٹ دے کر تمہاری ویڈیوز کا اصل مالک بن بیٹھا۔

اسی نے تمہاری تصویریں چُرائیں، فحش ویڈیوز پر چہرہ چڑھایا، اور بلیک میل کی تیاری کر رہا تھا۔

اور شاید،، جینی کے ساتھ بھی کچھ"،،

)اس کا جملہ ادھورا رہتا ہے(

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انابیہ نے حیرت سے سر اٹھایا۔

"کیا تمہیں لگتا ہے جینی"؟،،،،

پھوپو کا بیٹا سر جھکا لیتا ہے۔

"جینی کی موت اتفاق نہیں تھی، انابیہ۔

وہ کچھ چھپائے بیٹھی تھی،، اور تیمور کو کچھ پتہ تھا۔

یہ صرف تمہاری عزت کی نہیں،، سچ کی جنگ ہے"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اگلے دن انابیہ کو لے جایا جاتا ہے سائبر کرائم ونگ کے دفتر۔

دروازے پر لکھا تھا:

"Cyber Investigation Unit ۔۔۔۔۔Justice for Digital Victims۔"

اندر بیٹھے افسر نے انابیہ کو دیکھا،اس کے چہرے پر ہمدردی اور سنجیدگی تھی۔

"بیٹا، ہمیں سب کچھ مل چکا ہے۔

اب تیمور کو بلایا جا رہا ہے۔

ہم تمہیں یقین دلاتے ہیں۔۔۔سچ سامنے آئے گا۔

تمہاری عزت، تمہارا وقار، تمہارا وجود۔۔ محفوظ ہے۔

انابیہ نے اثبات میں سر ہلایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ پہلا موقع تھا جب اس نے کسی سرکاری کرسی کے سامنے ڈرے بغیر اپنا بیان دیا۔

--

رات کی ہوا میں ہلکی سی خنکی تھی۔

انابیہ ہوٹل کی چھت پر کھڑی تھی، ہاتھ میں اپنی وہی پرانی ڈائری تھی۔

Clubb of Quality Content

وہ خاموشی سے آسمان کی طرف دیکھ رہی تھی۔

"جینی،،

تم نے کہا تھا یہ دنیا خوابوں سے بنی ہے،،

لیکن مجھے اب اندازہ ہوا،،

کچھ خواب سیاہ بھی ہوتے ہیں،،اور ان کا رنگ اتارتے اتارتے،،

جان نکل جاتی ہے۔

میں تھک گئی ہوں،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس نے ڈائری کا نیا صفحہ کھولا،اور لکھا:

آج میں نے پہلی بار اپنے لیے آواز اٹھائی ہے،،

نہ لائیکس چاہیے،نہ فالوورز،،بس انصاف۔

میں واپس گھر جاؤں گی،

اپنی عزت،اپنا سر بلند لے کر۔

میں انابیہ ہوں۔۔

اور میں اب صرف زندہ نہیں،،باشعور بھی ہوں۔اور

میں وائرل نہیں،ویلیو ایبل بننا چاہتی ہوں"،،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھوپو کا بیٹا دور کھڑا تھا،بس اسے دیکھ رہا تھا۔۔

وہ کچھ بولا نہیں،مگر اس کی خاموشی میں ایک فخر،ایک دعاء چھپی تھی۔

دل میں شاید صرف ایک جملہ تھا:

"وہ لڑکی جسے میں بچانا چاہتا تھا،

آج خود اپنی محافظ بن گئی ہے""۔

--

--

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بس کے سفر میں خاموشی تھی۔

انابیہ کی آنکھیں کھڑکی سے باہر خالی زمینوں، گزرتے کھیتوں، اور ان جان پہچان راستوں کو تک رہی تھیں،،

جنہوں نے اسے بچپن میں اسکول جاتے، عید کے کپڑے لاتے، اور ابو کے ساتھ بیٹھ کر ٹھنڈی بوتل پیتے ہوئے دیکھا تھا۔

آج انہی راستوں پر وہ واپس جا رہی تھی۔۔

مگر وہ جو جا رہی تھی،

اب پہلے والی انابیہ نہیں رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس کے ساتھ پھوپو کا بیٹا خاموشی سے بیٹھا تھا۔

ہاتھوں میں بوتل پکڑے، مگر نظریں اس کے چہرے پر تھیں۔۔

جیسے وہ یقینی بنانا چاہتا ہو کہ انابیہ سانس لینا نہیں بھول گئی۔

بس جب گلی کے موڑ پر رکی،

تو دونوں نیچے اترے۔

چند قدم کے فاصلے پر انابیہ کا گھر تھا۔۔

وہی مٹی کی سوندھی خوشبو،

وہی دروازہ،،

مگر وقت نے سب میں فرق ڈال دیا تھا۔

انابیہ کچھ لمحے رکی رہی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھوپو کا بیٹا تھوڑا پیچھے کھڑا تھا،

جیسے وہ چاہتا ہو کہ انابیہ یہ آخری قدم خود سے اُٹھائے۔

انابیہ کانپتی آواز میں کہتی ہے،،

"یہ دروازہ بند تھا نا، جب میں نکلی تھی،،

اب کیا کھلے گا"؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھوپو کا بیٹا آہستگی سے قریب آیا۔

اس نے اس کے ہاتھ میں وہی ڈائری تھمائی، جس میں انابیہ نے آخری جملے لکھے تھے۔

پھوپو کا بیٹا نرمی سے کہتا ہے،

"یہ دروازہ بند نہیں تھا،،

تم نے بس نظر ہٹائی تھی۔

یہ دروازے،مائیں،اور باپ کے دل،،

ہمیشہ کھلے رہتے ہیں۔

بس لوٹنے کی ہمت ہونی چاہیے—جو تم میں ہے"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انابیہ نے ایک بار اس کی طرف دیکھا,

وہ پہلی بار،دل سے مسکرائی۔

پھر آہستہ قدموں سے دروازے کی طرف بڑھی۔

دروازہ دستک دیے بغیر کھلا،،

جیسے ماں کا دل،

جسے خبر تھی کہ بیٹی لوٹے گی،، آج یا کل۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ماں نے انابیہ کو دیکھا،،

نہ کچھ کہا، نہ پوچھا۔

بس بازو پھیلائے،،

انابیہ، ایک لمحے میں اس آغوش میں تھی۔

"امی"،

بس ایک لفظ، اور آنسو بہنے لگے۔

"امی،، میں واپس آ گئی ہوں،،

اپنے ساتھ، اپنی شرم، اپنی سچائی لے کر۔

معاف کر دیں نا؟

ماں نے اس کا ماتھا چوما،

اور بے اختیار کہا:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تو واپس آئی ہے،، بس یہی کافی ہے"۔

ابھی وہ لپٹ ہی رہی تھی کہ پیچھے سے دروازے کی چر چر اہٹ سنائی دی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لمبے سفر کی تھکن آنکھوں میں تھی،

مگر چہرے پر وہی پہچان،،

باپ کا درد، فخر، اور صبر۔

انابیہ نے پلٹ کر ان کی طرف دیکھا،

پھر زمین کی طرف نظریں جھکا لیں۔

"ابو"،،

آواز لرز گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ابو اس کے قریب آئے،

سر پر ہاتھ رکھا۔

"تو سچ کے ساتھ واپس آئی ہے، بیٹی،،

بس اتنا جان لو،، میرے لیے تم ہمیشہ عزت تھی، ہو، اور رہو گی"۔

انابیہ سب سے لپٹ رہی تھی،

مگر دروازے کے پاس ایک وجود خاموش کھڑا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھوپو کا بیٹا..

وہ جو اسے واپس لایا تھا،

وہ جو ہمیشہ پیچھے رہا، مگر ہر پل ساتھ تھا۔

ماں نے بھی اسے دیکھا،

ابو نے بھی۔

دونوں کی آنکھوں میں شکر تھا۔

انابیہ نے آہستہ سے پلٹ کر اس کی طرف دیکھا،

چند لمحے آنکھیں ملیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کوئی وعدہ نہیں،

کوئی اظہار نہیں،،

بس ایک خاموش سلام،

اور دل میں دُعا:

کہ تم تھے،

اسی لیے میں ہوں۔

رات کے پچھلے پہر انابیہ چھت پر تنہا تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تاروں بھرے آسمان تلے،

اس نے ایک چادر اوڑھی،

اور زمین پر سجدہ ریز ہو گئی۔

لبوں پر صرف ایک سرگوشی تھی:

شکر ہے، یارب،،

تُو نے مجھے ٹوٹنے دیا،،

تاکہ میں سنور جاؤں۔

تُو مجھے واپس لایا،،

تاکہ میں خود کو پہچان سکوں۔۔۔

--

سورج ابھر چکا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انابیہ صحن میں بیٹھی تھی،ایک چھوٹے سے قالین پر،

ہاتھ میں گرم چائے کا کپ،اور سامنے سورج کی کرنوں میں بکھرا سکون۔

دروازے پر آہستہ سی دستک ہوئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

امی نے دروازہ کھولا۔

سامنے پھوپو تھیں۔۔ہلکی سی مسکراہٹ،ماتھے پر فکر مندی،

اور ان کے ساتھ،،ان کا بیٹا۔۔وہی جو کل رات انابیہ کو واپس لایا تھا۔

ماں نے عزت سے بٹھایا،دعا سلام ہوئی۔

پھوپو کی نظر انابیہ پر پڑی،،

صاف،سادہ کپڑوں میں،ایک نئی روشنی کے ساتھ۔

پھوپو مسکراتے ہوئے کہتی ہے

"تجھے دیکھ کر سکون ملا ہے،بیٹا۔

اور میشہ خوش رہو،،

پھوپو کو امی اندر لے گئیں۔

اب صحن میں وہی دو لوگ باقی رہ گئے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جن کے درمیان بہت کچھ کہا بھی گیا تھا،

اور کچھ اب بھی کہنا باقی تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھوپو کا بیٹا انابیہ کے سامنے آیا۔

کچھ پل خاموش رہا۔۔

شاید لفظوں کو چن رہا تھا،

شاید ہمت جمع کر رہا تھا۔

پھر نرمی سے بولا:

"انابیہ"،

وہ چونکی۔

یہ پہلا موقع تھا کہ اس نے اس کا نام اتنے پیار، احترام، اور گہرائی سے لیا۔

"کل رات تم واپس آئیں، مگر میں سمجھتا ہوں تم صرف گھر نہیں، خود میں بھی واپس آئیں۔

اور میں،

میں کچھ کہنے آیا ہوں، جو دل میں بہت عرصے سے ہے۔

پہلے مذاق میں چھپاتا رہا، پھر خوف میں،

اور اب،،، اب صرف سچ کے لباس میں کہہ رہا ہوں"۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

انابیہ نے نظریں اٹھائیں۔

سامنے وہ لڑکا کھڑا تھا۔۔

نہ فیشن میں، نہ شہرت میں،،

بس سچائی میں لپٹا ہوا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"انابیہ،،

میں تمہیں حاصل کرنے نہیں،

تمہیں خود کو دینے آیا ہوں۔

میں نہیں چاہتا کہ تم میرے ساتھ رہو، کیونکہ تم کمزور ہو۔

بلکہ اس لیے کہ تم بہت مضبوط ہو، اور میں تمہارے ساتھ چلنا چاہتا ہوں۔۔

میری زندگی تمہاری سچائی سے جڑی ہے۔

میں چاہتا ہوں،،

اگر تم کہو،،

تو،،میں نکاح کا پیغام لے کر آیا ہوں۔

خاموش، شریف، اور محبت بھرا،،،، جیسا تم چاہو، ویسا۔

کوئی دکھاوا نہیں، کوئی شرط نہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بس ایک سادہ زندگی،،

جس میں تم ہو،،اور میں،،

تمہارا سایہ، محافظ، اور رازدار۔۔۔

انابیہ کا ہاتھ لرز گیا۔

چائے کا کپ آہستہ سے رکھی گئی میز پر رکھا۔

آنکھوں میں نمی آ گئی۔۔

مگر وہ خوشی والی نمی تھی، وہ جو عزت سے ملی محبت پر بہتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم نے مجھے بچایا،،

لیکن کبھی میرے سچ پر سوال نہیں کیا،،

تم نے میری غلطیوں کو تنقید نہیں، دعاء دی،،

اور آج،،

جب سب ختم ہو چکا تھا،

تم نے میرے ساتھ ایک نئی زندگی کی شروعات مانگی ہے"۔

Clubb of Quality Content

اس نے نظریں نیچی رکھ کر صرف اتنا کہا:

"اگر میرا رب راضی ہے،،

تو مجھے بھی کوئی اعتراض نہیں۔

میں نے viral ہونا چھوڑ دیا ہے،،

اب valuable ہونے کا مطلب سیکھ رہی ہوں،،

اور تم وہ شخص ہو،،

جس نے مجھے میری قیمت یاد دلائی ہے"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

امی اور پھوپو دونوں صحن میں آ گئیں۔

امی کی آنکھوں میں حیرت تھی۔۔

پھر جلد ہی مسکراہٹ میں بدل گئی۔

پھوپو نے آہستہ سے اپنی چادر کے پلو سے آنکھ پونچھی،اور کہا:

"ماشاءاللہ۔۔

جب رشتہ سچائی اور احترام سے جڑتا ہے۔۔

تو وہ رب کی رضا بن جاتا ہے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

۔۔

کچھ دنوں بعد،،

صبح دھیمی تھی،

جیسے خود بھی جانتی ہو کہ آج کا دن صرف رسومات کا نہیں،

بلکہ دلوں کی معافی، آنکھوں کی دعا، اور ایک بیٹی کے خواب کی تکمیل کا دن ہے۔

انابیہ کے ابو نے تہمد درست کیا،

صحن میں رکھی پرانی کرسی پر بیٹھے،

اور سامنے کھڑے پھوپو کے بیٹے کو دیکھا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ابو نے کھنکتی ہوئی آواز میں، لیکن دھیمی ٹون میں کہا،

"بیٹا،

یہ نکاح بس رسم نہیں،

یہ وہ مقام ہے جہاں ہم، ماں باپ،

اپنے دل کے ٹکڑے کو،،

کسی اور کے سپرد کرتے ہیں۔

اور اگر تُو نہ ہوتا،،

تو شاید ہم بھی ان لوگوں میں شامل ہو جاتے

جو بیٹی کے چہرے پہ دھبہ دیکھ کر

گردن جھکا لیتے،

یا،،اُسے دفنا دیتے۔۔۔

پھوپو کا بیٹا خاموش کھڑا رہا۔

نہ جھکا، نہ تڑپا،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بس اس کی پلکیں بھاری ہو گئیں۔

ابو کا گلا رند گیا،

"ہم تو اُسی وقت مر گئے تھے،

جب ویڈیوز کا سنا تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور ہم، ماں باپ ہو کر، کچھ کہہ نہ سکے۔

مگر تُو تھا،،

ہر الزام کے درمیان،

صرف یہ کہتا رہا،، 'یہ انابیہ نہیں ہے'۔

تیرا احسان ہے ہم پر۔

اور،، تُو آج صرف داماد نہیں،

میرا بیٹا ہے"۔

پھوپو کا بیٹا خاموشی سے قریب آیا،

ابو کے قدموں میں بیٹھ گیا،

اور ان کے ہاتھ چوم لیے۔

"انکل،

بیٹیاں داغ نہیں ہوتیں،،

وہ روشنی ہوتی ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور میں نے روشنی کو بچایا نہیں،

بس،،اس کے ساتھ کھڑا رہا۔۔۔اور ایک دوسرے کو گلے لگالیا۔۔۔

۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کمرہ ہلکے سفید پردوں سے آراستہ تھا،

قرآن کی تلاوت پس منظر میں گونج رہی تھی۔

انابیہ سفید چادر میں لپٹی، سر جھکائے بیٹھی تھی۔

چہرے پر کوئی زیور نہیں،

بس آنکھوں میں ایک گہرائی۔۔ جیسے بہت کچھ جھیل کر، اب سکون پا رہی ہو۔

مولوی صاحب نے کاغذات کھولے۔

ایک لمحے کو خاموشی چھا گئی۔ قبولیت کی گھڑی آئی،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر انابیہ نے آہستہ سے کہا:

"قبول ہے۔

) تین بار،،اور ہر بار، گویا صدیوں کی تھکن اترتی جا رہی ہو (

پھر اُس کی باری آئی،

پھوپو کے بیٹے کی۔

وہ ہنسا۔۔وہی مخصوص مسکراہٹ کے ساتھ،

"جی،،

دل،دعا،اور ذات سمیت۔۔مکمل قبول ہے!

کمرے میں ہلکی سی ہنسی گونجی،

اور انابیہ نے سر اٹھا کر پہلی بار اسے دیکھا۔۔

اب وہ اجنبی نہیں رہا تھا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ اب اس کا ہمسفر تھا۔

سب لوگ دعائیں دے رہے تھے۔

پھوپو نے بیٹے کی پیشانی چومی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر اچانک۔۔

پھوپو کا بیٹا سب کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔

ہاتھ پیچھے باندھے،

اور آواز ذرا بلند کی،

"معزز خواتین و حضرات،،،

مجھے صرف اتنا کہنا ہے۔۔

نکاح کے بعد بھی،

میں خوبصورت ہوں!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سب زور سے ہنس دیے۔

انابیہ نے ہنستے ہنستے آنکھیں پونچھیں۔

پھوپو بولیں

"اوئے چپ کر! بیوی کے سامنے شرم کر ذرا"!

وہ شرارتی انداز میں جھک کر انابیہ کی طرف دیکھتا ہے

"تو کیا ہوا اماں،،

اب تو یہ میری ہو گئی ہے نا؟

میری خوبصورتی تو اب اسی کے ہونے سے ہے،،

انابیہ نے شرما کر رخ پھیر لیا،

اور سب کی ہنسی، دعا بن گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رات کو چھت پر انابیہ اور وہ خاموش کھڑے تھے۔

چاند روشنی ڈال رہا تھا،

اور نیچے گلی میں زندگی معمول پر آ رہی تھی۔

پھوپو کا بیٹا آہستہ سے بولا،

"اب تمہاری آنکھوں میں اندھیرا نہیں دیکھنا چاہتا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

صرف وہ خواب جو پورے ہوں۔

تمہاری سچائی سے عشق ہو گیا ہے، انابیہ۔

اور یہ عشق،، نکاح کے بعد، اور بھی سچا لگ رہا ہے"۔

انابیہ مسکرائی۔

اور آسمان کی طرف دیکھ کر، دل میں کہا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یارب، تیرا شکر،،

تُونے مجھے ٹوٹنے دیا تاکہ میں اپنی اصل پہچان پا سکوں۔۔

اور ایسا ساتھی عطا کیا،

جو مجھے لفظوں سے نہیں،

خاموشی سے قبول کرتا ہے۔۔۔۔

۔۔

چچی صحن میں بیٹھی تھیں،

آٹا گوندھ رہی تھیں۔

چہرے پر خاموشی تھی،

مگر دل میں بہت کچھ،

جو کہا نہیں تھا،

بس سہا تھا۔

انابیہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی اُن کے قریب آئی،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دھوپ کی لکیر کو پار کیا،

اور ان کے قریب زمین پر بیٹھ گئی۔

چچی نے ایک نظر اسے دیکھا،

پھر ہاتھ نہیں روکے۔

بس اتنا پوچھا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کچھ چاہیے تھا؟

انابیہ نے نگاہ نیچے کیے، آہستہ سے کہا،

"جی،،بس ایک بات کہنی تھی۔

چچی خاموش ہو گئیں۔

انابیہ کی آواز بہت ہلکی تھی،

لیکن اس کے ہر لفظ میں جھکی ہوئی پیشانی،نادم دل،اور سچی توبہ چھپی تھی،

Clubb of Quality Content

"میں نے آپ کی بات نہیں مانی تھی،،

آپ کی ناراضگی بھی سہی تھی،،

لیکن آپ کی خاموشی نے بہت کچھ سمجھا دیا۔

مافی،،الفاظ سے چھوٹی لگتی ہے،

پھر بھی،،

مافی مانگ رہی ہوں۔

دل سے۔۔آپ مجھے میرے اچھے کے لئے سمجھاتی رہی۔۔

چچی کے ہاتھ آٹے سے رُک گئے۔

انہوں نے پہلی بار اس کی طرف دیکھا۔

غصے سے نہیں،،

ایک تھکے ہوئے دل کی نرمی سے۔

بس اتنا کہا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"خیر ہے بیٹا،،

تجربہ، وقت دیتا ہے۔

بس تو اب بدل گئی ہے،

یہی کافی ہے""""۔

انابیہ نے پہلی بار چچی کا ہاتھ تھاما،

اور نرمی سے ماتھے سے لگالیا۔

دھوپ وہیں تھی،

مگر اب تھکن میں سکون آچکا تھا۔۔

انابیہ چھت پہ جاچکی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دروازے پہ دستک ہوئی۔ چچی نے دروازہ کھولا۔ پھوپھو کا بیٹا آیا ہوا تھا۔

کیسی ہیں آنٹی؟

ٹھیک ہوں بیٹا، خیریت؟

ہاں چچی وہ انابیہ سے کچھ بات کرنی تھی۔

اچھا وہ ابھی چھت پہ ہی گئی ہے۔۔

اور وہ چھت کی طرف چل پڑتا ہے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دن کے دوسرے پہر کی دھوپ مدھم ہو چکی تھی۔

چھت پر ہلکی سی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی،

اور انابیہ سفید دوپٹے میں لپٹی کھڑی تھی۔

خاموش،سادہ،اور تھکی نہیں بس"چپ۔"

پھوپو کا بیٹا بھی وہیں تھا۔

دونوں ایک ہی سمت دیکھ رہے تھے۔

سامنے والے درخت کی شاخ پر بیٹھا ایک پرندہ بار بار اڑ کر واپس آرہا تھا،

جیسے اُسے بھی بار بار وہی جگہ اپنی لگتی ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ آہستہ سے بولا،

آواز میں نرمی تھی،اور انداز میں احترام،

"انابیہ،،کل سے کالج دوبارہ جانا شروع کرو۔

انابیہ نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔۔

نہ حیرت سے، نہ انکار سے،

بس جیسے دل نے کچھ سنا ہو،، جو بھولا ہوا تھا۔

وہ خاموشی سے سن رہی تھی۔

وہ بولا،

"میں نہیں چاہتا کہ تمہاری زندگی صرف چار دیواری میں سمٹ جائے۔

نہ میں تمہیں روکنے والا ہوں، نہ بدلنے والا۔

میں بس چاہتا ہوں کہ تم وہی بنو،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جو تم ہمیشہ سے تھیں۔۔

زندہ، روشن، اور خود پر یقین رکھنے والی انابیہ"۔

انابیہ نے دھیرے سے اپنی انگلیوں کی پوروں کو چُھوا،

جیسے وہ خود سے یقین مانگ رہی ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"لیکن،، لوگ؟ نظریں؟ وُہی سب"؟،،

وہ ہلکا سا مسکرایا، قدم آگے بڑھائے،

لیکن فاصلے کا ادب برقرار رکھا:

"اسی لیے تو کہہ رہا ہوں۔

میرا وہی دوست، جو اُس دن تمہاری مدد کو آیا تھا،

تم اُسی کی منگیتر کے ساتھ کالج جاؤ گی۔

اچھی لڑکی ہے۔

سمجھ دار ہے۔

اور سب سے بڑھ کر، تمہیں جج نہیں کرے گی"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انابیہ نے آہستہ سے نگاہ جھکائی۔

پھر چند لمحے بعد ہلکی سی آواز میں کہا,

"اور آپ"؟"

وہ رُک گیا۔

پھر نرمی سے، بہت دھیرے بولا،

"میں وہ دروازہ نہیں ہوں جو تمہیں روک دے،

میں وہ راستہ ہوں،

جس پر چلتے ہوئے تم خود کو محسوس کرو۔

اب تم صرف میری بیوی نہیں،

تم ایک مکمل انسان ہو۔

اور میں چاہتا ہوں کہ

تم بھی تم خود کو آئینے میں دیکھو،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تو تمہیں تمہارا ماضی نہیں،

تمہارا وقار نظر آئے"۔

انابیہ نے پہلی بار اس کی آنکھوں میں دیکھ کر سر ہلایا۔

"ٹھیک ہے۔

میں جاؤں گی۔

لیکن اس بار صرف پڑھنے کے لیے نہیں،

خود کو ثابت کرنے کے لیے نہیں،

بس،، خود کو واپس پانے کے لیے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ مسکرا دیا،

پھر ہنسی میں شوخی آ گئی،

"ویسے تم نے مجھے آپ کہا تو شوہر والی فیلنگز آنے لگ گئی تھی کہ

میں واقعی ایک عدد بیوی والا ہو گیا ہوں۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اور سنو،،

جانے سے پہلے

یہ بھی بتا دوں،،

وہ جو میرا دوست ہے نا،،

اُس کی منگیتر کہتی ہے

کہ میں بہت "ہینڈسم" ہوں۔

تم پلیز"

کسی یہ بات خود نہ بتانا،

ورنہ میں مشہور ہو جاؤں گا"

انابیہ کا قہقہہ چھت کی خاموشی میں گونجا،

پہلا سچا، بے ساختہ قہقہہ "

جس میں نہ خوف تھا،

نہ فریب"

بس محفوظ ہونے کا یقین"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

محبت وہ نہیں ہوتی جو روک دے،

بلکہ وہ ہوتی ہے جو دوبارہ چلنے کی ہمت دے،

اور جب کوئی آپ کو دوبارہ دنیا کے سامنے لے جائے،،

تو وہ صرف شوہر نہیں،

وہ ایک محافظ ہوتا ہے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کالج کے سبز لان پر خزاں کی زرد پتیوں کا قالین بچھا ہوا تھا۔

درختوں کی شاخوں سے گرتی پتے اُس خاموشی میں گونج رہے تھے،

جیسے کسی دل کی گواہی دے رہے ہوں۔

ہوا نرم تھی، دُھوپ دھیمی تھی،

اور سناٹے میں چھپا وہ وقت۔۔ جیسے زندگی کے کسی پل کو روک کے بیٹھ گیا ہو۔

لڑکیاں ہنستی ہوئی کینٹین کی طرف جا رہی تھیں،

کچھ کونے میں بیٹھ کر کتابوں میں چھپے خواب پڑھ رہی تھیں،

اور کہیں کوئی، اپنے درد کو ڈائری کے صفحوں میں قید کر رہا تھا۔۔

انابیہ کی آواز میں نمی تھی،،

جیسے آنکھوں کے بعد اب دل بھی بولنا چاہتا ہو،،

کلاس میں اب صرف وہ تینوں تھیں۔

اک بینچ، تین سائے

مگر آج صرف ایک دل گویا تھا۔

انابیہ نے بیگ سے اپنی چھوٹی سی ڈائری نکالی

ایک لمحے کے لیے خاموش رہی

پھر آہستہ سے بولی،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میں اپنے آپ کو کھو چکی تھی،

شاہانہ نے نرمی سے اس کا کندھا تھاما،

فریشہ کی آنکھوں میں پریشانی اتر آئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ایک لمحہ

سانس رک گئی، آنکھیں برس پڑیں۔

"ایک دن اُس نے میرے ہاتھ میں اپنا موبائل دیا

اور کہا کہ تم وائرل ہو جاؤں گی, کو شش کرو،

مجھے لگا، یہ عزت ہے

مگر،،

انا بیہ رک گئی،

ڈائری ہاتھ سے چھوٹ کر فرش پر گری، اور اُس کا صفحہ کھل گیا،

جس پر لکھا تھا:

میں نے شہرت مانگی تھی، تماشا مل گیا،،،

اب صرف آپ دونوں ہو،، جن کے سامنے میں رو سکتی ہوں۔

Clubb of Quality Content

آپ کو یاد ہے اکاروس کی کہانی؟

جس نے اپنے پر خود نہیں بنائے تھے،

جسے پر اسکے باپ نے دیے تھے،

جب اس نے اڑان بھری، سورج کے قریب گیا تو اسکے پر پگھل گئے کیونکہ وہ موم کے پر تھے،،،

آنسوں اسکے گال پہ پھسل رہے تھے،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میں اکاروس تھی، اس دنیا کی چمک کے سمندر میں ڈوب چکی تھی، میں نے ہوا کو چھوا تھا، مجھے لگا تھا آسمان میرا ہے،، میں اڑان چاہتی تھی، لیکن میری اڑان جینی کے دیے ہوئے پنکھوں پر تھی، جس میں سچائی نہیں تھی، صرف دکھاوا تھا۔۔

پھر مجھے وہ ملا کسی روشنی کی طرح،

اسنے مجھے راستہ دکھایا، محبت کا،اعتبار کا،دوستی کا۔۔۔

اور اسکا دیا راستہ مجھے آپ دونوں تک لے آیا،،

میں اکاروس تھی، لیکن میں گر کر سمجھی ہوں کی اڑان کبھی اڑان نہیں ہوتی، جب تک پر اپنے نہ ہوں،،،

آپ دونوں نے مجھے کبھی جج نہیں کیا کبھی ایسی بات نہیں کی جس کی وجہ سے میں اپنے آپکو کم تر سمجھو،،شاہانہ

آپ نے مجھے ایمان کی روشنی سے آشناہ کرایا۔یہ بتایا کہ ٹوٹا انسان ہی اللہ کے قریب ہوتا ہے،اللہ تھام لیتا ہے،،دھتکارتا نہیں ہیں انسانوں کی طرح،،،

اب مجھے اللہ کے نور کا پنکھ چاہیے،اب مجھے دھوپ سے نہیں،روشنی سے پیار ہے،

اب میں پھر سے اڑنا چاہتی ہوں،

لیکن اپنے پنکھوں پہ،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سچائی کے، خودی کے، اللہ کی روشنی کے پنکھوں پہ،،،،

فریشہ نے اُس کا ہاتھ تھاما

شاہانہ نے آنکھوں سے آنسو چُنے،

اور تینوں نے ایک دوسرے کی خاموشی کو سمجھا،

بے لفظ، بے آواز،،، مگر بے حد گہرا۔۔

انابیہ نے اڑان کے خواب دیکھے، دنیا کی نرمی میں چھپی ہوئی آگ کے قریب گئی،، وہ گری،، ٹوٹ گئی،، جلا دی گئی،،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس کا اقرا، اسکا درد اکاروس کی کہانی کا ایک نیا روپ تھا،،

فرق صرف اتنا تھا کہ،

اکاروس سمندر میں ڈوب گیا،

اور انابیہ آنسوؤں کے سمندر میں،،

جہاں کسی کے اعتبار، محبت اور دوستی کی کشتی نے اسے ڈوبنے نہیں دیا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ایک ایسا شخص تو زندگی میں ہونا چاہیے جو یہ نہ کہے ایسا کیوں کر دیا؟ کیسے ہو گیا؟؟

جو یہ کہے کہ جو ہونا تھا ہو گیا آؤ اسکا حل نکالتے ہیں۔۔۔

اور شاہانہ، انابیہ، فریشہ، تینوں ایک دوسرے کے لئے کے ایسی ہی تھی۔۔۔

۔۔۔

منال سارا دن سوچتی رہتی۔

جب بھی اردان سر سامنے آتے،

وہ لاشعوری طور پر بال سنوارتی dupatta shoulder ،سے درست کرتی۔۔

جیسے دل کہہ رہا ہو:"بس آج،،

شاید وہ مجھے دیکھ لے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کبھی وہ جان بوجھ کر جلدی پہنچتی،

کبھی کسی پرانی کتاب کا بہانہ لے کر اُن کی کلاس کے آس پاس منڈلاتی رہتی۔ آج بھی وہ کلاس کے باہر گھوم رہی تھی،

اقرا ہنستے ہوئے کہتی ہے،

"یار تُو اُس بندے کے پیچھے دیوانی ہو رہی ہے

جو شاید سجدے کے وقت بھی پوری دنیا کو بھول جاتا ہو۔

منال جھنجھلا کر بولتی ہے،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسی لیے تو چاہتی ہوں کہ وہ مجھے یاد رکھے،

کم از کم ایک بار نظر تو ڈالے۔

اردان ہمیشہ کلاس میں داخل ہوتے ہوئے آنکھیں جھکائے رکھتا۔

ان کی باتوں میں ایک ردھم ہوتا۔

جیسے الفابیٹس میں کوئی ذکر بسا ہو۔

وہ کسی کی نظروں کو رد نہیں کرتے،

لیکن کسی پر نظر بھی نہیں کرتے۔

کئی بار منال نے سوال جان بوجھ کر غلط کیا،

تاکہ وہ direct انداز میں بولیں،

"یہ نہیں، یوں کرنا ہے،

مگر وہ ہر بار نظریں notebook پر رکھ کر کہتے،

کنسپٹ سمجھنا ضروری ہے، امپریس کرنا نہیں۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سٹاف روم کا ماحول سرد ہو چکا تھا۔

ایک سینئر ٹیچر نے چائے رکھتے ہوئے کہا،

"اردان صاحب کا انداز تو ایسا ہے

جیسے ان سے پہلے یہاں کوئی علم بانٹنے والا آیا ہی نہ ہو،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دوسرے ٹیچر ہنسے،

"اور لڑکیاں،،واہ، جیسے اُسے لیکچر نہیں، لیکچر دینے والے کا چہرہ سمجھنا ہو،

ایک اور ٹیچر بولے،

انھوں نے پرنسپل سر کو اور بھی زیادہ امپریس کر لیا ہے، لائبریری ک پروجیکٹ انھی کو مل گیا ہے،،

"تعریف تو پرنسپل سر نے کی، کہتے ہیں،

اردان کے آنے کے بعد لڑکیوں کا فوکس بدل گیا ہے۔ اور کمپیٹیشن بڑھنے لگا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اگلے دن، منال نے اپنا outfit کچھ خاص رکھا۔

سفید دوپٹہ، سوفٹ لپسٹک،

کلاس کے بعد وہ آہستہ سے ان کی طرف بڑھی۔

اقرا دور کھڑی تھی، آنکھوں میں، اب کیا کرے گی؟ والی چمک تھی۔

منال نے ادب سے کہا،

"سر،،اگر اجازت ہو تو ایک کنسپٹ کلیئر نہیں ہوا،

شاید آپ کے ساتھ بیٹھ کر سمجھنا آسان ہو جائے؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اردان نے مسکرا کر دیکھا۔

لیکن آنکھوں میں وہی ٹھہراؤ،

کلاس نوٹس آپکے پاس ہیں،ایک بار خود سمجھنے کی کوشش کرو۔ورنہ میں ہوں ہی،جب ضرورت ہو،،

منال کی نظریں جھک گئیں۔

۔فیک کنفیوژن بھی کام نہ آیا،

وہ پلٹی،

اقرا پاس آئی، ہنسی چھپا کر بولی،

کیا ہوا؟ تم تو کہہ رہی تھی،،اردان سر میرا کرش ہے،

Clubb of Quality Content

منال بس اتنا بولی،

کرش اب بھی ہے،

بس لگتا ہے اس تک پہنچنے کے لیے

مجھے خود کو اپگریڈ کرنا پڑے گا۔۔

رات کے وقت،منال اپنی امی سے موبائل لے کر آتی ہے یہ کہہ کر کہ کوئی ٹوپک سرچ کرنا ہے، لیکن وہ اردان سے بات کرنا چاہ رہی ہوتی ہے اس لئے اسے میسج کرتی ہے۔۔

اسلام علیکم سر،

کل کی کلاس کی سلائڈز مل سکتی ہیں پلیز؟

اردان پانچ منٹ بعد جواب دیتا ہے،

وعلیکم اسلام،

ہاں مل سکتی ہیں،میں بھیج رہا ہوں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

)ساتھ ایک PDF بھی بھیج دیتا ہے(

Thank you so much sir.

آپ ہر چیز اتنے اچھے طریقے سے سمجھاتے ہیں،، کبھی کبھی لگتا ہے لیکچر نہیں، کسی کتاب کا پہلا پیارا صفحہ ہو۔۔

اردان کچھ دیر بعد جواب دیتا ہے،

کتاب میں پیار نہیں، علم ہوتا ہے منال۔

اپنا فوکس وہی رکھو

منال ہنستی ہوئی emoji کے ساتھ کہتی ہے،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سر،،، ہر کتاب میں ایک ایسی لائن ہوتی ہے جو دل کو چھو جائے،شاید آپ وہی لائن ہو،،بس سٹوڈینٹ کو سمجھنے میں وقت لگتا ہے۔۔

اردان جواب دیتا ہے،

اچھی بات ہے اگر سٹوڈینٹس کنسیپٹ ڈے ایمو شنل کنیکشن بنا سکیں۔ مگر تمہارا لہجہ عجیب ہوتا جا رہا ہے۔

سر،، عجیب ہو گیا ہے یا گہرہ ہو گیا ہے؟

کبھی کبھی کسی ٹیچر کی بات،، صرف دماغ نہیں،دل بھی سیکھ لیتا ہے۔۔۔

اردان سین کرتا ہے ،

مگر اب جواب نہیں آتا۔

منال دس منٹ بعد پھر میسج کرتی ہے،

اچھا چھوڑیں سر،،اب کسی اور ٹوپک پہ بات کریں؟۔ جیسے،، آپ کو کافی زیادہ پسند ہے یا چائے؟

اردان آخر کار جواب دیتا ہے،

میں وقت صائع نہیں کرتا،،نہ اپنا،نہ کسی اور کا،،اپنی حدیں یاد رکھنا منال۔۔

منال فون رکھ دیتی ہے،، مگر چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ ہوتی ہے۔

ریجیکشن نہیں تھا،،وارننگ تھی،،

وارننگ کا مطلب ہوتا ہے,ری ایکشن ضرور ملا۔۔۔

اگلے دن اردان آخری لیکچر کے بعد کلاس میں بیٹھا ہوا ہوتا ہے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سناٹا،، پنکھے کی ہلکی آواز۔

اور وہ اپنے لیپ ٹاپ میں کچھ کوڈنگ کنسیپٹ ٹائپ کر رہا ہوتا ہے۔

دروازہ آہستہ سے کھلتا ہے۔

منال اندر داخل ہوتی ہے۔

دوپٹہ سر پر سلیقے سے،ہاتھ میں ایک کاپی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

منال چہرے پر نرمی، آواز میں شوخی چھپائے کہتی ہے،

سر،،ڈسٹرپ تو نہیں کر رہی آپ کو؟؟

اردان نظریں اٹھا کر، معمول کے انداز میں کہتا ہے،

نہیں بولو، کیا مسئلہ ہے؟

منال آہستہ چل کر پاس آتی ہے،

وہ لوپ کا کنسپٹ تھا،، لیکن اصل میں،، بس کبھی کبھی خاموش کلاس میں بیٹھنا اچھا لگتا ہے۔اسپیشلی جب کوئی سمجھنے والا ٹیچر بھی ساتھ ہو تو،،

اردان سنجیدہ لہجے میں کہتا ہے،

سمجھانے اور سمجھنا،،دونوں کا فرق تم آپکو سمجھنا چاہیے منال۔۔

منال مسکراتے ہوئے کہتی ہے،

سر کبھی کبھی بات صرف لیکچر کی نہیں ہوتی،، کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں، جو سنو تو دل ہلکا ہوتا ہے،،اور چپ رہیں تو زندگی ٹھہر جائے۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

)نظریں اس کی طرف کر کے دیکھتی ہے۔

جیسے اُس کے خاموش ہونے میں بھی کوئی مطلب تلاش کر رہی ہو(

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اردان ساکت ہوتا ہے،، پھر آہستہ سے کہتا ہے،

آپ ہر بات میں دل لے آتی ہیں،،اود میں ہر بات میں صرف دماغ ڈھونڈتا ہوں۔اس لئے آپ الجھ جاتی ہیں۔

منال آہستہ سے بیٹھتی ہے،اُس کے سامنے،اور کہتی ہے،،

اور اگر میں الجھنا چاہتی ہوں تو؟؟

تو کیا آپ مجھے روکے گے،،یا سمجھائیں گے؟؟

ایک لمحے کو اردان کے ہاتھ تھم جاتے ہیں۔

پھر وہ آہستہ سے نوٹ بک بند کرتا ہے،

آنکھوں میں وہی گہرائی۔۔مگر لہجے میں ایک حد بندی،،

منال،،میں آپکا ٹیچر ہوں۔اور میں چاہتا ہوں کہ آپ ایک ابھی سٹوڈینٹ رہو۔

نہ کسی کی محفل کا حصہ،،

نہ کسی جزبات کا تماشہ۔۔۔

منال خاموشی سے کہتی ہے،

سر،،،، آپ اتنے اچھے ہیں، کہ کبھی کبھی میں چاہتی ہوں آپ بس میرا کرش ہوتے صرف میں دیکھتی آپکو۔۔۔

وہ آہستہ سے اٹھتی ہے،اور کلاس سے باہر نکل جاتی ہے۔

اس کی بات پر اردان بڑبڑاتا ہے،

عجیب پاگل لڑکی ہے۔۔۔

مگر نظریں دیر تک دروازے کی طرف ٹھہری رہتی ہیں۔۔۔۔

...

Clubb of Quality Content

صبح کے تقریباً ساڑھے آٹھ بج رہے ہوتے ہیں۔

ہلکی ہوا چل رہی ہوتی ہے، سورج دھیرے دھیرے اپنی سمت پہ روشن ہونے لگتا ہے ،

جیسے نئی روشنی دلوں کے اندر بھی اتر رہی ہو۔۔

اناں یہ، شاہانہ، فریشہ،،، تینوں کوریڈور میں بیٹھی ہوتی ہیں،

چائے کے کپ،، سرسبز درخت اور سامنے چمکتا آسمان۔۔۔

فریشہ آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے،

" کتنی سکون والی صبح ہے نا،،

لگتا ہے جیسے رب خود اپنے بندوں سے کہنا چاہتا ہو،

آج پھر موقع ہے۔۔ نئے سرے سے جینے کا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

انابیہ چپ رہتی ہے،چائے کا کپ تھامے،نظریں زمین پر۔

شاہا نہمحسوس کر کے آہستہ سے پوچھتی ہے،

انابیہ،، کیابات ہے؟

کل رات سے بہت خاموش ہو۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اناں یہ گہری سانس لیتی ہے۔

پھر آہستہ سے بولتی ہے،

"بس کبھی کبھی لگتا ہے، میں اپنے فیصلوں کا زندہ قبرستان ہوں،،، جہاں گلٹ، پچتاوے اور شرمندگی

روز دفن ہوتے ہیں۔۔

فریشہ کپ رکھ دیتی ہے، اور دھیرے سے بولتی ہے،

"تو کیا ہم تمہیں صرف خوشی میں دوست مانیں؟،،

درد میں نہیں؟

انابیہ کی آنکھوں سے ایک خاموش آنسو گر جاتا ہے۔

مجھے بس اپنے رب کے قریب ہونا ہے،، میں سکون چاہتی ہوں دل کا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

شاہانہ فوراً ہاتھ تھام لیتی ہے۔۔

"آپ ہماری Gate of Heaven ہو۔۔۔

آپ جس دن خود کو معاف کرو گی،

تب دل کا سکون بھی مل جائے گا۔۔

فریشہ مسکرا کر کہتی ہے،،

اور ہم آپ کے ساتھ ہیں، ہر دعا میں، ہر درد میں، ہر خوشی میں،، ہر صبح کی پہلی روشنی میں۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تینوں ایک دوسرے کے قریب ہو جاتی ہیں۔

کچھ لمحے بعد

فریشہ کہتی ہے،،

رائیل کوئین(,Royal Queen)

آپکی دعاؤں کا ٹیسٹ ہی الگ ہوتا ہے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ ہنستی ہے،،

(Butterfly).۔۔

آپکے ہنسنے سے ہر زخم پر پھول کھلتے ہیں۔۔

تینوں ہنستی ہیں،

اور دھوپ خاموشی سے گواہ بن جاتی ہے۔

کہ یہ تینوں لڑکیاں، ٹوٹنے کے بعد جُڑنا بھی جانتی ہیں۔۔۔

۔۔۔

دوپہر کا وقت ہوتا ہے، کالج کے بیشتر کمرے خالی ہو چکے ہوتے ہیں۔ کوریڈور میں خاموشی ہوتی ہے۔ صرف ہلکی ہلکی ہوا کے جھونکے اور پنکھے کی مدھم آواز سنائی دے رہی ہوتی ہے۔ ارادن اپنے کمرے میں موجود ہوتا ہے، مونوگرام والی نیوی بلیو شرٹ، سلیقے سے لگے بال، اور نگاہ میں وہ گہرائی جو ہر بات کو لفظوں کے بغیر بھی محسوس کر لے۔

دروازے پر ہلکی سی دستک ہوتی ہے۔

ارادن (سر اٹھا کر دیکھتا ہے)

"جی، آئیں۔

دروازہ کھلتا ہے۔ منال اندر داخل ہوتی ہے۔ ہاتھ میں فائل، لیکن چہرے پر وہ مخصوص مسکراہٹ جو سنجیدگی اور شرارت کے بیچ کہیں لٹکی رہتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"سر، یہ کچھ نوٹس ہیں، سوچا آپ سے ایک دو باتیں پوچھ لوں، باقی سب تو جا چکے ہیں۔

ارادن چہرہ پر نرمی لاتے ہوئے کہتا ہے

"بیٹھیں، اگر واقعی تعلیمی بات ہے تو،،

منال کرسی پر بیٹھ جاتی ہے، لیکن فائل نیچے رکھ دیتی ہے اور تھوڑا سا جھک کر بات کرتی ہے، جیسے کچھ خاص کہنا ہو۔۔

سر، آپ ہمیشہ اتنے خاموش کیوں رہتے ہیں؟ کبھی لگتا ہے جیسے آپ کے دل میں بہت کچھ چھپا ہوا ہے،، لیکن زبان پر نہیں آتا۔

ارادن مسکراتے ہوئے کہتا ہے، مگر آنکھوں میں سنجیدگی ہوتی ہے

خاموشی بعض اوقات وہ بات کہہ دیتی ہے جو لفظ نہیں کہہ سکتے۔

منال آہستہ سے کہتی ہے

"اور اگر کوئی آپ کی خاموشی کو پڑھنے کی کوشش کرے،، تو"؟

ارادن: سیدھا دیکھتے ہوئے کہتا ہے،

"تو اسے بہت مضبوط ہونا پڑے گا، کیونکہ ہر خاموشی محبت نہیں ہوتی، اور ہر خاموشی میں امن نہیں ہوتا۔

منال تھوڑی دیر خاموش رہتی ہے، پھر آہستہ سے کہتی ہے:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کبھی کبھی خاموشی میں دل ہار جاتے ہیں، سر۔

ارادن مدھم لہجے میں کہتا ہے،

اور کبھی خاموشی دل بچا بھی لیتی ہے، منال۔۔

ایک لمحہ ایسا آتا ہے کہ دونوں کی نظریں ملتی ہیں۔ وقت رک سا جاتا ہے۔ کمرہ اور بھی خاموش ہو جاتا ہے۔ پنکھے کی آواز، جیسے دل کی دھڑکن کے ساتھ ہم آہنگ ہو۔۔۔

منال کے چہرے پر سنجیدگی آجاتی ہے،وہ محسوس کرتی ہے کہ ارادن کی شخصیت میں کشش ہے،،، لیکن ایک ایسی کشش جو حدود کے اندر بند ہے،شائستگی کی دیواروں میں قید۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ خاموشی سے فائل اٹھاتی ہے۔

شکریہ، سر۔ آپ کا وقت بہت قیمتی ہے۔

اردان کہتا ہے،

تعلیم کے لیے دیا گیا وقت کبھی ضائع نہیں جاتا۔

منال دروازہ کھولتی ہے،ایک پل کو رکتی ہے،اور پیچھے دیکھ کر کہتی ہے،

کبھی کبھی انسان صرف سیکھنے نہیں آتا۔۔کچھ محسوس کرنے بھی آتا ہے۔

دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ارادن اپنی کرسی پر بیٹھا رہتا ہے۔مگر اس بار بھی،اس کی نظریں دروازے پر ٹھہر گئی اور دل میں سوچا۔۔

یہ مجھے بس تنگ کرنے کے بہانے ڈھونڈتی ہے۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

--

کالج کا اسٹاف روم۔ دوپہر کا سناٹا۔۔ سب جا چکے ہیں۔ صرف ارادن اپنی سیٹ پر بیٹھا ہے، لیپ ٹاپ کے اسکرین پر جھکا ہوا۔ سادگی، شرافت اور سنجیدگی اُس کے چہرے سے جھلک رہی ہے۔

دروازہ ہلکے سے کھلتا ہے،

منال داخل ہوتی ہے، ہاتھ میں ایک نوٹ بک، چہرے پر وہی شرارتی اعتماد۔

منال مسکراتے ہوئے کہتی ہے،

"سر،،، آپ تو ہر وقت اتنے مصروف رہتے ہیں، جیسے یہ دنیا آپ کے بغیر چل ہی نہ سکتی ہو۔

ارادن مسکرا کر، نظر اٹھائے بغیر کہتا ہے

"دنیا میرے بغیر چلتی ہے، لیکن میں اپنے وقت کا حساب رکھتا ہوں۔

"دلچسپ بات ہے،، میں تو وقت کو اُلجھاتی ہوں، آپ اسے سمیٹتے ہیں۔

ویسے، کچھ چیزیں سیکھنی تھیں، اگر آپ بور نہ ہو جائیں تو؟

Clubb of Quality Content

ارادن اب نظر اٹھاتے ہوئے کہتا ہے، آنکھوں میں سنجیدگی ،

"سیکھنے کا مطلب ہوتا ہے خود کو بہتر بنانا، دوسروں پہ قابو پانا نہیں۔۔

منال ایک لمحے کو خاموش ہو جاتی ہے۔ ایسا جواب،، جس میں نہ تلخی ہے، نہ دل لُبھانے والی نرمی۔ بس سچ۔

منال ہنستے ہوئے کہتی ہے، مگر اندر کچھ چبھتا ہے،

"آپ کافی بور نگ ہو، سر۔

ارادن نرمی سے جواب دیتا ہے،

"اور تم شاید زندگی کو ایک مذاق سمجھ بیٹھی ہو، جس میں ہر شخص تماشہ بن جائے۔

منال اب آہستہ سے کہتی ہے،

"اور اگر میں خود بھی تماشہ ہوں، تو؟

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اردان کہتا ہے،،

"تو تمہیں تماشائیوں سے زیادہ اپنے اندر دیکھنے کی ضرورت ہے۔۔۔

منال کا دل بے ساختہ دھڑک اٹھتا ہے۔

پہلی بار،، کوئی ایسا شخص، جو اس کی باتوں میں نہیں الجھا، بلکہ اس کے پیچھے چھپی حقیقت پر بات کی۔

Clubb of Quality Content

وہ اپنی نوٹ بک ٹیبل پر رکھتی ہے،

لیکن چلنے سے پہلے رکتی ہے۔

منال نرمی سے کہتی ہے،

"آپ کی باتوں میں کوئی جادو ہے،،

مگر افسوس، میں جادو سے ڈرتی ہوں۔

ارادن آنکھوں میں ٹھہراؤ لئے کہتا ہے

"اور میں اُن لوگوں سے، جو جادو کو مذاق سمجھتے ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

منال دروازہ کھول کر باہر نکلتی ہے۔

مگر پہلی بار، اُس کے چہرے پر وہ فتح مند مسکراہٹ نہیں،، بلکہ الجھن ہے، بے چینی ہے۔

منال دل میں سوچتی ہے

"یہ آدمی عجیب ہے،، مجھے نظر انداز نہیں کرتا، مگر متاثر بھی نہیں ہوتا۔

شاید،، شاید اسی لیے دل اسے بھولنے نہیں دے رہا۔۔۔

***

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لیکچر ہال کی فضا میں جذبات کی نمی گھل چکی تھی.

دیوار پر آویزاں گھڑی کی سوئیاں بھی جیسے تھم گئی تھیں۔

لیکچرر، پروفیسر نائلہ، آج روایتی انداز سے ہٹ کر بول رہی تھیں.

نہ کوئی ڈیٹا، نہ تھیوری، نہ بورڈ پر خاکے۔

صرف دل،، اور سچ۔

"آج ہم 'psychological wounds' پر بات کریں گے.

خصوصا emotional neglect ً پر۔ جو اکثر نظر نہیں آتا، لیکن اندر سے انسان کو

چاٹ جاتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سامنے بیٹھی شاہانہ کی پلکیں لرزیں۔

فریشہ نے ہاتھ میں پکڑا قلم مٹھی میں دبالیا۔

انابیہ نے کھڑکی کے باہر جھانکا۔۔ جیسے کسی جواب کی تلاش میں ہو۔

پروفیسر نائلہ آگے بڑھیں، آواز میں گہرا سکوت تھا،

ایموشنل نگلیکٹ کا مطلب یہ نہیں ہوتا، کہ ماں باپ نے سمجھا نہیں، اکیلا چھوڑ دیا۔ وہ آپ کے پاس ہوتے ہیں لیکن انکی نظر، ان کا وقت، ان کا پیار، آپ تک نہیں پہنچا۔۔

آپ روئے،، کسی نے نہیں پوچھا۔۔

آپ مسکرائے،، کسی نے نہیں کہا شاباش۔

آپ گر گئے،، کسی نے ہاتھ نہیں بڑھایا۔۔

آپ جیت گئے۔۔ کسی نے گلے نہیں لگایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کلاس روم میں سناٹا تھا۔

یہ کوئی لیکچر نہیں رہا تھا۔

یہ جیسے آئینہ تھا۔

جس میں ہر طالب علم نے اپنے اندر کی ادھوری تصویریں دیکھ لی تھیں۔

کبھی کبھی لوگ کہتے ہیں، تمہارے پاس سب کچھ تو تھا، لیکن انھیں کیا پتہ،، جو چیز سب سے زیادہ ضروری تھی۔ وہ کبھی ملی ہی نہیں۔۔

جزبات کو سمجھنے والی آنکھیں،، جو لفظوں کے بغیر بھی سمجھ لے۔۔

پروفیسر کی آواز تھوڑی دھیمی ہوئی، جیسے وہ بھی ٹوٹنے کو ہوں،

جن بچوں نے ایموشنل نگلیکٹ سہا ہوتا ہے، وہ اکثر دوسروں کی خوشی دیکھ کر رو دیتے ہیں۔ کیوں کی ان کی اپنی خوشی کبھی کسی نے محسوس نہیں کی ہوتی۔

ان کا کنفیڈینس جھوٹی تسلی کا محتاج ہوتا ہے۔ اور سب سے زیادہ،، انھیں اپنی فیلنگز پر شک ہوتا ہے۔

ان کا درد اتنا عادت بن جاتا ہے کہ جب کوئی پیار کرے، تو ڈر لگتا ہے،، یہ جھوٹ نہ ہو۔۔

کچھ لمحے کو سب کی نظریں نیچی تھیں۔

شاہانہ کے اندر جیسے پرانے زخم ہلنے لگے تھے۔

وہ جو ہمیشہ پروقار نظر آتی تھی،

آج اس کی آنکھوں کے کنارے بھیک مانگتے خوابوں کی نمی سے بھیگ گئے تھے۔

فریشہ، جو ہمیشہ ہنستی، خوش گفتار، شوخ مزاج لڑکی تھی۔۔

دل ہی دل میں کہہ رہی تھی،

میں نے بھی تو کبھی نہیں بتایا، جب دل رات بھر روتا تھا۔۔ کس سے کہتی؟ کسی نے کبھی پوچھا ہی نہیں۔۔۔

اور انابیہ،،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

خاموش، کھڑکی کے پار اس آسمان کو تک رہی تھی،

جس کے نیچے اُس کی بہت سی چیخیں ابھی تک قید تھیں۔

پروفیسر نائلہ نے بہت آہستگی سے کہا،

ایموشنل نگلیکٹ کا سب سے بڑا نتیجہ یہ ہوتا ہے،، کہ انسان ہر وقت ثابت کرنے میں لگ جاتا ہے کہ وہ قابلِ محبت ہے۔ لیکن خود کی کبھی مان نہیں پاتا۔۔۔

لیکچر ہال کا ماحول بدل چکا تھا۔

یہ اب ایک درس گاہ نہیں رہی تھی،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بلکہ ایک خاموش اعتراف گاہ بن چکی تھی،

جہاں ہر آنکھ میں کوئی چھپی ہوئی کہانی تھی۔

پروفیسر نائلہ خاموش ہو گئیں،

لیکن اُن کے الفاظ اب بھی دیواروں سے ٹکرا رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چند لمحوں کے سکوت کے بعد ایک لڑکی نے سوال کیا،

لیکن اس کی آواز بہت مدھم تھی۔

"میڈم۔ اگر کسی نے کبھی نہیں سنا،

تو ہم کیسے یقین کریں کہ ہم سُننے کے قابل تھے؟

پروفیسر نے اُس کی طرف دیکھا،

پھر گہری سانس لی،

یقین کرنا سیکھنا سب سے مشکل ہوتا ہے، لیکن کبھی کبھی خود سے کہنا پڑتا ہے۔

جس طرح کسی پھول موگلدان میں جگہ ملتی ہے،اس طرح میری فیلنگز بھی جگہ کی مستحق ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ نے آہستہ سے ہاتھ بلند کیا۔

آنکھوں میں نمی تھی، مگر لہجہ پر سکون،

"میڈم،،،اگر ہم بہت عرصہ اگنور ہوتے رہیں

تو ہم خود کو بھی اگنور کرنا سیکھ جاتے ہیں۔ پھر واپس کیسے اس جگہ پہ جائیں جہاں ایموشنز محفوظ ہوں۔۔؟

پروفیسر نے اُس کی آنکھوں میں دیکھا۔

یہ کوئی عام سوال نہ تھا۔

یہ سوال نہیں،، صداقت کا اعتراف تھا۔

اکثر ہم زندہ رہنے کے لئے دل کو چپ کروا دیتے ہیں، لیکن ایک وقت آتا ہے جب وہ دل چیختا ہے اور چیخ ہر روپ میں ہوتی ہے۔

اینزائٹی، اوور تھنکنگ, سیلف ڈاؤٹ،،،

اس وقت ہمیں کسی ایسے شخص کی ضرورت ہوتی ہے،، جو ہمیں کہے کہ،،،

میں سن رہا ہوں، بولو جو بولنا ہے۔۔۔

فریشہ نے لرزتی آواز میں کہا،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اور اگر ایسا شخص کبھی نہ ملا ہو تو؟؟

کیا ہم خود کے لئے وہ شخص بن سکتے ہیں؟؟

پروفیسر کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔

پہلی بار،،اس گہرے لمحے میں،،کچھ روشنی جھلکی۔۔

یہ سب سے خوبصورت سوال ہے،اگر دنیا تمہیں سننے سے انکار کرتی ہے،تو پہلے اپنے آپ کو سنو،،اپنے درد کو لکھو،سمجھو،،نام دو،،،

پھر خود سے کہنا شروع کرو،،میں تمہاری ہوں،اور تم میرے ہو۔۔جب انسان اپنے ساتھ وفادار ہو جائے،تو دنیا کا جھوٹ اسے ہلا نہیں سکتا۔

انابیہ نے خاموشی سے لب کھولے،،

مدت بعد اس نے پہلی بار دل کی بات کی،، میں کبھی روتی تھی تو آنکھوں میں آنسوں بھی نہیں آتے تھے،ایسا لگتا تھا جیسے میری

فیلنگز نے بھی مجھے چھوڑ دیا ہو،، کیا ایسا ہوتا ہے کہ دل اتنا سن ہو جائے کہ محسوس بھی نہ ہو؟؟

پروفیسر تھوڑی دیر خاموش رہیں،

پھر آہستہ سے بولیں،

اکثر ہوتا ہے، جب جزبات کو برسوں دبایا جائے، تو وہ پتھر بن جاتے ہیں، لیکن یاد رکھنا،

پتھر بھی بارش میں بھیگ جائیں تو اس میں سے بھی مٹی کی خوشبو اٹھتی ہے۔۔

تمہارا محسوس نہ کر پانا،یہ تمہاری کمزوری نہیں،،یہ تمہارا بچاؤ تھا۔۔

تم زندہ رہنے کے لئے بے حس ہوئی تھی۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لیکن اب وقت ہے "

دوبارہ محسوس کرنے کا،،دوبارہ جینے کا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کمرے میں عجیب سی سکون بخش چُپ طاری ہو گئی تھی۔

سب کے اندر کچھ پگھل چکا تھا۔

شاید وہ درد،،جو آج پہلی بار سُنا گیا تھا۔

پروفیسر نائلہ کی بات ختم ہوتے ہی ہال میں ایک عجیب خاموشی چھا گئی۔

جیسے سب نے اپنے اندر کچھ محسوس کیا ہو،

مگر اُسے الفاظ دینے کی ہمت جمع کر رہے ہوں۔

پھر پچھلی قطار سے ایک دبلی پتلی سی لڑکی کھڑی ہوئی۔۔اس کی آنکھیں گلابی تھیں، جیسے رات بھر سو نہ سکی ہو۔

اس نے دھیمی آواز میں پوچھا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میڈم،، کیا ایموشنل نگلیکٹ صرف گھر میں ہوتا ہے؟

پروفیسر نائلہ نے آہستہ سر ہلایا۔

نہیں،،،یہ ہر جگہ ہو سکتا ہے۔

گھر، سکول، کالج، دوستی میں، محبت میں۔۔۔۔

جہاں آپکی فیلنگز کس بوجھ اٹھایا نہ گیا ہو،،وہی سے یہ سلسلہ شروع ہوتا ہے۔۔

اور جب کوئی بار بار کہتا ہے کہ 'تم اوور تھنک کرتی ہو' تو ایک وقت آتا ہے جب ہم خود بھی سوچنے سے گھبرا جاتے ہیں۔۔

ایک لڑکی سامنے سے بولا:

لیکن مس،،اگر ہم ایموشنل نگلیکٹ کے عادی ہو جائیں،، تو پھر ہیلتھی رشتے کیسے سمجھ آئینگے؟

ہم کیسے پہچانے کہ کوئی ہم سے سچ میں کوئی پیار کر رہا ہے؟؟

پروفیسر کی آنکھوں میں ایک تھکن تھی،

جیسے یہ سوال انہوں نے خود سے بھی کئی بار پوچھا ہو۔

Clubb of Quality Content

وہ وقت سب سے مشکل ہوتا ہے،،

جب کوئی آپ کو عزت دے،وفاداری دکھائے،،اور آپ اسے برداشت نہیں کر پاتے،،

کیونکہ آپ صرف درد کے عادی ہوئے ہوتے ہیں،

تب آپ کے اندر کی آواز کہتی ہے،،،

یہ سب تو جھوٹ لگتا ہے،یہ پیار میرے لئے نہیں۔۔

مگر وہی وقت زخموں کا علاج بھی بن سکتا ہے،،

اگر آپ اس رشتے میں اپنے خوف کے باوجود رہنا سیکھ لیں۔۔۔

اسی دوران فریشہ کا دل بھرا جا رہا تھا،،

اس نے آہستہ سے سوال کیا،

آنکھوں میں نمی اور آواز میں لرزش تھی،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مس،، جو لوگ ہر وقت سب کے لئے سٹرونگ بنتے ہیں،، کیا انھیں بھی کوئی سنتا ہے؟

یا ان کی مسکراہٹ میں درد کا ہونا ان کی پہچان بن جاتا ہے؟؟

پروفیسر نے لمحہ بھر کو فریشہ کو دیکھا..

جیسے وہ آنکھوں کے پار اُس کی کہانی پڑھ چکی ہوں۔

جو لوگ سب کے لئے روشنی بناتے ہیں، اکثر ان کا اندھیروں سے گہرہ رشتہ ہوتا ہے۔۔

اور سب سے پہلی بے وقوفی یہی ہوتی ہے کہ لوگ کہتے ہیں،، تم تو اتنی مضبوط ہو۔۔ جبکہ وہ سب سے زیادہ ٹوٹے ہوئے ہوتے ہیں۔۔

لیکن وہ لوگ خاص ہوتے ہیں۔۔ کیونکہ وہ دوسروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔۔

خود کو بھول جاتے ہیں،،

لیکن ایک دن آتا ہے،، جب انھیں بھی کسی کا کندھا چاہیے ہوتا ہے جو کہ دے کہ،،

اب تم صرف ٹھہر جاؤ، آگے میں سمنبھال لوں گا۔۔۔

شاہانہ کے اندر جیسے کوئی بھونچال آیا...

اُس نے پھر سوال کیا،

آواز رکی رکی سی تھی:

مس ،،،

اگر کسی نے کبھی ہماری خوشی کو نوٹس نہیں کیا، تو ہم خود سے خوش ہونا کب سیکھ پائیں گے؟؟

Clubb of Quality Content

پروفیسر نے سکون سے کہا،

یہ سب سے گہری سیلف لو کی منزل ہوتی ہے،،

جب کوئی دوسرا تمہاری آنکھوں میں چمک نہ دیکھے،،

اور تم پھر بھی شیشہ دیکھ کہ مسکرا دو۔ تو سمجھ لینا،،،

کہ تم نے شدگی کو جیت لیا ہے۔۔

آخری قطار سے ایک خاموش سا طالب علم بولی،،

مس،،،

کیا ہم کسی اور کے ساتھ وہ بھرپائی کر سکتے ہیں، جو ہم نے خود نہیں پائی تھی؟؟

جیسے کسی کو وہ پیار دینا، جو ہمیں کبھی ملا ہی نہیں؟؟

پروفیسر تھوڑی دیر چپ رہیں، پھر کہا،

ہاں،،،اور یہ سب سے خوبصورت بدلہ ہوتا ہے،

جب تم اس درد کو صرف اپنا غم نہیں بناتے۔۔

بلکہ کسی اور کے لئے مرہم بن جاتے ہو۔

جب تم کہہ دیتے ہو کسی سے،'میں تمہارے ساتھ ہوں،،'

تو اس وقت تم دنیا کے سب سے نورانی انسان بن جاتے ہو۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لیکچر ختم ہونے کو تھا،،

مگر کسی نے بیگ نہیں اٹھایا۔

کوئی اٹھا نہیں،کوئی بولا نہیں۔

کیونکہ،،

آج سب نے سنا بھی تھا،،اور بول بھی دیے تھے۔

دل،پہلی بار کلاس روم میں موجود تھا۔

لیکچر ختم ہو چکا تھا،،

مگر ان کے دلوں میں جیسے کچھ نیا شروع ہوا تھا۔

Clubb of Quality Content

تینوں لڑکیاں، کلاس روم سے نکلیں تو تیز دھوپ میں ہلکی سی ٹھنڈی ہوا نے ان کا استقبال کیا۔

لان کی گھاس میں نمی تھی،اور آسمان پر بادلوں کے پیچھے سورج جیسے شرما کر جھانک رہا تھا۔

شاہانہ چپ چاپ چل رہی تھی،

مگر اُس کے چہرے پر وہ گہری خاموشی نہیں تھی جو اکثر اس کا سایہ بنی رہتی تھی۔۔

بلکہ آج اُس کی آنکھوں میں جیسے کچھ کھل سا گیا ہو۔

فریشہ نے ہنستے ہوئے اُس کا ہاتھ تھاما۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"رائیل کوئین (Royal Queen)

آج آپ سچ میں لگ رہی ہو جیسے کسی نے آپ کا اندر کا تسج چمکا دیا ہو۔۔

شاہانہ نے چونک کر اُسے دیکھا،

پھر پہلی بار بغیر کسی دکھاوے کے۔۔دل سے مسکرائی۔

"پتا ہے، بٹر فلائی (فریشہ (

آج پہلی بار لگا کہ اندر جو خاموشی ہے،،

وہ شاید سننے کے لائق بھی ہے،

اور جینے کے بھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انابیہ نے ہاتھ میں موجود چھوٹا سا لیفٹ آؤٹ ٹشو نکالا،

جس پر وہ اکثر شاعری لکھتی تھی۔

میں نے آج ایک نئی لائن لکھی ہے،،

'کچھ الفاظ خاموشی کی بانہوں میں پلتے ہیں،،

اور کچھ دوست، دِل کی خاموشی توڑ دیتے ہیں'۔

فریشہ نے زور سے قہقہہ لگایا،

"اوف اوف! یہ تو وائرل ہونے والی شاعری ہے،،

مگر پہلے مجھے ہگ ملیں۔

کہتے ہی وہ دونوں کو کھینچ کر گلے لگا لیتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تینوں لڑکیاں، کالج کے پرانے پیپل کے درخت کے نیچے بیٹھ گئیں۔

ہوا ان کے دوپٹے سے کھیل رہی تھی،

اور دل،،

ایک دوسرے کے لمس سے سچ میں پُرسکون ہو گئے تھے۔

شاہانہ نے آہستہ کہا،

"پہلے لگتا تھا، جو اندر ہے، وہ صرف میرا بوجھ ہے،

لیکن آج سمجھ آیا،

کہ اگر سچے لوگ ساتھ ہوں،

تو وہی بوجھ،، بندھن بن جاتا ہے۔

انابیہ آسمان کو دیکھتے ہوئے بولی،

جب جزبات کو نام مل جائے،، اور ساتھ کسی کا ہاتھ ہو،، تو زندگی پہلی بار اصلی محسوس ہوتی ہے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فریشہ نے تھوڑا سا چپ رہ کر سر اٹھایا،،

اور جب آپ دونوں ہو نہ، تو مجھے لگتا ہے،،

چاہے دنیا جتنا بھی نگلیکٹ کر لے،،

میں اپنے لوگوں میں پوری اور مطمئن ہوں۔۔۔

ناولز کلب
Clubb Quality Content

اور پتہ ہے آپ دونوں کو،،شاہانہ نے کہا،دونوں نے اسکی طرف دیکھا،،

آج جو بھی باتیں سمجھی ان سب کا گہرہ تعلق اس بات سے ہے جو میں ہمیشہ کہتی ہوں۔۔۔

اور کیا کہتی ہوں میں،،

To Thine Own Self Be True..

تینوں نے ایک آواز میں کہا۔۔

تینوں کی نظریں ملیں،،

کوئی آنکھوں میں نمی تھی،

مگر ساتھ،،ایک حقیقی، گہری، پرسکون خوشی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بغیر موسیقی کے بھی،

یہ لمحہ جیسے ایک مکمل گیت بن چکا تھا۔

ان تینوں کی دوستی،،ایک دوسرے کے زخموں کی مرہم،

اور مسکراہٹوں کا مرکز بن گئی تھی۔۔۔۔

بارش تھم چکی تھی۔

لیکن فضاء ابھی تک بھیگی ہوئی تھی،

راستے پر پانی کی چھوٹی چھوٹی لہریں،

اور درختوں کے پتوں پر قطرے،

جیسے خاموش دعا کی آنکھوں سے ٹپکے ہوں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کالج کی عمارت بھی آج کچھ اور لگ رہی تھی۔

پُرسکون، مہکتی ہوئی،

اور اس مہک میں۔

اردان کی آمد نے جیسے فضا کو مکمل کر دیا۔

سیاہ شلوار قمیض،

اوپر ہلکا نیلا واسکٹ،

بال سلیقے سے باندھے گئے،

اور ہاتھ میں فائلز۔

وقار کی چال تھی، نہ کہ وقت کی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جیسے ہی اُس نے اسٹاف روم میں قدم رکھا،

چند چہرے مسکرائے،

کسی نے کہا۔

"Good morning Sir Ardan ،

کسی نے ہنستے ہوئے کہا، سر آپ بارش میں بھی اسٹائلش لگتے ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اردان ہلکا سا مسکرایا۔

بارش ہمیشہ سچ دکھاتی ہے،،

بارش میں دکھاوا بہہ جاتا ہے،، جو اصل ہوتا ہے، وہ بھیگ جاتا ہے۔

ان الفاظ پر کچھ خواتین اساتذہ نے مسکرا کر سر ہلایا۔۔

لیکن کچھ میل ٹیچر کی نظریں بدل گئیں۔

خاموش جلن،،

جیسے اردان کی مسکراہٹ نے ان کی انا پر قدم رکھ دیا ہو۔

نئے ہیں،اور آلریڈی سنٹر آف اٹینشن بھی۔۔

کسی نے سرگوشی کی۔

اردان نے سن لیا۔

مگر چپ رہا۔

جو خود سے کمزور ہوں،وہ دوسروں کی روشنی سے ڈرنے لگتے ہیں،،

اس نے دل میں سوچا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور چائے کا کپ تھام کر اسٹاف روم سے نکل گیا۔

بارش کے بعد کی ہوا چہرے کو چھو رہی تھی۔

نرم، لیکن زندہ۔

اردان نے سر اٹھا کر آسمان دیکھا۔

اور دل میں کہا،

یا اللہ،، ہر شے میں تیرا ہی نشان چھپا ہے،،

اس علم میں بھی،، اور اس امتحان میں بھی۔۔

جو خود کو جان لے، وہ دنیا کو بدلنے کے قابل ہو جاتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جیسے ہی وہ کلاس میں داخل ہوا،

طلبہ اپنی اپنی جگہوں پر سنبھل گئے۔

چند نے آنکھوں سے بات کی،

کچھ نے خاموش محبت سے سلام کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لیکن اردان کا چہرہ گمبھیر تھا۔

نہ سختی، نہ نرمی۔

بس علم کا وزن اور وقار کی چادر۔۔۔

کلاس میں گہری خوشبو تھی۔

بارش اور دھواں مٹی کے آمیزش کی وہ خوشبو،

جو کسی یاد کی طرح دل میں اُتر جائے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اردان نے لیکچر شروع کیا۔

آواز میں وہی ٹھہراو،

وہی گہری چپ،

اور علم جیسے لفظوں کی شکل میں بہنے لگا ہو۔

طلبہ توجہ دے رہے تھے،

لیکن منال،،

منال صرف دیکھ رہی تھی۔

وہ دیکھ نہیں رہی تھی، چھان رہی تھی۔

اس کی نظریں اردان کی کلائی پر ٹکی ہوئی گھڑی پر تھیں،

پھر اس کی انگلیوں کی حرکتوں پر،

پھر اس کے ہلتے ہوئے جبڑے پر،،

اور پھر۔

اردان کی آنکھوں سے آنکھ مل گئیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

لیکن منال نے نظریں نہیں چرائیں۔

وہ پلک جھپکائے بغیر اُس کی آنکھوں میں گھسنے کی کوشش کرتی رہی۔

جیسے کہہ رہی ہو:

میں جانتی ہوں آپ بھی جانتے ہو، اور پھر بھی خاموش ہیں۔

Clubb of Quality Content

اردان کی نظریں تھوڑی دیر ٹکیں،

پھر اس نے رخ موڑ لیا۔

لیکن منال کی مسکراہٹ،،وہ آج اور گہری تھی۔

وہ اب اپنی کاپی پر کچھ لکھ رہی تھی۔۔

جان بوجھ کر تھوڑا سا جھک کر،

اپنی انگلیوں سے پین گھما کر،

اور پھر دوبارہ اردان کو دیکھ کر۔

مسکرا کر، جیسے جیت گئی ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اردان نے اندر ہی اندر سوچا:

یہ لڑکی flirt نہیں کرتی،یہ fire پھینکتی ہے۔

اور میں وہ دیوار ہوں

جس پر ہر آگ بجھتی ہے،

مگر راکھ چھوڑی جاتی ہے۔

منال دل ہی دل میں سوچنے لگی،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دیکھتی ہوں، آپ کب تک مجھے اگنور کرتے ہیں۔۔

کالج کی گیلریاں نم تھیں۔

بارش تھم چکی تھی،

مگر ہوا میں بھیگے لفظوں کی مہک ابھی باقی تھی۔

اردان کلاس سے نکلا۔

ہاتھ میں فائل، قدم ناپ تول کر رکھتے،

جیسے ہر راستہ جانتا ہو۔

اور ہر موڑ کے بعد بھی وہی سکوت۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ابھی وہ زینے کے قریب پہنچا ہی تھا

کہ پیچھے سے ایک آہٹ،

اور اُس سے پہلے کہ وہ پلٹتا۔

منال نے آواز دی،

سر،،،ایک منٹ"؟

اردان رکا، مگر مڑا نہیں۔

آہستہ آواز آئی،

آپ ہمیشہ اتنے چپ کیوں رہتے ہیں؟

سب جان کر بھی کچھ کہتے نہیں،،

اردان نے آسمان کی طرف دیکھا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہی بادلوں کے پیچھے چھپی دھوپ،

جیسے کوئی جذبات چھپانے کی کوشش کرتا ہو۔

وہ آہستہ سے بولا، بغیر پلٹے،

جو لوگ ہر دن تمہیں دیکھ کر خاموش رہیں،

وہ یا تو بہت کمزور ہوتے ہیں،

یا بہت زیادہ جاننے والے۔

منال نے دو قدم آگے بڑھائے۔

اب وہ اُس کے پہلو میں کھڑی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

قریب، لیکن بے حجاب نہیں۔

آپ مجھ سے ڈرتے ہیں؟ یا مجھ جیسے لوگوں سے"؟

اردان نے اس بار نظریں اس کی آنکھوں میں ڈالیں۔۔

ٹھہری ہوئی، بے رنگ، لیکن بجلی کی طرح سچی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نہ میں ڈرتا ہوں،،نہ میں تمہیں 'لوگوں' میں گنتا ہوں۔

تم جو کھیل کھیلتی ہو،

وہ اُس وقت سیکھا تھا، جب تم شاید آئینے سے بات کرنا بھی نہ جانتی تھیں۔

منال کا دل ایک لمحے کو جیسے لرز گیا۔

لبوں پر چپ،

مگر آنکھوں میں ایک سوال،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر بھی آپ مجھے اہمیت دیتے ہیں"؟

اردان نے ہلکا سا سر جھکایا، اور کہا،

اہمیت نہیں،،

بس دیکھتا ہوں کہ تم کب تھک کر سچ کا سامنا کرو گی۔

کیونکہ تم کھیل کھیل رہی ہو۔

اور میں انتظار کر رہا ہوں تمہارے ہارنے کا۔۔

وہ کہہ کر آگے بڑھ گیا

قدم وہی، رفتار وہی۔

لیکن پیچھے منال،،

پہلی بار مکمل خاموش تھی۔۔

اردان کالج کی پچھلی عمارت کے ساتھ بنی چھوٹی سی بیٹھک پر جا کر بیٹھ گیا۔

وہ جگہ جہاں نہ کوئی آتا ہے، نہ دیکھتا ہے،،

جہاں صرف سوچیں بیٹھتی ہیں، اور سچ چھپ کر سانس لیتے ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ زمین پر نظریں جمائے ہوئے تھا۔

ہوا ہلکی، مگر گہری چل رہی تھی۔

بارش کے قطروں کی نمی اب بھی پتوں سے ٹپک رہی تھی۔

فضا میں ایسا سکوت تھا جیسے دل بولنا چاہتا ہو، پر ہونٹ ساتھ نہ دیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اردان نے آہستہ سے سر اٹھایا،

آسمان کی طرف دیکھا،

اور پھر دل میں بے آواز دعا کی،

یا اللہ،،

مجھے اُن لوگوں سے محفوظ رکھ

جو چہروں پر مسکراہٹ رکھتے ہیں

اور دل میں چالاکی،،

مجھے اُن راستوں پر لے جا

جہاں جذبہ دکھاوا نہ ہو،

اور جہاں میری خاموشی کمزوری نہ سمجھی جائے۔

اسی لمحے،

پیچھے دُور سے منال اُس پر نظر ڈالتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پہلی بار اُس کی نظریں چپ تھیں،

شرارت غائب، فلرٹ کا انداز کہیں دُور چھوٹ چکا تھا۔

وہ بس ایک خاموش تماشائی تھی۔

جو جان گئی تھی کہ جس انسان کو وہ ہلکا سمجھ رہی تھی،

وہ دراصل وزن تھا، لفظ نہیں۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اردان کی دل کی بات، دل ہی میں رہی۔

پر اس کے چہرے پر لکھا تھا،

میری خاموشی دلیل ہے،

اور میرا سکون سب سے بڑا جواب۔۔۔

کیا میں واقعی ہار گئی؟

یا بس پہلی بار کسی نے مجھے ویسا دیکھا، جیسی میں ہوں؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہر گز نہیں، مجھے اردان سر ہر حال میں چاہیے۔۔۔

وہ دل ہی دل میں ارادہ کرتی ہے۔۔

۔۔۔۔

کالج کی پچھلی عمارت کے سائے لمبے ہو چکے تھے۔

شام کی دھوپ ہوا کے ساتھ مڑ رہی تھی،

اور اردان۔۔

اکیلا بیٹھا تھا،

چپ، کسی فائل کے صفحے الٹتے ہوئے،،

مگر آنکھیں کہیں اور الجھی ہوئی تھیں۔

تب ہی ایک مانوس آواز اُس کے قریب رکی:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سر،،،مجھے آپ سے بات کرنی ہے،

اردان نے نظریں اٹھائیں۔

سامنے منال کھڑی تھی۔

آج اُس کے چہرے پر وہ ہنسی نہیں تھی جو سب سے چھپا کر رکھی جاتی تھی،

نہ وہ نگاہوں کی شوخی،،

بس ایک تھکی ہوئی،دیوانی سی ضد۔

اردان خاموش رہا۔

Clubb of Quality Content

منال دو قدم قریب آئی،

اور آنکھوں میں نمی سی چمک لیے،

رک رک کر بولی:

آپ مجھے پاگل کر دیں گے،

میں سچ کہتی ہوں۔

آپ نے مجھے دیوانہ بنا دیا ہے۔

آپ کی وہ خاموشی،

وہ نظریں جو سب جان کر بھی پلٹ جاتی ہیں،،

وہ میرے دل کی چیخیں بن چکی ہیں۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سر،،،

مجھے کچھ نہیں چاہیے،

نہ جواب،نہ معافی۔

بس اتنا کہہ دیں کہ آپ نے محسوس کیا،،

میری بے چینی،

میری ہار،

میری یہ حالت۔۔

اردان کی آنکھوں میں ایک لمحے کو حیرانی آئی

لیکن اُس نے نظر نیچی رکھی۔

وہ آہستہ اٹھا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور ایک سانس لے کر بولا۔

نہ سختی، نہ نرمی۔

بس سچ کا بوجھ:،

تم دیوانی ہو سکتی ہو

لیکن میں بیمار نہیں ہوں۔

تم پاگل ہو سکتی ہو،

لیکن میں بے ہوش نہیں ہوں۔

تمہیں میرے سکون سے محبت نہیں،

تمہیں بس اُس خاموش شخص سے ضد ہے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جو تمہیں نظر انداز کر گیا۔

یہ محبت نہیں منال۔

یہ شکست کی چیخ ہے۔

اور میں،،

محبت میں کبھی بازی نہیں کھیلتا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

منال خاموش کھڑی رہ گئی۔

سانسیں بے ترتیب،دل دھڑکتا،،

اور آنکھوں میں پہلی بار،،خود کے لیے شرمندگی۔

وہ جان چکی تھی۔

اردان کو جیتنا نہیں تھا۔

سمجھنا تھا۔

اور وہ نہ سمجھی، نہ جیتی۔۔۔

اردان نے دھیرے سے،، بہت دھیرے سے بات شروع کی۔۔

جیسے کوئی پرانی بات کی گرد جھاڑ رہا ہو۔

منال،،

تم محبت نہیں کر رہیں، تم خود کو بھول چکی ہو۔

تمہیں مجھ سے محبت نہیں،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تمہیں اس شخص سے چڑ ہے

جو تمہارے انداز سے متاثر نہیں ہوا۔

اور اس چڑ کو تم نے نام دے دیا۔۔ 'محبت۔'

منال نے چپ توڑی۔۔

تھوڑا جھنجھلا کر،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تو کیا کریں؟

دل کو مار دیں؟

آپ بھی تو انسان ہیں نا،،

کب تک انکار کرتے رہیں گے؟

اک دن آپ کو میری عادت ہو جائے گی۔

اردان نے سر جھکا لیا۔

پھر نرمی سے، بے حد محبت سے، جیسے باپ کسی بچے کو سمجھاتا ہے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

منال،،

محبت کبھی کسی کی عادت نہیں بنتی۔

یہ وہ چیز ہے

جو اندر چپ چاپ سانس لیتی ہے،

زور سے نہیں بولتی،،

اور تم ہر روز چیخ کر مجھ سے مانگتی ہو،،

جیسے میں کوئی چیز ہوں،،

محبت نہیں"۔

وہ خاموش ہوا۔

کچھ دیر وہ خاموشی،

جیسے زمین بھی سن رہی ہو۔

منال کی آنکھیں بھر آئیں،

مگر دل اب بھی بند تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ بولی,

آپ جو مرضی کہہ لیں،، مجھے آپ چاہیئے، میں کچھ بھی سمجھنے کے لئیے تیار نہیں ہوں۔۔

جب تک آپ مجھے ہاں نہیں کہہ دیتے۔۔

اردان نے اُس لمحے بہت دُکھ سے صرف ایک بات کہی،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر تم محبت نہیں کر رہیں منال،

تم بس اپنی ضد میں ہار رہی ہو،،،

اور مجھے تم پہ پر ترس آنے لگا ہے۔

تم چاہتی ہو میں تمہاری طرف دیکھوں،

بس اتنا کافی ہو تمہارے لیے،

لیکن کیا تم نے کبھی سوچا،

کہ جو تم ہو،

خود کو کسی کو بھی پیش کرنے کے لئے نکل پڑتی ہو، کیا یہ ایک لڑکی کے لئے اچھی چیز ہے؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

منال کی پلکیں تھرکیں۔۔

وہ کچھ کہنا چاہتی تھی، مگر اردان رُکا نہیں۔

تم شوق ہو، میں سکون ہوں۔

تم تیزی ہو، میں تھما ہوا وقت ہوں۔

تم جھلک ہو، میں گہرائی ہوں۔

یہ فرق تم نہیں مان رہی،

بس لڑ رہی ہو۔۔

کسی ایسی جیت کے لیے

جس میں تمہیں خود سے ہارنا پڑے گا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اردان وہاں سے جانے لگا،

اور،،

اچانک، اُس نے اردان کا ہاتھ پکڑ لیا۔

نرمی سے،، مگر پوری شدت سے۔

ایسے جیسے دل کہہ رہا ہو:

اگر یہ ہاتھ چھوٹ گیا، تو میں خود سے بھی چھوٹ جاؤں گی۔

اردان رُک گیا۔

وہ ساکت کھڑا رہا،

جیسے وقت ایک لمحے کو تھم گیا ہو۔

منال کی آواز آئی،

سر،،، مجھے نظر انداز مت کریں، میں آپ کو روز خود کو اگنور کرتا دیکھ اندر سے ختم ہوتی جا رہی ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میں صرف آپکا چہرہ نہیں، میں وہ سکون چاہتی ہوں، جو آپ لے کر چلتے ہیں۔

اردان نے آہستہ سے اپنا ہاتھ چھڑایا

نرمی سے،،

مگر دل کی مکمل چپ کے ساتھ۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ مڑا،

منال کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا:

تم جس سکون کی بات کر رہی ہو،

وہ میرے ہاتھ میں نہیں،

وہ میرے سجدوں میں ہے"۔

اور تم مجھے چھو کر جس محبت کو پکار رہی ہو،،

وہ محبت نہیں۔

بس ایک بے چین جذبہ ہے

جو وقت کے ساتھ صرف تھکا دے گا۔

میں تمہاری آنکھوں میں خود کو نہیں دیکھتا،منال،،

اور جس رشتے میں انسان اپنا عکس نہ دیکھے،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ صرف خواہش رہ جاتی ہے، محبت نہیں بنتی۔۔

ایک اور بات میں انگیجڈ ہوں۔ بہتر ہو گا تمہارے لئے کہ دور رہو۔

نرمی سے سمجھا کر میں تھک چکا ہوں اب۔

اپنے آپ کو کنٹرول میں رکھو۔

اچھی لڑکیاں اپنا آپ کسی بھی نامحرم کو پیش نہیں کرتی۔۔۔

حد میں رہو۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

منال نے ہاتھ نیچے کر لیا۔

لب سلے ہوئے تھے،

اور آنکھیں وہی کہہ رہی تھیں جو زبان کبھی کہہ نہ سکی،

مگر اردان نے کچھ نہیں کہا۔

وہ بس رُخ موڑ کر آگے بڑھ گیا۔

آہستہ، بہت آہستہ۔۔

جیسے ہر قدم،

کسی کو اندر ہی اندر دفنا رہا ہو۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

۔۔۔۔۔۔

اردان سر کے آنے میں ابھی پانچ سات منٹ باقی تھے۔

کلاس روم میں پرانی دیوار کی درزوں سے ہوا ہولے ہولے اندر آ رہی تھی،

جیسے کسی بھید داربات کی گواہی دے رہی ہو۔

منال، اپنی جگہ بیٹھی، آنکھوں میں وہی روشنی لیے

بار بار دروازے کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔

اور انگلیوں سے اپنی ہتھیلی پر لکھ رہی تھی "A." :

اقرأ اُسے خاموشی سے دیکھ رہی تھی۔

چہرے پر وہ بے چینی تھی

جو صرف وہی محسوس کرتے ہیں جو سچائی کا بوجھ اٹھاتے ہیں،

مگر سامنے والا صرف جذبے کا شور سن رہا ہو۔

اقرأ نے آہستہ سے کہا:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

منال،،بات سنو۔please ،

منال نے نظریں نہ ہٹائیں۔بس ایک آدھی سی مسکراہٹ کے ساتھ:

اقرا،مجھے معلوم ہے تم کیا کہنا چاہتی ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اقرا کا لہجہ اب اور دھیرے،

مگر اور زیادہ خالص تھا،

یہ بندہ باقی لوگوں جیسا نہیں ہے۔۔

یہ پٹنے والا نہیں ہے۔۔

منال کی پلکیں تھرکیں۔

پر اُس کے ہونٹوں پر جیسے کوئی انا مسکرا رہی تھی،

تم سمجھتی نہیں ہو، اقرا۔

مجھے بس وہ چاہیئے "

خاموش، سیریئس، روڈ،،، سب کچھ۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اقرأ نے ایک جملہ کہا،

جس سے لمحہ لرز گیا،

تم ان سے محبت نہیں کر رہی، تم ان سے ہارنا نہیں چاہتی۔

تم ان کے ریفیوز کرنے کو پرسنل لے چکی ہو۔ اب تم اس سب میں خود کو کھو دو گی۔۔

منال نے اب پہلی بار گہری سانس لی۔

نظریں نیچے کیں

پھر اٹھا کر کہا۔

تو ہونے دو۔اگر خود کو کھو کر بھی وہ مجھے مل جائے،

تو فائدہ ہی فائدہ ہے۔۔اور اگر نہ ملا تو کم از کم میں رو کر یہ شکوہ تو نہیں کرونگی کہ کوشش نہیں کی۔

Clubb of Quality Content

اقرأ کا دل کانپ گیا

وہ جانتی تھی یہ صرف محبت نہیں،،

یہ ایک لڑکی کی خود سے جنگ تھی،

جہاں ہار صرف کسی اور سے نہیں،

اپنے آپ سے تھی۔۔

منال،، تم پیار سے زیادہ یہ ثابت کرنا چاہتی ہو کہ تم بھی کسی کی نظر میں کافی ہو۔۔

منال اب صرف اتنا بولی،

میں بس ان کی آنکھوں میں اپنا نام دیکھنا چاہتی ہوں،وہ مجھے دیکھیں، مسکرائیں۔ساتھ ہو ان کا،

میرا کرش کچھ دیر ہی سہی میرا تو ہو۔۔۔

پھر چاہے وہ مجھے زندگی بھر بھول بھی جائیں۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اور دروازہ کھلا

اردان آچکا تھا۔

منال کی نظروں میں،

اقرأ کو پہلی بار ڈوبنے کا ارادہ صاف نظر آیا۔۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کالج کے ایک سنسان کوریڈور میں،

جہاں کلاسز ختم ہو چکی تھیں

اور اسٹاف اکثر چائے یا گپ شپ میں لگ جاتا تھا،

اردان کو ایک کھڑکی کے پار کچھ عجیب نظر آیا۔

سائنس لیب کے چھوٹے کمرے میں

ایک لڑکی،،،وہی جو کبھی کبھی کلاس سے غائب رہتی تھی۔

اکیلی تھی،اور سامنے ایک مرد استاد۔

بے تکلفی، مسکراہٹ،اور وہ فاصلہ جو ہونا چاہیے تھا،، موجود نہیں تھا۔

اردان کی آنکھیں لمحے بھر کو ٹھٹک گئیں،

قدم خود بخود اُس طرف اٹھنے لگے۔

جیسے ہی وہ قریب پہنچا۔

اور دروازہ آہستہ سے کھولا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ منظر ایک لمحے میں سچائی کی شکل میں ننگا ہو چکا تھا۔

لڑکی شرمندہ ہوئی، فوراً کمرے سے نکل گئی۔

اردان نے کمرے میں کھڑے مرد استاد کو سخت نظروں سے دیکھا:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ سب،، کیا ہے؟

استاد ہنسا، اور کرسی سے اٹھا۔

لہجے میں وہی گھٹیا بے باکی،

اردان بھائی، آپ نئے ہو, اس کالج میں،،،

یہ سب چلتا ہے، جب خود چل کر آتی ہیں تو ہم کیوں نہ فائدہ لیں؟؟؟

آخر مرد ہیں، جزبات ہیں،، ہر بار روکیں تو خود ہی پاگل ہو جائیں گے۔۔

ویسے آپکے پیچھے بھی تو لگی ہے وہ منال، آپ بھی اسے ٹائم دیں۔۔

اردان نے ایک گہری، زہر سی خاموشی سے ان دونوں کی طرف دیکھا۔

اس کی آنکھوں میں نہ غصہ تھا، نہ چیخ،، بس دکھ، شرم، اور سوال۔

Clubb of Quality Content

پھر وہ آہستہ بولا۔۔

مگر آواز میں وہ لرز تھا

جو دل کی گہرائی سے نکلا ہو۔۔

لڑکی اگر خود بھی آئے تو کی مرد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اسکی کمزوری کا فائدہ اٹھائیں؟؟؟

ہماری دیوار اگر صرف ہو اسے گرے،، تو کیا ہم اسے اور دھکا دیں یا تھام لیں۔۔؟

مجھے فرق نہیں پڑتا کہ وہ لڑکی کیا سوچتی ہے،، مجھے فرق اس بات سے پڑتا ہے کہ میں کیا چہرہ لے کر اپنے رب کے سامنے جاؤں گا۔

مرد ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ تمہیں سب کچھ ہلال لگنے لگے،

مرد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ تم اس وقت بھی اپنے جزبات کی گردن پکڑ لو جب کوئی نہ بھی دیکھ رہا ہو۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور سب سے اچھے مرد وہ ہیں جو کسی لڑکی کو گرتا دیکھ کر اسے اٹھانے کی کوشش کریں،، نہ کہ اس کا گرنا انجوئے کریں۔۔۔

کمرے میں مکمل خاموشی چھا گئی۔

وہ استاد کچھ بول نہ سکا۔۔

اردان دروازے سے باہر نکلا۔۔

پر وہ ایک بات چھوڑ گیا تھا۔

ضمیر کی وہ چیخ۔

جو رات کو اس مرد کو نیند نہ لینے دے گی۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

۔۔۔۔۔

رات کے ایک بج رہے تھے۔

پورا گھر سو رہا تھا,

مگر منال کے اندر،

کوئی جاگ رہا تھا۔

تکیے پر کروٹیں بدلتے،

پلکیں بھاری آنکھوں سے

بس چھت کو تک رہی تھیں۔

جہاں کوئی جواب نہیں تھا۔

اردان کی آواز، اس کے الفاظ

بار بار دماغ میں گونج رہے تھے:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

منال،، میں انگیجڈ ہوں۔

وہ جملہ جیسے کسی نے دل میں کیل ٹھونک دیا ہو۔

منال اٹھی،

خاموشی سے کمرے کا دروازہ بند کیا،

اور سائیڈ ٹیبل پر رکھا ماں کا فون اٹھالیا۔

انگلیاں کانپ رہی تھیں،

لیکن جذبات، اب فیصلہ کر چکے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ واٹس ایپ کھولتی ہے،،

اردان کا نمبر دیکھتی ہے،

اور پہلی لائن ٹائپ کرتی ہے،

سر،،، آپ مجھے اگنور کر کے اور زیادہ بے قرار کرتے ہیں۔۔

آپ کو پتا ہے نہ مجھے آپ سے محبت ہو گئی ہے؟..

آپ انگیجڈ ہیں،، ٹھیک ہے،، پر مجھے حق ہے اپنے جزبات کہنے کا،،

میں کیا کروں،، مجھے نیند نہیں آتی۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سر،،، آپ میری نیند کیوں چھین لیتے ہیں۔؟

آپ کی خاموشی مجھے مار رہی ہے۔صرف ایک بار،،،ایک بار کہہ دے کہ میں پاگل ہوں۔۔پر کچھ تو کہہ دیں۔۔

پیغام بھیجنے کے بعد

منال کچھ لمحے یونہی فون تھامے رہی۔

کوئی "ٹائپنگ" کا نشان نہیں آیا۔

کوئی ریپلائی نہیں۔

بس نیلی ٹکیاں اور خاموشی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسے برا لگا اردان کے جواب نہ دینے کا۔

وہ تکیے میں منہ دے کر لیٹ گئی۔

مگر اس رات نیند اسے نہ ملی،

اور صبح۔۔

وہ پیغامات اُسی فون میں رہ گئے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

صبح کی روشنی آہستہ آہستہ پورے گھر میں اتر رہی تھی۔

چائے کا پانی چولہے پر چڑھ چکا تھا۔

ماں، منال کے کمرے میں موبائل چارجنگ پہ لگانا چاہ رہی تھی۔۔

فون کھلا تھا،

واٹس ایپ پر منال کے پیغامات کھلے پڑے تھے۔

ایک،،دو،، تین،،

ہر پیغام

کسی چادر کا کونہ کاٹ رہا تھا،،

ہر جملہ ماں کے صبر کی ہڈی میں دراڑ ڈال رہا تھا۔

ماں نے فون کو ہاتھوں میں زور سے پکڑا۔

جیسے وہ اسکرین سے اپنی بیٹی کو کھینچ کر باہر نکالنا چاہتی ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہونٹوں پر کوئی لفظ نہ تھا، پر دل دھڑکنے کی رفتار چھوڑ چکا تھا۔

تبھی کمرے میں منال کا باپ داخل ہوا۔

نماز سے واپس آیا، ہاتھ میں تسبیح، چہرے پر سادہ اطمینان،،

پر اُس اطمینان کو ماں کی آنکھوں میں وحشت نے چیر دیا۔

Clubb of Quality Content

باپ رکا۔۔

سینہ جیسے بند ہو گیا۔

کیا ہوا؟،،

ماں نے آہستہ سے فون اس کے ہاتھ میں دیا۔

بس ایک جملہ کہا:

دیکھ لو، تمہاری بیٹی،،

جس پر تم چاہتے ہو کسی کی نظر نہ پڑے وہ،

اب خود کو 'نظر' بنانے لگی ہے۔

باپ نے فون دیکھا۔

آنکھیں جیسے ایک لمحے کو پتھر ہو گئیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہر لفظ،،

اس کے دل کی مسجد میں اذان کی بجائے ماتم کی گونج بن گیا۔

وہ تھما نہیں،

نہ چیخا،نہ رویا،

بس بیٹھ گیا۔

فرش پر،سیدھا فرش پر۔

بیوی اس کے پاس آئی،

اور پہلی بار،

ماں اور باپ،دونوں ایک ساتھ بے آواز روئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر باپ نے نظریں اٹھا کر منال کی ماں سے کہا،

ہم نے اُسے محبت دی،

پر وہ کسی اجنبی کے لمس کی بھیک مانگنے لگی؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کیا ہم نے گھر کو اس کی چھت سے بنایا تھا،

اور نیچے بنیادیں گرا دیں؟

ماں اب بھی ہونٹ کاٹتے ہوئے رو رہی تھی۔

میں نے اسے خواب بن کر پالا،

اور وہ کسی کے خیال میں مرنے لگی؟

میں نے اسے لکھنا سکھایا،

اس نے اپنے لفظ خود کسی کے قدموں میں رکھ دیے۔۔۔

اسی لمحے منال کی جاگ ہوئی۔

وہ اٹھی، نیند بھری آنکھوں سے،

پر وہ منظر دیکھ کر خواب جاگ گئے، خوف بن کر۔

ماں باپ کو یوں دیکھنا۔

منال کی جان سے زیادہ بھاری تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

امی،،بابا،، کیا ہوا؟

باپ نے فون زمین پر رکھا۔

نہ توڑ کر،نہ غصے سے،

بس جیسے اب اُس میں کوئی امید ہی نہ رہی ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ آہستہ سے بولا،

تو اب اس گھر میں صرف سانس تولے رہی ہے،مگر ہماری،،

بیٹی نہیں رہی۔

بیٹیاں اگر گرتی ہیں، تو ماں باپ کو گلے لگا کر روتی ہیں،،

تم نے ہمیں بتائے بغیر خود کو بیچ دیا،

کسی استاد کی خاموشی کے بدلے۔۔

منال کا جسم لرزنے لگا۔

ہاتھ جوڑ کر، وہ باپ کے قدموں میں بیٹھ گئی

بابا،،ایسا،،، کچھ نہیں ہیں،، میری بات سنیں۔۔۔۔میں انھیں پسند کرتی ہوں۔ میں چاہتی تھی وہ مجھے سنیں کچھ کہے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

باپ نے نظریں ہٹا لیں،

ہم تمہیں سنتے، ہمیں بتاتی،

ہم تو بیٹیوں کو محفوظ رکھتے ہیں۔

تم نے سننے کی ضد میں

اپنے آپ کو دیکھنے کے قابل بھی نہ چھوڑا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

منال کا کالج جانا بند کر دیا جاتا ہے۔۔اردان اس کا نہ آنا نوٹ کرتا ہے اور سوچتا ہے کہ پرنسپل سر کو سب کچھ انفارم کرنا چاہیے۔وہ سب کچھ انھیں بتا دیتا ہے منال کے بارے میں اور وہ بھی سب جو اس کالج میں غیر اخلاقی ہو رہا ہوتا ہے۔۔۔

کالج کے باہر گاڑی رکی۔

سخت چہرہ، تیز قدم،اور آنکھوں میں ایک باپ کی آگ لیے

منال کا والد پرنسپل آفس کی طرف بڑھ رہا تھا۔

پر آج کا دن خاموش بدلہ نہیں،

بلکہ تربیت کا آغاز تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پرنسپل آفس میں پہنچ کر،

منال کے والد نے سخت لہجے میں کہا:

میری بیٹی یہاں غلط راستے پر گئی۔

میں جاننا چاہتا ہوں،،

کیا کسی نے اسے بہکایا؟

کیا یہاں کا کوئی استاد بھی اس سب شامل ہے"؟،،

پرنسپل نے گہری سانس لی۔

آواز میں رعب نہ تھا، بس سچ تھا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سر، اگر آپ اجازت دیں تو میں اُس شخص کو بلاؤں

جس نے کبھی بھی آپ کی بیٹی کو غلط نہیں سمجھا،

نہ اسے دھوکا دیا،،

بلکہ خود تک رسائی تک بھی نہیں دی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دروازہ کھلا، اردان اندر آیا۔

سادہ سا لباس، نظریں جھکی ہوئی،

اور ایک ایمان دار انسان کا سکون چہرے پر نمایاں۔

منال کے والد نے اُس کی طرف دیکھا

آنکھوں میں وہ سوال تھا

جو کبھی کوئی باپ پوچھنا نہیں چاہتا،

تمہیں میری بیٹی کے پیغامات ملے؟ کیا تم بھی وہ سب چاہتے تھے؟ جو وہ چاہتی تھی؟

اردان نے خاموشی سے فون نکالا،

اسکرین پر سارے پیغامات کھول کر رکھ دیے۔

الفاظ وہی تھے

جو آج ایک باپ کی نیندیں چھین رہے تھے۔

لیکن ساتھ ہی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اردان نے کبھی کوئی جواب نہ دینے والی خاموش چیٹ ونڈو بھی دکھائی۔

سر،،میں کبھی ریپلائی نہیں کیا۔صرف پڑھائی کے علاوہ کوئی بات ایسی نہیں کی۔

نہ اسے بلایا،نہ اشارہ دیا۔

میں ایک استاد ہوں،

اور میری تربیت نے مجھے یہی سکھایا کہ

جب کسی لڑکی کے قدم لڑکھڑائیں،

تو اُسے گرا ہوا نہ سمجھا جائے،

بلکہ اُس کے گرد دیوار بن کر اُسے تھاما جائے۔۔۔

پرنسپل نے تصدیق کی،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

یہی سچ ہے۔

اردان نے کئی بار اس لڑکی کو سمجھایا۔

کہ وہ خود کو نقصان نہ پہنچائے۔

پر اس لڑکی کو بدنامی کا خوف بھی نہیں ں تھا،،اردان نے صرف اُس لڑکی کی حفاظت کا سوچا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

منال کا باپ اب خاموش تھا۔

وہ کرسی پر بیٹھا،

اور نظریں اردان پر جما کر صرف اتنا کہا:

میں شکر گزار ہوں تمہارا۔

تم نے اگر جواب دیا ہوتا،،

تو شاید میری بیٹی آج کہیں اور ہوتی۔ گناہوں کی دلدل میں۔۔۔

ہم نے سمجھا تھا فیس بھر دینا کافی ہے۔۔۔

پر کبھی یہ نہ سمجھ سکے

کہ بچوں کو فون نہیں،

وقت دینا ہوتا ہے۔۔۔

بچوں کو کالج بھیج دینا تربیت نہیں،

انہیں سننا، اُن کے دل کے موسم جاننا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہی اصل ذمہ داری ہے۔۔

اردان نے دھیرے سے کہا،

بیٹی کو صرف روکا نہیں جاتا،

اسے سنا بھی جاتا ہے۔

آپ کی بیٹی کو شاید محبت نہیں،

محفوظ رہنے کی خواہش تھی،،

بس انداز غلط تھا،،۔

باپ کی آنکھوں میں پہلی بار نرمی کی نمی اتری۔

وہ اردان کے قریب آیا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہاتھ آگے بڑھایا۔

نہ استاد کو شاباش دی، نہ طالبعلم کو دعائیں۔۔

بلکہ انسانیت کو سلام کیا۔

بس ایک دعا کر دینا اُس کے لیے،،

کہ اب وہ اپنی نظر میں بھی خود کو بخش دے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور اُس دن،،

ایک باپ کو احساس ہوا کہ بیٹی کی عزت صرف دنیا سے نہیں،

خود سے بھی بچائی جاتی ہے اسکو توجہ دے کر۔۔۔۔۔

منال کا باپ دل ہی دل میں سوچتا ہے کہ. ہم ماں باپ کے فرض میں پیچھے رہے گئے۔۔۔۔

اکثر ماں باپ سمجھتے ہیں،،

ہماری بیٹی پر کوئی دوسرا غلط نظر نہ ڈالے،

دنیا اسے خراب نہ کرے،

اس کی عزت کو کوئی چھو نہ سکے۔۔

یہی سب کافی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مگر اصل حقیقت یہ ہے،

بیٹی کی عزت صرف "باہر" سے نہیں برباد ہوتی۔

کبھی کبھار وہ خود اپنے فیصلوں، اپنی کمزوریوں، اپنی تنہائیاں اور توجہ کی بھوک میں

اپنے آپ سے بھی اپنی عزت کھو بیٹھتی ہے۔

تو صرف دنیا سے بچانا کافی نہیں۔

اسے اندر سے بھی بچانا سکھانا پڑتا ہے۔

جب ایک بیٹی کو گھر میں وقت، توجہ، محبت، اعتماد نہ ملے۔

تو وہ باہر کے خالی الفاظ میں اپنے لیے کچھ ڈھونڈنے لگتی ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جب اسے یہ نہ سکھایا جائے کہ

"تم قیمتی ہو، چاہے کوئی تمہیں چاہے یا نہیں۔۔۔"

تو وہ دوسروں کی توجہ کو اپنی قدر سمجھنے لگتی ہے۔۔۔۔۔۔

منال کا باپ ٹھنڈی آہ بھر کر اپنی غلطیوں کا اعتراف کرتا ہے اور ارادا کرتا ہے کہ وہ اب اپنی بیٹی کو عزت سے جینا سکھائے گا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

خان پور کے مضافات میں ایک سنّاٹا سا کیفے۔ خاموش میز پر دو چائے کے کپ۔ سورج ڈھل چکا تھا، آسمان کی گود میں ہلکی سی نیلاہٹ ہے اور فضا میں کوئی ادھورا سوال گردش کر رہا ہو۔۔

افنان راجپوت چھوٹے چھوٹے قدموں سے کیفے میں داخل ہوتا ہے۔ خوبصورت کوٹ، نفیس خوشبو، آنکھوں پر چشمہ، اور چہرے پر وہی پرانی نرگسیت بھری مسکراہٹ۔۔۔

افنان دور سے آواز دیتا ہے۔

"ہٹو لوگوں علم کا دشمن، حسن کا علمبردار آرہا ہے۔۔

اردان مسکرا کر کہتا ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بس یہی رہ گیا تھا، خود کو مجسمہ کہلوانا۔

افنان قریب آ کر، گلا سس اتارتے ہوئے کہتا ہے۔

"یار، میرا تو حال یہ ہو گیا ہے کہ جب آئینہ دیکھتا ہوں تو آئینہ کہتا ہے،، بھائی بس کر، جل رہا ہوں میں۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اردان کہتا ہے،،

بیٹھ جا، ورنہ سورج بھی استعفیٰ دے دے گا کہ روشنی کی اب ضرورت نہیں۔۔۔

افنان ہنستا ہے،

"تو مان لیا نہ؟ آخر میرے حسن کا سورج بھی مقابلہ نہیں کر سکا:۔۔۔

سبحان اللہ، آج کی شام کو مکمل کرنے کیلئے اگر کسی چیز کی کمی تھی تو وہ میں تھا۔ اور تم نے بلا کر یہ کمی پوری کر دی، اردان۔

آردن خاموشی سے مسکراتا ہے، مگر آنکھوں میں ہلکی سنجیدگی۔

کبھی کبھی مکمل ہونے کیلئے چمک نہیں، سمجھ درکار ہوتی ہے۔

افنان ہنستے ہوئے، کپ اُٹھاتا ہے۔

"ارے یار، تمہاری باتیں تو اب بھی کتابوں جیسی ہیں۔ لیکن تمہیں سن کر لگتا ہے جیسے میں آج بھی آئینے کے سامنے کھڑا ہوں، اور آئینہ شرما رہا ہو۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اردان سیدھا ہوتا ہے، نظریں ملاتا ہے۔

آئینے تو ٹوٹ جاتے ہیں افنان... اصل چہرے صرف تب سامنے آتے ہیں، جب دکھاوا اُترتا ہے۔

افنان تھوڑا چونکتا ہے،

بات کچھ الگ لگ رہی ہے، خیریت ہے؟

آردن گہری سانس لے کر کہتا ہے۔

کالج میں کچھ دنوں سے عجیب ماحول ہے،، خاص طور پر ایک لڑکی۔۔۔ منال،،۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اردان افنان کو سب کچھ بتا دیتا ہے جو اسکے ساتھ کالج میں ہوتا ہے۔۔۔۔

اووو،،اچھا اتنا کچھ ہو گیا اور وہ لڑکی اب تو نہیں آ رہی کالج۔۔تجھے اس کی فکر ہے؟؟افنان پوچھتا ہے۔۔

میں چاہتا ہوں کہ وہ سمجھے،، کہ کسی کی آنکھوں میں بسنے سے پہلے، خود کو اپنی آنکھوں کے لئے قابلِ احترام بنانا ضروری ہے۔

افنان آہستہ، بھاری لہجے میں کہتا ہے،،

تم روشنی بننا چاہتے ہو، جس سے منال جیسی لڑکیاں سنور سکیں۔۔

اردان نرمی سے کہتا ہے،،

میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ منال ہو یا منال جیسی کوئی بھی، وہ اپنی اصل پہچان تلاش کریں، کیونکہ دل کو جیتنے کا فن آنکھوں سے نہیں،، سچائی سے آتا ہے۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

چائے ٹھنڈی ہو چکی تھی،

مگر وہ دونوں اب بھی بیٹھے تھے، جیسے کپ ختم ہو جائے تو بات بھی ختم ہو جائے گی۔

افنان نے کپ پر انگلی پھیرتے ہوئے آہستہ سے کہا،

"کبھی کبھی چائے میں شکر کم ہو، تو بھی اچھا لگتی ہے،، بس ساتھ اچھا ہو۔

اردن نے مسکرا کر اسے دیکھا، ایک ایسی مسکراہٹ جو صرف وہی سمجھ سکتا تھا جو اندر سے تھکا ہو۔

نادر کلب
Clubb of Quality Content

"اور کچھ ساتھ،، لفظوں کے محتاج نہیں ہوتے، اردن نے کہا، نظریں سامنے خالی سڑک پر۔

ہوا کے ہلکے جھونکے سے سامنے پڑے اخبار کے پنّے ہلے، جیسے کچھ کہنا چاہتے ہوں،

مگر اُن کے درمیان اب بات ختم ہو چکی تھی۔

نہ شکوہ، نہ سوال۔

بس ایک خاموش تائید،

کہ ہاں، زندگی تھوڑی سی چائے جیسی ہوتی ہے، تلخ ہو یا میٹھی، پینی تو پڑتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اردن نے آہستہ سے اٹھ کر اپنے ہاتھ کی انگلیوں سے کپ کے کنارے پر آخری قطرہ سمیٹا،

اور چپ چاپ بول اٹھا،

"چلیں، رات بہت کچھ کہے بغیر گزرنا چاہتی ہے۔

افنان نے ہلکے انداز میں سر جھکایا، جیسے اجازت دی ہو وقت کو آگے بڑھنے کی۔

دونوں اٹھے۔

کپ خالی رہ گئے،اور بات،،دل میں اتر گئی۔۔۔۔

۔۔۔۔

بارش برس کر تھم چکی تھی۔بادل جھٹنے لگے تھے۔

کالج کے آسمان پر اب ہلکی دھوپ تھی،

بس روشنی تھی،،اندر کی،ضمیر کی۔

Clubb of Quality Content

کالج کے کانفرنس روم میں، ہلکی دھوپ شیشوں سے چھن کر اندر آ رہی تھی۔ میز کے گرد تمام اساتذہ خاموشی سے بیٹھے تھے۔ پرنسپل صاحب کی کرسی کے پیچھے ایک گھڑی ٹک ٹک کرتی وقت کا حساب رکھ رہی تھی، جیسے وہ لمحہ آ گیا ہو جسے سب انتظار میں تھامے بیٹھے تھے۔

پرنسپل نے اپنی عینک ناک سے تھوڑا اوپر کی، نگاہ گھمائی، اور کہا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہمیں آج ایک فیصلہ کرنا ہے،

کہ ہم صرف علم دینے والے ہیں

یا انسان بنانے والے بھی۔۔؟

ہم تعلیم کا ادارہ چلا رہے ہیں، بازار نہیں۔ یہاں عزتِ نفس کو ٹھیس پہنچانے والے افراد کی کوئی جگہ نہیں۔

کالج میں وہ واقعات جن میں استاد طالبہ کے قریب ہوا،

اور وہ لڑکی،، جس نے خود کو پیش کیا،

کوئی اور ہوتا تو وہ ان واقعات پہ پردہ ڈالتا جس سے غیر اخلاقی کاموں میں اضافہ ہوتا۔

لیکن اردان نے خاموشی کی جگہ قدم اٹھایا۔

اور آج، ہم سب کے ضمیر پر وہ ذمہ داری ڈال دی گئی ہے۔

جس سے ہم اب پیچھا نہیں چھڑا سکتے۔

سب کی نظریں اُس مرد استاد پر جمی تھیں، جس کے بارے میں شکایات سامنے آئیں تھیں

۔اُس کی نظریں جھکی ہوئی تھیں، ماتھے پر پسینہ اور آنکھوں میں ندامت کا ایک ادھورا عکس۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پرنسپل کی آواز گونجی،

آپ کا رویہ اس ادارے کی روح کے خلاف ہے۔

آپ کو آج سے معطل کیا جاتا ہے،

اور آپ کے خلاف مزید قانونی کارروائی بھی ہو گی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کمرے میں ایک لمحے کو سناٹا چھا گیا۔

کوئی چیخا نہیں، کوئی بچانے نہ آیا۔

کیونکہ حق، اب پردہ نہیں،، دلیل بن چکا تھا۔

اسی کے ساتھ اُس لڑکی کو بھی وارننگ اور معطل شدہ حیثیت میں کونسلنگ کی ہدایت دی گئی۔

ہاں، ہم لڑکیوں کو سمجھائیں گے،

پر انہیں موقع بھی دیں گے۔

کہ وہ دوبارہ خود کو عزت کے مقام پر لا سکیں۔۔

پھر پرنسپل نے سب اساتذہ کی طرف دیکھا،

یہ ادارہ اب صرف رزلٹس کے لیے نہیں چلے گا۔

اب یہاں ہر استاد کی آنکھ، ہر دروازے کی نگرانی کرے گی۔

ہمیں اپنی بچیوں کو

صرف فزکس، اردو یا بایو نہیں سکھانی۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

انہیں عزت کی حفاظت،ادب کی حرمت اور

خاموش محبت کی سچائی سکھانی ہے۔۔

اگر ہم نہ بولے،

تو آگے نسل کو یہ سب بگھتنا پڑے گا۔

اور اگر آج بول پڑے،،

تو شاید کل کوئی منال،

کسی کی خاموش چیخ نہ بنے۔۔۔

تمام اساتذہ نے پہلی بار ایک عہد کیا،

ہم بچیوں کو صرف پڑھائیں گے نہیں،

ان کی حفاظت بھی کریں گے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہم ہر ایک کو عزت کی نظر سے دیکھیں گے،

اور اگر کوئی ہماری نظر سے گر جائے۔

تو اُسے خاموشی نہیں، انصاف کا سامنا کرنا ہو گا۔

اور اُس دن، وہ ادارہ صرف تعلیمی ادارہ نہ رہا،

وہ ایک پناہ گاہ بن گیا، اُن بیٹیوں کے لیے

جو صرف کتابوں کی نہیں، تحفظ کی طلب گار تھی۔۔ایک گمراہی کا دروازہ بند ہو چکا تھا، اور

ایک نئی روشنی نے راہ دکھانا شروع کر دی تھی۔۔

۔۔۔۔

پرنسپل آفس میں اگلے دن ایک داخلی میٹنگ رکھی گئی۔

تمام اسٹاف کے ساتھ پرنسپل نے اردان کو آگے کھڑا کیا،

اور سب کے سامنے اُس کی جانب دیکھا۔

جیسے ایک نئے دور کی کنجی اُسے سونپی جا رہی ہو۔

اردان صاحب، آپ کی دیانت، آپ کی خاموش غیرت، اور آپ کا کردار، اس ادارے کو نئی راہ پر لانے کا ذریعہ بننے جا رہا ہے۔

اب آپ کو یہاں صرف کلاس نہیں پڑھانی۔

آپ کو کردار بھی سکھانا ہے۔

ہم چاہتے ہیں کہ آپ کالج کی مورل سپرویژن کمیٹی کے سربراہ بنیں۔

جہاں ہر مسئلے، ہر الجھن، ہر خاموش چیخ کو آپ سنبھالیں گے۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اردان نے سر جھکایا۔

نہ فخر، نہ غرور،، بس شکر،

اور سچ کو زندہ رکھنے کی ہمت۔۔

سر، میں وعدہ کرتا ہوں،

یہ ادارہ اب صرف نمبر لینے کے لیے نہیں،

بلکہ عزت کمانے کے لیے پہچانا جائے گا۔۔

اردان، آپ اب صرف استاد نہیں,

اس ادارے کے خاموش محافظ ہیں۔

جہاں ہر بیٹی آپ کو دیکھ کر خود کو محفوظ محسوس کرے گی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کالج کے آنگن میں ہلکی دھوپ تھی۔

بارش گزر چکی تھی، لیکن نمی میں زندگی کی بو باقی تھی۔

پودوں پر قطرے چمک رہے تھے جیسے کسی سچ کی یاد ہو۔

Clubb of Quality Content

اردان صبح سویرے کالج پہنچا۔

اس کے ہاتھ میں ایک فائل تھی،

جس میں طلبہ کی رہنمائی کے نئے اقدامات، ورکشاپس، اور تربیتی نشستوں کا خاکہ ترتیب دیا گیا تھا۔

وہ آج بہت پُر سکون لگ رہا تھا۔

اسٹاف روم میں داخل ہوا تو چند اساتذہ خاموشی سے کھڑے ہو گئے۔

کچھ نے نظریں جھکا لیں۔۔

خوف سے نہیں، بلکہ عزت سے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اردان نے اپنا کام سنبھال لیا تھا،

وہ صبح پہلے آتا،

پوری فیکلٹی میٹنگ خود ترتیب دیتا۔

اس نے ہر کلاس کے لیے ایک گوشہ بنایا تھا۔۔'ٹاک بوکس'۔۔جہاں طلبہ کسی بھی پریشانی،

الجھن یا مشورے کے لیے

اپنی بات خاموشی سے لکھ کر رکھ سکتے تھے۔۔

وہ روز شام کو اکیلے بیٹھ کر وہ پرچیاں پڑھتا،

اور ہر دل کے لیے ایک جواب تیار کرتا۔

اردان اب کلاس میں صرف لیکچر نہیں دیتا تھا، تربیت بھی دیتا تھا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آپ کا برینڈڈ لباس آپ کی عزت نہیں،

لیکن آپ کا کردار آپ کی حفاظت ضرور کرتا ہے۔۔۔

"اپنی تنہائی کو اتنا سنبھالو،

کہ کوئی موقع پرست اُسے آواز نہ دے سکے"۔

طلبہ اُس کی باتیں لکھا نہیں کرتے تھے،

بس دل میں اُتارتے تھے۔

وہ اب طلبہ کے لیے "رہبر" بن چکا تھا،

کئی لڑکیاں اب درست حدود میں رہتے ہوئے اُس سے مشورہ کرتیں،

Clubb of Quality Content

سر، اگر کوئی مجھے توجہ کا عادی بنانا چاہے تو میں کیا کروں"؟

"سر، اگر میرے گھر والے مجھے نہیں سمجھتے،، تو میں خود کو کیسے سمجھاؤں"؟

اردان ہر سوال کے جواب میں خاموشی سے دعا دیتا،،

اور ایک قلم سے اُن کی سوچ میں روشنی کی لکیر کھینچتا۔

اب وہ خاموش ادارہ بدل چکا تھا،

کالج کے پیچھے والے گراونڈ میں

اردان نے "کرکیٹر وال" کا آغاز کیا تھا۔

طلبہ اپنے الفاظ، احساسات، وعدے۔ خود لکھ کر وہاں چپکاتے۔

"میں خود کو سچا رکھوں گی، چاہے سب بدل جائیں"۔

"میں اپنی عزت کی حفاظت پہلے خود کروں گا"۔

وہ دیوار پتھروں سے نہیں، احساسات سے بنی تھی۔

اور اردان، اس دیوار کے سامنے بیٹھ کر

ہر دن دعا کی صورت میں آنکھیں بند کرتا،

کہ شاید اگلی نسل کم لڑے... اور زیادہ سنبھلے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اب اردان کسی کے سوال کا جواب نہیں تھا۔ بلکہ وہ سوالوں کے اندر جلتا ہوا چراغ تھا، جو روشنی نہیں مانگتا تھا،، روشنی دیتا تھا۔۔۔

۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کالج کی پچھلی طرف ایک خاموش کونا،

جہاں درختوں کی چھاؤں تھکی ہوئی دھوپ کو تھام لیتی ہے،

اور وہ پرانا بینچ،، جہاں وقت بھی اکثر بیٹھ کر اُن تین لڑکیوں کی باتیں سنتا ہے۔

فاریشہ ہمیشہ کی طرح ہلکی آواز میں گنگنا رہی تھی،

"یہ جو ہلکہ ہلکہ سرور ہے،، یہ تیری نظر کا قصور ہے"،،

پھر اچانک بولی،

"یار انابیہ، آپ کی شکل آج کچھ زیادہ ہی شرافت والی لگ رہی ہے، سب خیریت ہے یا دوپٹہ کہیں اڑ گیا تھا اور اب واپسی کا گِلٹ مار رہا ہے؟

انابیہ نے ہنستے ہوئے ہاتھ اُس کے بازو پہ مارا،

"چُپ کر! ہر وقت مزاق،، کبھی گم بھی ہو جایا کر، قسم سے،، لیکن وائی فائی آن رکھنا۔۔

شاہانہ مسکراتی رہی، چائے کا کپ تھامے، مگر نظریں آسمان پر۔

"آپ دونوں کو دیکھ کر لگتا ہے،، دو روحیں جو شاید خوابوں میں بھی ساتھ لڑتی ہوں گی۔۔

فاریشہ نے فوراً کہا،

"شاہانہ! آپ تو ایسی ہیں جیسے ہر وقت کسی ترک ڈرامے کی شہزادی ہو، سب کچھ گہرا، سب کچھ روحانی،، کبھی کبھی عام انسانوں کی طرح بات کیا کرو نا۔۔

شاہانہ نے آنکھوں کو سکیڑ کر کہا،

عام لوگ وقت پر کھانا کھاتے ہیں،،میں تو یادوں کو چبا چبا کر جیتی ہوں۔

انابیہ کی آنکھوں میں چمک آئی،وہ دھیرے سے بولی،

"شاہانہ،،، آپ رومل کوئن ہو،فاریشہ

بٹر فلائی ہے،اور میں"؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فاریشہ نے چھلانگ لگا کر کہا،

آپ تو ہے 'گیٹ آف ہیون'،جس دن آپ آنکھیں بند کرے گی نا،پورے کالج کی لڑکیاں شاعری شروع کر دیں گی۔

شاہانہ نے ایک گہری سانس لی،

"نہیں انابیہ، آپ وہ ہو،، جو دنیا کی روشنی کو برداشت کر کے بھی ہنستی ہو۔ آپ کے چہرے پر جو سکوت ہے نا، وہ بہت شور مچاتا ہے"۔

انابیہ کے لبوں پر مسکراہٹ تو آئی، مگر آنکھوں میں کچھ اور تھا۔

آپ جانتی ہو، شاہانہ،، کبھی کبھی لگتا ہے، ہم جتنا باہر چمکتے ہیں، اندر سے اتنے ہی خالی ہوتے جا رہے ہیں"۔

Clubb of Quality Content

فاریشہ خاموش ہو گئی، اور پھر نرمی سے بولی،

"تو پھر خالی نہ رہو، نا۔ ہم ہیں نا! تمہاری 'سائیڈ والی کرسیوں' کی طرح،، ہمیشہ قریب، بس تھوڑی سی خاموش۔۔

شاہانہ نے چائے کا آخری گھونٹ لیا،

"اگر زندگی چائے ہو، تو ہم تین اس میں مختلف ذائقے ہیں،،، فریشہ چینی، انابیہ دودھ،، اور میں؟ شاید وہ پتی،،، جو دیر سے اثر دکھاتی ہے، مگر گہرا چھوڑتی ہے۔۔

تینوں ایک لمحے کو ہنس پڑیں۔

فضا میں دوستی کی وہ مہک تھی جو نہ لفظوں میں قید ہوتی ہے، نہ وقت میں۔

ہوا تھوڑی سی تیز ہوئی، اور ایک سوکھا پتہ شاہانہ کے دوپٹے پر آ گرا۔

انابیہ نے آہستہ سے اٹھا کر اُسے ہاتھ میں لیا اور بولی،

"یہ ہم تینوں کی دوستی ہے،، وقت کے ساتھ کبھی ہرے پتے نہیں رہیں گے،

مگر گر کر بھی خوبصورت لگیں گے۔۔

اور پھر اچانک فریشہ نے کہا،

"یار اگر ہم تینوں کا کوئی ڈرامہ بنے، تو اُس کا نام کیا ہو گا"؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ نے فورا کہا،

"خاموشیاں تین تھیں۔"

انابیہ نے آنکھ ماری،

"یا پھر: ایک رائیل رانی، ایک تتلی، اور ایک دروازہ جنت کا۔۔

اور ہنسی کے قہقہے ہوا میں بکھر گئے،،

جیسے دنیا تھوڑی دیر کے لیے رُک گئی ہو۔

۔۔۔

رات کے کھانے کے بعد کا وقت تھا۔ گھر میں خاموشی تھی۔

آسمان پر چاند مدھم روشنی کے ساتھ جھانک رہا تھا،اور اردان اپنے کمرے سے نکلا۔ڈرائنگ روم میں امی تسبیح پڑھ رہی تھیں،اور آفرین چائے بنا کر لے آئی تھی۔

اردن خاموشی سے صوفے پر بیٹھ گیا۔ آفرین نے چائے سب کے سامنے رکھ دی، پھر اپنے بھائی کے چہرے کی طرف دیکھا۔ وہ کچھ بولنا چاہتا تھا،لیکن لبوں پر ہچکچاہٹ تھی۔

"امی،،،

آواز میں ٹھہراؤ تھا، لیکن دل کے اندر جذبات موج کی طرح اُٹھ رہے تھے۔

امی نے تسبیح ایک طرف رکھ دی،

"جی بیٹا۔۔

"امی، میں نے آپ سے ایک بات کرنی ہے۔

ناولز کلب

ماں نے اس کی طرف دیکھا، آنکھوں میں ہمیشہ کی طرح شفقت،

"خیریت ہے بیٹا،،

اردن نے ایک لمحے کو گہری سانس لی، اور پھر اُس مخصوص مضبوط لہجے میں بولا،

"امی،، آپ کو یاد ہے نا فریشہ کے والد نے شرط رکھی تھی کہ میں کچھ کما کے دکھاؤں، تب ہی بات آگے بڑھے گی؟

ماں نے سر ہلایا،

"ہاں بیٹا، یاد ہے،، اُن کی فکر بھی بجا تھی۔ بیٹی دینا چھوٹا فیصلہ نہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اردن نے دھیرے سے کہا،

"تو پھر،، اب میں کما رہا ہوں۔ میری نوکری پکی ہو چکی ہے۔ اور صرف پیسے نہیں،، میں مقام بھی بنا رہا ہوں، اور احترام بھی۔

امی کے چہرے پر جیسے روشنی اتر آئی ہو۔۔

آفرین خاموش تھی، مگر اس کی آنکھوں میں فخر صاف جھلک رہا تھا۔

اس نے دھیرے سے کہا،

"بھائی، یہ تو بہت اچھی بات ہے۔

اردن نے مسکرا کر بہن کو دیکھا،

"ہاں آفرین، اور اب وقت ہے ایک وعدہ نبھانے کا"۔

Clubb of Quality Content

امی نے چونک کر پوچھا،

" کیسا وعدہ؟،

اردن نے آہستگی سے بولنا شروع کیا،

میں چاہتا ہوں،اب آپ جائیں فریشہ کے گھر بات کرنے۔۔

امی کے چہرے پر گہری خاموشی اتر آئی۔

"فریشہ اچھی لڑکی ہے سامنے پلی بڑی ہے،خوددار ہے۔۔

اردن نے سر جھکایا،

"جی امی۔وہ میری منگیتر ہے،اگر چہ یہ بات دنیا کو ہم نے کبھی کھل کر نہیں بتائی۔

لیکن اُس نے ہمیشہ میرا ساتھ دیا۔خاموش رہ کر،

میرے حق میں دعا بن کر۔

امی،،اب آپ کا ساتھ چاہیے۔۔

ناولز کلب
Author Quality Content

آفرین اب آنکھوں میں نمی لیے بولی،

"امی... بھائی نے سب کچھ اپنی محنت سے حاصل کیا ہے،اور فریشہ آپی نے کبھی شکایت نہیں کی۔

کبھی کسی سے کچھ مانگا نہیں۔

وہ انتظار کرتی رہیں،بغیر سوال کے۔

ایسے لوگ اب کم ہوتے ہیں،امی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

امی نے گہری سانس لی،چائے کا گھونٹ لیا،، پھر اردان کو دیکھا،

بیٹا،جو لڑکی مرد کے خوابوں کا انتظار کرے،وہ اُس کی حقیقت بننے کی حقدار ہے۔کل ہی میں بات کرتی ہوں فریشہ کے گھر۔

اور،،خدا گواہ ہے،

میں فخر سے کہوں گی،

کہ میری بہو وہ ہے، جس نے میرے بیٹے کو مکمل کیا۔۔۔

اردان نے ایک لمحے کے لیے آنکھیں بند کیں،

جیسے برسوں کی تھکن، دعاؤں اور خوابوں نے اب ایک مکمل دائرہ کھینچ دیا ہو۔

آفرین نے مسکرا کر کہا،

"چلو، اب یہ چائے خوشی والی ہو گئی نا؟"

امی نے تسبیح دوبارہ ہاتھ میں لی، مگر زبان سے بس ایک دعا نکلی:

"یا اللہ، یہ رشتہ زندگی کی سب سے پُرسکون دعا بن جائے، آمین۔۔۔

۔۔۔

کلاسز ختم ہو چکی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لائبریری کی پچھلی سیڑھیوں پر وہ تینوں، ایک دوسرے کے قریب،،

آسمان پر شام کی نمی سی پھیلنے لگی تھی، جیسے کچھ کہنے سے پہلے قدرت بھی خاموش ہو گئی ہو۔

انابیہ خاموشی سے سامنے زمین کو تک رہی تھی۔

فریشہ نے بغور اُسے دیکھا،

"کیا سوچ رہی ہو گیٹ آف ہیون؟ آج آپ زیادہ چپ ہو۔

Clubb of Quality Content

انابیہ نے ہلکے سے آنکھیں جھپکائیں، اور نرمی سے بولی،

"سوچ رہی ہوں کہ کیا ہم واقعی وہ بن رہے ہیں، جو ہم چاہتے تھے،، یا صرف وہ، جو دنیا ہمیں بنانا چاہتی ہے"؟

شاہانہ نے ایک ہلکی سانس لی،اور دھیرے سے کہا،

"ہم سب اپنے اندر ایک قبر لیے چلتے ہیں،،جہاں ہم نے اپنا اصل دفن کیا ہوتا ہے۔ کبھی کبھی،اُس قبر پر بیٹھ کر ہم دوسروں سے مسکرانے کا سبق لیتے ہیں۔

فریشہ نے حیرت سے دونوں کو دیکھا،

"ارے بس کرو یار،،اتنا فلسفہ؟ میں تو سمجھی تھی آپ دونوں کو بھوک لگ رہی ہوگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تینوں ہنس پڑیں،

لیکن وہ ہنسی،،تھوڑی سی تھکی تھکی تھی،جیسے سچ کے بعد کی ہنسی ہو۔

پھر فریشہ بولی،

"چلو ایک سوال کا سچ سچ جواب دو۔ اگر آج سے سب کچھ ختم ہو جائے،، یہ دوستی، یہ لمحے، یہ جگہ،،

تو آپ کس بات کو سب سے زیادہ یاد کرو گی"؟

شاہانہ نے فوراً جواب دیا،

آپ کی آواز،، اور انابیہ کی خاموشی۔ کیونکہ ایک مجھے جگاتی ہے، اور دوسری مجھے سکھاتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انابیہ نے نظریں چرا لیں، جیسے آنکھوں میں نمی اترنے لگی ہو،

"میں آپ دونوں کے درمیان کا وہ لمحہ یاد رکھوں گی، جہاں میں تھی، مگر کہے بغیر سب کچھ سنا جاتا تھا۔

فریشہ نے شوخی میں کہا،

"پھر وعدہ کرو، چاہے کچھ بھی ہو جائے، ہم تینوں کبھی وہ خاموشی نہیں بنیں گے جو وقت کے ساتھ دھندلی ہو جائے"۔

شاہانہ نے انابیہ کا ہاتھ تھاما،

"نہیں۔ ہم وہ کہانی ہیں، جو دھند میں بھی واضح رہتی ہے۔۔

انابیہ نے آہستہ سے سر ہلایا۔

"ہاں،، ہم وہ لفظ ہیں، جو ادھورے ہوں تب بھی مکمل لگیں۔۔

ہوا چلنے لگی تھی،

اور ایک پرانا کاغذ اُن کے قدموں میں آ گرا۔۔

Clubb of Quality Content

فریشہ نے اُسے اُٹھایا، دیکھا، پھر زور سے بولی،

"اوہ،، یہ تو میرا پرانا نوٹس ہے۔۔ جس پر میں نے پیچھے آپ دونوں کے لیے نظم لکھی تھی۔۔

وہ پڑھنے لگی،

"اک تتلی، اک روشنی، اک تاج والی شاخ،،

ہم تینوں، جیسے موسم کی دعا ہو، اور دعا کی آواز،،

تینوں کی آنکھیں ایک دوسرے میں گہرائی سے اُترتی گئیں۔

کچھ لمحے لفظوں سے بلند ہو گئے تھے۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

فریشہ کی آواز اب بھی نظم کے سحر میں لپٹی ہوئی تھی، لیکن اس کی آنکھوں میں کچھ اور بھی چھپا ہوا تھا۔ کچھ ایسا جو دیر سے دل میں تھا، پر زبان پر نہ آسکا تھا۔

چند لمحے خاموشی میں گزرے، جیسے ہوا نے اُن کی باتوں کو محفوظ کرنے کے لیے تھوڑا اور وقت مانگا ہو۔

پھر اچانک، فریشہ نے سر جھکاتے ہوئے کہا،

"ایک بات کہنا چاہتی ہوں،، جو دل میں دبائے پھر رہی ہوں کافی دنوں سے۔

انابیہ اور شاہانہ نے چونک کر اُسے دیکھا۔

"کیا ہوا بٹر فلائی؟ شاہانہ نے نرمی سے پوچھا۔

فریشہ نے ہلکی سی ہنسی ہونٹوں پر لائی، لیکن وہ ہنسی آنکھوں تک نہیں پہنچی۔

"بس یہی کہ،، اتنے دن ہو گئے، پر ابھی تک اردان کی طرف سے کوئی بات آگے نہیں بڑھی۔ نہ رشتہ، نہ کوئی ذکر،، بابا نے بھی ایک بار بس اتنا ہی کہا تھا کہ کماؤ کچھ، پھر بات کریں گے۔ پھر ابھی تک سناٹا ہے۔ اور سچ کہوں، تو،، یہ سناٹا اب میرے اندر شور بننے لگا ہے۔

انابیہ نے فریشہ کا ہاتھ تھام لیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بڑ فلائی،، آپ تو ہمیشہ سب کے لیے مسکراتی ہو،، اپنے لیے بھی کبھی اچھا سوچا کرو۔

فریشہ نے ہونٹ بھینچے، پھر آہستہ سے کہا،

"اسی لیے، میں نے سوچا ہے کہ کچھ دنوں کے لیے پھوپو کے گھر چلی جاؤں۔ وہاں تھوڑا سکون ملے گا۔ اور ویسے بھی، وہاں میرا کزن ہے،، مجھے وہ ہمیشہ بھائیوں جیسا لگا ہے۔ بہت خیال رکھتا ہے میرا۔۔۔

شاہانہ نے فوراً پوچھا، "تو کب جا رہی ہو"؟

"شاید کل،، یا پرسوں۔ بس امی کو بتا دوں گی۔ اُنہیں پتا ہے کہ میں اندر سے تھک گئی ہوں۔

انابیہ نے آہستہ سے فریشہ کے کندھے پر سر رکھا، "پھوپو کا گھر آپ کے لیے پناہ گاہ ہے شاید، لیکن آپ کا اصل گھر ہماری دعاؤں میں ہے۔۔

شاہانہ نے دور دیکھتے ہوئے دھیرے سے کہا،

Clubb of Quality Content

"کبھی کبھی، انسان کو دور جانا پڑتا ہے، تاکہ وہ اپنے دل کی آواز سن سکے۔ آپ جاؤ، فریشہ،، اور سنو... اگر دل کا شور زیادہ بڑھ جائے، تو فون کرنا۔ ہم وہ خاموشی بن جائیں گے جو شور کو پیار سے سنا کرتی ہیں۔

فریشہ مسکرادی، آنکھوں میں نمی چمکنے لگی۔

"بس یہ دو چہروں کو دیکھ کر ہمیشہ لگتا ہے، کہ زندگی میں سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔

تینوں ایک دوسرے سے لپٹ گئیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کچھ لمحے ایسے تھے، جو وقت سے نکل کر دل کی دیواروں پر ہمیشہ کے لیے رقم ہو گئے تھے۔

اور آسمان پر شام مکمل ہو چکی تھی،،

لیکن اُن تینوں کے دلوں میں ایک نیا سورج طلوع ہونے کو تھا۔۔۔

دھوپ ہلکی پڑ چکی تھی۔ لان میں سبز گھاس پر سورج کی زردی کچھ اس طرح بکھری تھی جیسے وقت بھی کچھ دیر کو رُک کر سکون لینا چاہتا ہو۔

ارد گرد کے ماحول میں کچھ خاموش سی زندگی دوڑ رہی تھی۔ اُسی وقت لان کے دوسرے کونے سے افنان راجپوت اپنی مخصوص اکڑ اور گہرے چشمے کے ساتھ داخل ہوا۔ جینز کی جیب میں ہاتھ ڈالے، اور بالکل ویسے ہی جیسے کوئی شہزادہ محل کا جائزہ لے رہا ہو، وہ اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے سیدھا بڑھا۔

"ارے واہ واہ،، وہ دِل ہی دل میں بولا،"یہ ہے وہ جگہ جہاں اب میرا دوست راج کرتا ہے۔

جیسے ہی اُس کی نظر سامنے بینچ پر بیٹھے اردان پر پڑی،اُس کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔

وہ تیزی سے چلتا ہوا اُس کے قریب پہنچا۔

"اوئے اردان بھائی،،افنان نے جوش سے پکارا،"یار تُو تو واقعی کوئی بادشاہ لگ رہا ہے،اِس کالج کا پروفیسر بن کے،ماشاءاللہ ماشاءاللہ،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اردان مسکرا دیا،لیکن افنان کو کون روک سکتا تھا؟وہ بیٹھنے کے بجائے ایک شان سے کھڑا ہو کر ہی اپنی تعریف شروع کر چکا تھا۔

"میں نے تو پہلے ہی کہا تھا، میرے دوست میں دم ہے! ویسے ایک بات بتاؤ،،اُس نے تھوڑا جھک کر رازداری سے پوچھا،"فریشہ کے گھر رشتے کے لئے کب جاؤ گے؟ کوئی بات کی بھی ہے یا نہیں؟

اردان نے نرمی سے مسکرا کر نظریں جھکائیں، لیکن افنان کے چہرے پر تو جیسے خود پسندی کا ہالہ بن چکا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ویسے،، اگر میں جاتا اس کے باپ کے پاس تیرا رشتہ لے کر، تو اب تک رشتہ ہو چکا ہوتا،، اُس نے ایک ادا سے سینہ چوڑا کر کے کہا،"افنان راجپوت،،جسے دیکھو متاثر ہو جائے،جسے دیکھو اپنا دیوانہ بنا لے،،بات ہی کچھ ایسی ہے اپنی۔۔۔

پھر اُس نے ایک آخری ادا کے ساتھ ہاتھ ہلایا، "چلو یار، وقت ہوا اپنی شہنشاہی دنیا میں واپسی کا۔۔

وہ ہنستے ہوئے پلٹا اور لان سے نکل گیا۔

افنان نے اپنی بائیک اسٹارٹ کی۔ سڑک سنسان تھی، درختوں کا سایہ لمبا ہو کر راستے پر پھیل گیا تھا۔ ابھی وہ تھوڑا ہی آگے بڑھا تھا کہ اُس کی نظر سڑک کے کنارے ایک بزرگ پر پڑی، جو شاید پیر پھسلنے سے گر گئے تھے۔

افنان فوراً بائیک روک کر نیچے اترا، دوڑ کر بزرگ کے پاس پہنچا۔

"بابا جی، آپ ٹھیک تو ہیں؟"اُس نے نرمی سے پوچھا اور سہارا دے کر اُنہیں اٹھایا۔

"بیٹا،،اللہ خوش رکھے تجھے،، آج کل کہاں ایسے لوگ ملتے ہیں،،بزرگ کی آواز میں دعا کا سا اثر تھا۔

افنان نے اُنہیں بینچ پر بٹھایا،پانی دیا اور جب یقین ہو گیا کہ وہ ٹھیک ہیں، تب وہ واپس بائیک کی طرف پلٹا۔

اب وہ بائیک پر بیٹھا،اپنا سیل فون نکالا،ہیڈ فون سیٹ کیے،ایک لمحے کو موبائل کی سکرین پر نظر دوڑائی،اور ایک مخصوص گانا چن کر چلایا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کسی کی مسکراہٹوں پہ ہو نثار

کسی کا درد مل سکے تو لے اُدھار

کسی کے واسطے ہو تیرے دل میں پیار

جینا اِسی کا نام ہے"

فضا میں نرم دھنیں گھلنے لگیں۔ افنان نے بائیک چلائی، اور گاتے ہوئے سڑک پر نکل پڑا۔ اُس کے لبوں پر گانے کی مدھم دھن، آنکھوں میں خواب، اور دل میں فخر۔

"دنیا مجھے خود پر فخر کرنے سے روک نہیں سکتی،" اُس نے خود کلامی کی۔

افنان نے آسمان کی طرف ایک سرسری نظر ڈالی، جیسے وہ خود کو ہیرو سمجھ رہا ہو، پھر ہلکی آواز میں گنگناتے ہوئے، بائیک کو رفتار دی۔

ہوا اُس کے بالوں سے کھیلتی رہی، اور افنان کے چہرے پر وہی خود پسند مسکراہٹ،، جیسے کہہ رہا ہو،

"دنیا میری فلم ہے، اور میں اس کا ہیرو۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

۔۔۔۔

کمرے میں خاموشی تھی۔ صرف گھڑی کی ٹک ٹک،، اور کبھی کبھار باہر سے آتی ہوا کی سرسراہٹ۔

منال زمین پر دوپٹہ لپیٹے، خاموشی سے بیٹھی تھی۔ آنکھیں سوجی ہوئی تھیں، چہرے پر شرمندگی کی گہری لکیریں۔ اُس کے قریب ہی اُس کا والد بیٹھا تھا۔ ہلکے سفید بال، دھیمی آواز، لیکن لہجے میں ایک عجیب سا سکون اور طاقت۔

کچھ لمحے خاموشی میں گزرے، پھر اُس کے باپ نے آہستگی سے کہنا شروع کیا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"منال، بیٹی، ہم دونوں نے غلطی کی۔

تم نے دنیا کو عزت، سب کچھ سمجھا، اور ہم نے تمہیں تنہا چھوڑا۔۔

تمہیں وقت نہ دے سکے، بات نہ کر سکے، تمہیں بتایا ہی نہیں کہ عزت کیا ہوتی ہے۔

ہم نے یہ سمجھا تمہارے پاس سب کچھ ہے، مگر شاید تمہارا دل خالی تھا،،،

منال کی آنکھ سے ایک آنسو بہا، لیکن اُس نے چہرہ نہیں اٹھایا۔

باپ نے نرمی سے اُس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

"بیٹا، یاد رکھو،

عزت وہ نہیں جو تصویروں میں نظر آئے،،

عزت وہ ہے جو نظر نہ آئے، مگر دلوں میں بس جائے۔

عورت کا حسن اُس کے پردے میں ہے،

اُس کی شان اُس کے کردار میں ہے۔

دنیا واہ واہ کرے، یہ کامیابی نہیں،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آسمان والا راضی ہو جائے، یہی اصل کامیابی ہے۔

وہ تھوڑی دیر رکا، پھر گہری سانس لیتے ہوئے بولنے لگا:

"میں تمہیں ایک قصہ سناتا ہوں۔۔

ایک درخت تھا، سیدھا، مضبوط، بلند،،

لوگ اُس کے سائے میں بیٹھتے، پھل کھاتے تھے،،

مگر ایک دن، وہ اپنی جڑوں سے شرمندہ ہو گیا۔

اُس نے کہا، 'مجھے روشنی چاہیے، میں سب سے اونچا بننا چاہتا ہوں'۔

تو اُس نے اپنی جڑیں توڑ دیں،،

اور اگلے دن وہ زمین پر گر گیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بیٹا،،وہ جڑیں ہماری شریعت ہیں،ہمارا دین ہے،

جو ہمیں تھامے رکھتی ہیں،،

بغیر اُن کے ہم بھی گر جائیں گے۔

منال نے چہرہ اٹھایا،اُس کی آنکھوں میں نمی کے ساتھ حیرت تھی،،یہ بات اُس کے دل تک پہنچ رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بیٹا،،اب میں وعدہ کرتا ہوں،

میں تمہیں وقت دوں گا،

قرآن کی تفسیر بتاؤں گا،

رسول پاک ﷺ کے قصے سناؤں گا،

اچھے لوگوں کی صحبت میں لے جاؤں گا،

تمہیں وہ عزت دوں گا،

جو باہر کی دنیا نہیں، تمہارا رب دیتا ہے۔

تم میری بیٹی ہو،،اور اب تمہیں سیکھنا ہو گا کہ بیٹی ہونا کیا مطلب رکھتا ہے"۔

منال نے آہستہ سے باپ کا ہاتھ تھام لیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بابا،، کیا میں واقعی واپس جا سکتی ہوں"؟

باپ نے اُس کے سر پر ہاتھ رکھا،اور نم آنکھوں سے کہا:

"بیٹا،رب کی طرف واپس آنے کے دروازے کبھی بند نہیں ہوتے۔

یہ دنیا بھول سکتی ہے،، مگر اللہ نہیں بھولتا۔

بس تم ایک سجدہ خالص نیت سے کر لو،، ساری کہانی نئی لکھی جائے گی"۔

کمرے کی خاموشی میں ایک نیا چراغ جل چکا تھا،

یہ چراغ توبہ کا تھا، سمجھنے کا، بدلنے کا۔۔۔۔

منال کی آنکھیں اب بھی نم تھیں، اُس کے والد کی باتیں دل میں گھر کر چکی تھیں۔ مگر ابھی خاموشی مکمل نہیں تھی،، ایک اور آواز اٹھنے والی تھی،، ماں کی۔

کمرے کے ایک کونے میں چپ چاپ بیٹھی اُس کی ماں، جو اب تک صرف سن رہی تھی، دھیرے دھیرے قریب آئی۔ اُس کے ہاتھ میں تسبیح تھی،، اور آنکھوں میں وہ نمی،، جو صرف ایک ماں کے دل سے آتی ہے۔

ماں منال کے پاس بیٹھی۔ نہ ڈانٹا، نہ شکایت کی۔ صرف آہستگی سے اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔

"میری بچی، تمہیں کیا بتاؤں، ہم ماں باپ بن تو گئے، مگر وقت نہ دے سکے،

ہم نے تمہیں لباس تو پہنایا، مگر حیاء نہ سکھائی،

تمہیں جوتے دلائے، مگر قدموں کا رخ نہیں سمجھایا،

تمہیں بولنا سکھایا، مگر کن لفظوں میں بولنا ہے، یہ ہم بتا نہ سکے۔

منال کی آنکھیں ایک بار پھر بھیگ گئیں۔

ماں نے نرمی سے اُس کے سر پر ہاتھ پھیرا، اور آہستہ سے کہا،

"میں تمہیں ایک عورت کی کہانی سناتی ہوں،

ایسی عورت، جو دنیا کی سب سے عظیم ماں بھی تھی، بیٹی بھی، بیوی بھی، اور ایک کامل مومنہ بھی،،

میں بات کر رہی ہوں،، حضرت فاطمہ الزہراؓ کی۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"وہ نبی کریم ﷺ کی سب سے پیاری بیٹی تھیں،،

جب وہ گھر آتی تھیں، تو رحمتِ دو عالم ﷺ کھڑے ہو کر اُنہیں خوش آمدید کہتے،

اُن کے ہاتھ چکی پیستے پیستے زخمی ہو جاتے، پانی بھرتے کندھے چھل جاتے،

مگر زبان پر کبھی شکوہ نہ آیا۔

منال کی نظریں ماں کے چہرے پر جم گئیں۔

) حدیث کا سادہ اردو مفہوم(

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں,

حضرت فاطمہؓ چکی پیسنے کی وجہ سے اپنے ہاتھوں کی سختی کی شکایت کرنے لگیں۔

وہ نبی کریم ﷺ کے پاس گئیں تاکہ خادمہ کی درخواست کریں، مگر آپ ﷺ گھر پر نہ تھے۔

Clubb of Quality Content

انہوں نے حضرت عائشہؓ سے بات کی۔ جب نبی کریم ﷺ واپس تشریف لائے، حضرت عائشہؓ نے آپ کو اطلاع دی۔

آپ ﷺ حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کے گھر تشریف لائے۔

دونوں میاں بیوی اپنے بستر پر جا چکے تھے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:"اپنی جگہ پر رہو"۔

پھر آپ ﷺ ان دونوں کے درمیان بیٹھ گئے،یہاں تک کہ حضرت علیؓ کو آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے پر محسوس ہوئی۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

"کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں جس کا تم نے سوال کیا؟جب تم بستر پر جاؤ،تو 33 مرتبہ سبحان اللہ،33 مرتبہ الحمد للہ،اور 34 مرتبہ اللہ اکبر کہو۔یہ خادم سے بہتر ہے"۔

دنیا کی سب سے امیر بیٹی کو سکون،طاقت،اور عظمت صرف ذکرِ الٰہی سے ملی۔

نہ زیور سے،نہ کپڑوں سے،نہ نام سے"۔

منال کی آنکھوں میں ہلکی روشنی

ماں نے اُس کا چہرہ تھپتھپایا،

"میری جان،،

آج کی دنیا تمہیں بتائے گی کہ بیوٹی فل وہ ہے جو اپنا آپ ظاہر کرے،

مگر میرے نبی نے کہا،

'دنیا کی سب سے بہترین عورت وہ ہے،،

جسے غیر مرد نہ دیکھے،اور وہ کسی غیر کو نہ دیکھے'۔

)مفہوم حدیث(

ناولز کلب
Clubbs Quality Content

"تم اگر حضرت فاطمہؓ کے راستے پر چلو گی،

تو دنیا تم سے نظریں جھکائے گی،

تمہاری خامشی بھی صدا بن جائے گی،

تمہیں عزت اللہ سے ملے گی،،اور وہ عزت، جو کبھی زوال نہیں دیکھتی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

باپ نے بھی ہاتھ جوڑ کر کہا:

بیٹی، ہم نے دیر کی،

مگر اب ہر قدم تمہارے ساتھ ہے،

تم چاہو تو خود کو بدل سکتی ہو،

اپنے ماضی سے،اپنی شہرت سے،،اس ظاہری دنیا سے نکل کر،،

اللہ کی راہ پر چل سکتی ہو،

اور وہ راہ،، کبھی شرمندہ نہیں کرتی۔۔۔

منال نے کانپتے ہاتھوں سے ماں کا آنچل تھاما،اور باپ کے قدموں میں جھک گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مجھے سکھائیں،،مجھے واپس لے چلیں،،

مجھے دوبارہ جینے کا سلیقہ سکھائیں،،

میں اب وہ نہیں رہنا چاہتی،جو تھی۔

میں'محفوظ'بننا چاہتی ہوں،،میں'محترم'بننا چاہتی ہوں۔۔۔

رات کا دوسرا پہر تھا۔

کمرے میں ہلکی مدھم روشنی تھی۔شاید چھت سے ٹکراتی چاندنی،یا دل کے اندر کی روشنی جو پہلی بار جاگ رہی تھی۔

فرش پر جائے نماز بچھی تھی،،

منال نے دو نفل ادا کیے۔۔خاموش،لرزتے ہاتھوں سے،کانپتے ہونٹوں سے،اور بھیگی پلکوں سے۔

سلام پھیرنے کے بعد،وہ وہیں بیٹھی رہ گئی۔

اب وہ سجدے میں نہیں،،اپنے رب کے حضور پیش تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آنکھوں سے آنسو گالوں پر اُترتے رہے،اور اُس کے دل کی دیواریں ٹوٹتی رہیں۔

پہلی بار،،اُس نے دل سے اللہ سے بات کرنا شروع کی،

"یا اللہ،،

میں گناہ گار ہوں،،

میں نے خود کو خود سے بھی چھپا لیا تھا،،

میں نے دنیا کے ہر عکس میں خود کو تلاش کیا،،

اور ہر بار مزید کھو گئی۔

"مجھے یاد ہے یارب،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میں چاہتی تھی ہر کوئی میری طرف دیکھے،

مجھے سراہا جائے،

میری خوبصورتی، میری ادا، میرے انداز،،

میں چاہتی تھی 'واہ واہ'، ہو،

مگر جو تُو خاموشی سے دے سکتا تھا، وہ نہ مانگی،،

میں نے 'نظر' مانگی،،

'نظرِ کرم' نہیں،،

منال کا دل پھٹ رہا تھا، اُس کی آواز ہلکی ہچکیوں میں ٹوٹ رہی تھی۔

"یا اللہ،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مجھے نہیں معلوم میں ایسی کیوں بنی،

شاید ماحول کا اثر تھا،،

شاید میرا کمزور دل،،

یا شاید میری وہ خواہش،، کہ میں آزاد رہوں،

کسی کو جواب دہ نہ بنوں،،

بس ہر کوئی مجھے دیکھے، اور متاثر ہو،،

مگر یہ کیسی زندگی تھی؟

جس میں سب دیکھتے رہے،،،

اور تُو اوجھل ہو گیا۔۔۔

اب اُس کے لفظ اور آنسو ایک ہو چکے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اور اردان سر،،

ایک لمحے کو منال کی پلکیں تھم گئیں، جیسے دل لرز گیا ہو۔

"وہ تو بس اچھے انسان ہیں،،

اور میں اُن کی اچھائی سے متاثر ہو گئی،،

ورنہ میں تو اپنے نفس کے سفر پر جا رہی تھی۔

یا اللہ،، اگر اردان سر جیسے لوگ نہ ملتے،

اگر اُن کی آنکھوں میں احترام نہ ہوتا،،

تو شاید میں خود کو بیچ چکی ہوتی،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاید میں کبھی واپس نہ پلٹتی۔

یہ تیرا کرم تھا،

یہ میری نہیں، تیری حفاظت تھی۔۔

"اب میں صرف تجھ سے چاہتی ہوں یا اللہ،

"مجھے وہ عزت عطا کر، جو تیرے قرب میں ہے،

مجھے وہ حیاء عطا کر، جو تیری بخشش کی نشانی ہے،

مجھے وہ دِل دے، جو دنیا سے نہیں،

صرف تجھ سے متاثر ہو۔۔

منال نے آہستہ سے دوبارہ سجدہ کیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اب وہ کوئی لفظ نہیں بول رہی تھی،،

بس سجدے میں پڑی، بھیگی ہوئی روح تھی،،

جو ٹوٹ چکی تھی،اور اب جوڑنے کے لیے اللہ کے سامنے جھکی تھی۔۔۔

۔۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ سجدہ صرف ایک کردار کا نہیں،ہزاروں لڑکیوں کی نمائندگی ہے،جو کسی نہ کسی "منال" سے گزر چکی ہوتی ہیں۔۔

ہر منال کے پیچھے کوئی ادھوری بیٹی،خاموش بچی،یا attention کی بھوکی روح چھپی ہوتی ہے،،

اور ہر ایسی روح صرف ایک سجدے سے جُڑ سکتی ہے۔۔۔۔۔

"اب میں لوٹ آئی ہوں"

)منال کے سجدے کی زبان(

نہ آنکھوں میں وہ چمک باقی،

نہ لفظوں میں اب وہ بانکپن،،

کبھی جو خود پہ مان تھا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آج وہی آئینہ پشیمان بن گیا ہے۔

نہ اب چہروں کی رونق بھاتی ہے،

نہ عکس میں اپنا سرور ملتا ہے،

اب دل صرف سجدے کی ٹھنڈک مانگتا ہے،

اب سکون فقط ذکرِ خدا میں ملتا ہے۔

کبھی چاہا تھا،، دنیا سن لے،

میرے ہر ادا کا چرچا ہو،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اب دل کی خلوت میں یہ تمنا ہے،

کہ بس تُو، میرے رب، مجھ سے راضی ہو۔

میں ایک ادا بننا چاہتی تھی،

نظروں کی شہزادی بننا چاہتی تھی،،

اب حیا کی چادر میں

اپنی بقیہ زندگی چھپانا چاہتی ہوں۔

اب میں واپس پلٹ آئی ہوں،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اُس دہلیز پر،

جہاں توبہ خاموش ہوتی ہے،

اور معافی گونج بن جاتی ہے۔

نہ کوئی تصویر، نہ تحریر،

بس ایک دل ہے،

جو لرز رہا ہے،،

ایک آنکھ ہے،

جو جھک رہی ہے،،

اور ایک سجدہ ہے،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جو سب کچھ کہہ رہا ہے۔

اب فقط وہ عزت درکار ہے،

جو تنہائی کی خلوتوں میں

میرے پروردگار کی طرف سے عطا ہو،

نہ وہ،،، جو بازارِ نظروں میں بکتی ہو۔

تُو نے سنبھال لیا،

جب میں خود سے بھی بیزار تھی،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تُو نے مجھے حیاء کا لباس دیا،

ان آنکھوں کے جنگل میں۔

اب میں کسی کی نظر میں نہیں،

قابِل کرم، قابِل معافی،

اور قابِل قدر بننا چاہتی ہوں،،

تیری بندی، تیری رضا،

اور تیرے نور کی طلبگار بننا چاہتی ہوں۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کمرے میں دھیمی روشنی تھی۔

منال خاموشی سے جائے نماز پر بیٹھی تھی، آنکھیں بند، ہونٹ ہلکے سے لرز رہے تھے۔

اب کی بار اس کی دعا لفظوں سے نہیں، آنسوؤں سے ادا ہو رہی تھی۔

"یا اللہ،، میں خود کو پہچان نہیں پا رہی،

جس آئینے کو دیکھ کر میں کبھی خود پر فخر کرتی تھی،

آج وہی آئینہ مجھ سے نظریں چرا رہا ہے۔

مجھے معاف کر دے۔۔

دروازہ آہستہ سے کھلا۔

منال نے جلدی سے آنچل درست کیا، اور چہرہ پونچھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

باہر اس کے والد کھڑے تھے۔ایک شفیق، مگر سنجیدہ نگاہوں والے باپ۔

"بیٹا، کچھ بات کرنی ہے۔

منال نے ہلکی سی نظریں اٹھائیں،

"جی بابا؟

وہ کمرے میں داخل ہوئے، بیڈ پر بیٹھے، اور کچھ لمحے خاموش رہے۔

پھر نرمی سے بولے،

"میں نے آج کالج کے پرنسپل سے بات کی ہے۔

تمہارا ریکارڈ صاف ہے، بس کچھ وقت کے لیے رخصت لی گئی تھی۔

اگر تم چاہو،، تو دوبارہ کالج جوائن کر سکتی ہو۔

Clubb of Quality Content

منال کا چہرہ جیسے سُن ہو گیا۔

اُس کی سانسیں رکنے لگیں، آنکھوں میں وحشت بھر گئی۔

"بابا،، نہیں۔

آواز کانپ گئی،

"میں،، میں اب کیسے واپس جاؤں؟ سب کی نظریں،، ان کی باتیں،، اردن سر کی خاموشی،، وہ سب مجھ سے برداشت نہیں ہو گا۔

بابا نے حیرت سے اسے دیکھا،

"بیٹا، تم تو وہ لڑکی ہو جو محفل کی جان ہوتی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کیا ہوا تمہیں؟ تم تو ہر چیلنج کا جواب ہنسی میں دے دیتی تھی۔۔

منال کی آواز تھر تھرا گئی،

"بابا،، میں نے جو کھویا ہے نا، وہ ہنسی سے واپس نہیں آئے گا۔

مجھے نہیں معلوم،، اردن سر مجھے دیکھ کر کیا سوچیں گے۔

میں خود کو ان کے سامنے لاچار محسوس کرتی ہوں۔

میں اُن سے نظر نہیں ملا سکتی،،

باپ کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی۔

"بیٹا،، ہر انسان کو گرنے کا حق ہوتا ہے،

اور اللہ نے توبہ کا دروازہ ہر وقت کھلا رکھا ہے،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تو لوگ کون ہوتے ہیں فیصلہ کرنے والے؟

کیا تمہیں اللہ سے معافی مانگنے کے بعد بھی ڈر لگ رہا ہے انسانوں سے"؟

منال خاموش ہو گئی۔

بابا نے اس کا ہاتھ تھاما،

"تم کالج نہیں چھوڑ رہی ہو، تم اپنا مستقبل چھوڑ رہی ہو۔

اگر تم نے ہار مانی تو یہ نہ صرف تمہاری شکست ہو گی،

بلکہ اُن سب لڑکیوں کی بھی، جو تمہیں دیکھ کر خود کو مضبوط سمجھیں گیں۔

منال کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بابا،، اگر میں واپس گئی، اور اردن سر نے مجھے نظر انداز کیا،،

تو میں ٹوٹ جاؤں گی۔۔

بابا نے دھیرے سے کہا،

"تو مت چاہو کہ وہ تمہیں دیکھیں،

بس یہ چاہو،، کہ تم خود کو دوبارہ دیکھ سکو۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

منال نے پہلی بار ایک لمبی سانس لی۔

یہ جملہ، جیسے اندر کے شور پر مرہم رکھ گیا ہو۔

کمرے میں سکوت تھا۔

دعا، پچھتاوا، باپ کی شفقت۔

اور بیٹی کی خاموشیاں،

سب ایک لمحے میں سمیٹ گئے۔۔

بابا کے جانے کے بعد منال کمرے میں تنہا بیٹھی تھی۔

مگر یہ تنہائی اب ویسی نہ تھی۔ جو پہلے اسے ڈراتی تھی۔

اب وہ تنہائی ایک آئینہ بن گئی تھی،

جس میں اسے اپنی اصل صورت دکھائی دینے لگی۔

منال نے آہستہ سے پردے ہٹائے، چاند کی روشنی کمرے میں داخل ہوئی،،

جیسے اللہ پاک نے خود اسے تھپکی دی ہو۔

وہ آہستہ سے آئینے کے سامنے آ گئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہی آئینہ، جس کے سامنے کبھی وہ گھنٹوں خود کو دیکھتی تھی،

لب اسٹک، کاجل، بالوں کے انداز،،

اب وہ سب بے معنی لگ رہا تھا۔

وہ دیر تک خود کو دیکھتی رہی، پھر دھیرے سے بولی،

"منال،،، تم نے جو کھویا، وہ تمہیں بدلنے کے لیے کافی ہے۔

لیکن اب وقت ہے،، خود کو واپس لینے کا۔۔

اس نے آہستگی سے الماری سے ایک اسکارف نکالا،،

سفید، نرم کپڑے کا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جیسے پاک نیت کا پہلا لمس۔

وہ اسے سر پر اوڑھنے لگی،ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔

مگر دل میں ایک عزم بیدار ہو رہا تھا۔

"اب میں کسی کے لیے نہیں،،اپنے رب کے لیے جینے جا رہی ہوں۔

میں ہار ماننے نہیں،ہدایت کو تھامنے جا رہی ہوں۔میں خود کو چھپا کر آزاد ہو جاؤں گی"۔

اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے،

مگر اس بار وہ آنسو کمزوری کے نہیں تھے،بلکہ قبولیت کی زمین پر گرنے والے پہلے موتی تھے۔

"میں اب نظر بننے نہیں، نظر سے بچنے جا رہی ہوں۔ میری خوبصورتی اب پردے میں محفوظ ہو گی، میرے لفظوں میں حیا ہو گی،

اور میری راہوں میں اللہ کی حدیں ہوں گی۔

اس نے اسکارف ٹھیک کیا۔

آئینے میں اپنا عکس دیکھا۔

ایک نئی منال،،

جس کے چہرے پر خاموشی تھی، مگر سکون بھی۔

اس نے دل ہی دل میں کہا:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اے میرے رب،،میں تیرے دروازے پر لوٹی ہوں۔

یہ در تیرے سوا کسی نے کھولا نہ تھا،،

اور اب میں اس کو بند بھی نہیں ہونے دوں گی۔

تو تھام لے،،

کیونکہ اب میں،،صرف تیری ہوں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کمرے میں اذان کی آواز گونجی،،

اور منال،نیت کے ساتھ وضو کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

۔۔۔۔

کالج کا ماحول اب ویسا نہ تھا جیسا ایک ماہ پہلے ہوا کرتا تھا۔

اب راہداریوں میں لفظوں کا شور نہیں،

نگاہوں کا سکوت تھا۔

دیواروں پر کمزور ہنسیوں کے بجائے خاموش وقار برس رہا تھا۔

پچھلے دنوں میں جو ہوا۔

وہ استاد برطرف، نئی پالیسیز، اور اردان سر کا قائدانہ کردار،

سب نے مل کر کالج کو ایک نیا رخ دے دیا تھا۔

اس صبح سورج تھوڑا نرم تھا،

جیسے وہ بھی اس نئے آغاز کو سہل بنانا چاہتا ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

طلبہ آ رہے تھے، گروپس بن رہے تھے،

مگر اب نظروں میں بے باکی کی جگہ احترام تھا،

اور الفاظ میں بے احتیاطی کی جگہ سمجھ داری۔

اسی ماحول میں وہ داخل ہوئی۔۔منال۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مکمل عبایا،سادہ حجاب،

نہ لپ اسٹک،نہ بلند چال،

بس ایک خاموش دعا کی صورت۔

راستے میں چند لڑکیاں حیرت سے اُسے دیکھنے لگیں،

کچھ نے سرگوشی کی،

"یہ منال ہے؟

"کتنی بدل گئی ہے نا؟

لیکن کوئی جملہ ایسا نہ تھا جو زخم بنے۔

کیونکہ فضا میں اب زخم لگانے کی آزادی نہیں رہی تھی۔

اردان سر کی موجودگی نے ادارے کو پُرعزت حدود کا ادارہ بنا دیا تھا۔

منال نظریں جھکائے چل رہی تھی،

ہر قدم اُس کے لیے آزمائش تھا،

مگر اُس کے دل میں سکون تھا،

وہ اللہ کی پناہ میں تھی اب۔

اردن سر کلاس کی طرف جا رہے تھے،

درمیانی راہداری میں اُن کی اور منال کی نگاہیں ٹکرائیں۔

ایک لمحے کے لیے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نہ غصہ،

نہ ملامت،

نہ بے نیازی۔

بس خاموشی،، جس میں تحسین چھپی ہوئی تھی۔

اردن نے دھیرے سے سر ہلایا۔

ایک ایسی تائید، جو الفاظ کے بغیر بہت کچھ کہہ گئی۔

منال نے نظریں جھکائیں، اور دل میں بس اتنا کہا،

"شکریہ"، کہ آپ نے صرف میری غلطی نہیں دیکھی،

میری واپسی کو بھی پہچانا۔۔

کلاس کا وقت شروع تھا۔

طلبہ آہستہ آہستہ کلاس کی طرف جا رہے تھے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

منال بھی خاموشی سے چلنے لگی۔

اب وہ پہلے جیسی بلند آوازوں والی منال نہیں رہی تھی۔

نہ کانچ جیسے غرور والی،

بلکہ اب وہ ہر قدم سنبھال کر رکھتی تھی،، جیسے کوئی خزانہ اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تبھی سامنے سے اقرا آتی دکھائی دی۔

منال لمحے بھر کو رُک گئی۔

دل میں ایک ہلکا سا لرزہ آیا۔

اقرا، وہی دوست،، جسے کبھی وہ سننے کا وقت نہیں دیتی تھی،

جو اُسے بار بار تنبیہ کیا کرتی تھی،

اور جس کی باتیں وہ مذاق میں ٹال دیتی تھی۔

اقرار کی، نظریں اٹھائیں۔

مسکرائی،

وہی سکون بھری مسکراہٹ، جو صرف قناعت کرنے والے لوگوں کے چہروں پر ہوتی ہے۔

Clubb of Quality Content

"السلام علیکم منال۔

"وعلیکم السلام"،

منال نے آہستہ جواب دیا،

" کیسی ہو؟

اقرا نے محبت سے اس کے حجاب کو دیکھا،

پھر آنکھوں میں چمک کے ساتھ بولی،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آخر کار،، تم واپس آ گئیں۔

اور وہ بھی اپنے اصل میں۔

منال کا گلا رندھ گیا۔

"پتا ہے اقرا، تم جو ہمیشہ کہتی تھی نا،، میں ان کاموں میں نہ پڑوں، دور رہوں۔ اور یہ بھی کہ اللہ جب کسی کو پسند کرتا ہے، تو اُسے واپس بُلا لیتا ہے،،

تو اب سمجھ آیا۔

مجھے واپس بُلا لیا گیا۔

اقرا نے اس کا ہاتھ تھاما،

مجھے بھی بلا لیا گیا ہے، اور میں جانتی تھی۔

تم ہمیشہ اندر سے بہت خوبصورت تھی،

بس تھوڑی دیر کے لیے روشنیوں کی چمک میں اندھی ہو گئی تھی۔۔

منال کی آنکھوں میں نمی آ گئی،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مجھے لگتا تھا، میں کبھی لوٹ نہیں سکوں گی،،

لوگوں کی نظریں، اردن سر کی خاموشی، اور میری اپنی شرمندگی،، سب بوجھ بن گئے تھے"۔

اقرا نے نرمی سے کہا،

"جب رب معاف کر دیتا ہے،،

تو انسانوں کی نظریں محض امتحان رہ جاتی ہیں۔

اور جو امتحان میں ڈٹے رہیں، وہ ہی اصل فاتح ہوتے ہیں۔۔

Clubb of Quality Content

منال نے پہلی بار ہلکی سی مسکراہٹ سے کہا،

"اب مجھے بھی دعا بننا ہے، کسی اور کے لیے،،

جیسے تم میرے لیے تھیں۔۔

اقرا نے کہا،

"تو پھر چلو ،

مل کر کچھ نیکی کے منصوبے سوچتے ہیں۔

کالج بدل چکا ہے،،

اور اب ہمیں اِسے پیار سے قائم رکھنا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

منال نے اثبات میں سر ہلایا،

پھر دھیرے سے دل میں کہا،

"اللہ کا شکر ہے، اُس نے مجھے کسی اور کے سہارے کے بجائے،

اپنے قرب سے سنبھالا۔

اب میں لوٹ آئی ہوں،،

اور اب کبھی واپس نہیں جاؤں گی۔۔

وہ دونوں کلاس روم میں داخل ہوئیں تو طلبہ نے سلام کیا۔

اس بار نہ ہنسی تھی، نہ تجسس،

بس عزت،،، جو پہلی بار محسوس ہوئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کمرے کی پچھلی کھڑکی سے دھوپ اندر آ رہی تھی،

جیسے روشنی اُس کی طرف خود چل کر آئی ہو۔

اردن سر دور کھڑے تھے،

لیکن ان کے چہرے پر وہ خاموش مسکراہٹ تھی،

جو صرف وہ استاد رکھتے ہیں،

جو اپنے شاگردوں کو گرتے، سنبھلتے،

اور پھر عزت سے اٹھتے دیکھتے ہیں۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

۔۔۔۔

دھوپ، بہاولپور کے آسمان پر خاموشی سے پگھل رہی تھی۔

دروازے کے باہر قدموں کی چاپ جیسے ماضی کی دہلیز پر لوٹ آئی ہو۔

فریشہ، سفید دوپٹہ حجاب سمیٹے، آہستہ سے پھوپھو کے گھر کے صحن میں داخل ہوئی۔

اس کی آنکھیں، دیواروں پر لکھی یادوں کو چھو رہی تھیں۔

یہی دیواریں، جن کے سائے میں اُس نے بچپن ہنسا تھا۔

پھوپھو نے دروازے پر قدموں کی آہٹ پہ نظریں اٹھائیں،

چہرے پر حیرانی کے ساتھ خوشی بھی تھی۔

"فریشہ بیٹا،،تُو؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فریشہ دوڑ کر لپٹ گئی،

"پھوپھو،،میں سچ کہوں،بہت یاد آتی تھیں آپ۔یہاں کی ہَوا بھی دُعا جیسی لگتی ہے۔۔

پھوپھو کی آنکھیں بھیگ گئیں،

"میں بھی تیری مسکان کے لیے رب سے دعا کرتی ہوں۔

اتنے میں ماہین کمرے سے نکلی،

فریشہ اُسے دیکھتے ہی خوشی سے چمک اٹھی،

"ماہین،،،تُو تو اور بھی پیاری لگنے لگی ہے،،یاد ہے ہمیں وہ چھت پر بیٹھ کر ستارے گننا؟

ماہین ہنس پڑی،

"یاد ہے سب کچھ،بس تُو ہی دور ہو گئی تھی۔

فریشہ نے چاروں طرف نظر دوڑائی اور دھیرے سے پوچھا،

"اور وہ،،، بھائی کہاں ہیں؟ سب سے زیادہ میں اُن کو یاد کرتی رہی،، بچپن کی شرارتیں اب بھی دل میں گونجتی ہیں۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھوپھو نے مسکرا کر کہا،

"وہ کام پہ گیا ہے بیٹا، بس ابھی آتا ہی ہو گا۔۔

فریشہ نے دل ہی دل میں جیسے کوئی دعا کی ہو،

"ربا، وہ لمحے پھر سے لکھ دے،، جن میں ہم سب اکٹھے ہنستے تھے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فضا میں کچھ دیر کے لیے سچ میں وہی پرانا سکون اتر آیا تھا۔

ایک مکمل مگر ادھورا سا لمحہ،، جیسے کوئی دعاؤں سے لپٹا خط، جو بس بھیجا گیا ہو۔۔ جواب کا انتظار ابھی باقی ہو۔۔

در و دیوار پر چھاؤں کی چادر تنی ہوئی تھی۔

پھو پھو کا صحن، وہی پرانا سا، ویسا ہی پر سکون، جیسے وقت نے یہاں رکنے کی قسم کھا رکھی ہو۔

فریشہ ماہین کے ساتھ صوفے پر بیٹھی تھی۔ ان کے بیچ میں چائے کی خوشبو، اور آنکھوں میں بیتے لمحوں کی جوت تھی۔

"یاد ہے ماہین؟ ہم دونوں کیسے اماں کی چادریں اوڑھ کے دلہن بن جایا کرتے تھے؟

فریشہ ہنسی میں چھپی اداسی کو چھپانے لگی۔

ماہین نے مسکرا کر سر ہلایا،

"اور تُو ہر بار کہتی تھی، 'میں دلہن بنوں گی، تم سہیلی'، اور میں راضی ہو جاتی"۔

پھوپھو اُن کی باتوں میں شامل ہوئیں، چائے کا کپ تھماتے ہوئے،

"بس، وہ دن تو جیسے خواب ہوئے۔ اب سب بڑی ہو گئیں،، خیال بڑے ہو گئے، مگر دل وہی بچے ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دروازے کے باہر شام کی روشنی نرم پڑنے لگی تھی۔

صحن میں چائے کی خوشبو تیر رہی تھی، ماہین کی ہنسی اور فریشہ کی آنکھیں پرانی یادوں میں بھیگ رہی تھیں۔

پھوپھو نے جیسے ہی دروازے کی طرف دیکھا،

اُن کے چہرے پر وہی نرم سا سکون اتر آیا۔

"بس آ گیا تمہارا بھائی"

اور لمحے بھر بعد"

دروازہ کھلا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور وہ داخل ہوا"

آہستہ، سلیقے سے" جیسے کوئی دعائے نیم شب، در پر خاموشی سے آجائے۔

قد لمبا، کشادہ شانے،

اور وہ بنک سے آرہا تھا۔

تن پر پریس شدہ آسمانی رنگ کی ڈریس شرٹ،

نیچے ڈارک نیوی بلو ٹراؤزر اور ہاتھ میں ایک سفید فائل کا فولڈر۔

شرٹ کی آستینیں تھوڑی موڑی ہوئی تھیں،

اور کلائی پر سیاہ چمڑے کی سادہ گھڑی بندھی تھی۔

چہرہ صاف، گندمی رنگت اور پیشانی پر وہی سوچوں کی لکیر،

جیسے ہر سوال کے پیچھے ایک دعا چھپی ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مگر،

آنکھیں۔

وہی اصل پہچان۔

گہری سیاہ آنکھیں، جو مکمل رات جیسی تھیں۔

ایسی سیاہی جس میں سکون بھی تھا، سوال بھی۔

ایسا رنگ جو روشنی سے نہیں، سجدوں سے جگمگاتا ہو۔

راحمیر سلطان، آہستہ سے چلتا آگے آیا۔۔

فریشہ نے پلٹ کر دیکھا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ماہین چہکی،

"لو جی! آ گئے راحمیر بھائی۔ ابھی آپ کی بات ہی ہو رہی تھی۔

راحمیر نے نظریں جھکا کر آہستگی سے سلام کیا،

"السلام علیکم"،

فرشہ نے جلدی سے کپ رکھتے ہوئے مسکرا کر جواب دیا،

"وعلیکم السلام، راحمیر بھائی،،

راحمیر کی نگاہوں میں خوشی کی ایک نرم جھلک تھی،

جیسے وہ بہن کے لوٹ آنے پر سکون کی سانس لے رہا ہو۔۔

Clubb of Quality Content

" کیسی ہو، فرشیہ؟

اُس نے نرمی سے پوچھا۔

فرشہ کے لب ہولے سے لرزے،

"اب یہاں آ کر ٹھیک لگ رہا ہے،، آپ سب کو بہت یاد کیا۔۔

راحمیر نے فائل میز پر رکھی،

اور اُس کے پہلو میں بیٹھتے ہوئے کہا:

"یاد تو ہم نے بھی کیا، مگر ہمیشہ دُعا کے ساتھ،،

کہ تم جہاں بھی رہو، اپنی پہچان نہ کھو دینا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں کپڑے بدل لوں؟

اُس کی آواز نرمی سے ہوا میں گھلی،

مگر اُس میں ایک عجیب سی شرمگینی اور اجازت طلبی تھی۔

جیسے اپنے ہی گھر میں بھی وہ کسی کا دل توڑنے سے ڈرتا ہو۔

پھوپھو نے محبت سے دیکھا،

"جاؤ بیٹا، دن تمہارا بھاری ہوتا ہے،، تھوڑا سکون لے لو۔

راحمیر سر ہلا کر مُڑا،

اور کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

نہ آواز، نہ بوجھ،

بس ایک خالی کپڑے کی طرح ہلکی چپ،

جو صرف وہی لوگ چھوڑتے ہیں،

جو اپنے اندر بہت کچھ اٹھا کر چلتے ہیں۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کمرے سے وضو کے پانی کی آواز تھم چکی تھی،

اور اب، صحن کی ایک طرف خاموشی سے سفید رنگ کی جائے نماز بچھی جا رہی تھی۔

راحمیر سلطان،

ہاتھوں میں وضو کی نمی،

اور آنکھوں میں وہی گہری سیاہی۔

جو دنیا کی روشنی سے زیادہ، دل کے سچ کو جذب کر سکتی تھی۔

وہ نرمی سے سجدے میں جھکا،

کوئی لفظ نہیں، کوئی صدا نہیں۔

بس ماتھے کی مٹی، اور دل کی خاکساری۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

فریشہ دور کھڑی تھی۔

چائے کی پیالی اس کے ہاتھ میں اب بھی تھی، مگر پیالی میں موجود چائے سے زیادہ اُس کے دل کے اندر کچھ ہلنے لگا تھا۔

یہ وہ راحمیر تھا جو کچھ لمحے پہلے بینک کی فائلیں لیے آیا تھا،

مگر اب وہ کسی دفتر کا افسر نہیں،

کسی دعا کا چراغ لگ رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ وہ شخص ہے جو اپنے رب کے سامنے جھکتا ہے،

اور باقی سب اُس کے اندر کے سجدے کو دیکھ کر ادب سے خاموش ہو جاتے ہیں،،،

راحمیر نے سجدے سے سر اٹھایا،

لبوں پر ہلکی سی تسبیح کی چمک،

اور نگاہیں نیچی،

جیسے وہ جانتا ہو کہ سکون کی کوئی بھی شکل۔ کبھی بلند آواز میں نہیں آتی۔

فریشہ دور کھڑی،

دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے۔

خاموشی سے اُسے دیکھ رہی تھی۔

نہ جیسے کوئی بھائی کو دیکھ رہا ہو،،

نہ دنیاوی تعلق، نہ رسم،،

بس ایک عظیم شخص کا سجدے میں جھکنا، اور اُس عظمت کی پرچھائیں اپنی ذات پر محسوس کرنا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فریشہ کی آنکھوں سے آنسو نہ بہے،

لیکن دل کے اندر کچھ ٹوٹا بھی نہیں۔

بلکہ جُڑ گیا۔

میرا بھائی،،

نہ بلند آواز میں بولتا ہے،

نہ اپنی عبادت دکھاتا ہے،،

بس وہ ایسے سجدے کرتا ہے،

جنہیں دیکھ کر میں خود کو چھوٹا محسوس کرتی ہوں۔

اور مجھے فخر ہوتا ہے،،

کہ میرے گھر میں رحمت نے بھائی کا روپ لے رکھا ہے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کچھ دیر بعد،راحمیر اپنے کمرے سے باہر آیا،فریشہ اور ماہین اپنی باتوں میں لگی تھی۔ پھر دونوں کی نظر راحمیر پہ ٹھہر گئی۔۔دونوں کے منہ سے ماشاءاللہ نکلا۔۔

لمبا قد،اور لباس ہلکا سفید کُرتہ اور خاکی ویسٹ کوٹ،

جیسے سادگی اور شرافت نے مل کر بدن کو چھوا ہو۔

بال ماتھے سے ذرا پیچھے، ترتیب سے، مگر مصنوعی انداز سے پاک۔

جیسے اس نے خود آئینے سے نہیں، سجدے سے سنوارے ہوں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چہرہ تھکن سے خالی، مگر وقت کی سمجھ سے بھرپور۔

پیشانی پر سنجیدگی کی گہری لکیر،

اور آنکھیں،

وہی آنکھیں، جو دیکھتی نہیں، محسوس کرتی تھیں۔۔۔

"چہرے پر ہلکی سی داڑھی تھی،

نہ بہت گھنی، نہ مصنوعی تراشی ہوئی،

بس اتنی جتنی سجدے سے اٹھے ہوئے شخص کو زیب دیتی ہے۔۔

وہ داڑھی جیسے سجدوں کی نشانی ہو،

نہ فیشن کی، نہ اظہار کی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بلکہ خاموشی سے وقار سنبھالنے والی چادر۔

جب وہ مسکرایا،

تو وہ ہلکی داڑھی اُس کے چہرے کے کناروں سے،

اُس کی باتوں کی نرمی کو اور بھی معتبر بنا گئی۔۔

ناولز کلب
Clubby Quality Content

ماہین نے آنکھوں میں شرارت سجا کر فریشہ کی طرف دیکھا،

اور ہولے سے بولی،

کیا ہمہارے بھائی کے اندر واقعی کوئی الگ مٹی ہے؟

یا صرف ہم پر اُس کے سجدوں کا اثر ہے؟

فرشہ نے اُس کی طرف دیکھا،

راحمیر نے صحن کے پودوں پر ایک نظر ڈالی،

اور ماں کی طرف بڑھ گیا۔

فریشہ نے دھیرے سے کہا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نہیں ماہین

وہ الگ نہیں،

وہ بس ویسا ہے جیسا ہم دُعاؤں میں مانگتے ہیں،،

خاموش، سچا،،اور رب کی رضا میں ڈوبا ہوا"۔

ماہین نے کہا،

ایسا بھائی قسمت والوں کو ملتا ہے،

اور اگر کبھی کوئی لڑکی اُس کے نصیب میں آئی،

تو وہ صرف بیوی نہیں،

اُس کے سجدوں کی دعاؤں کی قبولیت ہو گی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

صحن میں صبح کا اجالا ابھی پوری طرح نہیں پھیلا تھا،

مگر شاہانہ کی آنکھیں جاگ رہی تھیں۔

ایسی جاگی ہوئی جیسے برسوں سے نیند اُس سے خفا ہو چکی ہو۔

اپنے کمرے کے دروازے کو آہستگی سے بند کرتے ہوئے وہ تکیے سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔

کمرہ اُس کا تھا، پر وجود جیسے کرائے پر تھا۔

کمرے کی دیوار پر ٹنگی ایک بے جان تصویر، کونے میں رکھا تپائی، اور ہلکی روشنی والا بلب۔

سب کچھ اپنی جگہ تھا،

مگر شاہانہ کو یوں لگتا تھا جیسے ہر شے اس کے اندر کی بے چینی کو چپ چاپ گھور رہی ہو۔

"یہ میرا گھر ہے۔ مگر میرا کہاں؟

جہاں دروازہ دراصل دروازہ نہیں، بس راستہ ہے کسی بھی نظر کا، کسی بھی آواز کا،،

جہاں چادر تو ہے، مگر دیوار نہیں۔

وہ کھڑکی سے باہر جھانکتی ہے۔

زاویار صحن میں بیٹھا موبائل دیکھ رہا ہوتا ہے،

اور وسیم چچا کی بیوی زور زور سے کہہ رہی ہے،

"یہ گھر تو سرکس بن گیا ہے، ہر وقت شور،، کبھی کچھ اپنی جگہ ہو بھی سکتا ہے؟

ان کے شوہر وسیم چچا اندر سے جواب دیتے ہیں:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"بس،،، ہر بار تمہیں ہی مسئلہ کیوں ہوتا ہے"؟

بچوں کی چیخ، پلیٹ کے گرنے کی آواز،

چچیوں کے جواب، چچاؤں کے طعنوں کی گونج،،

اور بیچ میں شاہانہ۔

وہ لڑکی جو پورے گھر میں کہیں نہیں ہے،

اور پورے گھر کا بوجھ دل پر لیے بیٹھی ہے۔

"کاش،، اک دیوار ہوتی۔

ایسی نہیں جو رشتے کاٹ دے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ایسی جو نظریں روک دے،

لہجے چھان لے،

اور دل کو چھوٹا سا کمرہ دے دے،

جہاں میں صرف میں ہو سکوں۔

امی نے دروازے سے ہی پکارا۔

"بیٹا ناشتہ کر لو،، آجاؤ۔

شاہانہ نے اپنی چادر کھینچی، چہرے پر اطمینان کا جھوٹا رنگ پھیلایا،

اور سر ہلایا

"جی، آتی ہوں۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مگر وہ "آنا" صرف چائے کی میز تک تھا،

حقیقت میں، وہ تو کب سے خود سے دور جا چکی تھی۔۔۔

شام ڈھل چکی تھی۔ آسمان پر ہلکی نارنجی روشنی چھا رہی تھی۔

شاہانہ صحن کے کونے میں بچھی دری پر بیٹھی تھی، اور زاویار کمرے سے باہر نکل رہا تھا۔ اپنی دوکان پہ جانے کے لئے۔

امی کی سانسیں آج پھر بھاری لگ رہی تھیں۔۔

رات کے ساڑھے نو بج رہے تھے۔

صحن کی بتی اب بھی جل رہی تھی۔

چھوٹے چھوٹے بچے دوڑتے، چیختے، روتے، پھر ہنستے، پھر لڑتے،، پھر روتے۔

کچن سے برتنوں کی کھنک،

کسی چچی کی آواز:

یہ کپ کس نے توڑ دیا؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وسیم چچا کے بیٹے کی چیخ،

"امی! یہ اس نے میری نوٹ بک پھاڑ دی،

پھر کسی اور کا قہقہہ،

پھر ایک زوردار دروازے کی آواز،، جیسے صحن میں رشتے نہیں، صرف آوازیں رہ گئی ہوں۔

کچھ دیر بعد امی، ابو اور زاویار تینوں ساتھ بیٹھے تھے۔

چائے کے کپوں سے اٹھتی بھاپ خاموشی کو ہلکا سا گرم کر رہی تھی،،

تبھی شاہانہ نے نظریں جھکائے، نرم مگر مکمل لہجے میں کہا،

"ابو،، کیا ہم اب درمیان میں دیوار بنا سکتے ہیں؟

سب چونکے۔

زاویار نے پلٹ کر اُسے دیکھا،

ابو نے ہلکی حیرت سے پوچھا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کس دیوار کی بات کر رہی ہو، بیٹا؟

شاہانہ نے اپنا پلّو تھوڑا اور کھینچا،

اب کی بار آواز دھیمی تھی، مگر لفظوں میں وقت کی تھکن تھی،

"پہلے مجھے محرم، نامحرم کا فرق نہیں پتا تھا ابو،،

پر اب ہے۔

اب محسوس ہوتا ہے، جب کوئی آئے۔ جب آپ کے چچا کے، ماموں کے بیٹے اندر آئیں

اب ہر آہٹ اجنبی سی لگتی ہے۔۔۔

ابو خاموش تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ کے ماموں اور چچا کا خاندان ہے، ان کی بیویاں، ان کے بیٹے،

اور اب ان کے بچوں کے بھی بچے۔

کتنا شور ہوتا ہے ابو،،

امی دن رات دوائیاں کھاتی ہیں کبھی کیسی طبیعت،

آدمی سو بھی نہیں سکتا سکون سے۔

اب ہمیں بھی کوئی ایک جگہ، ایک حد، ایک خاموش گوشہ چاہیے۔

بس وہ دروازہ بند کر دیں ابو۔ بس وہ راستہ روک دیں۔۔

ابو نے سر جھکایا، جیسے اس لمحے میں سب کچھ سچ دکھ رہا ہو۔

زویار نے آہستہ سے کہا،

"امی کو دیکھیں، واقعی یہ سب اُن کے لیے بوجھ بنتا جا رہا ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ابو نے سر ہلایا، "ٹھیک ہے، میں دیکھوں گا کچھ،، بات کروں گا سب سے۔

لیکن،، تبھی آہٹ ہوئی کسی کے آنے کی۔ دادی اندر آ گئیں۔

چادر میں لپٹی، آنکھوں میں عمر کی گہرائی اور لہجے میں رشتوں کا وزن۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا بات ہو رہی ہے؟

ابو نے ہلکے سے بتایا،

"بس کچھ سوچ رہے تھے،، شاہانہ چاہتی ہے کہ دیوار بنا دیں درمیان میں۔

دادی کا چہرہ بدل گیا،

"بس یہی تو رہ گیا تھا،

میرا خاندان بٹ جائے،

یہی تو رشتہ ہے جو ساتھ ہے،

اب اس میں بھی دیوار؟

جانے کہاں سے آ گیا یہ زمانہ،،،

جہاں بیٹیاں گھر میں پردہ مانگنے لگیں۔

یہ کیسی باتیں ہو رہی ہیں؟

میرا خاندان ٹوٹے گا؟

بیٹیوں نے اب رشتوں میں دیواریں بانٹنی شروع کر دیں؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پہلے کپڑوں کا پردہ ہوتا تھا،

اب دیواروں کا؟

یہ کیا نئی تعلیم ہے"؟

اور وہ چلی گئیں۔۔

بلکل ویسے ہی جیسے ہر بار کسی بیٹی کی آواز کو "بغاوت" کہہ کر ٹال دیا جاتا ہے۔

جیسے ہر بار کی طرح اس بار بھی محبت کی آڑ میں خود غرضی جیت گئی۔۔

۔۔۔

دھوپ کڑی تھی، مگر شاہانہ اپنے کام میں مشغول تھی۔

نل کے قریب وہ کپڑے دھو کر، انہیں بالٹی میں رکھ چکی تھی۔

بس ایک لمحے کو ادھر اُدھر دیکھا۔۔

پھر اچانک،،

شور۔

"یہ میرا کھلونا ہے۔

"نہیں! میں نے پہلے لیا تھا۔

"امی! دیکھیں، اس نے مجھے مارا۔

ساتھ والے حصے سے بچوں کے چیخنے کی آوازیں آنا شروع ہو گئیں۔

پھر ساتھ والی چچیوں کی آوازیں

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تمہارے بچے ہی ہمیشہ فساد کرتے ہیں۔

"اپنے بچوں کو سنبھالو پہلے۔

برتن گرنے کی آواز، ایک بچہ زور زور سے روتا،

اور دو عورتیں چیختی چلاتی،

گھر کا ہر گوشہ جیسے لرزنے لگا ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ وہیں کھڑی رہ گئی۔

کپڑوں والی بالٹی ہاتھ سے چھوٹتے چھوٹتے بچی،

اور وہ ایک قدم پیچھے ہٹ کر ستون کے سائے میں جا کھڑی ہوئی۔

آنکھیں بند کیں،

مگر آوازیں بند نہ ہو سکیں۔

"یہ میرا گھر ہے؟

جہاں دیوار بھی نہیں،

اور کوئی حد بھی نہیں؟

جہاں شور میری سانسوں سے گزر کر دل میں سوراخ کر دیتا ہے؟

کتنی بار کہوں کہ یہ بچے شور نہ کریں،،یہ عورتیں پھر ادھر ہی اس سائیڈ آ کر ہی چیختی ہیں۔۔

آنکھیں کھولیں تو ایک بچہ اس کے دروازے کی چوکھٹ پر بیٹھا،

ہانپتا،روتا،ناک بہاتا،اور ساتھ میں ایک چچی سائیڈ سے سے جھانک رہی تھی،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ارے بیٹا اسے ادھر ہی بٹھاؤں، جب تک وہ چپ نہ ہو۔

شاہانہ،، تھوڑا خیال رکھنا بچے کا۔۔

شاہانہ کا خون کھول اٹھا۔

مگر آواز پھر بھی نہیں نکلی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بس دل میں ایک بھاری جملہ اترا،

"کسی کا بچہ،

کسی کی لڑائی،

اور میری خاموشی۔

یہ رشتے نہیں، یہ زنجیر ہے۔۔۔

شاہانہ بالٹی کو ہاتھ سے تھامے کھڑی تھی،،

جب ساتھ والے حصے کا شور بڑھنے لگا۔

بچوں کی لڑائی اب چیخ و پکار بن چکی تھی۔

"یہ میرا سوئچ آن کر دیا! میری کار خراب کر دی۔۔

"تمہارے بچے ہی روز فساد کرتے ہیں،،،

پھر چچی کی وہی تیز زبان،

دوسری چچی کا تلخ جواب،

اور پھر وہ سب کچھ جو شاہانہ کو ننگے کانوں سے سننا نہیں تھا، مگر وہ ہر روز سنتی تھی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

عجیب بے ہودہ کام ہیں ان کے۔۔پتہ نہیں کیا ہے ان کو کیسی باتیں کرتی ہیں۔پتہ نہیں یہ دیوار کب آئے گی۔۔آ بھی گئی تو آوازوں سے جان کیسے چھوٹے گی۔۔۔

شاہانہ گہرا سانس بھرتی دل ہی دل میں خود سے مخاطب تھی۔اور کپڑے تار پہ ڈالنے لگی۔۔

" ہم مڈل کلاس کے لوگ اگر کبھی گھروں میں دیوار مانگ لیں،

تو ہمیں انا پسند کہا جاتا ہے۔

اگر خاموش رہیں، تو ہمیں بے غیرت سمجھا جاتا ہے۔

اور اگر پردہ کریں، تو کہتے ہیں: آخر تم کون ہو؟

جب رشتے حدوں سے باہر نکل آئیں،

تو دیواریں گناہ نہیں ہوتیں،،پناہ بن جاتی ہیں۔۔۔

۔۔۔

کلاس کی آخری گھنٹی بجی تو پورے ہال میں جیسے جان آ گئی،

قہقہے، بستوں کی چر چراہٹ،

اور سوالوں کے شور میں سب گھل مل گیا۔

لیکن شاہانہ،،،

وہ اپنی سیٹ سے اٹھی،

ایسے جیسے کوئی دلی دعا ختم کر کے جائے۔

چپ، سراپا لحاظ،

دوپٹے کی گرہ اور آنکھوں کی نمی ساتھ لیے۔

کندھے پر بیگ، ہاتھ میں رجسٹر،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ بنا کسی کو دیکھے راہداری کی طرف چل دی۔

فرش پر اُس کے نرم، دبے قدموں کی چاپ شاید صرف ایک نے سنی۔

انابیہ نے۔

پیچھے سے آواز دی،

"رُکو تو سہی، رائل کوئین۔

کدھر جا رہی ہو اکیلی یوں چپ چاپ؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ پلٹی، ہلکی سی مسکراہٹ نے اُس کے تھکے چہرے کو بس لمحے بھر کو جگایا۔

کینٹین جا رہی تھی،، تھوڑا پانی لینا ہے۔۔

انابیہ بغور دیکھنے لگی۔

"پانی لینے جا رہی ہو یا،، آنکھوں کو نم کرنے؟

کیا ہوا شاہانہ؟ آج کچھ الگ ہے آپ کے چہرے پر۔۔

شاہانہ نے چند لمحے خاموشی میں گم ہو کر،

پھر سر جھکاتے ہوئے کہا،

"جانتی ہو انابیہ،،میں جوائنٹ فیملی میں رہتی ہوں؟

وہ جہاں سب رہتے ہیں۔

سوائے میرے۔

انابیہ کا چہرہ ٹھٹک گیا۔

شاہانہ نے دھیرے دھیرے چلنا شروع کیا،

وہ ساتھ ساتھ چلنے لگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"گھر میں سب کا آنا جانا،،

کسی کے لیے کوئی پردہ نہیں۔ابو کے

چچاؤں کے بیٹے،ماموں کے بیٹے،

ان کی بیویاں،ان کے تانے،

ان کے بچوں کا شور،،

میری نیند،میری نماز،

میری سوچ،،سب اِن آوازوں میں کھو گئی ہے انابیہ۔۔

انابیہ خاموش تھی۔

وہ سیڑھیوں کے قریب پہنچ گئیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ نے دیوار کے سائے میں کھڑے ہو کر آنکھیں بند کیں،

"میں اس گھر میں ہوں،

مگر گھر مجھ میں نہیں۔

میں ان رشتوں کے بیچ زندہ ہوں،

مگر یہ رشتے مجھے روز مار دیتے ہیں۔۔

مجھے کچھ نہیں چاہیے،

بس ایک دروازہ،، جو صرف میرے لیے بند ہو۔

تاکہ دنیا رک جائے،

اور میں تھوڑی دیر کے لیے بس 'خود' بن جاؤں۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ سیڑھیوں پر بیٹھی تھی، چپ چاپ،

نظر نیچے،

ذہن شاید اُس دیوار پر رکا ہوا تھا،، جو ابھی بنی نہیں،

اور وہ خاموشیاں جو کسی کو سنائی نہیں دیتیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انابیہ ساتھ آ کر بیٹھ گئی۔

تھوڑا قریب، تھوڑا ڈھیٹ سا انداز۔

چند لمحے گزرے، پھر انابیہ نے سر اس کے کندھے پر رکھ دیا۔

"مجھے لگتا ہے آپ انسان نہیں، دیوار ہو،،

سارے رشتے ٹیک لگا کے کھڑے ہیں آپ پر۔

شاہانہ کا ہونٹ کانپا،

وہ جانتی تھی یہ مزاح نہیں، سچ تھا۔ مگر محبت سے لپٹا ہوا۔

انابیہ نے آنکھیں بند کر کے کہا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں نے سوچا ہے،

اگر آپ دیوار ہو،

تو میں آپ کے ساتھ وہ پینٹنگ بنوں گی

جس سے سب کو آپ خوبصورت لگو

کمزور نہیں۔۔

شاہانہ نے ایک چھوٹی سی ہنسی روکی،

مگر آنکھیں نم ہو گئیں۔

انابیہ نے فوراً انگلی سے اس کی آنکھ کی نمی چھوئی،

"بس بس! رونا نہیں۔

آنسو آپ پر اچھے نہیں لگتے۔

آپ پر تو صرف وہ لہجہ جچتا ہے

جو سب کو خاموش کرا دے،

اور صرف آپ کی آنکھ بولے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ نے چہرہ موڑ لیا، جیسے کچھ چھپانا چاہا۔

انابیہ جھٹ سے بولی،

"دیکھو نا، آپ کے چہرے پر یہ اداسی ایسے لگتی ہے جیسے چائے میں نمک ڈال دیا ہو۔ پینے کا دل بھی نہ کرے، اور پھینکنے کا حق بھی نہ ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ بے ساختہ ہنس دی۔

انابیہ نے فوراً کہا،

"بس! یہی ہنسی چاہیے مجھے"

روز روز چچیوں کے تانے، دیواروں کی کہانیاں،

اور آپ کی ساری تھکن،

میں سب پیک کر کے پھینک دوں گی ڈسٹرں بن میں۔

آپ بس ہنسا کرو،،

کیونکہ آپ رائل کوئین ہو،

اور رانیوں کی آنکھیں کبھی بھیگتی اچھی نہیں لگتیں۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انابیہ نے آہستہ سے شاہانہ کے دوپٹے کا ایک کونا تھاما،

اور چہرے پر رکھتے ہوئے کہا،

"یہ دوپٹہ مت گرنے دینا،

کیونکہ جو لڑکیاں چپ رہتی ہیں،،

دنیا اُن کی چپ سے ڈرنا بھول جاتی ہے۔۔

شاہانہ نے آنکھیں بند کر لیں،

جیسے کسی نے اُس کے اندر چھپا درد سن لیا ہو،،

بغیر کہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تب انابیہ بولی،،

آپ مجھے گیٹ آف ہیون کہتی ہیں نا؟

تو آج میں آپ کے لیے جنت کی طرف کھلنے والا دروازہ بننے آئی ہوں،،

جہاں نہ شور ہے، نہ تماشے،

بس آپ ہو، آپ کا سکون،،اور میں ہوں، آپ کے ساتھ"۔

شاہانہ کا دل جیسے ایک لمحے کو ساکن ہو گیا۔

ایسا لگا جیسے کوئی ٹھنڈی سی روشنی اس کی تھکن پر بکھر گئی ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انابیہ نے ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھا،

آپ بس میری آنکھوں میں دیکھو،

جتنی دعا آپ روز اپنے لیے مانگتی ہو،

اتنی میں آپ کے لیے روز چپ چاپ مانگتی ہوں۔

اور یاد رکھو شاہانہ،،

جس کے دروازے پر گیٹ آف ہیون کھڑا ہو،

اُسے کوئی طوفان چھو نہیں سکتا۔۔۔

شاہانہ کی آنکھوں میں پہلی بار نمی نہیں،

ایک نرم سی شُکر کی چمک تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس نے آہستہ سے انابیہ کو دیکھ کر کہا،

مجھے یہ شدت سے محسوس ہوا ہے کہ،

سکون شاید دیواروں سے نہیں،

کبھی کبھی دوستوں کی باتوں سے بھی آجاتا ہے ہے۔

"کاش ہر لڑکی کو اس کی زندگی میں ایک گیٹ آف ہیون ملے،،

جو اُسے اس وقت سنبھالے،

جب وہ خود کو سنبھالنا چھوڑ دے۔۔

انابیہ نے ہنستے ہوئے اُس کا ہاتھ دبایا،

"اور ہر گیٹ آف ہیون کو ایک رائیل کوئین ملے،

جس کی خاموشی بھی بادشاہی لگے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر دونوں ہنس پڑیں۔

اور آسمان جیسے تھوڑی دیر کے لیے جھک کر مسکرا دیا۔۔۔

رات ڈھل چکی تھی۔

سب اپنے کمروں میں جا چکے تھے،

مگر فریشہ ابھی تک لاؤنج میں بیٹھی تھی۔

چائے کا خالی کپ میز پر رکھا ہوا،

اور نظریں کہیں دور،

کسی ایسے سوال میں الجھی ہوئی تھیں

جس کا جواب لفظوں میں نہیں،

کسی وجود کی موجودگی میں تھا۔

دروازہ آہستہ سے کھلا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر سلطان آیا،

ہاتھ میں پانی کی بوتل،

قدم آہستہ، لہجہ نرم۔

"ابھی تک جاگ رہی ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فریشہ نے چونک کر دیکھا،

پھر زبردستی سا مسکرائی،

"بس نیند نہیں آ رہی تھی۔

راحمیر نے پاس بیٹھتے ہوئے کہا،

"کوئی مسئلہ ہے؟

وہ خاموش رہی،

آنکھیں جھکا لیں۔

کچھ لمحے دونوں کے درمیان خاموشی رہی۔

نہ چائے کی خوشبو، نہ کوئی شور۔

بس دل کی دھڑکنیں خاموش ماحول میں سنائی دے رہی تھیں۔

پھر راحمیر نے نرمی سے کہا،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"فریشہ،ایک بات کہوں؟

وہ آہستہ سے بولی:

"جی۔۔

"دیکھو،زندگی ہمیشہ ہمیں وہ نہیں دیتی جس کی ہم خواہش کرتے ہیں۔

لیکن وہ لوگ ضرور دے دیتی ہے

جنھیں ہم اپنا سہارا بنا سکیں۔۔

وہ رُکا،

پھر فریشہ کی طرف دیکھ کر سنجیدگی سے بولا:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اگر کبھی کوئی بات دل پر بوجھ بنے،

کوئی درد ایسا ہو جو زبان پر نہ آسکے،

یا دنیا کی آوازیں اتنی اونچی ہو جائیں

کہ تمھاری اپنی آواز دَب جائے۔

تو یاد رکھنا، میں ہوں۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کزن ہونے کی حدیں ختم ہو گئیں۔

اب اگر کوئی بھی تکلیف ہو۔

چھوٹی ہو یا بڑی۔

مجھے بتانا۔

میں تمھارا صرف رشتہ دار نہیں،

تمھارا بھائی ہوں۔۔

فریشہ کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی۔

وہ کچھ نہ بولی،

بس نظریں جھکا لیں،

اور ایک بے آواز آنسو گال پر بہہ گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر نے وہ آنسو نہیں پوچھا۔

بس آہستہ سے کہا،

"تمھارے ابو نے ہماری ماں کا مان رکھا تھا۔۔

اب میری باری ہے، تمھاری خاموشی کا مان رکھنے کی۔۔

فریشہ نے دل میں ایک گہرا سانس لیا،

جیسے برسوں بعد کسی کو بھروسے کے قابل پایا ہو۔۔۔۔

راحمیر سلطان اب بھی اُسی انداز میں بیٹھا تھا۔

نرم لہجہ، مضبوط آنکھیں، اور ایک ایسا سکون

جسے صرف وہی لوگ بانٹ سکتے ہیں جو خود دھوپ میں جلے ہوں۔

فریشہ نے چند لمحوں بعد

آہستہ سے اُس کی طرف دیکھا،

اور شاید پہلی بار دل کی گہرائی سے سوال کیا،

"راحمیر بھائی،، آپ کا کام کیسا ہے؟

راحمیر نے مسکرا کر پانی کی بوتل میز پر رکھی،

اور کچھ لمحوں کے لیے جیسے یادوں میں کھو گیا۔

پھر کہا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں ریلیشن شپ مینیجر ہوں اسلامی بینکنگ میں ہوں۔

لوگوں کے مالی معاملات دیکھتا ہوں،

لیکن صرف سودے نہیں کرتا،

سکون بھی بانٹنے کی کوشش کرتا ہوں۔۔

فریشہ نے دلچسپی سے پوچھا،

"اسلامک بینکنگ؟ مطلب بغیر سود کے؟

راحمیر نے سر ہلایا:

"ہاں، وہی۔

جہاں لین دین میں صرف نفع نہیں، نیت بھی دیکھی جاتی ہے۔

جہاں حساب سے زیادہ ایمان اہم ہوتا ہے۔۔

وہ تھوڑا سا قریب ہوا۔ لیکن فاصلہ برقرار رکھتے ہوئے۔

آہستگی سے بولا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"دنیا میں اکثر رشتے اور کاروبار۔۔

یا تو فائدے کے لیے بنتے ہیں یا خوف سے۔

اسلامک بینکنگ کی خوبصورتی یہ ہے کہ

یہ انصاف، شراکت، اور نیت پر چلتی ہے۔

اور شاید اسی لیے،،، مجھے لگتا ہے کہ اصل زندگی بھی یہی مانگتی ہے۔۔

Clubb of Quality Content

فریشہ اُس کی باتوں میں کھو گئی۔

چہرے پر پہلی بار سکون کا عکس تھا۔

راحمیر نے نرمی سے بات بدلی،

"پتا ہے فریشہ،

زندگی میں اصل سکون وہ ہوتا ہے

جب تمھیں لگے کہ تمہاری کہی یا ان کہی باتیں۔

کوئی سن رہا ہے،

بغیر تمہیں جج کیے،

بغیر تم پر بوجھ ڈالے۔

بس،،ساتھ چلتے ہوئے۔۔۔

فریشہ کی آنکھیں جھک گئیں،

لیکن دل جیسے پہلی بار ہلکا محسوس ہوا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اُس نے آہستہ سے کہا:

میرے پاس ایسی فرنڈز ہیں بھائی۔۔ جو جج نہیں کرتی۔

آپ کی باتیں الگ سی ہیں،،

دل کو سمجھ آتی ہیں،

مگر زبان پر کبھی نہیں آتیں۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر کی مسکراہٹ گہری ہوئی،

شاید اس لیے کہ تم نے آج تک دل کو مکمل آرام نہیں دیا۔۔۔۔

فریشہ،،

زندگی میں کئی بار ہم مضبوط دکھائی دیتے ہیں،

ہنستے ہیں، کام کرتے ہیں، سب کا خیال رکھتے ہیں،

مگر اندر کہیں ایک کمرہ ایسا ہوتا ہے۔

جہاں ہم تھک کر بیٹھتے ہیں، روتے ہیں، اور کسی کے نہ ہونے کا دکھ محسوس کرتے ہیں۔

مجھے نہیں معلوم تمھاری زندگی میں وہ کمرہ کتنی بار بند رہا،

کتنے آنسو تم نے کسی کو دکھائے بغیر پونچھ ڈالے،

کتنی بار تمھیں لگا ہو گا کہ 'مجھے کون سمجھے گا؟

لیکن آج میں ایک بات واضح کر دوں،

تمھاری زندگی میں اگر کبھی ایسا دن آئے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جہاں تم خود کو سمجھانے میں ناکام ہو جاؤ،

جہاں تمھاری خاموشی بھی تمھیں ڈرانے لگے،

جہاں تمھیں اپنے ہونے پر بھی شک ہو،

تو اُس دن مجھے یاد کر لینا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میں تمھارا بھائی ہوں۔

خون سے بڑھ کر، احساس کا۔

اور جو رشتہ احساس پر جُڑے،

وہ اُن سے ہزار گنا مضبوط ہوتا ہے جو صرف نام کے ہوتے ہیں۔۔۔

تمھیں بتانے کی ضرورت نہیں ہو گی۔

نہ دلیل دینی پڑے گی، نہ آنکھیں جھکانی ہوں گی۔

میں اُس وقت بھی تمھارے ساتھ کھڑا ہوں گا۔

جب تمھیں لگے گا کہ کوئی ساتھ نہیں۔

اوریادر کھو فریشہ۔

تمھارے ابو نے میری ماں کا ہاتھ تھاما تھا،

تو میں تمھارا حوصلہ تھامنا چاہتا ہوں۔

مجھے کچھ نہ کہو،

بس یہ جان لو،

تمھارے اندر جو لڑکی سب کو سہارا دیتی ہے،،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اُسے بھی کوئی سنبھالنے والا ہونا چاہیے۔

اور اگر ایسا وقت آئے،،

تو میں ہونگا،،،

ہمیشہ،خاموش،مگر مکمل۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فریشہ نے راحمیر کو پکارا۔

راحمیر بھائی۔

آواز میں نمی تھی،لہجے میں احترام،

اور آنکھوں میں وہ درد جو برسوں کسی کندھے کے انتظار میں رہا ہو،،

راحمیر کے دل کو پہلی بار اُس لفظ نے چھوا۔۔

بھائی،،

بس وہ تعلق جو جیتا ہوا تھا،مانگا ہوا نہیں۔

فریشہ بولی،

"پہلی بار مجھے اپنوں کے درمیان ایسا لگ رہا ہے جیسے

میری خاموشی بھی کسی کے لیے معنی رکھتی ہے۔

اور شاید،،

پہلی بار دل چاہتا ہے کہ

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کسی کے سامنے کمزور ہو جاؤں

اور یقین رہے،،

کہ وہ مجھے جوڑ دے گا، توڑے گا نہیں۔۔

اُس کی آواز رُک گئی،

لیکن اس بار وہ خاموشی ڈری ہوئی نہیں تھی،

محفوظ تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر نے کچھ نہیں کہا،

بس نظریں جھکا کر سر ہلایا۔

کیونکہ بعض اوقات بھائی کو صرف محسوس کرنا چاہیے، بولنا نہیں۔۔۔

یہ لمحہ فریشہ کے لیے وہ تھا

جس کے بعد اُس کا اندر کچھ نرم پڑا،

اور دنیا پہلی بار،،، کم ظالم لگی۔۔

ماہین اور فریشہ لان کی جھولتی کرسی پر بیٹھی تھیں۔

شام کی چائے کی خوشبو ہَوا میں تحلیل ہو رہی تھی۔

مگر فریشہ کے چہرے پر کچھ اور ہی تحلیل ہو رہا تھا،

جیسے برسوں کی چپ آج زبان کی دہلیز پر آ گئی ہو۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ماہین نے فریشہ کی خاموشی بھانپی،

اور نرمی سے پوچھا،

"کیا سوچ رہی ہو؟ بہت گُم سم لگ رہی ہو، فریشہ"

فریشہ نے ایک گہری سانس لی،

اور وہ جملے کہے، جنھیں دل سے کہنا خود سے شکست کھانے جیسا تھا،

"ماہین"

کبھی کبھی ایسا لگتا ہے جیسے میں خود کو سمجھاتے سمجھاتے تھک گئی ہوں۔

میری رائیل کوئین(Royal Queen)

ناولز کلب
Clubs Quality Content

۔وہ ہمیشہ کہتی ہے کہ,

'اپنے حق کے لیے چپ مت رہو،

خواہ تمھیں بڑوں کے سامنے کھڑا ہونا پڑے،

ورنہ تمھاری خاموشی تم سے تمھارا نصیب چھین لے گی۔۔۔

ماہین کچھ نہ بولی۔

فریشہ اب آنکھیں بند کیے بولتی گئی،

"اس نے مجھے یہ سکھایا کہ

محبت صرف سہنے کا نام نہیں۔

محبت میں خود کو منوانا پڑتا ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

میں اردان کو پسند کرتی ہوں۔یہ بات سب جانتے ہیں،

اور،،رشتہ بھی طے ہوا تھا،بہت پہلے۔

لیکن اب،،،ابو نہیں مان رہے۔

بس اسی ضد میں،اسی دُکھ میں،،

فریشہ کی آواز رُک گئی۔

آنکھوں کے گوشے بھیگ گئے۔

پھر جیسے کسی نے زبردستی خاموشی توڑی،

"ماہین،،

میں نے خودکشی کی کوشش کی تھی۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ماہین کا دل دھک سے رہ گیا۔

ایک سناٹا۔ جس میں فریشہ کے لفظ گونج رہے تھے،

اور کوئی اُن کی گونج سن رہا تھا۔

بنا آواز کیے، بنا قدموں کی چاپ کے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پچھلے دروازے کے کونے پر،

راحمیر سلطان کھڑا تھا۔

اُس کے چہرے پر سکتہ تھا۔

آنکھوں میں حیرت نہیں،

بلکہ غصہ، درد اور بہن کے لیے بے بسی تھی۔

فریشہ کچھ لمحے چپ رہی،

پھر آہستگی سے بولی،

"رائیل کہتی ہے،،

کہ اگر یہ رشتہ تمھارا حق ہے،

تو اُس کے لیے خود کو منوانا پڑے گا۔

وہ مجھے کہتی ہے کہ اردان کا ساتھ مجھے ملے گا۔

بس میں اپنی ضد پر قائم رہوں۔

اور میں نے یقین کیا،،

اسی یقین میں ایک دن اپنی سانسیں توڑنے کی کوشش کی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسی لمحے...

جھولتی کرسی کی آواز میں ایک دروازہ زور سے بند ہونے کی دھمک شامل ہو گئی۔۔

فریشہ نے چونک کر پیچھے دیکھا۔

راحمیر اب اندر جا چکا تھا۔

ماہین نے فریشہ کا ہاتھ تھاما،

"راحمیر بھائی تھے شاید،،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور تب، آسمان پر اذان کی آواز گونجی۔

ایک اعلان،،، کہ شاید سجدے اب بھی سب کچھ بدل سکتے ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کمرہ بند،

لائٹ بند،

دل،، جلتا ہوا۔

راحمیر کی مٹھیاں بند تھیں،

اور سانسیں بھاری۔

کون ہے یہ رائیل جس نے اُسے حوصلہ دیا یا زہر؟

میری بہن،، جو کبھی کسی کو آنکھ اٹھا کر جواب نہ دیتی تھی،

آج اپنی سانسیں قربان کرنے کو تیار ہو گئی؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اُس کے ہونٹوں سے آواز نہ نکلی،

مگر دل میں ایک چیخ مچ گئی:

"میری بہن کو اس حد تک اس نے دھکیلا؟

اُسے اُس کے اپنوں کے خلاف کر دیا؟

یہ حق نہیں، یہ بغاوت ہے۔

اور میں یہ برداشت نہیں کر سکتا۔۔

"تم نے اُسے سکھایا کہ خود کے لیے لڑو۔

لیکن یہ نہیں سکھایا کہ

خود کو ہارنا نہیں ہوتا۔

اور اب"

میری بہن خود سے ہار چکی ہے۔۔۔

۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فریشہ غسل خانے میں تھی،

اور اُس کا فون صوفے پر رکھا تھا۔

سائلنٹ، مگر اسکرین بار بار روشن ہو رہی تھی۔

"Royal Queen calling„„"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر سلطان کمرے سے گزر رہا تھا۔

اس کی نظر پڑی تو قدم تھم گئے۔

اور دل کی رگیں ایک دم تپ گئیں۔

چہرے پر غصہ،

دل میں وہی بے بسی۔

جو اُس دن سے اندر پل رہی تھی جب اُس نے فریشہ کے لبوں سے "خودکشی" کا لفظ سنا تھا۔

اس نے فون اُٹھایا۔

کال اٹھالی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دوسری طرف شاہانہ کی آواز آئی،

روایتی نرمی اور وقار سے،

"السلام علیکم، فریشہ؟

لیکن جواب میں وہ لہجہ ملا

جو خاموشی کے بعد گرجتا ہے جیسے برسوں کا زہر ایک دم نکل آیا ہو۔

"یہ فریشہ نہیں، اُس کا بھائی بول رہا ہے۔

اور مجھے آپ سے بس ایک بات کرنی ہے۔

آپ نے اُسے کیا سکھایا؟

خاندان کے خلاف کھڑا ہونا؟

اپنی ضد میں زندگی برباد کرنا؟

آپ جانتی بھی ہو اگر اُسے کچھ ہو جاتا،

تو میں آپ پر مقدمہ کر دیتا؟

شاہانہ چونک گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اُس نے ایک دم فون کو دیکھا، جیسے اسکرین میں راحمیر کو پہچاننا چاہتی ہو۔

"کون،،، آپ؟

راحمیر کی آواز میں اب درد جھلکنے لگا،

لیکن انداز سختی سے خالی نہیں تھا:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں وہ بھائی ہوں

جو اپنی بہن کو جیتے جی مرتے نہیں دیکھ سکتا۔

آپ نے اُسے بغاوت سکھائی،

حق کے نام پر۔

لیکن جس راستے نے اُسے موت کے دروازے تک پہنچایا،

کیا وہ حق تھا یا ہلاکت؟

شاہانہ کی سانس اکھڑ گئی۔

وہ اسکرین کو گھورنے لگی۔

آواز میں گھبراہٹ اور تھکن آ گئی،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ غلط سمجھ رہے ہیں۔

میں نے اُسے کبھی ایسا کچھ نہیں کہا۔

وہ خود بہت زخمی تھی،

میں نے بس اُسے لفظ دیے،،

جن سے وہ سنبھل سکے۔

اسے تو بس کوئی سننے والا چاہیے تھا۔

اور میں نے اُسے سنا،

بس،،،سنا تھا۔۔وہ میری دوست ہے۔۔

راحمیر کا دل جیسے لرز گیا۔

لیکن چہرے پر اب بھی سختی تھی،

"تو میری گزارش ہے،

آج کے بعد اُس کے قریب بھی نہ جانا۔

اسی میں آپ کی بھی بہتری ہے،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور اُس کا بھی بچنا ہے۔۔

اتنا کہہ کر اُس نے فون کاٹ دیا۔

بغیر کوئی اور لفظ سُنے۔۔۔

پیچھے دروازے پر کھڑی فریشہ۔ سن چکی تھی سب کچھ

Clubb of Quality Content

خاموش،،

آنسو آنکھوں میں،

لیکن غصہ دل میں۔

"بھائی،،،

اُس کی آواز کانپ رہی تھی۔

لیکن اُس میں کمزوری نہیں تھی، سچائی تھی۔

راحمیر نے چونک کر مڑ کر دیکھا۔

فریشہ کی آنکھیں نم تھیں، مگر پُرعزم۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ نے کیا کیا؟

آپ نے رائیل سے وہ سب کیوں کہہ دیا

آپ کو کس نے کہا

کہ وہ مجھے باغی بنا رہی ہے؟

وہ تو وہ واحد انسان تھی

جس نے مجھے خود سے ملایا۔

راحمیر نے زبان کھولی،

مگر فریشہ آگے بڑھ گئی۔

اب اُس کی آواز رو رہی تھی، پر تھمی نہیں تھی،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ کو پتا بھی ہے،

اُس رات میں نے جو کچھ کیا،

وہ رائیل کی وجہ سے نہیں،

اپنی خاموشیوں کی وجہ سے کیا تھا۔

وہ تو مجھے روز یاد دلاتی تھی

کہ میں صرف کسی کی بیٹی نہیں،

میں خود بھی کوئی ہوں۔

اور آپ نے اُس کا اعتبار چھین لیا،،،

صرف اس لیے کہ اُس نے میری آواز سنی؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر خاموش تھا۔

فریشہ رکی،

نرم پڑی،

اور آہستہ سے کہا،

"اگر آپ بھائی ہیں،

تو میرا حق ہے کہ میں آپ سے سوال کروں۔

اور میرا پہلا سوال یہ ہے،

کیا آپ نے میری پوری بات سنی؟

یا صرف وہی سنا جس نے آپ کو ڈرا دیا؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر نے سر جھکا لیا

اور اُس لمحے اسے پہلی بار احساس ہوا

کہ تحفظ دینے کے چکر میں، وہ اعتبار چھین بیٹھا تھا۔۔۔

راحمیر نے فریشہ کی بات سنی،

خاموشی سے،

بے آواز،

جیسے ہر لفظ اُس کے دل میں گرتا جا رہا ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فریشہ کی آنکھوں میں غصہ نہیں تھا اب،

بس ایک تھکا ہوا سا دکھ تھا۔

جیسے کہہ رہی ہو،

"آپ بھی"؟"

راحمیر نے آہستہ قدم بڑھائے،

فریشہ کے قریب آیا،

اور وہ بات کہی جو بھائی کو بڑا کر دیتی ہے

"فریشہ،

مجھے معاف کر دو۔

میں صرف تمھیں بچانا چاہتا تھا،

مگر تمھارا یقین چھین لیا۔

کیونکہ ڈرا ہوا تھا۔

تمھیں کھونے کے خوف نے

میرے لہجے کو ایسا بنا دیا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فریشہ کی آنکھوں میں نمی اتر آئی۔

لیکن وہ خاموش رہی،

جیسے کہہ رہی ہو:

کہو،اور کہو،،میں سن رہی ہوں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر کی آواز تھر تھرا گئی۔

وہ جو ہمیشہ حوصلہ تھا،

آج پہلی بار نرمی کا لباس پہن کر بولا،

"میں نے ہمیشہ چاہا کہ تم خوش رہو۔

تمھارے چہرے پر وہ روشنی ہو

جو اماں ابا کی دعاؤں جیسی لگے۔

اور اگر تمھاری خوشی اردان ہے،،

تو مجھے اعتراض نہیں،

بلکہ اعتماد ہے"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فریشہ چونکی،

سانس جیسے رک گئی۔

راحمیر نے دھیرے سے اُس کا ہاتھ تھاما۔

اور دل سے کہا

"میں اردان کو جانتا ہوں، وہ میرا دوست ہے۔

ہم یونیورسٹی میں ساتھ رہے ہیں۔

وہ تمھارا احترام کرتا ہے،

اور اُس میں وہ خاموشی ہے

جو مرد کو مرد بناتی ہے۔

میں خود بات کروں گا ماموں سے،،

بس تم،

ایک بار مجھے کہہ دیتیں فریشہ،

کیا میں نے تمھیں کبھی یہ حق نہیں دیا

کہ تم مجھ سے اپنی خواہش بانٹو"؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فریشہ کے لب لرزے۔

اور ایک خاموش آنسو ٹپک گیا۔

راحمیر نے آہستہ سے اُس کی پیشانی پر ہاتھ رکھا۔

جیسے سجدے سے پہلے والا لمس،

اور کہا،

"تم صرف میری بہن نہیں،

تم میری دعا ہو۔

اب جو ہو گا،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تمھارے ساتھ، تمھاری مرضی سے ہو گا۔۔

اور اُس لمحے فریشہ کو لگا

جیسے اُس کی ساری تنہائیاں،

کسی نے بانٹ لی ہوں۔

کسی نے سمجھ لیا ہو

بے لفظ، بے شور،

لیکن مکمل۔۔۔۔

۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی لان کے کونے میں پہنچی،

جہاں انابیہ روز کی طرح اپنی نوٹس کی کاپی کھولے بیٹھی تھی۔

مگر آج شاہانہ کے قدموں میں وہ اعتماد کا جُھکاؤ تھا

جو عام طور پر اس کے لہجے میں نظر آتا تھا،

آج وہ آنکھوں میں اتر آیا تھا۔

پھیکا، تھکا ہوا، خاموش۔

انابیہ نے اُسے آتے دیکھا تو مسکرائی،

مگر فوراً چونک گئی:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

رائیل؟ سب ٹھیک ہے؟

شاہانہ اُس کے سامنے بیٹھ گئی،

بیگ رکھا،اور گہری سانس لی،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"پتا ہے انابیہ،

کل میں نے فریشہ کے فون پر کال کی،

ریسیو ہوئی،

اور دوسری طرف اُس کا بھائی تھا۔۔

انابیہ کی آنکھیں پھیل گئیں۔

"بھائی؟"

شاہانہ نے ہاں میں سر ہلایا،

مگر انداز کچھ دھیما سا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہم نے تو اُسے کبھی دیکھا بھی نہیں۔

بس اس نے خود کو فریشہ کا بھائی بتایا ہے۔

لیکن انھوں نے جیسے"

مجھے مجرم بنا دیا۔

کہہ رہے تھے کہ میں اُن کی بہن کو گھر کے خلاف کر رہی ہوں،،

اور اگر فریشہ کو کچھ ہو جاتا تو وہ میرے خلاف کیس کر دیتا۔۔

شاہانہ کی آواز میں حیرت، دکھ اور خاموش کرب تھا۔

"میں،، میں تو صرف اُسے سُن رہی تھی، انابیہ۔

وہ جو کہتی تھی، میں بس سن لیتی تھی۔

جو اُس کے دل میں تھا، میں نے لفظ بنا کر اُس کے سامنے رکھ دیے۔

یہ میرا جرم تھا؟

انابیہ نے آہستہ سے اُس کا ہاتھ تھاما،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اُس کی آنکھوں میں وہ نرمی تھی جو صرف سچے رشتوں میں ہوتی ہے۔

رائیل،،، کبھی کبھی لوگ محبت میں حد سے بڑھ جاتے ہیں،

وہ بچانا چاہتے ہیں،

لیکن طریقہ چُن نہیں پاتے۔

اس جے بھائی کو لگا ہو گا کہ آپ نے فریشہ کو کچھ غلط راستہ دکھایا۔

لیکن وہ آپ کو جانتے نہیں،،بس سن کر فیصلہ کر بیٹھے۔۔۔

شاہانہ کی پلکیں بھیگ گئیں،

مگر چہرے پر وہی دھیما سا ضبط،،

"اُن کی آواز،، سخت نہیں تھی،

بلکہ،،وہ جیسے غصے کو ضبط کر رہے ہو۔

لیکن وہ جملہ،،

'میری بہن سے دور رہو،اسی میں آپ کی بھلائی ہے'

وہ دل میں چبھ گیا،انابیہ۔

میں دشمن نہیں ہوں فریشہ کی،،

لیکن اب لگتا ہے جیسے،،

میں اُس کی زندگی سے کٹ گئی ہوں،صرف ایک الزام کی وجہ سے۔۔۔۔

انابیہ خاموشی سے اُس کی بات سنتی رہی،

پھر آہستہ سے بولی،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"فریشہ آجائے،،،

ہم تینوں بیٹھ کر بات کریں گے۔

خود سے بڑھی غلط فہمیاں،،

اس کے لفظوں سے ہی کم ہوں گی۔

آپ نے اسے جو سچ دیا،

اُسے چھیننے کا حق کسی کو نہیں،،

نہ بھائی کو،نہ دنیا کو۔۔۔

ہوا چل رہی تھی،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور شاہانہ ہولے سے مسکرائی۔۔

جیسے انابیہ کی سادہ باتیں

اُس کے اندر کوئی بہت گہری گرہ کھول گئی ہوں۔۔۔۔

۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

امی نے چائے کا کپ رکھتے ہوئے

راحمیر کی طرف دیکھا۔

کچھ لمحے اُسے غور سے دیکھا

جیسے کوئی ماں بیٹے کے چہرے سے دل کی حالت پڑھ رہی ہو۔

پھر مسکرا کر بولیں

"راحمیر،اب تو تمھاری اچھی خاصی نوکری بھی ہے۔

گھر بھی ماشاءاللہ سنبھالا ہوا ہے۔

کب شادی کا سوچو گے"؟

ناولز کلب
Clubbers Reality Unfold

راحمیر نے جیسے اُس بات کو ٹالنے کے لیے ہلکی مسکراہٹ دی۔

لیکن ماں نے نرمی سے سوال کے پیچھے چھپی دعا کو کھول دیا۔

"کب تک ایسے رہو گے؟

کیا واقعی اُس لڑکی کا انتظار کر رہے ہو

جو جانتی بھی نہیں،،

کہ تم اُسے چاہتے ہو؟

تبھی،،،

لان کے دروازے سے ماہین اور فریشہ اندر آئیں،

مسکراتی،چائے کی خوشبو میں گم۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ماہین ہنستے ہوئے بولی،،

"ہائے اللہ! کیا باتیں ہو رہی تھیں؟

امی،ہم نے سنا۔۔کوئی شادی کا ذکر"؟

راحمیر نے کچھ نہ کہا۔

بس چائے میں چمچ ہلایا، اور دھیرے سے مسکرایا۔

لیکن وہ مسکراہٹ عام نہیں تھی،

وہ وہی مسکراہٹ تھی

جس میں برسوں کا خاموش عشق جھلک رہا تھا۔

فریشہ نے چونک کر بھائی کو دیکھا۔

اور امی کی بات یاد آ گئی،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا بھائی؟

یہ سچ ہے؟

کون ہے وہ لڑکی؟،

کیسی ہے؟

کب سے"؟،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر کی نظریں نیچے تھیں۔

پھر اُس نے سر اٹھایا،

اور چائے کا ایک گھونٹ لے کر آہستہ سے بولنے لگا

"ایک لڑکی تھی،،

معصوم سی، شرارتی،

جیسے دعاؤں میں چھپا کوئی سوال۔

پہلی بار یونیورسٹی کی کینٹین میں دیکھا اُسے۔۔

فریشہ اور ماہین دونوں سانس روک کر سننے لگیں،

امی خاموشی سے دل میں دعا کرنے لگیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر کے چہرے پر اب وہ مسکراہٹ پھیلنے لگی

جس کی گہرائی لفظوں سے زیادہ، خاموشیوں میں محسوس ہوتی ہے۔

"پہلے اُس کی آنکھیں دیکھی،،

عینک کے پیچھے سے۔

سادہ، مگر عجیب سی جاذب،،

جیسے خاموشیاں بولتی ہوں اُن میں۔

پھر اُس نے وہی بیٹھے بیٹھے

نقاب ہٹایا،،

اور میں،،

بس دیکھتا رہ گیا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ماہین نے ہنستے ہوئے شرارت سے کہا:

"اچھاااا! تو یہ حال ہے بھائی کا،،

پھر کیا ہوا؟

راحمیر کی آنکھوں میں ایک چمک تھی۔

لیکن آواز اب بھی دھیمی،

"پھر کچھ نہ ہوا،،

نہ میں کچھ کہہ سکا،

نہ وہ کچھ بولی۔

بس اُس دن کے بعد،،

کوئی بھی دل کو بھایا نہیں۔

جیسے وہ،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دل کو چھو گئی،

اور اُس چھونے کے بعد

دل میں کسی اور کے لیے جگہ ہی نہ رہی۔۔۔

فریشہ نے حیرت سے پوچھا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بھائی،یہ کب کی بات ہے؟

کیسی تھی وہ؟

راحمیر نے آہستہ سے کہا،

یہ پانچ چھ سال پرانی بات ہے۔۔

بس اتنا یاد ہے،،

آنکھوں کے نیچے چھوٹا سا تل تھا۔

اور اُس کی آنکھیں،،،

وہ لمحے بھر کو رکا،

پھر ہولے سے مسکرا کر بولا،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"Korean eyes,,,

لمبی، ہلکی سی نیچی،

جیسے ہر بات کہے بغیر سب کہہ جائیں۔

خاموش، مگر بولتی ہوئی۔

بس وہ آنکھیں،،

دل میں رہ گئیں۔۔

فریشہ کی آنکھوں میں جیسے حیرت اور خوشی دونوں گھل گئے۔

ماہین نے تالیاں بجائیں،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بس کروادیں رشتہ، امی!

بھائی کو عشق ہو گیا ہے تو دیر کس بات کی؟

امی نے ہنستے ہوئے راحمیر کو دیکھا۔

پھر دعا دیتے ہوئے دل سے کہا:

"اللہ کرے وہ لڑکی جہاں بھی ہو،

خود تم تک آجائے۔

کیونکہ تم جیسے لڑکے اب قسمت والوں کو ہی ملتے ہیں"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر نے چپ چاپ ماں کی بات سنی۔

پھر بس اتنا بولا،،۔

"اگر وہ میری قسمت میں ہے،،

تو بس دعائیں کافی ہونگی اسے مجھ تک پہچانے میں۔۔۔

راحمیر اب چپ ہو گیا تھا۔

چند لمحے ایسے گزرے جیسے وقت نے بھی احترام میں سانس روک لی ہو۔

پھر اچانک اُس نے ایک گہری سانس لی،

اور بہت آہستہ، تھکے لہجے میں کہا:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میں یہ بھی جانتا ہوں کہ

وہ کسی اور کو پسند کرتی تھی۔

ماہین اور فریشہ ایک دم چونکیں۔

امی کی آنکھوں میں پریشانی سی لہر دوڑی۔

راحمیر کی نظریں اب فرش پر تھیں۔

لیکن لہجہ،،

گویا دل کی تہہ سے نکل کر سچ بن گیا ہو۔

"میں نے اُس کی آنکھوں میں اپنا عکس ڈھونڈا تھا،،

مگر وہاں کسی اور کی چمک تھی۔

ایسی چمک جو میں نہ دے سکتا تھا،

نہ چھین سکتا تھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فریشہ نے دھیرے سے پوچھا،

"پھر بھی بھائی،، آپ نے دل میں رکھا اُسے"؟

راحمیر نے بہت ہلکی مسکراہٹ دی۔

مگر اس بار وہ اداس مسکراہٹ تھی،

جیسے کوئی بچپن کی یاد کو چوم کر رخصت کر رہا ہو۔

"محبت،، ہمیشہ پانے کا نام تھوڑی ہوتی ہے، فریشہ۔

کبھی کبھی وہ بس،،

ایک چپ سی عبادت ہوتی ہے،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جسے ہم کسی کے علم میں لائے بغیر بھی پوری عمر نبھا دیتے ہیں۔۔۔

پھر اُس کی آواز اور بھی دھیمی ہوئی،

"میں نے اُسے صرف ایک نظر دیکھا،

اور سمجھ گیا۔

اُس کے دل میں میرے لیے جگہ نہیں ہے۔

لیکن پھر بھی،،

نہ جانے کیوں،

اُسی لمحے دل نے طے کر لیا

کہ باقی عمر،،اُسی یاد کے سائے میں گزرے گی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

امی کی پلکیں نم ہو گئیں۔

ماہین کی ہنسی کہیں غائب ہو چکی تھی۔

اور فریشہ،،

وہ حیرت میں جیسے جم سی گئی تھی۔

راحمیر نے آہستہ سے چائے کا خالی کپ میز پر رکھا،

اور کہا،

"اُس کی آنکھیں،،

کبھی مجھے نہیں دیکھتی تھیں۔

وہ جب مسکراتی تھی،

Clubb of Quality Content

تو کسی اور کے لیے۔

اور میں،،

بس خاموشی سے اپنی جگہ خالی ہاتھ رہے گیا۔۔

اور اُس لمحے،

سب کو لگ رہا تھا جیسے ایک مرد پہلی بار

دل کی زبان میں بول رہا ہو۔

بغیر کسی فخر، بغیر کسی شکایت۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کالج کے پرانے بلاک کے عقب میں لگے پیپل کے درختوں کے نیچے شاہانہ اور انابیہ بیٹھی تھیں۔

ہوا ہلکی تھی، لیکن جذبات میں ایک گہری نمی پھیل چکی تھی۔

کچھ لمحے پہلے وہ دونوں کلاس سے فارغ ہوئی تھیں،

اور اب اس چھاؤں میں بیٹھ کر بس،،

دل کے ان قصوں کو نکالنے کا وقت تھا

جن پر برسوں سے خاموشی کی دھول جمی تھی۔

انابیہ نے نوٹس بند کیے،

شاہانہ کے چہرے کی طرف دیکھا،،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آج کچھ زیادہ ہی سنجیدہ لگ رہی تھی۔

"رائل،،،

انابیہ نے آہستگی سے سوال کیا۔

"آپ نے کئی بار بتایا کہ کبھی محبت ہوئی تھی،،

لیکن یہ نہیں بتایا کہ ختم کیوں ہوئی؟

ایسا کیا ہوا کہ وہ جذبہ، جو اتنا گہرا تھا،

ایک دن بے آواز رخصت ہو گیا؟

شاہانہ نے مسکرا کر اُسے دیکھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ مسکراہٹ وہ نہیں تھی جو وہ عام دنوں میں کرتی تھی۔

یہ ادھوری تھی، تھکی ہوئی، لیکن سچ میں ڈوبی ہوئی۔

شاہانہ نے آنکھیں بند کیں،

اور ایک پرانی کاپی کھولی۔

جس کے اندر ایک غزل لکھی تھی،،

جو محبت کی بے بسی، اور وقت کی بے اعتنائی سے لبریز تھی۔

اس کی آواز نرم تھی،

لیکن جیسے ہر لفظ،

اندر کے ایک زخم کو چھو رہا ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

)محبت کی نام(

بس ایک نظر کی خیرات ملی تھی،

وہ بھی سوالوں کی رات ملی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

خوابوں کی دہلیز پہ کچھ پل ٹھہرا،

پھر وہ بھی خاموش سوغات ملی تھی۔

نام بھی اُس کا لبوں پہ نہ آیا،

دل کو مگر اُس کی بات ملی تھی۔

شاید وہ وقت کا فیصلہ تھا،

یا میری چاہت کو مات ملی تھی۔

جس لمحے سانسوں نے اُس کو چاہا،

اُس لمحے دنیا کی بات ملی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اک عکس، اک سایہ، اک یاد سا تھا،

اور عمر بھر کی بارات ملی تھی۔

انابیہ کی پلکیں لرز گئیں،

جیسے وہ پہلی بار محبت کا ایسا پہلو سن رہی ہو جو ہار میں بھی ہنر رکھتا ہو۔

اُس نے دھیرے سے پوچھا،

"یہ سب،، آپ کے اندر تھا رائل؟

آپ نے کبھی بتایا کیوں نہیں"؟

شاہانہ کی آواز اب اور بھی ہلکی ہو گئی،

"بتانے سے کیا بدلتا انابیہ؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کچھ کہانیاں لکھی نہیں جاتیں،

صرف دل پر نقش رہتی ہیں۔

محبت اگر مقام پر نہ پہنچے،

تو وہ صرف داستان بن جاتی ہے۔

ادھوری، مگر سچی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انابیہ نے آہستگی سے کہا،

"لیکن اتنی درد بھری کیوں؟

کیا واقعی،، آپ کو محبت نہیں ملی"؟

شاہانہ کچھ لمحے چپ رہی،

پھر اُس کے لہجے میں وہ خاموشی اُتری

جسے شکست قبول نہیں، صرف سچ سنانا آتا ہے۔

"محبت تو ملی تھی، انابیہ"

"ایسی محبت جو ایک پل میں روح کو جیت لیتی ہے۔

مگر ہمیشہ کے لیے صرف خواب بن کر رہ جاتی ہے"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تو پھر"؟"

انابیہ کی آواز لرز گئی،

"پھر رائل، وہ ختم کیوں ہو گئی؟"

شاہانہ نے نظریں آسمان کی طرف اُٹھائیں۔

اور بہت آہستہ سے کہا،

"کیونکہ ہماری محبت کے درمیان ایک دیوار تھی۔

اور وہ دیوار نہ زبان کی تھی، نہ شہر کی،،،

بلکہ "فرقہ واریت" کی تھی۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہم دونوں مسلمان تھے،،

پر ہمارے مسلک مختلف تھے۔

ہمارے گھروں کے عقیدے،

ہماری محبت کے درمیان آ کر کھڑے ہو گئے۔۔۔

وہ میری سانسوں میں بسا تھا،

لیکن میرے نصیب میں لکھا نہ تھا۔۔

"اور محبت،،، جب فرقے کی کتابوں میں فتویٰ بن جائے،

تو رشتہ صرف 'حرام' ہو جاتا ہے،،

چاہے دل سجدوں میں اُس کے نام کی تسبیح پڑھتا رہے"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انابیہ نے آہستگی سے پوچھا،

"کون تھا وہ؟

نام کیا تھا اُس کا"؟

شاہانہ نے پلکیں جھکا لیں۔

اور بہت دیر بعد، پہلی بار

اُس نے ایک نام لفظوں میں ادا کیا

جو ہمیشہ اُس کے اندر سانس لیتا رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"عبدالہادی سکندر"۔۔۔

فضا ایک لمحے کو رُک گئی۔

انابیہ نے دِل تھام کر اُس کی طرف دیکھا،

پھر آہستہ مسکرا کر پوچھا،

"آپ اُسے کن لفظوں میں یاد کرتی تھیں؟"

کیا نام سے بلاتی تھیں اُسے"؟"

شاہانہ نے نظریں آسمان کی طرف اٹھائیں،

جہاں سورج اب افق کی آغوش میں چھپ رہا تھا۔

بالکل ویسے جیسے اُس کا "ہادی" اُس کی زندگی سے غائب ہو گیا تھا۔

"بس"ہادی"۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اُس کے لبوں پر ایک ٹوٹی ہوئی،

مگر پیار بھری مسکراہٹ تھی۔

"میرے لیے وہ صرف عبدل نہیں تھا،

نہ ہی سکندر،،

وہ میرا 'ہادی' تھا،،

میری خاموشی کا امام،

میری چاہت کا پہلا اور آخری سفر"۔۔

وہ بس "ہادی" تھا،،

میری راہوں کا وہ ہمسفر،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جس نے راستہ دکھایا،

مگر خود راستے سے ہٹ گیا۔۔

انابیہ اب کچھ بول نہیں پائی۔

صرف اُس کی آنکھوں میں وہ عکس تھا

جیسے وہ پہلی بار شاہانہ کو "رائل" نہیں،،

ایک "محبت زدہ لڑکی" کے روپ میں دیکھ رہی ہو۔۔۔

اور اس وقت،

پیپل کی چھاؤں میں بیٹھے دو چہرے

صرف لڑکیاں نہیں تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بلکہ وقت سے ہاری ہوئی دو کہانیاں تھیں۔

شام کا وقت تھا۔

آسمان پر بادلوں کی چادر تن چکی تھی، جیسے کسی نے سورج کو خاموشی سے اوڑھ لیا ہو۔ ہوا میں موسم کی ہلکی سی خنکی تھی، اور درختوں کی شاخیں دھیرے دھیرے ہل رہی تھیں— جیسے کوئی کسی کے انتظار میں ہو۔

ناولز کلب
Clubby Quality Content

فریشہ پھوپو کے گھر کی چھت پر بیٹھی تھی۔ نیچے سے اذان کی آواز ابھری، اور دور کہیں پرندے اپنے گھروں کو لوٹنے لگے۔ وہ چپ چاپ مغرب کے آسمان کو دیکھ رہی تھی۔ وہی آسمان جس کے نیچے اُس کے خواب، اس کی ضد، اور اس کا صبر ٹکڑے ٹکڑے ہو رہا تھا۔

اتنے میں اُس کے فون کی گھنٹی بجی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

امی کا فون تھا۔

وہ ہڑبڑا کر اٹھی، آواز تھوڑی کانپتی ہوئی:

"جی امی؟

فون کے دوسری جانب ایک تھکی ہوئی، مگر محبت سے بھری آواز:

"بیٹا،، بس اب واپس آجاؤ۔ تمھارے ابو بہت خاموش ہو گئے ہیں۔ تمہیں یاد کرتے ہیں۔۔

فریشہ کی آنکھیں جھک گئیں، اور سانس جیسے روک گئی ہو۔

ناولز کلب

"امی،، جب تک ابو، اردن کے لیے راضی نہیں ہوتے،، میں واپس نہیں آؤں گی۔۔

آواز ٹوٹنے لگی تھی،

"میں بار بار خواب نہیں دیکھ سکتی امی، جو ہر بار توڑ دیے جائیں۔۔

فون بند ہوا،اور فریشہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔اُس نے دوپٹے کے پلو سے چہرہ چھپایا ہی تھا کہ پیچھے سے کسی نے آہستہ سے آواز دی۔

"فریشہ"

ماہین تھی۔نرم مسکراہٹ، گہری آنکھیں،جیسے خود دکھوں کا سمندر پار کر کے آئی ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ آ کر پاس بیٹھ گئی،اور آہستہ سے فریشہ کا ہاتھ تھاما۔

"کبھی کبھی،، صبر ہی وہ دعا ہوتی ہے،جو باقی سب دعاؤں سے زیادہ بلند جاتی ہے۔"

فریشہ اُس کے سینے سے لگ گئی۔ وہ رو رہی تھی۔ بے آواز، مگر مکمل ٹوٹے ہوئے دل کے ساتھ۔

اسی لمحے قدموں کی چاپ سنائی دی۔

راحمیر سلطان آ گیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ ایک لمحے کے لیے رُکا، اور پھر ان دونوں کے پاس آ کر آہستہ سے بیٹھ گیا۔ اُس کی آنکھوں میں عجیب سا سکون تھا، جیسے وہ دکھ کو چھو کر تسلی میں بدلنے کا ہنر رکھتا ہو۔

صبر کرو، فریشہ۔۔

"جو چیز مانگنے سے نہ ملے، اُس کے لیے رو کر رب کو پکارا جاتا ہے۔ اور رب، سنتا ہے، بہت سنتا ہے۔"

فریشہ نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا۔

"بھائی، آپ تو اللہ کے نیک بندے ہیں۔ بس ایک دعا کریں، میرے لیے... آپ کی دعا ضرور قبول ہو گی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر اُسے دیکھ کر صرف مسکرا دیا، مگر کچھ نہ کہا۔

اور دل میں، اُس کے اندر ایک شور اٹھا۔ جو خاموشی میں لپٹا ہوا تھا:

دعا تو میں اپنے رب سے کرتا ہوں۔

اے رب،،،تُو ہر دعا سنتا ہے، پر میں نے اسے صرف تجھ سے مانگا ہے۔ اتنا مانگا ہے کہ اب زبان خاموش ہے، پر دل مسلسل دہرا رہا ہے۔ اُسے میری بنا دے، جہاں بھی ہو، جیسے بھی ہو۔ بس میری رہے۔۔

راحمیر نے گہری سانس لی، اور نرم لہجے میں کہا،

فکر مت کرو، فریشہ۔ میں بات کرتا ہوں ماموں سے۔ یا پھر،، تمھارے ساتھ خود چلوں گا۔ اُنہیں منانے کے لیے۔ جو پیار کے قابل ہو،، اُسے پیار سے ہی منایا جاتا ہے۔۔

فریشہ نے روتی آنکھوں سے اسے دیکھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ جانتی تھی۔ کچھ لوگ صرف رشتوں میں بھائی ہوتے ہیں، مگر دل کے رشتے،، دعاؤں سے بنتے ہیں۔

"بعض لوگ صرف دعا میں مانگے جاتے ہیں، اور بعض، صرف دعا بن کر زندگی میں اترتے ہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رات گہری ہو چکی تھی۔

شہر کے شور کو نیند آ گئی تھی، اور آسمان پر چاند اپنی چاندنی کے بجائے جیسے سجدے کی خاموشی اوڑھ چکا تھا۔ گھڑی کی سوئیاں تہجد کے وقت کو چھو رہی تھیں۔ وہ وقت، جب دنیا سوتی ہے اور رب جاگتا ہے۔

راحمیر سلطان کی آنکھ خود بخود کھل جاتی تھی وہ نیند میں نہیں، بلکہ درد میں جاگتا تھا۔

پانی کی چند بوندیں چہرے پر مار کر وہ وضو کے لیے اٹھا۔ کمرے کے کونے میں رکھی جائے نماز پر آ کر بیٹھ گیا۔ آنکھیں بند، دل بوجھل، اور سانسیں بھاری تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وضو کیا، اور دھیرے سے جائے نماز بچھا دی۔

چاند کی روشنی کھڑکی سے آ کر اس کے چہرے پر پڑ رہی تھی، اور اس کے آنسو چپ چاپ اُس نور میں شامل ہو گئے۔

"اللہُ أَکبَر۔

اور سجدہ ہو گیا۔

لمبا،،خاموش،،،اور ایسا سجدہ جس میں زبان چپ تھی، لیکن دل مکمل فریاد بنا ہوا تھا۔

"یارَبِّ،تُو تو دلوں کا حال جانتا ہے۔"

"میں نے تجھ سے صرف اُسے مانگا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تُو جانتا ہے،یہ کوئی ناپاک تمنا نہیں۔یہ وہ دعا ہے جو ہر نماز میں تیرے قدموں پر گری ہے۔۔

پھر اُس نے تلاوت کی۔آہستہ،ٹوٹے لہجے میں،

وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ"

(سورۃ البقرہ، آیت 216)

"اور ہو سکتا ہے تم کسی چیز کو ناپسند کرو حالانکہ وہ تمھارے لیے بہتر ہو، اور ہو سکتا ہے تم کسی چیز کو پسند کرو حالانکہ وہ تمھارے لیے بُری ہو، اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔۔"

راحمیر کی آنکھوں سے آنسو مسلسل بہتے رہے۔

اُس کے دل میں ایک ہی سوال تھا۔ "کیا وہ میری قسمت میں ہے؟"

اور پھر، اُس نے اپنی پیشانی دوبارہ سجدے میں رکھ دی۔

"یارب،،،

"میری دعا میں اگر اس کی قسمت بُری لکھی ہو، تو مجھے ہٹا دے، لیکن اسے کبھی نہ رونے دینا، کبھی نہ توڑنا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"لیکن اگر،، اگر وہ میری ہو سکتی ہے۔ تو مولا! میرے صبر کو قبول فرما۔۔ اُسے بس میری زندگی بھر کی امانت میں دے دے۔۔

چاند کی روشنی میں، اُس کی آنکھیں مکمل بھیگ چکی تھیں۔

اور ایک لمحہ ایسا آیا، جب دل سے آواز نکلی۔ دھیمی، مچلتی ہوئی، رب سے قریب تر

"رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ زَوْجًا طَيِّبًا لِيَكُونُ لِي قُرَّةَ عَيْنٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ"

(اے میرے رب! مجھے اپنی طرف سے ایک پاکیزہ جوڑا عطا کر، جو دنیا و آخرت میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہو)

ناولز کلب
Clubb of Novels Urdu

جائے نماز پر بیٹھا، وہ خاموشی سے آسمان کو دیکھنے لگا۔

اور پھر دھیرے سے مسکرایا۔

"میں جانتا ہوں، میری دعائیں سن لی گئیں، کب اور کیسے، یہ تیرا کام ہے۔"

راحمیر سلطان اُس رات سجدے سے اٹھا، مگر دل میں ایک عجیب سا سکون لے کر۔ جیسے کسی نے تھپکی دے دی ہو کہ۔ "ٹھیک ہے،، وہ تمھاری ہے۔ لیکن تمھیں صبر سے مانگنا پڑے گا۔۔"

"جب دل کی دعا سجدے میں بھیگتی ہے، تو آسمان کی تقدیر خاموشی سے بدل دی جاتی ہے۔۔۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

۔۔۔

صبح کی روشنی نرم سی کرنوں کے ساتھ کمرے میں داخل ہو رہی تھی۔

فضا میں تازہ روٹی اور دودھ کی ہلکی خوشبو تیر رہی تھی۔ صحن کے ایک کنارے پر رکھی میز پر رحمیر سلطان اپنی ماں کے ساتھ ناشتے پر بیٹھا تھا۔

ماں کی چہرے پر ممتا کی روشنی تھی۔ وہ وہی ماں تھی جو اپنی اولاد کو دنیا کی ہر خوشی دین اسلام کی روشنی میں دیتی تھی مگر دل سے کبھی مایوس نہیں ہوئی۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بیٹا"

انہوں نے آہستہ سے چائے کا کپ اُس کے قریب سرکاتے ہوئے کہا،

"اب تو وقت آگیا ہے شادی کا۔۔ کب تک انتظار کرو گے۔ تم کب تک یوں اکیلے رہو گے؟

راحمیر نے نرمی سے چائے کا پیالہ اٹھایا۔

ایک لمحہ خاموش رہا۔ جیسے کچھ سوچ رہا ہو،، جیسے وہ لمحہ اُس کی دعا کے بعد کا سب سے گہرا امتحان ہو۔

پھر اُس نے دھیرے سے،ماں کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"امی،،میں نے اللہ سے ایک دعا مانگ رکھی ہے۔۔

ماں کا چہرہ الجھا،لیکن ان کی ممتا نے لبوں پر مسکراہٹ سجائے رکھی۔

"کس کی دعا؟

انہوں نے دھیرے سے پوچھا، جیسے پہلے ہی سب جانتی ہوں، بس بیٹے کے منہ سے سننا چاہتی ہوں۔

راحمیر نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی۔ وہ صبح کا آسمان صاف تھا۔ جیسے کوئی پیغام لے کر آ رہا ہو۔ اور پھر، اُس نے آہستہ سے کہا،

"میں نے جو مانگا ہے، وہ نام لے کر نہیں بتا سکتا امی،،

"بس یہ کہوں گا کہ وہ لڑکی میری سجدوں کی دعا ہے، اور میں نے اپنا معاملہ رب کے حوالے کر دیا ہے۔۔

"اب مجھے صرف اُس ایک حکم کا انتظار ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کُن فیَکُون۔۔

ماں کی پلکیں نم ہو گئیں، لیکن اُن کا دل اُس کی بات کی گہرائی میں اتر چکا تھا۔

وہ تو جانتی بھی نہیں ہے کہ تم نے اُسے اللہ سے مانگا ہے،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر نے مسکرا کر سر ہلایا، لیکن جواب نہیں دیا۔

"شاید وہ نہ جانے، امی،، لیکن رب جانتا ہے۔۔۔

"اور جب رب جانتا ہے،، تو مجھے باقی کسی شے کی پرواہ نہیں۔

سناٹا چھا گیا۔

چائے کی بھاپ آسمان کی طرف اٹھ رہی تھی، جیسے وہ بھی سجدوں کی زبان بول رہی ہو۔

ماں نے ہاتھ بڑھا کر اس کا ہاتھ تھاما،

"بیٹا،، اگر وہ تمھاری قسمت ہے، تو ساری دنیا مل کر بھی اُسے تم سے نہیں چھین سکتی۔۔

Clubb of Quality Content

راحمیر کی آنکھیں بھیگ گئیں۔

لیکن آواز میں مضبوطی تھی:

"میں نے اُسے صرف محبت کے جذبات سے نہیں مانگا،

میں نے اُسے اُس طرح مانگا ہے، جیسے کوئی شخص طوفان میں کشتی مانگتا ہے،

جیسے کوئی پیاسا صحرا میں پانی نہیں۔ سجدہ مانگتا ہے۔

میں نے اُسے اُن راتوں میں مانگا ہے، جب نیند میری آنکھوں سے روٹھ گئی تھی،

اور لبوں پر صرف ایک نام رہ گیا تھا۔

یہ چاہت نہیں تھی صرف،،

یہ میری روح کی وہ دعا تھی،

جو میں نے اپنی آخرت کی نجات کے طور پر مانگی۔

میں نے رب سے کہا ہے،،

یا اللہ،، اگر وہ میری قسمت ہے، تو اُسے صرف دنیا کے لیے نہیں، میری آخرت کی روشنی بنا

دے۔

میں نے اُسے اس لیے نہیں مانگا کہ مجھے تنہائی کا سہارا ملے،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بلکہ اس لیے مانگا کہ میرے سجدے قبول ہوں،

میرے دل کو رب سے جوڑنے والی وہ آخری کڑی وہی ہو۔

وہ میرا عشق نہیں، میری عبادت ہے۔

میری دعا، میری وجہ، اور میری جینے کی امید۔"

اور ماں بس دل میں دعا کرتی ہے،

"یارب، میرے بیٹے کی دعا وہی بنے جو تیری رضا ہے، اور جسے اُس نے مانگا ہے، وہ اُس کا نصیب بھی ہو۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

Meezan Bank, Bahawalpur

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

صبح AM10:20

صبح کی روشنی دھیرے دھیرے بینک کی شیشے کی کھڑکیوں سے چھن کر اندر آ رہی تھی۔

دروازے پر "اسلامی بینکاری کی طرف پہلا قدم" لکھا ہوا بینر آہستہ آہستہ ہل رہا تھا۔ اندر ایک

عجیب سی روحانی خاموشی تھی، جیسے یہاں صرف حساب کتاب ہی نہیں ہوتا،، دلوں کی تربیت بھی ہوتی ہے۔

راحمیر سلطان، سفید کُرتے اور خاکی ویسٹ کوٹ میں، اپنے کیبن میں بیٹھا، کمپیوٹر اسکرین پر چند دستاویزات دیکھ رہا تھا۔ اس کی میز قرآنی آیات اور اسلامی مالی اصولوں سے مزین تھی۔

اس کی کرسی کے پیچھے ایک فریم میں خوبصورت خطاطی میں یہ آیت لکھی تھی:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وَأَحَلَّ ٱللَّهُ ٱلْبَيْعَ وَحَرَّمَ ٱلرِّبَوٰاْ"

(اللہ نے تجارت کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا۔ سورۃ البقرہ:275)

یہاں سود نہیں چلتا،، یہاں دعا چلتی ہے۔ نیتوں کا رزق اور یقین کا حساب۔

دفتر کا دروازہ کھلتا ہے۔

ایک درمیانی عمر کا شخص اندر داخل ہوتا ہے۔ چہرے پر الجھن، کپڑوں میں سادگی۔ شاید کاروباری طور پر تھکا ہوا، لیکن آنکھوں میں ایک امید تھی۔

"السلام علیکم، بیٹا۔ اکاؤنٹ کھلوانا ہے،، مگر میں سود سے بچنا چاہتا ہوں۔ میرا دل مطمئن نہیں رہتا۔۔

راحمیر فوراً اُٹھ کر اُس شخص سے مصافحہ کرتا ہے، ایک عاجزانہ مسکراہٹ کے ساتھ،

"وعلیکم السلام، سر۔ یہ تو خوش نصیبی ہے کہ آپ کا دل ایسی چیز سے بے چین ہوتا ہے جسے اللہ نے ناپسند کیا ہے۔ آئیں،، بیٹھیں، ہم مل کر حلال کا راستہ نکالتے ہیں۔"

کچھ لمحے بعد۔ کیبن میں مکالمہ جاری ہے،

راحمیر آہستہ آہستہ اسلامی بینکاری کا خاکہ سمجھاتا ہے۔

اس کی زبان میں اعتماد الفاظ میں نرمی اور لہجے میں وہ ٹھہراؤ،، جو صرف اُن لوگوں میں ہوتا ہے جو سجدوں میں پکے ہوتے ہیں۔

"سر، ہمارے تمام معاہدے شریعت بورڈ سے منظور شدہ ہیں۔ یہاں نہ سود ہے، نہ دھوکہ۔ جو کماتے ہیں، وہ باہمی رضامندی سے،، اور جو بانٹتے ہیں، وہ عدل و انصاف سے۔۔

یہ صرف بزنس نہیں،،عبادت ہے۔

راحمیر دل ہی دل میں خود سے مخاطب ہوتا ہے۔۔

یہ فائلیں،یہ معاہدے،،سب دنیا کی سطح پر ہیں۔

لیکن میرا رب جانتا ہے کہ ہر کلائنٹ کے ساتھ میرا احسنِ سلوک،

صرف اخلاقی فرض نہیں۔

بلکہ اس کی رضا کا راستہ ہے،،تاکہ میں اُس کا حق ادا کر سکوں جسے رات کی تنہائیوں میں مانگا ہے۔۔۔

کلائنٹ کی آنکھوں میں سکون آتا ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ ہاتھ اٹھاتا ہے،

"بیٹا،تُو صرف بینکر نہیں،ایک مومن لگتا ہے۔اللہ تجھے برکت دے۔۔۔

رحشمیر نرمی سے سر جھکا دیتا ہے،اور دل میں کہتا ہے،

"یارب،برکت صرف کاروبار میں نہ ہو،،

برکت اُس میں ہو،،جسے تیرے نام پر مانگا ہے،

تیرے حکم پر چھوڑا ہے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کلائنٹ چلا جاتا ہے۔ راحمیر اپنا موبائیل دیکھتا ہے، موبائیل میں سکرٹ لوک اوپن کرتا ہے جس میں ایک فولڈر کھلتا ہے۔ جس میں اسکی تصویر ہوتی ہے۔ حجاب میں لپٹا چہرہ، آنکھوں میں الجھن،، کسی میں ہنستی ہوئی آنکھیں، کسی تصویر میں اپنی عینک ٹھیک کرتی ہوئی۔۔

راحمیر اسے دیکھتے دل سے مسکراتا ہے اور آنکھیں بند کر کے کہتا۔

یہ آنکھیں ہی کمال ہیں جو سب کہہ دیتی ہیں، یہ نقاب میں قید چہرہ، محرم بن کر دوبارہ دیکھنا چاہتا ہوں۔

کہاں کھو گئی ہیں آخر آپ۔ کب ملیں گیں مجھے دنیا کی اس بھیڑ میں۔

اور پھر

راحمیر اپنا drawer کھولتا ہے۔

اندر قرآنِ پاک کا ایک چھوٹا سا نسخہ رکھا ہوتا ہے۔

پھر قرآن کھولتا ہے،،

اور سورت الاحزاب کی یہ آیت سامنے آتی ہے،،

وَمَا تَشَآءُونَ إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا"

(اور تم کچھ بھی نہیں چاہ سکتے جب تک اللہ نہ چاہے۔ بیشک اللہ سب کچھ جاننے والا، حکمت والا ہے)۔۔

برآمدے میں بچے کھیل رہے تھے، کسی

کے ہاتھ میں چمچ، کسی کے کان میں چیخنے والی سیٹی۔ کچن سے بھابھیوں کی آوازیں آ رہی تھیں: "نمک ڈال دیا؟ ہاں ہاں، پر وہ والی ہنڈیا رکھی تھی نا۔"

ناولز کلب
Clubb of Novels

دال کی بھاپ، سبزی کی خوشبو، پنکھے کی ہلکی سی آواز۔

اور شُور۔

ایسا شور جو صرف باہر کا نہیں تھا۔ دل کے اندر بھی مسلسل گونجتا تھا۔

شاہانہ کمرے میں اپنے والدین اور زاویار بھائی کے ساتھ بیٹھی تھی،ہاتھ میں موبائل، چہرے پر ایک خوشگوار سی مسکراہٹ۔

اسکرین پر امن بھائی کی ویڈیو کال تھی۔ آج اُس کے لہجے میں خاص جوش تھا۔

"امی،ابو،،بس اب سب کچھ سیٹ ہو گیا ہے۔ اگلے ہفتے تک پیسے بھیج دوں گا۔ آپ لوگ گھر کی تعمیر شروع کروائیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ابّو نے مسکرا کر کہا:

"بیٹا،ہم تو کب سے اِسی دن کے انتظار میں تھے۔ اللہ تمھاری محنت میں برکت دے۔۔

امی کی آنکھیں چمک رہی تھیں،دعاؤں کا ایک طوفان زبان سے جاری تھا۔

امن کی ہنسی کی گونج شاہانہ کے چہرے پر نور بکھیر گئی۔

مگر تب ہی،،

شاہانہ کی نظریں بے اختیار کھڑکی کی طرف چلی گئیں۔

جہاں دوسری طرف والی سائیڈ سے بڑی بھابی چھپی چھپی کھڑی، کان لگا کر، پوری گفتگو سن رہی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ایک لمحے کے لیے شاہانہ کی روح کانپ گئی۔

مسکراہٹ چہرے سے غائب ہو گئی۔ دل کے اندر جیسے کچھ زور سے ٹوٹا ہو۔

اُس نے موبائل نیچے رکھا، کھڑکی کے پردے آہستہ سے ہٹائے، اور ابو کی طرف دیکھا۔ پھر دھیرے سے آواز نکلی۔ غصے میں دبی، مگر زخمی،،

"ابو،، اس گھر میں کوئی پرائیویسی نہیں ہے۔"

ابو نے چونک کر بیٹی کو دیکھا، اُس کی آواز میں جو تھکن تھی،، وہ صرف جسمانی نہیں تھی۔ وہ وہ تھکن تھی جو برسوں کی مشترکہ دیواروں، گونجتی راہداریوں اور کانوں سے گُزری باتوں کی گواہ تھی۔

"بات بھی کریں،، تو کوئی نہ کوئی کان لگا کر سُن رہا ہوتا ہے۔ ہر لمحہ یوں لگتا ہے جیسے سانس بھی سرگوشی بن گئی ہو۔۔

امی اور ابو خاموش ہو گئے۔

امن بھائی ویڈیو کال پر سب دیکھ رہا تھا، اُس نے سنجیدہ انداز میں پوچھا،

"کیا ہوا شاہانہ؟ تمھارا موڈ کیوں خراب ہوا اچانک؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ نے آنکھیں جھکائیں، پھر آہستگی سے کہا،

"بھائی،، آپ ہی کچھ کریں۔ کم از کم ایک طرف الگ جگہ ہو، جہاں ہم اپنی سانسیں سکون سے لے سکیں۔

"میں مانتی ہوں کہ اس جوائنٹ فیملی نے ہمیشہ ہمارا ساتھ دیا ہے، جب بھی امی کی طبیعت خراب ہوئی، سب نے ہاتھ بٹایا۔"

"میں جانتی ہوں کہ رشتے جُڑ کر رہنے کا نام ہیں،،اور ہمارے رشتے کمزور نہیں، نہ ہی یہ گھر صرف دیواروں کا بنا ہے،،یہ دعاؤں کا آنگن ہے۔"

"لیکن بھائی،، کچھ تو لحاظ ہونا چاہیے، کچھ تو خاموشی، کچھ تو دائرہ،،،

"اگر کوئی اپنے کمرے میں بیٹھا دعا مانگ رہا ہو، کسی سے دل کی بات کر رہا ہو، تو اس کی اجازت کے بغیر اُسے سننا گناہ ہونا چاہیے۔ یہ صرف پرائیویسی کی بات نہیں،،یہ عزتِ نفس کی بات ہے۔۔

"ہم اپنی زندگی کا سب سے بڑا فیصلہ کر رہے تھے،اور ساتھ والے گھر کی بھابی کان لگا کر ہماری باتیں سن رہی تھیں۔

کیا یہ گھر ہے؟یا بازار؟

جہاں ہر لفظ،ہر خیال،ہر سانس دوسروں کی ملکیت بن جاتی ہے۔۔

ابو نے آہستہ سے سر جھکا لیا،اُن کی آنکھوں میں اداسی تھی۔جیسے کسی نے حقیقت کا آئینہ سامنے رکھ دیا ہو۔

امن کی آواز ویڈیو کال سے ابھری،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تم بالکل ٹھیک کہتی ہو شاہانہ۔یہ گھر سب کا ہے، لیکن ہمارا سکون بھی تو اسی گھر کا حصہ ہے۔۔

میں نے گھر کے کمرے تو تقسیم کرنے کے لیے سوچا تھا،

لیکن اب لگتا ہے،، دیواریں خاموشی کے لیے اٹھانی ہوں گی،

صرف اینٹوں کے لیے نہیں۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ کی آنکھوں میں نمی تھی، مگر لبوں پر سکون۔

اُس نے کھڑکی بند کی، اور دل ہی دل میں ایک جملہ کہا،

"رشتے اُس وقت خوبصورت ہوتے ہیں،، جب وہ سننے کے ساتھ ساتھ خاموش رہنے کا ہنر بھی جانتے ہوں۔۔۔

جوائنٹ فیملی میں رشتے قریب ہوتے ہیں،، لیکن بعض اوقات اتنے قریب ہو جاتے ہیں کہ سانس لینے کی جگہ بھی اپنے اختیار میں نہیں رہتی۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہوا میں نمی تیر رہی تھی۔

پہلے ایک بوند گری،، پھر دوسری،،

اور پھر یکایک، آسمان نے اپنی جھولی پھیلا دی۔

چھت پر رکھی پلاسٹک کی بالٹیاں "ٹپ ٹپ ٹپ" کی آواز میں گونجنے لگیں۔

ایک کمرے کے کونے سے پانی آہستہ آہستہ ٹپکنے لگا، پہلے چھوٹے دائرے میں، پھر قالین پر پھیلتی نمی میں بدل گیا۔

"امیییی! چھت ٹپک رہی ہے۔۔

کسی بچے کی آواز کمرے میں گونج گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"چلو چلو چھت پر چلیں! نہاتے ہیں بارش میں۔

اور سب شور مچاتے ہوئے اوپر دوڑ گئے۔

ایک بچہ چھوٹا سا بالٹی بھر کر دوسرے پر ڈال رہا تھا۔

کوئی چھوٹے گڑھے میں پانی جمع کر کے اپنی کشتی بہا رہا تھا۔

کسی نے چھوٹے جوتے اتارے، اور ایک طرف پانی میں چھپاک چھپ کرتا خوشی سے چیخ رہا تھا۔

"ارے بس کرو، بیمار ہو جاؤ گے۔

نیچے سے کسی چچی کی آواز آئی، لیکن بچوں کے قہقہوں پر وہ آواز بھیگ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ابّو اوپر دیکھیں! ٹین کی شیٹ تو ہلنے لگی ہے۔۔

"چھت کی نکاسی چیک کرو، پانی رُک نہ جائے کہیں۔۔

"ارے وہ نالی صاف کرو، سارا پانی اندر گھس جائے گا ورنہ۔

"وہ جو پرانا ٹپکا ہے، اُس کے نیچے بالٹی رکھ دو۔

شاہانہ گھر کے ایک کونے میں کھڑی، آسمان کو دیکھ رہی تھی۔

بچوں کی ہنسی، بڑوں کے ہدایت بھری چیخیں، اور پانی کی ٹپ ٹپ۔ سب اس لمحے کو زندہ کر رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اُس نے دل میں سوچا،

"کیا عجیب ہوتے ہیں یہ پرانے گھر،

ہر بوند کسی نہ کسی کونے میں آ کر گرتی ہے،

مگر ہر آواز، ہر چیخ، ہر قہقہہ،

کسی پرانے خواب کو جگا دیتا ہے۔۔

ابو کمرے کے کونے میں کھڑے، چھت کے ٹپکتے حصے کو دیکھ کر بولے

"یہ جگہ بار بار ٹپکتی ہے،، کہا تو تھا، مرمت کروالیں۔۔

امی نے دوپٹہ سر پر لپیٹتے ہوئے، ہنستے ہوئے کہا،

"مرمت تو دل کی بھی کرنی ہے،، وہی چھت ٹپکتی ہے سب سے زیادہ۔۔

بارش ہمیشہ پانی نہیں لاتی۔۔

کبھی کبھی وہ شور لاتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جو کمرے کے ہر فرد کو جگا دیتی ہے،

ہر پرانی چھت کو بولنا سکھا دیتی ہے۔۔

بارش کی تیز بوچھاڑ اب کم ہو چکی تھی، مگر نالیوں سے پانی بہتا جا رہا تھا۔

چھت پر رکھی پلاسٹک کی بالٹی لبریز ہو کر چھلک چکی تھی۔

نیچے کمرے میں چاروں طرف پانی کی ہلکی نمی پھیل چکی تھی، قالین ہٹا دیے گئے تھے، اور امی بار بار سلیپر کھینچ کر ایک ایک کونے میں جا کر پانی سمیٹ رہی تھیں۔

ابو، ٹوپی سنبھالتے ہوئے ایک طرف دیوار کا معائنہ کر رہے تھے۔

گھر کی دیواریں نم تھیں، چھت کی دراڑیں پرانی ہو چکی تھیں۔ جیسے سب کچھ تھک چکا ہو، بس گرنے سے پہلے کا لمحہ ہو۔

اسی لمحے ویڈیو کال دوبارہ بجی۔ امن بھائی لائن پر تھے۔

ان کے چہرے پر اب سنجیدگی تھی، آواز میں پختگی،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ابو،، یہ سب روز ہوتا ہے نا؟

ابو نے دھیرے سے سر ہلایا، جیسے مان لیا ہو کہ اب انکار کا وقت نہیں رہا۔

"بس کریں ابو،، بہت ہو گیا۔

اب ہم یہ سب نہیں دیکھ سکتے۔

میں نے پہلے بھی کہا تھا،اب مزید تاخیر نہیں۔

اب اگلے ہفتے پیسے آ رہے ہیں،

اور جیسے ہی آجائیں۔۔ آپ فوراً کام شروع کروائیں۔۔

"یہ گھر صرف دیواروں کا نہیں، ہم سب کی عزت،سانس،اور راحت کا سوال ہے۔

چھت ٹپکتی ہے،دیواریں گرتی ہیں۔

اور ان کے ساتھ ساتھ ہماری دعائیں بھی کہیں چپ چاپ بہہ جاتی ہیں۔۔

"ہمیں صرف مرمت نہیں کرنی،، ہمیں نیا سانس دینا ہے اس مکان کو۔۔

Clubb of Quality Content

کمرے میں خاموشی چھا گئی۔

امی کی آنکھیں آنسوؤں سے نم تھیں، سلیپر ہاتھ سے چھوٹ گیا۔

شاہانہ نے ابو کی طرف دیکھا، دل ہی دل میں کہا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"شکر ہے،، کوئی تو بولا۔

کوئی تو سمجھا کہ چھت کا ٹپکنا، صرف بارش کا مسئلہ نہیں۔

یہ برسوں کی ان دیکھی فریاد ہے۔۔

ابو نے فون کے کیمرے میں بیٹے کو دیکھا۔

اور کئی لمحوں کی خاموشی کے بعد، دھیرے سے کہا،

"ٹھیک ہے، بیٹا۔

اب یہ چھت نہیں ٹپکے گی۔۔

اب یہ گھر چھاؤں بنے گا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

۔۔۔

دوپہر کا وقت تھا،

چائے کے کپ رکھے تھے، ساتھ تھال میں پاپے، اور دور سے آتی درود پاک کی آواز۔۔

شاہانہ، دادی، چچا وسیم اور چچی شہلا ساتھ بیٹھے تھے۔

شاہانہ کی آنکھوں میں ایک نئی چمک تھی، لہجہ پُرسکون، مگر خوابوں سے لبریز:

"دادی، ابو نے اور زویار بھائی نے گھر کی تعمیر کا سوچ لیا ہے۔

ان شاء اللہ اگلے ہفتے سے گھر کی تعمیر شروع ہو جائے گی۔

اب س۔ ٹھیک ہو جائے گا اور کھڑکی سے بارش اندر نہیں آئے گی۔۔ اچھا گھر بنے گا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دادی نے ہاتھ اٹھا دیے،

"ماشاء اللہ بیٹی،، بہت اچھی بات ہے۔ میں بس دیوار کے خلاف اس لئے ہوتی ہوں کہ وہ میرا خاندان ہے۔ تم لوگ اپنی سائیڈ الگ کر رہے ہو۔ ٹھیک ہے۔ میں اپنی طرف سے دیوار نہیں دونگی۔ تم لوگ خوش رہو۔

اب دل مطمئن ہوا کہ کوئی گوشہ تو سکون کا بنے گا۔۔

لیکن،،

پاس بیٹھی چچی شہلا نے آہستہ سانس بھری،چائے کا کپ نیچے رکھا،

اور خالی نظروں سے چھت کو دیکھتے ہوئے بولیں،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اچھی بات ہے،اللہ نصیب کرے،،

پر ذرا ہماری طرف کا بھی سوچو۔

یہ جو پرانا حصہ ہے،،کچی دیواریں،پرانی چھت،بارش میں لرزتی اینٹیں۔

یہ سب بھی تو کسی کا گھر ہے،کسی کی چھت ہے۔

ہماری طرف تو جیسے برسوں سے وقت ہی رکا ہوا ہے۔۔

تم لوگ تو اپنا حصہ سنوار لو گے۔

ہمیں کون سنوارے گا؟

کیا ہمارا کوئی مستقبل ہے بھی؟

یہ کہہ کر چچی اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔چچا وسیم بھی پیچھے چل پڑے۔

کمرے میں مدھم سی روشنی تھی۔ لیکن اندر ایک طوفان اٹھنے والا تھا۔

چچی شہلا نے چادر ایک جھٹکے سے اتاری،اور تکیے کے پاس بیٹھتے ہوئے ایک زہر بھرا جملہ اچھالا،

"کیا فائدہ تم سے شادی کرنے کا؟

نہ کمانے کے قابل،نہ عزت کے،،

تم ہوتے کچھ بھی، تو آج میں بھی خود کے لیے کوئی خواب سجا سکتی۔۔ایک ہی بیٹا ہے اسکے لئیے بھی کچھ اچھا نہیں سوچ سکتے۔۔

چچا وسیم کے قدم جیسے رک گئے۔

دروازے پر آ کر رک گئے۔خاموش، سنبھلتے ہوئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شہلا کی آواز تیز ہو گئی،

"دیکھانا،امن کیسے باہر جا کر پیسے کمارہا ہے؟ان کا گھر بن رہا ہے،،زندگی سنور رہی ہے،

اور یہاں؟

ہم آج بھی انہی کچی دیواروں میں،جہاں نہ چھت کا بھروسہ ہے،نہ کل کا۔۔

"اور تم ہو کہ کبھی کسی ورکشاپ، کبھی کسی پٹرول پمپ،

کبھی دکان پر مزدوری کرتے ہو۔

مگر اپنی بیوی کو آج تک یہ نہیں بتا سکے کہ زندگی کی بنیاد کیسے رکھی جاتی ہے۔۔

وسیم کی آنکھیں سرخ ہو گئیں، مگر آواز اب بھی نرم تھی،

Clubb of Quality Content

"شہلا،،

کبھی دل سے پوچھا کہ کیا یہ سب میری مرضی سے ہو رہا ہے؟

کیا میں ہر رات آسمان دیکھ کر یہ نہیں مانگتا کہ میرے بھی دن بدل جائیں؟

میں نے کبھی تمھیں بھوکا رکھا؟

کبھی بچوں کی پڑھائی رکوائی؟

ہاں، میں امیر نہیں،،

لیکن کیا تمھیں عزت سے زندگی دینے کی کوشش میں کمی کی؟"

شہلا طنزیہ سی ہنسی،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"عزت؟ عزت کمانے سے آتی ہے وسیم،

چھوٹے موٹے کاموں سے نہیں!

لوگ ہنستے ہیں تم پر،،اور میں؟

میں تو بس شرمندگی سہتی ہوں، تمھاری بیوی کہلا کر۔۔

چچا وسیم کا لہجہ اب کانپ گیا،

مگر وہ چُپ نہ رہے،

"اگر لوگ ہنستے ہیں،،

تو وہ میرے حالات پر ہنستے ہیں، میری نیت پر نہیں۔

اور اگر تم شرمندہ ہو،

تو سمجھ لو،، تم نے کبھی میرا ساتھ دیا ہی نہیں۔

تم صرف کامیابی کی خواہش کرتی رہی،

لیکن قربانی نہیں دی۔۔

"تمہیں اندازہ نہیں،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میں ہر دن خود سے لڑتا ہوں۔

کیونکہ تمھاری آنکھوں میں صرف شکایت رہ گئی ہے،

اور میری آنکھوں میں تمھارے لیے صرف شرمندگی۔۔

"میں چاہتا ہوں اچھا شوہر بنوں،،

لیکن تم ہر بار مجھے اس غربت کا طعنہ دے کر

میرے خواب توڑ دیتی ہو۔۔

شہلا کی آنکھیں بھر آئیں۔ مگر زبان اب بھی خفا تھی:

"بس کرو وسیم،،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تم اگر واقعی اچھے ہوتے، تو آج میں ایسی نہ ہوتی۔

میری قسمت تب ہی خراب ہوئی تھی،،

جب تم میرے نصیب میں لکھے گئے تھے۔۔

وسیم نے آنکھیں بند کیں۔ایک گہرا سانس لیا،اور صرف اتنا کہا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"شاید تم ٹھیک کہتی ہو،،

لیکن یاد رکھنا،میں نے تمھیں کبھی چھوڑا نہیں،

تم نے ہر روز مجھے تھوڑا تھوڑا چھوڑ دیا۔۔

شاہانہ اور دادی باہر بیٹھی یہ آوازیں سن رہی تھی دادی کہتی ہیں کہ۔۔

"کبھی کبھی طعنہ صرف زخم نہیں دیتا،،

وہ اس شخص کو خاموش کر دیتا ہے

جو تمھاری خاطر، خود سے جنگ لڑ رہا ہوتا ہے۔۔۔

کچھ دیر بعد—جب چچی شہلا اکیلی کمرے میں بیٹھی ہوتی ہیں،

شاہانہ خاموشی سے ان کے قریب آکر بیٹھتی ہے۔

آواز دھیمی، مگر نرم،

"چچی،،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بعض اوقات شوہر امیر نہیں ہوتے،

مگر وفادار ہوتے ہیں،،

اور یہ نعمت، کسی دولت سے کم نہیں ہوتی۔"

چچی چونک کر اُسے دیکھتی ہیں۔

شاہانہ کا چہرہ نم ہے،

مگر آنکھوں میں تلخی نہیں،، صرف دعا ہے۔

"میں نے آپ دونوں کی باتیں سن لیں،،

لیکن یقین کریں،

میں نے الزام نہیں سنا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بس دو تھکے ہوئے دلوں کو سنا۔

جو شاید صرف سمجھنا چاہتے ہیں،

لیکن انداز نہیں مل پایا۔۔۔

"چچی،

جب بیوی شوہر کی کمزوریوں میں اس کا ہاتھ تھامتی ہے،

تو وہ کمزور مرد بھی

کائنات کا سب سے بہادر انسان بن جاتا ہے۔۔۔

"اور اگر طعنوں سے بھرا جائے،

تو وہ جو رزق لاتا ہے،

Clubb of Quality Content

وہ بھی بے برکت ہو جاتا ہے۔۔

چچی شہلا کی پلکیں جھک جاتی ہیں۔

وہ بولتی نہیں، صرف چپ چاپ شاہانہ کی باتیں سنتی ہیں۔

جیسے دل پر بام رکھ دیا گیا ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چچی کے ہاتھ میں چائے کا کپ کانپتا ہے۔

شاہانہ ہلکے سے کپ پکڑتی ہے اور کہتی ہے،

"زندگی تھوڑا سا لحاظ مانگتی ہے،

اور تھوڑا سا صبر،"

اور جو شوہر صرف محبت میں زندہ ہے،

اسے روز روز مارنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے۔۔اور آپ کی تو محبت کی شادی تھی۔ لیکن آپ ہمیشہ ایسے ہی لہجے میں چاچو سے بات کرتی ہیں۔

"محبت میں امیری نہیں دیکھی جاتی،

صرف یہ دیکھا جاتا ہے کہ جب دنیا چھوڑ جائے۔

کیا وہ شخص تب بھی ہمارا ہاتھ تھامے رہتا ہے؟

چچی شہلا کا چہرہ ایک لمحے کو ساکت ہو گیا۔

پھر ہونٹوں پر کپکپاہٹ آئی، آنکھیں بھر گئیں۔

اور آواز،، دھیمی، مگر دل سے نکلی،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"شاہانہ،،

تم نے آج وہ بات کہی ہے جو شاید مجھے برسوں پہلے سننی چاہیے تھی۔

کبھی کبھی عورت خود سے اتنی لڑتی ہے،

کہ اُسے نظر ہی نہیں آتا۔۔

کہ وہ اُس شخص پر وار کر رہی ہے

جو ہر دن صرف اُس کے لیے ٹوٹتا ہے۔۔

شاہانہ خاموشی سے سن رہی تھی۔

چچی شہلا کا لہجہ اب نرم ہو چکا تھا،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آنکھیں شرمندہ، لیکن دل تھوڑا ہلکا،

"میں مانتی ہوں،،

وسیم برا شوہر نہیں،،

بس قسمت نے ہمیں وہ دن نہیں دیے جن کی تمنا تھی۔

میں تھک گئی تھی،اور جب تھک جائے نا عورت،

تو وہ تلخ ہو جاتی ہے۔

اور تلخی میں اکثر وہ زبان سے وہ کچھ کہہ جاتی ہے

جو دل میں ہوتا ہی نہیں۔۔۔

"مجھے لگتا ہے میں بھی کبھی محبت سے اُس کا ہاتھ تھام لیتی،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تو شاید وہ دنیا کا سب سے پُرامن مرد ہوتا،،

مگر میں بس مطالبے کرتی رہی،،

نہ اُس کے کندھے پر سر رکھا،نہ خود کو اس کی بانہوں میں محفوظ مانا۔۔

چچی نے شاہانہ کا ہاتھ تھاما،

ایک تھکی ہوئی مسکراہٹ کے ساتھ کہا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"شاہانہ،،

آج تم نے مجھے آئینہ دکھایا۔

اور پہلی بار مجھے اپنا آپ برا نہیں لگا،

بلکہ سچ لگا۔

دعائیں دو بیٹا،،

کہ اب جو سجدہ کروں،

وہ صرف رزق کے لیے نہ ہو،

بلکہ سکونِ دل کے لیے بھی ہو۔۔

پھر

شاہانہ کہتی ہے کہ،،

"شکوے جب دعا میں بدلنے لگیں،

تو رشتے کی دراڑیں بھرنے لگتی ہیں،،

اور عورت کی آواز پہلی بار اپنے اندر سنائی دیتی ہے۔۔

۔۔۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شام کا دھندلاسا وقت۔ دادو کا کمرہ، جس کی کھڑکی سے روشنی چھن کر آ رہی تھی

شاہانہ لکڑی کے پرانے صوفے پر بیٹھی تھی۔

دادو اپنے بستر پر تھیں، سفید دوپٹہ سر پر، ایک ہاتھ میں تسبیح، دوسرے میں فون۔

پھوپھو زینب کی کال جاری تھی۔

آواز خوشی سے چمک رہی تھی،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"امی جی! اللہ کا شکر ہے۔۔ شوہر بھی خیال رکھتے ہیں، سسرال والے بھی عزت دیتے ہیں۔۔ میری شادی کو اتنے سال ہو گئے ہیں۔ سب ٹھیک جا رہا ہے۔ آپکے نواسے نواسی بھی آپ کو یاد کرتے ہیں۔۔

دادو نے مسکرا کر دعائیں دیں، آنکھوں میں سکون کے چند قطرے اترے۔

مگر جیسے ہی کال بند ہوئی۔

دادو کا چہرہ پھر وہی پریشان سا ہو گیا۔

آنکھیں اب کسی اور طرف دیکھ رہی تھیں،، دل کسی اور کی فکر میں تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انہوں نے گہرا سانس لیا اور آہستگی سے کہا:

"پتہ نہیں کیا ہو گا فاطمہ کے رشتے کا۔

نہ اُس کا ہو رہا، نہ اُس کے بھائی کا۔

رشتے آتے ہیں، بات بنتی ہی نہیں۔

کبھی بات چلتی ہے، تو خود ہی ٹوٹ جاتی ہے۔

دل میں ایک بوجھ سا ہے شاہانہ،،

شاہانہ نے پیار سے دادو کا ہاتھ تھاما، دھیرے سے کہا،،

"سب ٹھیک ہو جائے گا دادی،،

اللہ نے جو وقت مقرر کیا ہے، وہی بہتر ہوتا ہے۔

پریشان نہ ہوں۔۔

دادو کچھ لمحے خاموش رہیں، پھر تسبیح سنبھال کر اٹھیں اور باہر چلی گئیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اب کمرے میں صرف شاہانہ اور پھوپھو فاطمہ تھی۔

پھوپھو پاس بیٹھی تھیں،خاموش۔ان کے چہرے پر وہ تھکن تھی جو صبر کے بعد نہیں آتی،،

بلکہ ندامت کے بعد آتی ہے۔

کمرے کی فضا میں بوجھ تھا۔

بارش کے بعد کا سناٹا، جیسے سب کچھ دھل چکا ہو،

مگر ماضی کی مٹی ابھی بھی دامن میں لگی ہو۔

شاہانہ نے نظریں اُن کی طرف کیں اور دھیرے مگر تھوڑے سخت لہجے میں کہا،

"پھو پھو،،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آپ نے طلاق لینے میں جلدی کر دی تھی۔

وہ شخص،، جس کے لیے آپ نے اتنا بڑا قدم اٹھایا،

وہ تو اب اپنی زندگی میں خوش ہے۔

شادی کر چکا ہے، آگے بڑھ گیا ہے۔

اور آپ؟

آپ ماں کے گھر بیٹھی ہیں، ساکت، خاموش،،

کیا یہ سب سوچنا نہیں چاہیے تھا پہلے؟

یہ فیصلہ، اتنا بڑا قدم،،

کیا دل کے درد سے بڑھ کر خود کی عزت کا خیال نہیں آنا چاہیے تھا؟

پھوپھو کا چہرہ پتھر ہو گیا۔ پلکیں بھیگ گئیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ان کی آواز کپکپاتی ہوئی نکلی،

"ہاں شاہانہ"

مجھے سچ میں پچھتاوا ہے۔

بہت بار سوچا،دل سے معافی مانگی خود سے،اللہ سے"

بس اُس وقت کچھ سمجھ نہیں آیا۔

غصہ تھا،ضد تھی،بے وقوفی بھی شاید"

اور وہ شخص"وہ تو پہلے دن سے ہی خود غرض تھا۔

میں نے سارا بوجھ خود پر اٹھایا،

اور اب"اب بس تنہائی بچی ہے۔

یہ سب جو ہوا"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نہیں ہونا چاہیے تھا۔

نہیں ہونا چاہیے تھا۔۔

کمرے میں سناٹا چھا گیا۔

شاہانہ نے ہاتھ بڑھا کر پھوپھو کا ہاتھ تھام لیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"پھوپھو،، پچھتاوا آپ کی کمزوری نہیں ہے،

یہ تو وہ پہلا دروازہ ہے جہاں سے نیا سفر شروع ہو سکتا ہے۔

مگر ایک بات یاد رکھیں،،

اگلی بار کسی کو زندگی کا حصہ بنانے سے پہلے،

خود کو مکمل کریں۔

کیونکہ جو خود ادھورا ہو،

وہ کبھی کسی کا سہارا نہیں بن سکتا۔

اور اگر،،

"فیصلے وقت پر نہ ہوں،

تو وقت وہ فیصلے خود کرتا ہے،،

اور جو وقت کے کہنے پر جیتے ہیں،

وہ اکثر دل ہار جاتے ہیں۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کالج کا وہ آخری لیکچر ہال، جہاں صرف خاموشی تھی۔۔۔یہ لیکچر ایکسٹرا ہوتا تھا جو کہ انابیہ ،شاہانہ اور فریشہ نے ارینج کروایا تھا تاکہ ہر سبجیکٹ سے ریلیٹ روحانیت کو سمجھا جائے۔۔

"پریشان کیوں ہو رہے ہو؟

پروفیسر نے کمرے میں داخل ہوتے ہی پوچھا،

اور پھر بغیر کسی کے جواب کا انتظار کیے بورڈ پر لکھ دیا،

$$f(x) = x^2 - 2x + 1$$

"یہ صرف ایک ایکویشن نہیں ہے۔یہ ہم سب کی زندگی ہے۔"

تمام طلبہ حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے،

شاہانہ نے سر جھکا لیا، جیسے وہ جانتی ہو، اب کوئی بات دل میں اترنے والی ہے۔

پروفیسر بولی،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ quadratic equation

تمہیں سکھاتی ہے کہ تم جو کچھ بھی کرو، اس کا اثر دو گنا لوٹتا ہے۔

اگر تم نے نفرت دی، وہ نفرت دو گنا ہو کر واپس آئے گی۔

اگر تم نے محبت بانٹی، تو محبت بھی وہی curve بنائے گی۔ واپس مڑ کر تم تک پہنچے گی۔"

پھر انہوں نے x=1 رکھا اور solve کیا،

$$f(1) = (1)^2 - 2(1) + 1 = 0$$

"یہ 'zero' ہے۔ یہ balance ہے۔

اگر تم اپنی زندگی کے 'x' میں صرف سچ، اخلاص، اور صبر ڈالو،

تو نتیجہ ہمیشہ

zero pain, zero loss

سکون میں بدل جاتا ہے۔"

پھر وہ رکی، گہرا سانس لیا، اور بولی:

Clubb of Quality Content

"لیکن اگر تم equation کے coefficients کو بگاڑ دو،،،

اگر تم خواہشات کے تحت x^2 کو زیادہ اہم سمجھو،

یا 2x یعنی قربانی کو نظر انداز کرو،

تو پھر جو حاصل ہو گا، وہ کبھی دل کا سکون نہیں ہو سکتا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ نے آہستہ سے نظریں اٹھائیں۔

پروفیسر کی آواز مدھم ہو گئی،

لیکن الفاظ دل پر نقش ہونے لگے۔

"زندگی ایک گراف ہے۔

کہیں وہ کنکیو ہے، کہیں کنوکس۔

کہیں ہم بلندی پر ہوتے ہیں، کہیں گراوٹ پر۔ یعنی فال پر۔

لیکن اصل سوال یہ ہے:

کیا تم نے اپنی ورٹیکس (چوٹی) کو پہچانا ہے؟

وہ مقام، جہاں تم بدل سکتے ہو؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر انہوں نے ہاتھ سے اک چھوٹا سا curve بورڈ پر بنایا

"$y = x^2$

کے گراف میں سب کچھ symmetric (سمٹرک) ہوتا ہے۔

یعنی، جو تم آج بوگے، وہ کل کے دونوں طرف برابری سے اُگے گا۔

چاہے وقت بدلے، موسم بدلے، لوگ بدل جائیں۔"

پھر وہ ٹھہری، اور بہت آہستہ سے بولی،

میتھیمیٹکس ہمیں یہ بھی سکھاتی ہے کہ

جب ہم integration کرتے ہیں،

تو ہم ٹوٹے حصوں کو جوڑتے ہیں۔

جیسے زندگی کے بکھرے لمحے،

جیسے وہ ٹکڑے جن سے تم مکمل بنے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور جب ہم limit لگاتے ہیں،

تو ہم بے حد کو قابلِ فہم بناتے ہیں۔

جیسے اللہ تک پہنچنے کی چاہ،

جو ہمیشہ infinite ہوتی ہے،، لیکن دل مانگتا ہے کہ کبھی قریب آجائے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انابیہ نے پہلی بار گہری سانس لی۔

پروفیسر نے آخر میں بورڈ پر صرف ایک سطر لکھی،

" Solve for Peace, not Perfection."

پھر بولی،

"اگر تم نے ہر مسئلے کو پرفیکشن سے سالو کرنے کی ضد چھوڑی،

اور امن، صبر اور توکل کے ساتھ اپنا سولیوشن ڈھونڈا۔

تو تمہاری زندگی بھی ایک سولوڈ ایکویشن کی طرح ہلکی ہو جائے گی۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کلاس میں خاموشی ایسی کہ سانس کی آواز بھی گنا جا سکتی تھی۔

کھڑکی سے دھوپ کی ایک لکیر فرش پر آ پڑی تھی، جیسے آسمان نے کسی مقدس لمحے کو نشان زد کر دیا ہو۔

یہ کالج میں کلاس کا آخری لیکچر چل رہا تھا، پروفیسر علیزہ بھی وہاں موجود تھی۔

کمال کر دیا پروفیسر رانیہ آپ نے ویل ڈن، اس سے آگے میں بھی کچھ لیکچر شروع کرنا چاہوں گی،

شکریہ پروفیسر، آپ آئیں، میرے جانے کا وقت ہو گیا اور میں چاہوں گی آپ میں سے دو بچے کل ریاضی کے کسی بھی ٹوپک کو پریزنٹ کریں اپنی ریسرچ سے، روحانیت کے ساتھ،،

یہ کہہ کر وہ وہاں سے چلی جاتی ہیں۔۔

پروفیسر علیزہ کے ہاتھ میں مار کر اور دل میں کئی برسوں کا درد، روشنی، اور خاموشی جمع تھی۔

وہ آہستہ سے بولیں

"آج ہم Integral Calculus نہیں پڑھیں گے،

آج ہم خود کو پڑھیں گے،،،

بورڈ پر انہوں نے یہ لکھا،

$$\int f(x)\,dx = F(x) + C$$

پھر مار کر رکھ کر،ہاتھ دل پر رکھتے ہوئے گویا ہوئیں،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ فقط ریاضی کی مساوات نہیں، یہ تمہاری زندگی ہے۔

یہ تمہاری روح کا حساب ہے۔

تفصیل کے ساتھ روحانی تشریح،،

۔(f(x

تمہارے ہر دن کی وہ ویلیو ہے جو تمہاری نیت، عمل، سوچ، نظر، اور زبان سے نکلتی ہے۔

چاہے وہ چھوٹا سا صدقہ ہو، یا کسی کی دل آزاری۔

۔∫

یہ انٹیگرل ہے،،، وہ قوت جو سب کچھ جمع کرتی ہے۔

ہر آنسو، ہر دعا، ہر خاموشی،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اور وہ بھی جو تم نے کیا، لیکن دنیا کو کبھی پتہ نہ چلا۔

۔(F(x

یہ تمہاری روح کا خلاصہ ہے۔

جو کچھ تم نے چُنا، سہنا، چھوڑا، یا اپنایا۔ وہ سب اب تم ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

۔+ C

اور یہ"

یہ 'Constant' ہے، وہ راز جو صرف رب اور تم جانتے ہو۔

یہ تمہاری نیت ہے۔

یہ تمہاری وہ آنکھ ہے جو بند ہو کر بھی رب کو دیکھتی ہے۔

یہ وہ بات ہے جو نہ بولی جاتی ہے، نہ لکھی۔

بس دل میں رہتی ہے، اور روزِ حساب تولی جائے گی۔

اکثر تم لوگ کہتے ہو۔

'ہم نے بہت کیا، بدلے میں کچھ نہیں ملا'۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لیکن یاد رکھو،

ریاضی بھی تب ہی جواب دیتی ہے جب 'Constant' صحیح ہو۔

زندگی کی ایکویشن میں نیت کا 'C' خالص نہ ہو۔

تو عمل جتنا بھی بڑا ہو، جواب کبھی مکمل نہیں ہوتا۔"

شاہانہ کی انگلیاں لرزنے لگیں۔

جیسے اس کا دل پہلی بار اپنی ہی حسابی غلطی کو محسوس کر رہا ہو۔

وہ جو ظاہری جیتوں کے پیچھے دوڑتی رہی، آج سچائی کے سامنے بے بس سی لگنے لگی۔

انابیہ، جس نے صرف شہرت کو میئر (measure) کیا۔

آج پہلی بار اس نے measure سے beyond جانا سیکھا۔

پروفیسر نے پھر کہا:

تمہیں کسی کتاب سے، کسی ڈگری سے،

یا کسی انسان سے مکمل ہونے کی ضرورت نہیں۔

تم کُل ہو۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

خود کو رب کی رضا میں رکھ دو،

وہ تمہیں F(x) سے F(نور) میں بدل دے گا۔"

پھر اُنہوں نے بورڈ پر آخری لفظ لکھا،

روح کی ∫ میں، حساب صرف اعمال کا نہیں،

بلکہ سجدوں کے اندر کے دل کا ہوتا ہے۔"

پھر انہوں نے دراز سے ایک کاغذ نکالا۔

چند سطریں،، اور آخر میں قرآنی آیت،

کاغذ پر لکھا تھا،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ"

(تو تم کہاں جا رہے ہو؟)۔(الانفطار 26)

تم دوڑ رہے ہو، مقابلہ کر رہے ہو، جیتنے کی کوشش میں ہو،،

لیکن کبھی بیٹھ کر خود سے پوچھا؟

یہ سب کا انٹیگرل کیا بن رہا ہے؟

کیا وہ اللہ کی طرف جا رہا ہے،،یا نفس کی طرف؟

شاہانہ دل میں خود سے مخاطب ہوتی ہے

"میں f(x) کی طرح بکھری رہی،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پہلی بار کسی ∫ نے مجھے اکٹھا کیا۔

اور آج ریاضی میں بھی سمجھ آیا۔

اصل constant، رب کا ذکر ہے،،

اور باقی سب صرف variable noise تھی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کلاس سے سب نکل گئے تھے۔

بس ان دو لڑکیوں کا دل ابھی بیٹھا تھا،

جیسے وہ ∫ کے نیچے ابھی بھی کچھ تلاش کر رہی ہوں،،

شاید،، خود کو۔۔

کلاس خالی ہو چکی تھی۔

درودیوار پر خاموشی کچھ ایسے چھا گئی جیسے وقت بھی رکنے کو تیار ہو۔

شاہانہ کی نظریں اب بھی اس بورڈ پر جمی تھیں جہاں $\int f(x)\,dx = F(x) + C$ لکھا تھا۔

جیسے اس حساب کی لکیر میں کہیں اس کا ماضی دبا ہوا ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انابیہ چند قدم چل کر دروازے کے پاس پہنچی، لیکن پلٹ کر دیکھا۔

شاہانہ اپنی جگہ سے ہلی تک نہیں۔

پروفیسر علیزہ اپنی فائلیں سمیٹ چکی تھیں۔

وہ جانے کے لیے مڑیں ہی تھیں کہ پیچھے سے ہولے سے آواز آئی:

پروفیسر،،،

علیزہ رُک گئیں۔

شاہانہ آہستہ آہستہ ان کی طرف بڑھی۔

آنکھوں میں ہچکچاہٹ تھی،اور دل میں ایک سوال جو سالوں سے دب رہا تھا۔

Clubb of Quality Content

پروفیسر،،،اگر ہم اپنی equation خود بگاڑ چکے ہوں،،

اپنی f(x) میں گناہ، جھوٹ، دکھ، غلط فیصلے،،

سب کچھ خود ہی add کر بیٹھے ہوں۔

تو کیا رب اسے دوبارہ solve کر سکتا ہے؟"

لمحہ تھما ہوا تھا،

پروفیسر نے کچھ نہ کہا۔

بس شاہانہ کے قریب آ کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

ایسا لمس جو لفظوں سے کہیں زیادہ سچّا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر وہ جھک کر میز پر رکھا ایک سفید کاغذ کھولتی ہیں۔

اس پر ایک اور آیت لکھی تھی،

اِلَّا مَن تَابَ وَ آمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا

فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ ٱللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ۔

(الفرقان70)

مگر وہ لوگ جو توبہ کریں،ایمان لائیں اور نیک عمل کریں۔

اللہ ان کی برائیوں کو نیکیوں میں بدل دے گا،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پروفیسر کے چہرے پر یقین کی روشنی تھی۔

شاہانہ،تم سمجھتی ہو کہ تم نے equation بگاڑ دی؟

لیکن اللہ وہ mathematician ہے۔

جو بگڑے ہوئے سوال کو بھی ایسا Solve کرتا ہے

کہ جواب صرف نور میں آتا ہے۔۔

اگر تم ∫ توبہ کے ساتھ رب کی طرف لوٹو۔

تو وہ C، جو کبھی جرم تھا،

وہ C بدل کر 'کرم' میں لکھ دے گا۔

اور زندگی کی f(x)۔

تمہیں جنت تک لے جائے گی۔۔

شاہانہ کی آنکھوں سے پہلی بار وہ آنسو نکلے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جو صرف دل کی شکستگی پر نہیں،

بلکہ رب کی رحمت سمجھ آنے پر بہتے ہیں۔

وہ آہستہ سے سر جھکا کر بولی،

"پروفیسر،،، میرا رب واقعی ایسا ہے،،

ہمیں اپنی ∫ دوبارہ سے شروع کرنا چاہیے۔

پروفیسر کا آخری جملہ،

تو قلم اُٹھا لو،

اب تمہیں اپنی f(x) خود لکھنی ہے،

لیکن یاد رکھنا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس بار C صرف 'رضائے الٰہی' ہو۔۔

شاہانہ اس لمحے کو دل سے محسوس کرتی ہے۔دل ہی دل میں کہتی ہے۔

آج میں نے ریاضی نہیں پڑھی،،

آج میں نے رب کو پڑھا۔

اور اب میں جانتی ہوں۔

میری سب سے بڑی مساوات،،صرف سجدے سے Solve ہو سکتی ہے۔۔

---

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

رات کے کھانے کے بعد گھر میں خاموشی چھا گئی تھی۔ ماہین اپنے کمرے میں جا چکی تھی، راحمیر بھی کمرے میں چکا تھا۔ فریشہ بالکونی میں تنہا بیٹھی تھی، آسمان کو تکتی ہوئی۔ جیسے وہی کچھ کہہ دے جو زبان سے نہ نکل رہا تھا۔

ناولز کلب
Collection of Quality Content

پھوپو چپکے سے اس کے پاس آئیں، ایک چادر اس کے سر پر ڈالی اور اس کے پہلو میں بیٹھ گئیں۔

"تمہاری خاموشی آج بہت بلند لگ رہی ہے، فریشہ۔ دل کا بوجھ اگر الفاظ بن جائیں، تو آنکھیں نہیں بھیگتیں۔۔

فریشہ نے آنکھیں بند کیں۔ پھر آہستہ سے بولی،

پھوپو کیا محبت واقعی رب سے دور کر سکتی ہے؟"

پھوپو نے آسمان کی طرف دیکھا، جیسے وہاں سے جواب کھینچ کر لانا چاہ رہی ہوں۔

پھر دھیرے سے بولیں،

"محبت دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک جو تمہیں اپنے نفس کا غلام بناتی ہے، اور ایک جو تمہیں سجدے میں جھکنا سکھاتی ہے۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اردان کے لیے جو دل میں ہے،،وہ محبت کیسی ہے؟

پھوپو نے فریشہ کے ہاتھ تھامے،

"میں نے اردان کو ایک ماں کی نظر سے دیکھا ہے۔وہ اکثر یہاں آتا رہا ہے،وہ جب کمرے میں نماز پڑھتا تھا،اُس کی آنکھوں میں خدا کے خوف کی نمی دیکھتی تھی۔وہ جب کسی کو جواب دیتا ہے،اُس کے لفظوں میں غرور نہیں،عاجزی بولتی ہے۔

فریشہ ایسا مرد کبھی محبت میں گمراہی نہیں بناتا۔وہ تمہیں اپنے ساتھ اللہ کے قریب لے جائے گا۔۔

فریشہ کی پلکوں سے آنسو گرے،لیکن دل کے اندر کچھ نرم ہونے لگا۔وہ اتنا عرصہ خود کو صرف سمجھتی رہی۔مگر اب کوئی اُسے سمجھ رہا تھا۔

پھوپو نے خاموشی سے ایک چھوٹا سا کاغذ فریشہ کے ہاتھ میں تھمایا۔

اس پر ایک آیت لکھی تھی،

وَعَسٰٓی اَنۡ تَکۡرَہُوۡا شَیۡـًٔا وَّ ہُوَ خَیۡرٌ لَّکُمۡ"

(سورۃ البقرہ:216)

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اور ہو سکتا ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو، حالانکہ وہ تمہارے لیے بہتر ہو۔"

پھوپو بولیں،

"تمہارے راستے میں جو رکاوٹیں آئیں، ہو سکتا ہے وہ آزمائش نہ ہوں،، وہ رب کی خاص ترتیب ہوں۔

بس دعا مانگتی رہو فریشہ، اور دعا کے ساتھ خود کو سنوارتی رہو۔

رب کی رضا مل جائے، تو اردان بھی تمہارا ہو گا، اور دنیا بھی۔۔

فریشہ نے سر جھکا کر وہی چادر منہ تک کھینچ لی۔ دل میں اک نئی روشنی جاگ رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ وہ لمحہ تھا،

جب فریشہ کو لگا،

"محبت اگر خاموش ہو کر بھی رب سے بات کرے،

تو وہ دعا بن جاتی ہے۔۔۔

شام، بہاولپور کی پرانی گلیوں میں ایک عجیب سی چپ طاری تھی۔

فضا میں خنکی گھلی تھی، جیسے ماضی کی کوئی بات ہوا کے اندر تحلیل ہو چکی ہو۔

دھوپ کی آخری کرنیں درختوں کے سائے میں چھپ رہی تھیں۔

اور مسجد کی اذان اس منظر کو مزید پر سرار بنا رہی تھی۔

راحمیر سلطان فریشہ کو گھر چھوڑنے جا رہا تھا۔

آج کوئی بد مزاقی نہیں، نہ وہ مسکراہٹ جس سے فریشہ چپکے چپکے ہنستی تھی۔

صرف خاموشی تھی،، اور ایک فیصلہ۔

فریشہ،،،

راحمیر نے نرمی سے کہا،

"چلو، تمھیں گھر چھوڑ دوں،،

ماموں سے میں خود بات کروں گا، وعدہ ہے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فریشہ نے پلکیں جھکائیں۔ دل جیسے جھوم کر رو پڑا،

مگر وہ ضبط کے باندھ میں تھی۔

جیسے اندر کوئی صدیوں سے رو رہا ہو، اور باہر صرف سکون کا خول ہو۔

گھر پر پھوپو اور ماہین موجود تھیں۔

دروازہ پہ پہنچتے ہی پھوپو نے فریشہ کو گلے لگا لیا۔

اس کا سر چادر سے ڈھکا ہوا تھا، مگر آنکھوں کی نمی ظاہر کر رہی تھی

کہ اُس نے اپنی راتیں دعاؤں میں گزاریں ہیں۔

"اللہ تمہیں سکون دے بیٹا، اور

تمھاری نرمی، تمھاری چپ، سب قبول ہو رب کے ہاں۔۔

Clubb of Quality Content

فریشہ نے پھوپو کے ہاتھ کو چوم لیا،

بس اتنا کہا:

"بس دعا کریں پھوپو،، میں اب خود کو ٹوٹنے سے نہیں روک سکتی۔۔

"میری بچی،، اللہ کرے تمہاری ہر بات تمہارے حق میں ہو، ہر دعا قبول ہو،،

پھوپو نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا،

"مگر یاد رکھو، بیٹی، اللہ ہر دعا پوری نہیں کرتا، کچھ دعاؤں کو وہ محفوظ کر لیتا ہے۔ تمہارے حق میں، کسی اور وقت کے لیے۔۔"

پھوپو نے فریشہ کا ہاتھ تھاما،

"بیٹی،، محبت اگر تمہیں اللہ سے دور کرے تو آزمائش ہے۔ مگر اگر وہ تمہیں سجدے کے قریب لے آئے، تو نعمت ہے۔۔

وہ لمحے بھر کو رکی،

اردان تمہارے لیے دعا ہے یا خواہش؟ فیصلہ تمہیں کرنا ہے۔ لیکن یاد رکھو۔ دعا کبھی خالی نہیں لوٹتی۔ اور اگر وہ اللہ کی رضا سے جُڑ جائے، تو چاہنے والا کبھی رسوا نہیں ہوتا۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

فریشہ کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ مگر دل میں سکون اُتر رہا تھا۔۔

جیسے کسی نے اُس کے اندر یقین کا دیپ روشن کر دیا ہو۔

کار خاموشی سے بہاولپور سے خانپور کی طرف روانہ ہوئی۔

دونوں طرف درخت تھے، جن کے پتے بھی ہوا سے سوال کر رہے تھے،

کیا ہر محبت کو منطق میں تولنا ضروری ہے؟

فریشہ کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔

آنکھوں میں نمی، لب خاموش،

اور دل وہ سب دہرا رہا تھا، جو کبھی خواب تھا،

اور آج ایک سوال۔

خانپور کا عالیشان گھر،،،

جہاں دیواریں اب بھی فریشہ کے ہنسنے کی آواز سننے کو ترس رہی تھیں۔

دروازہ کھلا۔ ماں سامنے آئی، اور بیٹی کو سینے سے لگا لیا۔

"میری جان،، میری بیٹی،، کیوں بل گئی تھی تو؟

فریشہ نے وہی کہا جو اکثر خاموش لڑکیاں کہتی ہیں،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"امی، میں ٹھیک ہوں،

مگر وہ ٹوٹ رہی تھی، ہر لفظ کے پیچھے ایک چیخ چھپی تھی۔

ابو کمرے کے کونے میں کھڑے تھے۔

چہرے پر سختی، مگر آنکھوں میں بے بسی کی تھکن تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فریشہ، جو کر رہا ہوں، تمھاری بہتری کے لیے کر رہا ہوں۔۔

فریشہ نے پلٹ کر دیکھا، جیسے برسوں کی تھکن آج ساری آنکھوں میں سمو گئی ہو۔

"ابو، اس میں کیا بہتری ہے؟

پہلے آپ ہی نے رشتہ کی بات کی تھی نا؟

پھر وہ امیدیں کیوں دلائیں جو آپ پوری نہ کر سکے؟

پھر کیوں کہا کہ وہ لڑکا اچھا ہے؟

اور آج،، جب میرا دل مان گیا،، تو آپ نے کہا،وہ میرے قابل نہیں؟"

"کس قصور کی سزا ہے یہ؟

یہ کہ میں نے آپ کا کہا مانا؟

یا یہ کہ میں نے اردان کو اپنا مانا؟

کیا میری محبت، میری عزت سے کم ہے، صرف اس لیے کہ اس کے باپ کا کاروبار اب نہیں رہا؟

کیا جو مر جائے،، اس کا بیٹا بھی مر جاتا ہے؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ماں نے فریشہ کو لپٹا لیا۔

باپ نے نظریں چرائیں،، مگر دل میں اک بوجھ اترا۔

راحمیر اب تک خاموش کھڑا تھا۔

مگر اس کے لہجے میں وہ ٹھہراو تھا جو خونی رشتوں میں کم کم ملتا ہے۔

Clubb of Quality Content

"ماموں،،، یک بات کہوں؟

آپ جانتے ہیں اردان کو،،

آپ کی آنکھوں کے سامنے وہ بڑا ہوا۔

ایک لڑکا، جو تنہائی میں اپنے والد کی تدفین کے بعد نہ رویا،

صرف اس لیے کہ اس کی ماں کے آنسو نہ بہیں۔

آپ اسی کو آج صرف نوکری سے جانچ رہے ہیں؟

"وہ لڑکا، جو آپ کے گھر کے پانی سے وضو کرتا رہا ہے،"

آپ اسی کو اپنی بیٹی کے قابل نہیں سمجھتے؟

فریشہ کی خوشی اگر اُس سے ہے،

تو کیا دنیا کی ہر آسائش اُس خوشی سے زیادہ ہے؟

باپ کی آنکھوں میں نمی آ گئی تھی، مگر لہجہ سخت رہا،

"راحمیر،"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جب اردان کے والد زندہ تھے،

تو کاروبار بھی تھا، عزت بھی، سہارا بھی۔

اب وہ سب ختم ہو چکا۔

لڑکا پڑھا لکھا ہے، مگر اچھی نوکری نہیں۔

اور میں،،

میں کیسے اپنی بیٹی کو ایسی جگہ دوں،

جہاں کل کو دوا کے پیسے بھی شاید نہ ہوں؟

میں نے اس کو ناز سے پالا ہے،،

میری بیٹی ہے، کھلونوں کی طرح نہیں دے سکتا اسے۔۔

راحمیر نے قدم بڑھائے،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

باپ جیسے ماموں کے قریب آ کر آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا،،

"ماموں،،،

یہ فیصلہ آپ کا ہے،

مگر میں صرف اتنا کہوں گا۔

فریشک اُس لڑکے کو چاہتی ہے، جو اس کی عزت کرنا جانتا ہے۔

اگر وہ آج کمزور ہے،، تو کل آپ کی دعا سے وہ مضبوط ہو سکتا ہے۔

لیکن اگر آپ نے آج اس کے دل کو توڑ دیا،،

تو وہ کمزوری شاید ساری عمر کا دکھ بن جائے۔

سوچ لیجیے،،

یہ صرف ایک رشتہ نہیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

یہ ایک بیٹی کی خوشی، ایک ماں کی دعا، اور ایک بھائی کی التجا ہے۔۔

اور ایک لمبا، بھاری سناٹا،

باپ خاموش تھا،

دیوار کی گھڑی کی سوئیاں بھی جیسے تھم گئی تھیں۔

Clubb of Quality Content

فریشک کی پلکوں سے اشک ٹپکے،،

مگر اس بار وہ بے آواز نہیں تھے۔

وہ التجا تھے، وہ دلیل تھے، وہ محبت کے مقدمے کی گواہی تھے۔۔۔

وہ کمرہ، جہاں ابھی ابھی فریشہ کی محبت، اس کے آنسو، اس کا احتجاج۔ سب بہہ چکے تھے،

اب خاموشی کی آغوش میں تھا۔

تبھی دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔

ماں نے پلٹ کر دیکھا۔

راحمیر نے دروازہ کھولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سامنے اردان کی ماں تھیں۔ نورین بیگم، ہاتھ میں سفید ریشمی کپڑے میں لپٹا مٹھائی کا ٹوکرا،

جیسے صرف شکر نہیں، برسوں کا صبر بھی ساتھ لائی ہوں۔

انہوں نے اندر قدم رکھا، آنکھوں میں وہی سلیقہ، وہی وقار جوان کی شخصیت کی پہچان تھا۔ چہرے پر تھکن بھی تھی اور اُمید کی چمک بھی۔

"السلام علیکم،"

انہوں نے سب کو سلام کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"وعلیکم السلام،" فریشہ کی ماں نے جواب دیا۔

"راحمیر بیٹا، تم بھی یہیں ہو، کیسا ہے میرا بیٹا؟" نورین بیگم نے شفقت سے پوچھا۔

"الحمدللہ خالہ،" راحمیر نے آہستہ سے کہا۔

پھر ان کی نظریں فریشہ پر پڑیں۔ وہ خاموش بیٹھی تھی، مگر چہرے پر آنسوؤں کے نشان، پلکوں پر نمی کی پرچھائیں باقی تھی۔

نورین بیگم آگے بڑھیں،

اس کے سر پر نرمی سے ہاتھ رکھا، جیسے برسوں کی دعا کا لمس تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"فریشہ، بیٹا،، کیسی ہو؟

فریشہ نے جھک کر آنکھیں پونچھیں، جیسے اپنے آپ کو کسی خوشی کے لیے تیار کرنے کی کوشش کر رہی ہو۔

"ٹھیک ہوں آنٹی،،"وہ بمشکل بولی۔

نورین بیگم نے مسکرا کر اس کے ماتھے کو چوما،

"تم ٹھیک ہو، یہی کافی ہے۔۔

پھر وہ سیدھی جمال صاحب کی طرف متوجہ ہوئیں،

جن کے چہرے پر ابھی بھی دو دلوں کی کشمکش لکھی ہوئی تھی۔

"جمال صاحب،"نورین بیگم نے نرمی سے کہا،

"آج میں ہاتھ میں مٹھائی لے کر آئی ہوں، مگر نیت میں برسوں کا قرض ہے۔

آج میں اپنی بہو کو اُس کے حق سے لینے آئی ہوں۔"

سب نظریں یکدم ان پر جم گئیں۔

"اردان کی نوکری لگ گئی ہے، کالج میں۔ اُس نے اپنی محنت سے وہ مقام بنایا ہے جس کے لیے آپ کو فکر تھی۔

اور الحمد للہ، ہمارا گھر، ہماری حیثیت، سب اللہ کے کرم سے ٹھیک ہے۔

مگر جو سب سے بڑی بات ہے،،

انہوں نے ایک لمحے کو فریشہ کی طرف دیکھا،

"وہ یہ کہ میری بہو،،، میرے بیٹے کے دل کی نہیں، اُس کی تقدیر کی خواہش ہے۔"

جمال صاحب نے گہری سانس لی۔ ان کے ہاتھ تھوڑے لرزے۔

Clubb of Quality Content

نورین بیگم نے آہستہ سے مٹھائی کا ٹوکرا ان کی طرف بڑھایا،

"بس اب چاہتی ہوں کہ میری بیٹی، میرے گھر آجائے۔ دعا کے ساتھ، عزت کے ساتھ۔ اور یقین کے ساتھ کہ اُسے کبھی کوئی کمی نہیں ہو گی۔

نہ عزت کی، نہ سکھ کی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کمرے میں جیسے ہوا نے چلنا چھوڑ دیا ہو۔

فریشہ نے نظریں جھکائیں۔

پھر ایک پل کے لیے اس کی آنکھیں اٹھی، اور اردان کی ماں کے چہرے پر جم گئیں۔

اُس چہرے پر صرف ایک ساس نہیں تھی۔

ایک ماں تھی، جو ایک بیٹی کو لینے آئی تھی۔

راحمیر کی پلکیں بھیگیں۔

اس نے نظریں فریشہ پر ڈالیں۔ جیسے وہ پوچھ رہا ہو،

"اب فیصلہ تمہارا ہے، میں تو صرف راہ کا مسافر ہوں،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جمال صاحب خاموشی سے کھڑے تھے۔

پھر انہوں نے نظریں بیٹی پر ڈالیں۔

"جو اس کے چہرے پر سکون ہے، وہ کسی دلیل کا محتاج نہیں۔۔

اور یوں،،

دروازہ جو برسوں سے بند تھا،

محبت کی روشنی سے کھلنے لگا۔۔۔

کمرے کی فضا میں خاموشی اب مہربان ہو چکی تھی۔

چائے کی ہلکی خوشبو اور نورین بیگم کے الفاظ نے جیسے دلوں کے دروازے کھول دیے تھے۔

Clubb of Quality Content

اچانک جمال صاحب کی آواز آئی،

جو اب تک کمرے کے کونے میں خاموش بیٹھے سب سن رہے تھے۔

"فریشہ،، میری بچی،،

فریشہ نے چونک کر سر اٹھایا،

باپ کی وہ آواز جس میں شکوہ نہیں، صرف شفقت تھی۔

"میں تمہاری خوشی کے آگے جھک گیا ہوں بیٹا۔

میں جانتا ہوں، اردان ایک اچھا لڑکا ہے،،

اور جب ماں ایسی ہو،

تو بیٹے کے اخلاق کا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔"

فریشہ بے اختیار رو پڑی۔

جیسے برسوں سے دبی سسکیاں اب اجازت پا چکی ہوں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ابو"

وہ اٹھ کر ان کے گلے لگ گئی۔

وہ گلا، جہاں برسوں کی حفاظت، فکر، ناراضگیاں اور دعائیں بکھری تھیں۔

جمال صاحب کی آنکھیں بھیگ گئیں،

لیکن چہرے پر ایک عجیب سکون تھا۔

نورین بیگم نے آنکھ صاف کی،

پھر مسکرا کر اپنی چادر سے چھوٹا سا خوبصورت سرخ دوپٹہ نکالا،

جس پر ہلکی سی کام کی گوٹ تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آئیے، میری بیٹی کو آج،،

نیا نام نہیں،

نیا مقام دیا جائے۔"

انہوں نے فریشہ کے سر پر چادر رکھی،

پھر ایک چھوٹی سی سونے کی انگوٹھی نکال کر اس کی انگلی میں پہنا دی۔

"یہ رسم نہیں،،

یہ رضا ہے۔ماں کی،باپ کی،

اور دل کی۔"

راحمیر نے ایک گوشے سے یہ منظر دیکھا،

اس کے دل میں ایک خاموش دعا اٹھی،

"یارب،

میری بہن ہمیشہ خوش رہے،

اسکی زندگی کو خوشیوں میں ڈھانپ لے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جمال صاحب نے بات شروع کی۔

"مجھے اردان ہمیشہ سے پسند تھا،

بس چاہتا تھا کہ تھوڑا سنبھل جائے،

تاکہ زندگی کی راہیں آسان ہو جائیں،،

آج وہ دن آ گیا۔"

پھر سب کی طرف دیکھا اور دھیرے سے کہا،

"چلیے،اب نکاح کی تاریخ بھی رکھ لیتے ہیں۔

کچھ دن بعد،سادگی سے۔

کیوں کہ دلوں کا میل رسومات سے نہیں،

رضا سے ہوتا ہے۔۔

کمرے میں سکون سا برسنے لگا،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جیسے دعائیں بھی خوش ہو کر آسمان سے جھانکنے لگی ہوں۔

یہ وہ لمحہ تھا،

جہاں نہ قیمتی جوڑے تھے،

نہ شور شرابا۔

بس وہ سب کچھ تھا،

جو صرف سچائی، محبت اور رشتے کی قربانیوں سے بنتا ہے۔۔

Clubb of Quality Content

۔۔۔۔

کمرے میں ہلکی سی روشنی تھی،

جیسے سکون کا رنگ ہر دیوار سے ٹپک رہا ہو۔

امی کی آنکھوں میں خوشی کی چمک تھی،

لیکن چہرے پر ہمیشہ والی شرافت،وقار اور دعا کی سادگی۔

"اردان بیٹا،،"

ان کی آواز میں کچھ تھا۔

جیسے دلوں کی مدتوں پرانی تمنا اب الفاظ کا روپ لے چکی ہو۔

اردان نے چونک کر دیکھا،

"جی،،،امی؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

امی کی آواز ہولے سے لگی،

"جمال صاحب نے رشتہ منظور کر لیا ہے،،

فریشہ،،اب تیری امانت بننے والی ہے۔۔

اردان کی پلکیں تھرکیں،

دل کی دھڑکن ایک لمحے کو رُکی۔

پھر آنکھوں سے خاموش موتی ٹوٹ پڑے۔

"ال،،،الحمدُللہ،،

بس اتنا ہی کہہ پایا،

اور چہرے پر وہ سکون چھا گیا جو صرف قبولیت کی گھڑی میں نصیب ہوتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آفرین،اس کی بہن،دروازے پر کھڑی مسکرا رہی تھی۔

"اللہ آپ کا نصیب روشن کرے بھائی،

اردان نے ہاتھ جوڑے، آنکھیں بند کیں،

"امی،،میرا رب،،میرا اللہ،،

اُس نے میری سچائی کو سُنا،،

میری دُعاؤں کو قبول کیا۔۔

امی کی آنکھیں بھی نم تھیں،

مگر لہجے میں فخر کی چمک،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جب مرد وضو کا سچا ہو،

نظریں حلال کی ہو،

دل میں ایمان ہو،

تو اللہ تعالیٰ بھی اسے نوازتا ہے۔

ایسی ہی بیوی سے،

جسے اُس کا دل چاہے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اردان نے ماں کی طرف دیکھا،

چہرے پر وہ نور تھا جو صرف صالح ماؤں کو ملتا ہے۔

"امی،،یہ سب آپ کی تربیت ہے۔

آپ نے ہی تو مجھے بچپن سے دین سکھایا،

نماز، حیاء، اور عورت کی عزت،،

آپ نے ہی بتایا تھا کہ مرد کی خوبصورتی، اس کا کردار ہے۔"

پھر وہ ماں کے ہاتھوں کو چومتا ہے،

لمبے، سکون دہ لمحات میں۔

ایسے جیسے وہ ہاتھ ہی اس کی جنت ہوں۔

"امی،،، آپ نے نہ صرف میری دنیا،

بلکہ میری آخرت سنواری ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ماں کی آغوش میں سر رکھ کر وہ مسکرایا،

پھر آہستگی سے اٹھا۔

"امی،،، میں اپنے رب کا شکر ادا کرنے جا رہا ہوں۔

سجدہ۔

سجدہ ہی تو ہے،

جو بندے کو سب سے زیادہ رب کے قریب کرتا ہے۔

وہی تو سب کچھ نوازنے والا ہے۔"

اور اردان نے وضو کیا،

پھر جائے نماز بچھا کر،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ایسے سجدے میں جھک گیا...

جہاں آنسو بھی دعا بن گئے۔

یہ وہ لمحہ تھا جہاں محبت کا رنگ سرخ نہیں،

نورانی تھا۔

ماں کے لمس، سجدے کی مٹی، اور دُعاؤں کی قبولیت سے روشن۔۔۔

Clubb of Quality Content

وضو کے پانی کی بوندیں اب بھی چہرے پر تھیں،

اور دل میں وہ عاجزانہ سرشاری...

جو صرف اس وقت اترتی ہے، جب انسان کو سب کچھ رب کی طرف سے محسوس ہو۔

اردان نے دعا کے لئے ہاتھ بلند کیے۔

"یارب،،

اس کی آواز لرز گئی۔

جیسے دل کی رگوں سے نکل کر آسمان کی دہلیز تک پہنچی ہو۔

Clubb of Quality Content

"اے میرے رب،

جس نے مجھے ماں کے ہنر سے تراشا،

ایمان کی روشنی دی،

اور آج،

میری زندگی کے سفر میں فریشہ جیسی ساتھی عطا کی۔

تیرا شکر ہے، مولا۔۔

اس کی آنکھوں سے دو آنسو بہے،

جیسے دو موتی، جنہیں خود آسمان نے چُنا ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یا اللہ،

جس طرح تُو نے میری دعائیں سنی،

میرے حق میں لکھا،

اسی طرح میرا یہ رشتہ بھی اپنے نور سے بھر دے۔

مجھے ایسا شوہر بنا،

جو فریشہ کے لیے سایہ رحمت ہو،

اس کا لباس ہو، اس کی ڈھال ہو،

اور وہ میرے لیے سکون ہو،

جس کا وعدہ تُو نے اپنی کتاب میں کیا۔"

کپکپاتے ہونٹوں سے، خلوص میں بھیگی التجا جاری تھی،

Clubb of Quality Content

"اے وہ ذات،

جو ہر رات میرے آنسو گنتی رہی،

جو میرے دل کے بھید جانتی رہی۔

آج جب تُو نے مجھے نوازا ہے،

تو مجھے ناشکرا نہ بنا،،

مجھے وہ مرد بنا،

جو عورت کی عزت کو عبادت سمجھے،

جس کا پیار عبادت ہو،

اور وفا، عبادت کی گواہی ہو۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اردان کا سینہ تھرک رہا تھا،

دل کی دھڑکن سجدے میں گویا سُر بُن رہی تھی۔

"اے میرے رب،،

میری اور فریشہ کی محبت میں دین کی روشنی رکھ،

ایسا سکون دے جو صرف تیرا قرب دیتا ہے،

اور ایسا اعتماد دے جو تیری رضا سے بندھا ہو۔

ہم دونوں کو گناہوں سے بچا،

شیطان سے بچا،

اور اپنی رضا کے دائرے میں رکھ،

ہر لمحہ، ہر قدم۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر وہ سجدے میں جھک گیا۔

اور اس کی پیشانی زمین سے چھو کر بولی،

"سجدہ وہی، جو شکر سے بھیگا ہو۔"

"اللّٰھمّ اجعلنی لہا خیراً،واجعلہالی خیراً،،

(اے اللہ! مجھے اُس کے لیے بہتر بنا،

اور اُسے میرے لیے بہتر بنا)

سکون کی ایک لہر اس کے وجود سے گزر گئی،

گویا رب نے "آمین" کہہ دی ہو۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ وہ دعا تھی جو صرف الفاظ نہ تھی،

بلکہ ایک مرد کی وعدہ گاہ تھی اپنے رب کے ساتھ،

جہاں محبت،عبادت بن چکی تھی۔۔

نماز کے آخری سجدے میں آنکھیں بھیگ چکی تھیں۔

دل کا ہر کونہ روشنی سے بھر گیا تھا۔

لبوں پر صرف ایک جملہ تھا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"شکر ہے میرے اللہ، تُو نے مجھے سن لیا،"

فریشہ نے خاموشی سے دعا مانگی،

اپنے رب سے راز کی باتیں کیں،

اور دل سے کہا:

"اے اللہ! جس طرح تُو نے میری زندگی میں سکون اتارا ہے،

اسی طرح ہر قدم پہ اپنی رضا کا چراغ جلائے رکھنا،،

جائے نماز لپیٹ کر رکھ رہی تھی،

کہ فون کی بیل بجی۔

اسکرین پر نام چمک رہا تھا،

اردان،،

ہاتھ لرز گیا،،

دل کی دھڑکن لمحے بھر کو رک گئی۔

کال اٹینڈ کی۔ خاموشی میں صرف ایک سانس سنائی دی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فریشہ،،

اردان کی آواز میں وہی مہربانی، وہی گہرائی۔

فریشہ کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے،

رُندھی ہوئی آواز میں کہنے لگی:

اردان،،،

آپ ٹھیک کہتے تھے،،اللہ دلوں کی سنتا ہے،

آپ میرا رب کا بھیجا ہوا بندہ ہیں،،

میرے لیے دعا، میرے لیے سکون،،"

اردان نے تھوڑا مسکرا کر جواب دیا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اور آپ،،

میری زندگی کی وہ دعا ہیں،

جو دیر سے مانگی گئی، مگر بہت خوبصورت قبول ہوئی۔

اب خود کو صرف میری ہونے کے لیے تیار رکھیں۔

کچھ ہی دنوں میں،، آپ ہمیشہ کے لیے میری ہو جائیں گی۔۔

Clubb of Quality Content

فریشہ شرما کر آنکھیں بند کر گئی،

اور آہستگی سے بولی،

"میں،، اللہ کی رضا کے ساتھ،،، آپ کی ہونے کے لئے تیار ہوں۔۔

ایک خاموش لمحہ،

جس میں صرف دو دلوں کی دھڑکنیں باتیں کر رہی تھیں۔

اور آسمان گواہ بن رہا تھا۔

محبت جب رب کی رضا سے جُڑ جائے،

تو وہ صرف رشتہ نہیں رہتی۔ عبادت بن جاتی ہے۔

فریشہ اور اردان کی داستان،

ان سب کے لیے چراغ ہے جو صبر سے رب کا در کھٹکھٹاتے ہیں۔

یہ وہ خوشی ہے،، جو دعا کی خاموشی سے چمکتی ہے، اور یقین کے نور سے پروان چڑھتی ہے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

۔۔۔۔

رات کے دس بجے تھے۔

اردان نے سفید کرتا اور نیوی ویسٹ کوٹ پہنا،

چہرے پر معمولی سی مسکراہٹ، لیکن آنکھوں میں ایک عجیب سکون تھا۔

Clubb of Quality Content

"امی، بس دوستوں نے بلایا ہے، اور چائے کا وعدہ ہے اُن سے۔"

امی نے نظر بھر کے بیٹے کو دیکھا،

شفقت سے بولیں،

"خیال سے جانا بیٹا، آج کچھ چہرہ نورانی لگ رہا ہے۔

اردان ہنسا، ماں کے ہاتھ چومے، اور نکل پڑا۔

جیسے کسی خاموش دعا کی تکمیل کی طرف قدم بڑھا رہا ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہی پرانی چائے کی دکان،

جو شہر کے ایک کونے میں سکون کی پناہ تھی۔

چھوٹے چھوٹے مٹی کے کپ،

ہلکی دھواں دیتی چائے،

اور وہ کرسی جس پر عموماً وہ بیٹھتا تھا۔

آج بھی وہی منظر،

وہی پرانا ریڈیو جو کبھی کبھی قوالیوں پر آجاتا تھا،

جیسے روح کو چھو جانے والی سانسیں۔

اردان نے کرسی کھینچی، بیٹھا ہی تھا،

کہ دکان کے دروازے کی اوٹ سے ایک شخصیت داخل ہوئی۔

Clubb of Quality Content

قد لمبا، رنگ گندمی سا صاف،

چہرے پر وقار جیسے زمانہ جھک کر سلام کرے،

اور لباس۔

خالص سفید شلوار قمیص، سیاہ واسکٹ اور نرم چمڑے کے کوہاتی جوتے۔

جیسے پوری ہستی میں اسلامی جمال اور شاہیو قار اکٹھے ہو گئے ہوں۔

اردان نے اسے دیکھا۔

راحمیر سلطان قریب آتا دکھائی دیا۔

اردان کھڑا ہو گیا،

بازو کھول کر بولا،

"میرے یار،، کتنا عرصہ لگ گیا تجھے ملنے میں،،،

راحمیر گلے ملا۔ ہنسا،اور نرمی سے بولا:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بس یار، کام کی مصروفیات تھیں۔۔

پھر وہ خاص انداز میں کرسی پر بیٹھا۔

ایک ٹانگ دوسری پر رکھ کر،

سراپا ٹھہراؤ،

اور ہنستے ہوئے بولا:

"اب ذرا ادب سے پیش آؤ، میں تمہارا کلوتا سالا ہوں۔

اردان ہنسا، دل پر ہاتھ رکھ کر مودبانہ جھکا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

حضور،،میں تو آپ کے قدموں کی خاک ہوں۔ سدا آپ کا ادب کرتا ہوں۔۔

دونوں قہقہہ لگاتے،چائے کا پہلا گھونٹ لیتے ہی

جیسے پرانے دنوں کی دوستی نے تازہ سانس لی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور پھر،،

چند لمحوں بعد،

چائے کی دکان کے دروازے کی گھنٹی بجی۔

جیسے وقت نے اذنِ داخلہ دے دیا ہو۔

وہ آیا۔

ایک شفاف چہرہ،

خالص جاذبیت،

گہرے سبز رنگ کی شلوار قمیص،

ہاتھ میں سن گلاسز،

بال قدرے بکھرے ہوئے مگر انداز مکمل۔

The Afnan Rajput۔

دکان میں داخل ہوتے ہی آواز بلند کی،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اوہو میرے بھائیو! مجھے کیسے بھول گئے؟

وہ آگے آیا،

دونوں سے بغلگیر ہوا۔

اردان کی طرف دیکھ کر مسکرا کر بولا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا خوشی ہے یار، جس میں بلا لیا؟

راحمیر ہنسا،

اپنی مسکراہٹ کو کچھ لمحے تھام کر، پھر بولا،

"جناب کے دل کی مراد پوری ہو گئی ہے۔

افنان کا چہرہ کھل اٹھا۔

ایک بار پھر اردان کو گلے لگایا،

ماشاءاللہ بھائی،،دعاؤں کا صِلہ مِل گیا۔

اللہ تم دونوں کا نصیب خوبصورت کرے۔

تینوں دوست، تین مختلف مزاج۔ایک تکون۔

لیکن ایک دل،ایک دعا،ایک تقدیر کے دھاگے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

چائے کا دور چلتا رہا،

مسکراہٹوں کی خوشبو پھیلتی رہی۔

اور اردان کی آنکھوں میں بس ایک نام چمکتا رہا۔

فریشہ۔۔۔

چائے کی دُھواں دیتی پیالیوں کے درمیان، تینوں دوست گہری باتوں میں مگن تھے۔
آسمان پر ستارے جھلملا رہے تھے، اور سڑک کنارے چائے کا وہ کونا، جیسے کوئی پرانا عشق ہو
۔سادہ، گہرا، سچا۔

افنان راجپوت نے اپنا مخصوص اسٹائل اپنایا، کرسی پر نیم دراز ہو کر، ایک ٹانگ دوسری پر
رکھی، گہری سانس لی، اور بول پڑا،

"یار، تم لوگ واقعی خوش قسمت ہو، مانو یا نہ مانو، میرا احسن تو آج بھی ٹرینڈ نگ میں ہے، پر نصیب؟ اُف،، وہ تو جیسے ہاسا (قہقہہ) مار کر گزر جاتا ہے۔"

اردان ہنسا، "ہاں ہاں، تُو نہ ہو تو چاند بھی سُونا لگے۔

افنان آنکھ مار کر بولا، "بالکل! اور چاندنی بھی میری شرٹ کا پرنٹ لگتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سب ہنس دیے۔ لمحہ کچھ لمحوں کے لیے ہلکا ہو گیا۔

پھر اردان نے رخ بدلتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا،

"اور تو، راحمیر، تُو کیا سوچ رہا ہے؟ آگے کے بارے میں؟

راحمیر نے پیالی کی طرف دیکھا، جیسے چائے کے ذروں میں کوئی مقدر چھپا ہو۔ آہستگی سے بولا،

"کیا سوچوں،،،؟ بس اتنا کہ اپنے دل سے سچ پوچھوں، اور سچ یہ ہے کہ۔۔۔۔ میں آگے بڑھ نہیں پایا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

افنان نے ہلکی طنز بھری شرارت کی،

"یار، تُجھے تو پتا ہے نا وہ کسی اور کو چاہتی تھی؟ پھر بھی؟"

راحمیر کی آنکھوں میں وہی پرانی چمک۔ درد بھری روشنی لوٹ آئی۔ اس نے ایک گہرا سانس لیا،

"پتا ہے، سب پتا ہے،، پر دل مانتا ہی نہیں اُس کے سوا کسی کو۔ جب سے وہ آئی تھی میری زندگی میں، جیسے روح میں اُتر گئی۔ اب کیسے نکالوں اُسے؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

افنان نے ہنسی کو زبردستی روکتے ہوئے کہا:

"بھائی، سمجھادے دل کو، یہ دنیا حقیقتوں کی ہے، خوابوں کی نہیں۔۔

راحمیر نے رُخ پھیرا، پھر نرمی سے بولا،

‘Benim ruhumda mahkûm... sonsuza dek‘۔

("وہ میری روح میں قید ہے،، ہمیشہ کے لیے۔۔")

اردان جانتا تھا یہ الفاظ مذاق نہیں،دِل کا خون تھے۔

اردان نے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا:

"اللہ پر یقین رکھ بھائی،، جو تیرے حق میں ہو گا،وہی ہو گا۔ پر تُو دعا کرتا رہ،،رب سنتا ہے۔۔

راحمیر نے چائے کی پیالی میز پر رکھتے ہوئے آسمان کی طرف دیکھا،جیسے کوئی سوال دہرا رہا ہو،

"محبت کی سب سے بڑی سزا شاید یہ نہیں کہ وہ چلی جائے،

بلکہ یہ ہے کہ،،وہ کہیں موجود ہو،اور پھر بھی نہ ہو۔

وہ اب کہاں ہے،کس حال میں ہے؟

نہیں پتا۔بس دل کہتا ہے۔

کہ اگر میری دعا میں طاقت ہوئی،

تو اللہ نے اُسے آج بھی میرے لیے محفوظ رکھا ہو گا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر اُس نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا،

"پر افسوس.،،اُسے کبھی یہ نہیں پتا چلے گا،

کہ جب وہ سوتی ہے،،

تو کوئی اپنی راتوں کو اُس کے نام کرتا ہے۔

اردان کی پلکیں بھیگ گئیں، اور افنان نے نظریں چرائیں۔

راحمیر کی آواز میں اب آخری بات ایک خاموش اعلان بن گئی،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں اُس کا تھا، ہوں، اور رہوں گا،

چاہے وہ کسی اور کے نام ہو چکی ہو،

پر میرا دل، میرا رب جانتا ہے،

کہ میں نے صرف اُسی کو سجدے میں مانگا تھا۔۔۔

راحمیر نے اردان کی طرف دیکھا اور ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ بولا،

"پتا ہے اردان،،

کچھ لوگ صرف دل میں زندہ رہتے ہیں۔

نہ اُن کے قدموں کی چاپ ہوتی ہے،

نہ اُن کے جانے کی آہٹ۔

بس وہ دعا کی شکل میں تمھاری سانسوں سے بندھ جاتے ہیں۔۔

اردان نے آہستہ سے سر ہلایا، پھر کہا:

"اور اگر وہ کبھی واپس نہ آئے تو؟

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

راحمیر کی آنکھوں میں ایک خاص روشنی جھلکی۔ اُس نے چائے کا خالی کپ ہاتھ میں لیا، جیسے اُس خالی کپ کی طرح اُس کا دل بھی برسوں سے پُر ہونے کا منتظر ہو:

"تو بھی میں شکر ادا کروں گا،

کہ کم از کم میں نے اُس سے محبت کی تھی۔

ایسی محبت،،، جس میں نہ کوئی لالچ تھا، نہ کوئی گلہ،

بس صرف رب سے ایک خاموش التجا تھی

کہ یا اللہ،،

میری دعا کو اُس کی مسکراہٹ بنا دے،

چاہے وہ کسی اور کے لیے کیوں نہ ہو۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

یہ کہہ کر راحمیر نے گہری سانس لی،اور اُس لمحے

اردان نے دل میں کہا،

"یہ وہ لوگ ہوتے ہیں،

جن کی محبت،،رب کی رضا سے جُڑ جاتی ہے۔

ایسی محبتیں نہ مٹتی ہیں،

نہ بھٹکتی ہیں۔

بس سجدے میں بدل جاتی ہیں۔۔

یہ لمحہ خاموشیوں سے بھرا ہوا ایک سجدہ بن گیا،جہاں دوستی نے تماشہ نہیں کیا،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بلکہ دل کی ٹوٹی ہوئی رگوں کو چُپ چاپ سہارا دیا۔۔۔

۔۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہلکی ہلکی ہوا چل رہی تھی۔ درختوں کے پتے دھیرے دھیرے سرسراتے، جیسے موسم بھی آج کچھ خوشگوار ہو۔ کالج کے مرکزی دروازے سے طلبہ آ رہے تھے، کچھ ہنستے، کچھ کتابوں میں گم۔

شاہانہ اور انابیہ کلاس روم کے باہر کھڑی دھیمی آواز میں باتیں کر رہی تھیں۔ دونوں کے چہروں پر معمولی سی مسکراہٹ تھی، جیسے کوئی خوشگوار خیال زیرِ بحث ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یقین کرو انابیہ، کل رات کی دعا کے بعد دل میں اک عجیب سا سکون اُتر آیا تھا،" شاہانہ نے کہا، اور آسمان کی طرف دیکھا۔

ابھی وہ بات مکمل بھی نہ کر پائیں تھیں کہ اچانک کوئی پیچھے سے دوڑتا ہوا آیا اور دونوں کو باری باری بانہوں میں لے لیا۔

"میں آپ دونوں کو بتا نہیں سکتی کہ میں کتنی خوش ہوں۔ یہ فریشہ کی آواز تھی، جو خوشی سے چمکتی آنکھوں کے ساتھ ان کی طرف دیکھ رہی تھی۔

انابیہ اور شاہانہ دونوں نے اسے سینے سے لگایا اور بیک آواز کہا، "ماشاءاللہ، نظر نہ لگے میری بڑ فلائی کو۔

شاہانہ نے محبت سے اس کے گال تھپتھپائے۔

فریشہ نے ہنستے ہوئے کہا،"چلو، کہیں بیٹھتے ہیں، میں سب کچھ سکون سے بتاتی ہوں۔ بس دعا کرو آج ہماری میم پہلی کلاس میں نہ آئیں۔ مجھے تو لگ رہا ہے جیسے کوئی نشہ سا چڑھ گیا ہو خوشی کا۔

انابیہ ہنس دی،"اللہ خیر کرے، لگتا ہے تمہیں خوشی کا بخار ہو گیا ہے۔۔

اچانک ایک طالبہ قریب آئی اور بولی،"میم آج کلاس نہیں لیں گی، وہ اسٹاف روم میں کسی میٹنگ میں ہیں۔۔

فریشہ نے آنکھیں بند کر کے آسمان کی طرف دیکھا،"یا اللہ! تُو نے میری سُن لی، شکر ہے تیرا۔

پھر وہ دونوں کو ہاتھ سے کھینچتی ہوئی لان کے ایک پُر سکون گوشے میں لے آئی،"چلو،یہاں بیٹھو،آپ دونوں کو ایک بڑی خبر سنانی ہے۔

تینوں گھاس پر بیٹھ گئیں۔

فریشہ نے نظریں جھکائیں،اور شرماتے ہوئے کہا،"میرا،،میرا رشتہ پکا ہو گیا ہے،،

ار،،،ار،،،اردان سے۔

یہ سنتے ہی انابیہ اور شاہانہ نے خوشی سے چیخ ماری،اور فریشہ کو ایک بار پھر بانہوں میں بھر لیا۔

"مبارک ہو میری جان!دل سے دعا ہے کہ آپ دونوں کا نصیب روشن ہو۔"انابیہ بولی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

شاہانہ نے بھی محبت سے کہا،"اللہ آپ کی محبت کو عبادت بنادے،اور ہر فریب سے محفوظ رکھے۔"

تینوں کچھ دیر تک خوابوں، محبتوں اور مستقبل کی باتوں میں کھو گئیں۔ قہقہے گونجے، آنکھیں چمکیں،اور دعاؤں کی مہک فضا میں تحلیل ہونے لگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر اچانک شاہانہ کے دل میں کچھ چبھا۔

اس نے ذرا سنجیدگی سے فریشہ کی طرف دیکھا،"فریشہ،،اُس دن جب میں نے آپ کو کال کی تھی،اور کسی لڑکے نے فون اٹھایا تھا۔؟

فریشہ کی مسکراہٹ کچھ لمحے کو ماند پڑی، پھر نرمی سے بولی،

"رائل، وہ صرف ایک غلط فہمی تھی۔ وہ میرے بھائی تھے۔ مجھے اندازہ نہیں تھا کہ آل اس وقت کال کروگی۔ میں نے بعد میں سب کچھ بھائی کو سمجھادیا تھا۔ یقین کرو، میرا دل صاف ہے، اور آپ سے کچھ چھپانے کا سوال ہی نہیں۔"

شاہانہ نے کچھ دیر اسے دیکھا، جیسے وہ دل کی گہرائیوں سے یقین حاصل کرنا چاہتی ہو، پھر دھیرے سے مسکرا کر کہا،

"مجھے آپ پر یقین ہے۔ ہمیشہ رہے گا۔۔

ہوا ذرا تیز چلی، جیسے قدرت نے بھی اس لمحے کی صداقت پر مہر لگادی ہو۔

Clubb of Quality Content

ان لمحوں میں جو سکون ہوتا ہے،وہ بازاروں میں نہیں ملتا۔

جب سچی باتیں سچوں کے درمیان کہی جائیں،

تو نہ صرف فاصلوں کا بوجھ ہلکا ہوتا ہے،

بلکہ دلوں کی زمیں بھی ہری ہو جاتی ہے۔

محبت اگر دعاؤں کے رنگ میں رنگی جائے،،،

تو زندگی عبادت بن جاتی ہے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جب کالج کی گھنٹی دوسرا وقت دیتی ہے،انابیہ ہنستے ہوئے کہتی ہے,

"چلو،اب لیکچر کا وقت ہو گیا ہے،پھر سکون سے بیٹھ کر باتیں کریں گے،ٹھیک ہے؟

تینوں لڑکیاں اک لمحے کو ایک دوسرے کو محبت بھری نظر سے دیکھتی ہیں، جیسے دل میں کوئی خزانہ چھپا ہو جسے صرف وہ تینوں ہی سمجھتی ہوں۔ پھر انابیہ آگے بڑھ جاتی ہے، شانہ بشانہ شاہانہ اور فریشہ اس کے پیچھے پیچھے۔

کمرہ جماعت کی جانب جانے والے راستے پر، ایک طرف پانچ لڑکیوں کا گروپ گھاس پر بیٹھا ہوا ہوتا ہے۔ وہ تینوں کو جاتے دیکھ کر خاموش ہو جاتا ہے۔ پھر ان میں سے ایک، جو خاموشی سے بہت دیر سے انہیں دیکھ رہی تھی، دھیرے سے بولی،

"پتا ہے؟ یہ تینوں کچھ الگ سی ہیں۔ سب سے ہٹ کر۔"

دوسری نے الجھ کر پوچھا،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کیوں؟ کیا فرق ہے ان میں؟ ظاہری حسن تو یہاں بہتوں کے پاس ہے۔"

پہلی نے دھیرے سے کہا،

"یہ فرق حسن کا نہیں، دلوں کا ہے،، ان کے اندر کوئی روشنی ہے، کوئی خاموشی جو چُھپ کے بولتی ہے۔

شاہانہ،، وہ جو وقار والی ہے، اس کی آنکھوں میں کوئی پرانا درد ہے، اور ساتھ ہی ایسی وقار بھری برداشت جو الفاظ کی محتاج نہیں۔"

تیسری لڑکی، جو اکثر سب سے کم بولتی تھی، اچانک کہتی ہے،

"اور انابیہ؟ وہ مسکراتی ہے، جیسے کسی نے اس کی روح میں محبت رکھ دی ہو۔ سادگی میں ایسی کشش کہ دیکھنے والا پلٹ کر دیکھے۔

اور فریشہ۔،،اُف!اس کی باتوں میں جیسے کوئی مٹھاس گھل گئی ہو،جیسے وہ دکھ سہہ کے آئی ہو اور اب کسی خوشبو کی طرح پھیل رہی ہو۔"

ایک اور لڑکی سوچتی ہے،پھر بولتی ہے:

"تم جانتی ہو؟یہ تینوں مجھے تب سے خاص لگتی ہیں جب انہوں نے کالج میں'روحانیت اور زندگی'کے نام سے ایک لیکچر سیریز کی درخواست دی تھی۔اور سب سے حیران کن بات یہ کہ اُنہوں نے یہ کہا تھا کہ ہر مضمون،ہر علم کا تعلق روح سے جوڑا جائے۔"

پہلی لڑکی نے دھیمی سی مسکراہٹ کے ساتھ سر ہلایا،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہاں، میں نے سنا تھا۔ اور یہی تو بات ہے۔ ان کے قہقہوں میں بھی کوئی درد چھپا ہوتا ہے، اور ان کی خاموشی میں بھی کوئی دعا۔ ایسا لگتا ہے جیسے یہ تینوں کسی بہت گہرے زخم سے نکل کر آئی ہوں، اور اللہ نے انہیں شفا دی ہو۔"

پانچویں لڑکی آہستہ سے بولی:

"یہ کشش ظاہری نہیں، یہ تو دل کی کشش ہے۔ جیسے روح میں کوئی راز ہو،، اور راز، ہمیشہ کشش رکھتے ہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چند لمحے سب خاموش رہتی ہیں۔ جیسے اس راز کو محسوس کرنے لگی ہوں جو ان تینوں میں چھپا ہوا ہے۔ کسی نے کچھ کہا نہیں، لیکن سب کے دل میں وہی ایک بات تھی۔۔"ان کے پاس سکون ہے۔ وہ والا سکون جو بازاروں میں نہیں ملتا، جو شاید صرف سجدوں میں عطا ہوتا ہے۔۔

آج شاہانہ کی پریزنٹیشن تھی۔

کلاس کے بورڈ پر مار کر سے صرف تین الفاظ لکھے گئے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ریاضیات اور روحانیت"

طلبہ حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔ کچھ نے زیرلب قہقہے بھی دیے، کچھ نے سنجیدگی سے بورڈ کی طرف دیکھا جیسے کسی ان دیکھے معجزے کو محسوس کر رہے ہوں۔

شاہانہ آہستہ قدموں سے سٹیج پر آئی۔اس کا سفید دوپٹہ شانوں پر خاموشی سے ڈھلا ہوا تھا،اور بلیو کلر کا حجاب،چہرے پر وہی گمبھیر وقار۔ فریشہ اور انابیہ پہلی قطار میں بیٹھی تھیں،نظریں جھکائے،دل میں دعا لیے۔

شاہانہ نے مائیک تھاما،اور چند لمحے خاموش کھڑی رہی۔یہ خاموشی جیسے کسی دعا کا حصہ تھی۔

"ریاضی کے فارمولے ہمیں ترتیب سکھاتے ہیں۔ایک + ایک، ہمیشہ دو ہوتا ہے۔ مگر زندگی میں؟وہاں ایک + ایک،،،اکثر صفر ہو جاتا ہے۔"

کمرے میں خاموشی چھا گئی۔

"ہم سب نے Addition، Subtraction، Multiplication اور Division سیکھا ہے۔ لیکن کیا کبھی یہ سوچا کہ انہی فارمولوں میں روحانی سبق بھی چھپا ہے؟"

اس نے بورڈ کی طرف دیکھ کر مار کر اٹھایا اور لکھا،

"1 - 1 = 0"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ نفرت کا حساب ہے۔ جہاں ایک دل دوسرے دل کو مٹا دے تو آخر میں کچھ نہیں بچتا۔"

پھر لکھا،

"1+1=∞(لامتناہی)"

"یہ محبت ہے۔ جب دو سچے دل ایک ہوں تو ان کی گنتی ختم ہو جاتی ہے۔ وہ لامحدود ہو جاتے ہیں۔"

ایک ہلکی سی سرگوشی سی سنائی دی، جیسے کسی نے زیرِ لب کہا،"کمال ہے۔"

Clubb of Quality Content

شاہانہ مسکرائی نہیں، بس نظریں جھکائیں اور بولی،

"ریاضی ہمیں یہ بھی سکھاتی ہے کہ زیرو خود کچھ نہیں ہوتا، مگر جب وہ کسی بڑے عدد کے ساتھ جڑ جائے۔ تو اس کی قدر کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔

بس اسی طرح،،انسان بھی جب اللہ کے ساتھ جڑ جائے، تو اس کی حقیقت کہیں بلند ہو جاتی ہے۔"

اچانک انابیہ کی آنکھوں میں نمی چمکی،اور فریشہ کے ہونٹوں سے بے اختیار نکلا:

"سبحان اللہ،،

شاہانہ نے اپنا لیکچر ایک آیت سے مکمل کیا،

وَفِي أَنفُسِكُمْ ۚ أَفَلَا تُبْصِرُونَ"

"اور تمہاری اپنی جانوں میں (بھی ہماری نشانیاں ہیں)، کیا تم غور نہیں کرتے؟"۔

[الذاریات:21]

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"یہ لیکچر ریاضی کا نہیں، خود شناسی کا ہے۔ اپنے اندر جھانکنے کا۔ کیونکہ ہر علم، اگر اللہ تک نہ پہنچائے۔۔۔ تو وہ صرف معلومات ہے، شعور نہیں۔"

سارا کمرہ دم بخود، اور دل پر بوجھ سا لیے خاموش بیٹھا تھا۔ ایک خاموشی جو بول رہی تھی۔ وہ تینوں لڑکیاں اپنے اپنے مقام پر بیٹھی تھیں، لیکن آج،، وہ سب کے دلوں میں بیٹھ چکی تھیں۔۔

انابیہ سفید قمیض، ہلکا نیلا دوپٹہ اوڑھے اسٹیج پر آئی۔ اس کی آنکھوں میں وہ پرانا دکھ اب بھی تیر رہا تھا، مگر آج کی شام،، وہ دکھ چراغ بن چکا تھا۔

اس نے نہ کوئی سلام کیا، نہ تعارف دیا، بس خاموشی سے بورڈ کی طرف مڑی اور لکھا,

ادب، وہ دروازہ ہے۔ جو اکثر ٹوٹے دلوں سے کھلتا ہے۔"

پھر ایک گہرا سانس لیا، اور دھیمے لہجے میں بولی,

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہم لفظ لکھتے ہیں، کیونکہ کچھ زخم کہے نہیں جا سکتے۔ کچھ باتیں ہمارے اندر موسموں کی طرح پلتی رہتی ہیں۔ کبھی بہار، کبھی خزاں، کبھی ایسی سردی,, جو روح تک جما دے۔"

سامعین خاموش تھے۔ کچھ کی پلکیں جھک گئیں، کچھ نے ہاتھوں میں قلم دبایا جیسے کچھ یاد رکھنا چاہتے ہوں۔

"ادب ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ دکھ کو چھپانا نہیں، برتنا ہے۔ جیسے شاعری۔ وہ سچ بولتی ہے جو ہم روزمرہ میں نہیں بول سکتے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس نے ایک چھوٹی نظم سنائی،

دلوں پہ جو لکھا، وہ راز تھا،

جو نہ لکھا، وہ نماز تھا۔

میں حرف سے حرف تک چلی،

پھر رب تک جا پہنچی۔

اب انابیہ کا لہجہ بدل چکا تھا۔ وہ جیسے کسی خاموش دعا میں بول رہی تھی،

"میری زندگی کا پہلا صفحہ شاید دھندلا ہو، پر میں چاہتی ہوں باقی صفحے روشنی سے لکھے جائیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ادب ہمیں دکھاتا ہے کہ انسان صرف خود کے لیے نہیں روتا، بلکہ دوسروں کے درد کو محسوس کرنا بھی عبادت ہے۔"

پھر اس نے ایک پُراسرار سوال کلاس سے پوچھا،

"آپ نے کبھی لفظوں کو وضو کرتے دیکھا ہے؟"

پھر خود ہی جواب دیا،

"جب انسان توبہ کرتا ہے۔ تب اس کے الفاظ پاک ہو جاتے ہیں۔ تب وہ صرف جملے نہیں، دعائیں بنتے ہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آخر میں انابیہ نے اپنے دل سے ایک دعا مانگی۔ کلاس کے سامنے، مگر رب کے لیے،

"یا اللہ،

میرے لفظوں کو کسی کے زخم پر مرہم بنا دے۔

میری خاموشیوں میں تیرا ذکر شامل کر دے۔

اور اگر کبھی میں گمراہی کی طرف بڑھوں،

تو مجھے ایسے ہی ادب، خاموشی، اور درد کے ذریعے واپس کھینچ لینا۔

کیونکہ میں اب viral نہیں... valuable بننا چاہتی ہوں۔"

پورا کمرا خاموش، جیسے لفظوں نے سب کی سانسوں کو تھام لیا ہو۔

فریشہ کی آنکھیں بھیگ گئی تھیں، اور شاہانہ نے آہستہ سے سر جھکا کر دل میں صرف ایک جملہ کہا،

"یہی ہے وہ انابیہ،، اندھیرے سے روشنی کی طرف لوٹ آئی۔"

کلاس ختم ہو چکی تھی، مگر کمرے میں کچھ لمحے اب بھی ٹھہرے ہوئے تھے۔

کچھ لڑکیاں پچھلی قطار میں بیٹھی رہ گئیں۔

ایک نے آہستہ سے کہا،

"کچھ تو ہے ان تینوں میں،، شاہانہ، انابیہ، فریشہ،، جو کسی اور میں نہیں۔"

Clubb of Quality Content

دوسری نے چونک کر پوچھا:

"کیسی بات؟ مطلب خوبصورتی؟"

تیسری نے دھیرے سے سر ہلایا:

"نہیں،، یہ وہ کشش نہیں جو نظر سے جُڑی ہو،،، یہ کشش روح سے آتی ہے۔ جیسے رب کی طرف بلاتی ہو۔"

چوتھی لڑکی نے کہا:

"پتہ ہے، آج میں نے انابیہ کو دیکھا، وہ لفظ نہیں بول رہی تھی۔ وہ چُپ میں دعا بن چکی تھی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پانچویں لڑکی نے اپنی ڈائری بند کی اور کہا،

"ان تینوں کے چہروں پر وہ روشنی ہے جو آزمائشوں سے نچوڑ کر ملتی ہے۔ جو دکھ کے سجدوں سے بنتی ہے۔ جو شہرت سے نہیں،، سچائی سے آتی ہے۔"

پہلی لڑکی نے نظریں جھکاتے ہوئے کہا،

"اور میں نے یہ بھی سنا،، انہوں نے ہی کالج میں روحانیات کو بطور مضمون رکھنے کی درخواست دی تھی۔"

دوسری لڑکی بولی،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہاں! اور پتہ ہے، جب شاہانہ لیکچر دیتی ہے تو ایسا لگتا ہے جیسے قرآن کے کسی ترجمے سے آواز آ رہی ہو۔

اور انابیہ کی آج کی بات،، لفظوں کا وضو،، اب تک دل میں گونج رہی ہے۔"

چوتھی لڑکی خاموش تھی، مگر اس نے سر اٹھایا اور بس اتنا کہا،

"اللہ والوں میں ہمیشہ سکون ہوتا ہے۔

اور سکون۔۔بہت خوبصورت لگتا ہے۔"

چند لمحے سب چپ رہیں، جیسے دل کی گہرائیوں سے کچھ سیکھ رہی ہوں۔

Clubb of Quality Content

لڑکیاں اب خاموش ہو چکی تھیں، مگر دل میں بے چینی بڑھ رہی تھی۔

ایک لڑکی، جس کا نام نایاب تھا۔ اندر سے کسی پرانی اُداسی کی باسی بُو سے بھری ہوئی، مگر آنکھوں میں روشنی کی خواہش لیے۔ اچانک اپنی سیٹ سے اٹھی۔

باقی لڑکیوں نے حیرت سے دیکھا۔

"کہاں جا رہی ہو؟"

ایک نے پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نایاب نے نرم آواز میں کہا:

"میں اُن سے بات کرنا چاہتی ہوں،،ان تینوں سے۔"

"کس بارے میں؟"

نایاب کی آواز جیسے دھیرے سے روتی ہوئی دعا بن گئی،

"اپنے دل کے بارے میں،، اپنے اللہ کے بارے میں،، اور اس سکون کے بارے میں، جو برسوں سے مجھے چھو کر نہیں گزرا۔"

سب چپ ہو گئیں۔ ان میں سے ایک نے ہلکے سے کہا،

"تمہیں لگتا ہے وہ سنیں گی؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نایاب نے آسمان کی طرف ایک لمحے کو دیکھا، جیسے خود سے زیادہ رب پر اعتماد کیا ہو، اور بولی،

"ہاں،، کیونکہ جو اللہ سے جُڑ جائے، وہ کبھی کسی کو دِل سے رد نہیں کرتا۔

وہ نرمی سے چلتی ہوئی تینوں لڑکیوں کے قریب گئی۔

شاہانہ، انابیہ اور فریشہ، جو کلاس کے بعد کوریڈور میں چلتے ہوئے اگلے لیکچر کی باتیں کر رہی تھیں، اُس کی آہٹ پر رُک گئیں۔

نایاب نے کچھ پل خاموش رہ کر صرف اتنا کہا،

"کیا میں آپ لوگوں سے کچھ وقت مانگ سکتی ہوں؟"

شاہانہ مسکرائی۔

فریشہ نے سر ہلایا۔

اور انابیہ نے آگے بڑھ کر اُس کا ہاتھ تھام لیا اور نرم لہجے میں کہا،

"جب وقت کسی دل کو بُلائے،، ہم سے پہلے رب سنتا ہے۔ آپ آؤ، ہم سنیں گے۔"

نایاب کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی۔ اُس کے لفظ چھوٹے پڑ گئے، مگر دل میں ایک بڑی تبدیلی کا آغاز ہو چکا تھا۔

اور یہی وہ لمحہ تھا۔

جب ایک بھٹکی ہوئی نایاب،، نایاب بن گئی۔

جب ایک سوال،، ہدایت کا دروازہ کھول گیا۔

جب تین روشنیاں،، کسی اور کے اندھیرے کو چراغ دے گئیں۔"

کینٹین کے پیچھے چھوٹا سا گارڈن ایریا تھا۔ چھاؤں اور خاموشی کی آغوش میں ڈوبا ہوا۔ شاہانہ نے وہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

نایاب زمین پر بیٹھتے ہوئے ہچکچائی، جیسے کچھ بولنے سے پہلے الفاظ اس کے گلے میں کہیں رُک گئے ہوں۔

فریشہ نے خاموشی سے اس کے سامنے پانی کی بوتل رکھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

انابیہ اس کے پہلو میں بیٹھی اور دھیرے سے بولی،

"دل کی بات کو لفظوں کا سہارا مت دو،، ہم سننے آئے ہیں، تولنے نہیں۔"

نایاب کی آنکھیں بھیگ گئیں۔

"مجھے لگتا تھا میں خود کو بہت جانتی ہوں،، مگر اصل میں میں خود سے کبھی ملی ہی نہیں۔"

شاہانہ نے آسمان کی طرف دیکھا اور کہا،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کبھی کبھی انسان کو اپنے اندر جھانکنے کے لیے دوسرے چہرے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر اصل آئینہ رب دکھاتا ہے، جب وہ چاہے۔"

نایاب دھیرے سے بولی،

"کبھی رات کو سوتے ہوئے دل کانپتا ہے،، لگتا ہے جیسے اندر کوئی چیخ رہا ہو،، پر کوئی سنتا نہیں،، تب بس ایک سوال دل میں آتا ہے:،، کیا اللہ واقعی سُن رہا ہوتا ہے؟"

شاہانہ کی آنکھوں میں نمی اتر آئی۔ وہ بولی،

"ہاں،، اللہ سنتا ہے،، مگر جب تم سب کی باتیں بند کر دو، تب اس کی باتیں کھلنے لگتی ہیں۔"

فریشہ نے کہا،

"وہ دل کی زبان جانتا ہے،، ہم جیسے لوگ اسی لیے زندہ ہیں، کیونکہ رب نے ایک دن سننے کا فیصلہ کیا تھا۔ آپ بھی آج اس کے بلانے پر آئی ہو۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انابیہ نے مسکرا کر کہا،

آپ جانتی ہو نایاب،، آپ کے سوال، دراصل آپ کی دعا ہیں،، اور دعا صرف وہی کر سکتا ہے، جسے اللہ نے اپنے قریب بلایا ہو۔"

نایاب رونے لگی۔

مگر اُس رونے میں برسوں کا بوجھ ہلکا ہو رہا تھا۔

اُس کے آنسو زمین پر گر نہیں رہے تھے۔ وہ جیسے آسمان پر لکھے جا رہے تھے۔

ور پھر،، چاروں دلوں کے درمیان ایک خاموش سی دعا تیرنے لگی۔

Clubb of Quality Content

وہاں کوئی فتویٰ نہیں تھا، صرف محبت تھی۔

وہاں نصیحت نہیں تھی، صرف حوصلہ تھا۔

وہاں دین کو سمجھنے کا شور نہیں،،

دین کو محسوس کرنے کی خوشبو تھی۔

وہ لمحہ،، کسی کتاب کا صفحہ نہیں، کسی دل کا سفر بن گیا۔۔۔

۔۔۔۔

دوپہر کی دھوپ ڈھل رہی تھی، پر سایہ کہیں اور نہیں تھا۔ سوائے اس چھت کے نیچے جہاں شاہانہ کا بچپن، اس کی دادی کی دعائیں، چچی کی آوازیں، اور ابو کی خاموش نظریں سانس لیتی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ گھر پہنچی تو سامنے ریت، بجری، اور اینٹوں کا ڈھیر اُسے خوشبو کی طرح محسوس ہوا۔ اُس نے خود کو وقت کی ایک اور گود میں محسوس کیا۔ جہاں کچھ بکھرا، کچھ جُڑا، مگر سب اللہ کے رحم سے روشن تھا۔

ابو، سفید کپڑوں میں، ایک جانب کھڑے تھے۔ چہرہ تھکن سے بوجھل مگر نگاہوں میں روشنی تھی۔ وہ معمار سے بات کر رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زاویار بھائی ہاتھ میں رولر اور پلان لے کر آئے۔ دھول میں اٹے مگر چہرے پر وہی بچپن والی مسکراہٹ،

چھوٹی!سیڑھی سیدھی اوپر جائے گی، لیکن وہ چھوٹا سا گوشہ یاد ہے نا،جہاں تم کہتی تھی'میرا اپنا کمرہ ہو؟'،،وہ بن رہا ہے۔"

شاہانہ کی آنکھوں میں نمی اتر آئی۔زاویار کی ہر بات میں وہ خلوص تھا جو لفظوں سے کہیں گہرا ہوتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دادی اماں آنگن میں بیٹھ کر تسبیح پڑھ رہی تھیں۔

اللہ تیرا شکر،،یہ گھر پھر سے آباد ہو رہا ہے۔"

چچی شہلا اپنی مخصوص آواز میں طنز اور محبت کا امتزاج لیے بولیں،

شاہانہ کو دیکھو،، ہر وقت کتابوں اور خوابوں میں گم۔ ذرا یہاں بھی آجایا کرو بی بی، کچھ کام بھی کرو۔ کچھ اصل دنیا بھی دیکھو۔"

شاہانہ مسکرا دی، اور خاموشی سے آ کر چچی سے چائے کی ٹرے لی۔ وہ جانتی تھی۔ چچی کے طنز میں بھی اپنائیت چھپی ہوتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ابو نے ایک لمحے کو نظریں شاہانہ پر ٹکائیں،، ہلکی سی گرد سے اٹے چہرے کو دیکھا،، اور دل ہی دل میں کہا،

بیٹیوں کے نصیب اگر دعاؤں اور محنت سے سنوریں،

تو رب خود چھت بن کر ان کے سر پہ سایہ کرتا ہے۔"

کچھ مکان صرف سیمنٹ سے نہیں، رشتوں کے وقار، آنسوؤں کے نمک،

اور دعاؤں کے نور سے کھڑے ہوتے ہیں۔

شاہانہ کا گھر۔ محض ایک عمارت نہیں رہا۔

یہ ایک نیت، ایک عشق، ایک راز بن رہا تھا۔

جو خاموشی سے وقت کے اوراق میں محفوظ ہو رہا تھا۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

شام کی نیلی روشنی آہستہ آہستہ رات کی چادر اوڑھ رہی تھی۔ گھر کی چھت جو چند دن پہلے ہی مکمل ہوئی تھی، اب بیٹھنے کے قابل ہو چکی تھی۔ گرد و غبار ابھی بھی کچھ کونوں میں باقی تھا، مگر زاویار اور شاہانہ کے قہقہوں نے اسے بھی بھاگنے پر مجبور کر دیا تھا۔

چھت پر رکھی دو کُرسیوں پر وہ دونوں بہن بھائی بیٹھے تھے۔ بیچ میں ایک چھوٹی سی میز تھی، جس پر دو کپ چائے کے رکھے تھے۔ چائے کی بھاپ، ان کی باتوں کی گرمی میں تحلیل ہو رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زاویار نے ہنستے ہوئے چائے کا گھونٹ لیا اور بولا:

یاد ہے تم کہتی تھی چھت بنے گی تو یہاں تمہارے خواب بھی سانس لیں گے؟"

شاہانہ مسکرا دی، نظریں آسمان پر ٹک گئیں

اور آپ کہتے تھے، چھت بنے گی تو سکون آئے گا،،اب آیا؟

زاویار نے کندھے اچکائے،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پتا نہیں،،شاید کچھ سکون، کچھ ادھورے سوال۔۔

شاہانہ نے چائے کا کپ رکھتے ہوئے اُس کی طرف رخ کیا۔ایک پل کو چپ رہی، پھر سنجیدگی سے بولی،

بھائی،،ایک بات کہوں؟

ہمیشہ کہتی ہو۔"زاویار ہنسا۔

اب شادی کرلے۔زندگی رکی نہیں،بس تھوڑی بگڑی تھی۔جس سے محبت کی،اُسے آپ سے نہیں، آپ کے پیسوں سے محبت تھی۔جب شوروم جلا،کاروبار ختم ہوا تو وہ بھی چلی گئی۔ایسے رشتے محبت نہیں ہوتے،دھواں ہوتے ہیں،جو آنکھیں جلا کے گم ہو جاتے ہیں۔"

زاویار کی ہنسی دھیمی پڑ گئی۔اس نے چپ چاپ چائے کی چُسکی لی۔تھوڑی دیر بعد، آہستگی سے بولا،

سچ کہتی ہو،، پر دل کے کچھ کونے ایسے ہوتے ہیں،جہاں راکھ بھی جلتی ہے۔"

شاہانہ نے اُس کی بات کو محسوس کیا، پھر بھی ہنستے ہوئے بولی،

اچھا چلیں،وہ تو گزر گیا،، پر اب آپ خود کا سوچیں۔"

Clubb of Quality Content

پھر اُس نے شرارت سے آنکھ مار کر کہا،

ویسے،، میری نظر میں ایک لڑکی ہے،، نہایت نیک دل،خاموش سی،دعاوں والی،، بس آپ پکے نمازی بن جائیں، تو میں بات بھی کر دوں گی۔"

زاویار ہنس دیا، سر پیچھے کی طرف جھکا کر بولا،

پکی بات؟

بالکل پکی،، پر پہلی شرط، فجر قضا نہیں ہونی چاہیے۔ وہ انگلی اُٹھا کر بولی۔

Clubb of Quality Content

دونوں ہنس پڑے۔ اس چھت پر صرف اینٹ اور سیمنٹ کی مضبوطی نہیں تھی۔ یہاں وفا، ہنسی، تلخ سچائیاں، اور بہن کی دعاؤں کی سرگوشیاں بھی گونج رہی تھیں۔

شاہانہ کی چھت،، وہ مقام بن چکی تھی جہاں زخموں پر مرہم، اور خالی دلوں میں نئی روشنی ڈالنے کی طاقت موجود تھی۔

بعض رشتے الفاظ سے زیادہ سمجھتے ہیں،

اور بعض چائے کی دو چُسکیوں میں ہی پوری زندگی کا سفر دیکھ لیتے ہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رات اپنی پوری وسعت میں چھا چکی تھی۔ آسمان پر ستارے خاموشی سے جگمگا رہے تھے۔

چھت پر تنہا بیٹھی شاہانہ، کسی ان دیکھے خیال میں گم تھی۔ روشنی مدھم تھی، ہوا میں کچھ اداسی،

کچھ امید ملی جلی سی تھی۔

تبھی اچانک اس کا موبائل بجا۔

Api Malaika Kamal

شاہانہ کا چہرہ یکدم روشن ہو گیا۔ جیسے کسی نے دل کے اندر دیا جلا دیا ہو۔

"السلام علیکم، آپی." اُس نے مسکراتے ہوئے فون اٹھایا۔

Clubb of Quality Content

فون کی دوسری جانب نرمی، سکون اور محبت بھری آواز آئی,

وعلیکم السلام، میری پیاری شاہانہ،، کیسی ہو؟"

"بس آپ کی یاد آ رہی تھی۔ آپ کب آئیں گی؟ ایک بار تو آپ کو آنا چاہیے، آپی،، وہ بچوں کی طرح ضد سے بولی۔

ملائکہ کمال ہنس دیں۔ ان کی آواز میں جیسے روشنی بہہ رہی ہو،

میں ضرور آؤں گی۔ اور آپ جانتی ہو شاہانہ، آپ اب وہ نہیں رہیں جو پہلے تھیں۔ آپ کے لفظوں میں سکون آ گیا ہے۔ اور آپ کے اندر روشنی جھلکنے لگی ہے۔

شاہانہ خاموش ہو گئی۔ آنکھیں ہلکی سی نم ہوئیں، جیسے کسی نے دل پر ہاتھ رکھ کر کہا ہو، تم سنور گئی ہو۔

آپی،،یہ سب آپ کی دعاوں کا اثر ہے۔

مالائکہ نے نرمی سے کہا،

دعا تب اثر کرتی ہے جب دل اس کے لیے کشادہ ہو۔

آپ نے دکھ کو شکایت نہیں بنایا، سبق بنایا۔

یہ روحانی سفر، اپنی ذات سے ملاقات کا راستہ ہے، اور آپ، اُس راہ پر ہو۔۔

شاہانہ آہستہ سے بولی،

"کبھی کبھی ایسا لگتا ہے جیسے سب کچھ تھک گیا ہے، دعائیں، ارادے، خواب،، سب خاموش ہو گئے ہیں۔۔

ملائکہ کی آواز جیسے دل کے تاروں کو چھونے لگی،

تبھی تو اللہ خاموشی میں بات کرتا ہے۔

جب دنیا شور کرتی ہے، رب دل میں بات کرتا ہے۔

کبھی خاموش لمحے میں صرف اتنا کہنا۔

یا اللہ، میں تھک گئی ہوں،،

اور دیکھنا،، وہ آپ کو اپنی آغوش میں چھپا لے گا۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

شاہانہ کی آنکھوں سے دو آنسو بہہ نکلے۔ مگر چہرے پر سکون تھا، جیسے دل نے کوئی راز پا لیا ہو۔

آپ سے ملنے کا دل کر رہا ہے، آپی۔ دل کی باتیں صرف آپ ہی سمجھتی ہیں۔

ملائکہ نے مسکرا کر کہا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میں جلد آؤں گی۔ لیکن یاد رکھو،،

دل کی سب سے خوبصورت حالت وہ ہوتی ہے، جب وہ رب کی طرف جھک جائے۔ ٹوٹ کر، ہنس کر، یا رو کر،، بس جھک جائے۔"

کال بند ہوئی۔شاہانہ نے فون سینے سے لگالیا۔آسمان کی طرف دیکھا،اور دل ہی دل میں کہا،

یارب،،،بس میرا دل تُجھ سے جُڑا رہے۔۔

رات خاموش تھی،،مگر شاہانہ کے اندر ایک نئی صبح نے جنم لے لیا تھا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

۔۔۔۔۔

گھر میں ہلکی ہلکی روشنی پھیل رہی تھی۔دیواروں پر سفید اور سنہری چادریں،اور دلوں میں اک عجیب سی بے چینی اور خوشی کا سنگم تھا۔

اندر کمرے میں فریشہ آئینے کے سامنے بیٹھی تھی۔ مہندی سے سجے ہاتھ، جھکی پلکیں،اور آنکھوں میں عکس۔ جو شاید اپنے اور اردان کے درمیان ہونے والی نئی شروعات کو سوچ رہا تھا۔

دروازہ آہستہ سے کھلا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"السلام علیکم،بیٹا،،

اردان کی ماں اندر آئیں۔ سفید دوپٹے میں لپٹی، آنکھوں میں وہ سلیقہ جو برسوں کی ماں ہونے کا ثبوت دیتا ہے۔

انہوں نے فریشہ کے سر پر ہاتھ رکھا، پھر نرمی سے بولیں،

فریشہ، نکاح کے بعد ہم رخصتی بھی ساتھ ہی چاہتے ہیں،،دل کو اطمینان ہو گا کہ بہو ہمارے گھر آ گئی۔۔

کمرے میں لمحہ بھر کو وقت جیسے تھم گیا۔

فریشہ نے پلکیں اٹھائیں۔

ایک سانس لیا،،

پھر دھیرے سے مسکرائی اور نرم مگر گہرے لہجے میں بولی،

آنٹی۔ آپ کا گھر میرا اصل گھر بنے گا،ان شاء اللہ،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لیکن،،

بیٹیاں رخصت تو ہو جاتی ہیں،

مگر پیچھے رہ جاتا ہے اُن کا لمس، اُن کی مہک،

وہ دیوار جس پر قد ناپا گیا،

وہ پردہ جو ماں نے سینے کو اوڑھایا تھا،،

اور وہ سیڑھیاں جہاں بیٹھ کر خواب سجائے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس کی آواز ذرا رکی، پھر دِل کی تہہ سے نکلی ایک بات،

میں چاہتی ہوں کہ جب میں رخصت ہوں،

تو فقط جسم نہ جائے۔

میری دعائیں، میری یادیں، اور ماں کی خاموش دعاؤں کا سایہ بھی ساتھ چلے۔

یہ چند دن،، ماں کے قدموں کے سائے میں گزارنا چاہتی ہوں،

تاکہ کل جب میں اردان کے ساتھ چلوں،

تو مکمل ہو کر، دعاؤں کے حصار میں جا سکوں۔"

اردان کی ماں خاموش رہیں،، مگر آنکھوں میں نمی کی چمک اور لبوں پر صبر کی دعا اُتر آئی۔

انہوں نے فریشہ کا ہاتھ تھاما، اور بس اتنا کہا،

تم نے تو رخصتی سے پہلے ہی دل جیت لیا، بیٹی،،

اللہ تمہیں دونوں جہانوں کی خوشیاں دے،،

اور تمہارے اس دل کو سدا یوں ہی روشن رکھے۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

۔۔۔۔

ستارے آسمان پر خاموش دعاؤں کی مانند ٹمٹمار ہے تھے۔ فریشہ سفید دوپٹے میں لپٹی، چھت پر اکیلی بیٹھی تھی۔ نیچے نکاح کی مہندی کی خوشبو باقی تھی، لیکن دل میں،، ایک اور خوشبو تھی ۔ سجدے کی، بچ جانے کی، اور کسی کے ہونے کی۔

وہ آہستہ آہستہ بولی، جیسے رب سے رازدارانہ گفتگو کر رہی ہو،

یارب،،

میں نے بہت دن اندھیری راہوں پر گزارے،

میں نے اپنے سائے سے بھی خوف کھایا،

لیکن تُو نے میرا ہاتھ اُس وقت تھام لیا جب سب راستے بند ہو چکے تھے...

اور تُو نے اُسے میرے سامنے بھیج دیا۔

جو نہ شور کرتا ہے، نہ احسان جتاتا ہے،

مگر، میرے سجدے کی خاموشی میں بھی پہرہ دیتا ہے،

تُو جانتا ہے نا، کہ اگر اُس روز وہ نہ آتا،

تو پتہ نہیں کیا ہو جاتا میرے ساتھ، میرے رب تو نے مجھے بچا لیا۔

اس کی آنکھیں نم ہو گئیں، اور یاد کی ریل فلم کی طرح گھوم گئی،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

یہ دسمبر کی سرد شام تھی۔یہ وہ دن تھا جب فریشہ کو اکیڈمی سے آتے دیر ہو چکی تھی۔فریشہ اکیڈمی سے نکلی تو آسمان پر دھند سی چھا چکی تھی،جیسے کسی سازش نے فضا کو لپیٹ لیا ہو۔

وہ پیدل گھر جا رہی تھی،لیکن جیسے جیسے گلی کے موڑ قریب آ رہے تھے،اُس کے دل میں گھبراہٹ بڑھتی جا رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اچانک،ایک کار اُس کے قریب آ کر رک گئی۔

کار کے شیشے کالے،اور دروازہ آہستہ سے کھلا۔

آ بیوٹی فل گرل،، تمہیں گھر لے چلیں۔

ہم تمہیں عزت سے لے جائیں گے،

ورنہ پھر،،دنیا کے سامنے تمہاری عزت سستی ہو جائے گی۔۔

بولنے والا وہی شخص تھا، زمیر شاہ،

ایک لڑکا نہیں، بلکہ مقامی بدمعاش کا بیٹا،

جس کی شہرت تھی، "جو نہ مانے،، وہ گم ہو جائے۔۔ جو ہمیشہ تنگ کیا کرتا تھا فریشہ کو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فریشہ کے قدم جم گئے۔

دل کے دھڑکنیں گڑگڑاتی سانسوں میں بدل گئیں۔

اس نے اِدھر اُدھر دیکھا، گلی سنسان تھی، کوئی آواز، کوئی آہٹ نہیں۔

وہ پیچھے ہٹی، تو زمیر نے اشارہ کیا،

دو لڑکے اور نکلے، جیسے شکاری اپنے شکار کی آخری راہ روک رہے ہوں۔۔

ایک نے آ کر اسے بازوں سے جکڑ لیا، دوسرا بھی اسے ساتھ گھسیٹنے لگا۔ فریشہ زور کرتی رہی ، چھوڑاتی رہی۔ اللہ کو پکارتی رہی۔۔

تب،، ہوا میں ایک زوردار بریک کی آواز گونجی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ایک سیاہ بائیک تیزی سے آ کر رکی۔

بائیک سے اُترا شخص۔ بھاگتے ہوئے آیا اور ایک لڑکے کو دھکا دیا دوسرے کو گلے سے دبوچ کر دیوار سے لگایا اور نیچے دھکا دیا۔

اور، خاموشی سے Farisha کے آگے آ کر کھڑا ہو گیا۔

سیاہ شال، براؤن آنکھیں، اور چہرے پر صرف ایک جملہ لکھا تھا،

میں ہوں،، اور تمہارے قریب کوئی بھی تکلیف نہیں آسکتی۔

زمیر ہنسا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اوہ! تو تم ہو اُس کی حفاظت کرنے والے؟

جانتے ہو میں کون ہوں؟

اردان نے آہستگی سے فریشہ کو پیچھے کیا،

اور صرف اتنا بولا،

بلکل جانتا ہوں، گلی کے گنڈے ہوں۔۔

تم اگر اُس کی طرف بڑھے،

تو تمہارا نام بھی اسی مٹی میں دفن کر دوں گا،

جس پر تم اکڑ رہے ہو۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

خاموشی چھا گئی۔

نگاہوں میں ایسی آگ تھی،

کہ زمیر کے ساتھی خود پیچھے ہٹنے لگے۔

زمیر نے غصے سے قدم بڑھایا،

اردان نے ایک قدم آگے بڑھتے ہوئے کہا:

یہ تمہاری آخری وارننگ ہے۔

ان کے قریب آئے،

تو تمہیں نہ زمین بچائے گی نہ قانون،،

صرف تقدیر تمہاری چیخوں کی گواہ بنے گی۔۔

زمیر کے ساتھ لڑکے اسے پکڑ کر پیچھے ہٹے۔اور کار بھگا لے گئے۔

فریشہ نے کچھ بھی نہ کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

صرف اردانکی طرف دیکھا،

جیسے پوری زندگی میں پہلی بار کسی نے اُسے قیمتوں میں نہیں، حرمتوں میں تولا ہو۔

سجدے کا لمحہ اُس رات فرش پر نہیں، دل کے اندر اُترا تھا۔۔

فریشہ اپنے خیال سے باہر آئی،

فریشہ نے سجدہ کیا،

اور سجدے میں، کوئی لفظ نہ بولا۔

بس آنکھوں سے دعا نکلی، اور دل سے اعتراف،

یا اللہ،،

تُو گواہ ہے،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میں نے اُس دن پہلی بار کسی مرد کی آنکھوں میں خوف نہیں،

تحفظ دیکھا تھا،،

وہ شخص، اردان

تیرا بندہ،

میرا مقدر بننے جا رہا ہے،

بس اب،، مجھے اپنا بنا لے،

تاکہ میں اُس کے لیے بھی سراپا سکون بن سکوں۔۔

۔۔۔۔

کمرہ تاریک تھا، دیواروں پر سائے ٹھہرے ہوئے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فرش پر مدھم روشنی بکھری ہوئی تھی، جیسے کسی خفیف دعا کا عکس۔

فریشہ نے کمرے کا دروازہ بند کیا، پردے گرا دیے اور بیڈ پر بیٹھ گئی۔

اس کے دل کی دھڑکن اب بھی کسی انجانے خوف کی آہٹ سنا رہی تھی،

مگر اُس لمحے اردان کی خاموش موجودگی کسی سائبان کی طرح اس پر سایہ کیے ہوئے تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس نے کانپتے ہاتھوں سے موبائل اٹھایا، نمبر ڈائل کیا۔

نام چمک رہا تھا، رائل کوئین

کال مل گئی۔

دوسری جانب شاہانہ کی نرم، فکر مند آواز ابھری،

بڑ فلائی؟ خیریت ہے؟

فریشہ کی آواز میں وہ کپکپاہٹ تھی جو دل کے بوجھ سے نکلتی ہے،

"رائل،، آپ جانتی ہیں نا،،

اگر اُس دن اردان نہ آتا،،

تو میرے ساتھ کیا ہو جاتا؟

کچھ لمحے خاموشی طاری رہی۔

پھر شاہانہ کی گہری، تھمی ہوئی آواز سنائی دی،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اللہ تعالیٰ نے آپ کو محفوظ رکھا، فریشہ،،

وہی اللہ،، جو سب کچھ جانتا ہے،

جو دل کی دھڑکن سے پہلے سن لیتا ہے،

اور ظلم سے پہلے اپنی پناہ اتار دیتا ہے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فریشہ کی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے۔

وہ دھیمی آواز میں بولی،

رائل،، میری کلاس میں کچھ لڑکیاں ہوتی تھیں۔

جو مافیا کہانیوں کی دیوانی تھیں۔۔

اکثر کہتی تھیں کہ کاش ہمیں بھی کوئی ایسا لڑکا ملے،،

جو بندوق کی نوک پر نکاح کرے،،

اور پھر عاشق بن کر رہے،،

انہیں لگتا تھا کہ یہی محبت ہے۔

مگر اُس دن میں نے جانا،،

یہ سب صرف کہانیوں میں ہوتا ہے،

حقیقی دنیا میں،،

ایسے لوگ صرف لڑکیوں کی عزت کے بھوکے ہوتے ہیں،،

محبت اُن کے لئے اور کبھ نہیں،

بس شکار ہوتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور میں نے اُس دن سجدے میں گرتے ہوئے رب کا شکر ادا کیا،

کہ اُس نے مجھے ان بھیڑیوں سے بچا لیا۔۔

شاہانہ کی آواز گویا کسی دعا کا لمس بن کر کانوں میں اتری،

فریشہ،،ہمارا اللہ واقعی ہر چیز پر قادر ہے،،

وہ دلوں کی دھڑکن سے بھی واقف ہے،

آنسوؤں کے ذائقے سے بھی،

وہی رب،، جو اندھیروں میں اردان جیسے کسی انسان کو اپنی رحمت بنا کر بھیج دیتا ہے۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

فریشہ کی آنکھوں سے اشک بہنے لگے۔ مگر اس بار یہ آنسو کمزوری کے نہیں،

بلکہ بیداری کے آنسو تھے۔

اس نے آسمان کی طرف دیکھا، دل سے فقط اتنا کہا،

"اے میرے رب،،

تو نے مجھے اُن جھوٹی داستانوں سے نکال کر میری اصل پہچان سے ملا دیا،،

تیرا شکر ہے،، تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے۔۔

فریشہ کی آواز تھمی ہوئی تھی، مگر دل کے اندر جیسے سکون کی ایک کرن جاگ اٹھی ہو۔

شاہانہ کی باتوں میں اُسے ایک مٹھاس، ایک دوست کی تسلی اور ایک دعا کا یقین محسوس ہو رہا

تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پھر شاہانہ نے دھیرے سے کہا,

"بس اب,, بس کرو فریشہ،

اب آنکھوں میں آنسو نہیں,,

مسکراہٹ رکھو,,, اور آنے والی زندگی کے لیے

اپنے رب سے خوشیوں کی، سکون کی، اور عزت کی دعا مانگو۔

کیونکہ جو وقت گزر گیا، وہ صرف سبق ہے,

اور جو وقت آنے والا ہے، وہ تمہاری دعا کا صلہ ہو سکتا ہے۔"

فریشہ نے نم ہنسی کے ساتھ کہا,

"آپ،، ہمیشہ ایسے ہی سمجھاتی رہتی ہیں رائل،،

ایک دن آپ پکی والی استانی بن جاؤ گی،

شاہانہ نے ہنستے ہوئے کہا،

"ارے استانی نہیں،، روحانی کاؤنسلر کہو، ویسے بھی

میری شاگرد آپ اور انابیہ ہی ہو، جس نے سب سے زیادہ لیکچر سن رکھے ہیں۔

فریشہ کی ہنسی چھوٹ گئی، وہ بولی،

"ہاں،، اور سارے لیکچر دل پر بھی اترتے ہیں،

ورنہ آج میں کہاں ہوتی،،اور کیسی ہوتی،،

چند لمحے خاموشی طاری رہی۔

پھر شاہانہ نے آہستہ سے کہا،

"اب سونا ہے آپ کو،رات بیت رہی ہے۔

خوابوں میں بھی خود کو اتنا ہی محفوظ سمجھنا،،

جتنا اُس لمحے اردان کی نظر کے سامنے تھی۔

اور یاد رکھنا،

کل کی صبح نئی ہوگی،،

ایک نئی فریشہ کے لیے۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

فریشہ نے دھیرے سے کہا:

"اللہ حافظ،، میری دعاوں والی دوست۔۔

شاہانہ مسکرا کر بولی،

"اللہ آپ کو خوش رکھے،،اور اب فون بند کرو،

ورنہ نیند ناراض ہو جائے گی۔۔

دونوں نے ایک ساتھ ہنستے ہوئے کال بند کی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کمرے میں خاموشی تھی، مگر دل میں سکون تھا۔

فریشہ نے موبائل سائڈ ٹیبل پر رکھا،

آہستہ سے لحاف اوڑھا،،

آنکھیں بند کیں،،

اور پہلی بار،،

کسی خواب سے نہیں،

بلکہ شکرانے سے نیند آئی۔۔۔

چاندنی رات، تنہا لمحے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دل کی دیواروں پہ تحریرِ غم،

اک صدا تھی، اک دعا تھی

خاموشیوں میں لپٹا ہوا اک ہنر,

نہ کوئی نام، نہ کوئی صیغہ

بس تیری یاد، اور میرا اثر

کہاں سے آئی وہ ٹھنڈی ہوا؟

جیسے تُو آیا ہو میرے بسر،،

میں نے نہ مانگا کچھ بھی تجھ سے

پر تو نے سب کچھ دے دیا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اک ہاتھ تھاما، اک آنکھ روئی

اک سجدے نے سب کچھ کہہ دیا

کبھی جو خواب بکھر گئے تھے

تقدیر نے چُن کے سجا دیے

جو آنکھیں نم تھیں، وہ مسکرائیں

کچھ الفاظ تھے، جو دعا بن گئے،

اب میں نہی روؤں گی یونہی

اب ہار نہی مانوں گی

میرے رب نے جو بچایا ہے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کچھ خاص میرے لیے لکھا ہے

محبت،،،؟ہاں وہ ملے گی

پر خوف کی راہوں سے نہیں

عزت کے آنگن میں،دعاؤں کی چھاؤں میں

میرے لیے وہی مقدر چمکے گا۔جو رب نے چُنا ہے۔۔۔

---

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

شام دھیرے دھیرے چھت پر اتر رہی تھی،

اور چھت پر سب گھر والے بیٹھے تھے۔

ہنسی،چائے کی بھاپ،اور دھوپ کی آخری لکیر سب کے چہروں کو سجا رہی تھی۔

گھر،،، مکمل ہو چکا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چچا وسیم کی نئی گیلری میں پھول کھلنے لگے تھے،

چچا قاسم کے کمرے میں لکڑی کی الماری کی مہک اب بھی باقی تھی،

اور شانزہ بی بی نے پہلی بار سکون کی چائے پی تھی،

بنا کسی خیال کے،بنا کسی بوجھ کے۔

ناصر مالک خاموشی سے سامنے دیکھ رہے تھے، جیسے دل میں کچھ حساب کر رہے ہوں۔

دادی نے چائے کا کپ رکھتے ہوئے کہا،

"اچھا کیا تُو نے ناصر،

زمین کا کیا تھا؟

بس بکھری پڑی تھی،

تو نے اسے چھت میں ڈھال دیا،

اور وہ چھت سب کے سروں پر رحمت بن گئی۔۔

شانزہ بی بی ہلکا سا مسکرائیں،

" صحیح کہہ رہی ہیں اماں،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جب الگ الگ گھر ہوتے ہیں نا،

تو دلوں میں بھی سکون آتا ہے،،

عزت بچی رہتی ہے،

بات بگڑنے سے پہلے فاصلے بچا لیتے ہیں۔۔

زاویار نے قہقہہ لگایا،"اور امی،چائے بھی کوئی سکون کم نہیں دیتی،خاص کر جب چھت پر ملے۔

Clubb of Quality Content

شانزہ بی بی ہنستے ہوئے بولیں،

"بس اب،فاطمہ اور قاسم کے لیے بھی رشتے دیکھنے ہیں،

گھر کی سیٹنگ تو چلتی ہی رہے گی،

اللہ پاک نیک ہمسفر دے ان دونوں کو،

ایسا جو نہ صرف گھر سمجھے،

بلکہ دل کی دیواریں بھی سنوارے۔۔"

ایک خاموش "آمین" سب کے دلوں میں اتری۔

بغیر کہے، سب نے اپنے اپنے چہروں سے چھپی دعائیں مانگی تھیں۔

Clubb of Quality Content

فضا میں اذان کی آواز گھل گئی۔

چھت پر سب نے سر جھکا لیا،

جیسے اس نئی زندگی کی پہلی مغرب،

رب کے شکر سے شروع ہو۔

پس منظر میں آیت کا ترجمہ جیسے سب کی بات کی مہر لگانے لگا،

وَاللّٰہُ جَعَلَ لَکُم مِّن بُیُوتِکُم سَکَنًا،"

"اور اللہ نے تمہارے لیے تمہارے گھروں کو سکون کی جگہ بنایا،"

(سورہ النحل، آیت 80)

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دن خوشگوار تھا۔ نہ گرم، نہ سرد۔

ایسا جیسے فضا خود جانتی ہو کہ آج دلوں کی زمین پر بیج ڈالے جا رہے ہیں۔

شاہانہ نے فاطمہ کو ہلکی سی گلابی شلوار قمیض پہننے کا کہا،

سادہ سی چادر،،اور ماتھے پر صرف دعا کی روشنی۔

گھر صاف ستھرا تھا،اور دادی نے قرآنی آیات کا ورد کرتے ہوئے دروازے پر دم کیا۔

دروازے پر گاڑی رکی۔

سعودی عرب سے واپس آئے لڑکے کے خاندان نے سادگی کے ساتھ قدم رکھا۔

وہ نہ امارت دکھانے آئے تھے،نہ تکبر۔صرف نیت،بات اور عزت لے کر آئے تھے۔

لڑکے کی والدہ نے آتے ہی کہا،

"ہم جانتے ہیں کہ قاسم میاں نے بہت محنت کی ہے،،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

زمینداری ہو یا مزدوری، ان کے ہاتھ میں رزق کی خوشبو ہے۔

ہمیں ایسے ہی لوگ پسند ہیں، جنہیں زمین کی مٹی اور ماں کے آنسو کی قدر ہو۔۔

فاطمہ چائے لے کر آئی۔ مطمئن سی۔

چائے رکھ کر وہ چپ چاپ پیچھے ہو گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لڑکے کی بہن نے آہستہ سے کہا:

"ماشاءاللہ! فاطمہ آپی کو دیکھا،

چہرے پر سکون، آنکھوں میں حیا،

ہم نے تو دعا مانگی تھی بیٹے کے لیے،

اللہ نے تو بیٹی بھی دکھا دی۔

اور بھائی کے لیے بھی، اگر اجازت ہو۔۔

سب ایک لمحے کے لیے رک گئے۔

پھر شانزہ بی بی نے دھیرے سے کہا،

"ہم بھی تو بیٹی والے ہیں،

اور بیٹی کی خوشی میں ہی اصل سرمایہ ہے۔

اگر وہ بیٹی جو پہلے کسی منزل سے واپس آئی،

آج کسی نئی منزل پر عزت سے چلی جائے،

تو یہی تو جیت ہے۔ ماں باپ کی۔

دادی نے کہا،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہم رشتے کو تقدیر سے زیادہ سمجھتے ہیں۔

اور جس گھر میں فاطمہ جائے گی،

اسے صرف بیوی نہیں، بیٹی بن کر رہنا ہے۔۔

لڑکے کی والدہ نے آنکھیں بھر کر کہا،

"ہمیں یہی تو چاہیے...

ایک ایسی بیٹی، جو ہمارے بیٹے کو سکون دے۔

اور ایک ایسا بیٹا، جو ہماری بیٹی کا سہارا بنے۔۔

ہم نے قاسم کو دیکھا،،

دھوپ میں پسینے کی جگہ، عزت کماتا ہے۔

ہمیں فاطمہ انمول لگی،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اللہ کی دی ہوئی امانت جیسی۔

اگر آپ کو منظور ہو، تو ہم اپنے بیٹے اور بیٹی دونوں کا رشتہ یہاں جوڑنا چاہیں گے۔

وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهُ ۚ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ"

"اور وہی ہے جو بارش نازل کرتا ہے اُس وقت جب لوگ مایوس ہو چکے ہوتے ہیں، اور اپنی رحمت کو پھیلا دیتا ہے۔

(سورۃ الشوریٰ، آیت 28)

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دادی نے کہا،

"یہ رشتے تو زمیں پر بندھتے ہیں،

مگر ان کی جڑیں آسمانوں میں ہوتی ہیں۔۔

۔۔۔۔

شام ڈھل رہی تھی۔

دھوپ کے آخری سائے دیواروں سے لپٹے ہوئے تھے۔

دالان میں ہلکی خوشبو، سادہ گلاب کے ہار،

اور چادر کے پیچھے بیٹھے ہوئے قاری صاحب کی پرسکون آواز گونج رہی تھی،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نکاح کا خطبہ ہو چکا تھا۔

فاطمہ کی نظریں نیچی تھیں۔

پر دل میں آج شور نہیں تھا، بس سکون تھا،

ایسا سکون جو دعا کے بعد ملتا ہے۔

اسی لمحے شاہانہ آہستہ سے قریب آئی،

فاطمہ کی کانوں کے قریب ہو کر سرگوشی کی،

پھوپو،،،اللہ کا کرم ہے، آپ کی رضا کی شکل میں۔

چاہے آپ طلاق شدہ رہی ہوں،

ہم سب اپنی اپنی آزمائشوں سے گزر کر ہی مکمل ہوتے ہیں۔

ہر کسی کو بار بار موقع نہیں ملتا۔

یہ رشتہ اللہ کی طرف سے ملا ہے،

اب اسے دل سے نبھانا، شکریہ ادا کرنا، اور آگے بڑھنا،

زندگی کو پھر سے عزت کے راستے پر چلنے دینا۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

فاطمہ کی آنکھیں نم ہو گئیں،

لیکن وہ آنسو اب کمزوری کے نہیں، قبولیت کے تھے۔

نکاح مکمل ہوا۔

سب نے مل کر دُعائیں کیں۔

اسد کی ماں نے بھی آنکھیں بند کر کے کہا،

ربا،، جس فاطمہ کو تو نے ہماری بہو بنایا،

اسے ہماری بیٹی بنا دے،،

اور میرے بیٹے کی پیشانی پر صبر، محبت اور شکر کا نور لکھ دے۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کوئی مہنگا میک اپ نہیں، نہ فینسی میوزک۔

بس سفید چادر، دوپٹے کے کناروں پر ہلکی خوشبو،

اور بیٹی کو دعا کے ساتھ رخصت کرتے ہاتھ۔

دادی نے فاطمہ کو سینے سے لگا کر دھیرے سے کہا،

فرض ادا ہوا، اور دل بھی مطمئن۔

اب بیٹی ہماری نہیں، دعا ہے جہاں جائے، عزت لے کر جائے۔۔

اسد گاڑی کا دروازہ کھولے کھڑا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نظریں جھکی ہوئیں،اور دل شکر سے لبریز۔

فاطمہ جب گاڑی میں بیٹھی،

تو پیچھے سے شاہانہ نے صرف اتنا کہا،

پھوپو!اب آپ صرف کسی کی بیوی نہیں،

اللہ کے وعدے کی گواہ ہیں۔

یہ نکاح صرف بندھن نہیں،

ایک نئے سفر کی بسم اللہ ہے۔۔

گھر کے دروازے پر اسد کی بہن نے دِیا جلا رکھا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اندر سے ہلکی سی سیٹیاں، خوشبو، اور دعا کے بول،،

اسد کی بہن نے فاطمہ کا ہاتھ تھاما اور کہا،

میں روایتی نندوں کی طرح نہیں ہوں بھابی ہماری خوب بنے گی۔۔

اسد کی ماں نے کہا، بلکل بیٹا، تمہیں بھی کل رخصت ہو کر وہی جانا ہے۔ دونوں ایک دسرے کی بھابیاں ہوں، اچھے اخلاق قائم رکھنا دونوں۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

۔۔۔۔

دھوپ کی لکیریں چھت پر جھوم رہی تھیں۔

ہوا ہلکی ہلکی چادر کو لہرا رہی تھی،

اور دالان کے ایک طرف چاچو قاسم سفید کُرتے میں خاموش بیٹھے تھے۔

ماتھے پر سجدے کا نشان، ہاتھوں میں مٹی کی خوشبو،

اور دل میں اللہ کا شکر۔

مولوی صاحب نکاح کے کلمات پڑھ رہے تھے۔

پاس بیٹھے بزرگوں نے "قبول ہے" کی آواز سنی،

لیکن سب سے زیادہ خاموش آواز،

قاسم کے دل کی شکر گزاری کی تھی۔

جیسے کہہ رہا ہو،

یا اللہ، جس نے مزدوری میں مجھے صبر دیا، اب مجھے ایک رفیقِ حیات بھی دے دیا۔

میں نے زمین پر کام کیا،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تو نے آسمان سے رحمت نازل کی۔

نمرہ کی آنکھوں میں سکون تھا۔

نہ کوئی گلہ، نہ کوئی دکھ۔

صرف تقدیر سے صلح ہو چکی تھی۔

نکاح کے بعد دادی کی طرف سے ایک ہی جملہ تھا،

قاسم نے اپنی محنت سے اپنا نصیب کمایا ہے،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور نمرہ نے اپنے صبر سے عزت پائی ہے۔

یہ نکاح نہیں،دو دلوں کی خاموش دعاؤں کی تکمیل ہے۔۔

گھر کے دروازے پر سفید چادر سے نکلی دلہن،

ہاتھ میں قرآن،اور آنکھوں میں نمی،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

قاسم آگے بڑھا،آہستہ سے کہا،

میں بہت کچھ نہیں دے سکتا،

لیکن وعدہ ہے کہ ہر قدم پر ساتھ دوں گا،

جہاں تم کمزور پڑو،وہاں میں دیوار بنوں گا۔۔

دادی نے نمرہ کو ہاتھ تھام کر گھر میں داخل کیا،

اور کہا:

بیٹا، آج تو ماں بن کے بہو لا رہی ہوں،

دعا ہے کہ تو کبھی بہو نہ بنے، صرف بیٹی بن جائے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ نے چپکے سے دعا کی،

یا اللہ، یہ دونوں جوڑے تیرے نام پر جڑے،

ان کے بیچ محبت، عزت، اور دین کا رشتہ قائم رکھ۔"

۔۔۔۔۔۔

دروازہ جیسے ہی کھلا،

فاطمہ نے اپنے شوہر اسد کے ساتھ پہلا قدم رکھا۔

ہاتھوں میں مہندی کی مہک،

دوپٹہ ہلکے سے سرک رہا تھا،

دل ہولے ہولے دھڑک رہا تھا،

لیکن چہرے پر ایک خاموش، مطمئن سی روشنی تھی۔

اندر دادی پہلے سے منتظر تھیں۔

اُن کی آنکھیں نمی سے چمک رہی تھیں،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دل سے نکلی صدا،

بیٹی نہیں، رحمت آئی ہے۔

صبر کرنے والی، تقدیر سنوارنے والی۔

میرے اللہ نے ہمیں یہ دن دکھایا، الحمد للہ!"

دادی نے نہ صرف گلے لگایا، بلکہ اپنا سر اُس کے سر سے جوڑ کر دیر تک خاموش دعا مانگتی رہیں۔

نمرہ چچی نے فاطمہ سے ملی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اور ہنس کر کہا،

میری بھابی صرف اسد کی شریکِ حیات نہیں،

اب پورے گھر کی رونق ہے۔

اللہ آپ کے ہاتھوں سے برکت نازل کرے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شیلہ چچی، چچا وسیم، زویار بھائی، قاسم، امی۔

سب کے چہرے خوشی سے دمک رہے تھے۔

ہر کوئی کچھ کہنا چاہ رہا تھا،

ہر دل فاطمہ کو اپنے دل سے لگا رہا تھا۔

فون کی گھنٹی بجی

شاہانہ نے فوراً ویڈیو کال اون کر دی۔

دوسری طرف امن بھائی تھے۔

چہرہ تھکا تھکا، مگر آنکھوں میں خوشی کی چمک،

پھپھو آج آپ کو یوں دیکھ کر دل سکون سے بھر گیا ہے۔

میری دعائیں ہر قدم پہ آپ کے ساتھ ہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فاطمہ کی آنکھیں نم ہو گئیں،

صرف سر ہلایا اور دل ہی دل میں کہا،

بس آپ سب کا سایہ ہمیشہ رہے۔

دروازے پر دستک ہوئی۔

ابّو کی مامی آئیں، ساتھ اُن کی تینوں بہوئیں اور ننھے منّے بچے۔

بچوں نے دوڑتے ہوئے نمرہ چچی کے قدموں میں گلاب نچھاور کیے،

ایک چھوٹی بچی نے کہا،

چچی، آپ شہزادی لگ رہی ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گھر ہنسی سے گونج اُٹھا۔

عورتیں پیار سے گلے لگیں، بہوئیں دعا مانگنے لگیں،

بچوں نے شور مچایا۔

گویا رحمت نے دروازہ کھٹکھٹایا ہو۔

کچھ ہی دیر میں صحن میں چائے، نمکین، پھل، سموسے، اور گرم شیر خرما آ گیا۔

محفل جمی۔ اور مزاح کا رنگ بھی چڑھنے لگا۔

شہلہ چچی نے قاسم کو چھیڑا،

قاسم! اب زمین سے زیادہ نمرہ کے حکم ماننا سیکھو،

کھیت تو ہر سال اگتے ہیں، دل ایک بار ہی جیتا جاتا ہے۔

زویار بھائی ہنسے،

چچی! ابھی تو قاسم بھائی خالی زمین کی طرح سادہ ہیں،

اب بیج بونا نمرہ چچی کی ذمہ داری ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

دادی نے سب کو چپ کرایا، مگر مسکراہٹ دبائی نہ جا سکی۔

امی نے ہنستے ہوئے کہا۔

یہی محفلیں دعاؤں سے بھر دیتی ہیں۔

اللہ کرے، س۔ خوش رہیں۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

محفل ختم ہوئی، سب لوگ خوشی خوشی اٹھے۔

فاطمہ اپنے گھر اپنے کمرے میں گئی۔

سامنے سفید چادر بچھی تھی،

وہ سجدے میں جھک گئی۔

اے میرے رب،

جس نے مجھے اُس وقت تھاما جب سب نے چھوڑا،

تُو نے مجھے ان اجنبیوں میں محبت دی،

مجھے قبول کیا،،

تو میری عزتوں کا ضامن ہے۔

تُو ہی میرا ولی ہے۔"

دروازے کے پاس کھڑے اسد نے فاطمہ کو دور سے دیکھا،

نہ کچھ کہا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بس دل میں ایک ہی عہد کیا،

اب یہ گھر تمہارا ہے۔

اور میں،،، تمہارا سایا۔

جو تمھاری مسکراہٹ چھیننے،

میں اُس کے سامنے دیوار بن جاؤں گا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

۔۔۔۔

شاہانہ کھڑکی کے پردے ہٹا کر بالکونی میں آئی،جہاں ہرے بھرے پودے ہوا میں جھوم رہے تھے۔تازہ رنگ وروغن سے چمکتا ہوا کمرہ،پرپل اور سفید رنگ کی تھیم،چھوٹا سا

اسٹڈی کارنر،اور کمرے کی دیوار پر ایک سجی ہوئی تختی۔"Royal Queen"۔جیسے شاہانہ کی پہچان ہو۔

اُس نے سانس گہری لی،اور دل ہی دل میں کہا،

"یا اللہ! تیرا شکر ہے۔سب کچھ ٹھیک رہا،سب کچھ جُڑتا گیا۔

Clubb of Quality Content

نیچے صحن میں ہنسی مذاق کی آوازیں آ رہی تھیں۔قاسم چاچو کی شادی ہو چکی تھی،فاطمہ پھوپھو خوشی خوشی گھر جا چکی تھیں،ننھے بچے باغیچے میں کھیل رہے تھے۔اور دادو کی دُعاؤں کا سایہ ہر سو بکھرا ہوا تھا۔

اتنے میں شاہانہ کا فون بجا"Butterfly Calling"

"سن میری رُوئل کوئین! نکاح پہ آ رہی ہو یا نہیں؟

"بٹر فلائی میں اِس وقت مہمانوں میں گُم ہوں، چائے سے لے کر پلیٹوں تک سب سنبھال رہی ہوں۔ نکاح کے بعد کالج میں ملاقات ہو گی، پر ہاں،،، رُخصتی پہ پکّا آؤں گی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"پکا وعدہ؟

بٹر فلائی سے وعدہ کبھی نہیں توڑتی. اب جا، خوش رہ اور اپنی فوٹو ضرور بھیجنا۔

کال کٹ ہوئی تو شاہانہ مسکرا دی، کھڑکی کے پاس بیٹھی چائے کا کپ اُٹھایا، اور آسمان کی طرف دیکھ کر دل سے نکلا،

" محبتیں جب رُخصت ہوتی ہیں، تو خاموشیوں میں دُعائیں رہ جاتی ہیں۔۔

اور نیچے صحن میں سب کی ہنسی جاری تھی۔ دادو، شہلہ چچی، اماں، چاچو وسیم، قاسم چاچو، ننھے بچے، اور ویڈیو کال پر امن بھائی۔ سب آپس میں محوِ گفتگو، خوشیاں بانٹتے، رشتے سمیٹتے۔۔

زندگی کی کہانی کا ایک اور صفحہ، خوشیوں کی روشنائی سے لکھی جا چکا تھا۔۔

۔۔۔۔

گھر کو خاص طریقے سے سجایا گیا تھا۔ نرم گلابی پردے، سفید پھولوں کی مالائیں، اور نکاح کے لیے ایک خوبصورت سا کارنر، جہاں قالین پر پھولوں کے دل بنائے گئے تھے۔ چاروں طرف روشنیوں کی لطیف جھلک، اور ہر چہرے پر چمک۔

فریشہ کا کمرہ دُلہن کی خوشبو سے مہک رہا تھا۔ وہ آئینے کے سامنے بیٹھ کر آخری لمحات کی تیاری کر رہی تھی۔ گلابی اور سنہری رنگ کے لہنگے میں، وہ واقعی Butterfly Bride لگ رہی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اتنے میں دروازہ کھلا اور عنابیہ اندر آئی۔ سنہری کام والی سفید ڈریس میں وہ بھی دلکش لگ رہی تھی۔

بڑ فلائی، پیاری لگ رہی ہو۔ دل کیا ابھی کے ابھی کسی فریم میں قید کر دوں تمہیں۔"

فریشہ چمکتی آنکھوں سے کہتی ہے۔ رائیل بھی آجاتی تو مزہ آجاتا۔ خیر،

پیاری دُلہن یہ بتاؤ، کیسا لگ رہا ہے

اپنی محبت پا کر؟

"بہت سکون،، واقعی، کچھ رشتے انتظار نہیں، صبر مانگتے ہیں۔

فریشہ نے شرارتی انداز میں آنکھوں میں چمک لیے پوچھا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اور محترمہ گیٹ آف ہیون، یہ بتائیں،، آپ اپنے پھوپو کے بیٹے کے ساتھ آئی ہیں نا؟"

عنابیہ ہنستے ہوئے شرما کر کہتی ہے۔ہاں وہ آئے ہیں ساتھ۔۔

ویسے بھی، آپ کا پھوپو کا بیٹا کچھ زیادہ ہی ہینڈسم ہے۔

Clubb of Quality Content

عنابیہ ہنستے ہوئے، آنکھوں میں شرارت لیے کہتی ہے آپ اپنے دولہے کو دیکھو،وہ بھی کم پیارا نہیں۔۔

ہنسی مذاق کے ان لمحوں کے بعد، دُلہن کو نکاح کے کارنر کی طرف لے جایا گیا۔

اردان کی فیملی خوش دلی سے شامل تھی،اور فریشہ کے ابو اور امی خوشی سے دُعائیں دے رہے تھے،

یا اللہ،فریشہ کی زندگی کو آسانیوں سے بھر دے۔ان کے درمیان محبت،وفاداری،اور سکون رکھنا۔آمین۔۔

نکاح کی رسم شروع ہوئی۔دعا کے بعد آنکھیں نم تھیں،لیکن دل مطمئن۔

عنابیہ آگے بڑھ کر فریشہ کو گلے لگاتی ہے،دونوں کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔

عنابیہ،پھوپو کا بیٹا آج کچھ زیادہ ہی ہینڈسم لگ رہا ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

فریشہ ہنسی اور آنکھ ماری۔ عنابیہ نے پردے کی طرف دیکھا۔

جہاں تھوڑا سا پردہ ہلا، اور سامنے ہی افنان راجپوت اردان کو گلے لگا رہا تھا۔

افنان قہقہہ لگاتے ہوئے کہتا ہے "یار، آج تو لگ رہا ہے جیسے میری خوبصورتی پہ نکاح کی رونق بڑھ گئی ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اردان مسکرا کر کہتا ہے "عنابیہ بھابھی یہیں ہیں، بلا لوں؟ وہ آ کے تیرے حسن پر ایک قصیدہ بھی پڑھ دیں گی۔

افنان ہنسنے لگا، لیکن دل میں ایک خاموش سی لہر اُٹھی۔ ادھر دیکھا تو

عنابیہ واقعی اسے ہی دیکھ رہی تھی، پردے کے پار۔

افنان نے آنکھ ماری، اور مسکرا دیا۔

عنابیہ چونکی، نظریں جھکائیں، اور فوراً رخ دوسری طرف موڑ لیا۔

دلوں کے پردے، کبھی کبھی لفظوں سے زیادہ کھل کر باتیں کر جاتے ہیں.

اور آج، ان پردوں کے پار کئی کہانیاں ایک ساتھ لکھی جا رہی تھیں۔

خاموش محبت، شرارتی مسکراہٹیں، اور زندگی کی ایک نرمی بھری شروعات۔۔۔۔

۔۔۔۔

گھڑی کی سوئیاں آہستہ آہستہ رات کے دوسرے پہر کی طرف بڑھ رہی تھیں۔باہر ہلکی ہلکی ہوا چل رہی تھی، کمرے کی کھڑکی کے پردے نرم لہروں کی صورت جھول رہے تھے۔قمقمے بند تھے،بس بیڈ کے سائیڈ لیمپ کی نرم سی روشنی کمرے کو چاندنی جیسا سکون دے رہی تھی۔

فریشہ اپنے کمرے میں بیڈ پر بیٹھی تھی، گلابی رنگ کی چادر اس کے شانوں پر ڈھلی ہوئی تھی، ہاتھوں کی مہندی ابھی تک مہک رہی تھی۔دل کسی انجان سے خوشی میں گھرا ہوا تھا۔فون کی اسکرین پر وہ نام جگمگا رہا تھا جس کے ساتھ اب ساری زندگی جُڑی تھی۔

اردان،،،

ایک ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کال اٹینڈ کی،اور دوسری طرف سے وہ مانوس سی خاموش آواز،،اب پہلی بار اُس کے نکاح کے بعد "شوہر" کی حیثیت سے بولا۔

"السلام علیکم،میری،،زندگی،،،

آواز میں ایک دل کو چُھونے والی نرمی،ایک محافظ سا سکون،اور ایک نئی پہچان کا وزن تھا۔

فریشہ کا دل جیسے تھم سا گیا،آنکھوں میں نمی آ گئی،لیکن وہ مسکرائی۔

"وعلیکم السلام،،اردان،،،عجیب سا لگ رہا ہے،لیکن بہت پیارا۔۔

"کیا؟

"یہ کہ اب آپ میرے ہیں اور میں آپکی ی،،بس رسمی نہیں،حقیقت میں،،

کچھ لمحے خاموشی کے گزرے۔۔۔ لیکن وہ خاموشی بے معنی نہیں تھی۔ وہ دل کی باتوں کی زبان تھی، جو لفظوں کے محتاج نہیں ہوتے۔

اردان کی آواز پھر آئی، "نکاح کے وقت،، آپ کو دیکھنے کا جو لمحہ تھا. وہ پوری زندگی پر بھاری تھا۔ ایسا لگا جیسے وقت رُک گیا ہو۔۔ اور دل میں کسی نے کہا ہو، یہ دعا قبول ہو گئی ہے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فریشہ کی پلکیں جھک گئیں، اور ہنسی کے ساتھ ایک آنسو بھی پلکوں سے لڑھک گیا۔

"اور آپ کو؟ کیسا لگا؟

"ایسا لگا، جیسے دل کو وہ گھر مل گیا ہو۔ جسے برسوں سے تلاش رہی تھی۔ جیسے کسی عبادت کا جواب ہو۔۔

اردان آہستہ سے مسکرایا،

آپ نکاح پر بھی اتنی حسین لگ رہی تھی کہ،،، میں خود کو دیکھنا بھول گیا تھا۔ بس آپ ہی تھی،، صرف آپ،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فریشہ نے شرمیلی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا،

"اور آپ اردان، جب قاری صاحب نے میرا نام لیا تو آپ کے چہرے پر جو نور آیا، وہ اب بھی میری پلکوں پر سجا ہے۔۔

دونوں کے درمیان کچھ لمحے پھر خاموشی کے گزرے۔۔ لیکن اب وہ خاموشی "عہد" بن چکی تھی، "محبت" کی پہلی رات کا پہلا احساس بن چکی تھی۔

"اردان،،،"

"ہمممم،،،،"

"محبت ایسی ہو،،، کہ نکاح کی ہر یاد، ہر وقت دل کو شکر میں جھکا دے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آمین، میری دعا کی قبولیت."

اور پھر دونوں کی ہنسی ایک ساتھ چمکی جیسے دو دلوں کا ایک ہونا، جیسے رات کی تنہائی میں بھی محبت کا چراغ جل اٹھا ہو۔۔

یہ وہ رات تھی، جہاں اب اندھیرا نہیں، روشنی تھی۔۔۔ دعاؤں کی، وفاؤں کی، اور ایک مکمل ہونے والے رشتے کی۔۔۔

۔۔۔

صبح کی نرم دھوپ ہال وے سے کلاس رومز میں آ رہی تھی، ہر سمت مہک تھی کچھ چہرے زندگی کے، کچھ خوشی کے، کچھ سجدے کے بعد اُٹھے دل کے۔

فریشہ، جو اب نکاح کے بندھن میں بندھ چکی تھی، مہندی بھرے ہاتھوں سے کلاس روم میں داخل ہوئی۔ دوپٹہ اُس کے سر پر تھا، لیکن چہرہ وہی تھا۔ جو چند دن پہلے سوالوں سے بھرا تھا، اور آج جوابوں کی روشنی سے جگمگا رہا تھا۔

شاہانہ اور انابیہ نے جیسے اُسے دیکھا،اُن کے دلوں میں خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی۔

بڑ فلائی،،شاہانہ نے باہیں کھول دیں،آپ تو روشنی بن کے آئی ہو۔

انابیہ نے ہنستے ہوئے کہا،"شکر ہے اب تو آفیشلی آپ اردان بھائی کی بن گئی ہو۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فریشہ شرماتے ہوئے بولی،

"دعائیں کرو،یہ پیار ہمیشہ اللہ کے نور کے ساتھ جڑا رہے۔۔

پھر تینوں لڑکیاں اسلامیات کے لیکچر کے لیے کلاس میں داخل ہوئیں۔ کلاس کا ماحول عام دنوں سے بالکل الگ تھا۔ سناٹا، خاموشی اور ایک ایسی گہرائی جیسے روحیں کچھ سننے کو تیار ہوں۔

ٹیچر نے سب کو سلام کیا، اور نہایت سنجیدہ لہجے میں بسم اللہ پڑھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر بورڈ پر آیت لکھی،

"قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا"

(اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، بے شک اللہ تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔۔۔ سورہ الزمر:53)

ٹیچر نے کچھ لمحے خاموشی اختیار کی، پھر گویا ہوئیں

آج کا موضوع صرف ایک لیکچر نہیں۔ یہ ہماری روح کے لیے پیغام ہے۔

یہ اُن کے لیے ہے جنہیں لگتا ہے کہ وہ گناہوں میں ڈوب چکے ہیں۔

جو سمجھتے ہیں کہ اللہ شاید اب ناراض ہے، کہ اب واپسی ممکن نہیں،

لیکن یاد رکھو،

اللہ کی محبت اُس وقت اور بڑھ جاتی ہے، جب بندہ گناہ کے بعد سچے دل سے توبہ کرتا ہے۔۔

کلاس میں کئی آنکھیں نم ہو گئیں۔

Clubb of Quality Content

ٹیچر کی آواز میں درد بھی تھا، یقین بھی۔

زندگی میں سب سے بڑی بہادری یہ نہیں کہ ہم کبھی نہ گریں۔

بلکہ یہ ہے کہ گرنے کے بعد اُٹھ کر اللہ کی طرف لوٹ آئیں۔

گناہوں کا ماضی۔ چاہے کتنا ہی سیاہ ہو،

جب توبہ کی روشنی آتی ہے،

تو وہی ماضی نورانی سفر کا آغاز بن جاتا ہے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فریشہ آنکھیں بند کیے سن رہی تھی۔ اُسے یاد آرہا تھا جب اُس نے خاموشی سے نماز میں ہاتھ اٹھائے تھے۔ جب اُس نے عہد کیا تھا کہ وہ صرف اردان کی نہیں، بلکہ اللہ کی بندی بھی بنے گی۔

ٹیچر بولتی رہیں،

جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اُن کے گناہ معاف نہیں ہو سکتے، وہ دراصل اللہ کی رحمت کو کم سمجھتے ہیں۔

حالانکہ اللہ فرماتا ہے،

'میرے بندے! مایوس نہ ہو۔ میں تمام گناہ بخشنے والا ہوں۔'

کیا یہ اعلان کسی بادشاہ نے کیا؟ نہیں۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے۔۔

انابیہ نے فریشہ کا ہاتھ تھاما۔ اُسے یاد آیا کہ اُس کا بھی ایک وقت تھا جب وہ "viral" بننے کے خواب دیکھتی تھی۔۔

مگر آج؟وہ valuable بننا چاہتی تھی۔اللہ کی بندی۔۔۔

شاہانہ کی آنکھیں نم تھیں،وہ جانتی تھی۔کہ سب لڑکیاں یہاں بدل چکی تھیں۔اور اس کا دل بھی۔

ٹیچر نے آخری بات کہی،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سچ یہ ہے۔جس نے سچے دل سے توبہ کی،

اور اللہ کے ساتھ رشتہ جوڑ لیا،

تو اللہ اُس کی زندگی بدل دیتا ہے۔

وہ شخص نہ ماضی کا قیدی رہتا ہے،

نہ لوگوں کی نظروں کا محتاج۔

وہ صرف اللہ کے ساتھ جُڑ جاتا ہے، اور یہی سب سے بڑا فخر ہے۔"

کلاس ختم ہوئی۔

تینوں لڑکیاں باہر آئیں، اور کچھ لمحے خاموش چلتی رہیں۔

پھر شاہانہ نے آہستہ کہا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کبھی کبھی لگتا ہے۔ ہم تینوں کے ماضی الگ تھے، لیکن اللہ نے ہماری راہیں ایک جگہ لا کر جوڑ دیں۔ اپنے در پر۔"

فریشہ نے جواب دیا،

یہ زندگی کا دوسرا چانس ہے،،اور اب ہم جان چکی ہیں کہ اصل خوبصورتی سچائی اور توبہ میں ہے۔۔

انابیہ نے مسکرا کر کہا،

پہلے ہم دنیا کے لیے خوبصورت بننا چاہتے تھے۔

اب اللہ کے لیے سادہ،سچّے اور نیک بننا چاہتے ہیں۔

اور یہی اصل روشنی ہے۔۔۔

۔۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ تینوں شَاہانہ، فاریشہ اور عنابیہ۔ سبز گھاس پر کالج کے پچھلے باغیچے میں ایک درخت کے سائے تلے بیٹھی تھیں۔ درخت سے کچھ خشک پتے آہستہ آہستہ نیچے گر رہے تھے جیسے وقت کا کوئی خاموش پیام ہو۔

شَاہانہ خاموش تھی۔ دور خلا میں نظریں جمائے ہوئے۔ فریشہ نے ایک لمحے کو اُسے دیکھا، کچھ محسوس کیا، جیسے کوئی سُناٹا، کوئی اندورنی چیخ، کوئی چپ جو دل کو چیر رہی ہو۔

فریشہ نے آہستہ سے کہا،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"رائل، میں نے آپکی محبت کا تو سنا تھا آپ سے، عنابیہ نے مجھے ہادی کے بارے میں بتایا،، کیا آپ کو نہیں لگتا کہ اب آپ کو اُسے بھول جانا چاہیے؟ وہ تو چلا گیا، آپ کے لیے کچھ کر بھی نہ سکا۔۔

شَاہانہ نے گہری سانس لی، اور ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ کہا،

آپ ٹھیک کہتی ہو،،

فریشہ پوچھتی ہے کہ

وہ کیوں گیا،

اور شاہانہ جواب دیتی ہے کہ،

وہ مجھے اعلیٰ کردار کا نہیں سمجھتا تھا، وہ مجھے بے حیا کہہ کر گیا،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عنابیہ نے نرم لہجے میں پوچھا،

"کیوں کہتا تھا وہ ایسا؟ کیوں آپ کو 'بے حیا' کہتا تھا؟"

شَاہانہ نے نظریں جھکا کر جواب دیا،

"کیوں کہ میں خود اُس کے پاس گئی تھی، اپنی محبت لیے، اپنی بے ساختہ سچائی لیے۔ وہ کہتا تھا، عورت کو شرم ہونی چاہیے،،، لیکن اسے کیا معلوم، میں تو اُس کے سامنے اپنے جذبات کی قُربانی لے کر گئی تھی۔ وہ میرے الفاظ کو گناہ سمجھ بیٹھا۔ میں نے اُسے اپنا سمجھا، اپنی ہر بات، ہر سوچ اُسے سونپ دی۔

میں اُسے 'میرا حادی' کہتی تھی،،، کیوں کہ میں نے اُس سے محبت کی تھی، رب کی رضا میں ڈھلنے والی محبت۔۔

ایک لمحے کو خاموشی چھا گئی۔

فریشہ نے آہستگی سے کہا،

"لیکن رائل،اب تو،،،move on کرو،،،وقت بدل چکا ہے،،،

شَاہانہ نے آسمان کی طرف دیکھا،جیسے کچھ تلاش رہی ہو،اور کہا،

Clubb of Quality Content

"Move on?

نہیں فریشہ،جو لوگ محبت میں گرتے ہیں،اُنہیں move on نہیں،

" move up "

کرنا چاہیے،،

ہم جب محبت کی ایسی گہرائی میں گرتے ہیں۔وہ ایک کھائی کی طرح ہوتی ہے۔۔اور اُس کھائی سے نکلنے کے لیے، ہمیں اوپر کی طرف جانا ہوتا ہے۔

مگر اُس کے لیے ہمیں ایک رَسّی چاہیے ہوتی ہے۔۔"

Clubb of Quality Content

عنابیہ نے حیرت سے پوچھا،

" کیسی رَسی؟

شَاہانہ نے آنکھوں میں نمی لیے،دل کی گہرائی سے کہا،

"وہ رَسی ہے قرآنِ پاک،،،

جب انسان ٹوٹ چکا ہوتا ہے، بکھر چکا ہوتا ہے، جب کوئی سہارا نہیں ہوتا، تب یہی قرآن اُس کی رَسی بنتا ہے۔

میں اُس کھائی سے نکلی نہیں،، مجھے نکالا گیا،،،

میرے رب نے مجھے تھاما،

مجھے آیات نے سنبھالا،

مجھے توبہ نے جینے کا حق دیا،،

میں نے خود کو پاک کیا اُس پاک کلام کے ذریعے۔۔۔"

شَاہانہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے، فریشہ اور عنابیہ نے اُسے گلے سے لگالیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کچھ دیر خاموشی رہی۔ صرف دل کی دھڑکنیں تھیں، کچھ بے نام لمحے، کچھ سجدہ سا سکون۔۔

پھر فریشہ شرارت سے بولی،

"رائل،، میں آپ کے رشتے کا سوچ رہی ہوں،، ایک لڑکا ہے، محبت میں ٹوٹا ہوا،، آپ کی طرح۔ مجھے لگتا ہے، آپ دونوں ایک دوسرے کو سُنبھال سکتے ہو۔۔

شَاہانہ نے مسکرا کر اُس کی طرف دیکھا، آنکھیں تھوڑی نم تھیں، مگر چہرے پہ تھوڑا سا نور۔

"انسان بنو، فریشہ،،،

عنابیہ بھی ہنسی،

"ہاں رائل،، اب زِندگی کا سوچو،،،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

شَاہانہ نے دونوں کا ہاتھ تھاما،اور آہستہ سے کہا،

"زِندگی کا سوچا ہے،،اب بس وہی راستہ ہے جو رب کا ہے،،اور اُس راستے پہ محبت بھی پاک ہوتی ہے،،اور فیصلے بھی۔۔۔

دھوپ کے آخری ذرے جیسے درخت کے پتوں سے چھن چھن کر اُن کے چہروں پر پڑ رہے تھے۔شَاہانہ کی آنکھوں میں اب بھی نمی تھی،لیکن اُس نمی کے پیچھے ایک نئی روشنی جاگ چکی تھی۔۔۔

گھاس پر درخت کے سائے میں بیٹھی تینوں لڑکیاں، جیسے وقت تھم سا گیا ہو۔ ہوا میں ہلکی خنکی، پر ماحول میں عجیب سی گرمی۔ محبتوں، زخموں اور امیدوں کی۔ شفق آسمان پر چاندنی کسی دعا کی طرح پھیلی ہوئی، اور دلوں کی باتیں دھڑکنوں کی طرح دھیرے دھیرے ظاہر ہو رہی تھیں۔

فریشہ تھوڑی دیر شاہانہ کو خاموشی سے دیکھتی رہی۔ پھر نرمی سے بولی:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"رائیل،، ایک بات پوچھوں؟"

شاہانہ نے سر ہلایا۔

"آپ کی نظر میں ہمدم، ہمدرد، اور ہمسفر کیسا ہونا چاہیے؟ مطلب،،، ایک شوہر؟ ایک مرد؟

شاہانہ نے دور آسمان کی جانب دیکھا، جیسے الفاظ چننے جا رہی ہو۔ پھر دھیرے دھیرے بولی،

ہمسفر؟ وہ جو میرا ہاتھ تھامے، مگر کبھی میرا راستہ نہ روکے۔ بلکہ ساتھ چلے۔۔

وہ جو مجھے نماز میں روتا دیکھے تو چپکے سے میرے لیے سجدے میں دعا مانگے۔

وہ جو میرے جذبات کا محافظ ہو، میری خاموشی کا مفسر ہو۔

ایسا مرد،،

جو میری عزت کو اپنی غیرت بنائے،

میرے وقار کو اپنی چادر بنائے،

میرے الفاظ سے زیادہ میری تھکن کو سمجھے۔

جو مجھے کبھی محبت کے نام پر نیچا نہ دکھائے، بلکہ محبت کو میرا لباس بنائے۔

میں چاہتی ہوں وہ مرد ہو، جو اپنی نظروں کی حفاظت کرنا جانتا ہو۔

جو میرے حسن کی نہیں، میرے حیا کی تعریف کرے۔

جو میرا رازدار ہو، ساتھی ہو، سایہ ہو، اور سجدوں کا رفیق ہو۔

میں اسے وفا دوں گی، دعا دوں گی،

میں اس کے لیے خود کو سنواروں گی،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جو مجھے نہ صرف قبول کرے، بلکہ سنوارے۔

جو میرے ساتھ صرف بستر نہ بانٹے، بلکہ خواب بھی بانٹے،

جو میری خاموشیوں کو زبان دے، اور میرے ڈر کو پناہ۔

میں چاہتی ہوں میرا ہمسفر

میرے لیے رب کی طرف جاتا ایک وسیلہ ہو

ایک ایسا مرد،

جو پہلے اللہ کا ہو، پھر میرا ہو۔۔۔

"میری نظر میں ہمسفر،،، وہ نہیں جو صرف نکاح کے دن سے میرا ہاتھ تھامے،

بلکہ وہ ہے جو میری قبر کے کتبے تک میرا نام یاد رکھے۔

جو میرے چہرے کے نہیں، میرے سجدے کا عاشق ہو۔

Clubb of Quality Content

جو مجھ سے محبت کرے، تو میری روح کی تھکن کے ساتھ۔

جو میرے ماضی سے ڈرے نہیں، بلکہ اس میں میرے رب کی طرف پلٹنے کا لمحہ

ڈھونڈے۔۔

میں ایسے مرد کی طلبگار ہوں،

جو میرے ساتھ بیٹھ کر صرف ہنسی نہ بانٹے،

بلکہ قرآن کی تلاوت بھی بانٹے،

جو میری آنکھوں سے آنسو پونچھنے کے بجائے

میرے دکھوں کو اپنی دعا میں چھپا لے۔

جو مجھے ہر اُس در سے اٹھا لائے، جہاں عزت نہیں،

اور مجھے ربّ کے در پر لا کر کہے،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تم اللہ کی طرف سے دیا گیا میرے لئے خوبصورت تحفہ ہو۔۔"

میں چاہتی ہوں وہ میرا ولی ہو،

لیکن پہلے وہ خود رب کا ولی ہو۔

اس کی زبان پر نہ صرف میرا نام ہو،

بلکہ میری عزت کی حفاظت کی دعا ہو۔

وہ میرے حق میں اتنا صابر ہو،

کہ جب میں خود کو ٹوٹتا دیکھوں،

تو وہ میرے لیے ربّ سے کہے،

'یا اللہ، یہ عورت میری بیوی ہے۔

میری دنیا بھی، میری آخرت بھی۔'

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میری طلب ایک ایسے مرد کی ہے،

جو مجھے کسی غلطی پر طعنہ نہ دے،

بلکہ مجھے اپنے صبر سے سکھائے

کہ عورت کی معافی اُس کے سجدے سے نکلتی ہے،

نہ کہ دنیا کے طعنوں سے۔

میں چاہتی ہوں میرا ہمسفر

میری سانسوں میں اللہ کا ذکر بڑھا دے،

اور جب میں کمزور ہو جاؤں تو مجھے وہ آیتیں یاد دلائے

جن سے میں کبھی مضبوط بنی تھی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فریشہ کی آنکھیں بھیگ گئی تھیں۔

انابیہ نے ہولے سے ہاتھ تھاما اور آہستگی سے کہا،

"شاہانہ،، آپ نے ہمسفر کا جو تصور پیش کیا،

وہ صرف محبت نہیں،،وہ عبادت ہے۔۔

شاہانہ نے آنکھیں بند کیں اور مسکرا دی۔ایک ایسی مسکراہٹ،

جو صرف وہی کرتا ہے جو اللہ کے انتخاب کا انتظار کرتا ہے۔۔

نہ کہ دنیا کے مطالبوں پر سمجھوتہ۔

---

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کالج سے واپسی پر فریشہ کے چہرے پر مہندی کی خوشبو اور خوشی کی چمک نمایاں تھی۔

دروازہ کھولتے ہی اُس کی پھوپو اور ماہین نے اُسے خوشی سے گلے لگالیا۔

"سلامت رہو میری بچی، یوں ہی ہنستی رہو ہمیشہ۔ تمہیں یوں خوش دیکھ کر دل کو سکون ملتا ہے۔"

فریشہ مسکرائی، اُس کی آنکھوں میں ایک چمکتی ہوئی روشنی تھی۔ جیسے کوئی خواب اب حقیقت کی دہلیز پر کھڑا ہو۔

چند ہی لمحوں بعد اُس کی امی کچن سے نکلتیں ہیں اور فریشہ کو دیکھ کر اُن کی آنکھیں خوشی سے بھر آتی ہیں۔ کچھ دیر بعد پھر دروازہ بجتا ہے۔ اردان کی امی آتی دکھائی دیتی ہیں۔ سب خواتین آنگن میں چائے کی میز کے گرد بیٹھ جاتی ہیں۔ ایک پر سکون، ماضی سے جُڑی ہوئی خوشبو سی فضا میں پھیل جاتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فریشہ کی امی نرمی سے کہتی ہیں،

"ہم تینوں بھی اپنی جوانی میں کالج ساتھ ہوتی تھیں۔۔ کتنی اچھی دوستی تھی ہماری۔"

اردان کی امی مسکراتے ہوئے کہتی ہیں۔

"بلکل! وہ دن بھی کیا دن تھے۔ سادہ مگر دل سے بھرے ہوئے۔

راحمیر کی امی کہتی ہیں،

"ہم تو اکثر اپنا وقت علمِ حدیث اور تفسیر کے مطالعے میں گزارتے تھے۔ پھر ہر آیت پر گھنٹوں بحث کرتے۔۔

ہم نے دین کی روشنی میں جینا سیکھا تھا۔ اور وہی نور آج بھی ہماری زندگیوں کو مطمئن رکھتا ہے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فریشہ کی امی دھیمے لہجے میں کہتی ہیں۔

"ہاں، ہم نے اللہ کی رضا میں اپنی رضا رکھنا سیکھا تھا۔ اسی لیے آج دل مطمئن ہے۔۔

اردان کی امی شکر کے ساتھ کہتی ہیں،

"اسی رضا کی برکت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں تم جیسے نیک اور پیارے بچوں سے نوازا۔۔

ماہین یہ سب سُن کر دل سے متاثر ہوئی،اُس نے مسکرا کر کہا،

"اسی لیے آپ تینوں جب مائیں بنیں تو بہترین تربیت کی اپنے بچوں کی،،ماشااللہ،راحمیر بھائی اور اردان بھائی کو دیکھ کر لگتا ہے کہ کیسی شاندار پرورش ہوئی ہے۔۔

Clubb of Quality Content

راحمیر کی امی نرمی سے کہتی ہیں،،

صحیح کہا بیٹا،ماں ہی اپنے بچے کی اصل بنیاد ہوتی ہے۔چاہے وہ روشنی ہو یا اندھیرا،بیج تو ماں ہی بوتی ہے۔اگر بچپن میں ایمان کی روشنی دی جائے تو جوانی میں وہ خود روشنی بانٹتا ہے۔۔

اردان کی امی کی آنکھیں نم ہوتی ہیں،

ہم نے اپنے بچوں کو بچپن سے یہ سکھایا کہ اللہ اُن سے کتنی محبت کرتا ہے، کیسے اُس نے جنت اُن کے لیے سنوار رکھی ہے۔

جب بچے اللہ سے محبت کرنا سیکھ جاتے ہیں، تو ان کے دل نور سے بھر جاتے ہیں۔ توحید سے، ایمان سے، سکون سے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فریشہ کی امی نے مسکرا کر سب کی طرف دیکھا، پھر گہرا سانس لے کر کہنے لگیں،

"واقعی، جن گھروں میں دین کی خوشبو ہو، وہاں نسلیں بھی مہکتی ہیں۔ ہم نے اپنی اولادوں کو محض دنیاوی ترقی کا خواب نہیں دکھایا، بلکہ ان کے دل میں آخرت کی طلب بھی جگائی ہے۔۔

راحمیر کی امی سر ہلاتے ہوئے بولیں،

"اور یہی اصل کامیابی ہے۔ ہم نے اپنی بیٹیوں کو بھی سکھایا کہ علم دین اور حیا سے بڑھ کر کوئی زیور نہیں۔۔

اردان کی ماں نے شفقت سے فریشہ کی طرف دیکھ کر کہا،

"فاریشہ جیسی بیٹی اللہ کی عطا ہوتی ہے۔ پڑھائی بھی، تمیز بھی، دین سے لگاؤ بھی۔ میں جب بھی تم سے ملتی ہوں، دل خوش ہو جاتا ہے۔۔

فریشہ جھجھک کر مسکرائی، اتنے میں ماحین بول پڑی،

"امی، آپ کو پتہ ہے، فریشہ بھابھی نے آج اسلامیات کے لیکچر میں اتنی خوبصورت باتیں لکھی تھیں کہ میں رو پڑی۔

راحمیر کی امی بولیں،

"دل سے نکلی بات، دل تک ہی جاتی ہے بیٹا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اردان کی ماں نے کہا،

"ہمیں تو اب بھی یاد ہے، جب ہم طالبعلم تھے، تو کسی آیت کا ترجمہ سنتے ہی ہماری آنکھیں بھیگ جاتی تھیں۔ ہماری دعائیں یہ ہوتی تھیں کہ اللہ ہمیں اور ہماری نسلوں کو اپنے نور سے منور کرے۔"

راحمیر کی امی کہنے لگی،

"اور دیکھیں تو سہی، آج اللہ نے ہماری دعاوں کا کیسے صلہ دیا ہے۔ ہمارے بچے نیک راستے پر ہیں،اور ہمیں فخر ہے کہ ہم نے انھیں صرف زندگی گزارنا نہیں، بلکہ بامقصد زندگی گزارنا سکھایا۔"

اتنے میں کمرے میں ہلکی سی خاموشی چھا گئی، جیسے سب اپنی اپنی یادوں میں کھو گئے ہوں۔

فریشہ کی امی نے چائے کے کپ سب کو پیش کیے،اور پیار سے بولیں،

"بس،دعا یہی ہے کہ ہمارے بچے دنیا کے میدان میں بھی کامیاب ہوں،اور دین کے راستے پر بھی قائم رہیں۔ان کا ہر قدم اللہ کی رضا کی طرف بڑھے۔۔

ماہین آہستہ سے بولی،

"امی، کیا ہم بھی آپ جیسی ماں بن سکیں گی؟

ماں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا،

"اگر تم دین کو اپنی زندگی کا مرکز بنا لو، تو اللہ تمہیں بھی وہی مقام دے گا، جو ہم نے پایا۔ بیٹی، ماں بننا صرف رشتہ نہیں، ایک مقدس ذمے داری ہے۔ اور جو ماں اپنی اولاد کو اللہ سے جوڑ دے، وہ صرف ایک ماں نہیں بلکہ ایک رہنما بن جاتی ہے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اردان کی امی کہنے لگیں،

"ایمان والی مائیں، اللہ کی زمین پر اس کے نور کی قندیل ہوتی ہیں۔۔

اور پھر سب نے ایک ساتھ آمین کہا۔ گھر کا ماحول نور، محبت اور شکر سے بھر گیا۔۔ایک گہری خاموشی سب کے دلوں پر چھا گئی۔ایسی خاموشی جو اطمینان کی تھی، قربِ الٰہی کی تھی، نسل در نسل چلتی ایک روشنی کی تھی۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

رات کا وقت تھا۔ کمرے میں ہلکی روشنی، فریشہ نے آہستگی سے اپنے فون پر راحمیر بھائی کا نمبر ملایا۔ کال ملی، تو دوسری طرف کچھ دیر کی خاموشی کے بعد، مدھم سی آواز میں کہا،

"السلام علیکم، بھائی۔۔

وعلیکم السلام، میری چھوٹی! خیریت ہے؟ اتنی رات کو؟ تم ٹھیک ہو نا؟

جی، ٹھیک ہوں بھائی،، مگر آج دل چاہا آپ سے ایک بات کروں، جو عرصے سے دل میں تھی،،

بھائی، پھپھو اکثر آپ کی زندگی کو لے کر پریشان رہتی ہیں، وہ آپ کا ذکر کرتے ہوئے اکثر چپ ہو جاتی ہیں،، آپ کبھی سوچتے نہیں کہ جس کا انتظار ہے، شاید وہ کسی اور کی ہو چکی ہو؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رحمیر لمبی، تھکی ہوئی سانس لیتے ہوئے کہا،،

کبھی کبھی سوچتا ہوں، فریشہ،،،

پھر سوچتا ہوں، جس کا نصیب میں نہ تھا، اس کی چاہت میں وقت کیوں ضائع ہو،،

لیکن دل ہے ناں، کبھی کبھی اب بھی وہ پرانی آوازیں یاد دلاتا ہے،،

بھائی،،، آپ کیسے ہمسفر کی دعا کرتے ہیں؟ مطلب، کیسی لڑکی کی خواہش رکھتے ہیں اپنے لیے؟ جو آپ کا دل، آپ کی زندگی سمجھ سکے۔

راحمیر آسمان کی طرف دیکھتا ہے، جیسے کسی ان دیکھے وجود سے بات کر رہا ہو، آنکھیں بند کرتا ہے تو تصور میں وہ ہوتی ہے،،

فریشہ،، میں کوئی راجکمار نہیں،،

مجھے ایسی لڑکی نہیں چاہیے جو صرف میرے نام سے جڑی ہو،،

مجھے وہ چاہیے جو میری روح کو سمجھے،،

ایسی بیوی، جو صرف میری ہنسی سے نہیں، میرے خاموش آنسوؤں سے بھی واقف ہو،،

جو سجدے میں میرے ساتھ روتے ہوئے، اپنی دعا میں میرا نام لے،

جو مجھ سے پہلے میرے رب کو مانے،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جس کی شرم،اس کا زیور ہو،،

جس کی زبان دعا سے نرم ہو اور جس کی نظر حیاء سے جھکی ہو،،

(رُکتا ہے،اور دھیرے سے بولتا ہے)

میں چاہتا ہوں،وہ صرف میری ہمسفر نہ ہو،میری روح کی ساتھی ہو،

جب میں تھک جاؤں،تو وہ میرے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر صرف اتنا کہہ دے،،

"راحمیر،بس تھوڑی دیر اور،،پھر رب آسانی دے گا،،،

میں چاہتا ہوں وہ مجھے عزت دے،،میں اسے وفا دوں۔

وہ میری کمزوریوں کو ڈھانپے،اور میں اس کے دکھوں کو اپنی پناہوں میں چھپا لوں۔

وہ مجھے شوہر نہ سمجھے صرف،بلکہ دوست سمجھے،امانت سمجھے،،

اور میں اسے محبت ہی نہیں، عبادت کی طرح نبھاؤں۔۔

فاریشہ کی آنکھوں کے سامنے شاہانہ کا چہرہ آتا ہے۔۔اور پھر کہتی ہے۔

بھائی،، اگر کوئی لڑکی واقعی ایسی ہو، تو وہ خوش نصیب ہو گی، جسے آپ ہمسفر ملیں گے،،

اور میں دعا کرتی ہوں، ایسی دعا جس میں رب آپ کو وہ عطا کرے، جو صبر کی انتہا پر ملتا ہے،،

جو سچوں کو ملتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آمین، میری بہن،،

اور تم؟ تم تو اب کسی کے نام کی ہو چکی ہو،، لیکن یاد رکھنا، جہاں بھی جاؤ، عزت لے کر جانا،

عزت لے کر واپس آنا،، کیونکہ ہم جیسے لوگ، محبت ہار سکتے ہیں، کردار کبھی نہیں۔۔

فریشہ روتے ہوئے ہنستی ہے،،

آپ ہمیشہ میرے "راحمیر بھائی" رہیں گے،، میرا سایہ اور آپ کی دعائیں میرے ساتھ رہیں گی۔۔

دونوں طرف خاموشی چھا جاتی ہے، جیسے رات کی پرچھائیاں ان کی باتوں کو دعا میں لپیٹ کر آسمان کی طرف لے جا رہی ہوں۔۔۔

۔۔۔۔

Clubb of Quality Content

رات کی خاموشی گہرے سکوت میں لپٹی ہوئی تھی، آسمان پر چاند نیم روشن، اور کمرے میں ہلکی سی روشنی قرآنِ پاک کے صفحوں سے جھلک رہی تھی۔ فریشہ آہستہ قدموں سے اپنی پھوپھو کے کمرے میں داخل ہوئی، جہاں وہ تلاوتِ قرآن میں مصروف تھیں، ان کی آواز میں ایک سکون تھا، ایک نور تھا، جو دل کو تھام لیتا تھا۔

فریشہ خاموشی سے قریب آ کر بیٹھ گئی، پھر ہلکے سے مسکراتے ہوئے بولی،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"پھوپھو، آپ تو اللہ کی باتیں سن رہی ہیں، مجھے بھی سنا دیں، میرا دل بھی سننا چاہتا ہے۔۔

پھوپھو نے مسکراہٹ سے اس کی طرف دیکھا، قرآن کو محبت سے بند کیا، اور کہا،

"آؤ بیٹا، دو آیتیں سناتی ہوں، اور اس کا مفہوم بھی، تاکہ دل سمجھے اور روح بیدار ہو۔۔

انہوں نے تلاوت کی،

وَمَن يَتَّقِ ٱللَّهَ يَجۡعَل لَّهُۥ مَخۡرَجٗا ۝٢

وَيَرۡزُقۡهُ مِنۡ حَيۡثُ لَا يَحۡتَسِبُۚ

(الطلاق 2-3)

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے، اللہ اس کے لیے راستہ نکال دیتا ہے، اور اسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرماتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔"

پھر انہوں نے مفہوم سمجھایا،

"فریشہ، اللہ کی محبت، بندے کو ایسی منزلوں تک لے جاتی ہے جہاں وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتا۔ ہم جب اللہ پہ یقین رکھتے ہیں، اپنی فطرت کو اس کے حوالے کر دیتے ہیں، تو وہ ہمارے لیے ایسے فیصلے کرتا ہے جو ہماری دعاوں سے بہتر ہوتے ہیں۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فریشہ کی آنکھیں نم ہونے لگیں، جیسے اس کے دل میں کوئی بات اتر گئی ہو۔

وہ تھوڑا جھجکتے ہوئے گویا ہوئی،

"پھو پھو،،ایک بات کرنی تھی آپ سے،،ایک نہیں،دراصل ایک دعا،ایک خواہش،،میری ایک دوست ہے، لیکن نہیں،،وہ صرف دوست نہیں،وہ میری زندگی کی وہ دعا ہے جو میں نے اپنی تنہائی کے لمحوں میں مانگی تھی۔۔

پھو پھو نے سوالیہ انداز میں دیکھا،

فریشہ کی آواز دھیمی لیکن پُرعزم تھی،

"وہ ایک لڑکی ہے جو ٹوٹ کر سنور چکی ہے،ماضی نے اسے بہت زخمی کیا،لیکن اللہ سے جڑ کر وہ اب بہت مضبوط ہے۔ وہ اللہ والی ہے،بے حد سمجھدار اور باحیا،،اسلام کو دل سے سمجھتی ہے۔اور،،،اور راحمیر بھائی بھی ویسے ہی ہیں۔ جو محبت میں ٹوٹ چکے ہیں،مگر صبر

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

میں جڑ گئے ہیں۔ میں چاہتی ہوں کہ آپ وہاں رشتہ کی بات کریں، میں جانتی ہوں آپ کو میری 'رائل' پسند آئے گی۔ یقین مانیے، وہ دعا بن کر ملے گی آپ کو، راحمیر بھائی کے لیے بھی، اور اس گھر کے لیے بھی۔۔

پھوپھو خاموشی سے سنتی رہیں۔ ایک لمحے بعد ان کی آنکھوں میں نمی تھی، اور چہرے پر سکون۔ وہ بولیں،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بیٹا،، تیری زبان میں جو سچائی ہے، وہ دل تک جا پہنچی ہے۔ میں ضرور بات کروں گی،، لیکن راحمیر کو منانا آسان نہ ہو گا۔۔

فریشہ نے فوراً ہاتھ تھاما،

"آپ ہی تو ہیں جو منا سکتی ہیں،، صرف ایک بار... بات ضرور کیجیے گا،، شاید اس کی تقدیر میں دعا بن کر آپ کی آواز ہی لکھی ہو۔۔

پھوپھو نے محبت سے ماتھے کو چوما اور کہا،

"میں بات کروں گی، بیٹا،،، وہ لڑکی یقیناً قسمت والی ہو گی، جس کے لیے تم جیسی دوست نے دل سے رشتہ مانگا ہے۔۔۔

یہ لمحہ مقدس تھا، جیسے دعائیں زمین سے آسمان کی طرف جا رہی ہوں، اور اللہ مسکرا رہا ہو۔۔۔۔

ماحول میں شام کی خاموشی اتر چکی تھی۔ سورج کی آخری کرنیں جیسے آسمان سے کوئی دعا بن کر جھانک رہی تھیں۔ گھر کے صحن میں ہلکی سی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی، اور اندر دستر خوان پر سادہ مگر محبت بھرا کھانا لگا ہوا تھا۔

راحمیر گھر آیا تو معمول کے مطابق اُس کی ماں نے گرم روٹیاں اور سالن سامنے رکھا۔ ماں نے نرمی سے کہا،

"بیٹھو بیٹا، کھانا کھالو۔ تھک گئے ہو گے۔۔

راحمیر خاموشی سے بیٹھ گیا،ہاتھ دھو کر کھانے لگا۔ چہرے پر وہی ٹھہراو،وہی گم سم خاموشی، جیسے دل میں کوئی گہرا خیال چھپا ہو۔ کچھ دیر بعد اُس کی ماں نے آہستگی سے بات چھیڑی،

"راحمیر،،ایک بات کرنی ہے تم سے۔۔

راحمیر نے نرمی سے ماں کی طرف دیکھا،"جی امی؟

ماں کے چہرے پر شفقت، لیکن لہجے میں سنجیدگی تھی،

Clubb of Quality Content

"بیٹا، میں جانتی ہوں تمہارے دل میں کیا ہے۔ جانتی ہوں تم نے کیا کھویا، اور کن یادوں میں رہتے ہو،، لیکن میں یہ بھی جانتی ہوں کہ کچھ فیصلے انسان کے ہاتھ میں نہیں ہوتے۔ وہ اللہ کے فیصلے ہوتے ہیں۔ اور اُن میں ہی سکون ہوتا ہے۔"

راحمیر کا ہاتھ رکا۔ اس کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی اُتر آئی، جیسے ماں کے لفظوں نے دل کی کسی گمشدہ رگ کو چھو لیا ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ماں نے نرمی سے مسکرا کر کہا،

"ایک لڑکی ہے،، بہت ہی نیک، باادب، اور سلیقہ شعار۔ فریشہ کی دوست ہے۔ اس کی نظر میں وہ ایک دعا ہے، ایک نعمت۔ اگر تم ہاں کہو تو میں خود جا کر بات کروں گی۔۔

راحمیر نے گہری سانس لی،اور دھیرے سے کہا،

"امی،، آپ تو جانتی ہیں،،، میرے دل کے ایک حصے میں ایک ویران بستی بسی ہوئی ہے،، اُس ماضی کی جو آج بھی پلکوں پہ ٹھہرا رہتا ہے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ماں نے اُس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر کہا،

"بیٹا، کچھ لوگ ہماری زندگی کا حصہ بن کر چلے جاتے ہیں تاکہ کوئی اور ہماری قسمت کا حصہ بن سکے۔ اللہ کی رضا میں رضامند رہو۔ سوچ لو۔ ہو سکتا ہے، جسے تم آج سمجھ نہیں رہے ہو، وہی تمہارے لیے اللہ کی طرف سے 'تحفہ' ہو۔ وہی تمہاری قسمت ہو۔

راحمیر نے خاموشی سے سر ہلایا۔ اندر ایک جنگ سی چھڑی ہوئی تھی۔ یادیں، دعائیں، اور قسمت کا راستہ۔ وہ جانتا تھا، کچھ دروازے بند ہو چکے ہیں، لیکن شاید اب ایک نیا دروازہ کھلنے والا تھا۔

ماں نے آہستہ سے کہا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"سوچ کے مجھے بتانا بیٹا۔ زِندگی طویل ہے، پر اُسے کسی اچھے ہمسفر کے بغیر پُر امن بنانا مشکل ہے۔ اور میں چاہتی ہوں، تمہاری زِندگی امن ہو، سکون ہو، رب کی رضا ہو۔۔

راحمیر نے خالی نظر سے کھڑکی کی طرف دیکھا۔شام کی روشنی اندھیرے میں بدل رہی تھی،،شاید اُس کی زِندگی کی روشنی بھی کسی دعا کی صورت میں پلٹنے والی تھی۔۔۔

۔۔۔

رات کا وقت تھا۔ آسمان پر ستارے بکھرے ہوئے تھے جیسے کسی نے سفید دعاؤں کو سیاہ چادر پر پھیلا دیا ہو۔شاہانہ اپنے کمرے کی کھڑکی بند کر کے ڈرائنگ روم کی طرف چلی آئی، جہاں اُن کے ابو آرام دہ کرسی پر بیٹھے چائے پی رہے تھے۔امی صوفے پر چپ چاپ بیٹھی تھیں، چہرے پر وہی پرانا اداس سکوت، جس میں سالوں کی تھکن گُندھی ہوئی تھی۔

شاہانہ اُن کے قریب آ بیٹھی، سر ابو کے کندھے سے لگا دیا۔ جیسے برسوں پرانی محبت کو دوبارہ سے محسوس کرنا چاہتی ہو۔

"ابو،، آپ جانتے ہیں نا، مجھے آپ کے ساتھ بیٹھنا کتنا اچھا لگتا ہے؟

ابو نے مسکرا کر بیٹی کے سر پر ہاتھ پھیرا، "تو بیٹی بھی تو ایسی ہے، جو باپ کے دل کو ٹھنڈک دے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

امی کی نظریں خاموشی سے اُن کی طرف اٹھیں۔ اُن کی آنکھوں میں وہی پرانی اداسی۔ جو برسوں تک مشترکہ خاندان کی چھوٹی چھوٹی ذلتوں، نظر انداز کیے جانے، اور اندرونی گھٹن سے بھری ہوئی تھی۔

گھر اب الگ ہو چکا تھا، دیواریں آ گئی تھیں، مگر امی کا ذہن وہیں کا وہیں تھا۔ اُن لمحوں میں قید جہاں عزت کم اور خاموشی زیادہ ملا کرتی تھی۔

شاہانہ نے آہستگی سے کہا،

"امی،، اب تو سب بدل گیا ہے۔ لیکن آپ اب بھی خود کو پرانے زخموں میں قید رکھتی ہیں۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

امی نے نظریں چُرا کر کہا،

"دل کے زخم وقت سے نہیں، اپنائیت سے بھرتے ہیں،، اور وہ مجھے اُس وقت کسی نے دی ہی نہیں تھی۔۔

لمحے کے بعد شاہانہ نے بات بدلی، جیسے اُن اداسیوں میں کوئی نرمی اُتارنا چاہتی ہو۔

"ابو،،،ایک بات پوچھنی تھی۔

پوچھو بیٹا۔

"میں زاویار بھائی کے لیے ملائکہ آپی کے بارے میں سوچ رہی ہوں۔ آپ کا کیا خیال ہے؟

Clubb of Quality Content

ابو نے چونک کر شاہانہ کی طرف دیکھا، اور چائے کا کپ رکھ دیا۔

امی نے چونک کر کہا،

"وہ تو بیوہ ہے نا،، بچی بہت نیک ہے، یہ مانتی ہوں،،، لیکن،،،

شاہانہ نے فوراً امی کا ہاتھ تھام لیا،

"امی، لیکن ہمارا دین کہتا ہے کہ بیوہ عورت کا سہارا بنو، اُس کی عزت کرو،، اور آپی حافظہ ہیں، باحیا ہیں، تو انھیں اور بھی زیادہ عزت دی جانی چاہیے۔

"امی، ملائکہ آپی صرف بیوہ نہیں، وہ روشنی ہیں۔،، وہ میرے دل کے بہت قریب ہیں۔ آپ سب اُن سے مل چکے ہو، وہ دل میں گھر کر لیتی ہیں۔ خاموشی سے۔"

ابو نے گہری سانس لی، جیسے ایک باپ کا دل اُس پل بہت کچھ تول رہا ہو۔

"بیٹا،، تمہاری نظر ہمیشہ لوگوں کے باطن پر جاتی ہے،اسی لیے تمہاری بات میں اثر ہوتا ہے۔۔

پھر ابو نے اپنی بیوی کی طرف دیکھا،اور نرمی سے کہا،

"تم ٹھیک کہہ رہی ہو،شاہانہ۔ایسے رشتے جوڑنے والے ہوتے ہیں، توڑنے والے نہیں۔۔

امی خاموش ہو گئیں،اُن کی آنکھوں میں ایک دھندلی سی نمی آئی۔شاید کسی ایسی عورت کی، جو خود بھی کبھی معاشرے کی نظروں میں اکیلی تھی،اور اب کسی اور کو اس عزت کے قابل سمجھ رہی تھی جو وہ خود ترستی رہی۔

ابو نے کہا،

"میں زاویار سے خود بات کرتا ہوں۔ کل شام چلتے ہیں، ملائکہ بیٹی کے گھر۔ اگر اُس کے دل میں بھی سکون ہے، تو میں یہ رشتہ اللہ کے نام پر جوڑنا چاہتا ہوں۔۔

شاہانہ نے ایک دم سکون سے سر جھکا دیا، اور دل میں اللہ کا شکر ادا کیا۔

اندھیرے میں ایک روشن لمحہ چمک اُٹھا تھا۔ وہ لمحہ جو صرف محبت، سچائی، اور اللہ پر یقین سے جنم لیتا ہے۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

صبح کا وقت. زاویار کمرے میں تلاوت مکمل کر کے جائے نماز سمیٹ رہا ہوتا ہے،والد اندر داخل ہوتے ہیں۔۔

زاویار بیٹا،ایک بات کرنی ہے تم سے۔

جی ابو،حکم کریں۔

ہم نے ملائکہ بیٹی کو تمہارے لیے پسند کیا ہے۔اگر تمہاری رضا ہو تو ہم ان کے گھر بات کریں۔

زویار کی نظریں جھک گئیں،پھر اس نے سر اٹھا کر دھیرے سے کہا،

ابو، آپ میرے لیے ہمیشہ خیر کا سوچتے ہیں۔۔ آپ کی رضا ہی میری رضا ہے۔ جو آپ کو بہتر لگے، وہی میرے لیے بہتر ہے۔

اللہ تم دونوں کے نصیب میں سکون، دین اور محبت لکھے۔

پردے کے پار شاہ خاموشی سے یہ بات سن کر دعا مانگ رہی ہوتی ہے۔ اُس کی آنکھوں میں نمی اور لبوں پر مسکراہٹ ہوتی ہے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

Clubb of Quality Content

سردار گڑھ کے سادہ مگر پروقار آنگن میں داخل ہوتے ہی ایک روحانی سی فضا نے شانہ بہ شانہ چلنے والے دلوں کو گھیر لیا۔

شاہانہ کے والد کے قدم جیسے ہی ملائکہ کے گھر کی دہلیز پر پڑے، ملائکہ نے ادب سے سلام کیا اور ان کے احترام میں گردن جھکا لی۔ شاہانہ مسکرا کر آگے بڑھی اور ملائکہ سے لپٹ گئی۔ وہ دونوں خاموشی سے اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گئیں جہاں روشنی مدھم تھی اور پردے ذرا لہرا رہے تھے۔ اس کمرے میں جیسے درد بھی بسا تھا اور سکون بھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دوسری جانب، ملائکہ کے والدین دروازے پر بیٹھے مہمانوں کی آمد کا وقار سے استقبال کر رہے تھے۔ شاہانہ کے والد نے دھیرے سے بات کا آغاز کیا،

"ہم یہاں کسی اور ارادے سے آئے ہیں۔ ملائکہ بیٹی کو دیکھ کر دل کو عجیب سی قربت محسوس ہوتی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ میری بیٹی بنے، زاویار کے نکاح میں آئے۔۔

یہ سن کر ملائکہ کی والدہ کی پلکیں نم ہو گئیں،ان کے شوہر نے آسمان کی طرف نظریں اٹھا لیں، پھر ایک گہری سانس لے کر بولے،

ملائکہ بیٹی میرے بھائی کی بہو تھی۔ نکاح ہو چکا تھا،لیکن قسمت کی لکیر بدل گئی۔ وہ لڑکا،،وہ ریل کے حادثے میں جاں بحق ہو گیا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کمرے میں کچھ لمحے خاموشی چھا گئی۔

"لیکن،"شاہانہ کے والد ناصر ملک نے نرمی سے کہا،،ہم ماضی نہیں دیکھتے،ہم دل دیکھتے ہیں۔ ملائکہ کو عزت دیں گے،دل سے اپنائیں گے۔ میری شاہانہ ایک ہی بیٹی ہے،اُس نے اس

لڑکی سے بے پناہ محبت کی ہے۔ بیٹیاں تو سب ہی پیاری ہوتی ہیں، بس اللہ ان کے نصیب اچھے کرے۔۔

انہوں نے نرمی سے کہا، "ہم ملائکہ بیٹی سے اجازت لینا چاہیں گے۔

دوسری طرف کمرے میں شاہانہ اور ملائکہ آمنے سامنے بیٹھی تھیں۔ شاہانہ نے ملائکہ کے ہاتھ تھامے اور بھرائی ہوئی آواز میں کہا،

آپ نے میری زندگی بدل دی، ملائکہ آپی۔ اگر آپ نہ ملتیں تو شاید میں خود کو ختم کر چکی ہوتی۔ آپ میرے لیے صرف دوست نہیں، دعا ہیں،، رحمت ہیں،،

اس کی آنکھیں بھیگ گئیں، ملائکہ کی پلکوں سے بھی اشک بہہ نکلے۔ شاہانہ نے ہلکی سی ہنسی کے ساتھ روتے ہوئے کہا،

"میں چاہتی ہوں کہ آپ زاویار بھائی کے لیے ہاں کہہ دیں۔ وہ آپ کو بہت خوش رکھیں گے، سنبھالیں گے۔ ان کے دل میں آپ کے لیے عزت ہے، آپ جانتی ہیں وہ لڑکی انہیں صرف پیسے کی خاطر چھوڑ گئی۔ مگر وہ وفا کے پیکر ہیں، آپ ان کے لیے باعث سکون بنو گیں۔

ملائکہ خاموش رہی، پھر دھیرے سے بولی،

"شاہانہ،، یہ سب اللہ کے فیصلے ہیں۔ جو کچھ ہوا وہ بھی اسی کی مرضی، جو کچھ ہو گا وہ بھی۔

شاہانہ نے جھک کر اسے گلے سے لگالیا، دونوں کے آنسو ایک ہی دعا میں بہنے لگے۔

اتنے میں ملائکہ کے والد کمرے میں داخل ہوئے۔ وہ بیٹی کی طرف دیکھتے رہے، پھر نرمی سے پوچھا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بیٹی، آپ کی رضا کیا ہے؟

ملائکہ نے چند لمحے نظریں جھکائے رکھیں، پھر خاموشی سے بولی،

"جیسے آپ کو بہتر لگے،ابا جان۔۔

باپ نے ہاتھ بیٹی کے سر پر رکھا،اُس کی پیشانی چومی،اور ڈبڈبائی آنکھوں کے ساتھ باہر آ کر شاہانہ کے والد سے کہا،

"ہمیں یہ رشتہ قبول ہے۔ملائکہ نے ہاں کہہ دی ہے۔۔

Clubb of Quality Content

اور سردار گڑھ کے اس آنگن میں اُس لمحے،ایک دعا خاموشی سے آسمان کی طرف اٹھی۔
جہاں رب کی طرف سے سکون کی مہر ثبت ہو چکی تھی۔۔

۔۔۔

شام ڈھل رہی تھی۔ سورج خان پور کے آسمان پر زردی کی چادر لپیٹ رہا تھا، جیسے کسی نئی روشنی کی تمہید ہو۔

صحن میں درختوں پر لٹکے قمقمے دھیرے دھیرے جاگنے لگے۔ آنگن میں بیٹھی بیبیاں گلاب کے ہار گنتی جا رہی تھیں، اور باورچی خانے سے ہنڈیا کی خوشبو کے ساتھ ہنسی کی گونج آ رہی تھی۔

لیکن ان خوشبوؤں کے بیچ کچھ آوازیں ایسی بھی تھیں جو دل کی کھڑکیاں بند کر دیتی ہیں۔ ساتھ والے گھر سے بھابھیوں اور مامیوں کے جملے گونج رہے تھے،

"اب بیوا لڑکی کو بہو بنائیں گے؟ حد ہے۔

"وہ بھی اس بیٹے کے لیے جسے اتنے لاڈ سے پالا، اور اب ایسے فیصلہ؟

"کل کو کوئی سوال اٹھا تو؟ لوگ کیا کہیں گے؟"

باتیں جیسے کسی زہر کے قطرے کی طرح فضا میں گھل رہی تھیں، مگر خان پور کی فضا اب پاک ہو چکی تھی۔۔ کیونکہ وہاں صرف رضائے الٰہی کی خوشبو تھی۔

ادھر شاہانہ کے کمرے کا منظر الگ ہی تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس نے بالوں کو ڈھیلے جوڑے میں باندھ رکھا تھا، اور ہاتھ میں موبائل تھا۔ وہ بیڈ کے کنارے بیٹھی خاموشی سے کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔ آسمان کے کنارے پر چاند نکل آیا تھا۔ ہلکی سی روشنی، جیسے رب نے اپنے بندے پر رضا کی مہر ثبت کر دی ہو۔

دل نے ایک آواز دی۔

"یہ سب بتانا ہے انابیہ اور فریشہ کو،،

ویڈیو گروپ کال جاری ہوئی۔ جیسے ہی انابیہ اور فریشہ نے کال اٹھائی،دونوں کے چہروں پر حیرت اور خوشی چمک اٹھی۔

انابیہ:"اوہ مائی گاڈ رائیل! آپ تو ریئلی پری لگ رہی ہو،کوئی بات ہے ضرور۔۔

فریشہ کہتی ہے "کہو بھی!دل توڑ مت دینا ایسے چپ رہ کر۔۔

شاہانہ مسکرائی،ایک پل کو لب ہلے مگر آواز نہ نکلی،،پھر نظریں جھکائے آہستہ کہا،

"دو دن بعد زاویار بھائی کا نکاح ہے،، ملائکہ آپی کے ساتھ۔۔

ایک خاموش خوشی نے اسکرین کے دونوں طرف کے دلوں کو تھام لیا۔

فریشہ کہتی ہے۔"ماشاءاللہ! اس سے بہتر اور کون ہو سکتا تھا۔۔

انابیہ کہتی ہے۔"یہ نکاح صرف زاویار بھائی کا نہیں،، دلوں کی شفا ہے یہ،، کئی بکھرے جذبوں کا بندھن۔۔

Clubb of Quality Content

شاہانہ کی آنکھوں میں نمی آ گئی، مگر چہرے پر مسکراہٹ باقی تھی۔

شاہانہ کہتی ہے،، آپ دونوں لازمی آنا، سچ کہہ رہی ہوں، آپ دونوں کے بغیر کچھ بھی مکمل نہیں لگے گا۔۔

انابیہ: کہتی ہے،"دل سے وعدہ، ہم آئیں گے۔۔۔

فاریشہ بھی کہتی ہے،،"اور ہم صرف مہمان نہیں، دل کی دعاؤں کے ساتھ آئیں گے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ نے خاموشی سے دل پر ہاتھ رکھا اور کہا،

"اس بار نکاح صرف دو انسانوں کا نہیں، دو روحوں کی سلامتی کا ہے،، اور میں چاہتی ہوں آپ دونوں وہ لمحہ اپنی آنکھوں سے دیکھو۔۔

کال بند ہوئی، مگر تین دلوں کی قربت اور یقین کی روشنی نے خان پور کی فضا میں ایک نئی روشنی بھر دی۔

سردار گڑھ کی فضا اس روز کچھ اور ہی تھی۔ آسمان پر ہلکے بادل چھائے تھے، سورج کی کرنیں صحن کی اینٹوں پر سنہری دھاگوں کی مانند بکھری تھیں۔ ملائکہ کے گھر میں خاموشی کے ساتھ ایک خاص قسم کا تقدس محسوس ہو رہا تھا، جیسے ہر اینٹ، ہر دیوار آج کسی بڑی تبدیلی کا گواہ بننے کو بے قرار ہو۔

گھر کے صحن میں سفید چادر سے ڈھکے دستر خوان بچھے تھے۔ گلاب کی پتیاں،صاف ستھری مسہریاں،اور درمیانی جگہ پر رکھا گیا ایک چھوٹا سا میز، جس پر قرآن پاک رکھا تھا،سب کچھ نہایت سادہ لیکن دل کو چھو لینے والا۔

نکاح خواں کوئی اور نہیں، خود ملائکہ کے والد "کمال صاحب" تھے۔ سفید لباس، سر پر عمامہ، اور چہرے پر وقار کی روشنی۔ ان کے ہاتھ میں نکاح نامہ تھا اور لبوں پر وہ الفاظ جو ہمیشہ دو دلوں کو ایک پاک رشتے میں باندھتے ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

محفل میں مرد و خواتین الگ الگ بیٹھے تھے۔ خواتین کی جانب شانہ بہ شانہ بیٹھی تھیں شاہانہ، انابیہ اور فریشہ۔ جن کی آنکھوں میں نمی تھی لیکن دلوں میں خوشی۔ شاہانہ نے ملائکہ کا ہاتھ تھام رکھا تھا، جو سر جھکائے، سفید جوڑے میں لپٹی، آج ایک نئی زندگی میں قدم رکھنے کو تیار بیٹھی تھی۔ وہی ملائکہ، جس کی آنکھوں میں کبھی اندھیرے تھے، آج روشنی کی دہلیز پر تھی۔

نکاح کے الفاظ،،،

"کیا آپ کو زاویار بن ناصر ملک سے نکاح قبول ہے؟" آواز فضا میں گونجی، تو لمحہ تھم سا گیا۔

ملائکہ نے آنکھیں بند کر کے ہولے سے کہا،

"قبول ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ ایک "قبول ہے" نہیں تھا، یہ ایک تسلیم تھی، ایک دعا تھی، ایک پیغام تھا کہ "اے زندگی، اب میں تجھ پر بھروسہ کرتی ہوں۔۔

پھر دوسری بار سوال ہوا، پھر تیسری بار۔ اور ہر بار جواب آیا، نرم، شفاف اور مکمل یقین کے ساتھ،

"قبول ہے۔

کاغذ پر دستخط ہوئے۔۔ زاویار کی طرف سے بھی تین بار "قبول ہے" کی بازگشت سنائی دی۔ اور یوں لفظوں کی زنجیر سے دو مقدر ایک ہو گئے۔

دعا کا لمحہ،،

کمال صاحب نے ہاتھ اٹھا لیے،

"یا اللہ، اس نکاح میں برکت دے،

ان کے دلوں کو ایک کر،

اس گھر کو رحمت کا مرکز بنا،

اور اس بیٹی کو وہ مقام دے

جس کی وہ سچّی حقدار ہے۔

تمام آنکھیں بھیگ چکی تھیں۔ انابیہ کی لبوں پر بے ساختہ مسکراہٹ تھی، فریشہ نے چپکے سے اپنی آنکھیں پونچھیں، اور شاہانہ نے ملائکہ کو گلے لگالیا۔ ملائکہ کے لب خاموش تھے، مگر دل میں اک شکر تھا، اک سکون تھا، جو لفظوں سے ماورا تھا۔۔۔

گھر کی دہلیز پر ایک خاموش سی ہلچل تھی۔ ہر آنکھ نم، ہر دل دعا گو۔ آج وہ لمحہ تھا جب مَلائکہ کمال، اس گھر کی رحمت، اس گھر کی دعا، اس گھر کی روح۔ رخصت ہونے والی تھی۔

ملائکہ سفید جوڑے میں ملبوس، پیشانی پر سجی ہوئی چاندنی سی جھلک، دل میں اللہ کے ذکر کی مٹھاس لیے، مَلائکہ اپنے والدین کے سامنے خاموش کھڑی تھی۔ آنکھیں بھر آئی تھیں مگر زبان پر شکوہ نہیں، صرف شکر تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

والد نے آہستہ سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا،

"بیٹی، تُو نے اس گھر کو ایمان کی روشنی سے منور رکھا، اب اس روشنی کو اپنے نئے گھر لے جانا۔ رب تیرا حافظ ہو۔ اپنے رب کے قریب رہنا، وہ تجھے کبھی تنہا نہیں چھوڑے گا۔"

والدہ نے سینے سے لگا کر کہا،

"میری بچی،تُو صرف میری بیٹی نہیں، میرے دل کی دُعا ہے۔ تُو جہاں جائے،وہاں سکون لے جائے،اللہ تیرے نصیبوں کو جگمگا تا رکھے۔"

مَلائکہ نے دھیرے سے آنکھیں بند کیں،دل ہی دل میں دعا کی،

یا اللہ، جس طرح تُو نے میرے دل کو ہدایت سے روشن کیا،اس گھر کو بھی اپنی محبت، سکون، اور برکت سے بھر دے۔۔

رخصتی کا وقت قریب آچکا تھا۔ دروازے پر زسویار کھڑا تھا،ایک خاموش سا مسکراہٹ لیے، گہری نظروں سے اپنی شریکِ حیات کو آتا دیکھ رہا تھا۔ وہ آگے بڑھا،خاموشی سے گاڑی کا

دروازہ کھولا۔ نہ کوئی لفظ، نہ کوئی نظر جھکائی۔ صرف احترام اور محبت کا اظہار، جو آنکھوں سے عیاں تھا۔

مَلائکہ نے پیچھے مُڑ کر آخری بار اپنے والدین کو دیکھا۔ دل میں شکر، آنکھوں میں عکس، اور لبوں پر ایک آخری سلام،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ، امی،، ابو،،، دعاؤں میں یاد رکھیے گا۔۔

اور وہ گاڑی میں بیٹھ گئی۔ دروازہ بند ہوا۔ زاویار چپ چاپ ساتھ آبیٹھا۔ گاڑی روانہ ہو گئی۔

سڑکوں پر خاموشی تھی، آسمان پر چاند چمک رہا تھا، اور دلوں میں ایک ہی دعا گونج رہی تھی،

یارب،اس نئی زندگی میں ایمان، محبت،اور سکون کی خوشبو ہمیشہ باقی رکھنا۔۔

کمرے میں ہلکی ہلکی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ سفید پردے،خاموش دیواریں،اور معطر ہوا۔ سب کچھ پر سکون تھا،جیسے رب نے خود سکون کو زمین پر اتار دیا ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مَلائکہ، سرخ دوپٹہ اوڑھے،پلنگ کے کنارے بیٹھی تھی۔ چہرے پر نہ جھجک تھی،نہ دکھ۔ بس ایک خاص خاموشی،جو دعا کی طرح گونج رہی تھی۔ وہ عورت تھی جس کا ماضی صبر کا تاج پہنے ہوئے تھا،اور دل میں ایمان کا چراغ ہمیشہ روشن رہا تھا۔

دروازہ ہولے سے کھلا۔

زاویار اندر آیا۔ آہستہ قدموں سے، جیسے کائنات کے سب سوال اس کے قدموں میں بند تھے۔ اس کے چہرے پر نرمی تھی، نظریں جھکی ہوئی تھیں۔ وہ وہی مرد تھا، جس کے دل میں کبھی محبت کا چراغ کسی خود غرض لڑکی نے بجھا دیا تھا. مگر اب، اُس چراغ کو ایمان کی روشنی سے دوبارہ جلایا گیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کچھ لمحے خاموش گزرے۔

پھر زاویار نے آہستگی سے کہا،

"ہم دونوں کا ماضی ہماری آنکھوں میں ہے، لیکن،، ہم اب زندگی میں صرف اللہ کی رضا کے لیے ایک ہوئے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ آپ بھی مشکل حالات سے گزری ہو، اور میں بھی۔ مگر مجھے آپ پر یقین ہے، کیونکہ آپ نے اللہ کو چُنا۔"

مَلائکہ نے نگاہ اٹھائی، اور پہلی بار مکمل اعتماد سے دیکھا۔

"زاویار، آپ میرے ماضی کو جانتے ہو، اور پھر بھی،، میرے ساتھ ہو۔ یہ میرے رب کا کرم ہے۔ میرے لیے شادی کا مطلب صرف دنیاوی تعلق نہیں، بلکہ وہ رشتہ ہے جس میں رب کی رضا شامل ہو۔ میں آپ کے ساتھ ہوں، کیونکہ آپ نے میرے دل کی پاکیزگی کو پہچانا۔"

زاویار نے دھیرے سے اس کا ہاتھ تھاما۔ نرمی سے، جیسے ایمان چھو رہا ہو۔

"میں وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کا ماضی کبھی آپ پر بوجھ نہیں بنے گا، بلکہ آپ کا حال میری عزت بنے گا۔

مَلائکہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ وہ آنسو جو دکھ کے نہیں، بلکہ مکمل سکون اور اللہ کی رضا کی گواہی تھے۔

Clubb of Quality Content

کمرے میں ایک خاموش دعا گونجی،

یا اللہ، ہمیں اس رشتے میں اپنی رضا، اپنی محبت، اور اپنی حفاظت عطا فرما۔ ہمارے ماضی کی تکلیفوں کو، ہمارے حال کی رحمت میں بدل دے، اور ہمارا مستقبل نور سے بھر دے۔۔

چاندنی رات میں، ان دو دلوں نے اللہ کی رضا سے ایک دوسرے کو قبول کیا۔ کوئی وعدہ نہیں، کوئی قسم نہیں۔۔ صرف ایمان کا تعلق، جو لفظوں سے بلند تھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گھر میں روشنی ہی روشنی تھی۔ نہ صرف بلبوں کی، بلکہ چہروں کی، دلوں کی، اور دعاؤں کی۔

لان میں بچھی سفید چادریں، ہلکے پھلکے ناشتہ کی خوشبو، اور در و دیوار پر خوشیوں کا رنگ۔ جیسے زندگی خود مہمان بن کر آچکی ہو۔

دادی جی نرم مسکراہٹ کے ساتھ صوفے پر بیٹھی تھیں، ہاتھ میں تسبیح اور آنکھوں میں سکون۔ ان کے قریب چچی ہنستے ہوئے مالائی کھجوریں رکھ رہی تھیں، اور چچا قاسم مزاحیہ انداز میں سب کو چھیڑتے جا رہے تھے،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یار کسی نے مجھ سے نہیں پوچھا کہ چائے گرم تھی یا میں،،

سب ہنس دیے۔

اسی دوران، زاویار صوفے کے ایک کونے میں بیٹھا تھا۔ہاتھ میں فون، ویڈیو کال پر "امّن بھائی" سے بات ہو رہی تھی۔اسکرین پر امّن بھائی کی ہنستی ہوئی شکل نمایاں تھی۔

"مبارک ہو میرے بڑے بھائی،،، آپ بھی قید ہو گئے۔

سب قہقہہ لگا بیٹھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زاویار شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ بولا، "امّن، یہ قید نہیں، یہ تو آزاد ہونے کا پہلا دروازہ ہے۔۔

امّن بھائی ہنس کر بولے،"ہاں ہاں،بڑا آیا صوفی،،،ویسے ظالمو!میرا بھی کچھ سوچو،میں بھی کنوارا ہوں۔۔

دادی نے پیچھے سے کہا،"امّن کی بھی فکر کرو کوئی!ورنہ میں خود رشتہ ڈھونڈ لوں گی۔۔

سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسی منظر کے بیچ،مَلائکہ خاموشی سے سب کے درمیان بیٹھی تھی۔نئے خاندان میں،نئے رشتوں کے بیچ،جیسے ایک کھویا ہوا سکون اب مل گیا ہو۔اس کی آنکھوں میں کوئی خوف، کوئی اجنبیت نہیں تھی۔بس شکر،محبت اور دل کی گہرائی سے آیا ہوا سکون تھا۔

اس کے پاس شاہانہ بیٹھ گئی،ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھ کر بولی،

"اب آپ صرف 'آپی' نہیں رہیں،،اب تو میری بھابھی بن گئی ہیں۔ آپ جانتی ہیں،میں دل سے بہت خوش ہوں۔ کیونکہ زاویار بھائی کے لیے آپ جیسی دل والی،اللہ والی لڑکی سے بہتر کوئی ہو ہی نہیں سکتی۔"

مَلائکہ نے محبت سے اس کی طرف دیکھا،اور آہستہ سے بولی،

"میں بھی بہت خوش ہوں شاہانہ،،،یہ سب اللہ کا کرم ہے۔اس نے مجھے اُس گھر میں جگہ دی جہاں صرف لوگ نہیں،دعائیں رہتی ہیں۔۔

پھر اُس کی نظر زاویار پر پڑی۔ جو اب بھی ویڈیو کال پر ہنسی مذاق کر رہا تھا، کبھی امّن بھائی کو چھیڑتا، کبھی اپنے دوستوں کی شکایت لگاتا۔

مَلائکہ کی مسکراہٹ اور بھی گہری ہو گئی۔

شاہانہ اس کے کان میں ہنس کر بولی،

"اور سنیں،، ہمارے زاویار بھائی بہت باتونی بھی ہیں، اور تھوڑے شوخ بھی۔ سنبھال کے رکھیے گا بھابھی۔۔

مَلائکہ نے ہلکے قہقہے سے جواب دیا،

"شکر ہے، باتونی ہیں. ورنہ دو خاموش لوگ ایک گھر میں ہوتے تو گھر بھی مراقبے میں چلا جاتا۔۔۔

سب کچھ جیسے جُڑ چکا تھا۔ لوگ، دعائیں، وقت، اور دل۔

یہ ایک نیا دن تھا۔ مگر ماضی کی راکھ سے پیدا ہوا وہ دن، جسے صرف اللہ کی رضا نے روشن کیا تھا۔۔۔

Clubb of Quality Content

۔۔۔۔۔۔

سہ پہر کا وقت تھا۔ کالج کی پرانی سیڑھیاں، ان پر بیٹھے تین چہرے۔ شاہانہ، انابیہ اور فریشہ۔

ہوا میں ہلکی خنکی تھی، جیسے گرمی اور سردی کے بیچ کوئی نرمی کا وعدہ ہو۔

شاہانہ کے ہاتھ میں گرم چائے، انابیہ کے ہاتھ میں دودھ، اور فریشہ کی گود میں کاغذوں کا پلندہ۔ مگر زبانیں صرف ہنسی کے شوق سے متحرک تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فریشہ نے ہنستے ہوئے کہا،

"یار سچ بتاؤں، مَلائکہ بھابھی اتنی خاموش ہو کے بھی دل میں چھا گئی ہیں۔ اُن کی آنکھوں میں سکون رہتا ہے، جیسے اُنہوں نے دنیا کے راز دیکھ لیے ہوں۔"

انابیہ نے فوراً ہامی بھری،"بالکل!اُن کی باتوں میں جیسے دُعا رچی ہو۔میں جب اُن کے پاس ہوتی ہوں نا،تو دل کہتا ہے بس یہیں بیٹھ جاؤں۔۔

شاہانہ خاموش ہوئی۔پھر آہستہ سے بولی:

آپ جانتی ہو،وہ مجھے تب ملی تھیں۔جب میں اپنے ہی سائے سے ڈرنے لگی تھی۔جب میرے لفظ مجھے چھوڑ گئے تھے،اور میری سانسوں میں بھی خالی پن بسا ہوا تھا۔

پھر وہ آئیں،،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نہ کوئی سوال، نہ کوئی وعظ، بس ان کی موجودگی میں ایسا لگا جیسے کسی نے میرا ہاتھ تھام کر مجھے اندھیرے سے نکالا ہو۔ وہ صرف میری دوست نہیں، میری روشنی بن گئیں۔۔

اس کی آواز میں ایک ایسی لرزش تھی جو لفظوں کے آگے رک گئی۔ مگر خاموشی سب کچھ کہہ گئی تھی۔

فریشہ نے آہستہ سے اس کا ہاتھ تھام لیا، "اور شاید، وہ آپ کے وسیلے سے ہم سب کے لیے بھی روشنی بنیں۔ کیونکہ جو دل سے ملا ہو، وہ کبھی اکیلا نہیں رہتا۔"

انابیہ کی آنکھوں میں نمی سی آ گئی، "ہم سب بدل گئے ہیں نا؟ مگر شکر ہے، ہم نے رب کو ڈھونڈا۔۔

شاہانہ نے آسمان کی طرف دیکھا، جیسے شکر کا چراغ دل سے نکل کر فلک تک پہنچ گیا ہو۔

کچھ دیر خاموشی رہی۔ پھر شاہانہ نے رجسٹر نکالا۔ اُس پر کچھ لکھا، اور دھیرے سے پڑھنے لگی،

جو چھن گیا تھا دل سے، وہی خواب لوٹ آیا،

کسی کی دعا بن کے، سناٹا بول آیا۔

کبھی جو راہوں میں سائے تھے اندھیرے،

آج اُنہی راستوں پہ چاندنی سو گئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اک ہنسی سی لرزش، اک سکوت کا رنگ،

وہ مَلائکہ تھی، یا کوئی دُعاؤں کی گنگ؟

جو بولی، تو لفظ نہیں، جیسے زخموں کا مرہم،

جو چپ رہی، تو چپ میں بھی رازوں کا عالَم۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اب روشنی مجھ میں ہے، اب خاموشی گیت بنی،

اب درد بھی مہرباں ہے، اب ہجرت بھی وحی بنی۔

پھر تینوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ خاموش، مگر لبوں پر مسکراہٹ تھی۔

آج وہ لڑکیاں، جو کبھی اپنے ماضی کے زخموں میں گم تھیں۔ شفا بن گئی تھیں۔۔۔۔

کمرے میں ہلکی روشنی، خوشبودار لوبان کی دھیمی دھیمی مہک، اور ایک پرسکون خاموشی پھیلی ہوئی تھی۔ ملائکہ کمال کی گود میں ایک پرانا تفسیر کا نسخہ کھلا ہوا تھا۔ سورۃ النور کی ایک آیت پر ان کی نگاہیں تھیں، اور آواز میں وہی مٹھاس جو ایک ماں کی نصیحتوں میں ہوتی ہے۔

"اللہ نور السموات والارض،،،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ملائکہ نے آیت کی تلاوت ختم کی تو ایک سکون سا چھا گیا۔ انہوں نے شَاہانہ کی طرف دیکھا اور نرم لہجے میں کہا،

"شَاہانہ، میرا دل چاہتا ہے جیسے میں اپنے ماں باپ کے گھر بچوں کو قرآن پڑھایا کرتی تھی، ویسے ہی یہاں بھی کچھ ایسا ہو۔ میں چاہتی ہوں ہم بچوں کو علمِ دین دیں، تاکہ وہ اللہ سے محبت کرنا سیکھیں، نہ کہ صرف ڈرنا۔ بچوں کو سکھائیں، قرآن صرف پڑھنے کی چیز نہیں، بلکہ جینے کا طریقہ ہے۔۔

شَاہانہ کے چہرے پر سکون سا نور پھیل گیا، جیسے وہ الفاظ دل کے اندر اترے ہوں۔ اُس نے دھیرے سے کہا،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"بھابی، آپ کی بات بلکل درست ہے۔ ہم نے کالج میں 'Deen Awareness Series' شروع کی ہے تاکہ لڑکیوں کو شعور دیا جاسکے۔ کیونکہ اکثر ہم TikTok پر گھنٹوں لگا دیتے ہیں، گانے، ڈرامے، کپل ویڈیوز،،اور جیسے ہی کوئی قرآنی آیت یا اسلامی بات آتی ہے، ہم فوراً اسے سکپ کر دیتے ہیں۔ حالانکہ وہ لمحے ریمانڈرز ہوتے ہیں،، اللہ کی طرف بلاتے ہوئے لمحے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ رکی، پھر آنکھوں میں نمی لیے مسکرائی،

جب سے آپ ملی ہیں، میں نے وہ سب فولو کرنا شروع کیا جو آپ نے اسلام سے متعلق بتایا۔ میری سوچ بدل گئی ہے۔ اب میں نعمان علی خان کے لیکچر سنتی ہوں،

ملائکہ سوالیہ انداز میں دیکھتی ہے،، نعمان علی خان؟؟

جی بھابی،،

نعمان علی خان ایک معروف اسلامی اسکالر اور قرآن کے عظیم مفسر ہیں، جو امریکہ میں مقیم ہیں۔ وہ "بیانہہ انسٹیٹیوٹ" کے بانی ہیں، جن کا مقصد قرآن پاک کی تعلیم کو آسان اور دلنشین انداز میں عام لوگوں تک پہنچانا ہے۔

ان کا اندازِ بیان نوجوانوں کے دل کو چھو لینے والا ہے۔ وہ مشکل آیات کو جدید مثالوں، زبان، اور نفسیاتی حوالوں سے اس طرح واضح کرتے ہیں کہ سننے والا صرف علم نہیں سیکھتا، بلکہ روح تک جا کر اثر لیتا ہے۔

وہ کہتے ہیں،،

"قرآن کو ایسے نہ پڑھو جیسے بس رسم پوری کرنی ہو، اسے ایسے پڑھو جیسے اللہ تم سے خود بات کر رہا ہو۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

" Quran Doesn't demand perfection, it Invites you to direction."

نعمان علی خان نوجوان نسل کو اللہ کے کلام سے جوڑنے والے اُن علماء میں سے ہیں جنہوں نے اسلام کو دوبارہ زندہ، موجودہ اور روح کی ضرورت جیسا بنا دیا ہے۔

ملائکہ بھابھی کہے کہ،،یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ مجھے میرے ابا ڈاکٹر اسرار احمد کے بارے میں بتایا کرتے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مالائکہ بھابھی نے شَاہانہ کی طرف دیکھ کر نرمی سے کہا،

"شَاہانہ،ڈاکٹر اسرار احمد کا ایک جملہ ہے جو میری روح میں اتر گیا تھا،،وہ کہا کرتے تھے،

اللہ کے لیے مرنا آسان ہے،،مگر اللہ کے لیے جینا مشکل ہے۔"

شَاہانہ نے حیرت سے دیکھا،،

"بھابھی،یہ بات تو بہت گہری ہے،،لیکن اس کا مطلب؟

ملائکہ نے خاموشی سے اپنا آنچل ٹھیک کیا،اور دھیمے لہجے میں بولیں،

"مرنا ایک لمحے کا کام ہے،جذبے کا،،لیکن روز اللہ کے لیے جینا؟

ہر دن،ہر لمحہ،،اپنی مرضی کو،اپنی خواہش کو،اپنی انا کو اللہ کی رضا پر قربان کرنا۔

یہی اصل آزمائش ہے۔

زندگی کے ہر موڑ پر اپنے نفس کو روکنا،زبان کو بچانا،آنکھ کو جھکانا،دل کو قابو میں رکھنا،،

یہ سب اللہ کے لیے جینا ہے۔

اور یہی وہ 'جہادِ اکبر' ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اپنے اندر کے نفسِ امارہ سے لڑنا۔۔

پھر ما لائکہ نے تلاوت کی،

قُلْ اِنَّ صَلَاتِي وَ نُسُكِي وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

(کہہ دو! بے شک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت۔ سب اللہ رب العالمین کے لیے ہے)

. سورۃ الانعام، آیت 162

شاہانہ نم آنکھوں سے مسکراتی ہے اور کہتی ہے ٹھیک بات ہے یہ،،وہ واقعی کوئی عام انسان نہیں۔۔ میرے پاس اور بھی علم کے خزانے ہیں،اب میں Youth Club کے لیکچر

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سنتی ہوں،اور سچ کہوں تو،،،وہ لوگ اسلام کو جس انداز میں پیش کرتے ہیں،وہ ہمارے جیسے نوجوانوں کے لیے نعمت ہیں۔"

ملائکہ نے دلچسپی سے پوچھا،

"Youth Club ??

ان کے بارے میں تو سنا ہے،لیکن تفصیل سے نہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ کی آنکھیں چمک اٹھیں۔وہ بولی،

"جی بھابی!Youth Club کے سکالرز واقعی خزانے جیسے لوگ ہیں۔جیسے،،،

راجہ ضیا الحق،،ان کے الفاظ دل کو ہلا دیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں،"اگر تم دنیا میں جنت تلاش کرو گے، تو دین کے سوا ہر دروازہ بند پاؤ گے۔"

مغیرہ لقمان،،ان کی باتیں پریکٹیکل لائف کو چھوتی ہیں۔ وہ ایک بار کہہ رہے تھے،"جہاں تمہیں گناہ آسان لگے،وہاں رک جانا ہی اصل جہاد ہے۔"

طحہ ابن جلیل،ان کی باتوں میں یوتھ کے لیے درد ہے۔ وہ اکثر کہتے ہیں،"اللہ کی محبت وہ مقام ہے جہاں بندہ ہر تعلق چھوڑ کر بھی سکون میں ہوتا ہے۔"

ابو سعد،،اُن کا مزاح بھی اصلاح کے ساتھ ہوتا ہے۔ ان کا جملہ یاد ہے:"گناہوں پر ہنسنے والے، قیامت کے دن کہاں ہنسیں گے؟

محمد علی،،سائنس اور دین کو ایسے ریلیٹ کرتے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔اُن کی وہ سپیچ ہے جس میں وہ کہتے ہیں:"قرآن،فزکس کے ہر اصول سے کہیں پہلے دلوں کو ریگولیٹ کرتا ہے۔"

یہ سب لوگ،یہ سب محبتیں،، ہمیں بتاتی ہیں کہ اسلام صرف نمازوں کا دین نہیں،بلکہ شعور، علم اور سوالوں کا دین ہے۔"

"اور بھابی،،بس دل یہی چاہتا ہے ہم بھی اپنے شہر میں کوئی ایسا کام کریں جس سے بچے، نوجوان،سب دین کی طرف لوٹیں۔کسی دارالقرآن،یوتھ سیشن،یا ایموشنل ہیلنگ جیسا۔۔

ملائکہ نے آہستگی سے شاہانہ کا ہاتھ تھاما،اور کہا،

ٹھیک کہتی ہو آپ،

پھر ہمیں یہاں بھی کچھ ایسا کرنا ہو گا،شاہانہ۔

کوئی چھوٹا سا مدرسہ،کوئی محفل،کوئی محض گفتگو کا حلقہ۔

جہاں بچوں کو،لڑکیوں کو،نوجوانوں کو،،دین سے محبت ہو،زبردستی نہیں،،"

شاہانہ نے پُرعزم لہجے میں کہا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جی بھابھی،میرے دِل میں بھی یہ خواہش ہے،،

لیکن ہم جیسے مڈل کلاس لوگوں کے پاس آئیڈیاز تو بہت ہوتے ہیں،

بس عمل کے لیے پیسے نہیں ہوتے،،،

ملائکہ ہلکے سے مسکرائیں،

لیکن اللہ کے نزدیک نیت کا وزن سب سے زیادہ ہوتا ہے۔

ہماری نیت نیک ہو، تو رب خود ہی راستہ نکال دیتا ہے،،

شاہانہ کے ہونٹوں پر دُعائیہ مسکراہٹ آگئی،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بے شک،

اللہ ہی دینے والا ہے،

وہی راستے نکالنے والا ہے۔

جس کی راہ میں خلوص ہو، اُس کے لیے دروازے بھی کھلتے ہیں، اور قافلے بھی بنتے ہیں۔۔

کمرے میں خاموشی پھیل گئی۔ لیکن یہ وہ خاموشی تھی جو دعا میں لپٹی ہوئی ہوتی ہے۔۔۔

۔۔۔۔۔

شام کی ہلکی دھوپ کھڑکیوں کے پردوں سے چھن کر کمرے میں سنہری عکس بکھیر رہی تھی۔ شاہانہ کے والد، ناصر ملک، صوفے پر تکیے سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے، اور ان کے سامنے شاہانہ کی ماں، شانزہ بی بی، چائے کی پیالی تھامے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ بیٹھی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شانزہ بی بی نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے شوہر کی طرف دیکھا،

"آپ نے دیکھا نا؟ ہماری بہو کتنی نرم دل اور دین دار بچی ہے۔ ملائکہ نے واقعی شاہانہ کی زندگی بدل دی تھی۔ جو روشنی شاہانہ کی آنکھوں میں پہلے کھو گئی تھی، وہ پھر سے لوٹ آئی تھی،"

ناصر ملک نے سر ہلایا، ہونٹوں پر خفیف سی مسکراہٹ ابھری،

"بالکل ٹھیک کہہ رہی ہو تم،، میں بھی چاہتا ہوں اب ہمارے گھر میں دین کی باتیں ہوں، سکون ہو، محبت ہو۔ دنیا نے تو بس تھکن دی ہے، اب اس گھر میں اللہ کا نور بسا رہے۔۔

وہ ابھی بات مکمل ہی کر پائے تھے کہ شانزہ بی بی کی آنکھوں میں کوئی خیال ابھرا۔

چند لمحے خاموشی طاری ہوئی،،

اچانک انہوں نے دھیرے سے کہا،

فریشہ بچی نے زاویار کے نکاح پر شاہانہ کے رشتے کی بات کی تھی،،،

ناصر ملک کا ہاتھ پیالی کی طرف بڑھا ہی تھا کہ وہ لمحے بھر کو رک گئے، چہرہ سنجیدہ ہو گیا۔

انہوں نے سر اُٹھا کر بیوی کو دیکھا،اور دھیمے، گہرے لہجے میں بولے،

مگر ہماری بیٹی نے خود کو بہت مشکل سے سنبھالا ہے شانزہ۔

اب وہ پھر سے کسی مرد پر کیسے یقین کرے گی؟

یہ دل جو ایک بار ٹوٹے،وہ سجدوں میں تو جُڑتا ہے،،لیکن انسانوں پر بھروسہ دوبارہ آسان نہیں ہوتا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شانزہ بی بی کی آنکھوں میں نمی سی جھلکنے لگی۔

انہوں نے شوہر کا ہاتھ تھام کر کہا،

"وقت کے ساتھ سب ٹھیک ہو جاتا ہے۔

اب وہ اللہ کے فیصلے پر راضی رہنے لگی ہے تو اُسے یہ بھی سمجھ آجائے گا،

کہ ہر مرد اُسے توڑنے والا نہیں ہوتا،،

کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جو ٹوٹے ہوئے خوابوں کو سمیٹ کر ان کی تعبیر بن جاتے ہیں۔"

ناصر ملک نے گہرا سانس لیا، پھر سر ہلا کر کہا،

"ٹھیک ہے،، پھر بات کر کے دیکھتے ہیں۔ اگر اللہ نے چاہا، تو وہ خود بھی راضی ہو جائے گی۔۔

کمرے میں سکوت چھا گیا۔ باہر کسی پرندے کی صدا گونجی،، جیسے قدرت بھی اس خاموش فیصلے پر گواہ بن گئی ہو۔

Clubb of Quality Content

کلاس روم میں خاموشی تھی۔ آخری لیکچر۔ ہر طالب علم کے چہرے پر وہ روحانیت کو سمجھنے کے لئے روشنی تھی۔

لیکچرار نے آہستہ سے کتاب بند کی اور نظریں کلاس پر دوڑائیں۔

"آج کا مضمون۔ نہ تو کورس کا حصہ ہے، اور نہ ہی کوئی امتحانی سوال۔ مگر زندگی کا سب سے بڑا جواب شاید اِسی میں ہے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شَاہانہ، فاریشہ اور انابیہ۔ تینوں سامنے والی قطار میں بیٹھی تھیں۔

شَاہانہ کے چہرے پر گہری توجہ کی ایک چادر سی تن گئی تھی۔

پروفیسر نے بورڈ پر ایک نام لکھا،

"Persephone"-۔۔روشنی کی بیٹی"

"یہ یونانی دیومالا سے ایک کردار ہے۔وہ بہار کی دیوی تھی، پھولوں کی دوست، خوشبو کی نمائندہ۔مگر ایک دن، اندھیرے کی دنیا کے بادشاہ۔Hades۔نے اُسے چھین لیا۔وہ زمین کے نیچے چلی گئی،جہاں نہ سورج تھا،نہ امید،نہ موسم۔بس تاریکی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

طلباء خاموشی سے سن رہے تھے۔

شَاہانہ کی نظریں پروفیسر پر تھیں۔لیکن دل شاید کہیں اور۔

"شروع میں، پرسفونی ایک قیدی تھی۔ روئی، تڑپی، خوابوں کو کھودیا۔ مگر وقت کے ساتھ،،، وہ وہیں کی ملکہ بن گئی۔ اُس نے اندھیرے کو پہچانا، قبول کیا۔ اور پھر وہیں روشنی کی شروعات ہوئی۔"

پروفیسر خاموش ہوئی۔ جیسے اجازت دے رہی ہو کہ ہر کوئی اپنے اندر کی پرسفونی سے ملاقات کرے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسی لمحے، شاہانہ نے کھڑکی سے آسمان کی طرف دیکھا۔

ایک بادل سورج کو چھو کر گزر رہا تھا۔ جیسے کوئی ماضی کے درد کو تھپک کر کہہ رہا ہو: "تم صرف اندھیرے کا حصہ نہیں، تم بھی روشنی ہو۔"

شَاہانہ کی آنکھیں بھیگ گئیں۔

اُسے وہ رات یاد آئی جب وہ روتے روتے سوئی تھی،،اور ایک دن وہ لمحہ بھی آیا تھا جب اُس نے دوبارہ اللہ سے بات کی تھی۔۔

"کیا میں بھی پرسفونی ہوں،،،؟

ایک سوال اُس کی روح میں ابھرا۔ مگر جواب میں ایک سکون اُترا۔

پروفیسر نے آگے کہا،

زندگی میں کبھی کبھار ہم بھی روشنی سے اندھیرے کی طرف دھکیل دیے جاتے ہیں۔ گناہ، دکھ، تنہائی، غلط فیصلے، دھوکے،،،

مگر اگر ہم اپنی روح کے اندر کی دیوی۔ یعنی نور۔ کو پہچان لیں، تو ہم واپسی کا راستہ ڈھونڈ لیتے ہیں۔

Persephone،

واپس آئی۔ وہ مکمل نہ سہی، مگر روشن تر ہو کر آئی۔

بس،، یہ وہی لوگ ہوتے ہیں جنہیں اللہ اندھیرے میں خود تلاش کرتا ہے۔۔

شاہانہ نے آہستہ سے فریشہ کا ہاتھ تھاما۔ انابیہ کی آنکھوں میں بھی نمی تھی۔ مگر چہرے پر پہلی بار سکون کی پرچھائیں۔

لیکچر ختم ہوا۔ نہ کوئی واہ واہ، نہ تالیاں۔ بس کچھ سسکیاں، کچھ بند آنکھوں سے بہتا نور، اور دلوں میں اک وعدہ،

"ہم روشنی کی طرف لوٹیں گے"

پر سفوئی قید نہ تھی۔ وہ ایک سبق تھی، کہ جو اندھیرے کو پہچان لے، وہی روشنی کو پا لیتا ہے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اتوار بھرا دن تھا،اور انابیہ کے گھر میں خوشیوں کی ایک نرم سی روشنی بکھری ہوئی تھی۔

شانہ بہ شانہ بیٹھی ان تینوں دوستوں۔انابیہ،فریشہ،اور شاہانہ۔کے چہروں پر بے فکری کی چمک تھی۔ابھی تھوڑی دیر پہلے انابیہ کی چچی،ان کی بیٹی نازش،اور انابیہ کی امی سب سے مل کر جا چکی تھیں۔

انابیہ کی امی جب جانے لگی تھی تو فریشہ شرارت سے بولی،

"آنٹی،اب تو لگتا ہے انابیہ کی رخصتی کی بات کر ہی لینی چاہیے،افنان بھائی نے کافی انتظار کر لیا ہے۔۔

یہ جملہ گویا ہوا میں شوخی گھول گیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

انابیہ نے فریشہ کی کلائی پر ہلکا سا تھپڑ مارا، فریشہ چیخے،

"ظالم لڑکی، بھلے کی بات ہو رہی ہے اور آپ مجھے مار رہی ہیں،،

انابیہ نے شرما کر نظریں چرا لیں۔

اسی لمحے شاہانہ نے شوخی سے کہا،

"ویسے، میں نے تو آپ دونوں کے مجازی خدا کبھی دیکھے ہی نہیں۔

انابیہ نے قہقہہ لگایا،

"ارے ہاں، کبھی موقع ہی نہیں ملا دکھانے کا۔ فریشہ کے نکاح پر آپ موجود نہیں تھیں نا۔"

فریشہ اور انابیہ فوراً فون نکال لائی،

"لو دیکھو، یہی ہے ہماری تصویر، نکاح کے دن کی،

شاہانہ نے مسکرا کر فون تھاما۔ پہلی نظر میں ہنستی مسکراتی تصویر تھی۔ لیکن اگلے لمحے، جیسے وقت تھم گیا۔ شاہانہ کی نظریں تصویر پر جمی رہ گئیں۔ اس کے لبوں سے بے اختیار نکلا،

"یہ"، یہ دونوں؟

Clubb of Quality Content

فریشہ نے حیرت سے پوچھا،

"کیا ہوا رائل؟ اچھے نہیں لگے؟

شاہانہ کی آنکھوں میں نمی اتر آئی۔

"نہیں،ایسی کوئی بات نہیں،،بس،،میں ان دونوں کو جانتی ہوں۔"

انابیہ چونکی،

"کیا؟ کیسے؟

شاہانہ کی آواز میں لمحہ بھر کو خاموشی چھا گئی۔ پھر دھیرے سے بولی،

"یونیورسٹی میں،،،یہ لڑکے عزتوں کے محافظ کہلاتے تھے۔ان کا ایک گروپ تھا۔ جو لڑکا یا لڑکی ایک دوسرے کو ڈیٹ کرتے،یہ انہیں خاموشی سے نصیحت کرتے۔ کبھی بے عزتی نہیں کرتے،صرف پردے کی اہمیت سمجھاتے۔"

"ان کا ایک لیڈر بھی تھا۔ میں نے اسے کبھی واضح طور پر نہیں دیکھا، ہمیشہ ماسک سے چہرہ ڈھکا ہوتا۔ میں ان میں سے کسی کا بھی نام نہیں جانتی،

ایک بار جب میں ہادی سے ملنے گئی، اُس نے مجھے تنہائی میں ملنے کے لیے بلایا۔ میں جیسے ہی پہنچی، یہ دونوں لڑکے آ گئے۔ نرمی سے کہا، 'آپ چلی جائیں، اکیلی جگہوں پر نہ آیا کریں۔'"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس کی آواز میں ایک غیر مرئی سا احترام تھا۔

"تب میں نہیں جانتی تھی کہ یہ دونوں، یہی چہرے،،، میرے شہزادیوں کے نصیب میں جگنو بن کر روشنی بنیں گے۔"

اور پھر شاہانہ نے خاموشی سے دونوں کو گلے لگالیا۔ وہ دونوں بھی خوشی سے مسکرا اٹھی، پھر ایک خاموش، روحانی لمحہ۔ آنکھوں میں خواب، دل میں شکر، اور لبوں پر بے آواز دعائیں۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ کمرے کی کھڑکی کے سامنے خاموش کھڑی تھی۔

چاندنی رات آسمان پر سفید چادر کی مانند تنی ہوئی تھی،

مگر اُس کے اندر کچھ بھی روشن نہ تھا۔

ہوا میں ٹھہری ہوئی نمی، وقت کی مانند ٹھہر گئی تھی،

اور شاہانہ، جیسے ایک بے آواز سوال بن چکی تھی۔

چاند کی ٹھنڈی روشنی اُس کے چہرے پر اتر رہی تھی،

لیکن اُس کی آنکھوں میں جو عکس تھا،وہ وقت کے دھندلکوں سے لپٹا ہوا تھا۔

وہ لمحے،جب اُس نے پہلی بار کسی خواب کی سرگوشی سنی تھی،،،

مگر اُس کی آنکھوں میں کوئی روشنی نہیں تھی۔صرف ایک سوال،ایک خاموش دہکتا ہوا چراغ،جو برسوں سے جل رہا تھا بغیر کسی تیل کے۔وہ باہر نہیں دیکھ رہی تھی،وہ ماضی کے آئینے میں جھانک رہی تھی۔لمحے بادل بن کر ذہن پر چھا گئے تھے،اور یادیں بارش بن کر روح کو بھگو رہی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ساری دنیا سو رہی تھی۔مگر وہ جاگ رہی تھی،وہ لمحہ جاگ رہا تھا،،وہ لمحہ جس نے پہلی بار اُس کی روح میں سوال بویا تھا:محبت کیا ہوتی ہے؟خاموشی کیا چھپا لیتی ہے؟

اُس کی پلکوں پر جو نمی تھی، وہ کسی حال کا دکھ نہیں، بلکہ کسی ماضی کی ادھوری تعبیر کا عکس تھی۔

دل کہہ رہا تھا،

کچھ رستے واپسی کے نہیں ہوتے، مگر دل پھر بھی اُن پر چل پڑتا ہے۔

کچھ چہرے وقت کے دھوئیں میں گم ہو جاتے ہیں، مگر روح اُن کی پہچان نہیں بھولتی۔

کچھ لمحے ایسے ہوتے ہیں جن کی صدا وقت کے سینے میں قید رہتی ہے۔ اور کبھی کبھار، چپکے سے سانس لینے لگتی ہے۔۔

آئیے،

چلتے ہیں اُس مقام کی طرف،

جہاں پہلی بار خوابِ سیاہ نے سانس لی تھی،

جہاں روشنی کے لباس میں اندھیرا چھپا تھا،

"چلو،،،اب چلتے ہیں اُس مقام پر،جہاں سے 'خوابِ سیاہ' کا سفر شروع ہوا تھا۔

ہاں،،

وہی مقام۔جہاں خاموشیوں کے سائے لمبے ہو جاتے ہیں۔

جہاں پہلی نظر میں پہچان نہیں ہوتی،بس دل دھڑک اٹھتا ہے۔

جہاں ہر راستہ دکھائی تو دیتا ہے،مگر کوئی راہی نظر نہیں آتا۔

جہاں ایک شخص تھا،،جو صرف نگاہوں میں رہا،

اور جس کی موجودگی۔دعاؤں میں بدل گئی۔

یہ وہ جگہ تھی جہاں محبت نے شکل نہیں،روح اختیار کی تھی،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جہاں ایک راز دفن تھا،،اور ایک کہانی جنم لینے والی تھی۔۔۔

"چلو،،اب چلتے ہیں اُس مقام کی طرف،

جہاں خوابِ سیاہ کا پہلا قدم رکھا گیا تھا۔

جہاں نہ الفاظ تھے،نہ وعدے۔

بس ایک خاموش آنکھ،،ایک چھپا ہوا سایہ،،

ایک ایسا شخص،،،جو ہر بار آیا،ہر بار بچایا،مگر کبھی نام نہیں لیا،،

یہ وہ مقام تھا جہاں

نہ محبت بولی،نہ نفرت چیخی۔

بس خاموشی نے قسم کھائی تھی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کہ وہ راز کبھی زبان تک نہیں پہنچے گا۔

اور یہیں سے وہ باب کھلنے والا تھا،

جس کی سیاہی میں روشنی چھپی تھی،

اور جس کی پہلی سطر،،،ابھی لکھی جانی تھی۔۔۔

یہ وہ لمحہ تھا جب تقدیر نے یونان کی کسی بھولی بسری دیوی کی طرح،ایک پھول چُنا۔اور زمین کے نیچے خوابِ سیاہ کا دروازہ کھل گیا۔۔۔

Clubb of Quality Content

پانچ سال پہلے کی وہ سردیوں کی رات,

شاہانہ اپنے ماں باپ کے ساتھ ان کے کمرے میں سو رہی تھی۔ لحاف کے اندر سکڑی ہوئی، جیسے دنیا کے ہر خوف سے چھپی ہو، جیسے ماں کی گود میں دعا بن کر لیٹی ہو۔ مگر رات کے پُرسکون سناٹے میں، خواب نے آہستہ سے اس کی روح پر دستک دی۔ اور وہ ایک اجنبی سفر پر روانہ ہو گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ دیکھتی ہے،،ایک گہرا، حد سے زیادہ سیاہ اندھیرا۔

جیسے روشنی نے خود سے رشتہ توڑ لیا ہو۔

وہ اندھیرے میں چل رہی ہے، اور پھر اچانک، نیچے،،اور نیچے،،

جیسے خلا نے اسے نگل لیا ہو۔

اس کے چیخنے سے پہلے نیند ٹوٹ گئی۔

سانس پھولی ہوئی،ماتھے پر پسینہ،اور دل میں وہی انجانا خوف۔

جو روشنی کے باوجود آنکھوں میں ٹھہر جاتا ہے۔

وہ پانی پیتی ہے، کمرے میں گھپ مدھم سی روشنی،

دل ہی دل میں سوچتی ہے،"ویسے ہی اندھیرے سے ڈرتی ہوں،اوپر سے یہ خواب؟

بستر میں واپس لیٹ جاتی ہے،خوف اس کے وجود سے چمٹ جاتا ہے،مگر نیند پھر سے آہستہ آہستہ پلکوں پر اتر آتی ہے۔

صبح،،

ایک نئی طنز،ایک نئی روشنی،اور ایک پرانی شرارت۔

شاہانہ بستر میں لیٹی ہوتی ہے، کہ اچانک۔۔

اس کا بھائی امّن اس کے پاؤں کو زور سے پکڑتا ہے۔

"آآآہ!ا منننننننن بھائیییییی!!"

شاہانہ چیخ مار کر اٹھتی ہے،اور وہ ہنستا ہوا بھاگتا ہے۔

Clubb of Quality Content

وہ اس کے پیچھے دوڑتی ہے،"بھائی! آپ کو کیا مسئلہ ہے؟

امّن ہنستا ہوا کہتا ہے،

میکوں سکون ہی کینی امداجے تک تیکوں چینخڑتے مجبور نہ کرڈینوا۔ تیکوں ڈیٹھے بغیر میکوں ناشتہ ہضم نہیں تھیندا،تیڈیا چیخا میڈ اا لارم ہن،،،،

(مجھے سکون ہی نہیں آتا جب تک تمہیں چیخنے پر مجبور نہ کر دوں۔ تمہیں دیکھے بغیر مجھے ناشتہ ہضم نہیں ہوتا، تمہاری چیخیں میرا الارم ہیں)"

شاہانہ غصے سے کہتی ہے،

"زاویار بھائی ان کو دیکھیں ذرا، پلیز آپ ان کو پیسے دینا بند کریں، یہ کما کچھ نہیں رہے بس بیکار ویڈیوز ایڈٹ کرتے ہیں۔۔"

پھر ہنستے ہوئے کہتی ہے،

"بلکل سچ کہہ رہی ہوں، امّن بھائی کو کچھ سبق سکھانے کا وقت ہے۔"

زاویار مسکرا کر کہتا ہے،

Clubb of Quality Content

"بالکل صحیح،شاہی،،اب وقت آگیا ہے کہ ہم اسے اپنی پہچان یاد دلائیں۔۔

امّن کا تعارف کچھ یوں تھا،بیس سال کا لڑکا،،

نہ بولنے کی تمیز،غصہ ناک پر،فارغ انسان،بے روزگار۔نخرے رئیسوں والے!ویڈیو ایڈیٹر،،لیکن خواب،آسمانوں کے!

سرمئی آنکھوں والا نمونہ،،ماتھے پہ بکھرے بال،پیچھے گردن تک آتے گھنے بال،ہلکی سی داڑھی میں خوبصورت لک دیتا ہے،،

شاہانہ چائے کی خوشبو سونگھتی ہے،اور کہتی ہے،

ہائے میری پیاری چائے،میں فرش ہو کر آتی ہوں،چائے کو ویٹ نہیں کرا سکتی،،

وہ چلی جاتی ہے،پیچھے زاویار اور امن مسکراتے ہیں،کہتے ہیں۔

چائے کی دیوانی،،،

Clubb of Quality Content

گھر کی فضا میں جیسے لفظوں کا شور نہیں، بلکہ زندگی کا ہجوم گونج رہا تھا۔ کہیں بچوں کی کلکاریاں، تو کہیں عورتوں کی گہری آوازیں، جیسے ہر کمرہ، ہر دیوار ایک داستان سنانے کو بیتاب ہو۔

شاہانہ اپنے امی ابو کے ساتھ صحن میں بیٹھی تھی، چائے کے کپ میں بھاپ اٹھ رہی تھی اور ماحول میں خاندانی رشتوں کی بھاپ۔

شاہانہ نے شرارت سی مسکراہٹ کے ساتھ آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا،

اللہ،اللہ،،، کتنا شور مچاتے ہیں یہ لوگ،، کیا ان کی گلے خراب نہیں ہوتے؟ میں تو کہتی ہوں، ان کے گلے خراب ہو جائیں۔ ہم سکون سے جی لیں گے۔

امی نے تیز سانس لی، جیسے برسوں کی تھکن ایک پل میں اُتر آئی ہو،

"مجھے مت دیکھو، میں تو ویسے ہی ان سب سے تنگ آئی ہوئی ہوں،،،

ابو نے بات سنی، اور ہنستے ہوئے آنکھوں میں شوخی لیے بولے،

"ایسا نہیں کہتے، تمھارا بھی تو یہی خاندان ہے۔"

شاہانہ نے ذرا گردن موڑ کر ابو کی طرف دیکھا اور ہنستے ہنستے بولی،

"اللہ اللہ،،ایسا خاندان؟ آپ کو ہی مبارک ہو۔ مجھے تو لگتا ہے ہماری تقدیر میں صرف ڈھول،اور شور ہی لکھا ہے۔"

اسی لمحے گیٹ کی کنڈی کی آواز آئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ٹھک،،،

دروازہ دھیرے سے کھلا،اور زویار اندر آیا۔ کالے رنگ کی سادہ شلوار قمیض پہنے، کندھے پر بیگ لٹکائے،ماتھے پر پسینہ اور چہرے پر دن بھر کی تھکن صاف جھلک رہی تھی۔ جوتے اتارتے ہوئے اُس نے آہستہ سے سلام کیا,

"السلام علیکم"

شاہانہ نے پلٹ کر دیکھا، بس ایک لمحہ کو۔ چہرے پر نہ طنز، نہ کوئی خاص خوشی، بس ایک سادہ سی نظر۔ جیسے معمول کی بات ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ابو نے آواز دی،

"آ گیا بیٹا؟ شو روم کیسا جا رہا ہے؟"

زاویار نے اپنے بیگ کو قریب کی کرسی پر رکھتے ہوئے دھیرے سے کہا،

"الحمدللہ ابو، تین بائیکس کی انکوائری ہوئی آج۔ ایک شاید کل فائنل ہو جائے۔"

امی نے تاسف سے پوچھا،

"کچھ کھایا تم نے؟ چہرہ تو بالکل مرجھایا لگ رہا ہے۔"

Clubb of Quality Content

زاویار نے تھکا ہوا سا مسکراہٹ دی:

"نہیں، ابھی نہیں۔ بس ذرا ہاتھ منہ دھو لوں، پھر کچھ کھاتا ہوں۔

یہ کہہ کر وہ سیدھا واش بیسن کی طرف بڑھ گیا۔ صحن میں ایک لمحے کو خاموشی چھا گئی۔۔

۔۔۔۔

آنگن میں دھوپ کا دائرہ پھیل چکا تھا۔ شاہانہ ناشتہ کرنے بیٹھی ہی تھی کہ امن بھائی پھر سے اپنی شرارتوں میں مصروف نظر آیا۔ کبھی چھوٹے بچوں کو چھیڑنا، کبھی پانی کی بوتل کسی کے سر پر الٹ دینا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسی دوران چچی شہلا کی آواز گونجی، جو پورے گھر میں ایسے پھیلتی جیسے لاؤڈ اسپیکر کی آواز ہو،

"کاش کوئی دن ایسا آئے جب گھر میں سکون ہو! اور کوئی کماتا بھی ہو اچھا،

ان کی نظریں سیدھی چچا وسیم پر تھیں، جو خاموشی سے اخبار پڑھنے کی ناکام کوشش کر رہے تھے۔

"بس جی، آپ تو کمال ہیں، نہ نوکری ہے، نہ دکان، نہ شرم! سب کچھ بڑے بھائی اور زاویار کے سر پر، آخر کب تک؟

چچی کی آواز میں زہر گھلا ہوا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چچا وسیم نے ذرا دھیرے سے کہا، "شہلا، اتنا بھی شور مت کرو، بچے ہیں گھر میں۔۔

"ہاں بچے ہیں، تبھی تو کہہ رہی ہوں! کل کو یہی پوچھیں گے کہ ابو کرتے کیا تھے؟ کوئی جواب ہے تمہارے پاس؟"

شہلا کی باتیں تلخ تھیں، لیکن ان میں ایک عجیب سی تھکن چھپی ہوئی تھی۔

امی نے بیچ بچاؤ کی کوشش کی،

"شہلا بہن، اللہ کا شکر کریں، سب خیر سے ہیں۔ اللہ رزق پورا کرتا ہے، ابھی ناصر اور زاویار کر تو رہے ہیں،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چچی نے طنزیہ ہنسی ہنسی:

"ہاں، وہی زاویار جسے سب دیوتا سمجھ بیٹھے ہیں،، امن کو بھی بگاڑ دیا، کام کے نام پر صرف نخرے،،،

امن بھائی تبھی کمرے سے نکلے، ہاتھ میں موبائل اور آنکھوں پر سن گلاسز،،

"چچی! آج میں نے بہت بڑا خواب دیکھا، میں وزیر اعظم بنا ہوں، سب کو نوکری دلوائی، آپ کو بھی۔۔

چچی نے غصے سے ہاتھ نچاتے ہوئے کہا،

"ہاں ہاں، تمہیں صرف خواب آتے ہیں، حقیقت سے کوئی لینا دینا نہیں،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ نے چپکے سے امن سے کہا،

"چلو، وزیر اعظم صاحب، اب امی کو کہہ کر پلیٹیں دھلواؤ،،،

امن مسکرا کر بولا، "قوم کی خدمت وہی سے شروع کرتا ہوں۔۔

چچی اب بھی بڑبڑا رہی تھیں،

"اللہ خیر کرے،اس گھر کا کوئی کچھ کرے، نہیں تو میرا دماغ ہی خراب ہو جائے گا۔

چچا وسیم چپ چاپ پانی کا گلاس اٹھاتے ہیں اور آنگن کے پودوں کو دیکھنے لگتے ہیں۔شاید ان میں ہی کچھ خاموشی ہو،یا شاید وہ ان سے بھی معذرت کر رہے ہوں۔۔۔۔

۔۔۔۔۔

رات کے ساڑھے گیارہ بج چکے تھے۔

زاویار نے بائیک شوروم کے کاغذات سمیٹ کر سائیڈ پر رکھے، تھک چکا تھا۔ لیکن ثانیہ کو ویڈیو کال کرنا جیسے ایک مجبوری بن چکا تھا۔

اسکرین پر ثانیہ کا میک اپ سے بھرا چہرہ ابھرا، پیچھے لائٹنگ سیٹ اپ اور موبائل ٹرائی پوڈ رکھا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ثانیہ کا چڑا ہوا چہرہ سامنے آیا،

"کیا مصروفیت تھی اتنے دنوں سے؟ دو دن سے کال بھی نہیں کی تم نے۔

"شوروم نیا ہے ثانیہ،،، خود دیکھ رہا ہوں سب کچھ،،، تھوڑا وقت لگتا ہے نا۔"

:

"میرے لیے بھی وقت نکالا کرو،اور ویسے بھی،،،تم نے وعدہ کیا تھا کہ میرے لیے الگ گھر لو گے شادی کے بعد۔مجھے جوائنٹ فیملی بالکل پسند نہیں۔"

زاویار نے ہلکی سی سانس لی،جیسے کوئی اندر سے کچھ کہنا چاہتا ہو مگر زبان پر گرہ لگ چکی ہو۔

ابھی محنت کر کے اس گھر کو اچھا بنانا ہے،

"امی بابا نے بڑی محنت سے یہ گھر بنایا تھا اور وہ لوگ بھی اکیلے ہیں،چاہیں تو،،،

"نہیں زاویار!میں کسی کی خدمت کے لیے شادی نہیں کر رہی۔میں چاہتی ہوں زندگی آرام دہ ہو،صاف ستھری ہو،بغیر کسی مداخلت کے۔اور پلیز،،،جیز کیش کی پیمنٹ بھی ٹائم پہ کر دیا کرو،مجھے ہر بار یاد دلانا اچھا نہیں لگتا۔"

زویار کی آنکھوں میں ایک لمحے کو خلا سا اُترا۔ وہ ثانیہ کو چاہتا تھا، یا شاید چاہتا تھا کہ چاہے،،،
لیکن اب اس کی باتیں دل سے نہیں، دماغ سے نکلتی تھیں۔

زاویار نرمی سے، تھکی ہوئی آواز میں کہتا ہے،

"تمہارے لیے سب کر رہا ہوں ثانیہ،،، پر کبھی کبھی ایسا لگتا ہے، تمہیں صرف یہ سب کچھ چاہیے، میں نہیں۔۔

ثانیہ ہنسی، وہ خاص ہنسی جو زاویار کو کبھی پسند آتی تھی، اب تیر بن کر چبھنے لگی۔

"او زاویار، جذباتی باتیں چھوڑو، پریکٹیکل بنو! اور ہاں،،، کل شاپنگ جانا ہے، تیار رہنا۔"

زاویار نے مسکراہٹ چھپانے کی ناکام کوشش کی، ویڈیو بند کر کے موبائل سائیڈ پر رکھا، اور چھت کو گھورنے لگا۔

اندھیرے میں صرف ایک خیال روشن تھا،

"یہ وہ نہیں جسے میں زندگی کا ساتھی سمجھتا تھا،، مجھے اس کے ہونے کے باوجود بھی خالی پن محسوس ہوتا ہے،،،

Clubb of Quality Content

شام ڈھل رہی تھی۔ صحن کی دیوار پر نیم کی پرچھائیں کسی مدہم خواب کی طرح پھیل رہی تھی۔ شاہانہ کی دادی اپنی مخصوص جگہ، چارپائی پر دھوپ کی آخری لکیر میں بیٹھی تھیں۔ ان کے پہلو میں رکھی چائے کی پیالی اب ٹھنڈی ہو چکی تھی، اور ان کی نگاہ گلی کی طرف تھی، جیسے وہ جانتی ہوں۔ ابھی کوئی آنے والا ہے۔

اور تب ہی، دروازے پر ٹک ٹک ہوئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"السلام علیکم بی بی جی!" وہی آواز۔ مسز قریشی، سامنے والے گھر والی ہمسائی۔

دادی نے ہلکا سا مسکرا کر جواب دیا، "وعلیکم السلام بیٹی، آجا، اندر آجا، چائے تو ختم ہو گئی، زبان باقی ہے۔۔

قریشی بیگم لپکتی ہوئی آئیں اور چارپائی کے پاس بیٹھ گئیں، اپنے دوپٹّے کو ٹھیک کرتی ہوئی بولیں،

"بی بی جی، قیامت ہے! آج پھر اُس نعیمے کی بہو نے ہنگامہ کر دیا۔ سنا ہے، ساس کو دھکا دیا، چیخیں تو پورے محلے میں گونجیں۔"

دادی نے گہرا سانس بھرا، "اوہ، وہی نئی بہو؟ جو جہیز میں صرف میک اپ لے کر آئی تھی؟

قریشی بیگم نے چہرہ بناتے ہوئے سر ہلایا،

"اور کیا! حد ہو گئی ہے، آج کل کی لڑکیاں نہ لحاظ، نہ تربیت۔ ساس کو ایسے دھکّا دیا جیسے دشمن ہو۔"

پھر جھک کر تھوڑا رازداری کے انداز میں بولیں،

"اور بی بی جی، وہ سامنے والے رشید صاحب کی بیٹی،،، وہ تو رات کو بھاگ گئی۔ کہتے ہیں کسی موٹر سائیکل والے کے ساتھ! اُن کی تو ناک کٹ گئی محلے میں۔"

دادی نے ایک پل کو کچھ سوچ کر صرف "ہمممم.." کیا، جیسے یہ ان کے لیے کوئی نئی خبر نہ ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ کچن میں سے یہ سب سن رہی تھی، چپ چاپ پلیٹیں دھو رہی تھی مگر دل میں ایک خاموش بغاوت جنم لے رہی تھی۔

یہ محلے والے، یہ لوگ،،، دوسروں کی بیٹیوں کے قصے، ساس بہو کے جھگڑے، اور نیکی کا لبادہ اوڑھ کر غیبت کا لُطف،،، یہی اصل اندھیر ہے، جس میں سب آنکھیں بند کیے جیتے ہیں۔

قریشی بیگم ابھی جاری تھیں،

"اور وہ مریم، جو خود تو دن رات شاپنگ کرتی ہے، مگر شوہر کو کہتی ہے، کماتا نہیں۔ کل تو اتنا چیخا بیچارا کہ بچے رونے لگے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دادی نے تسبیح کے دانے گھماتے ہوئے کہا،

"زمانہ بگڑ گیا ہے بیٹی، اللہ ہدایت دے۔"

تب ہی شاہانہ نے برتن رکھے، کندھے پہ دوپٹہ لیا اور باہر آ کر بولی،

"دادی،چائے لادوں دوبارہ؟"

قریشی بیگم ابھی اپنی غیبت کی تسبیح مکمل بھی نہ کر پائی تھیں کہ شاہانہ نے چائے کے دو کپ تھال میں رکھ کر آہستہ سے ان کے سامنے رکھے۔ کچھ پل کے لیے خاموشی طاری ہو گئی۔

پھر شاہانہ نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا،

آنٹی.،،برُا نہ منائیے گا،ایک بات کہنا چاہتی ہوں۔"

قریشی بیگم نے چونک کر اس کی طرف دیکھا،جیسے وہ کسی تعظیم آمیز بات کی منتظر ہوں۔

شاہانہ کی آواز میں سکون تھا،مگر الفاظ میں دھار:ل،

"آپ سارا دن ہاتھ میں تسبیح لے کر اللہ اللہ کرتی ہیں، اور شام ہوتے ہی یہاں بیٹھ کر گلی کے ہر گھر کی پردہ داری کو چاک کرتی ہیں،،، یہ بات مناسب نہیں لگتی۔"

قریشی بیگم کا رنگ بدل گیا۔ حیرت، شرمندگی اور غصہ یکجا ہو گئے،

"کیا؟ بی بی، تمھیں بات کرنے کی تمیز نہیں؟ اپنی دادی سے سیکھو کچھ!"

دادی کے چہرے پر حیرت کے سائے اترنے لگے۔ وہ بولنے ہی والی تھیں کہ قریشی بیگم پھر بولی،

"میں تمھاری بد تمیزی برداشت نہیں کر سکتی۔ بی بی جی، اپنی پوتی کو ادب سکھائیں۔ میں اب اس گھر نہیں آؤں گی!"

وہ غصے سے اٹھیں اور دروازے کی طرف بڑھنے لگیں۔

پیچھے سے شاہانہ نے مسکراتے ہوئے دھیرے سے کہا،

"میں بھی یہی چاہتی ہوں آنٹی۔ کہ اب آپ نہ آئیں۔ اور ویسے بھی، میں صرف اُن سے تمیز سے پیش آتی ہوں، جنہیں خود بھی تمیز آتی ہو۔"

قریشی بیگم دروازے پر رک کر پلٹیں، کچھ کہنے کو، مگر شاہانہ کی پُرسکون آنکھوں نے اُن کی زبان بند کر دی۔ دادی خاموش تھیں، ان کی تسبیح رک چکی تھی۔ پر شاید وہ دل ہی دل میں اس لمحے کو سمجھ رہی تھیں۔

محلے میں اذان کی صدا گونجی۔ شفق کے سائے طویل ہونے لگے۔۔۔۔

شام کی چائے کے بعد اماں اور شاہانہ صحن میں بیٹھیں تھیں۔ ہوا میں ہلکی خنکی تھی، اور نیچے گلی سے کسی کی آوازیں آ رہی تھیں۔ پھر ایک بار پھر ہمسائی کی چیخنے چلانے کی آوازیں سنائی دیں:

"نماز پڑھو، قرآن پڑھو، جنت کی طرف آؤ، ورنہ تم سب جہنم میں جاؤ گے!"

شاہانہ کے چہرے پر ناگواری کا سایہ اُترا۔ اس نے چائے کا کپ رکھا اور دھیمے، مگر بیزار لہجے میں کہا،

"امی، کیسے کیسے لوگ ہیں نا،، قسم سے، اِن جیسے لوگوں کی وجہ سے ہی نیکی بدنام ہو گئی ہے۔"

اماں نے ایک تھکی ہوئی نظر سے اسے دیکھا، جیسے وہ برسوں سے یہی کچھ جھیل رہی ہوں۔

شاہانہ بولتی رہی،

"نماز، قرآن،،،بس سب کو دکھانے کے لیے!دن بھر اللہ اللہ کا شور،اور پھر ہر دوسرے کو دوزخ کا پروانہ تھمادینا۔ جیسے جنت اِن کی ذاتی جاگیر ہو۔۔

پھر شاہانہ ذرا جھک کر اماں کے قریب ہوئی،

"اور امی،وہ باتیں؟ جو سب کی برائیاں ہر زبان پر سجا کر کرتی ہیں؟ جن کی نظروں میں ہر کوئی گناہ گار ہے،اور خود کو ہی صرف نیک سمجھتی ہیں؟"

اماں نے ایک ہلکی سی سانس بھری، جیسے دل کے بوجھ کو الفاظ میں ڈھالنے کی کوشش کر رہی ہوں۔

"بیٹا، یہاں یہی سب کچھ چلتا ہے،، یہ دنیا ہے۔ میں خود تنگ ہوں ان دکھاوے والوں سے۔"

پھر اماں کی آنکھوں میں بے بسی اور دعا کا اک امتزاج سا ابھرا،

"کاش اللہ تعالیٰ ان سب کے ماتھے پر لکھ دیتا کہ یہ لوگ نیکی نہیں، صرف ریاکاری کرتے ہیں۔ تاکہ سب پہ سچ کھل جائے۔"

شاہانہ کے لبوں پر ایک تھکی ہوئی سی مسکراہٹ اُتری۔ وہ اماں کے کندھے سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی،

"امی،، جب دین دل سے نکل کر زبان اور آنکھوں کی سختی بن جائے، تو وہ عبادت نہیں، الزام بن جاتا ہے۔۔

آسمان پر ہلکی سی چاندنی چھار ہی تھی۔اور ماں بیٹی ایک ایسی دنیا کے سائے میں بیٹھی تھیں، جو دین کا لبادہ اوڑھ کر دلوں کو زخمی کرتی جا رہی تھی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔

دوپہر کی دھوپ میں صحن کے درخت کی چھاؤں کچھ دیر کو مہربان ہوئی تھی۔ صحن کشادہ تھا، جیسے ایک حویلی کی مشترکہ سانس ہو۔ درمیان میں کوئی دیوار نہ تھی، بس ہر طرف کمروں کے دروازے الگ الگ سمتوں میں کھلتے تھے، اور الگ باورچی خانہ، الگ غسل خانہ،، لیکن دلوں کی چار دیواری کب کسی اینٹ کی محتاج ہوتی ہے؟

چچی کے کمرے میں تھی۔ وہ پلنگ پر نیم دراز تھیں، جب دروازے پر آہستہ سے کھٹکا ہوا۔ اندر وہی عورت داخل ہوئی۔ ناصر ملک کے ماموں کی بہو، حنا۔ جو دیکھنے میں نرم مزاج، مگر زبان میں چاقو جیسی دھار رکھتی تھی۔

چچی نے اسے دیکھ کر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"آؤ حنا بھابھی، خیر تو ہے؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

حنا نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ آنکھیں گھما کر کہا،

"بس بھابھی، دل گھبرا رہا تھا، سوچا تھوڑی دیر آپ کے پاس بیٹھ لوں۔۔

پھر پلنگ کے کونے پر بیٹھتے ہی اُس کی زبان نے وہ کام شروع کیا، جس کے لیے وہ جانی جاتی تھی۔

"بھابھی شہلا، میں تو حیران ہوں،، آپ کیسے چپ رہ لیتی ہیں؟ مطلب،، آپ کے شوہر کی بھتیجی شاہانہ۔ ماشاءاللہ خوبصورت ہے، پڑھی لکھی بھی، مگر اُس کے مزاج،،، بس کیا بتاؤں، آج ہی میں نے اسے بات کرتے سنا،،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شہلا کا ماتھا سکڑا۔

"کیا کہا اُس نے؟

حنا نے سانس روک کر بات کو اور مرچ مصالحہ لگا کر پیش کیا:

"کہہ رہی تھی کہ یہاں سب لوگ صرف دکھاوا کرتے ہیں۔ بس ہر وقت اللہ اللہ کا شور، اور دل میں حسد، بغض، ایسی باتیں تو دشمن بھی نہ کرے۔"

شہلا کی آنکھوں میں چنگاری سی جاگی۔

"یہی کہتی تھی؟

ناولز کلب
Clubb of Novels

حنا نے آنکھیں بڑی کر کے مظلومیت کا لبادہ اوڑھا،

"جی جی! اور کہہ رہی تھی کہ بس میں اب کسی کے گھر نہیں جاؤں گی۔ جو عزت نہیں دیتا، اُس کے ساتھ کیسا رشتہ؟ اور تو اور، آپ کو بھی کہہ رہی تھی کہ ان کو بات کرنے کی تمیز نہیں۔"

شہلا کا دل جیسے سُلگنے لگا۔

"آج کل کی لڑکیاں،،بس پڑھ لکھ کر سمجھتی ہیں کہ وہ سب کچھ جانتی ہیں۔پرانی قدریں، رشتے ناتے،،سب پیچھے رہ گئے!"

حنا نے بات کو اور آگ دی،

"آپ ہی کچھ کریں بھابھی،،ورنہ کل کو یہ لڑکی آپ کو بھی،،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چچی نے ہاتھ اٹھا کر اُسے چپ کروایا،

"بس،،بہت سن لیا۔میں خود بات کرتی ہوں اُس سے۔یہ گھر ہے،جنگ کا میدان نہیں۔۔۔

حنا اپنی باتیں چھوڑ کر چچی کے دل میں چنگاری ڈال کر جا چکی تھی۔ اب وہ واپس اپنی طرف کے کمرے میں، پنکھے کے نیچے آرام دہ گدی پر نیم دراز، بچوں کو گود میں لیے نرم آواز میں کہانیاں سنا رہی تھی۔ جیسے اُس کی دنیا میں سب کچھ مکمل ہو،، جیسے اُس نے ابھی ابھی کوئی شطرنج جیت لی ہو۔ اور اب فتح کا سکون اس کے چہرے پر چھایا ہو۔

ادھر چچی شہلا کے اندر وہی چنگاری بھڑک کر شعلہ بن چکی تھی۔ تیز قدموں سے وہ کمرے میں داخل ہوئیں، جہاں شاہانہ اپنی ماں کے ساتھ بیٹھی تھی، کتاب کھولی ہوئی، ایک مکمل طور پر پُر سکون ماحول۔

لیکن سکون زیادہ دیر نہ ٹک سکا۔

Clubb of Quality Content

"شاہانہ،،، چچی کی چیخ جیسی آواز کمرے کے ماحول کو چیر گئی،

"تم سمجھتی کیا ہو اپنے آپ کو؟ تمیز ہے تم میں یا نہیں؟!

شاہانہ نے کتاب بند کی، نظریں اٹھائیں، اور آہستگی سے کہا،

"اوہ،، تو اب کون سی قیامت آ گئی ہے۔

ناولز کلب
Clubbing Quality Content

"کیا؟ کیا بکواس کر رہی تھی تم؟ چچی کی آواز میں خراش آ گئی تھی۔

شاہانہ نے سر کو تھوڑا سا جھکایا، جیسے بات سمجھنے کی کوشش کر رہی ہو،

"میں جو بھی 'بکواس' کرتی ہوں چچی،، آپ کے سامنے کرتی ہوں۔ ماچس کی تیلی تو کسی اور نے لگادی، اور دھواں مجھ پر چھوڑا جا رہا ہے؟

چچی آگ بگولہ ہو گئیں،

"کیا مطلب ہے تمہارا؟ تم نے میری پیٹھ پیچھے میرے خلاف زہر اگلا، اور اب تم مجھے ہی الٹا سنا رہی ہو؟

"نہیں چچی," شاہانہ نے قدرے سخت لہجے میں کہا، "زہر اُگلنے والی میں نہیں، وہ خاتون ہیں جو ابھی ابھی آپ کے کمرے سے اپنی آستین بچا کر نکلی ہیں۔ اُن کے لہجے میں جو مٹھاس ہے، وہ صرف ذائقے میں نہیں، نیت میں بھی خالص زہر رکھتی ہے۔"

شاہانہ کی ماں درمیان میں آئی،

"بس کرو شاہانہ، بات نہ بڑھاؤ۔"

شاہانہ نے ماں کی بات پر خاموشی اختیار کی، مگر اُس کی نگاہیں چچی کے چہرے پر جمی رہیں ۔ سوالیہ، پُرامن، مگر مضبوط۔

چچی کچھ لمحے خاموش رہیں، پھر ایک طنزیہ قہقہہ لگا کر بولیں،

"بس یہی سکھایا ہے تمہاری ماں نے؟ بڑوں سے زبان لڑانا؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ نے دھیمے لہجے میں جواب دیا،

"میرے ماں باپ نے حق پر کھڑا ہونا سکھایا ہے، چاہے پھر سامنے چھوٹا ہو یا بڑا۔"

کمرے کی فضاء تھم گئی۔ دیوار کے اُس پار، حنا کے بچوں کی ہنسی گونج رہی تھی۔ شاید فتح کی گونج تھی۔ شاید سکوت سے پہلے کی دھیمی گھن گرج۔۔۔

رات کا وقت تھا۔ صحن میں ہلکی ہلکی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ سب گھر والے چائے کے کپ ہاتھ میں لیے بیٹھے تھے۔ ابو، امی، آمن بھائی، زاویار، اور شاہانہ۔ موسم میں خنکی تھی، لیکن فضا میں ایک عجیب سی گھٹن چھائی ہوئی تھی، جیسے کوئی بات دلوں میں پکی ہو کر بھی لبوں تک نہ آ رہی ہو۔

کچھ لمحے خاموشی میں گزرے، پھر شاہانہ نے گہری سانس لیتے ہوئے کپ میز پر رکھا اور تھکے ہوئے لہجے میں بولی:

"یہ گھر، جیسے عذاب بن گیا ہے۔ کبھی کسی کا طعنہ، کبھی کسی کی باتوں میں زہر، کبھی نظروں کے تیر۔ ہر وقت دل کو مارنا پڑتا ہے۔ یہاں سانس لینا بھی بوجھ لگتا ہے۔"

امی نے چونک کر نظریں جھکا لیں۔ زاویار کچھ بولنا چاہتا تھا مگر رک گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ابو نے نرمی سے سر ہلاتے ہوئے کہا،

"بیٹا، ایسے تو ہر مشترکہ خاندان میں ہوتا ہے۔ جہاں لوگ اکٹھے رہتے ہیں، وہاں چھوٹی چھوٹی باتیں، غلط فہمیاں، تکراریں۔ یہ سب چلتا رہتا ہے۔ سمجھداری یہی ہے کہ انسان برداشت کرنا سیکھے۔"

شاہانہ کی نظریں ابو پر جم گئیں، جیسے دل کی شدت کو زبان پر قابو نہ رہا ہو۔ وہ بولی:

"لیکن مجھ میں وہ برداشت نہیں ہے، ابو۔ ہر دن خود کو کچلنا، ہر بات سہہ جانا، یہ بھی تو ایک طرح کی موت ہے نا؟

کمرے میں خاموشی چھا گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تب آمن بھائی نے فضا کو بدلنے کے لیے مصنوعی سنجیدگی میں مسکرا کر کہا،

"او شاہی، تُو ایسے بات کرتی ہے جیسے پورا خاندان تیرے خلاف کوئی سازش کر رہا ہو۔ تیرے چہرے کے تاثرات دیکھ کر بندہ ہنستے ہنستے مر جائے۔"

پھر اُس نے سرائیکی میں ہنستے ہوئے چھیڑا،

اگر بندے اچ برداشت نہ ہووے تا شادی کرتے بندہ الگ ونج بہاوے،

(اگر بندے میں برداشت نہ ہو تو شادی کر کے الگ جا بیٹھے)

سب بے اختیار ہنس پڑے، لیکن شاہانہ کی آنکھوں میں ایک چپ سی ٹھہر گئی۔

Clubb of Quality Content

ابو نرمی سے بولے،

"بیٹا، زندگی میں سکون ہمیشہ تنہائی سے نہیں ملتا۔ بعض اوقات شور سے جینا سیکھنا بھی ایک ہنر ہوتا ہے۔"

شاہانہ نے ایک گہری سانس لی، جیسے دل کی گھٹن اندر ہی دفن کی ہو، اور پھر دھیرے سے بولی،

"کاش دل اتنا مان لیتا، جتنا دماغ سمجھاتا ہے۔"

یہ کہہ کر وہ خاموشی سے اٹھ کر کمرے کی طرف چل دی، اور دروازے کی ہلکی سی چرچراہٹ کے ساتھ وہ لمحہ بند ہو گیا۔۔۔

۔۔۔۔

اگلی صبح سورج ابھی پوری طرح سے نکل چکا تھا کہ امی نے کمرے میں آ کر کہا,

"شاہانہ، چلو بیٹا، تمہاری آنٹی کے گھر چلتے ہیں، کافی دن ہو گئے ملے ہوئے۔"

شاہانہ نے تکیے سے سر اٹھایا، آنکھوں میں ناگواری تھی۔

"امی، میں نے نہیں جانا۔ آپ کو پتا ہے نا مجھے وہاں عجیب سا لگتا ہے۔۔

امی نے کچھ توقف کے بعد نرم لہجے میں کہا،

"بس تھوڑی دیر کے لیے چلیں، پھر واپس آجائیں گے۔ اُن کا بھی دل خوش ہو جائے گا، اور رشتے نبھانا بھی ضروری ہوتا ہے۔"

شاہانہ نے گہری سانس لی، جانتی تھی کہ انکار بے کار ہے۔ چند لمحوں بعد وہ تیار ہو کر نکل چکی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آنٹی کا گھر صاف ستھرا، بڑا اور ظاہر میں دینداری کی جھلک لیے تھا۔ در و دیوار، قیمتی پردے، نئے فرنیچر۔ سب کچھ نئی امیری کی چمک لیے ہوئے۔

لیکن جیسے ہی دروازہ کھلا، اندر سے ایک بلند آواز آئی۔ کسی کو ڈانٹنے اور رونے کی آواز۔ امی نے پریشانی سے اندر قدم رکھا اور شاہانہ پیچھے پیچھے۔

سامنے ہی آنٹی اپنی بہو پر چیخ رہی تھیں، اُس کے ہاتھ پکڑ کر زور سے جھٹکا دیا،

" کتنی بار کہا ہے کہ میرے طریقے سے چلا کرو! تمہاری ماں نے کچھ نہیں سکھایا کیا؟

Clubb of Quality Content

امی دوڑ کر بیچ میں آئیں، "بس کریں، کیا ہو گیا ہے؟ بچے ہیں، غلطی ہو گئی ہو تو آرام سے سمجھائیں۔"

آنٹی کا چہرہ غصے سے سرخ ہو چکا تھا، لیکن امی کی موجودگی پر انہوں نے ہاتھ پیچھے کر لیے۔ بہو روتے ہوئے اندر کے کمرے کی طرف بھاگ گئی۔

امی نے آنٹی کا ہاتھ تھاما، اُنہیں صوفے پر لے جا کر بٹھایا اور نرمی سے کہا،

"سب خیر ہو، بس تھوڑا صبر کریں۔ آپ کی زبان میں وزن ہے، ہاتھ اٹھانے کی کیا ضرورت؟"

آنٹی جمیلہ گہری سانس لیتے ہوئے بیٹھ گئیں۔ پھر تھوڑی دیر بعد اُن کا لہجہ بدل گیا، اور وہ گویا ہوئیں،

Clubb of Quality Content

"اصل میں نا، ہم تو اب اللہ کے فضل سے کافی آگے آچکے ہیں۔ بڑے لوگ، بڑے مزاج۔ ہماری بہو غریب گھر کی ہے، سمجھنے میں وقت لگے گا۔۔

پھر وہ اپنی زندگی کے قصے، بیٹیوں کے مہنگے کورس، بیٹے کے بزنس، اور زیوروں کے تذکرے میں کھو گئیں۔ امی چپ چاپ سنتی رہیں، جبکہ شاہانہ ایک کونے میں خاموشی سے بیٹھی رہی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دوپہر کا وقت ہو چکا تھا۔ ایل ای ڈی پر ڈرامہ چل رہا تھا۔ سب عورتیں بیٹھ کر دیکھ رہی تھیں، حتیٰ کہ آنٹی بھی بہو کو قریب بٹھا چکی تھیں، جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

ایک منظر پر ہنسی آئی تو سب ہنسنے لگیں۔ پھر آنٹی نے اچانک شاہانہ کی طرف دیکھا،

"تم تو بولتی ہی نہیں کچھ،بالکل چپ چپ سی ہو۔۔

شاہانہ نے نرمی سے مسکرا کر فقط سر ہلایا۔لیکن دل میں خاموشی سے کہا،

"اب انھیں کیا پتہ میں Omnivert ہوں،اور صرف وہ بات کرتی ہوں جس میں میرا دل لگے۔۔مینگ لیس کنورسیشنز سے مجھے الجھن ہوتی ہے۔۔

دوپہر کی گھڑی میں ایل ای ڈی پر وہ مشہور ڈرامہ چل رہا تھا۔ڈرائنگ روم میں ایک ہلکا سا پنکھا چل رہا تھا،جس کی آواز خاموشی کو چیرتی جا رہی تھی۔صوفوں پر آنٹی،اُن کی دو بیٹیاں اور سب سے چھوٹی نازنین بیٹھی تھیں،جبکہ شاہانہ اپنی ماں کے ساتھ قدرے کنارے پر بیٹھی

تھی۔ سب کی نظریں اسکرین پر جمی تھیں جہاں ایک ساس اپنی بہو کو تھپڑوں سے پیٹ رہی تھی، گالیاں دے رہی تھی، اور ڈرامے کی موسیقی دردناک ہو چکی تھی۔

"ہائے اللہ!" آنٹی نے افسوس میں گردن ہلائی، "یہ کیا زمانہ آ گیا ہے؟ بہو کو جان سے مار ڈالیں گے کیا؟

"انسانیت ہی ختم ہو گئی ہے!" اُن کی بیٹی مہوش بولی، "بس اب ایسے ہی ظلم ہوتے ہیں گھروں میں۔"

"ہاں، اور ان جیسے لوگوں کی وجہ سے ہی تو ہمارا معاشرہ خراب ہو رہا ہے۔" نازنین نے فوراً جملہ مکمل کیا، جیسے زبان پر پہلے سے رکھا ہو۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

شاہانہ نے سب کو حیرت سے دیکھا، جیسے الفاظ اُسے چھو کر نکل گئے ہوں۔ وہ اُنہی خواتین کو دیکھ رہی تھی جنہوں نے کچھ دیر پہلے اپنی بہو پر ہاتھ اُٹھایا تھا، اور اب اسکرین پر نظر آتے کردار کو ظالم قرار دے رہی تھیں۔

وہ خاموش رہی، بس ہلکی سی مسکراہٹ اُس کے لبوں پر آئی، وہی جو بولنے سے بہتر ہوتی ہے۔ اُس کے دل میں ایک خیال آیا،

"Irony"

یہی وہ لفظ ہے، جو لوگ خود ظلم کریں، وہی ظالموں پر لعنت بھیجیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آنٹی کی نگاہ اُس پر پڑی، فوراً بولیں، "تم تو کچھ بولتی ہی نہیں، بالکل خاموش سی ہو، طبیعت تو ٹھیک ہے؟"

شاہانہ نے نرم لہجے میں کہا، "جی ٹھیک ہوں۔ بس کچھ چیزیں بس دیکھنے اور سمجھنے کی ہوتی ہیں، بولنے کی نہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آنٹی کچھ سمجھی، کچھ نہیں،، لیکن وہ مسکرا کر رہ گئیں۔

اور شاہانہ دل میں سوچتی رہی،،

"Irony is when the screen shows what the room hides."

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شام کا وقت تھا۔ اندھیرا دھیرے دھیرے پورے گھر کو اپنی چادر میں سمیٹ رہا تھا۔ شاہانہ اور اُن کی امی آچکی تھیں۔ گھر میں آتے ہی ایک سکھ کا سانس لیا شاہانہ نے۔ جوتے اتارتے ہوئے بولی،

"یا اللہ، تیرے لاکھ لاکھ شکر کہ ہم واپس اپنے اصلی گھر آ گئے،،

امی نے وضو کرنے کا ارادہ کیا، جبکہ شاہانہ سیدھی صحن میں رکھی چارپائی پہ آ بیٹھی، جہاں امن بھائی موبائل دیکھ رہے تھے۔

"امن بھاااائی،،، شاہانہ نے شرارت سے آواز کھینچ کر دی۔

Clubb of Quality Content

"جی محترمہ؟ آج اتنی شوخی؟" امن بھائی نے مسکرا کر کہا۔

"بس کیا بتاؤں، امی کے رشتے دار نہ ہو گئے، نیا سیزن ہو گیا نیٹ فلیکس کا،،، ہر قسط میں نیا کردار، نیا موڈ، نیا ڈرامہ!" شاہانہ نے قہقہہ لگایا۔

امن نے مسکراتے ہوئے سر اُٹھایا، "آج تمہاری ٹون بتا رہی ہے کہ یا تو ایوارڈ سیریمنی دیکھ آئی ہو یا خود کوئی ٹرافی جیت کر آئی ہو۔"

شاہانہ نے آنکھیں گھما کر کہا،

"امی کے رشتے دار،، اللہ بخشے اُن کے مینرز کو! کمال کے لوگ ہیں، بھائی، جیسے ہر بندہ اپنے ڈرامے کا رائٹر اور ہیرو ہو۔"

اماں کچن سے نکلتیں ہوئیں گھور کر دیکھا، اماں کچن میں چائے بنانے لگیں، مگر سن سن کر آنکھیں گھما رہی تھیں۔

شاہانہ نے آنکھ مار کر امان کو دیکھا،

"امی کا کیا ہے، اُنہیں تو سب ٹھیک لگتا ہے۔ مجھے تو لگا میں کسی ایوارڈ شو کی اوڈینس بن گئی تھی۔ آنٹی کی ایکٹنگ ایسی کہ لگے وہ آسکر لینے والی ہیں۔"

امن بھائی کی ہنسی نکل گئی، "کیا ہوا؟ بتاؤ تو سہی؟"

شانہ نے ہنستے ہنستے کہنا شروع کیا:

"بھائی، آنٹی کی بہو جب کچن میں نمک زیادہ ڈال بیٹھی تو کیا قیامت ٹوٹی، آپ کو پتا بھی نہیں،، قسم سے لگ رہا تھا کہ وہ بہو نے نمک نہیں، کوئی بم پھوڑ دیا ہو۔ آنٹی نے چیخ چیخ کے اسے ایسے گھورا جیسے،،

she's the villain of the entire season،،،

شاہانہ نے چائے کا کپ اُٹھایا اور مزے سے بولی،

"بھائی، آنٹی کچھ دیر پہلے اپنی بہو کو مار رہی تھیں،،،اور پھر ساتھ ساتھ ٹی وی پر ساس بہو کا ڈرامہ دیکھ کے اُس میں بھی لعنت بھیج رہی تھی۔ جس میں ساس اپنی بہو کو مار رہی تھی،اور اُن کی بیٹیاں؟ ہر گھر کی بہو کی سچی کہانی اُن کے پاس موجود تھی،،، جیسے وکی پیڈیا ہوں!"

امی نے پھر گھور کر دیکھا،

امن کی ہنسی چھوٹ گئی،"اور؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اور یہ کہ،،جب ٹی وی پر ساس اپنی بہو کو پیٹ رہی تھی نا، تو آنٹی بولیں:'ہائے ہائے، کیا دور آ گیا ہے،لڑکیوں پہ ظلم ہو رہا ہے،،اللہ رحم کرے،،

شاہانہ نے آنکھیں پھیلائیں اور امن بھائی سے بولی:

"بھائی! میں انہیں حیرانی سے دیکھتی رہی، دل میں کہا: 'آنٹی، پلیز،، آپ کی بہو تو خود بھی شاید اسی وقت بندھی ہوئی تھی چولہے کے ساتھ،،، اس پہ بھی تو ظلم ہوتا ہے۔

امی نے کچن سے جھانکا، "شاہانہ، کچھ تو خیال کرو، اپنے گھر والوں کی عزت بھی ہوتی ہے۔

"شاہانہ، کچھ زیادہ ہی ہو رہا ہے اب،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ نے ہنستے ہوئے کہا،

"امییی،،، بس باتیں کر رہی ہوں، سچ میں، مزہ آرہا تھا۔ اب آپ ہی بتائیں، جو خود اپنی بہو کو چیخ چیخ کر مارے، اور ٹی وی پہ دیکھ کر بولے، 'ہائے دیکھو کتنے ظالم لوگ ہیں،، اسے کیا کہتے ہیں؟"

امن نے قہقہہ لگا کر کہا،

ڈبل سٹینڈرڈز کا ایوارڈ آنٹی کو جاتا ہے،،،

سب کی ہنسی چھوٹ گئی، یہاں تک کہ اماں بھی مسکرا گئیں، اگرچہ تھوڑا شرماتی ہوئیں بولیں،

"بس کرو اب، تم دونوں بھی حد کرتے ہو۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ نے دل میں سوچا،

"اب یہ ہنسی ہی تو ہے جو ان تلخ حقیقتوں کو جھیلنے کا حوصلہ دیتی ہے۔۔۔

رات کا وقت تھا۔ سب گھر والے روم میں جمع تھے۔ چارپائیوں پر بیٹھے کوئی چائے پی رہا تھا، تو کوئی بس یونہی موبائل گھما رہا تھا۔ ہلکی ہلکی باتوں کا شور، مہک دار چائے اور چھت پر چلتی ہوا کا ہلکا سا شور ماحول کو مزید پُر سکون بنا رہا تھا۔

شاہانہ نے ایک لمبا سانس لے کر جیسے دل کی بات زبان پر لائی،

"بھائی،،،!"

اس کی آواز میں خوابوں جیسا کچھ تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زاویار جو موبائل پر سکرول کر رہا تھا، چونک کر بولا،

"ہوں؟

شاہانہ نے سیدھے ہوتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا،

"ہم اپنے گھر کی کنسٹرکشن کب شروع کروائیں گے؟

زاویار نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا،

"کیوں؟اچانک یہ خیال؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ نے جیسے بچپن کی ضد دہراتے ہوئے کہا،

"مجھے اپنا الگ کمرہ چاہیئے۔وہ بھی اوپر والا۔بالکونی والا،چھوٹا سا ٹیرس ہو،جہاں میں شام کو بیٹھ کے چائے پی سکوں۔پردوں کے ساتھ جھومتے خواب،اور سفید فیری لائٹس لگے ہوں۔

ابھی وہ خوابوں میں ہی تھی کہ درمیان میں امن بھائی نے زور سے قہقہہ لگایا،

"ہاں ہاں، میں سب کچھ بنوا دوں گا،، بس مجھے وزیرِ اعظم بننے دو۔

سب کے قہقہے چھت تک جا پہنچے۔ شاہانہ نے آنکھیں مٹکائیں،

"آپ جیسے بے کار انسان کو تو چوکیدار کی نوکری بھی نہ ملے۔۔

اماں نے چائے کا کپ رکھتے ہوئے مصنوعی ناراضی سے کہا،

"استغفر اللہ، یہ کیا زبان ہے بچوں کی،،

شاہانہ نے ہنستے ہوئے جواب دیا،

"امی، یہ صرف موڈرن لو (love) ہے بھائی بہنوں کا،،

Clubb of Quality Content

زاویار نے سر جھٹکا،

"تمھارا کمرہ تو بنے گا، لیکن شرط ہے، تم خود اس کی صفائی کرو گی۔۔

شاہانہ نے آنکھیں پھیلا کر کہا،

"ہائے! شرطیں تو دشمن لگاتے ہیں،، آپ تو بھائی ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

امن نے ایک بار پھر طنزیہ انداز میں کہا،

"بس اب جلدی سے میپ تیار کرالو، میرا تو ڈیزائن تیار ہے۔ تمھارا کمرہ مون بیس جیسا ہو گا۔۔

سب کے قہقہے ایک بار پھر کمرے میں گونجنے لگے۔

"خواہشیں کچھ بھی ہوں، اگر ہنسی بکھری ہو ہر کونے میں،، تو وہ گھر محل سے کم نہیں ہوتا۔۔۔

۔۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

صبح کا وقت تھا، سورج کی نرم روشنی صحن کی اینٹوں پر پڑ رہی تھی۔ پرندے چہک رہے تھے اور باورچی خانے سے پراٹھے اور چائے کی خوشبو اٹھ رہی تھی۔ سب افراد ناشتہ کرنے میں مصروف تھے۔ ہنسی مذاق کی ہلکی ہلکی آوازیں ماحول کو زندہ رکھے ہوئے تھیں۔

اتنے میں دروازے سے ثانیہ اپنی ماں کے ساتھ اندر داخل ہوئی۔ سفید سوٹ میں لپٹی ثانیہ، شیشہ جیسی شخصیت اور نرگس جیسی آنکھیں لیے، دھیرے دھیرے چلتی ہوئی ناشتہ گاہ تک آئی۔

امی نے خوشدلی سے کہا،

"آ گئے آپ لوگ! آؤ ثانیہ، شاہانہ تمھارا انتظار کر رہی تھیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زاویار جو پراٹھے میں چٹنی لپیٹ رہا تھا، فوراً سنبھل کر اٹھا اور مؤدبانہ انداز میں سلام کیا،

"السلام علیکم مامی جان،،

مامی نے محبت سے سر پر ہاتھ پھیرا،

"وعلیکم السلام بیٹا، تم تو اب بہت سلم سمارٹ ہو گئے ہو، سارا شوروم سنبھالنے کا اثر لگ رہا ہے۔"

زاویار مسکرا کر نظریں چراتا ہوا ثانیہ کو ایک معنی خیز نظر ڈالتا ہے، ثانیہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ پلکیں جھکا لیتی ہے۔

"امی، میں شوروم جا رہا ہوں، کلائنٹس آنے والے ہیں۔"

کہہ کر وہ جلدی سے باہر نکلتا ہے، جیسے کوئی بات ادھوری چھوڑ کر چلا گیا ہو۔

ثانیہ اور شاہانہ، دونوں لڑکیاں اب کمرے میں چلی جاتی ہیں۔ اور اُدھر صحن میں، مامی اور امی باتوں میں مصروف ہو جاتی ہیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مامی صحن کا جائزہ لیتے ہوئے کہتی ہیں:

"شانزہ اب تو اپنے گھر کی تھوڑی ترتیب کر لو۔ دیکھو نا، ہر چیز ادھر اُدھر بکھری ہے، نہ کوئی خاص سیٹنگ ہے، نہ کوئی ڈرائنگ سپیس۔۔

امی ہنستے ہوئے جواب دیتی ہیں،

"ہاں بھابی، بس ذرا زاویار کا شوروم پوری طرح چلنے لگے، پھر ان شاء اللہ سب کچھ سوچیں گے۔"

مامی نے چائے کی چسکی لی،

"زندگی انتظار میں نہ گزر جائے، کبھی کبھی خوابوں کو کھینچ کر حقیقت بنانا بھی پڑتا ہے۔"

کمرے میں شاہانہ اور ثانیہ آمنے سامنے بیٹھی تھیں۔ کمرے میں ہلکی نیلی روشنی تھی،اور کھڑکی سے آتی ہوا کمرے میں ایک خوابناک خاموشی بھر رہی تھی۔

ثانیہ نے آنکھیں مٹکاتے ہوئے کہا،

"یار شاہانہ!تم اتنی سیدھی سادھی کیوں ہو؟وہاں یونی ورسٹی کہاں،تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ میرے ساتھ چلو،میں نئے ایڈمیشن دلوادوں گی،لاہور میں،مزہ آئے گا،،

شاہانہ نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

"میں بس اپنی پڑھائی مکمل کرنا چاہتی ہوں،،،جہاں سے بھی ہو،

ثانیہ نے ہنستے ہوئے ہوئے کہا،

"اتنی معصوم بن کر رہنا بند کرو،باہر نکلو!باہر کی دنیا دیکھو،وہاں کیا گلیمر ہے، کیا آزادی ہے، کیا لوگ ہیں،،

شاہانہ نے مسکراتے چہرے کے پیچھے ایک خاموش سوال چھپا رکھا تھا۔وہ کھڑکی کی طرف دیکھنے لگی،جہاں روشنی کا ایک ٹکڑا اس کی کتاب پر پڑا تھا۔جیسے کوئی اسے یاد دلا رہا ہو کہ کچھ خواب اندر سے آتے ہیں،باہر سے نہیں۔۔۔۔

Clubb of Quality Content

۔۔۔۔

رات کا وقت تھا۔ گھر میں سکون سا پھیلا ہوا تھا۔ شمعوں کی روشنی میں دیواروں کے سائے جھومتے تھے۔ زاویار، آمن، ابو اور امی سب کمرے میں بیٹھے تھے۔ اتنے میں شاہانہ خاموشی سے چلتی ہوئی آئی، آنکھوں میں کوئی الجھن سی تھی۔

شاہانہ نے ہلکی آواز میں کہا،

"ابو،، زویار بھائی،، مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سب نے چونک کر اُسے دیکھا۔ آمن نے مزاحیہ انداز میں کہا،

"یہ اتنی سنجیدہ کیوں ہو گئی ہو، لگتا ہے کوئی پرپوزل دینے والی ہو۔۔

شاہانہ نے اُسے گھور کر دیکھا اور کہا،

"سنجیدہ بات ہے آمن بھائی،،میں یونیورسٹی سے پڑھنا چاہتی ہوں،باہر جانا چاہتی ہوں۔"

خاموشی چھا گئی۔

ابو نے پل بھر کے لیے اُسے دیکھا،پھر دھیرے سے بولے،

"تم آج تک تو گھر سے اکیلی کہیں گئی نہیں بیٹا،،وہاں سب کو کیسے فیس کرو گی؟نئی دنیا،نئے لوگ؟

Clubb of Quality Content

شاہانہ نے گہرا سانس لیا اور نرمی سے کہا،

"ابو، سمجھنے کے لیے باہر جانا ضروری ہوتا ہے۔ سانیہ بھی ہے میرے ساتھ، اور میری اسکالرشپ بھی لگ گئی ہے۔ اگر باہر نکلوں گی، دیکھوں گی، سمجھوں گی، تبھی کچھ بن پاؤں گی۔

امی نے خاموشی سے بیٹی کی آنکھوں میں عزم دیکھا۔ زاویار نے نظریں جھکائیں، جیسے کچھ سوچ رہا ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آمن نے شرارت سے کہا،

"چلو شکر ہے! ہماری یہ سادہ سی بہن بھی بغاوت پر اتر آئی ہے۔"

ابو نے کچھ دیر خاموشی کے بعد سر ہلایا،

"ٹھیک ہے، اگر تم نے فیصلہ کر لیا ہے۔ تو ہم تمھارے ساتھ ہیں۔ لیکن ایک بات یاد رکھنا ۔ خود کو کبھی تنہا مت سمجھنا، ہر قدم سوچ سمجھ کر رکھنا۔"

زاویار نے نرمی سے کہا،

"اور ہر ہفتے رپورٹ دینی ہو گی، سمجھیں تم؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ مسکرائی، جیسے کسی رکاوٹ کا بند دروازہ کھلا ہو۔

"جی بھائی، پرومس۔۔۔

امی نے اُس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ دل میں ایک ہلکی سی فکر ضرور جاگی، مگر بیٹی کی آنکھوں کا عزم بھاری تھا۔۔۔

نئی دنیا،، نئی زندگی،،

شاہانہ کو کیا معلوم تھا کہ یونیورسٹی کے گیٹ کے اُس پار، صرف علم نہیں۔ ایک نیا سفر اُس کا منتظر ہے۔

وہ لمحہ بس آغاز تھا۔ جہاں خواب، دھڑکن اور تقدیر آپس میں ملنے والے تھے۔

کبھی کبھی انسان ایک دروازہ کھولتا ہے، اور پوری زندگی کا راستہ بدل جاتا ہے۔

اُسے کیا خبر تھی کہ اس راہ پر کچھ بچھڑنے والے ہوں گے، اور کچھ ایسے ملنے والے،،، جو ہمیشہ کے لیے دل کا حصہ بن جائیں گے۔۔۔۔

فجر کا وقت تھا۔ آسمان ابھی پوری طرح روشن نہیں ہوا تھا۔ پرندے جاگ چکے تھے، مگر گھر کی فضا خاموش تھی، جیسے ہر دیوار دل تھامے کھڑی ہو۔

شاہانہ نے چپکے سے اپنا بیگ کندھے پر ڈالا۔ ثانیہ اور عنایہ باہر گیٹ پر انتظار کر رہی تھیں۔ زاویار نے گاڑی اسٹارٹ کر دی تھی، لیکن وہ خود کمرے کے دروازے پر ساکت کھڑی تھی۔

امی کی نم آنکھوں میں بہت کچھ تھا۔ فخر، خوف، دعائیں، اور وہ خالی پن جو صرف ماں ہی جان سکتی ہے۔

ابا دروازے کے پاس کھڑے، چپ تھے، جیسے لفظوں نے ساتھ چھوڑ دیا ہو۔

بس ایک دعائیہ ہاتھ، اور آنکھوں میں وہ مان جو سب کہہ گیا۔

ناولز کلب

شاہانہ نے آہستہ سے قدم بڑھایا، امی کے گلے لگی، اور صرف اتنا کہا،

امی،،، بس دعا کرتی رہنا۔

امی کی آواز لرزتی ہوئی نکلی،

رب تجھے اپنے حفظ و امان میں رکھے۔

زاویار نے بظاہر بے فکری سے کہا،

چلو جی، ورنہ کلاس سے پہلے تم لوگ لاہور کی ٹریفک میں فیل ہو جاؤ گی!"

Clubb of Quality Content

شاہانہ ہلکے سے مسکرائی، اور پھر امی کے ہاتھوں کو آخری بار چوما۔

سب سے گلے مل چکی، بس امن بھائی رہ گئے تھے۔

اندر گئے تو وہ ہمیشہ کی طرح سٹائلش کپ میں چائے لے کر بیٹھا تھا، جیسے کوئی بڑی بزنس میٹنگ چل رہی ہو۔

شاہانہ نے ہاتھ کمر پر رکھ کے کہا،

تو جناب چائے نوشی میں مصروف ہیں، اور بہن جا رہی ہے نئے سفر پر؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

امن نے چائے کی چسکی لے کر بڑی سنجیدگی سے کہا،

سوچا تھا تمھیں الوداع کہنے سے پہلے آخری بار سکون سے چائے پی لوں، ورنہ اب تو گھر میں تمھاری چیخیں ہی گونجیں گی ویڈیو کالز پر۔۔

شاہانہ ہنسی،اور بولی،

ویڈیو کال پہ نظر مت آنا، آپ کی حالت دیکھ کے دوست کہیں گے یونیورسٹی نہیں، جنگل سے آئی ہوں!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

امن نے ناک سکوڑ کر کہا،

اور تمھیں دیکھ کے لوگ کہیں گے، لاہور والوں کو خان پور کی لڑکی نے ڈرا دیا۔

ابو نے پیچھے سے آواز دی،

دونوں بہن بھائی بس کر دو! گاڑی آنے والی ہے۔ وہ انتظار کر رہے ہیں۔

شاہانہ نے جلدی سے بیگ اٹھایا اور امن کی طرف بڑھی،

اچھا سنو، آپ کے فون میں میں نے اپنی ایک تصویر سیٹ کر دی ہے،، جب یاد آئے تو دیکھ لینا۔

Clubb of Quality Content

امن نے بے ساختہ قہقہہ لگایا،

کیا زبردستی کی یادگار چھوڑ گئی ہو، فون ہینگ ہو جائے گا تمھاری سیلفی سے۔۔

شاہانہ نے جاتے جاتے اس کے کندھے پر ہلکی سی چپت ماری،

چلو بھائی، آپ کا مشورہ لے کر میں نے لاہور جانے کا فیصلہ نہیں کیا، ورنہ یہی کہیں گلی میں ہی رک جاتی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

امن نے دور سے ہاتھ ہلایا،

بس کھانے کا خیال رکھنا، اور ہاں،، تصویریں نہ کھینچنا اتنی، کہیں لاہور والے سڑکوں پر دھرنا نہ دے دیں' حُسن کے سیلاب کے خلاف۔۔

شاہانہ نے ہنستے ہوئے گاڑی میں قدم رکھا،

اور گاڑی جیسے ہی چلی۔

امن نے دھیرے سے کہا،

جا بہن، جیت کے آنا۔ پر فون ہر روز کرنا، ورنہ شکایت آجائے گی ہماری،،

کہ لاہور والوں نے ہماری خوش مزاج لڑکی کو سنجیدہ بنا دیا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اب وہ جا رہی تھی. اپنے خوابوں کے پیچھے،

مگر ایک حصہ دل کا وہیں چھوڑ کر۔۔

بس کی کھڑکی سے باہر نظر آتے مناظر جیسے فلمی پردے پر بدلتے جا رہے تھے۔ درختوں کی قطار، بڑے بڑے سائن بورڈ، آسمان سے جھانکتی روشنی، اور لوگوں کی بھیڑ... شاہانہ کی آنکھوں میں ایک الگ ہی چمک تھی۔

وہ آہستہ سے بولی،

سنا تھا لاہور دلوں کا شہر ہے۔۔اور میرے دل کو تو ویسے ہی لاہور پسند ہے۔

ثانیہ نے منہ بنا کر کہا،

ہاں ہاں، اور تمہارا دماغ؟ وہ بھی یہی کہیں چھوڑ دینا؟

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

عنایہ نے ہنستے ہوئے کہا،

بس اب یونیورسٹی پہنچنے دو،دل بھی جائے گا،دماغ بھی،،اور وقت بھی۔

شاہانہ کھڑکی سے باہر دیکھتی رہی۔ گھومتے ہوئے لاہور نے جیسے اسے بانہوں میں لے لیا ہو۔

Clubb of Quality Content

اک عجیب سی پہچان، جیسے برسوں پہلے یہاں کی ہو،اور اب لوٹ آئی ہو۔

گاڑی جیسے ہی ہاسٹل کے باہر رکی، عمارت کی سادگی اور باہری شور شرابے نے الگ ہی احساس دیا۔

لڑکیاں آجا رہی تھیں، کوئی ہنسی مزاق میں، کوئی روتی ماں سے لپٹی ہوئی،

اور کچھ ایسے جیسے زندگی کا ایک نیا ورق پلٹ رہا ہو۔

ثانیہ نے بیگ اٹھاتے ہوئے کہا،

اب شروع ہوتا ہے اصل امتحان۔ خود کو سنبھالنے کا۔۔

Clubb of Quality Content

عنایہ نے ارد گرد دیکھتے ہوئے کہا،

واہ، یہ تو فلمی سین لگ رہا ہے! پڑھائی آزادی،،، اور نیند کا قتل۔

ہاسٹل میں داخل ہوتے ہوئے ایک اچھے سائز کا کمرہ ملا۔

تین پلنگ،ایک اسٹڈی ٹیبل،اور ایک کھڑکی جس سے سورج کی ہلکی روشنی اندر آتی تھی۔

شاہانہ نے بیگ رکھا،اور خاموشی سے کھڑکی کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی۔

یہ وہ کھڑکی ہے جہاں سے اب میں اپنی نئی زندگی دیکھوں گی،،

نئی دعائیں،نئے سوال۔۔۔

Clubb of Quality Content

کمرہ ابھی کچا سا محسوس ہو رہا تھا, جیسے کسی نے بس خالی دیواروں کو بند کر دیا ہو۔ بیگ رکھے گئے تھے، بستر ابھی تک لپیٹے ہوئے تھے، اور کھڑکی سے ہلکی سی رات کی روشنی اندر آ رہی تھی۔

شاہانہ نے سست قدموں سے کمرے کا ایک چکر لگایا،

دیوار پر ہاتھ پھیرا۔ جیسے نئے گھر سے پہچان لینے کی کوشش ہو۔

پھر نظریں اپنی دو ساتھیوں پر پڑیں، ثانیہ جو بار بار موبائل کا نیٹ ورک چیک کر رہی تھی، اور عنایہ جو بیگ سے چادر نکال کر بستر پہ پھیلا رہی تھی۔

"یہ زندگی ہے، یا کوئی نیا امتحان؟" شاہانہ نے دل میں سوچا۔

"امی ابھی تک جاگ رہی ہوں گی، اور ابا کی رات کی چائے، ایک ساتھ ں بیٹھنا،، اس کے اندر ایک خاموش دھڑکن تیز ہوئی۔

عنایہ نے آہستہ سے کہا،

" کمرہ تو سادہ ہے، مگر ہم سب خواب ساتھ لائے ہیں۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ثانیہ نے ہنستے ہوئے جواب دیا،

"بس دعا کرو یہ خواب یہاں پکے ہو جائیں، کچے نہ رہ جائیں۔

پھر تینوں نے ایک ساتھ اپنا بستر بچھایا۔ جیسے تین خواب اپنا گوشہ لے رہے ہوں۔ جیسے تین دل، ایک نئی کہانی کے پہلے صفحے پر ہاتھ رکھ رہے ہوں۔

رات دیر تک باتیں چلتی رہیں۔ کبھی زور سے ہنسنا، کبھی اچانک خاموش ہو جانا، کبھی گھر کی یاد، کبھی یونیورسٹی کے تصور میں گم ہو جانا،،،

"پہلی رات،، نئی زندگی،، تین دل، ایک چھت کے نیچے،،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

صبح کی روشنی ابھی دھیرے دھیرے کمرے میں اتر رہی تھی۔

کھڑکی کی جالیوں سے سُرخی مائل کرنیں چپ چاپ اندر داخل ہو رہی تھیں۔ جیسے قدرت خود نئی صبح کا استقبال کر رہی ہو۔

شاہانہ کی آنکھ کھلی،اُس کی آنکھوں میں نیند کم تھی۔

اُس نے بستر سے اٹھ کر خاموشی سے وضو کیا،اور کمرے کے ایک کونے میں جائے نماز بچھا لی۔

نماز کے دوران اُس کے لبوں پر کوئی دعائیں تھیں،،اپنی تعلیم کے لئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نماز کے بعد اُس نے پلٹ کر ثانیہ اور عنایہ کو دیکھا۔دونوں گہری نیند میں تھیں۔

مسکرا کر بولی،

"اٹھو بی بیو!پہلی کلاس کے لیے لیٹ ہوئے تو پہلا تاثر ہی غلط جائے گا۔

عنایہ نے لحاف میں سے بس ہاتھ نکال کر جواب دیا،

"پہلا تاثر؟ نیند بھی تو ضروری ہے، ورنہ پڑھائی میں فیل ہو جائیں گے۔

ثانیہ نے آنکھ کھولے بغیر کہا،

"چائے بنا لو تو اٹھ جاؤں؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ ہنس دی، "چائے تو یونی میں ہی ملے گی، ابھی صرف جلدی جلدی تیار ہو لو۔

تیاری شروع ہوئی۔

ثانیہ اور عنایہ نے کیجوئل کپڑے پہنے،ڈوپٹہ سر پر رکھا،اور لپ اسٹک کے مختلف شیڈز پر بحث کرنے لگیں۔

جبکہ شاہانہ خاموشی سے آئینے کے سامنے بیٹھی اپنا ہلکا سا نقاب سیٹ کر رہی تھی،جسے اُس نے کچھ دن پہلے ہی اپنانا شروع کیا تھا۔

"یار شاہانہ،تم نے نقاب کرنا شروع کر دیا ہے،عنایہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ نے نرمی سے جواب دیا،

ارے نہیں بس ایسے ہی دل چاہا تو کر لیا،جب کھاتی پیتی ہوں کہیں باہر تو ویسے ہی اتار دیتی ہوں،

تینوں تیار ہو کر نیچے آئیں، گیٹ سے باہر نکلیں، سڑک پر یونی کی جانب قدم بڑھے۔

لاہور کی صبحی ہوا میں وہ کچھ خاص تھا،،

جیسے شہر اُنہیں خوش آمدید کہہ رہا ہو۔

اور پھر۔ وہ لمحہ آیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گیٹ پر پہنچ کر آنکھیں جمی رہ گئیں اُس بورڈ پر۔

جس پر سنہری الفاظ میں لکھا تھا:

"University of Lahore"

جب گیٹ کے اندر قدم رکھا، تو یوں لگا جیسے کوئی اور دنیا شروع ہو گئی ہو۔

ہر طرف صاف ستھری راہیں، ہرے بھرے لان، خوش رنگ پھول،

اور بڑے بڑے اکیڈمک بلاکس۔ جن پر شیشے کی دیواروں سے سورج کی کرنیں جھلملا رہی تھیں۔

شاہانہ نے نظریں گھما کر چاروں طرف دیکھا۔

ایک طرف نیا سا کیفے ٹیریا، جہاں موڈرن طلبہ کوفی کپس لیے بیٹھے تھے۔ کچھ ہنسی مذاق، کچھ لیپ ٹوپ پر جھکے۔

دوسری طرف سوسائیٹز کے posters،

“Debate Competition,”

“Dramatic Society Auditions,”

”.“Join Islamic Circle ۔Weekly Talks

"یار!"عنایہ نے آنکھیں پھیلائیں،

"یہ یونی ہے یا کوئی ڈرامہ سیٹ،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ثانیہ نے سن گلاسس اوپر کر کے ارد گرد دیکھا،

"Look at that guy ،

یہ تو کسی K-drama کا ہیرو لگ رہا ہے!"

عنایہ پھر شوخی سے بولی،

"don’t fall in love at first sight, okay?"

شاہانہ مسکرا کر خاموش رہی، لیکن دل اندر سے بہت کچھ بول رہا تھا،

یقین، جھجھک، خوشی، اور تھوڑا سا ڈر۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ تینوں چلتی گئیں۔

راستے میں لڑکوں اور لڑکیوں کے گروپس نظر آتے، کوئی فوٹو گرافی کر رہا تھا، کوئی گٹار لیے بیٹھا تھا،

تو کہیں کارنر میں دو لڑکیاں قرآن کا مطالعہ کر رہی تھیں۔

"یار یہاں ہر بندہ بزی اور اسٹائلش ہے۔"

عنایہ نے چپکے سے کہا،

ہاں یار،،،

اندر داخل ہو کر انہوں نے اپنا ڈیپارٹمنٹ تلاش کیا،اور ایک جانب نوٹس بورڈ پر لگی لسٹ سے اپنا سیکشن چیک کیا۔

Clubb of Quality Content

کچھ سینئر۔ لڑکیاں اُنہیں ہیلپ بھی کر گئیں۔

"First semester?"

"Follow me, I'll show you the lecture hall."

شاہانہ خاموشی سے اُس جگہ کی فضا میں سانس لے رہی تھی۔

جیسے وہ ہر لمحے کو جذب کر لینا چاہتی ہو۔۔

لیکچر حال کے دروازے پر قدم رکھتے ہی شاہانہ کا دل کچھ لمحوں کو رُک سا گیا۔

Clubb of Quality Content

کمرہ کافی بڑا تھا، ائیر کنڈیشنڈ

سامنے وائٹ بورڈ، ایک سائیڈ پر پروجیکٹر کی سکرین۔

اور دائیں بائیں نئے چہرے، کوئی کنفیڈینٹ، کوئی خوش باش،

اور شاہانہ جیسی بہت سی چپ سی آنکھیں۔

ثانیہ اور عنایہ تو فوراً آخر کی رو میں بیٹھ گئیں،

مگر شاہانہ نے دیکھا کہ آگے والی کرسی ہی خالی ہے تو ادھر ہی بیٹھ گئی۔ قریب رہوں گی تو زیادہ سمجھ آئے گا،،دل میں سوچا۔

پھر اچانک کلاس کی دروازہ بند ہوا،اور ایک گریسفل سی استاد آئیں۔، نفیس چہرہ۔ جن کی آنکھوں میں علم کا وقار تھا۔

Clubb of Quality Content

"Assalamualaikum class. Welcome to the new semester, to a new journey."

اُستاد نے نرمی سے کہا۔

"Let's start with introductions."

ایک ایک کر کے طلبہ اپنے بارے میں بتانے لگے۔

کسی نے کنفیڈینٹلی کہا،

"."I'm Ali, from Lahore ۔I love AI and cricket

کسی نے کہا,

". "I'm from Sargodha ۔writer and poet

شاہانہ کی باری آئی تو دل تیز دھڑکا۔

وہ کھڑی ہوئی،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جی،، میرا نام شاہانہ ہے،،

آواز ہلکی سی کانپ گئی۔

"From where, dear?"

میم نے پوچھا۔ مسکرا کر۔

جی،،خان پور،،خان پور سے ہوں،،

اور،،مجھے پڑھنے کا،، مطلب،،،لٹریچر اچھا لگتا ہے،،،

کچھ جملے ٹوٹے، کچھ الفاظ الجھے۔

میم نے نرمی سے کہا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"It's okay. Don't worry ۔just be easy. You're doing great."

شاہانہ کی آنکھوں میں ایک عجیب سا حوصلہ ابھرا،

وہ دھیرے سے بیٹھ گئی۔ اور دل میں میم کی بات ایکو کرتی رہی،

"Just be easy"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لیکچر شروع ہوا۔

introduction to Communication Skills.

میم نے سوفٹ ٹون میں بولنا شروع کیا:

کمیونیکیشن صرف زبان سے نہیں ہوتی،

خاموشی، آنکھیں، اشارے۔ سب کچھ بولتے ہیں۔"

شاہانہ کے دل نے اندر سے جواب دیا:

"ہاں، میں جانتی ہوں، میری خاموشی بھی بولتی ہے۔۔

لیکچر کب ختم ہوا، پتہ ہی نہ چلا۔

میم نے جاتے جاتے کہا،

"Class, don't try to be perfect. Just keep showing

".up۔۔۔that's where success begins

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کلاس ختم ہوئی تو پیچھے سے کسی لڑکے نے آواز دی،

"Miss Literature „

اگلی بار پاز بٹن آف رکھنا،،

عنایہ ہنس دی، کہا

شاہانہ کا مائیک آف ہو گیا تھا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ نے ہنستے ہوئے کندھے پر بیگ رکھا،

اور دل میں بس یہی سوچا،

"یہ ابتدا تھی،،شاید بہت کچھ بدلنے والا ہے۔۔۔

شاہانہ،سانیہ اور عنایہ جیسے ہی کلاس ہال سے باہر نکلیں،ایک شور نے ان کا استقبال کیا۔

"اووہ واہ! پھر سے ریس لگے گی!،

"اس بار بھی AH Sikander ہی جیتے گا، بھائی۔

"پاگل ہو؟ عمران کی بائیک اپ گریڈ ہو چکی ہے اس بار۔

"AH? AH??

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"او لڑکیو، تمہیں نہیں پتا؟

وہ AH Sikander ہے۔ اسٹائل کا سکندر۔

شاہانہ نے حیرت سے ثانیہ کی طرف دیکھا۔

"AH Sikander،،??

ثانیہ نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا،

"پتہ نہیں یار، پورا کیمپس جیسے اسی کے گرد گھومتا ہے۔۔

نیچے جاتے ہی بھیڑ لگی ہوئی تھی۔

گراؤنڈ کے پاس دو ہیوی بائیکس کھڑی تھیں،

ایک black matte, دوسری blood red"

ایک طرف، ہجوم کی سانسیں رکی ہوئی تھیں۔

دوسری طرف۔ وہ آیا۔

--- AH Sikander

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ہیلمٹ پہنے،وائیٹ شرت کی آستینیں تھوڑی سی موڑی ہوئی،ڈارک بلیو جینز،،

،اور لیدر رسٹ لینڈ پہنے،

جیسے کوئی فلم کا منظر چل رہا ہو۔

اس کے قدم زمین پر نہیں،ایگو پر رکھے جا رہے تھے۔

دوستوں نے جیسے ہی اسے آتے دیکھا،آوازیں گونجیں،

آگیا بھائی،،،ہیرو انٹری،،،

ہیلمٹ کے نیچے کوئی شکن نہیں ہوتی،،

اس نے سر خم کر کے بائیک پر بیٹھتے ہوئے گئیر چیک کیا۔

ایک تیز نظر کراؤڈ پر ڈالی۔

Clubb of Quality Content

اور سب کی سانسیں تھم گئیں۔

ریس شروع ہوئی

بائیکس گرجتی ہوئی رفتار سے بڑھی۔

شاہانہ کے دل کی دھڑکن جیسے ہر سیکنڈ کے ساتھ تیز ہو رہی تھی۔

Clubb of Quality Content

چند سیکنڈ بعد، ایک بائیک لڑکھڑائی، رائیڈر زمین پر گرا۔

شور مچ گیا۔

مگر دوسرے کرنر سے،

وہ "AH Sikander"

دھواں اڑاتا ہوا، فنش لائن کراس کر گیا۔

ہجوم چیخ اٹھا،

"Winner ۔Again"۔۔

AH SIKANDER ۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس کے دوست دوڑتے ہوئے آئے:

"Boss! You're killer, bro!"

"Race ka Skinder"

AH Sikander

نے ہیلمٹ اتارا۔

اور جیسے وقت رک سا گیا۔

اس کے ماتھے پر ذرا سی نمی،

بال ہلکے سے پیشانی پر،

گہری بھوری چمکدار آنکھیں۔ جن میں غرور بھرا ہوا۔

اس کی رنگت جیسے سفید چاندنی،

اور چہرے پر ایک ایسی معصومیت،،،

جس نے سب شور کے بیچ بھی شاہانہ کو خاموش کر دیا۔

شاہانہ کی نظریں اُس پر جم گئیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

دل دھڑکنے لگا،،

نہیں،دھڑک نہیں،،دوڑنے لگا۔۔

اسے سمجھ ہی نہیں آیا کیا ہو رہا ہے۔

پَل بھر کو آنکھیں بند کیں۔

یہ کون تھا،،؟اور کیوں لگا جیسے دل کی زمین کانپ گئی ہو،،؟

Clubb of Quality Content

ثانیہ نے کہنی ماری،

شاہانہ،،تو ٹھیک ہے،،

شاہانہ ہڑبڑا کر اٹھی،

"ہاں،،ہاں،،،میں،،، ٹھیک ہوں۔"

مگر اندر کی دنیا میں زلزلہ آچکا تھا۔

اور نام تھا:

AH Sikander،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جیسے ہی ریس ختم ہوئی اور اے ایچ سکندر نے ہیوی بائیک سے نیچے قدم رکھا،ایک لمحے کو اس کے چہرے پر وہی مخصوص خاموش مسکراہٹ آئی۔ جیسے وہ جانتا ہو کہ یہ جیت اسی کے نام لکھی تھی۔

پیچھے سے آواز آئی،

"اووئے عبدل،،،

وہاج دوڑتا ہوا آیا اور سیدھا آ کر اے ایچ سکندر کے کندھے سے ٹکرا گیا،

"تو آج واقعی ٹائر کے ساتھ ساتھ دل بھی جلا آیا،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

علی نے ہنستے ہوئے کہا،

"یار اس بار تو تُو نے کمال کر گیا، تیرے ہیلمٹ کے نیچے سپر ہیرو چھپا بیٹھا ہے کیا؟

عبدل نے ہنستے ہوئے اپنی بائیک کی چابی گھمائی اور بولا،

"تم دونوں کو ہمیشہ لگتا ہے میں کم کر رہا ہوں، آج ثابت ہو گیا؟

وہاج نے قہقہہ لگایا،

"آج ٹریٹ بنتی ہے، چل کینٹین کی طرف سٹومک بھی ریس جیتنا چاہتا ہے۔۔

تینوں دوست ہنستے بولتے کینٹین کی طرف بڑھے۔ یونیورسٹی کے ہر راہداری میں اب بھی ریس کی بازگشت تھی۔ کہیں تعریف، کہیں حسد، لیکن سب کی زبان پر صرف ایک ہی نام،

AH Skinder۔

Clubb of Quality Content

وہ کینٹین سے کھانے پینے کا سامان لے کر باہر میدان میں آ کر بینچ پر بیٹھ گئے۔ ءں بدل نے چپس کا پیکٹ کھولا اور بولا،

"زندگی بھی تو ایک ریس ہے، بس بریک نہ لگاؤ، اور ہار کو ہیلمٹ سمجھ کر سر پر رکھ لو، تبھی جیت نظر آتی ہے۔۔

وہاج نے کہا،

"او شاعر! اب تو تیری شاعری بھی ہیوی بائیکس کی طرح چلتی ہے،

تینوں دوست ہنسے، اور دھوپ میں ان کی دوستی، کامیابی، اور یونیورسٹی کی جیت۔ سب کچھ مکمل لگ رہا تھا۔

"چلو یار، چلو،، مجھے تو بہت بھوک لگی ہے، ناشتہ بھی نہیں کیا صبح،،

عنایہ نے ہلکے سے شکایتی انداز میں کہا، اپنا دوپٹہ سمیٹتے ہوئے۔

"ہاں یار، بس جلدی چلو، نہیں تو رش ہو جائے گا" ثانیہ نے ایک نظر آسمان کی طرف ڈال کر کہا، جیسے دھوپ کے بڑھتے سایے سے وقت کا اندازہ لگا رہی ہو۔

شاہانہ خاموش تھی، مگر قدم اُن کے ساتھ اٹھا دیے تھے۔ دل میں عجیب سی ہلچل تھی۔ وہ نام AH Skinder۔ جیسے ذہن میں گونج رہا ہو، جیسے ہر آواز کے پیچھے اُسی کی بازگشت چھپی ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تینوں دوستیں کینٹین پہنچیں۔ عنایہ سیدھی کاؤنٹر کی طرف بڑھی،

"اک دہی بڑے، اک رول، اور چائے تین"

"یار، شکر ہے تم ہو، ورنہ ہم تو بھوکے رہ جاتے," ثانیہ ہنستے ہوئے بولی۔

سب اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئیں۔ شاہانہ نے ہاتھ میں چائے کا کپ لیا، کہ ثانیہ نے شرارت سے کہا،

"یار! اُتار دیا کرو نا یہ نقاب، میں تو کہتی ہوں چھوڑ ہی دو۔

شاہانہ مسکرائی، جیسے دل کے کسی نرم کونے سے ہنسی نکلی ہو۔

"میں کون سا پروپر کرتی ہوں، بس دل کیا تو کر لیا،"

یہ کہتے ہوئے اُس نے نقاب آہستہ سے اتار دیا۔ چائے کی خوشبو میں اُس کی آنکھوں کی چمک جیسے اور بھی نکھر گئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

چائے کا پہلا گھونٹ لیتے ہوئے شَاہانہ کی نظریں بے اختیار اُس سمت کو نکل گئیں، جہاں کینٹین کے کنارے AH Skinder بیٹھا تھا۔ اپنے دوستوں کے ساتھ، ہنسی مذاق میں مصروف، لیکن انداز میں ایک خاص وقار اور بے نیازی۔

شَاہانہ کی نظر اُس پر ٹھہر گئی۔

وہ لمحہ جیسے ٹھہر سا گیا ہو۔

دل کی دھڑکن تیز ہو گئی،

چائے کی گرمائش سے زیادہ چہرے پر حدت تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ایک لمحہ،،دو لمحے۔،،، پھر اُس نے نظریں ہٹائیں، لیکن دل میں کوئی سوال، کوئی جذبہ، کوئی انجانی سی کشش جاگ چکی تھی۔۔

وہی وقت، وہی کینٹین، دن کے پہر میں تازہ ہوا کا جھونکا جیسے ہر دھڑکن کو جگا رہا ہو۔ تین دوست, راحمیر سلطان، اردان خان اور افنان راجپوت، اسلامی سلسلے کی اگلی نشست پر بات چیت کرتے ہوئے کینٹین کی طرف بڑھے۔

راحمیر ہمیشہ کی طرح پر سکون، سفید شلوار قمیض میں، چہرے پہ ہلکی سی داڑھی، نگاہوں میں حیا، اور پیشانی پر وہ روشنی جو اندر کی سچائیوں کی گواہی دیتی تھی۔۔

اردان خان۔ متین، سنجیدہ، اور علم سے لبریز۔

جبکہ افنان راجپوت۔ اپنی ہی دنیا کا بادشاہ، ذرا شوخ، ذرا فنی، ذرا خمار میں، ہر بات میں ہنسی اور چمک۔

تینوں اپنی مخصوص جگہ پر بیٹھتے ہیں۔ بات چیت شروع ہوتی ہے،

"یار، اگلی نشست میں ہمیں 'نظر کی حفاظت' پر بات کرنی چاہیے"، راحمیر آہستہ سے کہتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہاں، اور آج کل کے دور میں یہ سب سے اہم موضوع ہے۔۔ اردان نے تائید کی۔

افنان نے مسکرا کر کہا، "پر اُس سے پہلے یہ بتاؤ، آج تم اتنے چپ چپ کیوں ہو راحمیر بھائی؟

راحمیر کے لبوں پہ ہلکی سی مسکراہٹ آئی،وہ کچھ بولنے ہی والا تھا کہ اچانک اس کی نظر سامنے کی میز پر جا ٹھہری۔

وہ لڑکی،،،سفید اسکارف میں لپٹی،سیاہ آنکھوں والی،چہرہ پردے میں مگر عینک کی نیچے سے جھانکتا ہوا ایک تل،،جیسے تقدیر نے ایک نشان محبت بنا دیا ہو اور جب اس نے ہنستے ہوئے سر کو ہلایا،تو وہ لمحہ جیسے تقدیر کی دہلیز پر رک گیا ہو۔

دل کی دھڑکن جیسے بے قابو ہو گئی،،بے اختیار راحمیر کے منہ سے نکلا،،

Korean Eyes،،،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

راحمیر کی نظریں وہیں جم گئیں۔دل کی رفتار تیز ہو چکی تھی۔"اللہ۔"یہ کیا ہو رہا ہے؟اس نے خود سے کہا،"میں تو اپنی نگاہوں کی حفاظت کرتا ہوں پھر آج یہ دل کیوں اس کی طرف کھینچ رہا ہے؟

اُس لڑکی نے جیسے لمحہ بھر کو نظریں اُٹھائیں،،اور راحمیر کے دل پر گویا بجلی گری۔

راحمیر کا دل اُسی لمحے تھم سا گیا۔

پھر اُس نے نظر ہٹالی،ہاتھ دل پر رکھا،اور گہری سانس لی۔۔

افنان کی شرارتی آنکھیں اُس کی ہر کیفیت کو بھانپ چکی تھیں۔

تبھی اردان نے ہنستے ہوئے کندھا ہلایا،"بھائی،آپ کدھر گم ہیں؟خیریت؟"

راحمیر نے چونک کر سر اٹھایا، نظریں موڑ لیں، "کچھ نہیں، بس ایسے ہی،،

لیکن افنان کب باز آنے والا تھا۔ اس نے زور سے قہقہہ لگایا،

"او ہو! راحمیر دی گریٹ، کو آخر کار کسی نے دل تھامنے پر مجبور کر ہی دیا! واہ واہ!"

اردان بھائی! دیکھے، جو سامنے بیٹھی ہے، شفیق سی، ہنستی ہے، معصوم سی۔

اردان نے مسکرا کر کہا، "افنان، بس اب نکاح کا انتظام بھی تم ہی کرو گے؟

افنان فوراً اُٹھ کھڑا ہوا، "چلو آج ہی پڑھا دیتا ہوں نکاح، اللہ کا کام ہے، دیر نہیں ہونی چاہیے۔

راحمیر نے اس کا ہاتھ تھاما، "بیٹھ جا، سکون سے۔

اردان اور افنان دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرانے لگے، لیکن اُن کے چہروں پر ہنسی کے ساتھ ساتھ حیرت بھی تھی۔

وہ راحمیر، جو نظریں جھکائے رکھتا تھا، آج کسی ایک چہرے کی طرف دیکھ کر خاموش ہو چکا تھا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دور اس طرف، شاہانہ اپنی دوستوں ثانیہ اور عنایہ کے ساتھ ہنستے ہوئے چائے پی رہی تھی، اُس کے چہرے پر روشنی تھی،، مگر اُسے اندازہ تک نہیں تھا کہ کوئی اسے اس نظر سے دیکھ چکا ہے جس نظر میں شفاف دعا اور دھڑکن چھپی ہو۔۔۔

شاہانہ ناصر ملک،،، 17 سال کی ایک عام سی لڑکی۔ دلکش سیاہ آنکھیں، جن پر ہمیشہ ایک ہلکی سی عینک ہوتی۔

چہرہ عام سا، مگر مسکراہٹ میں ایک خاص سی معصومیت۔۔

سادہ مزاج، زیادہ باتیں نہیں کرتی، مگر سننا خوب جانتی ہے۔

اپنی دو سہیلیوں کے ساتھ ہنستی مسکراتی، مگر اندر کچھ نہ کچھ چھپا ہوتا۔ جو وہ کسی سے کہتی نہیں کبھی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اردان ہنسا، چائے کا کپ میز پر رکھتے ہوئے بولا,

"راحمیر، اتنے برسوں میں تمھیں کسی نے نہیں ہلایا،، آج وہ لڑکی آئی اور تمھارا دل بیٹھ گیا؟

راحمیر نظریں چرا کر بولا،

"بس ویسے ہی،، کوئی خاص بات نہیں،

افنان فوراً جھک کر راحمیر کو غور سے دیکھنے لگا پھر بولا،

"یار میں وہ خاص بات ڈھونڈ رہا ہوں جو تمھارے دل پر بجلی بن کے گری۔۔

اردان نے ہنستے ہوئے افنان کو دھپ دی،

"چھوڑو بھی، سکون سے رہو۔۔

افنان نے آنکھ دبا کر کہا،

"سکون؟ نہیں بھائی، اب تو لے چینی شروع ہو گی،،

راحمیر نے مسکرا کر سر جھٹکا،

"تم دونوں کو بس موقع ملے تو آسمان سر پر اٹھالو۔ کچھ بھی نہیں ہے، اب آگے کبھ ڈسکس کریں،،

Clubb of Quality Content

افنان ہاتھ جوڑ کر بولا،

"اوہ مائی لیڈر، اوہ میرے روحانی اُستاد، ہمیں بتادو کہ آنکھیں اگر عینک سے چھپی ہوں، تب بھی دل چوری کیسے ہو جاتا ہے؟

اردان نے قہقہہ لگایا،

"یہ سوال اگلے لیکچر میں،ابھی چائے ختم کرو۔

تینوں کی ہنسی نے کینٹین کے اس کونے کو جگمگا دیا۔

اور راحمیر،،،اب بھی دل ہی دل میں اس چہرے کو یاد کر رہا تھا،

جس کی ہنسی اُس کے دل کی دیواروں پر نقش ہو چکی تھی۔۔

مگر اس ہنسی کے پیچھے راحمیر کی دل کی دنیا ایک نیا باب لکھ رہی تھی،

جس باب کا عنوان شاید یہی تھا،

"پہلی نظر، آخری اثر"

کینٹین کی ہنسی میں سب کچھ نارمل لگ رہا تھا۔

افنان اب بھی اپنی شرارتوں میں مصروف،

اردان کسی نئی کتاب کا تذکرہ چھیڑ چکا تھا،

لیکن راحمیر سلطان کی آنکھیں،

بار بار بے اختیار سامنے کے اُس بنچ کی طرف اُڑتی جا رہی تھیں۔

جہاں وہ،

وہی عام سی لڑکی،

عینک کے پیچھے چھپی دلکش آنکھوں والی،

خاموش سی، خاموشیوں میں ڈوبی بیٹھی تھی۔

ناولز کلب
Clubbers Quality Content

راحمیر کا دل پھر ضد کرنے لگا،

کہ ایک بار بس،،

ایک بار پھر اُسے دیکھ لے،

شاید وہی مسکراہٹ،

وہی چپ کا جادو،،

پھر اُسے محسوس ہو جائے۔

لیکن جب اس نے دیکھا،،

وہ کسی اور سمت دیکھ رہی تھی،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ بہت دُور،

گراؤنڈ کے کنارے بیٹھے عبدل کی طرف دیکھ رہی تھی،

نظریں جیسے کسی آشنا جذبے کی شہادت دے رہی ہوں۔

راحمیر کے دل میں جیسے لمحوں میں سنّاٹا بھر گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ آنکھیں،،

جن میں وہ اپنا عکس تلاش کرنا چاہتا تھا،،

اُن میں تو کسی اور کا چمکتا وجود صاف جھلک رہا تھا۔

راحمیر نے بے اختیار کرسی سے اُٹھتے ہوئے آہستہ کہا،

"میں ابھی آتا ہوں،،

افنان نے پیچھے مڑ کر پوچھا،

"اوہ بھائی خیر تو ہے؟دل ہار بیٹھے ہو یا جنگ جیت لی؟

Clubb of Quality Content

لیکن راحمیر جا چکا تھا

کینٹین کے شور میں ایک خاموش قدم،،

جواب خود سے بھی نظریں چرا رہا تھا۔۔

عبدل،خاموش، آنکھوں میں ہمیشہ کی سی گہرائی،

مگر آج ہنستے ہوئے کچھ لمحوں کے لیے عام سا لگ رہا تھا۔

تبھی وہاج نے چائے کا آخری گھونٹ لیتے ہوئے پوچھا،

"ابے عبدال،تُو تو بڑا عاشقِ خاموش لگتا ہے،بتانا،

What is love?

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عبدل نے نظریں سامنے گھاس کی لہروں پر جماتے ہوئے آہستہ سے کہا،

"محبت؟

پھر ہنسا،مگر وہ ہنسی عجیب سی تنز بھری تھی،

"محبت میرے لیے تو،،بس ایک ہی چیز ہے۔

Dustbin of life„

جہاں آدمی صرف وہی پھینکتا ہے جو باقی دنیا چُننے سے انکار کر دے۔

اور میری انا مجھے بار بار یہی سمجھاتی ہے۔

کسی کے پیچھے مت بھاگو،

کیا فائدہ؟

پیار میں پڑ کے خود کو ذلیل کروانے کا؟؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہاج نے ہنستے ہوئے کہنی ماری,

"اوے لیکن تیرے پیچھے تو لڑکیاں خود آتی ہیں، پھر؟

عبدل کندھے اچکاتے ہوئے بولا،

"آتی ہیں،

میں تو نہیں جاتا،،

خود ہی کہتی ہیں،

'چلو بائیک پہ چلیں، گھومنے،

چلو ڈیٹ پہ چلیں،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر ایک لمحے کی خاموشی،

عجیب ہیں یار،،

میں تو بس ایک بے بس سا،عام سا بندہ ہوں،،

میری شرافت ہی میری گواہی ہے۔

علی، جو کب کا چپ بیٹھا تھا، زور سے ہنسا،

"ہاں ہاں!

تیری شرافت تو صرف چہرے سے ہی جھلکتی ہے"

دل سے نہیں، میاں۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سب کھلکھلا پڑے،

اور عبدل نے چائے کی پیالی لبوں سے لگاتے ہوئے کہا،

جلتے رہو، میری خوبصورت سی بے بسی اور شرافت سے۔۔۔

۔۔۔۔

رات کا وقت،ہاسٹل کے کمرے میں نیم اندھیرا،

صرف ٹیبل لیمپ کی مدھم روشنی میں تینوں لڑکیاں بستر پر بیٹھی تھیں۔

ایک خنک سی ہوا کھڑکی کے پردے کو ہلا رہی تھی،،اور ماحول میں خاموشی کے ساتھ کچھ شرارتیں بھی شامل ہو رہی تھیں۔

عنایا نے تکیے کے ساتھ ٹیک لگا کر کہا:

"یار مجھے تو لگتا ہے شاہانہ،،تُو گئی ہے دل سے،

اتنا پسند آ گیا تُجھے وہ

AH Skinder،،

اس نے آخری جملے پر زور دیا اور مسکرا کر دیکھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ثانیہ نے شرارت سے ہاتھ چٹخایا،

"تب سے ہی کھوئی کھوئی گھوم رہی ہے تُو،،

کہو تو میں سیٹنگ ہی کرادوں؟

شاہانہ نے فوراً تکیہ اٹھا کر مارنے کی اداکاری کی،

"بکواس بند کرو تم دونوں،،

کوئی سیٹنگ ویٹنگ نہیں چاہیے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Contents

ثانیہ ہنسی دبا کر بولی،

"ویسے بھی وہ ہمارے سینئر ہیں،

اگر کبھی کوئی ٹاپک سمجھ نہ آئے تو،،وہ تو ہماری ہیلپ بھی کر دیں گے!"

پھر آنکھ مار کر عنایہ کی طرف دیکھا،دونوں کی ہنسی چھوٹ گئی۔

شاہانہ نے ایک لمحے کو نظریں نیچی کیں، جیسے خود سے سوال کر رہی ہو،

پھر دھیرے سے بولی،

"کیا وہ مجھ سے بات کریں گے؟

کبھی،،دیکھیں گے مجھے؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عنایہ اور ثانیہ نے چپکے سے ایک دوسرے کو دیکھا، پھر ایک ساتھ ہنس پڑیں،

"یہ لڑکی گئی کام سے،،،

شاہانہ جھنجھلا کر بولی،

"چپ رہو۔

سونے دو مجھے،،

وہ تکیہ اپنے منہ پر رکھ کر کروٹ بدل لیتی ہے،،

مگر اندر ہی اندر،

کسی نامعلوم خیال میں،

کسی خاص مسکراہٹ میں،،

وہ ابھی بھی جاگی ہوتی ہے۔۔۔

کچھ دن یوں ہی گزرتے گئے،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ کی زندگی گویا خاموشی کے روزوں میں بند ہو گئی تھی۔

نہ وہ کسی سے زیادہ بات کرتی، نہ ہنستی، نہ شکایت کرتی،،

بس ہر وقت کچھ سوچتی رہتی۔

دیوار پر ٹنگی گھڑی جیسے لمحے نہیں، ادھورے خواب گن رہی ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر ایک دن،

کلاس میں میم عائشہ داخل ہوئیں،

اور انہوں نے سادگی سے کہا،

"میں تم سب کو ایک عنوان دینا چاہتی ہوں،،

تمہیں ایک تحریر لکھنی ہے۔

موضوع ہے: خاموشی کا مفہوم۔

کچھ لمحے خاموشی چھا گئی،،

کچھ کے چہرے پر الجھن،،

کچھ نے موبائل نکالا، گوگل کھولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لیکن شاہانہ کے اندر کچھ اور ہی ہلچل مچی تھی۔

جیسے کسی نے اس کے دل کا پردہ ہٹا کر،

وہ جگہ چھو دی ہو

جہاں درد خاموشی سے سانس لیتے ہیں۔

اس نے کاغذ اٹھایا۔

قلم کو دیکھا،،اور لکھنا شروع کیا۔

"خاموشی،،،وہ موسم ہے جو اندر برستا ہے،

مگر باہر ایک بھی قطرہ نہیں گرتا۔

وہ دعا ہے جو آنکھوں میں قید رہتی ہے،

اور وہ چیخ ہے جسے سماعتیں سننے سے انکار کرتی ہیں۔۔

الفاظ خود بخود بہتے گئے۔

جیسے وہ کچھ نہیں لکھ رہی تھی،بلکہ خود کو بیان کر رہی تھی۔

جیسے اس کی روح صفحے پر اتر رہی ہو۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جب اسائنمنٹ جمع ہوئی۔

میم عائشہ نے اگلے ہفتے پڑھ کر کلاس میں سب کے سامنے شاہانہ کو بلایا۔

Good Work Shahana„

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ان کا لہجہ نرم تھا مگر آنکھیں بھیگی ہوئی سی لگ رہی تھیں،

"تم نے صرف لکھا نہیں„ تم نے چُپ کی آنکھوں میں آنسو رکھ دیے ہیں۔

تمہاری تحریر نے مجھے اپنے اندر تک ہلا دیا ہے۔۔

پوری کلاس خاموش ہو گئی۔

"اس دن کے بعد، شاہانہ صرف ایک طالبہ نہیں رہی،،

وہ مس لٹریچر کہلانے لگی۔۔۔

یونیورسٹی کے سینئرز،

پروفیسرز،

یہاں تک کہ لائبریری کی میز پر بیٹھے طالب علم بھی اس سے مشورہ لینے لگے۔

کبھی نظم، کبھی اقتباس، کبھی مضمون،،

شانہ کی لکھائی اب لوگوں کی تسلی بننے لگی تھی۔

شاہانہ اب یونیورسٹی میں صرف ایک عام سی لڑکی نہیں رہی تھی،،

وہ "لکھے ہوئے جذبات کی ملکہ" بن چکی تھی۔

ناولز کلب
Clubs of Quality Content

مگر شاہانہ

اب بھی خود میں گم تھی۔

اکثر اسے آسمان کی طرف تکتے ہوئے دیکھا گیا،

جیسے وہ کسی ان کہی بات کا جواب تلاش رہی ہو،

جیسے اس کے الفاظ سب کے لیے تھے،،

سوائے اُس کے،، جس کے لیے دل میں سب سے زیادہ تھے۔۔

"یہ 'مس لٹریچر' آخر ہے کون؟

عبدل نے وائٹ بورڈ پر مار کر رکھتے ہوئے بے ساختہ پوچھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کمرے میں اس وقت صرف وہ، علی اور وہاج موجود تھے۔

وہاج ہنسا،

ارے یار،، نئے سیشن کی لڑکی ہے، فرسٹ سمیسٹر میں۔ لیکن تحریر ایسی کہ پوری فیکلٹی نے واہ واہ کی ہے۔۔

عبدل کی بھنویں ہلکی سی چڑھیں،

"چلو پھر، دیکھتے ہیں،، کون ہے یہ لفظوں کی جادوگر۔۔

کینٹین کا ماحول ہلکا سا پُر رونق تھا۔

ٹھہری ہوئی شام، دھیمی ہنسی،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اور شاہانہ کے ہاتھ میں گرم چائے کا کپ،،

ساتھ بیٹھی تھیں عنایہ اور ثانیہ۔

شاہانہ آج صرف ہلکے گلابی رنگ کے حجاب میں تھی،

چہرہ کھلا تھا۔

معصوم، سنجیدہ، اور وہ آنکھیں،،

جن میں چھپی خاموشی شاید پوری کتاب سے زیادہ کچھ کہہ جاتی۔

اسی لمحے وہاج اور عبدل کینٹین میں داخل ہوئے۔

عبدل کی نگاہ اِدھر اُٹھی،

پھر وہاج نے پوچھا:

ناولز کلب
Clubbed Quality Content

"مس لٹریچر کون ہے یہاں؟

ثانیہ نے مسکرا کر ہاتھ سے اشارہ کیا:

"یہ رہی، ہمارے سامنے بیٹھی ہے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عبدل کی نظریں ٹھہر گئیں۔

وہ ایک لمحے کو رُک گیا،،

شاہانہ کو دیکھتے ہی اُس کی آنکھوں میں ہلکی سی حیرت اور دلچسپی چمک اُٹھی۔

شاہانہ جیسے سنبھل نہ پائی،

کپ تھامے اُس نے نظریں جھکا لیں،

مگر دل کی دھڑکن جیسے شور مچانے لگی تھی۔

عبدل نے نرم مسکراہٹ کے ساتھ کہا:

"کافی سُنا ہے تمہارے بارے میں،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ کچھ بولنے سے پہلے ہی ثانیہ بیچ میں بولی،

"جی بالکل! اور ویسے بھی، شاہانہ کو آپ سے ایک ٹاپک سمجھنا تھا۔ آپ کا سبجیکٹ ریلیٹ کرتا ہے اُس سے۔۔

عبدل نے ایک نظر شاہانہ کی طرف دیکھا اور ہنسا،

"ٹھیک ہے، سمجھا دوں گا۔

بس اُس کی مسکراہٹ،،

وہ ہلکی سی، سنجیدہ مگر دل موہ لینے والی مسکراہٹ۔

شاہانہ کو لگا جیسے کسی نے اس کے دل کو تھام کر کہا ہو،

"یہی ہے وہ،، جس نے دل کی دنیا ہلا کر رکھ دی ہے،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس کی دھڑکن تیز ہونے لگی،

کپ ہلکا سا ہاتھ سے لرز گیا،،

شاہانہ کے اندر اک نئی کیفیت جاگ اٹھی۔

ثانیہ اور عنایہ اُٹھ کھڑی ہوئیں،

"چلو، ہمیں لائبریری جانا ہے،، تم آجانا۔"

شاہانہ نے روکنا چاہا،

"نہیں، ابھی تو،،

مگر وہ دونوں جا چکیں تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اب وہ دو لوگ سامنے بیٹھے تھے۔

ایک وہ، جو لفظوں میں جیتی تھی،،

اور ایک وہ، جو لفظوں سے کھیلتا تھا۔۔

وہاج تھوڑا فاصلے پر بیٹھا تھا،

مگر اُس کی نظر شاہانہ پر ٹھہری ہوئی تھی۔ وہ شاید پسند کی نظر تھی،وہ اسے دیکھتا رہا،، علی بھی ساتھ تھا،اور پھر دونوں خاموشی سے اُٹھے اور چلے گئے۔

شاہانہ بس چپ چاپ بیٹھی رہی،،

اور دل میں صرف ایک جملہ گونجتا رہا،

"کاش کوئی اُسے بتائے،اس کی مسکراہٹ میری جان لے گئی ہے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کینٹین کا ماحول ہلکا سا پُر سکون تھا۔ شاہانہ میز کی سائیڈ ایک کرسی پہ کونے میں بیٹھی تھی،اس کے سامنے اے ایچ سکِندر آ کر بیٹھ گیا۔ عنایہ اور ثانیہ جا چکی تھیں،اور وہاج اور علی دور سے سب کچھ دیکھ کر واپس جا چکے تھے۔

اے ایچ سکِندر نے نرم سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا،

"تو بتاؤ، کون سا ٹاپک تمہیں مشکل لگ رہا تھا؟

شَاہانہ نے کچھ جھجھکتے ہوئے اپنا رجسٹر کھولا:

"سر،، وہ 'ایگزسٹینشلزم اِن ماڈرن لٹریچر'،، مجھے سمجھنے میں تھوڑی دقّت ہو رہی تھی۔۔

اے ایچ سکِندر تھوڑا جھک کر اس کے رجسٹر میں لکھے الفاظ کو غور سے دیکھنے لگا، پھر دھیمے لہجے میں سمجھانے لگا۔

اس کی آواز میں ٹھہراؤ تھا، باتوں میں وضاحت اور سوچ میں گہرائی۔

"ایگز سٹینشلزم کا مطلب ہوتا ہے کہ انسان خود اپنی زندگی کا مطلب تلاش کرے، معاشرے کی عمومی سوچ سے ہٹ کر۔ ہر انسان اپنی پسند اور فیصلوں کا خود ذمہ دار ہوتا ہے۔"

اس نے مثالوں سے سمجھایا، کتابوں کے حوالے دیے، اور ہر بار نظریں صرف ٹاپک پر رکھیں۔

شاہانہ پورے انہماک سے سنتی رہی۔ شاید پہلی بار کسی نے اسے اتنے سلیقے اور دلنشیں انداز میں کوئی پیچیدہ بات سمجھائی تھی۔

جب بات مکمل ہوئی تو اے ایچ سکندر رجسٹر بند کرتے ہوئے کھڑا ہو گیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

شَاہانہ بھی آہستہ سے اٹھی،اور تھوڑا جھجک کر بولی:

"تھینک یو سو مچ،سر"

اے ایچ سِکندر نے ہلکے سے سر کو خم دیا،آنکھوں میں وہی گہری،ٹھنڈی سی روشنی تھی،

اور نرمی سے بولا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بے خدا،ہر کہ بہ شُکر گزاشتَن نیست"

(ہر بات پر شکر ادا کرنا ضروری نہیں ہوتا۔)

شَاہانہ کی آنکھوں میں حیرانی اور ایک ہلکی سی مسکراہٹ ابھری۔

وہ الفاظ تو کچھ سمجھ پائی،

مگر ان میں چھپی گہرائی۔ دل کو کہیں گہرائی میں چُھو گئی۔

اے ایچ سکِندر نے ایک آخری نظر شَاہانہ پر ڈالی، بیگ اُٹھایا،

اور بغیر کچھ اور کہے وہاں سے چل دیا۔

جیسے کوئی کتاب اپنی جگہ بند ہو گئی ہو،،

لیکن اُس کا پہلا صفحہ ابھی بھی شَاہانہ کے دل میں کھلا ہوا تھا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دن جیسے خاموشی سے ریشمی پردوں کی طرح گزرتے جا رہے تھے،،

شَاہانہ اور اے ایچ سکِندر کے بیچ وہی نرم سا تعلیمی رشتہ بن چکا تھا۔ جس میں وہ روزانہ کسی نہ کسی لٹریچر یا فلاسفی کے موضوع پر بات کر لیتے،

اور شَہانہ، جو کبھی خود کو مکمل نہیں سمجھتی تھی، اب خود کو کسی کی نظروں میں قابل محسوس کرنے لگی تھی۔

آج بھی وہی منظر تھا۔

کینٹین کے کونے والی میز، شَاہانہ کا کھلا ہوا نوٹ بک، اور سامنے بیٹھے اے ایچ سِکندر۔ جو آج شاید کچھ زیادہ ہی مطمئن لگ رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

موضوع مکمل ہوا، شَاہانہ نے رجسٹر بند کیا، ہلکی سی سانس بھری اور کہا: م،

"تھینک یو سر اے ایچ سکندر،،،

اے ایچ سِکندر نے ایک پل کو خاموشی اختیار کی، پھر ذرا مسکرا کر بولا،

"شَاہانہ، کیا تمہیں میرا اصل نام نہیں پتا؟

وہ یکدم تھوڑی حیران ہوئی، نظریں چُرائیں اور مدھم آواز میں بولی:

"نہیں،، مَیں نے تو سب کو آپ کو سر عبدل یا سِکندر کہتے سُنا ہے،،"

وہ ہنسا، گہری لیکن شفاف مسکراہٹ سے، جیسے کسی راز سے پردہ اُٹھایا جا رہا ہو۔

"میرا پورا نام ہے: عبدالہادی سِکندر۔ اور،،، سر کہنا بند کرو اب، پلیز۔"

شَاہانہ نے نظریں اُٹھائیں، کچھ لمحے سوچا، دل کی دھڑکن بے ترتیب ہوئی،،

پھر ہولے سے مسکرا کر بولی،

"تو،، پھر میں آپ کو ہادی بلایا کروں؟

عبدالہادی سِکندر کے لبوں پر وہی مسکراہٹ ابھری۔ جو دل کی گہرائیوں میں نرم سی جنبش پیدا کر دے۔

"کیوں نہیں،،اور پھر میں بھی تمہیں،،

عینک بلایا کروں گا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شَاہانہ کا قہقہہ تو نہیں، مگر لبوں کی وہ معصوم سی ہنسی،

سِکندر کی بات میں چھپی چھیڑ کو محسوس کر گئی۔

آنکھوں کے گوشے ذرا چمکے، دل ذرا ہنسا۔

"ٹھیک ہے،ہادی،،،

کہہ کر وہ رجسٹر اٹھاتی ہے،

نرمی سے مسکرا کر،

چل پڑتی ہے،،

پیچھے میز پر ایک مکمل خاموشی رہ جاتی ہے،

مگر دونوں کے دلوں میں۔

ایک نیا نام،

ایک نیا مقام

چھوٹ چکا ہوتا ہے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شَاہانہ ابھی ابھی اپنے گھر بات کر کے فارغ ہوئی تھی۔ماں کی آواز میں جو تھکن تھی،وہ دل میں کہیں چُبھ گئی تھی،

لیکن شَاہانہ نے حسبِ عادت کچھ ظاہر نہ کیا۔

فون بند کر کے وہ بیڈ پر بیٹھی،چپ چاپ اپنی سوچوں میں گم،

تبھی اس کی نظر سانیہ پر پڑی۔

ناولز کلب

ثانیہ کمرے کے کونے میں کھڑی تھی،آہستہ آواز میں کسی سے فون پر بات کر رہی تھی۔

ایک نہیں،،

پہلے ایک کال،پھر دوسری،پھر تیسری،،

شَاہانہ کو یاد آیا،یہ تو ثانیہ کا روز کا معمول ہے۔

رات کے اس پہر،جب سب اپنے تھکے ہوئے دن کے بعد نیند کے آغوش میں ہوتے ہیں،

ثانیہ چپکے چپکے فون پر باتیں کرتی ہے۔

آج بھی ویسا ہی تھا۔

شَاہانہ نے صرف ایک نظر دیکھا،

سوچنے لگی کچھ دیر، لیکن پھر دل میں کہا:

"چھوڑو،، ہر کسی کا ایک جہاں ہوتا ہے، جس تک ہمارا حق نہیں ہوتا،،

وہ کچھ کہے بغیر،

بیڈ پر لیٹ گئی،

لحاف اپنے گرد لپیٹا،

اور چھت کی طرف دیکھنے لگی۔ جیسے وہاں کوئی الجھن لکھی ہو۔

اُدھر عنایہ کب کی نیند کی وادی میں جا چکی تھی،

اس کے چہرے پر مکمل سکون تھا،،

اور اِدھر،شَاہانہ کی آنکھوں میں ایک خاموش سوال تھا۔

جسے وہ خود سے بھی پوچھنے سے ڈر رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رات دھیرے دھیرے گزر رہی تھی،

لیکن کچھ دل ایسے بھی ہوتے ہیں، جو سونے سے پہلے بہت دیر جاگتے ہیں۔۔۔

لیکچر کے بعد کلاس کا ماحول آہستہ آہستہ خالی ہونے لگا۔

ثانیہ حسبِ عادت، بنا کچھ کہے اور بنا کسی کو ساتھ لیے، جلدی سے کہیں نکل گئی۔

جیسے ہمیشہ کرتی ہے۔

عنایہ اب بھی اپنے نوٹس میں مگن تھی، قلم کی نوک سے کچھ نشان لگا رہی تھی۔

شَاہانہ نے اُس پر ایک نظر ڈالی،

پھر گردن موڑ کر دروازے سے باہر قدم رکھے۔

کوریڈور میں ہلکی سی چہل پہل باقی تھی،

شَاہانہ جیسے ہی تھوڑا سا آگے بڑھی،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ایک منظر نے اُسے روک لیا۔

کافی فاصلے پر،

ثانیہ ایک لڑکے کے ساتھ کھڑی تھی۔

قہقہہ مارتی، شوخ انداز میں باتیں کرتی،

اور ہر لفظ کے ساتھ جیسے بے باکی میں اور اضافہ ہو رہا ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شَاہانہ کی سانس جیسے ایک لمحے کو تھم گئی۔

"یہ؟ یہ تو زاویار بھائی کی منگیتر ہے نا،؟

پھر یہ ایسا کیوں کر رہی ہے؟؟

سوچ کا ایک شور سا دماغ میں گونجنے لگا۔

ایسا لگا جیسے ثانیہ کے وہ قہقہے،

کسی کی امانت پر پڑتی دراڑوں کی آواز ہو۔

اُسی لمحے پیچھے سے ہادی آ گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"Hello, Ainak"

کیسی ہو؟"

اُس کی نرم آواز شاہانہ کے خیالوں کو توڑ گئی۔

وہ تھوڑا چونکی، لیکن خود کو سنبھالا دیا:

"ٹھیک ہوں،، آپ کیسے ہیں؟

ہادی نے ہلکی سی مسکراہٹ دی،

"بس تمھاری کلاس کے بعد دنیا تھوڑی بہتر لگتی ہے۔۔

یہ کہہ کر وہ بنا کچھ اور کہے، آگے بڑھ گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ اُسے جاتے ہوئے دیکھتی رہی،

پھر دل کی ہلچل کو دبائے،

واپس کلاس کی طرف چلی آئی۔

عنایہ اب بھی نوٹس میں گم تھی۔

شَاہانہ اُس کے پاس آ کر خاموشی سے بیٹھ گئی،

اور خود کو کام میں مصروف کر لیا،،

لیکن دل میں وہ منظر ابھی تک جھلملا رہا تھا۔

ثانیہ کا وہ قہقہہ،

اور ایک خاموش سوال،

"کیا یہ سب زاویار بھائی بھی جانتے ہوں گے؟

لیکچر سے فری ہو کر شَاہانہ اکیلی ہی کینٹین میں آ کر بیٹھ گئی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

گرم چائے کا کپ سامنے رکھا تھا،

لیکن نظر دور خلا میں تھی۔

جیسے سوچیں الفاظ کی حدود سے باہر بھٹک رہی ہوں۔

کچھ دیر بعد ہادی آ گیا۔

سفید شرٹ کے اوپر خاکی واسکٹ، اور ہاتھ میں رجسٹر۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم یہاں اکیلی؟

اُس نے مسکرا کر پوچھا۔

شَاہانہ نے چونک کر اُسے دیکھا، پھر ہلکا سا ہنسی میں سر ہلایا،

"جی بس۔۔۔"، تھوڑا سکون چاہیے تھا۔۔

"سکون"، "ہادی نے دہرایا، "یہ لفظ تمھارے چہرے پر ویسے بھی جچتا ہے۔۔

باتوں کا سلسلہ وہیں سے شروع ہوا۔

کبھی پڑھائی پر، کبھی کالج کی باتوں پر،

کبھی ہنسی، کبھی سوال۔

جانے کیوں،

اُس دن شَاہانہ نے خود کو کچھ زیادہ ہی بے تکلف محسوس کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جب ہادی نے اُٹھنے کا ارادہ کیا،

تو شَاہانہ نے نظریں جھکاتے ہوئے،

نرمی سے کہا،

"آپ،،اپنا نمبر دے دیں گے؟،، کبھی اگر کوئی سوال ہو تو،،"

ہادی نے پل بھر کو اُسے دیکھا،

پھر مسکرا کر نمبر بول دیا۔

شَاہانہ نے دل ہی دل میں خود کو مبارکباد دی۔

جیسے کوئی نایاب خزانہ ہاتھ آ گیا ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رات کو جب سب سو چکے تھے،

اور ہاسٹل میں ہلکی روشنی کے سائے تھے۔

تب اُس نے ہمت کر کے

پہلا میسج بھیجا،

مجھے آپ بہت اچھے لگتے ہیں،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سینڈ کے بعد دل کی دھڑکن جیسے کانوں میں سنائی دینے لگی۔

کچھ ہی دیر بعد ہادی کا ریپلائی آیا:،

ایموجی، جیسا اُس کا انداز ہوتا ہے۔

ہلکی پھلکی مسکراہٹوں والا،

کبھی دل لگی، کبھی شوخی۔

یہ سلسلہ پھر چل نکلا۔

روز رات کو ایک میسج،

کبھی شعر کی شکل میں،

کبھی بس ایک مسکراہٹ میں ڈھلا ہوا لفظ۔

شَاہانہ ہر بار تھوڑا سا اور بہک جاتی۔

کبھی اپنا عکس آئینے میں دیکھتی،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کبھی فون کا نوٹیفیکیشن چیک کرتی۔

اور یوں،،

یہ ہلکی ہلکی باتیں،

کسی گہرے احساس میں ڈھلنے لگیں۔

جو صرف اُسے نظر آتا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یونیورسٹی کے امتحانات ختم ہو چکے تھے۔

شَاہانہ،عنایہ اور ثانیہ ایک ہفتہ گھروں میں گزارنے کے بعد

دوبارہ یونیورسٹی کی روٹین میں لوٹ چکی تھیں۔

لیکچرز، نوٹس، گرما گرم چائے اور بھاگتے دن۔

کینٹین کے ایک کونے میں،

جامنی رنگ کی میز پر،

افنان، اردان اور راحمیر سلطان بیٹھے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر حسبِ معمول ماسک پہنے ہوئے تھا۔

وہ ہمیشہ پہنتا تھا، کیوں کہ اُسے دھول سے الرجی تھی۔

سفید ماسک، جو اس کے چہرے کی مکمل جھلک چھپا لیتا۔

افنان نے چائے کا سپ لیتے ہوئے شوخ لہجے میں کہا،

"بھائی،، کبھی تو اپنا چہرہ دکھا دیا کرو،،

ویسے تو میں خود اتنا حسین ہوں کہ آئینہ بھی نظریں جھکا لیتا ہے،

مگر کبھی کبھی دل کرتا ہے دوسروں کا حسن بھی دیکھ لیا جائے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر ہلکا سا مسکرایا۔

وہ عادی ہو چکا تھا افنان کے اس انداز کا۔

افنان نے قہقہہ لگایا،

"چلو میں ابھی آتا ہوں،

اپنے حسن کی دو چار تصویریں بنا کر واپس آتا ہوں۔۔

یہ کہہ کر وہ فون لیے وہاں سے چلا گیا۔

اب میز پر اردان اور راحمیر رہ گئے تھے۔

اردان نے اُسے غور سے دیکھا،

پھر خاموشی سے کہا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا وہ واقعی تجھے اتنی پسند آگئی ہے؟

تو جا،بات کر اُس سے،، نکاح کی، سچائی کی۔

راحمیر نے نظریں جھکا لیں،

کپ میں بچی چائے کو گھورتے ہوئے آہستگی سے بولا،

"کیسے کہہ دوں،،؟

میں نے اُس کی آنکھوں میں،،،

کسی اور کا عکس دیکھا تھا،،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چند لمحے خاموشی کے گزرے۔

اردان نے اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

راحمیر نے آہستہ سے کہا،

"Gözlerimde sadece onun yansıması kaldı, gerisi silindi."

(میری آنکھوں میں،اب صرف اسی کا عکس باقی ہے۔باقی سب مٹ چکا ہے۔)

فضا میں ادھ جلے لفظوں کی خوشبو پھیل گئی تھی۔

یہ وہ خاموشی تھی جس میں کچھ ختم نہیں ہوتا،،

صرف اور صرف محبت ٹھہر جاتی ہے۔۔۔

تب ہی افنان واپس آ گیا۔

"لو بھائی،، دیکھو میرے فن کی تازہ تخلیقات،،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"یار، قسم سے، کبھی کبھی لگتا ہے میں اِس دنیا کے آئینوں پہ ظلم کر رہا ہوں۔ دیکھو تو ذرا، کیا زاویے ہیں۔

اس نے موبائل نکالا اور دونوں کو تصویریں دکھانے لگا۔ ہنستا، شوخ، بے فکر سا۔

راحمیر نے ایک تصویر پر نظریں جما دیں۔

ایک پسِ منظر،، اور وہاں، تھوڑے فاصلے پر، سفید نقاب میں کھڑی لڑکی،،

بے خبری میں، ہر تصویر میں وہ موجود تھی۔ کبھی روشنی کے بیچ، کبھی سائے میں،،

راحمیر نے ایک جھٹکے سے موبائل افنان کے ہاتھ سے لے لیا۔

نگاہیں اسکرین پر جمی تھیں۔

"یہ سب،،ڈیلیٹ کر دو،ان میں اُس کی تصویر آ گئی ہے۔۔

افنان چونکا،"او،،، بھائی سوری،میں نے دھیان نہیں دیا،،

پھر راحمیر نے عجیب سا خاموش لمحہ جیتے ہوئے کہا،

"نہیں،،یہ مجھے دے دو۔

تم یہ تصویریں اپنے پاس نہیں رکھو گے،،اب یہ میری ہیں۔۔

اردان اور افنان دونوں اُس کی کیفیت دیکھ کر حیرت زدہ تھے۔

افنان نے موبائل اس کے حوالے کرتے ہوئے آہستہ کہا،

"ٹھیک ہے بھائی،،کوئی بات نہیں۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کچھ لمحے یوں ہی گزرے۔

پھر جیسے خود کو سنبھالتے ہوئے،راحمیر نے دھیرے سے کہا،

"سوری،،شاید کچھ زیادہ ہی اووری ایکٹ کر گیا۔

بس،،، کچھ باتیں دل میں رہ جاتی ہیں،اور وہی دل کو بے چین کر دیتی ہیں۔۔

Clubb of Quality Content

اردان نے کچھ کہنا چاہا،مگر پھر خاموش رہا۔

کیونکہ کچھ خاموشیاں صرف سننے کے لیے ہوتی ہیں،،

بولنے کے لیے نہیں۔۔۔

۔۔۔۔۔

کینٹین کی بھیڑ جیسے اپنے ہی شور میں مدھم ہو رہی تھی۔ میز کے اِس طرف شَاہانہ، عنایہ اور ثانیہ بیٹھی تھیں۔ ثانیہ نے گھڑی دیکھی اور پرس سنبھالتے ہوئے کہا،

"یار مجھے ذرا کام ہے، میں بعد میں ملتی ہوں۔۔

شَاہانہ نے سر ہلایا۔ کچھ ہی لمحوں بعد عنایہ نے بھی کہا،

"میں بھی چلتی ہوں، ایک ضروری کال کرنی ہے۔۔

اور وہ بھی اٹھ کر چلی گئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اب کینٹین کے شور میں تنہا شاہانہ بیٹھی تھی،، لیکن تنہا وہ اندر سے نہیں تھی۔اُس کے دل کے پردے پر کوئی آہستہ آہستہ قدم رکھ رہا تھا۔

اُس نے موبائل نکالا، تیز دھڑکنوں کے ساتھ ایک میسج لکھا،

"اگر فارغ ہین تو کینٹین آجائیں۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کچھ ہی لمحوں بعد وہ آتا دکھائی دیا۔

بلیک پینٹ، بلیک شرٹ،،، جیسے رات کسی انسانی جسم میں ڈھل کر سامنے آکھڑی ہوئی ہو۔

اس کے چہرے پر معمولی سی سنجیدگی اور ہونٹوں پر بے نیاز سا تبسم،،

شاہانہ کا دل ایک پل کو جیسے ٹھہر سا گیا۔

وہ آیا، آہستگی سے سامنے کرسی پر بیٹھا۔

"کیا حال ہے عینک؟ اُس نے ہلکے لہجے میں پوچھا۔

شَاہانہ نے دھیرے سے مسکرا کر کہا،

"ٹھیک ہوں،، آپ سنائیں؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہادی نے ایک گہرا سانس لیا، جیسے کوئی طویل نیند سے جاگا ہو۔

"تم نے بلایا تھا؟

شَاہانہ نے نظریں جھکا لیں۔ کچھ لمحے اس کی ہتھیلیوں پر جمی رہیں۔ پھر ہمت کر کے نظریں اٹھائیں اور بولی۔

"ہادی،،مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے،،"

"کہو، سن رہا ہوں۔"وہ کرسی سے تھوڑا آگے ہوا۔

شَاہانہ کا گلا خشک ہو گیا، لیکن دل،،دل جیسے تھر تھرا رہا تھا۔

"مجھے آپ بہت پسند ہیں،،

مجھے آپ سے محبت ہو گئی ہے،،

چند لمحے خاموشی چھا گئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پھر ہادی نے ایک ہنسی دباتے ہوئے، وہی پرانا بے پروائی بھرا انداز اپنایا،

"ہوتی ہے،، اکثر ہو جاتی ہے،، ہر لڑکی کو مجھ سے ہو جاتی ہے۔"

شَاہانہ کی مسکراہٹ لرز گئی،، لیکن وہ ٹوٹی نہیں۔

اس نے نظریں جمائے رکھیں اور آہستگی سے،، بہت ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولی،

"میں چاہتی ہوں کہ یہ محبت پل بھر کی نہ ہو،، میں چاہتی ہوں ہمارا ساتھ ہمیشہ کا ہو،، نکاح کر لیں مجھ سے، ہادی،،

کچھ لمحے،، مکمل خاموشی۔

شَاہانہ کی سانسیں اُلجھنے لگیں۔

وہ اُس پل کی اذیت کو محسوس کر رہی تھی، جیسے وقت رُک چکا ہو۔

ہادی کے چہرے پر سناٹا چھا گیا۔

آنکھوں میں حیرت، پیشانی پہ گہری لکیریں۔

پھر اُس نے آہستہ سے نظریں شاہانہ پر جمائیں،،

اور کچھ لمحوں بعد، ایک عجیب سی، پُراسرار مسکراہٹ اُس کے ہونٹوں پر اُبھر آئی۔

ایسی مسکراہٹ جو محبت بھی چھپا رہی تھی،،اور کوئی راز بھی۔

"مجھے بھی تم اچھی لگتی ہو۔،،

وہ دھیمے لہجے میں بولا۔

شَاہانہ نے پلکیں اٹھائیں،، جیسے دل کو تسلی ملی ہو۔ مگر ساتھ ہی ایک نا آسودہ سوال بھی جنم لے چکا تھا۔

"باقی بعد میں دیکھ لیں گے کہ کیا ہوتا ہے۔۔

ہادی کی آواز میں عجیب سی نرمی تھی،، جیسے وہ کچھ کہنا چاہتا ہو، مگر ابھی نہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ریلیکس رہو،، میں تمہارے ساتھ ہوں،،،

اُس کے یہ الفاظ شَاہانہ کے اندر گونجنے لگے مگر یہ ساتھ،، کتنا سچ، کتنا مکمل تھا؟ وہ نہیں جانتی تھی۔

ہادی کی آنکھیں شَاہانہ کی سچائی سے ٹکرا رہی تھیں۔

وہ پہلی بار کسی ایسی لڑکی سے ملا تھا، جو محبت کو لفظوں کا کھیل نہیں، عبادت کا رستہ بنانا چاہتی تھی۔

اور اُس دن کے بعد، شَاہانہ کے دل میں ایک نیا خواب اُگا۔ مگر اُس خواب کے اندر کوئی پردہ دار دھند تھی۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ ہادی کی مسکراہٹ تو دیکھ چکی تھی،،

مگر اُس مسکراہٹ کے پیچھے چھپا سچ ابھی باقی تھا۔۔

وہ لمحہ،،اُس دن کی گواہی بن گیا،جب ایک لڑکی نے دل کی دھڑکنوں کو لفظوں میں ڈھال کر، محبت کا نام مانگ لیا،، نکاح کی صورت میں۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یونیورسٹی کا آسمان ہلکی نیلاہٹ میں ڈوبا تھا۔

شام کی مدھم روشنی، گراؤنڈ میں سائیڈ بینچز،اور ان دونوں کی خاموش موجودگی۔

شَاہانہ اور ہادی آج بھی اپنی مخصوص بینچ پر تھے۔

گفتگو چل رہی تھی، ہنسی کے لمحات تھے، اور وہ لمحہ،، جس میں خاموشی سب سے زیادہ بولتی ہے۔

اچانک،،، ہادی کا دل بے قابو سا ہوا۔

اس نے نرمی سے شَاہانہ کا ہاتھ تھام لیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شَاہانہ چونکی، اُس کی انگلیاں کانپنے لگیں۔

"نروس مت ہو،، تم مجھ سے محبت کرتی ہو، ہے نا؟"

ہادی نے شرارت سے کہا،

"ایسا ہوتا رہتا ہے محبت کرنے والوں میں،،

وہ مسکرایا۔

شَاہانہ نے نظریں جھکائیں، کچھ پل بعد سرگوشی میں بولی،

آپ نہیں کرتے کیا؟

ہادی کہتا ہے،،

میں بھی کرتا ہوں،،

اگلے ہی لمحے ہادی نے اُس کا ہاتھ اپنے لبوں سے چھو لیا۔

شَاہانہ کی دھڑکن جیسے لمحہ بھر کو رک گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر ہادی نے دھیرے دھیرے اپنی کہانی کھولی۔

"جانتی ہو،، تم سے پہلے میری کئی گرلفرینڈز رہ چکی ہیں۔

اُن کے ساتھ بھی ایسے ہی لمحے تھے،،

شاہانہ جیسے پتھر کی ہو گئی۔

چہرے سے رنگ چھٹ گیا،،

ہونٹ خشک،،اور دل جیسے کسی کھائی میں جا گرا ہو۔

کچھ پل بعد،اُس نے سرگوشی میں پوچھا،

"تو کیا،،اُن میں اور مجھ میں کوئی فرق نہیں؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میں بھی صرف،،ایک گرلفرینڈ ہوں؟

ہادی نے لاپروائی سے جواب دیا،

"نہیں،فرق تو نہیں،،وہ بھی میری گرلفرینڈز تھیں،اور تم بھی ہو۔۔

اس ایک جملے نے شاہانہ کے اندر سب کچھ بکھیر دیا۔

آنکھوں میں نمی اُتر آئی،

مگر اُس نے چہرہ دوسری طرف موڑ لیا،تاکہ ہادی دیکھ نہ سکے۔

کچھ لمحوں بعد،وہ دھیمے لہجے میں بولی،

"آپ کی گزری زندگی کے بارے میں کچھ کہنا نہیں چاہتی،،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بس اتنا چاہتی ہوں، جو زندگی اب گزرے،، وہ میرے سنگ گزرے۔۔

ہادی نے نرمی سے ہنستے ہوئے اُس کی طرف دیکھا۔

"ایسا ہی ہو گا،، فکر کیوں کرتی ہو؟

میں،،، کوشش کروں گا۔۔

ناولز کلب
Clubbers Quality Content

محبت میں بعض دفعہ الفاظ کا زہر، خاموشی کی شفا سے جیت جاتا ہے،،

اور ہادی کے اس "کوشش کروں گا" نے، شَاہانہ کے خوابوں کو ایک "امید" کے کمرے میں قید کر دیا تھا۔۔۔

یونیورسٹی کا دوپہر کا وقت تھا، سورج تھوڑا جھک چکا تھا، اور ڈیپارٹمنٹ کے کوریڈورز میں ہلکی چہل پہل تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہاج نے دور سے آتے آتے آواز دی، "اوے عبدل, میں ہفتہ غائب رہا، کدھر مر گیا تھا تو پوچھا ہی نہیں؟؟

پاس آ کر اس کی نظر ہادی پر پڑی۔ وہ ایک لڑکی کے ساتھ بینچ پر بیٹھا تھا، دونوں کے ہاتھ آپس میں بندھے ہوئے تھے، اور چہروں پر وہی شناسائی، وہی گہری قربت۔ وہاج تھوڑی دیر رک کر بس خاموشی سے دیکھتا رہا۔

لڑکی نے ہادی کے کان میں کچھ کہا، اور جاتے جاتے مڑ کر بس اتنا بولی،

"بائے سکندر،،،

اور غائب ہو گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہاج نے ایک گہری سانس لی، اور طنز بھری مسکراہٹ کے ساتھ بولا،

"یار بس کر دے عبدل جو آتی ہے، تُو سیٹ ہو جاتا ہے۔

ہادی تھوڑا سا ہنسا، جیسے کچھ چھپانے کی کوشش کر رہا ہو، اور بولا:

"جو خود چل کے آئے، کیا میں اُسے روک دوں؟" بیچاری ہرٹ ہو جائیں؟

"اسی لیے روکتا نہیں۔ تکلیف سے بچانے کے لیے۔

اتنے میں علی بھی آ گیا، چہرے پر تجسس لیئے،

"اوئے یار، کیا ہو رہا ہے؟ کیا سین ہے؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہاج ہنسا، اور بول پڑا،

"کچھ نہیں بھائی، بس شریف سا چہرہ لیے بندہ، آج پھر 'شریف' بنا بیٹھا تھا۔

ہادی زور سے ہنسا، پھر جیب سے موبائل نکالتے ہوئے بولا،

"چلو یار، چلو لیکچر لینے۔۔

اور تینوں دوست ویسے ہی قہقہے لگاتے ہوئے کوریڈور سے نکل گئے۔۔۔۔

۔۔۔

صبح کا وقت تھا، دھوپ ہلکی ہلکی کینٹین کی کھڑکی سے اندر جھانک رہی تھی۔ تینوں دوست۔ راحمیر سلطان، اردان، اور افنان۔ کینٹین کے ایک گوشے میں بیٹھے ہوئے اپنے اسلامک لیکچر کی تیاری کر رہے تھے۔

چائے کی بھاپ میں گم الفاظ، روح کو تازہ کر دینے والی گفتگو، اور دلوں میں ایک الگ سا نور۔

راحمیر نے موبائل کی طرف نظر دوڑائی، پھر اچانک چونک کر بولا:

"یار، میرا موبائل وہیں رہ گیا جہاں ہم نے لیکچر دینا ہے، لگتا ہے سیٹنگ کرتے وہی رہے گیا۔۔۔میں بس ابھی آتا ہوں۔"

چائے کی پیالی میز پر رکھ کر وہ باہر نکلا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality

راستے کے سناٹے میں اچانک ایک منظر،،

سامنے ایک درخت کے نیچے، دو سائے باتوں میں مصروف تھے۔

ہنسی کی آواز،،

چہرے پہ سکون،،

اور وقت جیسے ایک لمحے کو منجمد کر گیا ہو۔

راحمیر کی نظر جیسے ہی اُن پر پڑی۔

شاہانہ کی ہنسی میں معصومیت تھی، اور ہادی کے انداز میں بے نیازی۔

پل بھر کو رحمیر کا دل جیسے خالی ہونے لگا،

ایک سرد سا خالی پن، جیسے کوئی اندر سے کچھ چھین لے۔۔

اُس نے نگاہیں پھیریں، اور خاموشی سے واپس مُڑ گیا۔

محبت کا تکون وہ نازک کائنات ہے جس میں تین دل ایک ہی جذبے میں جلتے ہیں، مگر روشنی صرف ایک تک پہنچتی ہے۔ ایک چاہنے والا، ایک چاہا جانے والا، اور ایک بیچ میں خاموشی سے پگھلتا ہوا مسافر۔۔ جو صرف دعاؤں میں جیتا ہے۔ یہ وہ مثلث ہے جہاں کسی

ایک کی خوشی، دوسرے کے درد کی قیمت پر لکھی جاتی ہے۔ محبت کا تکون، ایک مکمل کہانی نہیں، ایک خاموش قربانی ہوتی ہے۔۔

محبت کے رستے ہمیشہ سیدھے نہیں ہوتے۔ بعض دل ایک طرف کھنچتے ہیں، کچھ نگاہیں دوسری جانب جھکتی ہیں۔ تین نام، تین جذبے، مگر ایک ہی امتحان۔ ایک ایسا لمحہ جہاں دل کی دھڑکن اور تقدیر کی تحریر آمنے سامنے کھڑے ہوتے ہیں۔ کوئی کسی کا تھا، مگر مکمل کسی کا بھی نہیں۔ اور شاید، کچھ محبتیں صرف دعا بن کر ہی زندہ رہتی ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جب وہ موبائل لے کر واپس آیا، اردان اور افنان نے اُس کے چہرے کی سنجیدگی کو فوراً محسوس کیا۔

افنان نے چائے کا آخری گھونٹ لیا اور آہستہ سے پوچھا،

"راحمیر.، سب خیریت؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر نے نظریں جھکاتے ہوئے کہا:

"مجھے تم دونوں سے کچھ کہنا ہے،

کچھ لمحے رکے، پھر آواز میں ایک عجیب سی نرمی تھی:،

"وہ لڑکی،،،شاید اے ایچ سکندر کو پسند کرتی ہے۔ لیکن سکندر،،وہ ایسا نہیں کہ کسی ایک پہ ٹک جائے۔۔

اردان اور افنان ہمہ تن گوش تھے۔

"میں چاہتا ہوں تم دونوں،،،اُس کا خیال رکھو۔وہ بہت معصوم ہے۔دنیا کو نہیں جانتی۔

اور اگر کبھی میں نہ ہوں،اور وہ کسی جگہ اکیلی ہو۔

تو اس کی حفاظت تم دونوں پہ فرض ہے۔۔

اردان نے سر ہلایا،اور افنان کے لبوں پر سوچ اتر آئی۔

"لیکن بھائی،،افنان تھوڑا جھجھکتے ہوئے بولا،

خود جا کے کیوں نہیں کہتے؟صاف صاف، کہ تم اُس سے نکاح کرنا چاہتے ہو؟شاید وہ،،،راضی ہو جائے؟"

راحمیر تھوڑا مسکرایا۔ لیکن وہ مسکراہٹ خوشی کی نہیں،خاموشی کی تھی۔

ایسی مسکراہٹ جو فقط تقدیر کی گہرائیوں کو تسلیم کر چکی ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نہیں افنان،،مجھے ایسا نہیں لگتا۔

میں اُسے صرف اللہ سے مانگوں گا۔

اگر وہ میری قسمت میں ہے،،

تو دنیا کی کوئی طاقت اُسے مجھ سے چھین نہیں سکتی۔

اور اگر نہیں ہے۔

تو میں اس کی حفاظت ضرور کروں گا، مگر دعویٰ کبھی نہیں۔۔

تینوں دوست خاموش ہو گئے۔

ہوا کا ہلکا جھونکا آیا، جیسے اللہ خود اس لمحے کو سن رہا ہو۔۔

Clubb of Quality Content

"کبھی کبھی،،، محبت کا اظہار دعوے سے نہیں، دعا سے ہوتا ہے۔

کچھ لوگ ہم سے نہیں ملتے، کیونکہ وہ ہماری دعاؤں میں محفوظ رہتے ہیں۔

اور کچھ محبتیں،،، نکاح سے پہلے صرف امانت ہوتی ہیں۔ اللہ کی طرف سے۔۔۔

کلاس سے نکلتے ہی شاہانہ، ثانیہ اور عنایہ کینٹین کی طرف بڑھیں۔ تینوں کے ہاتھ میں جوس کے ڈبے لئے، اور باتوں کی رفتار ہوا سے بھی تیز۔ دھوپ نرم تھی اور کیمپس کی فضا بے فکری کی چادر اوڑھے ہوئے تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چلتے چلتے ثانیہ اور عنایہ ہنستی ہنستی لان کی گھاس پر بیٹھ گئیں۔ شاہانہ تھوڑی سی دور رکی، پھر ایک لمحے کے لیے اس کی آنکھوں میں شوخی چمکی۔ اُس نے جوس کا ڈبہ نیچے رکھا، ایک ہلکی سی چھلانگ لگائی اور اچانک اسے زور سے پھاڑ دیا۔

پھٹ،،

آواز تیز تھی۔ جیسے خاموشی میں شرارت نے بانگِ درا دے دی ہو۔

ثانیہ اور عنایہ دونوں اچھل پڑیں،"اوہ مائی گاڈ،یہ کیا تھا؟"

آس پاس بیٹھے طلبہ چونک کر دیکھنے لگے۔ پھر اگلے لمحے سب ہنس پڑے۔ عنایہ اور ثانیہ قہقہہ لگاتے ہوئے شاہانہ کے پیچھے بھاگیں،جو اب ہنستی دوڑتی جا رہی تھی۔ جیسے بچپن کی شریر دو پہریاں پھر سے زندہ ہو گئی ہوں۔

Clubb of Quality Content

دور،ایک سایہ خاموشی سے انہیں دیکھ رہا تھا۔

راحمیر سلطان،،

اس کی نظریں شاہانہ پر تھیں۔ اس کا چہرہ ہنسی سے چمک رہا تھا، آنکھوں میں زندگی ناچ رہی تھی، اور آوازیں جیسے اس کے دل پر دستک دے رہی تھیں۔

ایک خاموش، ہلکی سی مسکراہٹ اس کے لبوں پر آ کر ٹھہر گئی۔ نگاہیں شاہانہ کی طرف تھیں، اور دل بے اختیار کہہ اٹھا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"شرارتی،،"

پھر ایک لمحے کو اُس کا دل اندر ہی اندر دعا میں ڈھل گیا،

"یارب،،،،اگر یہ لڑکی میری قسمت میں ہو. تو اِسے میرے لئے محفوظ رکھ۔یہ شوخی،یہ معصومیت،یہ ہنسی،، کسی دنیاوی زخم کی گرد نہ چھو سکے۔۔۔

۔۔۔۔۔

کینٹین کی خاموش سی میز پر شاہانہ تنہا بیٹھی تھی۔ہلکی دھوپ چھن کر اُس کی جلد پر نرمی سے پڑ رہی تھی۔وہ مکمل حجاب میں تھی۔سادہ مگر باوقار۔اُس کی آنکھوں پر گول فریم کی عینک، اور سامنے رکھے نوٹس میں وہ پوری طرح ڈوبی ہوئی تھی۔اس کی انگلیاں قلم کے ساتھ ہم آہنگ تھیں، جیسے وہ لفظ نہیں،جذبات لکھ رہی ہو۔

دور ایک سایہ اُبھر رہا تھا۔

وہاج نے دور سے شاہانہ کو دیکھا اور دل ہی دل میں مسکرا دیا۔ اُس کی ہنسی میں حیرت نہیں تھی، تسلیم تھا۔ جیسے وہ اس سادگی کے حسن کو پہلے ہی مان چکا ہو۔ قدم بہ قدم اُس کے قریب آیا۔

"ہیلو، مس لٹریچر، کیسی ہو؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ چونکی، پھر مسکرا کر سر اٹھایا،

"ارے وہاج بھائی! میں ٹھیک ہوں، آپ کیسے ہیں؟

"بھائی؟

یہ لفظ وہاج کی ہنسی کو جیسے اچانک خاموش کر گیا۔اُس کے لبوں کی مسکراہٹ تھمی، لیکن دل کی دھڑکن تیز ہو گئی۔

پھر بھی،وہ ہنسا۔

"مس لٹریچر،،تم مجھے اچھی لگتی ہو۔سادہ سی، معصوم سی،،،اور یہ عینک میں تو اور بھی کیوٹ لگتی ہو۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ مسکرائی،"تھینک یو بھائی،،آپ بھی اچھے ہیں۔

وہاج نے پیشانی تھام لی،"افف،،بھائی؟

شاہانہ نے تشویش سے پوچھا، "کیا ہوا؟ سر میں درد ہے؟ چائے لے آؤں؟

وہاج نے ہنستے ہوئے پوچھا، "تمہیں چائے پسند ہے؟

شاہانہ کی آنکھوں میں چمک آ گئی، "بہت! آپ کو پتہ ہے، گھر میں مجھے سب 'چائے کی دیوانی' کہتے ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہاج ہنس دیا۔ "تمہاری باتیں بھی تمہاری طرح ہی ہیں۔۔ سادہ، دل کو لگنے والی۔

وہ کچھ کہنا چاہتا تھا، بہت کچھ،، مگر لفظوں کا انتخاب نہیں کر پا رہا تھا۔ بس اُس کے ساتھ بیٹھا، سنتا رہا، دیکھتا رہا۔ جیسے ہر لمحہ محفوظ کر رہا ہو۔

لیکن تقدیر کا ایک اور موڑ خاموشی سے قریب آ رہا تھا۔

دور سے ہادی اُسے دیکھ رہا تھا۔ اُس کی نگاہیں شاہانہ پر تھیں،، اور وہاج پر۔

شاہانہ کے لبوں پر مسکراہٹ، وہاج کا جھکاؤ، اور ان دونوں کے درمیان بڑھتا سکون۔ ہادی کی برداشت کی حد کو چھو رہا تھا۔ اُس نے مٹھیاں بھینچ لیں، چہرے پہ سختی آ گئی۔

اچانک۔ وہ تیز قدموں سے آگے بڑھا، شاہانہ کے قریب آیا، اور بغیر کچھ کہے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے کھینچنے لگا۔

"ہادی؟ کیا کر رہے ہیں؟ چھوڑیں میرا ہاتھ،،شاہانہ چیخی۔

پیچھے وہاج چونکا،فوراً اٹھا،"ارے کہاں لے کر جا رہے ہو اُسے؟ رکو تو سہی،،

لیکن ہادی نہ رکا۔اُس کی آنکھوں میں چنگاریاں تھیں،اور لبوں پر خاموشی کی تپش۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کینٹین کی چہل پہل سے الگ،راہداری کی ویرانی میں اچانک قدموں کی چاپ گونجی۔ہادی شاہانہ کو کھینچتا ہوا اس سنسان کارنر تک لایا جہاں دیواروں نے کئی راز چھپائے تھے۔ایک جھٹکے میں اُس نے شاہانہ کو دیوار سے ٹکا دیا،جیسے ضبط کی ساری سرحدیں ٹوٹ گئی ہوں۔

"سمجھتی کیا ہو تم خود کو؟

ہادی کی آواز میں گرج، آنکھوں میں آگ تھی۔

"بڑی محبت محبت کرتی ہو نا؟ تو وہ کیا تھا؟ کیوں بیٹھی تھی اُس کے ساتھ؟ کیوں ہنس رہی تھیں اُس کی باتوں پر؟"

دیوار سے لگی، کانپتی ہوئی شاہانہ کے لب خاموش تھے، لیکن آنکھوں سے بے قصور ہونے کی گواہی چھلک رہی تھی۔

"وہ،، خود،، آیا تھا،، میں تو بس اپنے نوٹس بنا رہی تھی۔" اُس نے ٹوٹے الفاظ میں صفائی دی، لیکن ہادی کا غصہ کم نہ ہوا۔

Clubb of Quality Content

"جب وہ آیا، تو تم اٹھ کر چلی کیوں نہیں گئیں؟ مسکراتی کیوں رہی؟

ہادی نے دیوار پر زور سے مٹھی ماری، ایک زوردار آواز گونجی۔ جیسے دیوار بھی اُس کے اندر کی جنگ کا حصہ بن گئی ہو۔

شاہانہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ وہ گھبرا گئی، اُس کی سانسیں بے ترتیب ہو چکی تھیں۔ ہادی کا چہرہ لال، مٹھیاں سخت بند، لیکن اُس کے دل میں کہیں نرمی اب بھی باقی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ آہستہ آہستہ اُس کے قریب آیا، اُس کی آنکھوں میں جھانکا۔

"اگر تم نے مجھے دھوکہ دیا،، تو قسم سے، مار ڈالوں گا تمہیں، سن رہی ہو؟ یہ میرا حق ہے، کسی اور کو تمہارے پاس نہیں آنے دوں گا۔۔

شاہانہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ہادی نے اپنی سانسیں قابو میں کرتے ہوئے اُس کے چہرے کو دیکھا،اور پھر ایک پل کو رک گیا۔اُس کی آنکھوں میں پچھتاوا ابھر آیا۔اُس نے ہاتھ اپنے بالوں میں پھیرے،لمبی سانس لی۔

"یار عینک"اُس نے آواز نرم کرتے ہوئے کہا،"ادھر دیکھو۔سوری۔مجھے غصہ آگیا تھا۔رونا بند کرو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ اُس کے قریب ہوا،نرمی سے اُس کے آنسو صاف کیے۔"قسم سے،،چڑیل لگ رہی ہو روتے ہوئے۔"

شاہانہ نے نم آنکھوں سے اُسے دیکھا اور ٹوٹے لہجے میں کہا،

"آپ کو مجھ پر یقین کرنا چاہیے تھا، میں اس محبت کو وفا سے نبھاؤں گی، اخلاص کے ساتھ۔۔۔

ہادی نے مسکراتے ہوئے اُس کی ناک کو چھوا، "مجھے پتہ ہے،،

اچھا سوری یار، بس کرو اب۔"

شاہانہ نے اس کی طرف دیکھ کر کہا، "پھر کبھی ایسا مت کیجیے گا، مجھے غصے سے ڈر لگتا ہے۔"

ہادی کی ہنسی واپس آچکی تھی، "نہیں کروں گا، قسم سے نہیں،،، اگلی بات دل میں کہی،، لیکن تم بس میری ہو، صرف میری۔۔۔

ہادی اپنے ہاسٹل کے کمرے میں آئینے کے سامنے بیٹھا تھا۔ آنکھوں میں الجھن، چہرے پر تناؤ، اور دل میں طوفان تھا۔ ہاتھوں کی انگلیاں مسلسل آپس میں الجھ رہی تھیں، اور نظریں خود کو گھور رہی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ کیا ہو گیا تھا مجھے،،؟" وہ دل ہی دل میں خود سے مخاطب تھا۔

"کیوں برداشت نہیں ہوا کہ وہ کسی اور سے بات کرے؟ کیوں اتنا غصہ آیا،،،؟"

اس کی خاموشی کو اچانک دروازے کی چرچراہٹ نے توڑ دیا۔ وہاج کمرے میں داخل ہوا۔ نگاہیں سیدھی ہادی پر گئیں اور لہجے میں طنز چھپا غصہ بھی۔

"کیا پاگل پن تھا یہ، ہادی؟ اُس کے ساتھ یہ سب کیوں کیا؟

ہادی نے بے نیازی سے کندھے اچکائے۔

"تو ہوتا کون ہے مجھ سے یہ سوال کرنے والا؟ میں جو بھی کروں، میری مرضی۔۔

وہاج کا چہرہ سنجیدہ ہو گیا۔

"وہ لڑکی معصوم ہے،،سادہ دل ہے۔ اور ہادی، میں،،، میں اُسے پسند کرنے لگا ہوں۔ میں اُس سے شادی بھی کرنا چاہتا ہوں۔۔

جیسے بجلی کمرے میں گر گئی ہو۔ہادی کا پورا وجود اک لمحے کو ساکت ہو گیا۔ آنکھوں میں ایک تیز چمک ابھری،اور پھر وہاج کی طرف جھپٹا۔

"کیا کہا تُو نے ؟ پسند ؟شادی؟ خبردار،اگر اُس کے قریب بھی گیا تو،،

ہادی نے وہاج کا گریبان تھام لیا۔ آنکھوں سے چنگاریاں برسنے لگیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"وہ مجھ سے محبت کرتی ہے۔۔

وہاج نے بمشکل اپنا گریبان چھڑایا اور ہادی کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا،

"تجھ سے؟ خود کو دیکھا ہے کبھی؟ روز نئی لڑکی، روز نئی کہانی۔ اور تُو محبت کرے گا؟ چھوڑ دے گا اُس لڑکی کو، جیسے باقیوں کو چھوڑتا ہے۔۔

ہادی کی مٹھیاں بھنچ گئیں۔ وہ چیخا،

"میں جو بھی ہوں، وہ میرا معاملہ ہے۔ لیکن تُو اُس سے دور رہے، سمجھا۔۔

اتنے میں علی کمرے میں آیا، دونوں کو جھگڑتے دیکھ کر چیخا،

"کیا پاگل ہو گئے ہو دونوں؟

ہادی کچھ کہے بغیر علی کو دھکا دیتا باہر نکل گیا۔ پیچھے وہاج کی آواز گونجی، زہر سے بھری،

"میں اُسے تجھ سے دور کر دوں گا ہادی،، جس دن وہ تیرے سچ کو جانے گی، اُس دن خود ہی چھوڑ دے گی تجھے۔۔

کمرہ ساکت ہو گیا۔ مگر محبت کا طوفان اب سب کچھ بہالے جانے والا تھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

۔۔۔۔

رات کی ہوا میں ہلکی سی خنکی گھل چکی تھی۔ کھڑکی کے پردے مدھم روشنی میں تھوڑا تھوڑا ہل رہے تھے۔ باہر ہلکی ہلکی ہوائیں درختوں کے پتوں سے سرگوشیاں کر رہی تھیں۔ ہاسٹل

کے کمرے میں گرم چادر میں لپٹی تینوں لڑکیاں نیم دائرے میں بیٹھی تھیں۔شاہانہ،ثانیہ اور عنایہ۔۔

ثانیہ نے چاکلیٹ کا ریپر بند کرتے ہوئے شرارتی انداز میں کہا،

"یار شاہانہ،تم اور ہادی،،، کیا جوڑی ہے قسم سے۔بس دیکھنے والے بس دیکھتے رہ جائیں۔۔

Clubb of Quality Content

عنایہ ہنسی دباتے ہوئے بولی،

"بالکل!تم دونوں کو ایک ساتھ دیکھ کر لگتا ہے جیسے دو الگ دنیاؤں کے لوگ ایک ہی خواب میں آملے ہوں۔۔

شاہانہ تھوڑا سا شرما کر مسکرائی، چہرے پر سکون اور سادگی تھی۔

اسی لمحے انایا نے سوال پھینک دیا،

"چلو یار، ذرا سیریس بات کرتے ہیں۔ بتاؤ شاہانہ، تمہاری سب سے بڑی خواہش کیا ہے؟ زندگی سے تم کیا چاہتی ہو؟"

Clubb of Quality Content

شاہانہ نے چادر تھوڑی اور لپیٹی، سر آہستہ سا جھکا،، اور نرمی سے بولی:

"خواہشیں تو بہت سی ہیں۔۔

"ترکی جانا چاہتی ہوں۔، گھومنا چاہتی ہوں،،

اور گھڑ سواری،،کھلے میدان میں،خاموش فضا میں خود کو آزاد محسوس کرنا۔۔

عنایہ مسکرا کر بولی،

"اور ہمسفر؟اُس کے بارے میں؟"

شاہانہ کی نظریں دور خلا میں جا ٹھہریں،جیسے کسی ان دیکھے منظر کو چھو رہی ہوں،،پھر آہستہ سے بولی،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ایسا ہو،،

جو میری ہر چھوٹی خواہش کو بڑی خوشی سے سنے،

میری خاموشی میں بھی میرے لفظ ڈھونڈ لے،

جو میرے خوابوں کی سیر میں میرے ساتھ چلے،،

اور جب میں تھک جاؤں۔

تو بس میرا ہاتھ پکڑ کے چپ چاپ ساتھ بیٹھ جائے۔۔۔مجھے اپنے لفظوں سے سکون دے۔۔

Clubb of Quality Content

شاہانہ کی آخری بات پر کمرے میں کچھ لمحوں کی خاموشی چھا گئی۔ جیسے دعائیں سُن لی گئی ہوں۔

پھر اچانک شاہانہ کی آنکھوں میں چمک سی آئی۔چادر کے پلو کو انگلیوں سے مروڑتے ہوئے وہ بولی،

"اور ہاں کچھ اور خواہشیں بھی ہیں،،

ثانیہ اور عنایہ نے بیک وقت چونک کر کہا،

"او ہو! ابھی ختم نہیں ہوئیں؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ ہنس کر بولی،

اللہ اللہ ابھی تو شروع ہوئی ہیں،،

جیسے اُس کے ساتھ رات کو شہر کی سڑکوں پر ایک لمبی بائیک رائیڈ ہو،

وہ میرا برتھ ڈے سیلیبریٹ کرے اپنی خوشی سی،رات بارہ بجے وہ مجھے برتھ ڈے وش کرے،،

ثانیہ نے مصنوعی سنجیدگی سے کہا،

"اُففف،،، کتنا فلمی پلان ہے۔۔

شاہانہ کی آواز نرم مگر شوخ ہو گئی،

"ہم دونوں مل کے شرارتیں کریں،،اور وہ کبھی ناراض نہ ہو...

اگر میں کار کی پچھلی سیٹ پر بیٹھی ہوں،

تو وہ بائیں مرر کو میری طرف سیٹ کرے،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تاکہ مجھے دیکھتا رہے۔۔

یہ سنتے ہی ثانیہ کا قہقہہ کمرے کی دیواروں سے ٹکرا کر واپس آیا،

"اوئے ہائے ہائے ے ے ے ے! عشق کی شدت تو دیکھو۔ چاہے ایکسیڈنٹ ہو جائے،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عنایہ نے تکیہ اُٹھا کر شاہانہ پر پھینکا،

کار کا مرر بھی پیار کا زریعہ بن گیا،،،

اور پھر تینوں ہنستے ہنستے تکیے کی لڑائی میں لگ گئیں۔

مگر اس ہنسی کے درمیان،،، کسی خواہش کی خاموش دعا چھپی ہوئی تھی،،،

جسے اللہ شاید اُس وقت سُن رہا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔

صبح کی ہلکی دھوپ کھڑکیوں سے چھن چھن کر لیکچر ہال کی ٹھنڈی دیواروں پر سنہری لکیریں بکھیر رہی تھی۔

Clubb of Quality Content

شاہانہ سب سے اگلی رو میں بیٹھی تھی، اپنے نوٹس کھولے، توجہ سے سن رہی تھی

موضوع تھا،،

"نفس اور روح کی جدوجہد"

لیکچرر محترمہ نے بات مکمل کی اور ایک گہری نظر شاہانہ پر ڈال کر بولیں:

"شاہانہ، میں چاہتی ہوں، آپ اس موضوع پر مزید ریسرچ کریں۔

ایک شارٹ پیپر لکھیں، تاکہ باقی سٹوڈینٹس کو بھی بہتر انداز میں سمجھایا جا سکے۔۔

شاہانہ نے گردن جھکا کر نرمی سے کہا،

"جی میم، ضرور۔

میم نے مسکرا کر کہا،

"بلکہ، ابھی چلی جائیں لائبریری۔

فریش آئیڈیاز وہیں ملیں گے،،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

you'll enjoy it."

"جی میم،"شاہانہ بولی اور اپنے نوٹس سمیٹتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

لائبریری کی خاموش فضا میں صرف پنکھوں کی ہلکی آواز اور صفحے پلٹنے کی سانس سی گونج تھی۔

شاہانہ نے قدم اندر رکھا۔

کتابوں کی خوشبو، لکڑی کی الماریاں، اور پرانی جلدوں پر وقت کی چھاپ جیسے پل بھر میں ہر فکر کو بھلا گئی ہو۔

"اللہ اللہ،،یہاں تو ناولز بھی ہیں،،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ زیرِ لب مسکرائی،ہاتھوں سے ایک کتاب کی جلد کو چھوا۔

جیسے دل کی کسی گمشدہ خواہش نے سانس لی ہو۔

ابھی وہ ریلیٹڈز ک دیکھ ہی رہی تھی، کہ ایک کارنر سے کسی کی نظریں اس پر جا ٹھہریں۔

راحمیر سلطان۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سفید شلوار قمیض،سادہ داڑھی،اور ہمیشہ کی طرح ماسک پہنے،وہ اپنی کتاب میں جھکا تھا۔

مگر اُس کی نگاہیں اب شاہانہ کی الجھن پڑھ چکی تھیں۔

وہ اُٹھا اور آہستہ سے اُس کے قریب آیا۔

"Excuse me, Miss،،،

کوئی خاص ٹوپک ہے جس کے لیے بک چاہیے آپ کو؟

شاہانہ نے چونک کر اس کی طرف دیکھا، کچھ حیرت، کچھ لحاظ،،

"جی،،، مجھے 'نفس و روح' پر لکھنا ہے۔ لیکن ریلیٹڈ کتاب نہیں مل رہی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر نے آہستہ سر ہلایا، کچھ لمحے شیلوز کو دیکھا اور پھر ایک مخصوص کتاب نکال کر اُس کی طرف بڑھادی،

"یہ پڑھیں، یہ اصل ریفرینسس دے گی۔

شاہانہ نے کتاب تھامی،اور آہستہ سے کہا:

"Thank you‘‘ sir"

راحمیر نے ایک پل کو خاموشی سے اُسے دیکھا، پھر ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا،

Clubb of Quality Content

"Rica ederim‘‘

(You're welcome)

پھر وہ بنا کوئی اور لفظ کہے آگے بڑھ جاتا ہے۔

شاہانہ کے لبوں پر حیرت کی ایک ہلکی سی لکیر ابھرتی ہے۔اسے سمجھ ہی نہ آیا کہ کیا کہا ہے

"

شاہانہ نے پلکیں جھپکائیں، کچھ کہنے کو لب ہلے، لیکن راحمیر جا چکا تھا۔

شاہانہ نے کتاب کو دیکھا، پھر آہستہ سے کارنر سیٹ پر بیٹھ کر اپنے نوٹس بنانے لگی۔۔۔

۔۔۔۔

ہادی اب وہ ہادی نہیں رہا تھا۔

وہ جو پہلے ہر مسکراہٹ کا جواب ہنسی سے دیتا، اب چپ ہو گیا تھا۔

ہر لڑکی جو پاس آتی، اُسے وہ تلخی سے دور بھگا دیتا۔

آج بھی، جب علینا نے آ کر کہا،

"چلو گھومنے چلتے ہیں، کافی دنوں سے ملے بھی نہیں۔"

Clubb of Quality Content

تو ہادی نے سرد لہجے میں کہا،

"نکل جاؤ، اور دور رہو مجھ سے۔۔

علینا سناٹے میں آ گئی۔ نظریں چرا کر واپس پلٹ گئی۔

اسی لمحے علی آ پہنچا۔

"یار تُجھے کیا ہو گیا ہے ہادی؟

ہادی نے دھیرے سے سر جھکایا، جیسے خود سے چھپا رہا ہو۔

"مجھے کچھ نہیں پتا، علی،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

علی نے غور سے دیکھا۔

"تُو سچ میں اُس سے محبت تو نہیں کرنے لگا؟

ہادی کے قدم ٹھٹھک گئے۔

دل نے جیسے پہلی بار سوال کیا۔

"محبت؟ کیا میں،، محبت کر سکتا ہوں؟ کیا اس لئے جب اُسے کسی اور کے ساتھ دیکھتا ہوں،، تو دل جلنے لگتا ہے؟

علی نے ہلکے لہجے میں کہا:

"اگر ایسا ہے،، تو اپنا لے اُسے۔

ویسے بھی وہ سیدھی سادی لڑکی ہے، دنیا جیسی نہیں۔۔

ہادی مسکرایا۔

دل کی بھاری دھڑکن جیسے ہلکی ہوئی ہو۔

اس نے علی کو گلے لگایا،

ناولز کلب
Clubb of Novels

"یار،،،تُونے میری الجھن ہی ختم کر دی۔"

اُسی لمحے،ہادی نے موبائل نکالا،اور شاہانہ کو میسج بھیجا،

"عینک،کوریڈور کے اُس سائیڈ آجاؤ فوراً۔۔

"میں بھی آرہا ہوں،،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جیسے ہی میسج ملا،شاہانہ کے دل کی رفتار تیز ہو گئی۔

کلاس سے نکلی،اور کوریڈور کی سنسان سائیڈ کی طرف چل پڑی۔

راہ سنّاٹی سے بھری تھی۔

بس ہوا کی سرسراہٹ،اور قدموں کی دھیمی چاپ۔

اچانک،دو لڑکے سامنے سے آتے دکھائی دیے۔

شاہانہ کا دل دھڑکا۔

وہ سہم گئی۔

اُن میں سے ایک بولا،

"آپ یہاں اکیلی کیا کر رہی ہیں؟

یہ جگہ ٹھیک نہیں،واپس چلی جائیں۔۔

شاہانہ نے بس سر ہلایا،نظریں جھکائیں،اور تیزی سے پلٹ گئی۔

قدموں میں کپکپاہٹ،مگر دل میں سکون۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پیچھے وہ لڑکے،،،

اردان اور افنان تھے۔

جنہوں نے اپنے وعدے نبھائے۔

خاموشی سے،فاصلے پر رہ کر،،

شاہانہ کو تنہا نہ ہونے دیا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وقت کسی خوشبو کی طرح گزر گیا تھا۔ محسوس بھی نہ ہوا اور بدل بھی گیا۔

ہادی کو اب اپنی خاموشی سمجھ آچکی تھی۔

وہ جو کبھی لڑکیوں کے ساتھ گھومتا پھرتا تھا اب سنبھل گیا تھا اب اسے اپنی محبت عزیز تھی،،،اب شاہانہ کے ساتھ بیٹھ کر گھنٹوں باتیں کرتا،اس کے خوابوں میں دلچسپی لیتا،اس کے لفظوں میں سکون ڈھونڈتا۔

شاہانہ کے چہرے پر مسکراہٹ ہو یا آنکھوں میں سوال۔ہادی اب اسے محسوس کرنا سیکھ چکا تھا۔

محبت اب اظہار سے نہیں،احساس سے ثابت ہو رہی تھی۔

وقت اپنی رفتار سے چلا، اور دیکھتے ہی دیکھتے ڈھائی سال بیت گئے۔

اس دن آسمان صاف تھا۔ سورج، کسی شفیق استاد کی طرح خاموشی سے روشنی بانٹ رہا تھا۔

راحمیر، افنان، اور اردان۔۔ تینوں نے آج آخری بار یونیورسٹی کے صحن میں قدم رکھا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر کی چال میں وہی وقار تھا، جو کسی درویش کا ہوتا ہے۔

چہرے پر سادہ سی مسکراہٹ، آنکھوں میں روشنی۔ اور دل میں شکر۔

طلباء اُسے گھیرے کھڑے تھے۔

ہر کسی کے لب پر وہی بات،

راحمیر بھائی، آپ نے صرف روحانیت نہیں، زندگی سکھادی۔۔

"آپ کے لیکچر بہت سکون دیتے رہے،، آپ کی وجہ سے دل اللہ کی طرف مائل ہوا،،

راحمیر مسکرا رہا تھا، لیکن اندر کچھ تھوڑا تھوڑا ٹوٹ رہا تھا۔

اُس نے سب کی باتیں خاموشی سے سنیں، اور ہلکی آواز میں صرف ایک بات کی،

"یہ سب اللہ کا کرم ہے۔ میں کچھ بھی نہیں۔ وہی چاہے تو لمحہ بھی دل بدل دیتا ہے۔۔

افنان اور اردان ایک طرف کھڑے مسکرا رہے تھے۔

تینوں کے درمیان ایک خاص خاموشی تھی۔ جو ہر لفظ سے زیادہ گہری تھی۔

پھر، دور راہداری کے دوسرے سِرے پر۔۔

شاہانہ ثانیہ اور عنایہ کے ساتھ باتیں کر رہی تھی۔

راحمیر نے ایک لمحے کو اُسے دیکھا۔

جیسے وہ جانتا ہو، یہ نظر آخری ہے۔

اُس کی نگاہوں میں کوئی دعویٰ نہ تھا، بس دُعا تھی۔

لب ہولے سے ہلے،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"فی امان اللہ،،،

پھر راحمیر اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف بڑھا۔

لڑکوں نے اُسے ایک لکڑی کی تسبیح،ایک خوشبو،اور چھوٹا سا ہاتھ سے لکھا خط دیا،،جس سے باقی سب بتا رہے تھے کہ،،،

ہمیں آج بھی آپ کا وہ لیکچر یاد ہے،،،پھر وہ لیکچر کی یاد میں گم ہو گئے،جہاں راحمیر انھیں لیکچر دے رہا ہوتا ہے،

Clubb of Quality Content

"اللہ تمہاری طلب کے مطابق عطا کرتا ہے،لیکن تمہاری نیت کے مطابق باقی رکھتا ہے۔"

اس کا مطلب،

"طلب کے مطابق عطا کرتا ہے"

یعنی اگر تم کسی چیز کی دل سے دعا کرتے ہو، شدت سے مانگتے ہو۔ چاہے وہ علم ہو، محبت ہو، کوئی شخص ہو، رزق ہو یا مقام۔

اللہ اپنی رحمت سے تمہیں وہ عطا کر دیتا ہے،

کیونکہ وہ دعا سنتا ہے،

وہ دلوں کی سننے والا ہے۔

"تم نے مانگا، اللہ نے دے دیا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نیت کے مطابق باقی رکھتا ہے"

یعنی اب تمہارے دل کی نیت، ارادے، اور اخلاص کو دیکھا جائے گا۔

اگر تمہاری نیت صاف تھی۔

تم نے کسی کو صرف اللہ کے لیے مانگا،

کسی چیز کو صرف خیر کے لیے چاہا،

تو اللہ اُسے تمہارے ساتھ ہمیشہ رکھتا ہے۔

لیکن اگر نیت میں کوئی فریب، غرور، یا صرف دنیاوی خواہش تھی،

تو وہ نعمت چھن بھی سکتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اللہ عطا تو سب کو کرتا ہے، مگر ہمیشہ کے لیے وہی چیزیں ساتھ رہتی ہیں جن کی نیت خالص ہو۔"

مثال کے طور پر،،،

اگر کسی نے محبت صرف اپنے نفس کے لیے مانگی۔ تو وہ تعلق عارضی ہو گا۔

Clubb of Quality Content

لیکن اگر کسی نے محبت اللہ کی رضا، وفا اور نیکی کے لیے مانگی۔ وہ محبت باقی رہتی ہے، چاہے دوری ہو، مگر وہ روح میں بستی ہے۔

یہ جملہ ہمیں یہ بھی سکھاتا ہے کہ،

"کبھی کچھ چیزیں ہمیں مل کر بھی چھن جاتی ہیں۔ شاید ہماری نیت ان کے لائق نہ تھی۔"

اور،،

"کبھی کوئی چیز دیر سے ملتی ہے، مگر ہمیشہ کے لیے ساتھ رہتی ہے۔ کیونکہ نیت سچی تھی۔"

سر، جب ہم بھٹکنے لگیں گے، ہم یہی یاد رکھے گے جو آپ نے لکھا تھا، 'اللہ تمہاری طلب کے مطابق عطا کرتا ہے، لیکن تمہاری نیت کے مطابق باقی رکھتا ہے۔'

راحمیر نے خاموشی سے تسبیح پکڑی، آنکھیں بند کیں، اور دل ہی دل میں پڑھا،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

رب زدنی علما،، وفہمًا،، ونُورًا فی القلب۔"

پھر اُس نے سب کو گلے لگایا، مسکرا کر تینوں نے ہاتھ ہلایا۔

اور چپ چاپ، بغیر کسی ہنگامے کے،

یونیورسٹی کی عمارت کے دروازے سے باہر نکل گئے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اُن کے قدم زمین پر تھے،

لیکن دل آسمان کی طرف بڑھ چکے تھے۔۔

۔۔۔۔

دوپہر کی نرم دھوپ کمرے کی کھڑکیوں سے چھن چھن کر اندر آ رہی تھی۔ باہر آسمان نیلا تھا، اور ہلکی سی ہوا شیشوں سے ٹکرا کر کانوں میں سرگوشیاں کرتی محسوس ہوتی تھی۔ درختوں کی پتیاں آہستہ آہستہ جھوم رہی تھیں، جیسے کوئی خاموش ساز بج رہا ہو۔

کمرے میں تینوں لڑکیاں اپنے اپنے انداز میں مصروف تھیں۔

شاہانہ بستر پر بیٹھ کر کچھ لکھ رہی تھی، عنایہ کمرے کے آئینے کے سامنے کھڑی ہو کر اپنی لپ اسٹک ٹھیک کر رہی تھی اور سانیہ موبائل ہاتھ میں لیے ٹک ٹک کرتی جا رہی تھی۔

عنایہ نخرے سے کہتی ہے،

"یار شاہانہ اب بس کرو یہ سادگی والا موڈ، کچھ اچھے ڈریسز لے لو، تم پہ تو ویسے بھی ہر چیز خوبصورت لگتی ہے۔۔

شاہانہ مسکرا کر، سکون سے کہتی ہے،

"مجھے سادہ کپڑے ہی پسند ہیں، لازمی تو نہیں کہ کپڑے مہنگے ہوں تو ہی اچھے لگیں۔۔

عنایہ ناک چڑھا کر کہا،،

"ارے نہیں، پارٹی بھی آ رہی ہے، تھوڑا تو اسٹائل مارو نا،، لوگ تمہیں ویسے ہی مس لٹریچر کہتے ہیں، کچھ تو حق ادا کرو۔۔

ثانیہ اچانک اٹھ کر کہتی ہے،

"چلو یار،، شاپنگ پہ ہی چلتے ہیں، تم دونوں کی بحث ختم نہیں ہونی۔۔

Clubb of Quality Content

تینوں نے قہقہہ لگایا،اور چند منٹوں بعد وہ مارکیٹ کے ایک فیمس برانڈ آؤٹ لیٹ پر پہنچ چکی تھیں۔ کپڑے،جوتے، کلچز۔ ہر طرف رنگ،روشنی اور رونق۔

اسی دوران،ثانیہ کا فون بجتا ہے۔اس کی آنکھوں میں ایک پل کو الجھن سی دوڑتی ہے۔ اس نے جلدی جلدی موبائل چیک کیا،اور آواز دبی دبی سی ہو گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ثانیہ ہڑبڑاہٹ میں کہتی ہے،

"میں ابھی آتی ہوں،بس دو منٹ۔

وہ تیزی سے اسٹور سے باہر نکل گئی۔

شاہانہ کی آنکھیں کچھ لمحوں تک دروازے پر جمی رہیں، پھر اس کے دل میں کوئی انجانی سی بے چینی اترنے لگی۔ وہ عنایہ سے نظریں بچا کر باہر نکلی۔

باہر نکلتے ہی، تھوڑے فاصلے پر وہ منظر شاہانہ کی آنکھوں میں جیسے پتھر کی طرح اتر گیا۔

ناولز کلب
Clubb Novels

ثانیہ ایک یونیورسٹی کے لڑکے کے ساتھ کار میں بیٹھ رہی تھی۔

لڑکا فرنٹ سیٹ پر تھا، اور ثانیہ جھک کر مسکرا رہی تھی۔

پھر وہ دروازہ بند کر کے، تیزی سے گاڑی میں بیٹھ گئی۔

گاڑی نے جھٹکا لیا اور نظروں سے اوجھل ہو گئی۔

شاہانہ وہیں کھڑی رہ گئی۔

دھوپ اب بھی تھی، مگر دل کے اندر ایک سایہ سا اتر آیا تھا۔۔

کچھ دیر بعد، شاہانہ اور عنایہ واپس ہاسٹل آئیں۔ شاہانہ کے چہرے پر خاموشی، الجھن اور اداسی چھائی ہوئی تھی۔ عنایہ نے اسے بار بار دیکھا مگر خاموش رہی۔

تبھی دروازہ کھلا، ثانیہ ہاتھ میں شاپنگ بیگز لیے کمرے میں داخل ہوئی۔ شاہانہ نے فوراً پوچھا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کس کے ساتھ تھی ثانیہ؟

ثانیہ نے تھوڑی دیر دیکھا، پھر بے نیازی سے کہا،

"جس کے ساتھ بھی تھی، تمہیں کیا؟

شاہانہ نے ضبط کرتے ہوئے کہا،

"ثانیہ، مت بھولو کہ تم زاویار بھائی کی منگیتر ہوں،

ثانیہ ہنس پڑی، ایک تلخ سی مسکراہٹ کے ساتھ،

"سیریئسلی،،،؟ ایسا بندہ جو ماں باپ بہن بھائی کو پہلے رکھے، میں اُس سے شادی کروں؟ پیسے مانگنے پر بھی نہیں دیتا کہتا ہے گھر بنانا ہے۔ میں ایسی زندگی نہیں گزار سکتی، مجھے ایسا شوہر

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

چاہیے جو مجھے شہزادی بنا کر رکھے،، مجھے عیش دے پیسہ دے اور اب اس ٹاپک پر مجھ سے بات نہ کرنا۔"

یہ کہہ کر وہ اپنے بیگ رکھ کر دوسری طرف چلی گئی۔

شاہانہ وہیں بیٹھ گئی، آنکھوں سے آنسو خاموشی سے بہنے لگے۔

Clubb of Quality Content

عنایہ فوراً اس کے قریب آئی، اسے گلے لگایا،

"رو نہیں یار، خیر ہے،، کیا پتہ ثانیہ سنبھل جائے آگے،، دل چھوٹا نہ کرو۔۔

کیمپس کا گراؤنڈ شام کے سائے اوڑھ چکا تھا۔ تھکی ہوئی روشنی میں بینچ کے قریب بیٹھے شاہانہ اور ہادی کے چہروں پر ہلکی سی اداسی اور سکون دونوں جھلک رہے تھے۔

ناولز کلب

شاہانہ نے اپنے ہاتھ میں چُھپی انگلیوں کو دیکھتے ہوئے بے ساختہ کہا،

"سچ بتائیں،،، آپ مجھ سے کتنی محبت کرتے ہیں؟

ہادی نے ایک لمحہ اسے دیکھا، پھر آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے ہلکی سی سانس بھری، اور دھیمے لہجے میں فارسی بولی:

"دوستت دارم، بی نھایت،،، مثل نفس کشیدن بدون دلیل."

(تم سے محبت ہے، بے انتہا،، جیسے سانس لینا، بنا کسی وجہ کے۔)

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ چونکی، ہنسی روکتے ہوئے بولی،

"مجھے فارسی آتی ہے، ہادی

ہادی بھی مسکرا پڑا،

"پھر تو میرے دل کے راز تمہیں لفظوں کے بغیر بھی سمجھ آجائیں گے۔

ہادی ہنسا، آنکھوں میں شرارت سی تھی،

"اچھا؟ تو پھر ترجمہ بھی کرو،،دل سے،

شاہانہ نے نظروں سے اسے دیکھا،اور آہستہ سے کہا،

Clubb of Quality Content

"آپ کہنا چاہتے ہیں کہ جیسے انسان بنا سوچے سانس لیتا ہے،،ویسے ہی آپ.،،مجھ سے محبت کرتے ہیں؟"

ہادی کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔

"ہاں،،،بالکل۔

محبت ہمیشہ شور سے نہیں ہوتی،

کبھی کبھی خاموشی میں،،روز تھوڑا تھوڑا ہو کر بھی ہو جاتی ہے۔

اور تمھارے ساتھ؟

وہ ہر دن بڑھتی جا رہی ہے،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ نے نظریں چرائیں، مگر چہرہ چُھپا نہ سکی۔

"اچھا؟ تو اتنی تعریفیں کر کے مجھے شرمندہ ہی کر دیں گے کیا؟

ہادی ہنسا،

"نہیں، بس سچ بول رہا ہوں۔

تم ویسی ہو جیسے زندگی میں اتفاقاً مل جانے والی وہ چیز،

جسے انسان ہمیشہ مانگتا تو تھا، مگر کبھی جانتا نہیں تھا کہ چاہیے۔"

شاہانہ خاموش رہی، لیکن اس خاموشی میں ایک عجیب سا سکون تھا۔

کچھ لمحوں بعد شاہانہ نے نظریں نیچے کیے، دھیرے سے پوچھا،

"آپ مجھ سے شادی کب کریں گے؟ اپنے گھر والوں سے بات کریں ناں،،

ہادی نے سنجیدگی سے کہا،

"میں پوری کوشش کروں گا، تم بس دعا مانگا کرو،، کیونکہ دعاؤں میں بہت طاقت ہوتی ہے۔۔

شاہانہ کے چہرے پر ایک نرمی سی چھا گئی،

دعا مانگتی ہوں پر ایسا لگتا ہے اس میں اثر نہیں،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر وہ تھوڑا رکی اور بولی:

"محبت کے لیے دعا کیسے کی جاتی ہے؟

ہادی نے مسکرا کر دیکھا،

"یوں مانگا کرو۔یا اللہ، جس سے مجھے محبت ہے،اُسے میرا محرَم بنادے،

شاہانہ کی آنکھوں میں نمی جھلکی،

"محرم؟

ہادی نے نرمی سے وضاحت کی،

"ہاں، محرَم اور نامحرم میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے،،، نکاح سے پہلے جو غیر ہوتا ہے، وہی محرم بن کر سب کچھ بن جاتا ہے۔"

شاہانہ خاموشی سے سن رہی تھی۔وہ لمحہ جیسے اس کے دل کے ہر دروازے پر دستک دے رہا تھا۔کچھ دیر بعد وہ آہستگی سے بولی:

پھر تو آپ بھی میرے لئے نامحرم ہوئے،

ہادی نے آہستہ سے کہا،

"ہاں"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ کی آواز میں شرارت اور سچائی ملی ہوئی تھی،

"تو پھر ہمیں جلدی محرَم بن جانا چاہیے نا؟ تاکہ یہ فرق ختم ہو جائے۔

ہادی نے گہری سانس لی اور کہا،

صحیح کہہ رہی ہو۔ ہمارا خاندان ایسا ہے کہ کوئی غیر گھر میں قدم نہیں رکھتا۔ میری تینوں بہنیں آج تک پردے میں ہیں۔ میری بھابھی تعلیم یافتہ ہے، گھر پر رہتی ہے، بچوں کو سنبھالتی ہے۔ مجھے ایسی لڑکیاں پسند ہیں جو ہر غلط کو پہچانتی ہیں، جو اپنی عزت کا مطلب سمجھتی ہیں۔۔ میں چاہتا ہوں ہوں تم بھی اسلام کو سمجھو ہر فرق جانو،،

شاہانہ نے سر جھکایا اور دھیمے لہجے میں کہا،

"جیسے آپ چاہیں گے، میں ویسی ہی بنوں گی۔

ہادی نے اس کی طرف دیکھا۔ اور خاموشی سے دل میں شکر ادا کیا۔

اس شام کی روشنی میں، دو دلوں نے نہ صرف محبت کا اقرار کیا، بلکہ ایک ذمہ داری، ایک رشتہ اور ایک نیت کو جنم دیا،،، وہ نیت جسے اللہ باقی رکھتا ہے۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

۔۔۔۔۔

ہادی کی وہ باتیں، "محرَم اور نامحرم، "عزت اور کردار"۔ سب کچھ اس کے ذہن میں بار بار گونج رہا تھا۔

اس نے کبھی سوچا ہی نہیں تھا کہ محبت کے مفہوم میں "محرَم" ہونا اتنا مقدس اور گہرا احساس رکھتا ہے۔

وہ کروٹیں بدلتی رہی۔

سوچتی رہی،

کیا میں واقعی وہ لڑکی ہوں جو اُس کے معیار پر پوری اترے؟

کیا میں نے کبھی نادانی میں ایسی کوئی حد پار کی،،؟

اچانک ایک بہت پرانا خیال دل میں آیا۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک مانوس سی بے چینی،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر کب نیند نے آنکھوں کو چھوا، پتہ ہی نہ چلا۔

اور پھر وہ خواب شروع ہوا۔

اندھیرا تھا۔

چاروں طرف دھند، ایک بے نام سی گھٹن۔

شاہانہ تنہا کھڑی تھی، جیسے کوئی روشنی، کوئی سہارا نہ ہو۔

اچانک زمین جیسے کھسکنے لگی۔

وہ نیچے کی طرف گرنے لگی۔ تیزی سے، بے رحمی سے، ایک ایسی گہرائی میں جس کا کوئی انت نہیں تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ کی چیخ گلے میں ہی اٹک گئی۔

دل کی دھڑکن بے قابو ہو گئی۔

چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔

پھر،،وہ خواب ٹوٹ گیا۔

شاہانہ ہانپتی ہوئی اٹھ بیٹھی۔

کمرے کی مدھم روشنی میں اُس کا چہرہ تھکن سے بھرا ہوا تھا۔

کچھ پل یوں ہی بیٹھے بیٹھے،وہ اپنی سانسیں نارمل کرنے لگی۔

Clubb of Quality Content

پھر دھیرے سے بیڈ کے کنارے رکھا ہوا گلاس اٹھایا۔

پانی پیا۔

ہونٹ خشک تھے،لیکن دل اور بھی زیادہ خشک لگا۔

وہ سوچتی رہی،

پھر وہی خواب،،اتنے برسوں بعد۔،،،وہی اندھیرا،،،وہی گہرائی،،،

اور تب شاہانہ صرف جاگی نہیں تھی، جیسے کسی حقیقت نے اسے جھنجھوڑ کر اٹھادیا ہو۔

پانی کے گھونٹ کے ساتھ اس نے نہ صرف پیاس بجھائی، بلکہ ایک اندر کا سوال بھی نگل لیا۔

کمرے کی مدھم روشنی میں وہ خود سے نظریں ملانے سے کترا رہی تھی۔

وہ جو خود کو مکمل سمجھتی تھی۔ آج پہلی بار، ادھوری محسوس ہوئی۔

کبھی کبھی خواب نیند نہیں توڑتے، بھرم توڑتے ہیں۔

اور وہ خواب۔ جو برسوں پہلے ختم ہو گیا تھا۔

آج پھر لوٹ آیا، صرف یہ بتانے کے لیے کہ

اندر کہیں بہت کچھ ادھورا ہے،

اس رات، شاہانہ نے نیند کے آگے ہار مان لی، اور پھر،،

"خاموشی چھا گئی۔ باہر بھی، اور شاہانہ کے اندر بھی۔

لیکن کہیں بہت گہرائی میں، کوئی نیا سفر جنم لے رہا تھا۔۔۔

شاہانہ یونیورسٹی کے دروازے سے داخل ہوئی تو اس کا چہرہ ہلکی سی مسکراہٹ سے روشن تھا۔ عنایہ اور ثانیہ پہلے سے یونی کے لئے نکل چکی تھی۔ وہ قدم تیز کرنے ہی والی تھی کہ اچانک، سامنے سے ایک آواز آئی،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"رُکو مس لڑیچر،،ایک منٹ میری بات سنو،،

شاہانہ نے آنکھیں سکیڑ کر دیکھا۔ وہاج سامنے کھڑا تھا،ہلکا سا مسکرا رہا تھا جیسے بات معمولی ہو۔

شاہانہ تھوڑے سخت لہجے میں کہتی ہے،"بھائی،پلیز،،مجھے کوئی بات نہیں کرنی،آپ راستہ دیں۔"

لیکن وہاج ایک قدم پیچھے ہٹا،اور ساتھ ساتھ چلنے لگا،

یار،سنو تو سہی نا،،تم واقعی بہت اچھی لگتی ہو،میں تمہیں پسند کرتا ہوں۔سیریئس ہوں تمہارے لیے۔شادی کرلو مجھ سے۔وہ ہادی،،وہ تو بس فلرٹ کرتا ہے،اُسے نبھانا نہیں آتا۔چھوڑ دو اُسے۔

شاہانہ ٹھٹھک کر رکی۔اُس کی آنکھوں میں حیرت،ناراضی،اور تیز لہجہ ایک ساتھ ابھرا۔

آپ،،، آپ کو شرم آنی چاہیے۔ میں آپ کو بھائی کہتی ہوں، اور آپ ایسی باتیں کر رہے ہیں؟

وہاج ایک لمحے کو خاموش ہوا،

شاہانہ اب اور بھی پُر اعتماد انداز میں کہتی ہے،

"اور جہاں تک بات ہے ہادی کی،،

تو مجھے اُس پر مکمل بھروسا ہے۔ اُس کی نیت پر، اُس کی باتوں پر، اُس کے وعدوں پر۔

اِس طرح کی باتوں سے آپ میرے فیصلے نہیں بدل سکتے۔"

پھر شاہانہ نے گہرا سانس لیا، نظریں جھکائیں نہیں۔ بلکہ سیدھا آگے دیکھا، اور کہا،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اب میرے پیچھے مت آئیے گا۔۔

وہاج خاموش کھڑا رہ گیا،

شاہانہ اپنے قدموں کی آواز کے ساتھ،وقار کے ساتھ آگے بڑھ گئی۔

اپنے لیکچر ہال کی طرف،،اور شاید اپنی مضبوطی کی اگلی منزل کی طرف بھی۔۔

Clubb of Quality Content

ہادی اوپر کاریڈور کے ایک کونے میں کھڑا تھا۔نیچے کا منظر اس کی آنکھوں میں چبھ رہا تھا۔

وہاج کو شاہانہ کے سامنے بات کرتے، قریب آتے، اُس کے آگے پیچھے چلتے دیکھ کر،،

اس کا دل کسی ناپسندیدہ دھڑکن سے بھر گیا تھا۔

ہادی دل میں کہتا ہے،

"یہ کیا ہو رہا ہے؟ یہ وہاج،، وہ کیا کہہ رہا تھا؟ اتنا قریب؟ اور شاہانہ،، اُس نے کیا کہا؟؟

اُس کے ہاتھ ریلنگ پر مضبوطی سے جمے ہوئے تھے۔ اُنگلیاں زور سے مٹھی بناتی، کھولتی جا رہی تھیں۔ سانس تیز، آنکھوں میں خفیف نمی، لیکن چہرے پر وہی پر سکون خاموشی۔ جو صرف باہر والوں کے لیے ہوتی ہے۔

"نہیں،، مجھے اُس پر بھروسہ ہے۔ وہ شاہانہ ہے،، وہ میری شاہانہ،،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پھر اُس نے خود سے نظریں چرائیں جیسے خود پر ہی شک کرنا چاہتا ہو۔

"پر اگر واقعی کچھ ہوا تو؟

اُس نے ایک گہرا سانس لیا، جیسے خود کو قابو میں لانے کی آخری کوشش کر رہا ہو۔

رگوں میں دوڑتا ہوا خون اُس کی گرفت میں آنا چاہتا تھا، لیکن دل،،

دل اب بھی شاہانہ کی آنکھوں میں یقین تلاش کر رہا تھا۔

"مجھے اُس کی بات سُننی چاہیے،، پہلے کی طرح سب خود ہی فرض کر لینا، اب غلطی ہو گی۔۔

"میری محبت اگر واقعی سچی ہے، تو اُسے بد گمانی سے نہیں، بھروسے سے نبھانا ہو گا۔۔

وہ اب بھی ریلنگ سے جھانک رہا تھا۔

لیکن اب نگاہوں میں غصے کے ساتھ ایک سوال بھی تھا،ایک فیصلہ بھی۔

وہ بس میری ہے،اب چاہے کچھ بھی ہو میں اسے خود سے دور نہیں ہونے دونگا۔۔۔

شاہانہ اپنے نوٹس سنبھالتی ہوئی لیکچر ہال سے نکلی۔دن بھر کی تھکن اس کی چال میں چھپی ہوئی تھی،، مگر جیسے ہی اُس کی نظریں دائیں طرف گئیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہیں کھڑا تھا۔

وہی ہلکی مسکراہٹ،وہی پر کشش لباس،اور آنکھوں میں ایک خاص انتظار۔

ہادی۔جیسے اُس کی آنکھوں نے پورے دن کا سکون شاہانہ کے چہرے سے حاصل کر لیا ہو۔

شاہانہ کے چہرے پر لاشعوری طور پر مسکراہٹ اُتر آئی۔

ایک ایسی مسکراہٹ جو نہ کسی تکلف سے بندھی تھی، نہ کسی شرم سے رکی۔

بس دل کی گہرائی سے نکلی تھی، خاموش مگر مکمل۔

وہ دھیرے دھیرے ہادی کے قریب آئی۔

دونوں نے ایک دوسرے کو آنکھوں سے دیکھا، کچھ کہا نہیں، مگر ہر خاموشی بول رہی تھی۔

ہادی نے شاہانہ کا بیگ لیا۔

اور وہ دونوں راہداری کے راستے ساتھ ساتھ چلنے لگے،، جیسے وقت نے قدموں کی ہم آہنگی لکھ دی ہو۔

عنایہ نے کہنی ماری حانیہ کو،

"دیکھا؟ یہ تو پاگل دیوانی سی ہو گئی ہے اُس کی! ہر وقت اُس ہی کی باتیں کرتی ہے۔

ثانیہ نے آنکھیں گھمائیں، ہنستی ہوئی بولی،

"اور اب جا بھی رہی ہے اُس کے ساتھ،، لگتا ہے لو سٹوری ایکسپریس تیز چل رہی ہے۔ دیکھنا، کہیں اگلے سیمسٹر میں مسسز ہادی نہ کہلوائے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عنایہ کہتی ہے کہ،

اتنا پیارا لڑکا ہے اس کے پاس،،

ثانیہ اسے آنکھ مار کر کہتی ہے،

کیا پتہ زیادہ عرصہ نہ رہے وہ اس کے پاس۔۔

دونوں کی ہنسی ہلکے انداز میں راہداری میں گونجی، لیکن سامنے جاتے دو لوگ،،

اب کسی اور ہی دنیا میں تھے۔

محبت کی وہ دنیا جہاں ہر قدم پر الفاظ کی ضرورت نہیں ہوتی۔

بس ساتھ چلنے والا دل کافی ہوتا ہے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گراؤنڈ کی گھاس ابھی دھوپ کی باقی ماندہ حدت سنبھالے ہوئے تھی۔ درختوں کے سائے لمبے ہو چکے تھے، کہیں کہیں چڑیوں کی چہچہاہٹ شام کے آنے کی خبر دے رہی تھی۔

راہداری سے نکل کر دونوں آہستہ آہستہ اسی پُرانے بینچ کی طرف بڑھے جہاں بے شمار گفتگوئیں بیٹھ کر وقت کے حوالے ہو چکی تھیں۔

شاہانہ کے ہونٹوں پر وہی بے اختیار مسکراہٹ تھی، جو صرف انتظار کے ختم ہونے پر آتی ہے۔ہادی نے اس کی طرف دیکھا، دیکھتا ہی رہا۔ جیسے پورا دن اسی ایک پل کی تعبیر تھا۔ بیگ اس کے ہاتھ میں ہی تھا، ساتھ قدم ملا دیے۔ کچھ دیر دونوں خاموش چلتے رہے۔ خاموشیاں کبھی کبھی شور سے زیادہ بولتی ہیں؛ اس خاموشی میں بھی ایک سوال ہولے ہولے سانس لے رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آخر کار ہادی نے گہرا سانس لیا، اور یوں بولا جیسے اپنے ہی دل کی گرہ کھول رہا ہو:

عینک،،، ایک بات پوچھوں؟"

شاہانہ نے سر ذرا سا جھکا کر کہا،

"پوچھیے۔۔

ہادی نے نظریں سامنے جمائے رکھیں، لہجہ نرم تھا مگر اندر کہیں بے چینی تھی:

"مجھ سے،، کچھ چھپا تو نہیں رہیں؟

شاہانہ پل بھر کو رک سی گئی۔ سوال سیدھا تھا، مگر اس کے پیچھے جو خوف، جو زخم، جو امکان تھا۔ وہ بھی اتنا ہی واضح تھا۔ اس نے آہستگی سے چہرہ اس کی طرف موڑا، آنکھوں میں پوری روشنی کے ساتھ،

"نہیں،، ایسا کچھ بھی نہیں۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ہادی نے سر ہلایا، مگر وہ جانتا تھا کہ بھروسہ تسلی سے نہیں، تسلسل سے بنتا ہے۔ وہ چلتے چلتے بینچ تک پہنچ گئے۔ دونوں بیٹھ گئے۔ ہوا نے شاہانہ کے دوپٹے کے کنارے کو ذرا سا بلند کیا اور پھر واپس کندھے پہ رکھ دیا۔ جیسے کوئی یقین واپس اپنے مقام پر آ گیا ہو۔

مجھے پتا ہے،، میں کبھی کبھی اوور ریکٹ کر جاتا ہوں۔ غصہ آجاتا ہے۔ شاید ڈر جاتا ہوں کہ کہیں تم،، کہیں تم چلی نہ جاؤ۔۔

شاہانہ ہلکی سی مسکرائی،"اور کبھی کبھی آپ بھول بھی جاتے ہو کہ میں جانے والوں میں سے نہیں ہوں۔۔ میں بس آپ سے عزت و احترام کی امید رکھتی ہوں۔

ہادی کی آنکھوں میں ایک چمک سی اتر آئی، پھر بھی وہ پوچھ بیٹھا:"لیکن آج،، وہاج نے۔

شاہانہ نے بات کاٹ دی، لہجہ سخت نہیں تھا، واضح تھا،

ہادی،، آج اس نے میرا راستہ روکا لیکن

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"وہاج بھائی نے جو بھی کہا،وہ اس کا کہنا تھا۔ میرا فیصلہ میں کرتی ہوں۔اور میرا فیصلہ،، آپ ہیں۔

یہ جملہ سیدھا جا کر ہادی کے بے چین دل پر رکھا۔اس نے پہلی بار ایسا محسوس کیا جیسے اس کے اندر بھاگتی ہوئی ساری بے یقینی تھک کر بیٹھ گئی ہو۔

کچھ لمحے یونہی خاموشی میں گزر گئے۔شاہانہ نے آہستگی سے کہا،

آپ نے پوچھا تھا نا،، کہ میں کچھ چھپا تو نہیں رہی؟

ہادی نے اس کی طرف دیکھا۔

"میں نے بس ایک چیز چھپائی،، خوف۔وہ خوف جو مجھے کبھی کبھی خوابوں میں واپس دھکیل دیتا ہے۔

ہادی کے ماتھے پر ہلکی سی لکیریں ابھریں،"کس بات کا خوف؟

شاہانہ نے نظریں جھکا لیں،"یہ کہ کہیں ہم،،نامحرم اور محرم کی لکیر کے بیچ ہی رہ نہ جائیں۔ کہیں انتظار،یقین کو تھکا نہ دے۔ مگر آپ نے کہا تھا نا،،دعا میں طاقت ہوتی ہے۔ سو میں دعا کر رہی ہوں۔ تاکہ میری دعا سنی جائے،

ہادی نے اس کے الفاظ اپنے اندر جذب کیے۔ پھر وہ ذرا سا جھکا،اپنے کہنیاں گھٹنے پر رکھیں، انگلیوں میں انگلیاں الجھائیں،اور بہت دھیمے مگر پکے لہجے میں بولا:

"میں تمہیں ہر رشتے سے پہلے محبت اور احترام دینا سیکھ رہا ہوں۔ جو مان اور عزت تم چاہتی ہو،وہ سیکھ رہا ہوں،،غصے کا تھوڑا تیز ہوں،اور پھر پہلے کبھی کسی لڑکی کا اس طرح سے سوچا بھی نہیں تھا،لیکن ایک وعدہ ہے۔۔میں اس محبت کو نکاح تک لے جاؤں گا۔ تمہاری آنکھوں میں جو اعتماد ہے،،وہ میرا فرض ہے۔۔

شاہانہ نے پہلی بار اتنے سکون سے اسے دیکھا، جیسے یقین نے آخری بار دل کی دہلیز پر دستک دی ہو اور اندر آ بیٹھا ہو۔

"پھر دیر مت کیجیے گا، ہادی۔ لفظوں کی نمی ایک وقت کے بعد سوکھ جاتی ہے۔"

ہادی نے مسکرا کر اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا۔

"دیر نہیں ہوگی۔ میں خود چل کر بات کروں گا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دور کہیں اذان کی آواز اٹھی۔ دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ شاہانہ نے سرگوشی میں کہا،

"سنا؟ وقت بلاتا ہے،، فیصلہ کرنے والوں کو۔"

ہادی نے پُرسکون لہجے میں جواب دیا،

"اور میں نے سن لیا ہے۔۔

ہوا میں اب دھڑکنیں نہیں، حوصلے گونج رہے تھے۔

اور اس بار، نہ کوئی بات چھپی تھی، نہ کوئی خدشہ۔

بس ایک فیصلہ تھا، جسے دونوں نے اپنی اپنی خاموشی میں قبول کر لیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

۔۔۔۔۔۔۔

کھڑکیوں سے ہلکی دھوپ چھن رہی تھی، پنکھا آہستہ چل رہا تھا، اور صحن سے ہنسی کی آوازیں آ رہی تھیں۔ شاہانہ آج یونیورسٹی کی چھٹیاں ہونے کے بعد واپس گھر آئی تھی، اور گھر جیسے پھر سے مکمل لگنے لگا تھا۔

امی نے اس کا ماتھا چھوا

"بخار تو نہیں؟

"امی نہیں، بس تھکن ہے تھوڑی سی۔" شاہانہ نے نرم لہجے میں کہا۔

ابو نے بغور دیکھا، جیسے ہر باپ اپنی بیٹی میں چھپی تھکن کو فوراً بھانپ لیتا ہے۔

"بہت کمزور لگ رہی ہو، خیال رکھا کرو، اور کھانا وقت پر کھایا کرو۔

ناولز کلب
Clubs of Quality Content

"جی ابو۔"شاہانہ مسکرائی، لیکن اندر کچھ بھاری سا تھا۔

تبھی امن بھائی، جو ساتھ ہی بیٹھے تھے، ہنستے ہوئے بولے:ل،

"یہ کمزور تو لگ رہی ہے، لیکن زبان ویسی ہی تیز ہے۔ ابھی دو دن پہلے ویڈیو کال پر جو بحث کی وہ یاد ہے نا؟

ناولز کلب
Clubbian Quality Content

"اوہ بھائی! وہ تو آپ نے شروع کی تھی۔"شاہانہ نے منہ بنایا۔

امی ہنستے ہوئے بولیں،

"تم دونوں کی کٹھ پٹھ کبھی ختم نہیں ہو گی۔"

تبھی زاویار بھائی نے موبائیل ایک طرف رکھتے ہوئے پوچھا،

"ویسے شاہی،اس بار بھی زیادہ محنت کرنی ہے۔امتحانات قریب ہیں۔"

"جی زاویار بھائی،میں ں ہت محنت کرونگی۔"شاہانہ نے تحمل سے جواب دیا۔

امی نے ایک بار پھر اس کی طرف دیکھا،نظریں تھم سی گئیں:

"کیابات ہے؟خیریت ہے؟

شاہانہ ہنسنے کی کوشش کرتی ہے،لیکن نظریں چراتی ہے۔

"جی امی،ایسی کوئی بات نہیں۔بس بس،، تھکن ہے شاید۔"

Clubb of Quality Content

ابو نے پیار سے ہاتھ رکھا اس کے سر پر:

۔کچھ دن آرام کرو، پھر سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔

امی، ابو اور زاویار بھائی نماز کے لیے اٹھے تھے یا کسی عزیز کے ہاں جانے کے لیے، کمرہ اب ہلکا سا خالی لگنے لگا۔ لیکن وہ سکون، جو صرف بہن بھائیوں کے بیچ موجود ہوتا ہے، اب اپنی جگہ لے رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

امن بھائی نے ایک قہقہہ مارا، جیسے کچھ یاد آیا ہو، اور کہا،

"ویسے شاہی، تمہیں پتا ہے نہ امی کے وہ رشتے دار کے بیٹے، جو لاہور سے آئے تھے، اُنہوں نے تمہارے بارے میں کیا کہا؟

شاہانہ کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

"کیا کہا؟ ویسے مجھے پتا ہے اُن کا دماغ لاہور کے دھوئیں سے خراب ہے۔"

امن بھائی نے شرارت سے سر ہلایا۔

"کہہ رہے تھے، 'ماشاءاللہ شاہانہ تو بالکل ڈاکٹر لگتی ہے، اتنی سنجیدہ اور مہذب'،،، اور میں وہیں کھڑا ہنس رہا تھا۔ میں نے کہا بھائی، ایک گھنٹہ ساتھ گزار لو، ساری مہذبیت کے پیچھے چھپے ڈرامے کھل جائیں گے۔۔

"او، ہو و، کیا کہہ دیا آپ نے،،، شاہانہ نے ایک تکیہ ان کی طرف اچھالا۔

"امی کے رشتہ دار سچے ڈرامے باز ہیں، خود کو بھی کوئی نیٹ فلیکس اور یجنل سمجھتے ہیں۔"

امن بھائی تکیہ پکڑ کر ہنسنے لگے۔

"اور وہ آنٹی کی بیٹی، جو ہر دو منٹ بعد آئینے میں دیکھتی ہے اور کہتی ہے: 'مجھے لگتا ہے میری شادی کسی پائلٹ سے ہو گی'۔ کون سا جہاز ہے جس میں اُس جیسا ایٹیٹوڈ اڈجسٹ ہو جائے گا؟"

"بہت غلط،،، لیکن سچ بھی یہی ہے۔" شاہانہ نے ہنستے ہوئے چائے کا گھونٹ لیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر لمحہ بھر کو وہ خاموش ہوئی، آنکھیں ذرا سنجیدہ ہو گئیں۔

"پتا ہے امن بھائی، ابو کا خاندان بھی بس باتیں بنانے میں ماہر ہے۔ کبھی آ کر حال نہیں پوچھتے، لیکن ہمیں ہر وقت زیرِ بحث رکھتے ہیں۔ کہ لڑکی یونیورسٹی جا رہی ہے، اتنی آزادی؟ اتنا اعتماد؟ جیسے ہم ان کے زمانے میں جی رہے ہوں۔۔

امن بھائی نے اس کی بات سنی اور سنجیدگی سے سر ہلایا۔

"یہی لوگ تو ہوتے ہیں جو سب سے پہلے تمہیں روکیں گے، اور سب سے آخر میں تمہیں فالو کریں گے۔ تم اپنی رو چلو، ان باتوں کو دماغ پر نہ سوار کیا کرو۔"

شاہانہ نے گہری سانس لی۔

"بس دل دکھتا ہے بعض اوقات، کہ جن سے اپنائیت کی امید ہو، وہ بھی بس تماشا بناتے ہیں۔"

امن بھائی نے مسکرا کر کہا:

"ہاں، لیکن ایک بات بتاؤں؟ تم اُن کی نظروں میں نہیں، اُن کے خوابوں میں زندہ ہو۔ اس لیے وہ تمہیں لے کر اتنے آبسسڈ ہیں۔ تمہارا جینا، تمہارا سوچنا، اُن کے لیے مسئلہ ہے، کیونکہ اُنہوں نے اپنی زندگی میں کبھی ایسا سوچا ہی نہیں۔"

شاہانہ کی مسکراہٹ لوٹ آئی۔

آپ کی یہ باتیں کب سے اتنی وزنی ہو گئی ہیں؟ مجھے تو لگا تھا آپ ابھی بھی وہی ہو جو مجھے پنکھے کے نیچے لٹکنے والی چھپکلی کے بہانے ڈراتا تھا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

امن بھائی قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

"میں وہی ہوں، بس اب چھپکلیوں کی جگہ لوگوں کے اصلی چہرے دکھاتا ہوں۔"

دونوں کی ہنسی پورے کمرے میں گونجتی ہے، ایک ایسا لمحہ، جس میں مزاح بھی ہے، اپنائیت بھی اور سچائی کی ہلکی تلخی بھی۔۔

صبح کے سناٹے کو بچوں کی آوازوں نے توڑا تھا۔ صحن میں دھوپ کی نرم چادر بچھی تھی، اور باورچی خانے سے چچی کی آواز آ رہی تھی جو بچوں کو ناشتہ کرنے کو کہہ رہی تھیں۔ دودھ کی کیتلی کی سیٹی، پلیٹوں کی کھنک اور بچوں کے قہقہے۔ سب کچھ ایک مانوس اور پُرسکون صبح کی تصویر بُن رہے تھے۔

تب ہی،

دھڑام!

گھر کے دروازے پر زور سے کسی کے داخل ہونے کی آواز آئی۔ سب کے قدم رک گئے۔ ایک لمحہ کو جیسے وقت تھم گیا ہو۔

دروازے میں پھوپو فاطمہ کھڑی تھیں۔ہانپتی ہوئی، آنکھوں میں آنسو،ہاتھ میں ایک چھوٹا سا بیگ۔ وہ کسی ٹوٹے ہوئے پرندے کی طرح اندر داخل ہوئیں اور بنا کسی کو کچھ کہے،دادی جان کے سینے سے لپٹ گئیں۔

"اماں،، مجھے وہاں نہیں رہنا!" ان کی آواز گھٹی ہوئی تھی۔ "وہ لوگ اچھے نہیں ہیں۔ آپ نے میری شادی زبردستی کی، میں تو کہتی رہی، اماں،، کہ رہنے دو، لیکن آپ نے میری ایک نہ سنی۔۔

دادی کا چہرہ جیسے پتھر کا ہو گیا ہو۔ وہ صرف اتنا کہہ سکیں، "فاطمہ، صبر کرو بچی، سب ٹھیک ہو جائے گا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھوپو کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے، "نہیں اماں، کچھ بھی ٹھیک نہیں ہو گا۔ میں اب وہاں نہیں جاؤں گی۔ مجھے طلاق چاہیے، بس۔

یہ سنتے ہی ماحول جیسے منجمد ہو گیا۔ کمرے میں خاموشی چھا گئی۔ باورچی خانے سے آتی آوازیں، بچوں کا شور، سب کچھ پس منظر میں ڈوب گیا۔ شاہانہ، امّن بھائی، امی، زاویار بھائی۔ سب ایک دوسرے کو دیکھنے لگے، جیسے سمجھ نہ آرہا ہو کہ ردِ عمل کیا ہو۔

پھوپو اپنا بیگ کھینچتی ہوئیں سیدھی اپنے پرانے کمرے کی طرف بڑھیں، اور دروازہ زور سے بند کر لیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کمرے میں ایک عجیب سی پریشانی چھا گئی تھی۔

امی نے آنکھوں سے دادی کو دیکھا، جیسے پوچھ رہی ہوں کہ اب کیا ہو گا؟

زاویار بھائی نے ایک گہری سانس لی، "پھوپو کے شوہر نے کچھ کہا تو نہیں؟"

دادی نے سر ہلایا، "نہیں،، کچھ نہیں کہا،، بس اس کو بھیج دیا خاموشی سے۔"

شاہانہ، جو ایک کونے میں کھڑی تھی، کی آنکھوں میں حیرت کے ساتھ ہلکی سی اداسی بھی تھی۔ جیسے وہ جان گئی ہو کہ کبھی کبھی شادی صرف دو ناموں کا میل نہیں، دو روحوں کی جنگ بھی بن جاتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کبھی کبھی جو آنکھیں آنسو بہا رہی ہوتی ہیں، وہ صرف دکھ میں نہیں۔ شرمندگی میں بھی بھیگتی ہیں۔

کیا یہ سچ تھا کہ وہ لوگ برے تھے؟ یا یہ جھوٹ تھا جو کسی زخم کو چھپانے کی کوشش کر رہا تھا؟

شادی صرف رشتہ نہیں، ایک امتحان بھی ہے۔ اور جب عورت خود کو اکیلا محسوس کرے، تو سچ اور جھوٹ کی تمیز مٹنے لگتی ہے۔

شاید،، اس دن فاطمہ صرف واپس نہیں آئی تھی،

بلکہ ایک سچ، ایک راز، اور ایک طلاق کی کہانی لیے آئی تھی۔ جو سب کو خاموش کر گئی۔۔۔

رات کے سناٹے میں جب پورا گھر خاموشی کی چادر اوڑھے سو چکا تھا، تب ہی ہلکی ہلکی ہوا چل رہی تھی۔ آسمان پر چاند، جیسے آج کچھ زیادہ ہی نرم معلوم ہوتا، شاید بھائی بہن کی اس خاموش گفتگو کا گواہ بننا چاہتا تھا۔

زاویار اپنی گود میں چائے کا کپ رکھے، گہری نظروں سے ستاروں کو دیکھ رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں ایک عجب سنجیدگی تھی، جیسے وقت سے آگے کی باتیں سوچتا ہو۔ وہ ان مردوں میں سے تھا جن کے الفاظ کم، اور محبت زیادہ بولتی ہے۔

شاہانہ پاس آ کر بیٹھ گئی۔ زاویار نے اس کی طرف دیکھا، ہلکی سی مسکراہٹ اس کے لبوں پر آئی۔

"بولو شاہی،، کیا بات ہے؟

شاہانہ نے کچھ پل خاموش رہ کر خود کو سنبھالا، اور پھر دھیرے سے کہا،

"بھائی،، اگر میں اپنی پسند سے شادی کرنا چاہوں تو؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زاویار کی آنکھوں میں ایک پل کو حیرت آئی، جیسے وہ وقت تھم سا گیا ہو۔ پھر وہ مسکرایا،

"تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ تم بس اُسے کہنا کہ رشتہ لے کر آئے۔ باقی سب میں سنبھال لوں گا۔۔

شاہانہ کے چہرے پر خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی، جیسے برسوں بعد کسی نے اس کے دل کو سمجھا ہو۔

وہ فوراً اٹھ کر زاویار کو گلے لگا لیتی ہے۔

"آپ بہت اچھے بھائی ہو۔ دنیا کے سب سے اچھے۔۔۔

زاویار کی آنکھوں میں نمی جھلکی، لیکن وہ کچھ نہ بولا، صرف اُس کے سر پر ہاتھ رکھ دیا،

جیسے کہہ رہا ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جاؤ شاہی، اپنے خوابوں کو اڑان دو،، تمہارے پیچھے میں ہوں۔۔۔

۔۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubbed Quality Content

دوپہر کے وقت کا سکون جیسے رحیم یار خان کے اس کشادہ اور نفیس گھر میں چھا گیا تھا۔ صحن میں لگے گلابوں کی خوشبو فضا میں بکھری ہوئی تھی، اور اندر ڈرائنگ روم میں خاموشی کا عالم تھا۔ صوفے پر بڑے بھائی ڈاکٹر احسان ایک میڈیکل رپورٹ پر جھکے بیٹھے تھے، اور بھابھی روبینہ بچوں کو دوپہر کے کھانے کے بعد سلا چکی تھیں۔

ہادی، جو چھوٹے بھائی کے طور پر ہمیشہ ہنسی مذاق اور شرارتی لہجے میں رہتا تھا، آج غیر معمولی سنجیدہ نظر آرہا تھا۔ اس نے کمرے میں آکر دونوں کے درمیان بیٹھتے ہوئے گہری سانس لی۔

"بھائی، مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ڈاکٹر احسان نے چونک کر ہادی کی طرف دیکھا،

"ہاں، بولو ہادی، خیریت ہے نا؟

ہادی نے چند لمحے سوچ کر نظریں جھکائیں اور پھر آہستگی سے کہا،

"بھائی،، میں،، میں گھر سے باہر، یعنی ہماری فیملی سے باہر شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔

کمرے میں جیسے خاموشی جم گئی ہو۔ روبینہ بھابھی نے حیرت سے ہادی کی طرف دیکھا، اور ڈاکٹر احسان کے ماتھے پر سلوٹیں گہری ہو گئیں۔

"کیا کہا تم نے؟" ان کا لہجہ سخت ہو چکا تھا،

"جانتے بھی ہو تم کیا کہہ رہے ہو؟ تمہیں اندازہ بھی ہے؟ ہماری فیملی کی روایت ہے، ہم کزنز میں ہی رشتے کرتے آئے ہیں۔ یہ باہر سے بیوی لانے کی باتیں تمہارے ذہن میں کس نے ڈالیں؟

ہادی نے آنکھوں میں عزم لیے، نرمی سے لیکن پختگی سے کہا،

"بھائی، میں اُسے پسند کرتا ہوں۔ اُس میں وہ سب کچھ ہے جو میں ایک زندگی کی ساتھی میں چاہتا ہوں۔۔

"کون ہے وہ؟" احسان کا لہجہ اب اور سخت ہو چکا تھا،

"کیا کرتی ہے؟ کس خاندان سے ہے؟ کون سی ذات، کون سی برادری؟ سب سے بڑھ کر۔ وہ ہمارے فرقے کی بھی ہے یا نہیں؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ آخری سوال جیسے فضا میں بجلی بن کر گرا۔ روبینہ بھابھی نے پریشان ہو کر ہادی کو دیکھا۔

ہادی نے آنکھیں بند کر کے آہستہ کہا،

"نہیں بھائی، وہ دوسرے فرقے سے ہے۔۔

چند لمحے تک احسان کی آنکھیں ہادی پر جمی رہیں۔ پھر وہ صوفے سے اٹھ کھڑے ہوئے،

"بس بہت ہو گیا! تم نے تو ہمیں شرمندہ کر دیا۔ ہماری تربیت کا یہی صلہ دیا؟ یہ کیسی تعلیم تھی جو لے کر آئے ہو؟ کیا اتنا بھی نہ سوچا کہ ماں باپ، خاندان، محلے دار کیا کہیں گے؟ لوگ انگلیاں اٹھائیں گے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کادی نے آہستہ سے کہا،

"بھائی،، لوگ تو تب بھی بات کرتے ہیں جب بیویاں روتی ہیں، اور شوہر رسم نبھا رہے ہوتے ہیں۔ میں وہ رسم نہیں نبھانا چاہتا جو صرف دنیا کو خوش رکھے، خود کو توڑ دے۔ میں خوش رہنا چاہتا ہوں، اپنی پسند سے، اپنے دل کے سکون سے۔۔

احسان نے تلخی سے کہا،

"یہ عشق، محبت کے افسانے تمہیں لے ڈوبے گے ہادی،، یہ سب کتابوں میں اچھے لگتے ہیں، خاندان میں نہیں۔۔

ہادی نے آہستگی سے جواب دیا:

"بھائی، اگر رِوایات انسان کے فیصلے چھین لیں، تو وہ روایت نہیں، قید بن جاتی ہے۔ اور میں قیدی بن کر جینا نہیں چاہتا۔۔

Clubb of Quality Content

خاموشی چھا گئی۔ روبینہ کی آنکھوں میں تشویش، اور احسان کے چہرے پر غصہ اب بھی موجزن تھا۔

لیکن ہادی کا چہرہ۔ وہ جیسے ایک نئے عہد کی تمنا لیے روشن ہو رہا تھا۔۔

کمرے کے کونے میں لگی گھڑی کی سوئیاں جیسے وقت کو نہیں، فیصلوں کو کاٹ رہی تھیں۔

احسان بھائی کی آواز کمرے میں گونجتی رہی،

"ہادی، تم ابھی اس قابل نہیں کہ میرے فیصلوں کے خلاف جا سکو۔ یہ اچھا پہننا، کھانا، یونیورسٹی کی موجیں، یہ سب میرے خرچے سے ہے۔ اور تم ہو کہ مجھ سے بغاوت کا ارادہ لیے بیٹھے ہو؟"

Clubb of Quality Content

ہادی کی پلکیں جھک گئیں، دل میں جیسے کسی نے چپ چاپ آری چلا دی ہو۔

"بھائی، میں نے اُس لڑکی کو پسند کیا ہے۔ بس اتنا گناہ کر بیٹھا ہوں۔

احسان بھائی کا غصہ کم ہونے کے بجائے اور بھڑک اُٹھا،

"جاؤ،اُس لڑکی کو ابھی اور اسی وقت انکار کر دو۔ میں نے تمہارا رشتہ خاندان میں طے کر دیا ہے۔ باپ دادا کی عزت کا سوال ہے،اور تم ایک اجنبی لڑکی کے لیے سب کچھ داؤ پر لگا رہے ہو؟ نہ اُس کی ذات ہمارے جیسی،نہ فرقہ!یہ سب جذبات وقتی ہوتے ہیں،اصل زندگی نظریات اور خون کے رشتوں سے جُڑی ہوتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بھابی نے کچھ کہنا چاہا،مگر احسان بھائی کی نگاہ نے اُن کی زبان روک دی۔

ہادی کے لب تھر تھرا کر رہ گئے،اور اُس کی آنکھوں میں وہ پہلی بار بغاوت کی چنگاری جلی۔ وہ چپ چاپ اُٹھا،ہاتھوں کی مٹھیاں بند ہوئیں،اور بنا کچھ کہے وہ اپنے کمرے میں چلا گیا۔

دروازہ بند ہونے کی آواز جیسے پورے گھر پر گراں گزر گئی۔۔

کمرے کا دروازہ دھیرے سے کھلا۔ ہادی، جو پلنگ پر خاموش بیٹھا چھت کو تک رہا تھا، اُس نے مڑ کر دیکھا۔ بھابھی تھی، سر پہ چادر لیے، چہرے پر وہی نرمی جس میں چھپی تلخی صاف محسوس ہو رہی تھی۔

وہ بنا کچھ کہے آ کر کرسی پر بیٹھ گئیں۔ کمرے میں خاموشی کا راج تھا، صرف گھڑی کی ٹِک ٹِک اور دل کی دھڑکن۔

"ہادی،،

بھابی نے نرمی سے پکارا، "بیٹا، یہ فیصلے اتنی آسانی سے نہیں لیے جاتے۔"

ہادی نے نظریں چُرائیں، جیسے کچھ کہنے کا حوصلہ نہ رہا ہو۔

بھابی نے بات جاری رکھی،

"سوچو، کل کو وہ لڑکی یہاں آتی ہے، کیا وہ ہمارے ماحول میں ایڈجسٹ کر پائے گی؟ کیا وہ تمہاری ماں، بہن، ہماری روایت، ہماری گفتگو، ہماری سوچ کو قبول کرے گی؟

ناولز کلب

ہادی نے آہستہ سے کہا، "میں اسے بدلنے کی کوشش نہیں کروں گا۔

بھابی نے دکھ بھری مسکراہٹ سے اس کی بات کاٹی،

"لیکن ہادی،، تم کیسے جانتے ہو کہ وہ سچ میں ویسی ہی ہے جیسی وہ تمہیں نظر آتی ہے؟ جو انداز، جو باتیں، جو نرمی وہ تم سے کرتی ہے،، کیا یہی سب وہ کسی اور لڑکے سے بھی نہیں کر سکتی؟"

ہادی کا چہرہ یکا یک سنجیدہ ہو گیا، دل جیسے کانچ کی طرح لرزنے لگا۔

بھابی دھیمے لہجے میں بولیں،

"کل کو اگر وہ کسی اور کے ساتھ بھی یوں بات کرے، یا ماضی میں کر چکی ہو، تم کیا کرو گے؟ کیسے سہو گے؟"

ہادی نے پلکیں بند کر لیں، آنکھوں کے اندر ایک سوال اٹھا۔

"کیا جو سچ لگتا ہے وہ ہمیشہ سچ ہوتا بھی ہے،،؟

بھابی کی آواز اب تھوڑی سخت ہوئی،

"یہ جو عیش ہے، یہ جو سکون ہے۔ یہ سب تمہیں یہاں ہمارے ساتھ ملے گا۔ تم جانا چاہتے ہو؟ محبت کے لیے؟ لیکن محبت پیٹ نہیں بھرتی، نہ خاندان جوڑتی ہے۔"

"جب وہاں ہر طرف اجنبیت ہو گی، جب کوئی بھی تمہارا درد نہ سمجھے گا، تو تم واپس یہی گھر، یہی کمرہ، یہی بستر ڈھونڈو گے۔ لیکن تب شاید دیر ہو چکی ہو۔"

انہوں نے آخری وار کیا:

"اس لڑکی کو چھوڑ دو، ہادی۔ بھول جاؤ۔ یہ تمہاری عمر نہیں خوابوں پر مر مٹنے کی۔ بلکہ سچائی کو اپنانے کی ہے۔"

ہادی خاموشی سے سنتا رہا۔ نہ اثبات، نہ انکار۔

بس،، دل کے اندر ایک جنگ شروع ہو چکی تھی۔

کمرہ پھر سے خاموش ہو گیا۔

لیکن ہادی کا دل اب شور مچا رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دوپہر کا وقت تھا۔

سورج کی تپش باہر دیواروں پر آہستہ آہستہ جھلک رہی تھی۔ گھر میں خاموشی اور گرمی کا عجیب سا امتزاج تھا۔ امی جب زبردستی شاہانہ کو لے کر آنٹی جمیلہ کے گھر پہنچیں، تو شاہانہ کی آنکھوں میں صاف انکار تھا۔ وہ چلتے چلتے بس خاموش رہی، مگر اس کی ہر قدم میں بغاوت کا ایک لفظ چھپا ہوا تھا۔

گھر پہنچ کر سلام دُعا ہوئی۔ آنٹی جمیلہ کی بڑی بیٹی مہوش، مہمان داری میں لگی ہوئی تھی۔ سب بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ شاہانہ نے کچن کی طرف قدم بڑھائے، صرف پانی پینے کے لئے۔ جونہی وہ کچن میں پہنچی، ایک آواز نے اس کے قدم روک دیے۔

مہوش، جو باہر سے معصوم اور "شرمیلی" مشہور تھی، موبائل ہاتھ میں لیے کسی لڑکے سے زور زور سے باتیں کر رہی تھی۔

اوو بیب! تم تو بڑے یاد آرہے ہو آج، کل پھر نکلیں،،؟.. اچھا اچھا، ویسا والا ڈریس پہنوں گی جو تمہیں پسند ہے۔"

شاہانہ کی نظریں جمی کی جمی رہ گئیں۔ اس کی نظریں وہ نہیں، بلکہ سچ بول رہے تھے۔ لمحہ بھر کو دل نے چاہا کچھ کہے، مگر فوراً خود کو روکا:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میرا کیا؟ جو چاہے کرے۔ میں کیوں مداخلت کروں؟ ہر کسی کا اپنا کردار ہوتا ہے۔"

پانی پیا،اور کمرے کی طرف لوٹی جہاں امی اور آنٹی جمیلہ موجود تھیں۔دروازے کے پاس پہنچی تو کانوں میں ایک جملہ گونج اٹھا۔

آنٹی جمیلہ،جو ابھی مسکرا رہی تھیں،اچانک سنجیدہ لہجے میں امی سے بولیں:

سنا ہے تمہاری بیٹی کا کسی لڑکے سے تعلق بن گیا ہے؟وہی یونی والا،،،سارا دن اس کے ساتھ رہتی ہے نا؟بس،اللہ ہدایت دے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

امی کے چہرے پر حیرت،بے یقینی اور شرمندگی کا عکس اتر آیا۔وہ کچھ کہنے ہی والی تھیں کہ شاہانہ دروازہ پورے زور سے کھول کر اندر داخل ہوئی۔

اس کی آنکھوں میں غصہ نہیں،آگ تھی۔

کیا کہا آپ نے؟ میری امی سے؟ کہ میں کسی لڑکے کے ساتھ رہتی ہوں؟

پھر تو آپ کو یہ بھی پتہ ہونا چاہیے میں شادی بھی اسی سے کرنے والی ہوں،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آنٹی جمیلہ کچھ گھبرا گئیں، مگر پھر بھی ناک بلند کیے بولیں:

بیٹی، بڑوں سے ایسے بات نہیں کرتے۔"

شاہقنہ نے ایک قدم آگے بڑھایا، آواز اب کپکپا رہی تھی، لیکن الفاظ خنجر تھے:

آپ جیسی عورتوں کے منہ لگنا ہی بد تہذیبی ہے۔ جن کی اپنی بیٹی ابھی ابھی موبائل پر کسی لڑکے سے چیپ باتیں کر رہی تھی، وہ میرے کردار پر بات کریں؟ شرم آنی چاہیے آپ کو، شرم۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

امی نے فوراً کہا:

شاہانہ! تمیز سے بات کرو۔

شاہانہ نے مڑ کر اپنی ماں کو دیکھا، نرم مگر مضبوط لہجے میں،

امی، تمیز اور ان سے؟ جو جھوٹ بول کر، افواہیں پھیلا کر دوسروں کی بیٹیوں کو بدنام کرتی ہیں؟ میں ایسی تمیز سے انکار کرتی ہوں۔ پورے آپ کے خاندان کو پتہ ہے، بیٹیوں کی عزت کا جنازہ آپ کی اس بہن کے گھر سے نکلتا ہے، دوسروں کی بیٹیوں کے کردار کو اچھالتی رہتی ہیں،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آنٹی جمیلہ کا چہرہ لال ہو گیا، بولیں،

اب تو زبان بھی کھل گئی ہے۔۔یہی سکھایا ہے تم نے اسے؟"

مجھے کہے رہی ہیں آپ، کہ مجھے تمیز نہیں، پہلے خود کی بیٹیوں کو سنبھالے آپ، پھر کسی کی بیٹی کے کردار تک پہنچنے کی آپ میں ہمت نہیں ہو گی۔۔

شاہانہ کی آنکھوں میں آنسو نہیں تھے، بس سچ کی روشنی تھی،

امی، چلیے یہاں سے۔ کردار پر انگلی اٹھانے والوں کے سامنے بیٹھنا میری توہین ہے۔۔

ناولز کلب

امی نے ایک گہری سانس لی، تھوڑا رکی، اور پھر خاموشی سے بیٹی کا ہاتھ تھام کر باہر نکل گئیں۔۔۔

گھر آتے ہی امی کے ماتھے پر الجھن کی سلوٹیں تھیں۔ دروازہ بند کرتے ہی اُنہوں نے سخت مگر فکر مند لہجے میں پوچھا,

"شاہانہ، یہ کیا سُننے کو ملا مجھے؟ تمہیں کوئی لڑکا پسند ہے؟ اور یہ بات تم چھپا رہی ہو؟

شاہانہ نے سکون سے اپنی چادر سنواری، پلکیں نیچی کیے، اندر کے طوفان کو تھاما اور ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا:

"امی، میں نے زاویار بھائی کو سب کچھ بتا دیا ہے۔ اگر کچھ پوچھنا ہے تو آپ اُن سے پوچھ لیجیے۔"

امی ایک لمحے کو ساکت ہو گئیں، جیسے اُن کے قدموں تلے زمین کھسک گئی ہو۔

"زاویار کو؟" اُنہوں نے دھیمی مگر لرزتی آواز میں دہرایا۔

Clubb of Quality Content

شاہانہ نے ایک گہرا سانس لیا، اور اپنی آنکھوں میں موجود دھندلی نمی چھپاتے ہوئے کہا:

"جی امی، کیونکہ وہ میرے صرف بھائی نہیں، میرے دوست بھی ہیں،، اور اُن کے فیصلے، آپ سے مختلف نہیں ہوں گے۔ بس فرق صرف اتنا ہے کہ وہ مجھے سن بھی لیتے ہیں۔۔

امی کے ہونٹ جیسے خشک ہو گئے تھے۔ آنکھوں میں ہزار سوال، دل میں خدشے، مگر زبان پر خاموشی۔

شاہانہ نے رخ موڑا، اور دھیرے سے کہا:

"امی، مجھے کل صبح جانا ہے۔ میں کچھ تیاری کرنا چاہتی ہوں،، آپ آرام کریں۔"

امی کچھ کہنا چاہتی تھیں، مگر اُن کے ہونٹ صرف کپکپا کر رہ گئے۔

شاہانہ اپنے کمرے سے باہر کی طرف بڑھ گئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کبھی کبھی سچ اتنا وزنی ہوتا ہے کہ جھوٹ کا شور بھی اُس کے سامنے تھم جاتا ہے۔

یہ وہ لمحہ تھا جہاں ایک بیٹی نے اپنی عزت کی لڑائی نہ چیخ کے لڑی، نہ وضاحتوں سے۔

بس خاموش سچ بول کر، اُن رشتوں کو سامنے کر دیا، جو اُس کے گرد خاموش تماشائی بنے کھڑے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"شاہانہ" اب صرف ایک نام نہیں۔

ایک کہانی ہے،،

سچائی کی۔ خودداری کی۔ اور ان عورتوں کی، جو محبت کی طلبگار ضرور ہوتی ہیں، مگر عزت کے لیے اپنی آواز خود بنتی ہیں۔۔۔

رات کا وقت تھا۔ شاندار مگر سنّاٹا طاری گھر میں، بس گھڑی کی ٹک ٹک گونج رہی تھی۔

امی اب بھی کمرے میں بے چین تھیں۔ وہ کچھ دیر سوچنے کے بعد زاویار کے کمرے میں آئیں۔ زاویار مطالعے میں مصروف تھا، مگر امی کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر کتاب بند کر دی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

امی نے دھیرے سے کہا:

"زاویار،، شاہانہ نے کہا ہے کہ اُس نے تم سے سب کچھ کہہ دیا ہے۔ کیا واقعی وہ کسی لڑکے کو پسند کرتی ہے؟

زاویار نے لمحہ بھر ماں کی آنکھوں میں دیکھا۔ ان آنکھوں میں بے چینی، شک اور خوف سب کچھ تھا۔ وہ سیدھا ہو کر بیٹھا اور نرم مگر مضبوط لہجے میں بولا:

"امی، آپ کو شاید یہ بات سن کر دکھ ہو،، لیکن زیادہ دکھ مجھے اس بات کا ہے کہ شاہانہ کو یہ سب آپ کو نہیں بلکہ مجھے بتانا پڑا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

امی چونک گئیں۔

"مگر بیٹا، وہ ایک لڑکی ہے، عزت دار گھر کی بیٹی۔۔

زاویار نے ہاتھ اُٹھا کر امی کی بات روکی، احترام کے ساتھ،

"امی،بالکل،،وہ عزت دار ہے،اسی لیے اُس نے سچ بولنا مناسب سمجھا۔جس لڑکے کا آپ پوچھ رہی ہیں،پسند کرتے ہیں ایک دوسرے کو۔شاہانہ نے اُس کے ساتھ کوئی حدود پار نہیں کیں۔۔

امی کچھ لمحوں تک خاموش رہیں،جیسے دلائل اور جذبات کی جنگ لڑ رہی ہوں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"لیکن بیٹا،لوگ کیا کہیں گے؟

زاویار کی نظریں تیز ہو گئیں۔وہ ایک گہرا سانس لیتا ہے:

"لوگوں کا اور کام ہی کیا ہے، آپ اسے آنٹی کے گھر لے کر گئی اور اُنہوں نے اُس پر الزام لگا دیا۔۔

آپ نے خود سُنا، اُن کی بیٹی کسی لڑکے سے فون پر بات کر رہی تھی، لیکن الزام کے لئے انھیں شاہانہ نظر آئی۔ دوسروں کی بیٹیوں کی عزت کو کچھ نہیں سمجھتے ایسے لوگ، انہیں بس ایک تماشہ چاہیے ہوتا ہے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

امی نے گردن جھکا لی۔

زاویار کی آواز میں اب اعتماد کے ساتھ درد بھی تھا:

"اگر شاہانہ چاہتی، تو اس وقت وہ بھی چیخ سکتی تھی، سب کو بتا سکتی تھی،، جیسے وہ اس پہ باتیں کے ہر طرف پھیلا رہی تھیں۔ لیکن اُس نے صرف ایک بات چُنی: خاموشی سے خود کو سچ پر ثابت رکھنا۔

امی، ایسی بیٹیاں نعمت ہوتی ہیں، سوال نہیں۔۔۔

امی کی آنکھوں میں نمی آ گئی، وہ دھیرے سے بولیں،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تو،، تم سمجھتے ہو وہ لڑکا ٹھیک ہے؟

زاویار نے دھیرے سے اثبات میں سر ہلایا:

"میں اُس سے ملوں گا امی۔ دیکھ لے گے کیسا ہے وہ۔ اور اُن کا رشتہ وقت کے ساتھ پختہ ہو گا، بس ابھی انہیں اعتماد کی ضرورت ہے،، اپنوں سے۔"

امی کی پلکوں سے ایک آنسو ٹپکا، جو اُن کے دل کی کشمکش کا خاتمہ تھا۔ وہ چُپ چاپ سر ہلا کر باہر نکل گئیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زاویار نے آسمان کی طرف دیکھا، جیسے رب سے دُعا کر رہا ہو،

"بس اب کوئی فیصلہ، تیری رضا کے خلاف نہ ہو یارب۔۔۔

۔۔۔۔۔

صبح کے وقت ہلکی سی روشنی کمرے میں داخل ہو رہی تھی۔ سامان رکھ دیا گیا تھا۔ دل بوجھل سا تھا مگر چہرے پر خودداری اور خاموشی کا ہالہ تھا۔

شاہانہ نے سفید دوپٹہ اوڑھا، اور آہستہ سے اپنا بیگ اُٹھایا۔ اُس کے قدم دہلیز کی طرف بڑھے ہی تھے کہ پیچھے سے ابو کی آواز آئی، جو ہمیشہ خاموش رہتے تھے:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"شاہانہ"

وہ رکی۔ آنکھیں جھکائیں اور آہستہ پلٹی۔

ابو اپنے مخصوص سادہ لباس میں دروازے کے پاس کھڑے تھے، اُن کے چہرے پر سکون تھا مگر آواز میں لرزش:

"پُتّر، کبھی کوئی غلطی ہو جائے نا، تو فوراً واپس پلٹ آنا۔ ہم سزا نہیں دیں گے، بس بانہوں میں چھپا لیں گے۔۔

شاہانہ کی پلکیں بھیگ گئیں، مگر اُس نے نظریں نہیں اُٹھائیں۔

ابو آگے بڑھے، اور اُس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

"یاد رکھنا، بیٹی جب اپنے فیصلے کا بوجھ خود اُٹھانے لگے نا، تو اُسے دُعائیں ہلکی کر دیتی ہیں،، ہم نے تجھے خوددار ضرور بنایا ہے، مگر اکیلا نہیں چھوڑا۔"

شاہانہ نے بیگ نیچے رکھا،ابو کے ہاتھ کو چوم کر کہا:

"آپ کی بیٹی کبھی ایسا قدم نہیں اُٹھائے گی جو آپ کا سر جھکائے۔۔

اتنے میں دروازے کے پاس امن بھائی آگئے۔اُن کے ہاتھ میں پانی کی بوتل اور ایک چھوٹا سا پرانا گفٹ باکس تھا۔

"یہ لے،،تُو ہمیشہ میرے پین ڈرائیو چرا لیتی تھی نا؟اب یہ تیری ہو گئی۔بس بدلے میں وعدہ کر،،ہر ہفتے ایک ویڈیو کال۔"

شاہانہ نے وہ ڈبہ لے کر سینے سے لگالیا اور مسکرا کر کہا،

"امن بھائی، یہ وعدہ نہیں، قرض ہے،، جو ہر ہفتے اتاروں گی۔۔

امن بھائی نے اُس کی ٹپکی آنکھ کو دیکھ کر نظریں چرائیں اور مذاق کے انداز میں کہا،

"اور اگر تُو کسی دن وہاں سے روتے ہوئے فون کرے نا،، تو میں سیدھا وہی آ کر فوراً تجھے لے جاؤں گا، اور پھر جتنا پیسہ لگایا ہے بس وہ بہہ جائے گا۔۔

سب ہنس پڑے، مگر ہنسی کے نیچے ایک خاموش خوف بھی تھا۔ بچھڑنے کا، بدلنے کا، اور دعاؤں میں چھپے اُس درد کا جو لفظوں میں نہیں آتا۔

شاہانہ نے سب کو آخری بار دیکھا۔ اُس کے قدم آہستہ آہستہ دروازے کی دہلیز پار کر گئے۔۔

۔۔۔۔۔

شام کی دھوپ مدھم پڑ چکی تھی۔ ہاسٹل کی عمارت کے باہر روشنیوں نے آسمان کو سنہری غلاف پہنا رکھا تھا۔ شاہانہ اور امن بھائی ایک طرف کھڑے تھے۔ ہلکی ہلکی باتیں، کچھ یادیں، کچھ دعائیں۔

امن بھائی نے اُسے اسکی پسندیدہ میکرونی دی، اور کہا ہمیشہ اپنی طاقت خود بنو،، خوش رہے تے ساڑ ڈے سارے جہان کوں،،

شاہانہ مسکرا دی، آنکھوں میں نمی چمکی، مگر ضبط کی چمک بھی تھی۔

"امن بھائی، آپ ہر بار مجھے میرے اندر کا حوصلہ یاد کرا دیتے ہیں۔۔

امن نے اُس کے سر پر ہاتھ رکھا، اور آہستہ سے گلے لگا کر کہا

Clubb of Quality Content

"بس تُو خوش رہے، سکون سے رہے"

یہ کہہ کر وہ پیچھے ہٹا، اور دھیرے دھیرے قدموں سے اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔

شاہانہ اُسے جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔اُس کی پلکیں نم تھیں،مگر دل مطمئن تھا۔

مگر شاہانہ نہیں جانتی تھی۔

سڑک کے اُس پار،ایک موٹر بائیک کھڑی تھی۔ ہیلمنٹ میں چھپی آنکھیں، گہری اور زخمی، مسلسل اُسے گھور رہی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہادی سیاہ ہیلمنٹ کے اندر اُس کی نظریں شاہانہ اور امن کی قربت کو چیرتی جا رہی تھیں۔اُس کے اندر جیسے آگ سی دہک رہی تھی۔

"گلے ملی،، مسکرائی،،اور اُس کے لیے بھی ویسے ہی نرم لہجہ؟

زہن میں بھابی کی وہ بات گونج گئی،

کل کو اگر وہ لڑکی کسی اور سے بھی ایسے بات کرے،،، تو تم کیا کرو گے؟؟

دل میں بے نام سی جلن اُٹھی۔ زبان خاموش، مگر آنکھوں سے حسد ٹپک رہا تھا۔

کیا پتہ،،وہ لڑکی سب کے ساتھ ایسی ہو۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہادی کی گرفت بائیک کے ہینڈل پر سخت ہو گئی۔

آج وہ شکوہ نہیں کر سکا، سوال نہیں کر سکا۔ بس ایک نظر میں جل کر رہ گیا۔

اور اُس نظر نے شاہانہ کو محسوس تو نہ کیا،

لیکن اُس کے دِل کے دَرو دیوار پر ایک اور خاموش تاثر چپکے سے لکھ دیا،،

"وہ ہر کسی کے ساتھ ہنستی ہے۔۔

رات گہری ہو چکی تھی۔ کمرے میں صرف ایک چھوٹا سا لیمپ جل رہا تھا، جس کی مدھم روشنی دیواروں پر ماضی کے سائے بنا رہی تھی۔

ہادی خاموشی سے کرسی پر بیٹھا تھا، اس کی نظریں میز پر رکھی ایک پرانی تصویر پر جمی ہوئی تھیں۔ ایک ایسی تصویر جس میں وہ اور شاہانہ کسی یونیورسٹی ایونٹ میں ساتھ کھڑے ہنس رہے تھے۔

مگر آج،، دل میں وہ ہنسی نہیں تھی، بلکہ سینے میں کوئی بھاری بوجھ سا اُتر آیا تھا۔

بھابی کی آواز پھر سے گونجی،

کل کو وہ اگر کسی اور سے بھی ایسے ملے، تو تم کیا کرو گے ہادی؟؟

ہادی نے آہستہ سے میز پر رکھا کاغذ کا گول کونا موڑا۔ جیسے وہ تصویر کی گواہی ختم کرنا چاہتا ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس نے اپنا فون اٹھایا، پرانا میسج دیکھا، جو کبھی شاہانہ نے بھیجا تھا،

آپ مجھے سمجھتے ہیں، اس لئے میں آپ سے کچھ نہیں چھپا سکتی، محبت کرتی ہوں آپ سے،،

وہ مسکرایا، لیکن وہ مسکراہٹ زخمی تھی۔

سمجھتا تو تھا،،، پر شاید میں خود کو نہیں سمجھ سکا۔

وہ اُٹھا، آئینے کے سامنے آیا۔ خود کو دیکھا۔ بال بکھرے ہوئے، آنکھیں لال، چہرے پر ادھ جلی چاہت کی پرچھائیں۔

آہستہ سے اُس نے اپنے ہاتھوں کو دیکھا، جیسے خود سے پوچھ رہا ہو،

کیا یہی ہاتھ تھے جو اسکی خوشی کی دعا مانگتے تھے؟؟

پھر اُس نے دراز کھولی۔ اندر سے ایک پرانا کارڈ نکالا جس پر شاہانہ نے اُس کے نام کے الفاظ لکھے تھے: ہادی

وہ کارڈ اُس نے چاک کر دیا، ٹکڑے کر کے میز پر بکھیر دیے۔

پھر موبائل کی اسکرین پر اپنے آفیشل نام پر نظر ڈالی:

A.H. Skinder

جو زندگی کی ریس میں ہمیشہ جیت حاصل کرتا تھا آج محبت کے سفر میں ہارا ہوا الگ رہا تھا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آہستہ سے خود سے کہا،

میں اس سے اس کا ہادی بن کر ملتا رہا،،اں اے ایچ سکندر بن کر

ملا کرو نگا،،

نہ محبت کا اظہار ہو گا،نہ دل کا اقرار،،

اب صرف فیصلے ہونگے،اس کے لئے بھی،، میرے لئے بھی۔۔۔

اور اُس رات،

ہادی نے دل کا راستہ، خوابوں کی سمت،،

اور شاید،، محبت کی زبان بھی بدل دی۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

۔۔۔

ہال روشنیوں سے سجا تھا، قہقہے گونج رہے تھے،اور ہر کوئی رنگوں میں ڈوبا ہوا تھا۔عنایہ اور ثانیہ، جو ہمیشہ شاہانہ کی سادگی کو نشانہ بنایا کرتی تھیں، آج اُسے زبردستی اپنے ساتھ کھینچ لائی تھیں۔ آج اسے حجاب تک بھی نہ کرنے دیا،،

"بس اِک دن کے لیے اپنی خوبصورتی باہر آنے دو، مس لٹریچر کو آخر سب دیکھیں،،" ثانیہ نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔

شَاہانہ جب داخل ہوئی، تو لمحہ بھر کو کمرہ خاموش سا ہو گیا۔

جامنی رنگ کی میکسی اُس کے گندمی وجود پر چاندنی کی مانند برس رہی تھی۔

ہلکا سا میک اَپ، بغیر کسی شور کے چمکتا حسن۔

کھلے بال، جو کمر سے نیچے تک آ رہے تھے۔ جیسے رات کی چادر میں کہکشاں چھپ گئی ہو۔

وہ کوئی عام لڑکی نہیں لگ رہی تھی۔ وہ وہم لگ رہی تھی، خواب لگ رہی تھی۔

سب کی نظریں خود بہ خود اُٹھ گئیں۔

سب کی توجہ،،"مس لٹریچر" پر تھی۔

وہاج کی نظریں شَاہانہ پر جمی تھیں۔ جیسے پہلی بار دیکھ رہا ہو۔

لیکن اُس بھیڑ میں ایک اور دل خاموشی سے لرز گیا۔

ہادی،،

وہ علی سے ہنستے ہوئے کسی بات پر تبصرہ کر رہا تھا جب اچانک وہ گھوما۔ اور سب کچھ تھم گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شَاہانہ کی ایک جھلک نے اُس کی دنیا کو روک دیا۔

وہ زمین پر کھڑا تھا، مگر دل خلا میں تیر رہا تھا۔

جیسے کوئی محبت کی چادر لپیٹے آسمان سے اُتر آئی ہو،

جیسے کسی پرانی دُعا نے جواب پا لیا ہو۔

"یہ وہی ہے،،،؟

اُس کا دل سوال کر رہا تھا، مگر آنکھیں جواب دے چکی تھیں۔

محبت، بد گمانی پر حاوی ہونے لگی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دل چیخ رہا تھا،

"یہ میری ہے،،،

دماغ چُپ تھا،

"مگر یہ اب کسی کی بھی ہو سکتی ہے۔۔

شَاہانہ دھیرے دھیرے چلتی ہوئی ہادی کے قریب آئی۔

دل تیز دھڑک رہا تھا۔اُس کا نہیں،دونوں کا۔

"ہادی؟

شَاہانہ نے نرمی سے کہا۔

مگر وہ،، جیسے کسی اور ہی دنیا میں تھا۔اُس کے کانوں میں صرف دل کی دھڑکن تھی۔

"ہادی،،،؟؟

دوسری بار اُس نے کہا،ذرا قریب آکر۔

ہادی جیسے ہڑبڑا کر ہوش میں آیا۔ ارد گرد دیکھا۔ اور نظریں پھر شَاہانہ پر آ کر ٹک گئیں۔

"ک،،، کیسی ہو؟"

آواز دھیمی تھی، پر اندر بہت کچھ ٹوٹ رہا تھا۔

"ٹھیک ہوں۔ آپ کیسے ہیں؟

شَاہانہ کے لہجے میں وہی نرمی، وہی خلوص تھا۔

مگر ہادی کی آنکھوں میں کوئی طوفان پل رہا تھا۔

وہ اِدھر اُدھر نظریں دوڑانے لگا۔

کچھ لوگ دیکھ رہے تھے، کچھ چہ میگوئیاں کر رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر وہ آگے جھکا، اور اُس کی طرف دیکھ کر بولا۔

"تم،،، مجھ سے دور رہو۔ ابھی،، اِسی وقت یہاں سے چلی جاؤ۔"

شَاہانہ ساکت رہ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا مطلب؟

وہ حیرت اور دکھ کے درمیان لٹک گئی۔

"میں تمھارے ساتھ کھڑا رہوں، تو لوگ اور باتیں بنائیں گے۔

تم،، تمھیں نہیں پتا، کیسی باتیں پھیلتی ہیں۔"

شَاہانہ نے آنکھوں میں نمی چھپاتے ہوئے صرف اتنا کہا:

"اور اگر میں ان باتوں سے نہ ڈروں،، تو؟

ہادی کا دل چیخ اٹھا۔

مگر زبان پہ زہر آ گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"پھر بھی،، تم مجھ سے دور رہو۔

شَاہانہ کا دل ٹوٹ رہا تھا۔ مگر چہرے پر صرف خاموشی تھی۔

"ٹھیک ہے"

وہ پیچھے ہٹی،اور دھیرے دھیرے پلٹ گئی۔

ہادی اسے جاتا دیکھتا رہا۔اُس کے پیچھے بکھرتے لمحے،اُس کے وجود سے لپٹتے لفظ۔۔۔

شاہانہ کی آنکھوں میں آنسو بھرے تھے،ہونٹ کپکپا رہے تھے،اور قدم بے مقصد اس خاموش کوریڈور میں بڑھتے جا رہے تھے۔پیچھے شور،موسیقی،قہقہے۔سب کچھ کہیں دور رہ گیا تھا،جیسے وہ ہجوم نہیں،صرف وہ خود اور اس کا ٹوٹا دل باقی رہ گیا ہو۔

"شاہانہ"

پیچھے سے وہاج کی آواز ابھری۔ وہ تیز قدموں سے اس کے پیچھے آیا، لیکن شاہانہ نے کوئی جواب نہ دیا۔

"شاہانہ، سنو تو سہی، پلیز،،

وہ اس کے قریب آیا، اور اس کا بازو پکڑ کر اسے روکا۔

آپ کیوں پیچھے آئے ہو؟"شاہانہ نے دھیمی، بکھری آواز میں کہا، آنکھوں میں نمی، چہرے پر شکستگی۔

ناولز کلب

وہاج نے ایک گہرا سانس لیا، "کیونکہ میں نہیں دیکھ سکتا کہ تم کسی ایسے شخص کے لیے خود کو توڑ لو جو تمہیں سمجھتا ہی نہیں۔ وہ تمہاری محبت کے لائق نہیں ہے، وہ بس، فلرٹی ہے، وقت گزاری جانتا ہے، محبت نہیں۔

شاہانہ نے آنکھیں بند کر لیں، جیسے یہ الفاظ کانوں سے دل میں اترے ہوں۔ چیرتے ہوئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور ٹھیک اسی لمحے،

"وہاج،

ہادی کی آواز بجلی کی طرح کوریڈور میں گونجی۔ وہ دور سے آتا دکھائی دیا، نگاہیں سلگتی ہوئیں، اور قدم تیز۔

وہ آگے بڑھا، وہاج کو گریبان سے پکڑ کر دیوار سے دے مارا۔

"میں نے کہا تھا نا، اس سے دور رہو! کس کی اجازت سے ہاتھ لگایا تم نے اسے؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہاج کو سنبھلنے کا موقع تک نہ ملا، ہادی کے چہرے پر غصہ صاف جھلک رہا تھا، جیسے برسوں کی بے بسی آج طوفان بن کر نکلی ہو۔

شاہانہ کی چیخ نکلی، "ہادی! چھوڑو اسے، پلیز"

شاہانہ روتی ہوئی آگے بڑھی اور پکارا: "ہادی بس کریں! کیا کر رہے ہیں؟

ہادی نے وہاج کو چھوڑا، اور رخ موڑ کر شاہانہ کی طرف دیکھا، آنکھوں میں وہی پرانی شدت، پرانا درد۔

"کیوں آئی تھی اس کے ساتھ؟ بولو، جواب دو،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ چپ رہی، آنسو بہتے رہے۔

ہادی نے قدم بڑھایا، اس کے قریب آیا۔ آہستہ اور ٹوٹے لہجے میں بولا:

"میں برا ہوں نا؟ تو دور ہو جاؤ مجھ سے،، مگر کسی اور کے قریب مت جانا شاہانہ۔۔

"میں زہر ہوں، پر کسی اور کی دوائی مت بننا،، مجھے مارو، چھوڑ دو،، پر یہ سزا مت دو کہ تم کسی اور کے ساتھ خوش رہو۔۔

شاہانہ نے نظریں جھکا لیں۔ ہادی کا چہرہ سخت ہوا مگر آنکھیں نم۔

"میں تمہیں ہر اس چیز سے روکوں گا جو مجھے نہیں پسند،، اور،، میں روک رہا ہوں کیونکہ میں تمہیں کسی اور کے پاس جاتا نہیں دیکھ سکتا۔ تم سے دور ہو جاؤں گا، پر تمہیں کسی اور کے دل میں جگہ نہیں بنانے دوں گا۔۔۔

ہادی کی آواز میں ٹوٹا ہوا غرور اور سلگتا ہوا عشق تھا،،

تمہیں خود سے دور جانے کا اختیار نہیں دوں گا۔۔

شاہانہ کی آنکھوں میں آنسو ٹھہر گئے۔کوریڈور میں خاموشی چھا گئی۔اور اس خاموشی میں محبت کی چیخ،بے بسی کی صدا،اور ایک ایسا سچ چھپا تھا جس نے تین دلوں کو بیک وقت ہلا دیا تھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہادی تیزی سے قدیب آتا ہے،شاہانہ کا ہاتھ زور سے پکڑ کر اسے دیوار کی طرف دھکیل دیتا ہے۔اس کی پشت دیوار سے ٹکرا کر ہلکی چیخ نکلتی ہے۔آس پاس کچھ طلبہ رُک کر حیرانی سے یہ منظر دیکھنے لگتے ہیں۔

ہادی چیخ کر کہتا ہے،

"تم،، تم بے حیا ہو! بد کردار لڑکی ہو! جو ہر لڑکے سے ہنس ہنس کر بات کرتی ہو،، محبت کے دعوے مجھ سے کرتی ہو اور گھومتی سب کے ساتھ ہو؟

شاہانہ آنسو بہاتے ہوئے بولنے کی کوشش کرتی ہے:

"ہادی،، پلیز،،، یہ سب۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہادی زور سے چیختا ہے،

"چُپ! ایک لفظ بھی مت بولنا! تمہیں لگتا ہے کہ تم مجھے دھوکہ دو گی اور میں تمہیں خوش رہنے دوں گا؟ نہیں! میں ایسا ہوں ہی نہیں، ڈیئر عینک،،،

طلبہ ایک دوسرے کو دیکھنے لگتے ہیں، ماحول میں خاموش سنسنی پھیل جاتی ہے۔

ہادی آگے بڑھتا ہے، شاہانہ کے بازوؤں سے، پکڑ کر، قریب آ کر سرگوشی کرتا ہے:

"تم میری ہو،، اور میری ہی رہو گی۔ لیکن اب، تمہیں میرے طریقے سے میرے ساتھ رہنا ہو گا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ خوف زدہ اور کانپتی ہوئی بولتی ہے:

"ہادی،، خدا کے لیے،، یہ سب ویسا نہیں جو آپ سمجھ رہے ہیں۔

ہادی دانت پیستے ہوئے غرّاتا ہے،

"بس کرو!چُپ!مجھے مت سکھاؤ کہ کیا دیکھوں اور کیا سوچوں۔۔

پھر بغیر کچھ کہے،وہ شاہانہ کا بازو زور سے پکڑ کر اسے زبردستی گھسیٹتا ہوا کار تک لے جاتا ہے۔

شاہانہ مزاحمت کرتی ہے،مگر ہادی کی گرفت مضبوط ہوتی ہے۔وہ اسے کار میں دھکیلتا ہے، خود بھی بیٹھتا ہے،دروازہ بند کرتا ہے۔اور پوری قوت سے گاڑی اسٹارٹ کر کے وہاں سے نکل جاتا ہے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دروازہ کھلنے کی آواز آتی ہے۔ہادی،شاہانہ کا ہاتھ سختی سے پکڑے اندر داخل ہوتا ہے۔
اپارٹمنٹ خاموش ہے،در و دیوار جیسے ہادی کے اندر کی آگ سے جھلسنے لگے ہوں۔

"چلو! اب یہ دنیا، یہ دو غلے لوگ، اور تمہاری دو غلی مسکراہٹیں سب بند"

(وہ اسے دھکا دیتا ہے۔ شاہانہ پیچھے لڑکھڑاتی ہے اور زمین پر گرنے ہی والی ہوتی ہے کہ دیوار تھام لیتی ہے۔)

ہادی غصے سے غرّاتا ہے:

"خاموش رہو! رونے کی بھی آواز نہ آئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسی لمحے ایک دروازہ کھلتا ہے، اور علی کمرے میں داخل ہوتا ہے۔ وہ حیرت اور پریشانی سے دونوں کو دیکھتا ہے۔

"ہادی! یہ سب کیا ہے؟ کیا کر رہے ہو تم؟"

شاہانہ روتے ہوئے کہتی ہے،

"علی بھائی،، پلیز،،، مجھے واپس ہوسٹل چھوڑ آئیں... پلیز..."

ہادی کی آنکھوں میں پھر سے وہی جنون اتر آتا ہے۔ وہ تیزی سے علی کی طرف مڑتا ہے اور شاہانہ کی طرف غصے سے دیکھتا ہے۔

شاہانہ پیچھے ہٹ جاتی ہے، در و دیوار جیسے اس کی خوفزدہ سانسوں سے لرزنے لگتے ہیں۔

Clubb of Quality Content

علی نرمی سے لیکن مضبوط لہجے میں کہتا ہے،،

"Calm down, yaar.

گھر میں مہمان ہیں،،، میرے رشتے دار آئے ہیں،، ان کی بیٹی بھی ساتھ ہے۔ وہ یہ سب دیکھے گی تو کیا سوچے گی؟

(علی شاہانہ کی طرف بڑھتا ہے، ایک ہاتھ سے اسے سہارا دیتا ہے)

"آپ میرے ساتھ چلیں، شاہانہ،، آئیں،،، اندر چلیں،،

وہ اسے ایک اور کمرے کی طرف لے جاتا ہے۔ دروازہ کھولتا ہے، جہاں ایک لڑکی۔ علی کی کزن۔ پردہ کیے بیٹھی کتاب پڑھ رہی ہوتی ہے۔ علی سرگوشی میں کہتا ہے:

Clubb of Quality Content

"یہ میری کزن ہے، آپ یہاں تھوڑی دیر آرام کریں۔ میں دیکھتا ہوں ہادی کو،،

شاہانہ خاموشی سے اندر داخل ہوتی ہے، کپکپاتے قدموں سے۔

جیسے ہی دروازہ بند ہوتا ہے۔باہر ہادی کا جنون ایک بار پھر عروج پر پہنچتا ہے۔وہ کمرے میں لگے بڑے آئینے کی طرف بڑھتا ہے۔

ایک چیخ جیسا لمحہ۔

شراخشش!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آئینہ چکنا چور ہو جاتا ہے۔شیشے کے ٹکڑے زمین پر بکھر جاتے ہیں۔بالکل ہادی کے اندر بکھرے جذبات کی طرح۔۔۔

شاہانہ جیسے ہی اس کمرے میں داخل ہوئی،اُس کا دل دھڑکنے لگا۔سامنے سفید رنگ کا عبایہ، سفید حجاب اور چہرے پر سادہ سا نقاب لیے ایک لڑکی بیٹھی تھی،جو کسی اور ہی دنیا کی لگتی تھی۔ جیسے کسی نورانی لمحے کی مورت۔ کمرے میں ہلکی سی خوشبو پھیلی ہوئی تھی،جیسے مشک،جیسے مٹی پر بارش پڑی ہو۔لڑکی کی نگاہیں نیچے تھیں، تسبیح ہاتھ میں تھی،خاموشی میں بھی اُس کی موجودگی میں تسلی تھی۔

شاہانہ کی ٹوٹی سانسوں کے ساتھ،آنکھوں سے بہتے آنسو جیسے ضبط کی لکیر کو پھلانگ گئے۔وہ بے اختیار اُس لڑکی کے قریب گئی اور اچانک اُس سے لپٹ گئی۔

"کیا ہوا ہے آپ کو؟"وہ لڑکی دھیرے سے بولی،اُس کی آواز میں کوئی دنیاوی تھکن نہ تھی، جیسے اندر تک اُتر جائے۔

"وہ،،شاہانہ کی آواز ٹوٹ گئی،"وہ مجھ سے محبت کرتے تھے، پھر اچانک اُن کی آنکھوں میں نفرت تھی،.بہت غصہ،،اُنھوں نے کہا میں بے حیا ہوں،،میں نے تو صرف اُن سے محبت کی تھی۔۔

وہ لڑکی خاموشی سے شاہانہ کی پشت پر ہاتھ رکھے بیٹھی رہی، جیسے صدیوں سے جانتی ہو یہ دکھ۔ پھر اُس نے دھیرے سے کہا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نامحرم سے کون سی محبت کی اُمید رکھتی ہیں آپ؟وہ جسے رب نے آپ کا محافظ نہیں بنایا، آپ کیسے اُسے دل میں اونچا مقام دے بیٹھیں؟

شاہانہ نے چونک کر سر اُٹھایا۔ پہلی بار اُس لڑکی کی آنکھوں میں جھانکا۔ وہ آنکھیں خاموش دریا تھیں، اُن میں کوئی فیصلہ، کوئی سوال، کوئی سزا نہ تھی۔ بس سچ تھا، بہت خاموش سچ۔

"آپ کون ہیں؟" شاہانہ کی سسکیوں کے درمیان سوال نکلا، "کوئی فرشتہ ہیں کیا آپ؟"

وہ دھیرے سے مسکرائی، سر ہلایا اور کہا:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں ملائکہ کمال ہوں،، اُس رب کی بندی، جو اپنی ذات کی پہچان دلوں کے شکستہ لمحوں میں کرواتا ہے۔

شاہانہ نے حیرانی سے کہا: "کیا آپ کا بھی دل ٹوٹا؟

مالائکہ نے کہا،

"ہاں، مگر جب رب نے تھاما، تب اُس کی محبت نے سب زخم دھو ڈالے۔ لوگ محبت مانگتے ہیں، ہم محبت بانٹنے کے لیے بنائے گئے ہیں۔ آپ کا دل کچلا گیا ہے، مگر یاد رکھو، جب دل مکمل ٹوٹ جائے تب ہی اللہ اُس میں اپنا نور ڈال کر اُسے نیا بنا دیتا ہے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ کی آنکھیں بہتی رہیں، دل جیسے ہلکا ہوتا گیا۔ وہ بس ملائکہ کے قریب سر جھکائے بیٹھی رہی، روتی رہی،،

ملائکہ نے نام پوچھا، شاہانہ نے نام بتایا،،

شاہانہ کی سسکیاں ابھی تھمی نہ تھیں۔ ملائکہ نے اُسے اپنے قریب کیا، اُس کی پیٹھ سہلائی جیسے ماں کسی چھوٹے بچے کے زخموں پر ہاتھ رکھتی ہے۔

"شاہانہ،، ملائکہ کی آواز نرمی سے بھی کہیں زیادہ سکون بخش تھی،" کبھی سوچا آپ نے کہ ہم دل کسی ایسے کو دے بیٹھتے ہیں جس کا نہ نکاح ہم سے ہے، نہ ذمہ داری، نہ محافظت؟

شاہانہ خاموش تھی، مگر اُس کے اندر جیسے کوئی طوفان مچ گیا ہو۔ ملائکہ نے اپنی بات جاری رکھی:

"نامحرم وہ ہوتا ہے جسے اللہ نے حرام کہا ہے۔ یعنی وہ آپ کا درد سن کر بھی آپ کا حق دار نہیں۔ نہ آپکی عزت کی، نہ آپکے وقت کی، نہ آپکے دل کی۔ پھر جب وہ ہمیں توڑتا ہے، چھوڑ

دیتا ہے، ہم سوال کرتے ہیں 'کیوں؟' لیکن ہم نے کبھی یہ سوال خود سے کیا کہ ہم نے رب کی لکیر، اس کی حدود کیوں پار کی؟

شاہانہ کی آنکھوں سے پھر سے آنسو بہنے لگے۔ ملائکہ نے دھیرے سے اُس کی ٹھوڑی کو اُٹھایا، اور آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی:

"شاہانہ، کسی کو چاہنا غلط نہیں۔ مگر چاہنے کا طریقہ، چاہنے کی حد، اور چاہنے والا کون ہے،، یہ سب طے کرتا ہے کہ آپ کا دل بچتا ہے یا ٹوٹتا ہے۔ نامحرم سے محبت جب گناہ نہیں بھی لگتی، تب بھی وہ آپ کو رب سے دور ضرور کرتی ہے۔ اور جو محبت آپ کو اللہ سے دُور کر دے،، وہ محبت نہیں، آزمائش ہوتی ہے۔۔

شاہانہ نے کپکپاتی آواز میں کہا:

"لیکن میں نے تو صرف ان سے سچے دل سے محبت کی تھی،،

ملائکہ نے جواب دیا:

آپ کی نیت پاک ہو سکتی ہے، مگر جس در سے مانگا، وہ غلط تھا۔ آپ کے آنسو شاید رب کے سامنے بہت قیمتی ہوں، مگر اُس لڑکے کے سامنے صرف بے وقوفی ٹھہرے۔ آپ کا خلوص، آپ کی محبت، آپکی وفا۔ یہ سب آپ کے نصیب کے شوہر کا حق ہے، کسی راہ چلتے، باتوں میں اچھا لگنے والے، دل چرانے والے لڑکے کا نہیں۔"

شاہانہ کی آنکھیں پہلی بار پوری شدت سے کھلیں۔ جیسے اسے پہلی بار اُس محبت کا چہرہ دکھا ہو جو وہ کرتی تھی،،اور جو دراصل صرف دھواں تھی۔

ملائکہ نے اُسکا ہاتھ تھاما اور کہا،،

اپنے اللہ سے دعا مانگو،،'یا اللہ، مجھے وہ دے جسے تو نے میرے لیے چُنا ہے۔ اور اُس سے بچا جسے میں نے اپنے نفس کی خواہش سے چُنا۔' کیونکہ جو محبت اللہ کے ہاتھ سے لکھی جاتی ہے،، اُس میں نہ رسوائی ہوتی ہے، نہ تنہائی۔۔۔

شاہانہ نظریں جھکائے، خاموشی سے ملائکہ کی باتیں سن رہی تھی۔ اُس کے آنسو گالوں پر بہتے جا رہے تھے، لیکن اب اُن میں صرف دل شکستگی نہیں۔ شرمندگی بھی شامل ہو گئی تھی۔

ملائکہ نے ایک لمحے کے لیے توقف کیا۔ شاہانہ کے دل میں جیسے طوفان برپا ہو چکا تھا۔ اُس نے بمشکل زبان کھولی:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تو کیا، میں غلط تھی؟"

ملائکہ نے نرمی سے جواب دیا، مگر اُس نرمی میں گہرائی کی شدت تھی:

"غلطی وہی کرتا ہے جو کچھ بننے کی خواہش رکھتا ہے۔ جو دل رکھتا ہے، وہ ٹوٹتا بھی ہے، اور سیکھتا بھی۔ لیکن اصل سوال یہ ہے کہ آپ نے خود کو کس کے حوالے کیا؟

شاہانہ کے دل میں وہ سارے لمحے اب گناہ لگنے لگے تھے۔ اُس کی باتیں، اُس کی سوچیں، وہ چھپی دعائیں جو اُس نے ایک نامحرم کے لیے کی تھیں۔

"اللہ نے آپ کو ایک عزت دی ہے، ایک پردہ، ایک حد۔ اور وہ حد صرف آپ کو روکنے کے لیے نہیں، بچانے کے لیے ہے۔"

ملائکہ کی آواز جیسے شاہانہ کے اندر اتر گئی ہو۔

شاہانہ نے بے اختیار اپنی آنکھیں پونچھیں، اور پہلی بار خود سے شرمندہ ہوئی۔

وہ بولی نہیں، صرف سوچتی گئی:

"میں نے نامحرم کو اپنے دل میں جگہ دی؟

میں نامحرم کے ساتھ باتیں کرتی رہی محبت کی اور وہ تو میرے لیے رب کے دربار میں ممنوع تھا۔

اتنی بڑی نافرمانی کر بیٹھی ہوں صرف دل لگا کر؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ملائکہ نے شاہانہ کے دل کی کیفیت جان لی۔

اُس نے دھیرے سے کہا:

"جس دل کو آپ نے اِک غیر کے قدموں میں رکھ دیا،وہ دراصل اُس رب کی امانت تھا۔ اب اگر وہ دل ٹوٹا ہے،، تو شکر کرو، کیونکہ رب آپ کو واپس بُلا رہا ہے۔اور جو پلٹ آئے۔وہ رب کے سب سے محبوب بندے ہوتے ہیں۔۔

شاہانہ نے سر اُٹھا کر ملائکہ کو دیکھا۔وہ سفید نقاب میں،سفید عبائے میں،واقعی فرشتہ سی لگ رہی تھی۔

دل کے اندر کی گندگی جیسے صاف ہونے لگی ہو۔

وہ ہولے سے بولی:

"کیا اللہ معاف کر دے گا مجھے؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ملائکہ کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی:

"وہ معاف کرنے والا ہے، مگر آپ وعدہ کرو۔ آئندہ اُس کی لکیر اس کی حدود کبھی پار نہیں کرو گی۔ اور دل مانگے گا تو اُسے کہو گی: یا اللہ، صرف تیرے حکم سے، تیرے نام سے، تیرے لیے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ملائکہ کی باتیں سننے کے بعد، شاہانہ کے اندر کچھ تھم سا گیا تھا۔

دل کے اندر جو ہلچل تھی، وہ اب سمندر کی لہروں کی طرح پھیل رہی تھی۔ شور کم ہو گیا تھا، مگر آنکھوں میں نمی اب بھی موجود تھی۔

شاہانہ نے خاموشی سے ملائکہ کی طرف دیکھا۔

اُس کی آنکھوں میں ایک تھکن سی تھی۔ روح کی تھکن۔

"آپ،، آپ میرے ساتھ چلیں نا، پلیز۔۔

شاہانہ کی آواز میں وہی کپکپاہٹ تھی جو اندر کے خوف سے آتی ہے۔

"مجھے اب ہر چیز سے ڈر لگنے لگا ہے۔ اپنے آپ سے بھی۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ملائکہ نے لمحہ بھر اُسے دیکھا، جیسے سوچ رہی ہو۔

پھر ہولے سے بولی:

"میں بھی اکیلی ہوں یہاں۔ لیکن علی بھائی نے کہا تھا کہ اگر اگر اسلامی کتابیں چاہیے تو یونی کی لائبریری کا چکر لگانا پڑے گا،اور اگر یونیورسٹی آؤں تو کسی کے ساتھ رہنا بھی ہو گا،ویسے بھی،یہاں کوئی اور لڑکی نہیں۔اچھی بات نہیں۔"

شاہانہ کی آنکھوں میں ایک ہلکی سی امید جگمگائی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تو،، آپ چلیں گی میرے ساتھ؟

ملائکہ نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ سر ہلایا:

"چلیں گے،ان شاءاللہ۔۔

چند لمحے بعد، علی بھائی آئے۔

شاہانہ خاموش کھڑی تھی، آنکھوں میں عجز، دل میں سکون۔

"آپ لوگ تیار ہیں؟ میں چھوڑ دوں؟" علی نے ملائکہ سے پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جی، ہمیں ہوسٹل جانا ہے، پلیز۔"

ملائکہ نے سر ہلایا۔

راستے بھر خاموشی تھی۔

گاڑی کی کھڑکی کے باہر شام رات میں بدل چکی تھی۔ سورج جیسے خود بھی شرمندہ ہو کسی بات پر۔

شاہانہ نے پہلی بار خود کو محفوظ محسوس کیا۔

نہ کسی مرد کی نظروں کا بوجھ،

نہ کسی جھوٹی محبت کی زنجیر،

صرف اک صاف، پرنور سکون۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہوسٹل کے دروازے پر گاڑی رُکی۔

شاہانہ نے خاموشی سے گاڑی سے اُترتے ہوئے پیچھے دیکھا۔

ایک نیا سفر شروع ہو چکا تھا۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جیسے ہی ہوسٹل کے مین گیٹ سے شاہانہ اور ملائکہ اندر داخل ہوئیں، ہر طرف نظریں ہی نظریں تھیں۔

کانوں میں سرگوشیاں گھلنے لگیں۔

"وہی ہے نا؟

"جی ہاں،، جسے یونی سے لڑکا لے گیا تھا۔۔

" کتنی سادہ بنتی تھی،، اب کیا منہ دکھائے گی۔۔

شاہانہ کے قدم جیسے زمین پر نہیں، لوگوں کی نظروں کے کانٹوں پر رکھے جا رہے ہوں۔

اس کی ہمت تھی کہ وہ چلتی رہی۔ مگر ملائکہ نے محسوس کیا کہ اس کی انگلیاں لرز رہی تھیں، جیسے اندر کا پورا نظام ڈھے رہا ہو۔

کمرے کے قریب پہنچتے ہی، اچانک ثانیہ اور عنایہ کمرے سے باہر نکل آئیں۔

عنایہ آگے بڑھی، چہرے پر ہمدردی اور حیرت ملی جلی،

"شاہانہ،، کیسی ہو؟ کیا ہوا تھا؟ وہ لے کے کیوں گیا تھا تمہیں؟

ثانیہ نے ہاتھ باندھتے ہوئے طنزیہ انداز میں ہنکارا مارا:

"بس کر عنایہ

مجھے تو لگتا ہے کچھ زیادہ ہی عشق سَر پہ چڑھ گیا تھا۔

اب کیا کرے گی؟ پوری یونی میں بدنام ہو گئی ہے۔۔

شاہانہ نے نظریں جھکائیں، آنکھوں کے کنارے بھیگنے لگے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس نے آہستگی سے کمرے سے اپنا بیگ سنبھالا،اور لرزتی آواز میں ملائکہ کی طرف مڑی،

"آپ-ی،،پلیز،

ہم دونوں کے لیے کوئی الگ روم ارینج ہو سکتا ہے؟

میں،،اب یہاں نہیں رہ سکتی۔

ملائکہ نے لمحہ بھر کو سب لڑکیوں کی نظریں دیکھیں،

پھر شاہانہ کے آنسو اور لرزتی پلکیں۔

اور خاموشی سے سر ہلایا:

"میں بات کرتی ہوں۔اللہ خیر کرے گا۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کچھ دیر بعد، ہوسٹل کی وارڈن سے اجازت کے بعد انہیں ایک خالی کمرہ دے دیا گیا۔

رات کے سناٹے میں وہ کمرہ ایک چھوٹا سا پناہ گاہ بن گیا۔

شاہانہ خاموشی سے کمرے کے کونے میں بیٹھ گئی۔

اس نے دوپٹہ منہ پر رکھ لیا۔ جیسے ہر لفظ، ہر نگاہ، ہر طعنہ ابھی بھی اس کے چہرے پر تھپڑ کی طرح گونج رہا ہو۔

پھر وہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی،

"میں نے کچھ غلط نہیں کیا آپی،

پر سب مجھے ایسے دیکھ رہے تھے۔ جیسے میں واقعی کوئی گناہ کر بیٹھی ہوں۔

ملائکہ نے چپ چاپ اُس کے پاس بیٹھ کر اُسے تھاما۔

"یہ دنیا بس ظاہری آنکھ سے دیکھتی ہے، شاہانہ۔

آپ کی نیت، آپ کا دل، آپ کی پکار۔

اللہ نے سب دیکھا ہے۔ اور وہی کافی ہے۔۔

شاہانہ نے پہلی بار تھوڑا سر اُٹھایا،

اور آنسوؤں میں بھیگی ہوئی آواز میں بس اتنا کہا:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"آپ-ی،، مجھے بس اللہ کے قریب لے جائیں۔

ان سب کے درمیان،،، مجھے میرا رب چاہیے۔۔۔

"جب انسان ٹوٹتا ہے، تو دنیا اُسے گناہ گار کہتی ہے، مگر اللہ اُسے مسافر کہتا ہے۔

شاہانہ کی واپسی گناہ کی نہیں، تلاش کی واپسی تھی۔ اپنے رب کی طرف، اپنے نفس کی پہچان کی طرف۔

جب وہ ہجوم سے گزری، تو ہر نظر اُس پر پتھر کی طرح گری، مگر اُس کا دل کسی اور جانب متوجہ تھا۔

وہ دل جو پکار رہا تھا: "اے میرے رب! میں تھک گئی ہوں، مجھے اپنی پناہ میں لے لے۔"

یہ لوگ صرف اس کے چہرے کو دیکھ رہے تھے، مگر وہ جانتی تھی کہ اللہ دل کے حال دیکھتا ہے۔

اور شاید یہی وہ پل تھا جہاں اسے پہلی بار احساس ہوا۔ بدن کی حیا سے پہلے، روح کی حیا ضروری ہے۔۔"

شاہانہ آہستہ سے ملائکہ کے پہلو میں آ بیٹھی، جیسے کوئی ٹوٹا ہوا پرندہ کسی شاخ پر سر رکھ دے۔

پھر وہ دھیرے سے اُس کی گود میں سر رکھ کر بولی،

"آپ آج ہی ملی ہیں، مگر دل کہتا ہے جیسے برسوں سے آپ کو جانتی ہوں،،

ایسا لگتا ہے جیسے آپ میرے اندر کہیں پہلے سے آباد تھیں، جیسے میری دعا کا ایک روپ ہوں آپ۔

دل چاہتا ہے،، آپ ہمیشہ میرے ساتھ رہیں،، ہمیشہ۔"

ملائکہ نے خاموشی سے اُس کے بالوں پر ہاتھ رکھا،

اور ایک سکون بھری روشنی شاہانہ کے دل میں اترنے لگی۔

وہ روشنی، جو نہ سوال کرتی ہے، نہ الزام دیتی ہے،،

بس پناہ دیتی ہے۔ اور وہ نیند کی آغوش میں چلی گئی۔۔

"کبھی کبھی کچھ لوگ دعاؤں کی طرح ملتے ہیں،، جنہیں ہم جانتے نہیں، مگر دل پہچان لیتا ہے۔۔

رات کے آخری پہر، جب ساری دنیا نیند کی چادر اوڑھے سو رہی تھی،

شَاہانہ کی آنکھ کسی ان جانے سکون کی لپک سے کھل گئی۔

وہ ہلکے سے بستر پر اٹھ بیٹھی۔

کمرے میں ہلکی سی روشنی تھی،،اور اس روشنی میں،

مَلائکہ کمال سجدے میں تھی۔

وہ خاموشی سے سجدے میں سر رکھے، ہوئے تھی،

مگر شَاہانہ کو یوں لگا، جیسے پوری کائنات خاموش ہو کر اُس کی دعا سن رہی ہو۔

سکون، عجز، نور، اور اطمینان کی ایک کیفیت اُس کے گرد لپٹی ہوئی تھی۔

شَاہانہ کی آنکھیں تھم گئیں،، جیسے اُس منظر سے نظریں ہٹانا گناہ ہو۔

جب مَلائکہ نے سلام پھیرا، شَاہانہ دھیرے سے بولی:

"آپ اس وقت نماز پڑھ رہی تھی آپی؟

مَلائکہ مُسکرا کر بولی:

"تہجّد پڑھ رہی تھی،

یہ نماز اللہ کے سب سے قریب لے جاتی ہے۔

یہ اُس وقت پڑھی جاتی ہے، جب باقی دنیا بے خبر سوتی ہے۔

یہ ربّ کی سب سے چہیتی نماز ہے،،

یہ گناہوں کو دھو دیتی ہے، دل کو نرم کر دیتی ہے،

اور انسان کے اور اللہ کے درمیان جتنی بھی دوریاں ہوں،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سب ختم کر دیتی ہے۔۔

تہجد اُن گناہگاروں کے لیے ہے، جنہیں دنیا نے ٹھکرا دیا۔

اور اللہ نے پھر انہیں بانہوں میں سمیٹ لیا۔۔۔

شَاہانہ کی آنکھوں میں نمی آ گئی۔

اُس نے دھیرے سے پوچھا:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اگر میں بھی تہجد پڑھوں،، تو کیا اللہ مجھے معاف کر دے گا؟

کیا وہ میرا ہاتھ پھر سے تھام لے گا،،؟

مَلائکہ نے اس کی طرف دیکھا،

اور اُس کے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی:

"وہ ربّ ہے شَاہانہ،، انسان نہیں۔

آپ ایک قدم بھی بڑھائیں گی،،

وہ ستر قدم پہلے ہی بڑھا دے گا۔۔۔

شَاہانہ کی آواز دھیمی تھی، مگر دل کی گہرائی سے نکلی ہوئی،

"مَیں تہجّد پڑھوں گی آپی،،

بس مجھے بتائیں، میں اور کیا کیا کروں کہ

اللہ مجھے معاف کر دے؟

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کیا وہ مجھے دوبارہ قبول کرلے گا؟

مَلائکہ نے محبت بھری نظر سے شَاہانہ کی طرف دیکھا۔

پھر اُس کا ہاتھ تھام کر کہا،

"اللہ صرف آپ کے سجدے نہیں دیکھتا،

آپ کا دل بھی دیکھتا ہے۔

اگر آپ واقعی اُس کی طرف پلٹنا چاہتی ہو۔

تو ایک کام کرو،،

قرآن کو سمجھنا شروع کرو۔۔ تفسیر قرآن پڑھی ہے آپ نے؟

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

شَاہانہ نے حیرت سے پوچھا:

"تفسیرِ قرآن،،؟ نہیں، میں نے نہیں پڑھی کبھی۔۔ بس قرآن پڑھا،

مَلائکہ کی مسکراہٹ مزید نرم ہوئی:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تو آؤ،،

میں آپ کو پڑھاؤں گی،

آپ خود سمجھو گی کہ اللہ آپ سے کیا چاہتا ہے،

اور پھر آپ کو اپنے سوالوں کے سارے جواب مل جائیں گے۔۔

شَاہانہ کی آنکھوں میں پہلی بار امید چمکی۔

وہ خاموشی سے مَلائکہ کے کندھے سے لگ گئی،

جیسے برسوں کی بھٹکی روح کو، آخر کار منزل کا راستہ مل گیا ہو۔

رات کے آخری پہر کی خاموشی تھی،،

وہی پہر جب آسمان کے دروازے کھلتے ہیں،

اور رب بندے کی پکار سنتا ہے۔

شَاہانہ سجدے میں تھی،،

آنسو ضبط سے باہر نکل کر جائے نماز کو بھیگا چکے تھے۔

لبوں پر صرف ایک ہی التجا،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"یا اللہ،،

بس ایک بار معاف کر دے،،

میں واقعی پلٹ آئی ہوں،،

دُعاؤں کے درمیان اس کا جسم کانپنے لگا۔

رونا تھما ہی نہ، جیسے دل برسوں کی گرد دھو رہا ہو۔

اسی لمحے مَلائکہ، جو تہجّد سے فارغ ہو چکی تھی، خاموشی سے قریب آ کر بیٹھ گئی۔۔

شفقت سے اُس نے شَاہانہ کے ہاتھوں کو تھاما،

اور جیسے ہی لمس ہوا، وہ چونکی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"شَاہانہ،،مَلائکہ کی آواز میں فکر تھی،

آپ کو تو بہت تیز بخار ہے،،

چلو،بس اب آرام کرو۔۔۔

شَاہانہ نے کچھ کہنا چاہا،

مگر اُس کی آواز رندھ گئی،آنکھیں بوجھل ہو گئیں۔

مَلائکہ نے فوراً اُسے سہارا دیا،

"چلو،،میں آپ کو دوا دیتی ہوں،

اور کچھ دیر سو جاؤ،،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آپ کی توبہ، دعائیں،

اللہ نے سُن لی ہیں شاہانہ،،

اب آپ کو آرام کی ضرورت ہے۔۔

شاہانہ اُس کے ساتھ چلی گئی،،

مگر دل کے اندر ایک روشنی جاگ چکی تھی،

جو کسی لفظ کی محتاج نہ تھی۔۔۔

۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کوریڈور کے سناٹے میں ہادی دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا،

آنکھیں مسلسل اُس دروازے پر جمی تھیں جہاں سے شَاہانہ کی کلاس ختم ہونے والی تھی۔

ہر لمحہ ایک صدی سا لگ رہا تھا،

دل میں بے چینی کی آندھیاں تھیں،

مگر چہرے پر خاموشی کی چادر۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر آہستہ آہستہ کلاس کے دروازے سے طلباء نکلنے لگے۔

مگر جس کے قدموں کی چاپ کا وہ منتظر تھا،وہ نہ آئی۔

چند لمحے بعد ثانیہ اور عنایہ نکلیں۔

ہادی نے اُنہیں دیکھتے ہی ایک قدم آگے بڑھایا۔

"شَاہانہ کہاں ہے؟"

اس کی آواز میں اضطراب چھپا ہوا غصہ تھا۔

دونوں لمحہ بھر کو ٹھٹھک گئیں،

پھر ایک دوسرے کی طرف دیکھا، جیسے کوئی راز چھپانے کی کوشش ہو۔

ثانیہ نے نظریں چرا کر کہا:

"ہمیں نہیں پتا،، وہ آج کلاس میں نہیں آئی۔"

ہادی نے ایک قدم اور قریب آ کر سخت لہجے میں پوچھا:

"سچ بتاؤ، کہاں ہے وہ؟

عنایہ تھوڑا جھجک کر بولی،

"اُس نے رات کو ہی اپنا روم چینج کر لیا تھا،

ہمیں واقعی نہیں معلوم وہ اب کہاں ہے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہادی کی مٹھی سختی سے بند ہو گئی،

دل جیسے سینے سے نکل کر باہر آجائے۔

غصے اور بے بسی کا وہ مقام جہاں انسان خود سے بھی ناراض ہو جاتا ہے۔

بغیر کچھ کہے وہ تیز قدموں سے وہاں سے پلٹ گیا۔

آنکھوں میں ایک سوال اور دل میں ایک طوفان لیے۔

"کیوں نہیں آئی وہ؟،،اور کیوں کیا ایسا مجھے کچھ بتائے بغیر؟

کینٹین کے ایک کونے میں ہادی سر جھکائے بیٹھا تھا۔

میز پر موبائل رکھا تھا،اور اس کی نظریں بار بار اسکرین پر جا رہی تھیں۔

Clubb of Quality Content

Call Not Answered..

Call Again?

بار بار کال ملاتا،اور ہر بار،،وہی خاموشی،وہی انکار۔

دل میں بے قراری کی لہر،،

اور چہرے پر وہی ضد جو شاید محبت سے زیادہ، خود سے جنگ بن چکی تھی۔

اسی لمحے علی کینٹین میں داخل ہوا۔

اس کی نظریں سیدھی ہادی پر پڑیں۔ وہ بے ساختہ آگے بڑھا، اور تلخ لہجے میں بولا:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہادی! تُو واقعی بدل گیا ہے،

"وہ لڑکی،،، آخر تُو اُس کے پیچھے کیوں پڑ گیا ہے؟

"اک عام سی لڑکی ہے، اور تُو نے اسے بدنام کر کے رکھ دیا۔"

ہادی نے آہستگی سے سر اٹھایا۔

اس کی آنکھوں میں انا غرور، تھکن، غصہ، اور ایک عجیب سا سکوت تھا۔

وہ کچھ لمحے خاموش رہا، جیسے لفظ چبا رہا ہو۔

پھر اُس نے دھیمے، مگر گہرے لہجے میں کہا:

"بدنام"؟

اس کی ہمت کیسے ہوئی مجھے، اے ایچ سکندر کو دھوکہ دینے کی، میں نے سب کچھ چھوڑ دیا

اسکی محبت کے لئے اور اسنے کیا کیا میرے ساتھ"

"وہ میری کمزوری نہیں، میں اس کی راہیں تنگ کر دونگا اس پر""

علی چونک گیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

چند لمحے خاموش کھڑا رہا،

اور ہادی،،

اپنی نظریں پھر سے اسکرین پر جما بیٹھا رہا۔

ایک اور کال،،

ایک اور خاموشی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہادی نے فون بند کیا، میز پر رکھا اور اپنی انگلیوں کو پیشانی پر رکھ کر آنکھیں بند کر لیں۔ جیسے ہر سوچ کا بوجھ اس پیشانی پر آن گرا ہو،،

"مجھے اُس کے معاملے میں اب خود پر کوئی اختیار ہی نہیں رہا،،

ہادی کا لہجہ مدھم تھا، جیسے کسی گہرے کنویں سے آواز آ رہی ہو۔

"چاہتا ہوں،، وہ قریب رہے،، پاس،، میری ہو،، میں اسکے لئے پہلی بار اپنے بھائی کے سامنے بولا اور اس نے کیا کیا میرے ساتھ،

خاموشی۔

سانسوں کی آواز۔

دل کی دھڑکن اور دماغ میں ہلچل۔

میرے بھائی کا کہنا ہے۔

فیملی سے باہر کوئی شادی نہیں کرنی،،

فِرقہ الگ ہے،، مزاج مختلف،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رشتہ کرنا ہے تو اپنے خاندان میں کرو۔۔

ہادی کی آواز دب سی گئی۔

"بھابی،، جب اُنہوں نے کہا تھا:'وہ اچھی لڑکی نہیں لگتی،، تو بس،، میرا دماغ اُسی ایک جُملے پر رک گیا،،

"اسی وقت سے میں الجھتا گیا چڑ گیا اور غصے میں جو کچھ ہوا ہوتا گیا،،

ایک طرح سے اچھا ہوا،وہ اپنے دھوکے کی قیمت چکا رہی ہے،

لیکن علی،،

اب وہ بے بس ہو کر سر پکڑ کر بیٹھ گیا تھا،جیسے اپنی ہی باتوں سے زخمی ہو چکا ہو۔

"اب مجھے سمجھ نہیں آرہا،، کیا ٹھیک ہے، کیا غلط،،

وہ اچھی ہے بھی،،یا نہیں،،؟"

پھر وہ خود سے سوال کرنے لگا. جیسے ہر ایک سوال اُس کی ہڈیوں میں اُترتا جارہا ہو.

وہاج کا اُس کے پیچھے جانا،،

پھر وہ دوسرا لڑکا،، جس کے ساتھ میں نے اُسے دیکھا،

یہ سب کیا ہے؟

کیا یہ حقیقت ہے،،یا میرے اندر کا شک،اور ضد کا سایہ؟

"کیا وہ واقعی مجھ سے .بہت کچھ چھپاتی ہے؟

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

یا میں ہی،،اُس کی خاموشی کو شور سمجھ بیٹھا ہوں؟

خاموشی کا ایک طویل لمحہ۔

بس دل کی دھڑکن باقی۔

"میں کیا سمجھوں؟

اسے؟خود کو؟اپنے بھائی کو؟یا تقدیر کو،،؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دو دن بعد،،

یونیورسٹی کا وہی ماحول، مگر شَاہانہ کی موجودگی ایک نئے رنگ کے ساتھ تھی۔

وہ آج مُکمل عبایا اور نقاب میں تھی۔

نگاہیں جھکی ہوئی، چال میں ٹھہراؤ، جیسے دنیا سے نہیں،، رب سے جُڑ کر آئی ہو۔

Clubb of Quality Content

مَلائکہ کے ساتھ آئی، اُسے لائبریری میں چھوڑا اور خود کلاس کی طرف بڑھ گئی۔

خاموش قدم، لیکن دل میں نہ جانے کتنی آوازیں تھیں۔

کلاس میں داخل ہوئی، تو سب کی نظریں اس پر ٹک گئیں۔

"یہ مس لٹریچر ہے؟"

"اتنا بدلاو؟

"کوئی ڈرامہ لگ رہا ہے۔۔

کچھ آوازیں کانوں تک آئیں، کچھ بس نگاہوں میں چبھ گئیں۔

مگر وہ،، خاموش رہی۔

ہر لفظ کو نظر انداز کرتے ہوئے، اپنے رب کی رضا میں ڈوبی رہی۔

لیکچر ختم ہوا، سب ایک ایک کر کے باہر نکل گئے۔

مگر شَاہانہ رُکی رہی۔

ناولز کلب
Clubbers Quality Content

جیسے اُس کے قدم اُس جگہ سے ہلنے کو تیار ہی نہ ہوں،،

وہ دھیرے سے اُٹھی،،

اور جیسے ہی مُڑی۔ دروازہ کھلا،،اور ہادی اندر داخل ہوا۔

دونوں کی نگاہیں ٹکرائیں۔

وہ چونک گئی۔ دل کی دھڑکن تیز ہو گئی۔ فوراً پلٹنے لگی کہ ہادی کی آواز گونجی،

"Hey listen،، Shahana!"

اس نے تیزی سے آگے بڑھ کر اس کا بازو تھام لیا اور زور دے کر اُسے پاس کی کرسی پر بٹھا دیا،

"بیٹھو یہاں،، جب تک میری بات مکمل نہ ہو، اپنی جگہ سے ہلنا مت،

ہادی کے چہرے پر وہی زہریلی مسکراہٹ تھی۔ اُس نے سامنے والی کرسی کھینچی، ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھا، آنکھ ماری اور ہنسا،

"تو کیسا رہا دھوکے کا انجام؟

شاہانہ کی سانسیں رکنے لگیں، وہ دہشت زدہ آنکھوں سے اُسے دیکھنے لگی۔

Clubb of Quality Content

"کیا ہوا؟ وہی تم تھی نا جو محبت کے بڑے بڑے دعوے کرتی تھی،،اور اب؟ میرے پیٹھ پیچھے کس کس سے چکر چلا رہی ہو؟ کس کس سے وعدے کیے ہیں؟

شاہانہ کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے،وہ ہچکچاتی ہوئی کہنے لگی:

"ہادی،،ایسا کچھ نہیں ہے، آپ کو،،غلط فہمی ہوئی ہے۔۔

ہادی نے ہاتھ کے اشارے سے بات کاٹ دی،لبوں پر طنز،

"نہیں شاہانہ، یہ کوئی غلط فہمی نہیں! میں تو تمہاری محبت کو سچ سمجھ بیٹھا تھا،، پہلی بار بھائی کے سامنے کھڑا ہوا، صرف تمہارے لیے،، اور جانتی ہو اُنہوں نے کیا کہا؟

اب ہادی کا لہجہ سرد، کٹھور اور بے رحم ہو چکا تھا،

"کہا،، کہ وہ لڑکی 'آؤٹ آف فیملی' ہے، اُس کا فرقہ الگ ہے،، اور کیا پتا، وہ کیسی ہے،، ہر لڑکے سے محبت کے وعدے کرنے والی۔ تمہارا کردار مشکوک ہے۔،، تم اچھی ہو یا نہیں، کوئی گارنٹی نہیں،،

شاہانہ نے بے بسی سے کہا:

"میں،،،میں کافر ہوں کیا؟ کیا فرقے کا مطلب یہ ہے کہ میرا ایمان کم تر ہے؟ کیا صرف فرقہ مختلف ہونے سے میں اتنی گناہگار ہو گئی کہ آپ نے میری عزت کو روند دیا؟"

ہادی کی آنکھوں میں سختی آئی،

شاہانہ کی بات کو ان سنا کرتے ہادی نے اپنی بات جاری رکھی،،

تب تو مجھے بہت برا لگا،لگا کہ بھائی کو ایسا کچھ نہیں کہنا چاہیے تھا،،مگر اب لگتا ہے وہ سچ کہتے تھے،،اب مزا آرہا ہے۔تم ی-ہی ڈیزرو کرتی ہو۔بدنامی جو میں نے تمہیں دی۔۔

اُس نے پھر قہقہہ مارا۔

"محبت تو ہر کوئی کر لیتا ہے،،دھوکہ دینا سب سے آسان کام ہے،،مگر یاد رکھنا،مجھے دھوکہ دینا اتنا آسان نہیں تھا۔

شاہانہ کے وجود میں سنّاٹا چھا گیا۔وہ اٹھی،چلنے لگی۔مگر ہادی نے اپنی ٹانگ اُس کے راستے میں رکھ کر روک دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کہاں جا رہی ہو؟سین ختم نہیں ہوا۔۔

شاہانہ کی آواز آنسوؤں میں بھیگی ہوئی،ٹوٹی ہوئی نکلی،

"جانے دیں مجھے، آپ نے مجھے بدنام کیا، مجھے سوالیہ نشان بنا دیا،، میرا قصور کیا تھا؟ صرف یہ کہ میں نے آپ سے نکاح کی بات کی؟ کیا اس کی سزا یہی تھی؟

ہادی کی آنکھوں میں جھوٹا سکون، مصنوعی غرور تھا۔ شاہانہ نے کانپتی آواز میں کہا،

"آپ کہتے تھے،، میں آپ کی نامحرم ہوں،، پھر آپ نے مجھے خود سے کیوں نہیں بچایا؟ میرا ہاتھ کیوں پکڑتے رہے آپ؟؟

"آپ نے کہا تھا،، اسلام کو اچھے سے سمجھو، نقاب کرو،، میں بنتی گئی،، میں چھپتی گئی،، تو پھر اس کا صلہ کیا ملا؟ بدنامی،،، بے یقینی،،، اور آپ کا شک؟

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کمرے کی خاموشی میں صرف شاہانہ کی سسکیوں کی آواز باقی رہ گئی۔۔۔

ہادی غصے سے کہتا ہے،،

"تمہیں یہ افسوس ہے کہ میں نے تمہارا ہاتھ پکڑا، مگر جسے گلے لگا رہی تھی، اس کا کوئی افسوس نہیں؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ دم بخود ہو کر اسے دیکھتی ہے:

"میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔

ہادی چیخ کر کرسی کو لات مارتا ہے:

"خود دیکھا ہے تمہیں وہ سب کرتے۔اب بچ نہیں سکتی مجھ سے۔ تمہارا جینا حرام کر دونگا میں،،

اس کی آنکھیں پاگل پن سے چمکتی ہیں،

"ابھی تو اور بھی بدنامی ہونی باقی ہے تمہاری،،

Just wait and watch!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ اس کا بازو زور سے پکڑتا ہے اور دھکا دے کر چلا جاتا ہے،،

اور شاہانہ،،وہ کلاس کے سنّاٹے میں،اپنی سسکیوں میں ڈھل جاتی ہے۔۔

یونی کے خالی کوریڈور میں سناٹا چھایا ہوا تھا۔ شاہانہ کی سسکیاں دیواروں سے ٹکرا کر لوٹ رہی تھیں، جیسے پوری عمارت اس کے درد میں ڈوبی ہو۔

اس کی کتابیں زمین پر بکھری پڑی تھی،، نقاب اتر چکا تھا،، چہرہ آنسوؤں سے تر،، وہ زمین پر بیٹھی تھر تھر کانپ رہی تھی، جیسے اس کی روح زخمی ہو گئی ہو۔۔۔

اسی لمحے، سفید حجاب میں لپٹی، سکون سی چال میں،، ملائکہ کمال نمودار ہوئی۔

اس نے جیسے ہی شاہانہ کو دیکھا، فکر مندی سے لپک کر اس کے قریب آئی:

"شاہانہ! یا اللہ،، یہ کیا حال کر لیا آپ نے؟ کیوں رو رہی ہو؟؟

شاہانہ کی آنکھیں نم، چہرہ زرد، سانس رکی رکی،،

وہ بمشکل بولی:

"بس،، بس آپی،، میں جینا نہیں چاہتی،،

ملائکہ کی آنکھوں میں نمی آ گئی، اس نے شاہانہ کا چہرہ تھاما،

"ایسا نہ کہو،، آپ بہت قیمتی ہو، اپنے رب کے لیے قیمتی ہو،،

شاہانہ کی آواز ٹوٹتی ہوئی، جیسے دل کے اندر سے نکل رہی ہو،

"وہ مجھ سے نفرت کرنے لگا ہے،، ہادی کو لگتا ہے میں بد کردار ہوں،، میں نے کچھ کیا بھی نہیں،، کچھ بھی نہیں۔

اللہ کی قسم میں سچ کہہ رہی ہوں آپی۔۔

میں بد کردار نہیں ہوں۔

اور پھر،،اچانک جیسے اس کی روح تھک گئی ہو،،

وہ بس اتنا کہہ کر گر پڑی،،

"میں مرجانا چاہتی ہوں،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ملائکہ کے لب کپکپا گئے:

"شاہانہ،،

اس نے فوراً موبائل نکالا،ہاتھ کانپتے ہوئے علی بھائی کا نمبر ڈائل کیا،

"بھائی،، فوراً آجائیں،شاہانہ کی حالت بہت خراب ہے،،وہ بے ہوش ہو گئی ہے۔

علی فوراً گاڑی لے آیا۔۔

ہسپتال کی راہداریوں میں دوڑتے قدم،بیپ کرتی مشینیں،اور ملائکہ کا چہرہ جو بار بار آنکھیں بند کر کے دعا میں جھکتا،،

"اے میرے رب،شاہانہ کی عزت،اس کا دل،اور اس کی روح تیری امانت ہے،اسے ضائع نہ ہونے دینا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ہسپتال کے کمرے میں ہلکی روشنی تھی۔ مشینوں کی بیپ، خاموشی میں جیسے شاہانہ کی سسکیوں کا طواف کر رہی تھی۔

کچھ ہی دیر بعد،،

شاہانہ کی پلکیں ہلیں،، پھر آہستہ آہستہ اس نے آنکھیں کھولیں۔

سامنے ملائکہ اور رلی کو بیٹھے دیکھا،،

جیسے اس کا دنیا میں بس یہی سہارا ہو۔

"شاہانہ،،

ملائکہ تڑپ کر آگے بڑھی، اسے گلے لگا لیا،،

شاہانہ تھوڑی دیر ساکت رہی،، پھر آہستہ آہستہ اس کا بدن ہلنے لگا،،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اور وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

"آپی،، مَیں،،، مَیں زندہ کیوں ہوں؟ کیوں نہیں مری؟ اللہ نے مجھے کیوں نہیں اٹھالیا؟

یہ سب کچھ سہنے سے تو مرجانا بہتر تھا۔۔

وہ لرزتی آواز میں ہچکیوں کے ساتھ بولی،

"ڈراموں، فلموں میں تو لوگ ڈپریشن میں پاگل ہوجاتے ہیں، نروس بریک ڈاؤن ہوتا

ہے،، کومہ میں چلے جاتے ہیں،، مرجاتے ہیں،،

تو میں کیوں نہیں مری آپی؟ کیوں؟

اچانک اس کی نظر سائیڈ ٹیبل پر پڑی۔

وہ جھٹکے سے آگے بڑھی،اور چاقو اٹھالیا۔

پھر جیسے ہوش و حواس سے باہر ہو گئی۔

اپنے ہاتھ کی کلائی پر مارنے لگی،

"مَیں مرجانا چاہتی ہوں،،مرجانا چاہتی ہوں،،بس،،

علی فوراً آگے بڑھتا ہے،تیزی سے چاقو چھین لیتا ہے اور شاہانہ کے ہاتھ کو مضبوطی سے تھام لیتا ہے۔۔

"پاگل ہو گئی ہو؟

وہ غصے،درد اور خوف میں لرزتی ہوئی آواز میں بولتا ہے،،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ملائکہ اسے گلے لگا لیتی ہے،،پاگل پن مت کرو شاہانہ،،

"یہ جان اللہ کی دی ہوئی ہے،،اِس پر کسی انسان کا حق نہیں،نہ ہی کسی دغاباز مرد کی نظر اُتنی اونچی ہے کہ آپ جیسی لڑکی کی روح تک کو روند دے۔۔

اُس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتی ہوئی کہتی ہے،

"شَاہانہ،وہ محبت نہیں،ایک امتحان تھا۔اللہ نے آپ کو بچا لیا۔آپ ٹوٹ تو گئی ہو،لیکن مٹی نہیں ہوئیں۔بس اب اُٹھنا ہے۔واپس آنا ہے۔خود کے لیے،اپنے رب کے لیے۔"

شاہانہ بس روتی رہتی ہے،پھوٹ پھوٹ کر،تھکن سے،خالی پن سے۔

وہ آنکھیں جن میں کبھی خواب تھے،اب بس آنسو ہیں۔۔۔۔

کچھ دیر بعد علی،شاہانہ اور ملائکہ کو ہوسٹل چھوڑ آتا ہے۔۔

لیکن اسے بہت غصہ ہوتا ہے ہادی پہ۔

علی کا غصہ حد سے بڑھ چکا ہوتا ہے۔وہ ہادی کے کمرے میں داخل ہوتا ہے،دروازہ زور سے دھکیلتا ہے۔ہادی چونک کر اٹھتا ہے۔

علی اس کا گریبان پکڑتا ہے،دیوار سے لگا دیتا ہے۔

"یہ کیا تماشہ لگا رکھا ہے تُونے؟پاگل ہو گیا ہے کیا؟ایک معصوم لڑکی کو برباد کرنے پر تُلا ہوا ہے؟

ہادی کچھ بولنے کی کوشش کرتا ہے لیکن علی کا غصہ اُس کے لفظوں کو روند دیتا ہے۔

"جانتا ہے تُو،وہ لڑکی آج خود کو مارنے والی تھی خود کشی کر رہی تھی،،وہ مرنا چاہتی تھی۔ تجھ جیسے گھمنڈی،انا پرست،اور ظالم لڑکوں کی وجہ سے ہی لڑکیاں چُپ چاپ مر جاتی ہیں،اور کسی کو خبر بھی نہیں ہوتی۔۔

ہادی کا چہرہ لمحہ بھر کو زرد پڑ جاتا ہے۔دل ایک لمحے کو لرزتا ہے۔لیکن وہ پھر بھی اپنا لہجہ تلخ رکھتا ہے۔

"تو میں کیا کروں؟اس نے دھوکہ دیا،میرے جذبات سے کھیلا۔۔

علی اُسے جھنجھوڑ کر کہتا ہے،

"تُو نے ایک بار بھی اُس کی بات سننے کی کوشش کی؟ کیا یہ ہی انصاف ہے؟ وہ لڑکی جو تیرے لیے نقاب کرتی تھی، دُعائیں مانگتی تھی، گھنٹوں تیرا انتظار کرتی تھی۔ تجھے اُس کی آنکھوں کا یقین نہیں دکھا؟ صرف کسی کے کہنے پر اُس پر بد کرداری کا الزام لگا دیا؟ کبھی کبھی آنکھوں کا دیکھا بھی سچ نہیں ہوتا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہادی خاموش ہو جاتا ہے۔ اندر کوئی گہرا طوفان سا اُٹھتا ہے۔ ماضی کی وہ ساری خاموش قربانیاں یاد آنے لگتی ہیں۔ شاہانہ کا جھک کر سلام کرنا، اُس کی خاموشی میں چھپا ہوا پیار، اُس کی آنکھوں میں لرزتی وفا۔۔۔

علی کی آواز پھر گونجتی ہے،

"اگر تجھ میں مردانگی ہے، تو جا اُس سے معافی مانگ۔ ورنہ تُو اُس گناہگار کی فہرست میں ہو گا، جو کسی کے دل کو توڑ کر خود کو حق پر سمجھتا ہے۔۔

ہادی کا چہرہ سخت ہوتا ہے، مگر دل کا بند کمرہ آہستہ آہستہ کھلنے لگتا ہے۔ علی اُس کو دھکا دے کر پیچھے ہٹتا ہے، دروازہ کھول کر نکل جاتا ہے۔

کمرے میں خاموشی چھا جاتی ہے۔

ہادی ایک لمحے کو آئینے کے سامنے جا کر رُک جاتا ہے۔ اپنے چہرے کو دیکھتا ہے۔ وہ چہرہ جو ظاہری طور پر سخت لگتا ہے، مگر اندر ٹوٹ چکا ہے۔

اور دل کی خاموش آواز پہلی بار صاف سنائی دیتی ہے،

"تو نے اُسے کھو دیا، لیکن کیا واقعی وہ قابلِ الزام تھی؟ یا تیرا غرور حد سے بڑھ چکا تھا؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دل، انا سے لڑنے لگا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔

شاہانہ بستر پر چپ چاپ لیٹی ہوئی تھی۔ آنکھیں سوجی ہوئی تھیں، چہرہ زرد، مگر خاموشی اب اس کی چیخوں سے بھی زیادہ بول رہی تھی۔

ملائکہ، نرم قدموں سے چلتی ہوئی آئی۔ اس نے قریب آ کر شاہانہ کے سر پر ہاتھ رکھا، اور دھیرے سے کہا:

ناولز کلب
Tales of Quality Content

"شاہانہ، اُٹھو۔۔ آج میں آپ کو قرآن کی تفسیر کا پہلا سبق دوں گی۔۔"

شاہانہ نے دھند لائی ہوئی آنکھوں سے ملائکہ کو دیکھا۔ دل میں ایک انجانی سکون کی لہر دوڑی۔ اس نے آہستہ سے آنکھیں بند کیں، پھر خود کو بستر سے سنبھالا۔

وضو کے بعد جب وہ اس کے ساتھ بیٹھی، تو ملائکہ نے قرآن کھولا۔ آواز میں وہی نرمی، وہی یقین،

"آج کا پہلا سبق ہے۔ سورۃ الضحیٰ سے،،

"وَالضُّحَىٰ، وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَىٰ، مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ۔

("قسم ہے چمکتی ہوئی صبح کی، اور رات کی جب وہ سکون سے چھا جائے، تمہارے رب نے نہ تمہیں چھوڑا اور نہ ناراض ہوا۔")

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ملائکہ نے شاہانہ کی طرف دیکھا، جو آنکھیں بند کیے بس سن رہی تھی۔ دل جیسے ایک ایک آیت پر رو رہا ہو، زخموں پر مرہم رکھ رہا ہو۔

"شاہانہ," ملائکہ کی آواز میں روح کی گہرائی بولی، "اللہ نے آپ کو چھوڑا نہیں۔ وہ دیکھ رہا ہے آپ کا صبر، آنسو، سچائی۔ جو لوگ آپ کی پاکیزگی کو شک کی نظر سے دیکھتے ہیں، وہ صرف دنیا کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ لیکن رب تو دلوں کو جانتا ہے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ کی آنکھوں سے خاموش آنسو بہنے لگے۔۔۔

ابھی آپ آرام کریں شاہانہ، عشاء کی نماز کے بعد میں آپ کو سورۃ نور میں سے بتاؤں گی۔۔

شاہانہ آرام کرتی ہے، اس کے دل و دماغ میں سکون آنے لگتا ہے،،

۔۔۔۔۔

عشاء کی نماز مکمل ہونے کے بعد کمرے میں ایک پُر سکون خاموشی چھا گئی۔ شاہانہ جائے نماز پر بیٹھی تھی، سر جھکا ہوا، آنکھیں بھیگی ہوئی تھیں۔ ملائکہ نے قرآن کھولا، اس کے لبوں پر نور سا پھیل گیا۔

"شاہانہ،" اس نے نرم لہجے میں کہا، "آج میں آپ کو سورۃ النور کو بارے میں بتاؤں گی۔ ہر لڑکی کو سورۃ النور پڑھنی اور سمجھنی چاہیے۔ یہ وہ سورت ہے جو عورت کی عزت، شرم، پردے، اور روشنی کی تعلیم دیتی ہے۔ تاکہ وہ ہر چیز کو باریکی سے دیکھ سکے، اور اپنے نفس کی حفاظت کر سکے۔"

ملائکہ نے بتانا شروع کی،

"دیکھو شاہانہ، یہ سورت صرف سزا کا بیان نہیں کرتی، بلکہ عورت کو خبردار کرتی ہے کہ اپنی عزت کی روشنی کو محفوظ رکھو۔ یہ سورت ہمیں سکھاتی ہے کہ روشنی کے قریب جینا ہے، اندھیروں سے بچنا ہے۔ یہ سورت عورت کے لباس، نگاہ، کردار، اور ماحول سب پر روشنی ڈالتی ہے۔"

"عورت کو نور سے تشبیح دی جا سکتی ہے۔ اور نور صرف خود روشن نہیں ہوتا، بلکہ آس پاس کو بھی روشن کرتا ہے۔ تو جو لڑکیاں خود کو سُورت نور کے علم سے آراستہ کرتی ہیں، وہ پھر خود بھی نور بن جاتی ہیں۔"

عورت کو نور کہنا ایک علامتی (metaphoric) تشریح ہے، جو تدبر اور روحانیت سے بھری ہے۔ اگرچہ قرآن میں براہ راست عورت کو "نور" نہیں کہا گیا، لیکن یہ تشبیہ بلکل

درست اور مؤثر ہے۔ کیونکہ ایک باحیا، باکردار، اور علم والی عورت اپنے ماحول کو بھی روشن کرتی ہے۔۔۔

"شاہانہ، آپ نے غور کیا کہ اللہ نے اس سورت کا نام ہی 'النور' رکھا؟

یعنی 'روشنی'۔

لیکن یہ روشنی صرف آسمانوں اور زمین کی نہیں۔ یہ انسان کے دل کی بھی روشنی ہے۔

اور جب اللہ کسی دل میں ایمان رکھ دیتا ہے،

تو وہ دل خود چراغ بن جاتا ہے۔

جلتا ہے، روشن ہوتا ہے، اور روشنی بانٹتا ہے۔

جیسے چاند، خود روشنی نہیں دیتا،

لیکن سورج سے روشنی لے کر رات کو جگمگاتا ہے۔

ویسے ہی عورت، اگر اپنے رب کے نور سے جُڑ جائے،

تو وہ دنیا کی تاریکیوں میں ایک مکمل چاند بن جاتی ہے۔

خاموش، مگر روشن۔

نرم، مگر ہدایت دیتی ہوئی۔

ناولز کلب
Clubbing Quality Content

سورۃ النور، عورت سے پردے، حیا، اور نظریں نیچی رکھنے کا حکم صرف ظاہری اصول نہیں دیتی۔

بلکہ وہ عورت کی باطنی حفاظت کر رہی ہوتی ہے۔

کیونکہ جب عورت خود کو زینتِ بازار نہیں بناتی

بلکہ نورِ کردار بناتی ہے،

تو پھر وہ خود نور ہو جاتی ہے۔

یہ سورت ہمیں بتاتی ہے کہ عورت اپنی عزت کی روشنی کیسے بچائے،

کیسے نگاہوں کی دنیا میں خود کو اندھیروں سے محفوظ رکھے۔

یہ سورت عورت سے کہتی ہے:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تم فقط جسم نہیں ہو، تم نور ہو۔

اور نور کو ہر آنکھ کی بھوک سے بچانا پڑتا ہے۔

نور جب ضائع ہو جائے،

تو صرف روشنی نہیں جاتی،

بلکہ راستے بھی کھو جاتے ہیں۔

شاہانہ کی آنکھوں میں ایک نرم سا نور اُبھر آیا۔ وہ آنسو، جو ابھی کچھ دیر پہلے بے بسی کے تھے، اب ندامت اور توبہ کے تھے۔

"کاش.،، میں نے پہلے یہ سب سنا ہوتا،۔ اس کی آواز کانپ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ملائکہ نے محبت سے کہا:

"اب بھی وقت ہے، شاہانہ،، روشنی کی طرف پلٹ آنا کبھی دیر نہیں کرنا۔ اللہ کی طرف پلٹنے والے سب سے زیادہ محبوب ہوتے ہیں اس کے لیے۔۔۔۔

کمرے میں ہلکی روشنی تھی، باہر ہلکی بارش ہو رہی تھی۔

"شاہانہ،، آگے ہم سورت النور کی اُس آیت کو سمجھیں گے

جس میں عورتوں سے اللہ نے خود کلام کیا ہے،،، آیت 31۔۔۔

پھر اس نے آیت پڑھی:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ترجمہ:

"اور کہہ دو مومن عورتوں سے کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں،

اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں،

اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں۔

شاہانہ خاموشی سے سن رہی تھی۔

ملائکہ نے نرمی سے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا:

شاہانہ، یہ آیت عورت سے صرف پردہ کرنے کو نہیں کہتی،

یہ اس کے 'دل' کی تہذیب کرتی ہے۔

یہ آیت دل سے لے کر نگاہ، کردار سے لے کر زینت تک۔

ہر چیز کو مقدس بناتی ہے۔

یہ صرف سر پر دوپٹہ ڈالنے کی بات نہیں۔

یہ اندر کے احساس کو حیا سے بھرنے کی بات ہے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"دیکھو شاہانہ،

اللہ جانتا ہے کہ عورت دل سے محبت کرتی ہے،

اسی لیے وہ اسے سکھاتا ہے کہ پہلے اپنی نگاہ کو قابو میں رکھ۔

کیونکہ نگاہ دل کا دروازہ ہوتی ہے،

اور جو دروازہ کھلا چھوڑ دے،

وہ اندر کے نور کو لٹوا بیٹھتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ آیت عورت سے کہتی ہے:،

تم قیمتی ہو، تم زینت ہو،

تو خود کو عام مت بناو،

خود کو ہر نظر کے حوالے نہ کرو۔

جب عورت اپنی زینت چھپا لیتی ہے،

تو وہ دنیا کی نظر میں نہیں۔

اللہ کی نظر میں خاص ہو جاتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ آیت عورت سے صرف پردہ نہیں،

'خودداری' مانگتی ہے۔

وہ خود سے کہتی ہے:

میں اتنی سستی نہیں کہ ہر آنکھ مجھے دیکھے،

میں اتنی قیمتی ہوں کہ صرف میرا رب جانتا ہے میری اصل قدر و قیمت۔۔

"شاہانہ،،

اگر آپ نے اس آیت کو اپنا لیا،

تو آپ صرف اپنی عزت کی حفاظت نہیں کرو گی۔

آپ اپنی روح کو نور سے بھر دو گی۔

اور جب عورت کا کردار قرآنی ہو جائے،

تو پھر وہ زمانے کو بدل دیتی ہے۔

وہ خود ایک سورت بن جاتی ہے۔

سورتِ حیا، سورتِ نور۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اللہ نے فرمایا، کہ اپنے دوپٹے، یعنی خُمر (خمار) کو جُیُوب (سینہ / گلا) پر ڈالیں۔ یہ صرف دوپٹہ اوڑھنے کا حکم نہیں، یہ ہے کہ تمہاری حیاء تمہارے لباس سے جھلکے۔ تمہارا سینہ، تمہاری چال، تمہاری موجودگی، سب میں وقار ہو، پردہ ہو۔"

"یہ آیت صرف چادر نہیں دیتی شاہانہ،، یہ کردار کی چادر دیتی ہے۔ دنیا کے سامنے قیمتی بنانے کی ترکیب دیتی ہے، تاکہ آپ کو ہر آنکھ نہ دیکھے، ہر لب نہ چُھو سکے۔ آپ صرف اُس کے لیے محفوظ رہو جو آپ کا حلال رشتہ ہو۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ وہ تڑپ کر بولی:

"میں نے سب کھو دیا ملائکہ آپی،، میں نے اپنی زینت، اپنی نگاہ، اپنا وقار،، سب کچھ عام کر دیا۔

ملائکہ نے اسے سینے سے لگا کر کہا،

آپ کی توبہ آپ کی زینت بن سکتی ہے۔ اللہ وہ رب ہے جو پلٹنے پر خوش ہو جاتا ہے۔ سورۃ النور صرف پردہ نہیں سکھاتی، یہ دوبارہ نور بننے کا راستہ دکھاتی ہے۔۔۔۔

شاہانہ کے الفاظ لرزتے ہیں،،

اللہ کیسے اتنی محبت کرتا ہے؟

ہمیں بار بار سنبھالتا ہے،،

پھر بھی ہم خطا پر خطا کرتے ہیں۔

آخر وہ کیسا ہے؟

ملائکہ قرآن کا صفحہ کھولتی ہے۔

چمکتی ہوئی آنکھوں سے کہتی ہے:

شاہانہ...

اللہ نے اپنے آپ کو رب، رحیم، مالک، غفور تو کہا،،

مگر صرف ایک مقام پر اپنے لیے نور فرمایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور وہ ہے سورۃ النور، آیت 35۔

اور اس آیت میں اللہ کا تعارف ہے۔ اس کی محبت، اس کی مہربانی، اس کا قرب۔"

آیت 35۔ سورۃ النور (ترجمہ):

اللَّهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ

"اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔

یہ پہلی بات اللہ نے ہمیں بتائی۔

وہ ظاہر کی روشنی نہیں، باطن کا نور بھی ہے۔

تم اگر ٹوٹ جاؤ، تمہارا دل اندھیرا ہو جائے،

تو وہ تمہیں روشنی دے گا۔

تمہیں دوبارہ زندہ کر دے گا اندر سے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مَثَلُ نُورِهٖ كَمِشْكَاةٍ"

اس کے نور کی مثال ایک طاق(niche)کی سی ہے،

جس میں چراغ ہو۔۔

شاہانہ،،طاق،یعنی دیوار میں ایک خاص جگہ،،

جیسے دل میں اللہ کے نور کے لیے ایک جگہ ہے۔

جو دنیا کی گندگی سے محفوظ ہے۔

اس جگہ پر اگر چراغ جلتا ہے تو انسان مکمل بدل جاتا ہے۔۔۔

"فِي زُجَاجَةٍ"۔۔"وہ چراغ شیشے میں ہے"

یعنی وہ نور ایسا محفوظ ہے،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کہ دنیا کے گناہ اسے بجھا نہیں سکتے،

اگر تم اُسے دل میں جگہ دو۔

شیشہ۔۔ جیسے دل، شفاف اور نازک۔

اگر ٹوٹا، تو نور بھی چھن جائے گا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"الزُّجَاجَۃُ کَاَنَّھَا کَوکَبٌ دُرِّیٌّ"

وہ شیشہ ایسا چمکتا ہے جیسے ایک چمکتا ہوا ستارہ،،

شاہانہ،،اگر آپ کا دل اللہ کی محبت میں جلے،

تو آپ کا چہرہ، نظر، سوچ۔

سب ستارے کی طرح چمکنے لگیں گے۔۔

"یُوقَدُ مِن شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ"

وہ چراغ جلایا جاتا ہے ایک بابرکت زیتون کے درخت سے،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اللہ کا نور کسی خاص علاقے، نسل، رنگ، یا قوم تک محدود نہیں۔

یہ عام نہیں،،، یہ سب کے لیے ہے۔ جو خلوص رکھتے ہیں۔

"نُّورٌ عَلَىٰ نُورٍ"

نور پر نور۔۔۔روشنی پر روشنی"

ملائکہ خاموشی سے مسکرا کر کہتی ہے،،

جب تم اللہ کی طرف پلٹو،

وہ تمہارے دل میں ایمان کا نور ڈالتا ہے،،

پھر اس پر ہدایت کا نور،

پھر اس پر صبر کا نور،

پھر محبت،رحمت،امن،وقار۔

یہ سب نور پر نور ہوتے ہیں۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یَھْدِي اللّٰہُ لِنُورِہٖ مَن یَشَاءُ"

اللہ اپنے نور کی طرف جسے چاہے ہدایت دیتا ہے۔"

ملائکہ آہستگی سے کہتی ہے،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور شاید،،

آج اللہ نے آپ کو چُنا ہے،شاہانہ،،

کہ آپ اُس کی طرف پلٹو،

اور اس کے نور کو اپنے اندر محسوس کرو۔۔۔۔۔

وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

"اللہ لوگوں کے لیے مثالیں بیان فرماتا ہے،اور وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔"

ملائکہ نے شاہانہ کی آنکھوں میں دیکھا اور نرمی سے کہا،

"اللہ آپ کا نام جانتا ہے، آپ کا درد سمجھتا ہے، آپ کے آنسو گنتا ہے۔ وہ سزا نہیں، روشنی دیتا ہے۔ وہ آپ کو اندھیروں سے نکالنا چاہتا ہے، آپ کی روح کو جِلا دینا چاہتا ہے۔

"بس آپ خود کو پھر سے اُس روشنی کے حوالے کر دو۔ آپ گرا دی گئی ہو، لیکن ٹوٹی نہیں ہو۔ اور جسے اللہ سنبھالے، وہ پھر کبھی نہیں گرتا۔۔۔۔

ملائکہ کے الفاظ فضا میں خاموشی کی خوشبو کی طرح پھیل گئے۔

شاہانہ چند لمحے تک ساکت رہی۔

پھر آہستگی سے اُٹھی، جیسے دل میں کوئی پرانا بوجھ زمین پر رکھ دیا ہو۔

قالین کے کونے پر جا کر بیٹھی۔

دل سے نکلی سسکیاں، سینے میں ٹھہری اذیت اور ایک عجیب سی بے بسی،

اسے سجدے میں گرا گئی۔

کوئی آواز نہیں،

صرف آنسوؤں کی بوچھاڑ تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

یا اللہ،

میں تھک گئی ہوں۔

میری روح تھک گئی ہے،،

تجھ سے دور جا کر کچھ بھی حاصل نہ ہوا۔

میں نے تیری دی گئی عقل، عزت اور پاکیزگی کو خود اپنے ہاتھوں سے گنوایا۔۔

Clubb of Quality Content

پر تُو پھر بھی،، نور ہے،، ہدایت ہے،،

یارب، مجھے معاف کر دے۔

میں اب گناہ میں نہیں جانا چاہتی،،

میں تیری رحمت کی چھاؤں میں رہنا چاہتی ہوں۔

شاہانہ کے الفاظ دل کے اندر سے نکلے۔

کسی تصویری دعا کی طرح۔

خاموش، مگر چھلکتی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسی لمحے ملائکہ آہستہ سے اس کے قریب آئی۔

اس کے سر پہ ہاتھ پھیرا،

جیسے ماں سوتی بچی کو سہلاتی ہو۔

آپ لوٹ آئی ہو،،

یہی سب سے بڑا معجزہ ہے۔

شیطان آپ کو قید رکھنا چاہتا تھا،

پر آپ نے دل کی کنجی پھر سے نور کو دے دی ہے۔"

ملائکہ نے اپنے دوپٹے سے اس کی آنکھیں پونچھیں،

پھر اس کے چہرے پر ہاتھ رکھ کر آہستگی سے کہا،

اب چلو،،

ہم آپ کو سنوارتے ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Qualitative Content

اندر کا لباس آپ نے بدل لیا،

اب باہر کا نور بھی اُسی کے مطابق چمکے گا۔"

شاہانہ آہستہ سے سر ہلانے لگی۔

چہرہ دھندلا تھا، مگر دل صاف ہو چکا تھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کبھی کبھار ایک لمحہ، ایک آیت، ایک سجدہ،، پوری زندگی بدل دیتا ہے۔ آنکھوں سے بہتا ہوا ایک آنسو، دراصل رب کے قرب کی پہلی سیڑھی ہوتا ہے۔ جو دل واقعی ٹوٹتا ہے، وہ رب کی چوکھٹ پر بکھرتا نہیں۔ سنورجاتا ہے۔ روشنی جب دل کے اندر اُترتی ہے تو اندھیرے

خود ہی پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ اور وہ رب،، جو دلوں کے بھید جانتا ہے، وہ تمہیں وہیں سے تھام لیتا ہے جہاں سب چھوڑ جاتے ہیں۔ بس پلٹنا سیکھو، جھکنا سیکھو، اور خود کو اُس کے نور کے سپرد کر دو۔ یہی اصل زندگی ہے، یہی اصل سکون۔۔۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رات کا تیسرا پہر تھا۔ اندھیرے اور روشنی کے درمیان وہ لمحہ جب کائنات سجدے کی خوشبو سے مہکنے لگتی ہے۔ کمرے کی کھڑکی سے چمکتی روشنی کا ہلکا سا عکس اندر آ رہا تھا۔ شَاہانہ جاگ چکی تھی، وضو کر کے تہجد کی نیت باندھ چکی تھی۔ اس کے الفاظ میں التجا تھی، آنکھوں میں آنسو تھے، دل میں توبہ کی تھکن۔ وہ سجدے میں سر رکھ کر رب سے کہہ رہی تھی:

"اے میرے رب، میرے دل کو بھی نور دے، میرے فیصلوں کو بھی ہدایت دے، اور میرے خوابوں کو بھی اپنے ذکر سے روشن کر دے۔۔

تہجد کے بعد اُس نے قرآنِ پاک کھولا۔ اس کے ہونٹ ہل رہے تھے، اور دل میں ایک سکون اترتا جا رہا تھا۔ ہر آیت جیسے اس کے زخموں کو سہلا رہی تھی۔ سورۃ یوسف کی تلاوت کرتے ہوئے وہ مسکرا دی۔ وہی یوسفؑ جنہیں کنویں میں ڈالا گیا، مگر آخر کار عزت دی گئی۔ اُسے لگا یہ وعدہ اس سے بھی ہے۔

فجر کی نماز ادا کر کے وہ کچھ دیر سکون سے بیٹھ گئی۔ تبھی ملائکہ خاموشی سے کمرے میں داخل ہوئیں۔ ان کے ہاتھ میں ایک چائے کا کپ تھا اور چہرے پر وہی اطمینان، جو صرف اللہ کی بندیوں کے نصیب میں ہوتا ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ملائکہ نے نرمی سے کہا،

"یہی وقت ہے، یہی لمحے ہیں جو آپ کو وہ بنائیں گے جو آپ ہو۔ آل اپنے رب کی طرف پلٹ چکی ہو۔ اب ڈرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ علم حاصل کرو، اعتماد کے ساتھ یونیورسٹی جاؤ۔ جو لوگ آپ کو ماضی سے تولتے ہیں، وہ آپ کے رب کی نظر سے ناواقف ہیں۔"

"اپنے مقصد سے نظریں نہ ہٹانا، باقی سب فاصلوں کو، آوازوں کو، اور لوگوں کو نظر انداز کر دو۔ علم تمہاری روشنی ہے، اور یہ روشنی اب آپ سے کوئی نہیں چھین سکتا۔۔

شَاہانہ کی آنکھوں میں نمی تھی، لیکن وہ کمزوری کی نمی نہیں تھی۔ یہ وہ آنسو تھے جو عزم سے جُڑے ہوتے ہیں۔ اُس نے اثبات میں سر ہلایا، اور قرآن کو محبت سے بند کرتے ہوئے دل میں کہا،

یا اللہ رحم و کرم فرمانا۔۔۔

۔۔۔

موسم میں ہلکی سی خنکی تھی، آسمان پر بادلوں کی دھوپ چھاؤں کھیل رہی تھی، اور اس ماحول میں ایک نئی روشنی لیے شاہانہ یونیورسٹی میں داخل ہوئی۔ سیاہ عبایہ، مکمل نقاب، اور نیچی نظریں۔ جیسے کوئی خاموش انقلاب ہوا ہو۔ ہر قدم میں اعتماد، ہر سانس میں سکون۔

سامنے ہی دور، کینٹین کے پاس، ہادی کھڑا تھا۔

وہ جو کبھی غرور میں لپٹا رہتا تھا، آج خاموشی سے صرف اُسے دیکھ رہا تھا۔

شاہانہ نے اُسے نہیں دیکھا۔

شاید اُس نے دیکھا تھا۔ پر نظریں نیچی رہیں۔

وہ اُس کے قریب سے گزری، مگر دل میں لرزش نہیں آئی۔ وہی شاہانہ، جو کبھی اُس کے وجود کے گرد گھومتی تھی، آج ایک نئی دنیا کی طرف بڑھ چکی تھی۔

ہادی نے ہلکا سا قدم آگے بڑھایا، جیسے کچھ کہنا چاہتا ہو۔

لیکن شاہانہ نے راستہ بدل لیا۔

اس کی آنکھیں اُس کی طرف نہیں اٹھیں، دل کی طرف تو کیا ہی اُٹھتیں۔

کلاس ختم ہوئی۔ شاہانہ نے پر سکون انداز میں اپنا رجسٹر بند کیا، اور سیدھی لائبریری کی طرف بڑھ گئی۔

لائبریری سنّاٹے میں ڈوبی ہوئی تھی۔ چند ہی کتابیں ادھر اُدھر تھیں۔ وقت جیسے رک سا گیا تھا۔

وہ شیلف کے قریب کھڑی ہو کر "اسلام اور خواتین" پر لکھی ایک پرانی کتاب نکال کر دیکھنے لگی۔

تب ہی قدموں کی آہٹ سنائی دی۔

وہ آہٹ جسے اُس کا دل بھی پہچانتا تھا۔ مگر آج اُس کے دل نے بھی رو گردانی کی۔

ہادی لائبریری میں داخل ہوا، نظریں سیدھی شاہانہ پر تھیں۔

لیکن وہ بدستور کتاب کے اوراق پلٹ رہی تھی، جیسے اس کی موجودگی کا کوئی احساس ہی نہ ہو۔

وہ چند قدم کے فاصلے پر آ کھڑا ہوا۔

سانس تھمی ہوئی، وقت رکا ہوا۔ لیکن شاہانہ نے کوئی نگاہ نہیں اٹھائی۔۔۔

لائبریری کا سنّاٹا ابھی تک قائم تھا۔

در و دیوار خاموش تھے، مگر دلوں میں طوفان برپا تھا۔

Clubb of Quality Content

ہادی کی نظریں مسلسل اُس پر تھیں۔

وہ قدم قدم قریب آیا، اور ایک پل میں اُس کے سامنے کھڑا ہو کر بول پڑا،

"کیوں کر رہی ہو مجھے نظر انداز،؟ کیا مسئلہ ہے تمہیں مجھ سے؟

شاہانہ نے ایک لمحے کو بھی نظر اٹھا کر نہیں دیکھا۔ وہ خاموش رہی۔

یہ خاموشی ہادی کو اور بے تاب کر گئی۔

وہ مزید قریب آیا،

"کوئی جواب نہیں؟ ہے کیا تمہیں آخر؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ اب بھی خاموش۔

ہادی کا صبر ٹوٹا،

وہ آگے بڑھ کر اُس کا بازو پکڑتا ہے اور زور سے کھینچ کر اپنی طرف موڑتا ہے۔

شاہانہ اچانک پلٹتی ہے۔ اور اُس کے چہرے پر ایک زوردار تھپڑ رسید کرتی ہے۔

تھپڑ کی گونج لائبریری کے سنّاٹے میں بجلی بن کر گونجی۔

"مجھ سے دور رہیں۔۔

شاہانہ کی آواز کپکپاتی ہوئی، مگر مضبوط تھی۔

"جب میں ہوں ہی بے حیا، کردار سے گری ہوئی، تو کیوں آتے ہیں میرے قریب؟

اور مجھے چھونا مت آپ،، نہ آج، نہ کبھی۔۔

ہادی ایک لمحہ سن ہو گیا۔ پھر شدید غصے میں آ کر شاہانہ کو دیوار سے زور سے دھکیل دیتا ہے۔

اپنا بازو اُس کے سر کے پاس رکھ کر قریب آ کر غرّایا،

"کیا سمجھتی ہو خود کو؟ جانتی ہو نا کہ میں تمہیں خود سے دور جانے نہیں دوں گا۔ پاس رہے کر تمہاری بربادی دیکھنا چاہتا ہوں،،

"یہ سب نظر انداز کرنا کیوں؟ یہ دکھاوا کس لیے؟ تم خود کو کیا سمجھ بیٹھی ہو؟

شاہانہ نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں،

"میں آپ سے دور ہو چکی ہوں ہادی،،

میرے راستے سے ہٹ جائیں۔"

ہادی کے چہرے پر اب شیطانی ضد اترنے لگی۔

وہ سخت لہجے میں بولا:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اس دن بچ گئیں تھی،، مگر اب نہیں۔

اب میں تمہیں ہمیشہ کے لیے اپنے پاس رکھوں گا،،اپنی مرضی سے۔

شاہانہ نے زور سے اُسے دھکا دیا۔

مگر ہادی نے جیسے وہ دھکا محسوس ہی نہ کیا ہو۔

اس کی آنکھوں میں جنون تھا۔ ضد،انا،اور طاقت کا نشہ۔۔۔

اپنے نام کا ہی کچھ لحاظ کرلے آپ،،ہادی نام ہے آپ کا، جس کا مطلب ہدایت دینا ہوتا ہے اور آپ کیا کر رہے ہیں؟ آپ کیوں خود گمراہی کی علامت بن کر میرے سامنے آتے ہیں؟

ہادی لمحہ بھر کے لیے خاموش ہو گیا۔ وہ جیسے ایک لمحے کو جھنجھلا گیا ہو، مگر سنبھلا نہیں۔

تبھی اچانک ایک آواز گونجی۔

ہادی،،،،،

دروازے پر علی کھڑا تھا،سانس پھولے ہوئے،چہرے پر بے یقینی اور غصہ۔

وہ تیزی سے لپک کر آیا اور شاہانہ کو ہادی کے حصار سے الگ کیا۔

"ہاتھ بھی مت لگانا اسے،ہادی۔۔

علی نے سختی سے کہا۔

شاہانہ فوراً وہاں سے چلی گئی، نقاب میں چھپی اس کی آنکھوں میں آنسو تھے،، لیکن چال میں استقامت تھی۔۔۔۔

مگر ہادی کا چہرہ اب مکمل طور پر سرخ ہو چکا تھا۔ وہ غصے میں آگ بگولا ہو گیا۔

اچانک وہ علی کی طرف جھپٹا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میرے راستے میں آنے کی غلطی مت کرو، علی،،

اس کی آواز گونجی، جیسے دھماکہ ہوا ہو کمرے میں۔

علی نے خود کو سنبھالا، قدم جما لیے۔

"تمہارا راستہ؟"اس نے پر سکون مگر مضبوط لہجے میں کہا،

"کون سا راستہ؟ جس پر تم کسی کی عزت، کسی کے وجود کو روندتے ہو؟ یہ تمہارا راستہ نہیں، تمہاری گمراہی ہے،ہادی،،،

ہادی نے زور سے علی کا گریبان پکڑا۔

"بس!زیادہ مت بنو تم کوئی فرشتہ نہیں ہو!"وہ دھاڑا،

"اگر شاہانہ تمہارے سہارے جی رہی ہے، تو صرف اسی لیے کہ میں اسے چھوڑ رہا ہوں، ورنہ،،،

علی نے اس کی گرفت سے خود کو آزاد کیا،اور دھیرے سے کہا:

"اگر تم اسے چھوڑ دیتے، تو پھر آج اُسے ایسے چھونے کی کوشش نہ کرتے۔۔

ہادی جیسے لمحہ بھر کو رک گیا۔ علی کی بات نے نشتر کا کام کیا تھا۔

اس کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی۔ وہ ایک لمحے کے لیے خاموش ہو گیا، جیسے خود اپنے لفظوں سے گھبرا گیا ہو۔ لیکن پھر، ضد نے دل کو جکڑ لیا۔

"تمہیں آخری بار کہہ رہا ہوں، میرے اور شاہانہ کے بیچ مت آنا،، ورنہ انجام اچھا نہیں ہو گا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

علی کی آنکھوں میں اب بھی ٹھہراؤ تھا،

"اور میں تمہیں آخری بار کہہ رہا ہوں۔ تم اسے تکلیف دینا رو لانا بند کر دو ورنہ تمہیں تمہارا ہی عکس پہچاننے سے انکار کر دے گا۔۔۔

ہادی ایک لمحے کے لیے خالی خالی نظروں سے اسے دیکھتا رہا، پھر مٹھیاں بھینچ کر وہاں سے تیز قدموں سے نکل گیا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

شام ہو چکی تھی، اور شاہانہ کے قدم ڈگمگا رہے تھے۔ یونیورسٹی کے ہاسٹل کی راہداری جیسے کسی خالی قبرستان کی طرح سنّاٹے میں لپٹی ہوئی تھی، اور اُس کی سانسیں بے ترتیب، آنکھیں آنسوؤں سے بھری،، جیسے کوئی زخمی پرندہ اپنے گھونسلے کی تلاش میں ہو۔

دروازہ کھلا، اور وہ تیزی سے اندر آئی۔

کمرے کی روشنی ہلکی سی جگمگا رہی تھی، اور مَلائکہ تسبیح پڑھتے ہوئے اپنے بستر پر بیٹھی تھی۔

شاہانہ کی حالت دیکھ کر وہ گھبرا گئی،ابھی کچھ پوچھتی کہ شاہانہ بھاگ کر اُس سے لپٹ گئی۔

پوری شدت،پوری ٹوٹ پھوٹ کے ساتھ۔

آپی،،،اس کی آواز رندھی ہوئی،لرزتی ہوئی،

"مجھے یہاں نہیں رہنا،،،مجھے کہیں دور لے جائیں،،کہیں بہت دور جہاں وہ نہ ہو،،جہاں اُس کی آنکھیں نہ ہوں،اُس کا سایہ نہ ہو،،آپی مجھے بچالیں۔۔

وہ سسکیاں لے رہی تھی،اُس کی آواز میں خوف کی گہرائی تھی،اور بے یقینی کا طوفان۔

"مجھے اپنے گھر لے چلیں،، پلیز! مجھے یہاں مت چھوڑیں،، مجھے اُس کی آنکھوں سے ڈر لگتا ہے،، اُس کی خاموشی سے بھی،، اُس کے قریب ہونے کے احساس سے بھی۔۔"

ملائکہ نے اُسے بازوؤں میں بھر لیا، جیسے کسی ماں نے اپنے زخمی بچے کو سینے سے لگایا ہو۔ اُس کے ہاتھ پیار سے شاہانہ کے سر پر تھے، اور دل اندر ہی اندر ٹوٹتا جا رہا تھا۔

"بس،، بس میری جان،، آپ محفوظ ہو،، آپ اللہ کی پناہ میں ہو،، میں ہوں نا آپ کے ساتھ،، میں کبھی آپ کو تنہا نہیں چھوڑوں گی۔۔

شاہانہ کا آنسوؤں سے بھیگا چہرہ ملائکہ کے کندھے پر تھا۔

"مجھے بس کہیں لے جائیں،،خاموش جگہ،،جہاں صرف اللہ کا نام ہو،،اور کچھ نہیں،،بس سکون۔۔

کمرے کی فضاء میں آہستہ آہستہ تسبیح کی خوشبو گھلنے لگی۔ جیسے سکون،دعا اور محبت نے ہاتھ تھام لیے ہوں۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رات کا وقت تھا،،ہوسٹل کے باہر ہلکی سی بلبوں کی روشنی،کچھ لمحے خاموشی میں لپٹے ہوئے، جیسے دنیا تھک چکی ہو۔ ملائکہ فون پر آہستہ لہجے میں بات کر رہی تھی:

"علی بھائی،، پلیز، بس ہمیں لے جائیں،، ہم زیادہ دیر یہاں رکنا نہیں چاہتے۔"

علی انہیں لینے آچکا تھا،،

گاڑی کی ہیڈ لائٹس سڑک پر پڑتی جا رہی تھیں،،

رات کے پچھلے پہر کا وقت، ہر طرف خاموشی کا راج۔ علی گاڑی چلا رہا تھا۔ چہرہ سنجیدہ، نظریں سڑک پر، دل میں بے شمار سوال لیکن زبان پر ایک بھی نہیں۔

پچھلی سیٹ پر شاہانہ کھڑکی کے ساتھ لگی بیٹھی تھی، آنکھیں سرخ، ہونٹ کپکپاتے ہوئے، اور دل،، جیسے ابھی بھی دھڑکنے سے گھبرا رہا ہو۔ وہ بار بار اپنے بازو کو دباتی، جیسے خود کو یقین دلا رہی ہو کہ وہ محفوظ ہے۔

ملائکہ اس کے ساتھ بیٹھی، خاموشی سے اُس کے ہاتھ تھامے ہوئے، وقتاً فوقتاً اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی، جیسے ایک ماں سا لمس دیتی ہو۔

علی نے ایک بار بھی پیچھے نہیں دیکھا،،

لیکن گاڑی کے اندر کی خاموشی اُسے بہت کچھ بتا چکی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کچھ ہی دیر میں گاڑی ایک درمیانے سائز کے گھر کے باہر رُکی۔

دروازے پر ہلکی سی روشنی جل رہی تھی۔

"آ گئے،،،" علی نے آہستہ سے کہا۔

ملائکہ نے دروازہ کھولا،شاہانہ کو سہارا دے کر باہر نکالا۔وہ نقاہت میں تھی،جیسے جان ہو، لیکن احساس نہ ہو۔

شاہانہ نے ایک لمحے کے لیے آسمان کی طرف دیکھا،،

چاند آدھا تھا،لیکن چمک پوری،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

علی نے خاموشی سے دروازہ بند کیا،اور واپس گاڑی میں بیٹھ گیا۔

وہ کچھ کہنا چاہتا تھا،،پر کہا نہیں۔

اندر جاتے وقت شاہانہ نے پیچھے مڑ کر ایک نظر گاڑی پر ڈالی۔ جیسے اس رات کو ہمیشہ کے لیے الوداع کہہ رہی ہو۔

اور دروازہ بند ہو گیا،،

اب نئی صبح آنے والی تھی۔۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ پچھلے تین دن سے ملائکہ کے گھر تھی،،

ایک چھوٹا سا، پر سکون سا گھر،،

جس کی دیواروں پر نہ کوئی نفرت کی آواز تھی، نہ کوئی فضا بوجھل،،

بلکہ ہر طرف ایک رُوحانی سکوت، جیسے لفظ "محفوظ" خود آ کر اس گھر کے در و دیوار سے لپٹ گیا ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

صبح کے وقت جب دروازے کے پاس سے گزرتی، تو ملائکہ کے والد بچوں کو قرآنِ پاک پڑھا رہے ہوتے۔ ان کی آواز میں ایک خاص نرمی، ایک محبت بھرا وزن ہوتا تھا۔ جیسے ہر آیت، شفا ہو، دعا ہو۔

"اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا"

(بے شک تنگی کے ساتھ آسانی ہے)

یہ الفاظ شاہانہ کو اندر تک چھو جاتے،،

ایک نمی سی بن جاتی پلکوں پر،اور دل کہتا:"شاید واقعی،،اللہ مجھے یہاں کچھ سمجھانا چاہتا ہے۔"

وہ آج بھی اپنے کمرے میں تھی،، کمبل اوڑھے،خاموش، گہری سوچوں میں ڈوبی۔

تبھی موبائل پر کال آنے لگی،،

"Aman Bhai Calling"

اسکرین پر یہی چمک رہا تھا۔

Clubb of Quality Content

شاہانہ نے لرزتے ہاتھوں سے کال ریسیو کی۔

"ہیلو،،شاہی،، کیسی ہو؟

آواز میں ہمیشہ کی طرح ایک مضبوطی،اور فکر کی لپٹ۔

شاہانہ کی آنکھیں بھری ہوئی تھیں، جیسے لفظ روکے بیٹھے ہوں، لیکن بس اب بہنے والے ہوں۔

امن بھائی،،،

بس اتنا کہا،،اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

دوسری طرف خاموشی چھا گئی۔

پھر آہستہ سے سوال آیا:

Clubb of Quality Content

"کیا ہوا شاہی؟ ٹھیک ہو نا؟ کوئی بات ہوئی ہے؟

امن بھائی،، لاہور مجھے راس نہیں آیا۔۔

اُس کا گلا رُند گیا، آواز لرزنے لگی۔

"لاہور نے میرا دل توڑ دیا،،

اتنا کہہ کر وہ پھر سے خاموش ہو گئی۔

آنسو اُس کے ہاتھ کی پشت پر گرتے جا رہے تھے،،

اور دوسری طرف امن کی بے بسی۔

نہ وہ گلے لگا سکتا تھا، نہ آنکھیں صاف کر سکتا تھا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فون کے دوسرے کنارے پر امن کی آواز نرم ہوئی، جیسے دل چھلنی ہو گیا ہو:

"کہاں ہو تم ابھی؟

شاہانہ نے سانس بھرتے ہوئے کہا:

"مَلائکہ آپی کے ساتھ ہوں،، بھائی وہ فرشتہ صفت ہیں،، جیسے اللہ نے میرے ٹوٹے وجود کے لیے کسی کو بھیج دیا ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اور بھائی،،

وہ ایک لمحے کو رُکی، پھر آنسوؤں کو روکتے ہوئے بولی:

"میں نے لاہور چھوڑ دیا،، تعلیم بھی چھوڑ دی۔۔

"کیا،،؟شاہانہ،تم ہوش میں ہو؟

ابھی تو ہوش میں آئی ہوں بھائی،،

وہ آہستہ سے مسکرائی،جیسے درد سے تھکی ہوئی ہو،،

"پر اب مجھے ڈگری سے زیادہ دل کا سکون چاہیے،،اور وہ یہاں ہے،اس چھوٹے سے گھر میں جہاں بچوں کی قرآن پڑھنے کی آواز ہے،دیواروں پر خوف نہیں،سکون ہے،،اور ملائکہ آپی جیسا سہارا۔۔

Clubb of Quality Content

فون کے دوسری طرف خاموشی چھا گئی تھی۔

جیسے امن سمجھ تو گئے ہوں،لیکن دل قبول نہیں کر رہا تھا۔

"بھائی،، آپ بس گھر میں سب کو سنبھال لینا،، مجھے ابھی وقت دو،، میں خود آپ کو بلاؤں گی،، لیکن فی الحال،، مجھے روحانی سکون چاہیے،،،"

"اسی لیے میں یہاں ہوں،، اُس شور سے دور، جہاں آوازیں تو بہت تھیں، مگر کوئی سننے والا نہیں تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ایک اور آنسو، موبائل کی اسکرین پر آ گرا۔

اور ایک دُعا، خاموشی سے شاہانہ کے دل میں جاگی،

"اے رب، اگر یہ میری پناہ ہے،، تو اسے میرا نیا سفر بھی بنا دے،،،

چار دن گزر چکے تھے،،

یونیورسٹی کی راہداریاں خالی تھیں، لیکن ہادی کا دل اب بھی اُسی دروازے کو تکا کرتا جہاں سے کبھی شاہانہ چپ چاپ داخل ہوتی تھی، نظریں جھکائے،،اور اب چار دنوں سے اُس کی غیر موجودگی ایک خالی پن سا بن گئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آج نہیں تو کل آئے گی،،

اس نے خود سے کہا، مگر ہر دن، اُس امید کو تھوڑا سا اور توڑ دیتا۔

پھر پانچویں دن،،

وہ ضبط نہیں کر سکا۔

کیمپس میں ثانیہ اور عنایہ کو بیٹھے دیکھا۔ وہی دو چہرے جو ہمیشہ شاہانہ کی آڑ میں دوسروں پر وار کیا کرتے تھے۔

ہادی ان کے پاس گیا، آنکھوں میں وہی ٹھنڈی آگ،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"شاہانہ کہاں ہے؟

ثانیہ نے چونک کر ایک نظر عنایہ کو دیکھا، پھر کندھے اُچکاتے ہوئے بولی:

"ہمیں کیا پتا،، شاید بیمار ہو؟

عنایہ کی آواز زہر میں ڈوبی تھی:

"کسی کو کچھ بتائے بغیر غائب ہو گئی،، عجیب لڑکی تھی ویسے بھی۔۔

ہادی کا دل ایک لمحے کو چٹخا،،

پھر اُس نے دونوں کی آنکھوں میں جھانکا،اور آہستہ سے کہا:

"تم دونوں کی وجہ سے اگر اُس نے اپنا راستہ بدلا ہے،، تو جان لو،اُس کے ہر آنسو کا حساب ہو گا،،"

دونوں نے چونک کر نظریں چرائیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

انہیں یاد آیا کہ علی نے پہلے ہی انہیں سختی سے تنبیہ کی تھی کہ اگر شاہانہ کا پتہ کسی کو دیا، خاص طور پر ہادی کو، تو وہ خاموش نہیں بیٹھے گا۔۔

یہی وجہ تھی کہ وہ ہادی کے سامنے بھی لاعلم بنے بیٹھے تھے۔

ہادی کو کچھ تو شک ہوا،

دل نے کہا:

"یہ دونوں کچھ چھپا رہے ہیں۔

پھر اُس کے قدم خود بخود مڑ گئے۔

ایک ہی نام تھا جو اب ذہن میں گونج رہا تھا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"علی،،

اُس کی کار تیزی سے شہر کے شور سے گزرتی، علی کے گھر جا پہنچی۔

گیٹ پر رک کر اُس نے گہری سانس لی،،

دروازے پر ہاتھ رکھا۔

اب بس سچ سننا باقی تھا۔۔۔

علی کے گھر کے دروازے پر دستک ہوئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

علی نے دروازہ کھولا تو سامنے ہادی کو دیکھ کر اُس کے چہرے کی رنگت ایک لمحے کو بدلی، مگر پھر وہ نارمل ہو گیا۔

"آؤ ہادی، کچھ خاص بات؟

علی نے رسمی انداز اپنایا، جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مگر ہادی کے چہرے پر سنجیدگی گہری تھی، لہجہ دھیما مگر لرزتا ہوا۔ جیسے کوئی آتش فشاں پھٹنے کو ہو۔

"شاہانہ کہاں ہے؟

علی کے قدم وہیں رُک گئے۔

کچھ پل خاموشی چھائی رہی۔

"مجھے نہیں پتا،

علی نے نظریں چرائیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہادی ایک قدم قریب ہوا۔

"میرے راستے میں آنا چھوڑ دو علی،،،

علی چونکا۔

"کیا مطلب؟

ہادی کی آنکھوں میں ایک عجیب وحشت تھی:

"میں جانتا ہوں تم کچھ چھپا رہے ہو،، تم نے عنایا اور ثانیہ کو بھی خاموش رہنے کو کہا ہے، کیوں؟

علی کا لہجہ بھی بدل گیا، جیسے وہ دفاع پر آ گیا ہو:

"میں نے جو کیا، اُس کی حفاظت کے لیے کیا،، تم نہیں جانتے ہادی، تم اس کے لیے صحیح نہیں ہو۔۔

"چُپ رہو،،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ہادی کی آواز گرجی۔

"تم کون ہوتے ہو یہ فیصلہ کرنے والے؟ تمہیں حق نہیں کہ تم میری محبت پر فتویٰ لگاؤ۔۔

علی نے لب کھولنے کی کوشش کی، لیکن ہادی کی دھڑکتی آواز نے اُسے روک دیا:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بس ایک بار بتا دو علی، کہاں ہے وہ؟

علی خاموش ہو گیا۔

ایک طویل خاموشی کے بعد اُس نے آہستہ سے کہا:

"وہ ٹھیک ہے،،بس تم سے دور ہے،، کیونکہ شاید یہی بہتر ہے۔۔۔

"تم نہیں جانتے،۔۔

ہادی کی آواز لرز گئی،

"وہی تو میری بربادی ہے،اور وہی میری بقا،،،

علی نے ہادی کو ایک کمرے میں بٹھایا۔

ہادی کی آنکھوں میں بے چینی تھی،سوال تھے،تڑپ تھی۔

"علی،،سچ بتاؤ،،،شاہانہ کہاں ہے؟

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

علی نے آہستگی سے دروازہ بند کیا، کرسی گھسیٹی اور ہادی کے سامنے آ بیٹھا۔

"بیٹھو، آج ساری سچائی بتاتا ہوں۔۔

ہادی کا دل دھڑکنے لگا، جیسے کوئی خوفناک انکشاف ہونے والا ہو۔

Clubb of Quality Content

علی نے نظریں جھکاتے ہوئے کہا:

"وہاج کو شاہانہ نے کبھی کوئی رسپانس نہیں دیا،، وہ خود ہی اُس کے پیچھے پڑا رہتا تھا،، اور جس لڑکے کو تم نے گلی میں اُس کے ساتھ دیکھا،، وہ اُس کا بھائی تھا، ہادی۔۔

ہادی کا جسم جھٹکے سے پیچھے کو ہوا۔

"کیا،،،؟

"ہاں،اُس کا سگا بھائی،،

علی کی آواز میں غصہ بھی تھا اور دکھ بھی۔

"تم نے دیکھے بغیر، سمجھے بغیر اُس پر الزام لگا دیا،اُس کی سچائی کو روند ڈالا،، تمہاری محبت اُس کے لیے زہر بن گئی،ہادی۔

ہادی کی سانسیں رک گئیں،دل جیسے منجمد ہو گیا ہو۔

اُس نے اپنے سر کو دونوں ہاتھوں میں پکڑ لیا،زمین پر بیٹھ گیا۔

"یا اللہ،،یہ میں نے کیا کر دیا؟یہ کیا ہو گیا مجھ سے،،،

اُس کی آواز میں ایسا کرب تھا جو روح کو چیر دے۔

"میں نے اُس کے کردار کو،،اُس کی محبت کو،،میں نے اُسے بدنام کر دیا۔۔

Clubb of Quality Content

ہادی پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا۔

علی اُس کے پاس آیا،اُس کا کندھا تھاما:

"سنبھالو خود کو ہادی،، تمہاری انا، تمہاری ضد، تمہاری بے یقینی،، سب کچھ برباد کر گئی۔

ہادی نے کانپتے لہجے میں التجا کی:

"مجھے ایک بار اُس سے ملوا دو علی،، پلیز،، میں اُس کے بغیر مر جاؤں گا، بس ایک بار،،،

علی کی آنکھوں میں بھی نمی تھی:

"وہ بہت ٹوٹ چکی ہے ہادی،، اُسے وقت دو،، اُس کے سکون کو واپس آنے دو،،، ورنہ تمہاری بے قراری اُس کی باقی سانسیں بھی چھین لے گی۔۔

"مگر مجھے اُس سے بات کرنی ہے،،، علی خدا کے لیے، میری بات کروا دو،،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

علی خاموش رہا۔

اس کمرے میں صرف دو آوازیں تھیں:

ایک ٹوٹے ہوئے عاشق کی سسکیاں۔

اور ایک دوست کی بے بس خاموشی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کچھ دیر بعد،،

علی نے جیب سے موبائل نکالا وہ نیا نمبر نکالا جو شاہانہ کو اُس نے واپسی کے وقت دیا تھا۔۔۔

تھوڑی ہچکچاہٹ کے بعد اُس نے نمبر ڈائل کیا۔

ہادی نے فوراً فون چھین لیا۔

بے قراری اُس کے ہاتھوں سے صاف جھلک رہی تھی۔

"مجھے بات کرنی ہے،، بس ایک بار،،

آواز میں سسکی سی چھپی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فون کی گھنٹی بجی،،

دوسری طرف شاہانہ اپنے بستر پر لیٹی تھی، ماتھے پر پسینہ، سانسیں بھاری، بخار کی شدت سے آنکھیں بند،،

فون بجا تو اُس نے کانپتے ہاتھ سے اٹھایا:

"ہیلو،،،؟

بس اُس کی آواز سنتے ہی ہادی کی روح کو جیسے قرار آ گیا۔

آنسو پلکوں سے نیچے بہہ گئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"عینک،،، میری بات سنو،،،

ہادی کی آواز بھرا گئی۔

شاہانہ کی سانسیں رک گئیں۔

وہ چونک گئی، گھبرا گئی۔ دل میں خوف کی لہر دوڑ گئی۔

"آپ،،؟ آپ پھر،،؟ آپ کیوں نہیں چھوڑتے میرا پیچھا؟ کیوں نہیں جینے دیتے مجھے،،؟

وہ روتی چلی گئی۔

اور میرا کیا،،؟ میں کیسے جیوں گا تمہارے بغیر؟ بولو شاہانہ، کیسے؟

ہادی کی آواز میں صرف ایک شکستہ شخص کی فریاد تھی، ایک ٹوٹا ہوا دل۔

شاہانہ کا ضبط ٹوٹ گیا۔۔

چیخ کر، روتے ہوئے، کانپتی آواز میں بولی:

"اللہ کرے آپ مر جائیں،،اللہ کرے ایسی بیماری لگے کہ کبھی ٹھیک نہ ہو سکیں،، سن رہے ہیں آپ؟! آپ نے مجھے برباد کر دیا،،اب خود بھی برباد ہوں گے۔۔

اور اگلے لمحے۔

کال کٹ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہادی کے ہاتھ سے فون گر گیا۔

وہ آہستہ سے زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔

دل کا بوجھ آنکھوں کے راستے بہہ رہا تھا۔

"یا اللہ"

اُس کی زبان پر بس یہی ایک لفظ تھا،

جیسے وہ اُس لمحے خود کو کھو چکا ہو،

جیسے اُس کی سانسیں اُس کے خلاف ہو چکی ہوں۔

"میں نے کیا کر دیا"؟ میں نے کیا کر دیا!!!!"؟ میں اپنی محبت کا خود ہی قاتل بن گیا۔

Clubb of Quality Content

وہ سسک رہا تھا، کانپ رہا تھا،

دل تھام کر، ٹوٹے خوابوں کی راکھ میں گم ہو چکا تھا۔۔۔

کمرہ نیم تاریک تھا، کھڑکی سے چھن چھن کر سورج کی روشنی آ رہی تھی۔ شیشے کے گلاس میں پڑی دوا کی خوشبو، سلو موشن میں چلتے پنکھے کی آواز،، اور اس سب کے درمیان ہادی نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں۔

پہلا لفظ جو اس کے لبوں سے نکلا: "شاہانہ،،،"

آواز جیسے ریت پر لکھی گئی ہو، ہلکی، لرزتی ہوئی۔

علی پاس بیٹھا تھا، فکر مند آنکھیں لیے، لیکن جیسے ہی ہادی نے اسے دیکھا،،

ہادی کی سانس تیز ہونے لگی، دل جیسے سینے سے باہر آنے لگا۔

"مجھے کیوں زندہ رکھا؟ مجھے کیوں ہوش آیا؟

اس کی آواز میں بے بسی تھی، نفرت تھی، خود سے،، اور دنیا سے۔

علی نے پانی کا گلاس بڑھایا، لیکن ہادی نے ہاتھ جھٹک دیا۔

"وہ مرادیں مانگ رہی تھی میری موت کی علی،، اور میں،، میں اب بھی جی رہا ہوں؟ یہ سزا ہے یا کچھ اور؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھپاتا ہے، اور زور زور سے رونے لگتا ہے۔

"مجھے کچھ نہیں چاہیے،، نہ معافی، نہ محبت، نہ زندگی۔۔

پھر آہستہ آہستہ وہ گم سم ہونے لگا،، آنکھیں کہیں دور دیکھنے لگیں،،

"وہ جگہ،،جہاں آخری بار اُس کی آواز سنی تھی،،وہ آج بھی میرے کانوں میں گونجتی ہے،،تم سمجھ سکتے ہو؟"

پھر ایک لمحے کو ہنستا ہے،خالی ہنسی،،

"اس نے کہا تھا،اللہ کرے تم کبھی نہ ٹھیک ہو سکو مر جاؤ،،اور عجیب بات یہ ہے،میں چاہتا ہوں کہ وہ دعا قبول ہو جائے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہسپتال کا کمرہ پر سکون تھا،مگر اس خاموشی میں ایک تھکن،ایک بوجھ چھپا ہوا تھا۔

علی خاموش بیٹھا تھا، آنکھوں میں جاگے ہوئے تین دنوں کی سرخی۔ہادی ابھی ابھی سویا تھا ۔بے ہوشی کے بعد پہلی بار سکون کی نیند میں۔

کمرے کے دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔

"السلام علیکم، میں ڈاکٹر ہوں۔ہادی کا کیس میں دیکھ رہا ہوں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

علی فوراً اٹھا، پریشان نظروں سے ڈاکٹر کی طرف دیکھا:"جی ڈاکٹر صاحب،،وہ ٹھیک ہو جائے گا نا؟

ڈاکٹر نے ہلکی سی سانس لی، پھر سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"علی صاحب،،ہادی کو صرف جسمانی نہیں،ذہنی و روحانی تھکن نے بھی توڑا ہے۔وہ جس صدمے سے گزر رہا ہے،اسے ہم

Post-Traumatic Stress Disorder کہتے ہیں۔۔۔۔۔PTSD۔"

علی کا دل جیسے ڈوبنے لگا:"لیکن وہ تو باہر سے ٹھیک لگتا ہے،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ڈاکٹر کی آواز میں گہری سنجیدگی تھی:"ہاں،اور یہی اس بیماری کی خاصیت ہے۔باہر سے سب کچھ نارمل لگتا ہے،لیکن اندر ایک جنگ چل رہی ہوتی ہے۔بے آواز،بے رحم،اور کبھی کبھی خود انسان کے خلاف۔"

علی نے آہستہ سے پوچھا:"کیا یہ دائمی ہے؟ ٹھیک ہو سکتا ہے؟

ڈاکٹر نے غور سے علی کی طرف دیکھا:"ہادی کو وقت کی ضرورت ہے،،اور آپ جیسے کسی اپنے کی۔ جو اس کی چیخوں کو اس کی خاموشی میں سن سکے۔ ہم اسے تھیراپی پر لے جا رہے ہیں، لیکن اگر اس کے ارد گرد کے لوگ بے صبری یا بے خبری دکھائیں،، تو وہ دوبارہ ٹوٹ سکتا ہے،اور شاید اس بار مکمل طور پر۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

علی کی آنکھوں میں نمی آ گئی۔

"وہ خود کو مجرم سمجھتا ہے،،شاہانہ کے لیے،اپنی زندگی کے لیے۔۔

ڈاکٹر نے سر جھکا کر آہستہ سے کہا:"PTSD میں سب سے زیادہ خطرناک چیز یہی 'خود سے نفرت' ہوتی ہے،،وہ خود کو ملامت کر رہا ہے،بار بار۔اور علی صاحب،اس لمحے اسے سب سے زیادہ جس چیز کی ضرورت ہے،،وہ ہے 'غلطی کے باوجود محبت'،اور 'نرمی کے ساتھ سچ'۔"

کمرے میں خاموشی چھا گئی۔

علی نے ایک آخری سوال کیا:"کیا میں کچھ کر سکتا ہوں؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ڈاکٹر مسکرا دیا،ایک تھکا تھکا سا تبسم:"بس اُسے یہ احساس دلاتے رہیے کہ وہ ٹوٹا ضرور ہے، مگر بیکار نہیں،،وہ آج بھی کسی کے لیے قیمتی ہے۔۔۔

ایک مہینے بعد،،وہی دروازہ،،وہی دہلیز،،،

مگر اس بار،اندر آنے والی شاہانہ،وہ نہ تھی جو کبھی ہنستی تھی۔وہ ٹوٹ چکی تھی،،اور اب ہر قدم پر اس کی روح چیخ رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ملائکہ اور ان کے والد اس کے ساتھ تھے۔دروازہ کھلا تو،،سامنے امی،ابو،زاویار بھائی،امن بھائی،،

سب کی آنکھیں جیسے برسنے کو تیار تھیں۔

شاہانہ آگے بڑھی۔ قدم لڑکھڑائے۔ اور ایک دم ابو کے سینے سے لگ گئی۔

"ابو،،،

یہ صرف ایک لفظ نہیں تھا، یہ چیخ تھی، ایک صدی کی تھکن، ایک مکمل شکست۔

امی اس کی پیٹھ سہلا رہی تھیں، زاویار اور امن کی آنکھیں بھیگ چکی تھیں، ملائکہ خاموش کھڑی، دعا کرتی نگاہوں سے سب دیکھ رہی تھیں۔

کچھ لمحے بعد ملائکہ اور ان کے والد رخصت ہو گئے، اور سب شاہانہ کے ساتھ کمرے میں آ گئے۔

رات کا وقت تھا،،

بارش کی بوندیں کھڑکی کے شیشے سے ٹکرا رہی تھیں،اور اندر کمرہ شاہانہ کی سسکیوں سے بھیگ رہا تھا۔

"میں نے خود کو خود کھائی میں دھکیل دیا،ابو،،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ابو نے آہستہ سے اس کا سر اپنے ہاتھوں میں لیا،ماتھے پر لب رکھے۔۔

نرمی ایسی جیسے رب کا کرم۔

شاہانہ ان کی گود میں لپٹ گئی،جیسے کوئی بچی برسوں بعد چھاؤں میں آئی ہو۔

"ابو،، کاش آپ پہلے ہی یہ ہمیں بتاتے کہ محرم اور نامحرم کیا ہوتا ہے،، کاش آپ کہتے کہ قرآن صرف پڑھنے کا نہیں،، سمجھنے کا ہوتا ہے،، تو میں اللہ کی حدود کبھی نہ توڑتی،ابو،، کبھی نہیں،،

ابو کا ہاتھ اس کے سر پر کانپنے لگا،،

آواز بھرا گئی:

"بیٹا،ہم سب نے کچھ نہ کچھ کہیں نہ کہیں چھوڑ دیا تھا،،پر اب ہم تمہارے ساتھ ہیں،،رب کی طرف واپسی کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

امی قریب آ گئیں،شاہانہ کا سر چادر میں لپیٹ کر گلے لگا لیا۔

"تو ہماری بیٹی ہے،،اور بیٹیاں اگر بھٹک بھی جائیں، تو ماں باپ ان کا راستہ بنتے ہیں، ٹھوکر نہیں۔۔

زاویار نے آہستہ سے کمبل کھینچا اور شاہانہ کے پیروں پر ڈال دیا۔

"ہم تمہیں جج نہیں کر رہے،شاہی،،ہم تمہیں تھام رہے ہیں۔۔۔

امن نے ہاتھ تھاما، آنکھوں میں ایک پختہ خاموشی تھی:

"گناہ وہی بڑا ہوتا ہے جسے مانا نہ جائے۔ اور تُو تو رو رو کر قبول کر رہی ہے،،اب توبہ قبول کرنا رب کی طرف سے ہے۔۔۔

کمرہ آہستہ آہستہ سکون میں ڈھلنے لگا۔۔۔۔

شاہانہ کو گھر آئے ایک مہینہ بیت چکا تھا۔ وہ اب روزانہ قرآن کی تفسیر اور ترجمے کے ساتھ ملائکہ آپی سے فون پر سیکھتی، کبھی کبھار ان کے گھر بھی چلی جاتی۔ وقت کیسے گزر گیا، کسی کو اندازہ بھی نہ ہوا۔ گھر والوں نے محسوس کیا کہ وہ اب پہلے سے خاموش، مگر اندر سے پختہ ہو چکی ہے۔ زخموں کو اب وہ روحانی مرہم سے سہلا رہی تھی۔

پھر ایک رات,

زاویار کے موبائل پر بے وقت کال آئی۔

آواز کانپ رہی تھی،"بھائی،،شوروم،،شوروم میں آگ لگ گئی ہے،،کچھ نہیں بچا۔۔

زاویار ایک پل کے لیے سکتے میں آیا، پھر فوراًامن کو آواز دی،اور دونوں دوڑتے ہوئے وہاں پہنچے۔ ہر طرف راکھ،دھواں اور جلی ہوئی امیدیں تھیں۔ نئی بائیکس،پیپر ورک،ہر چیز خاکستر ہو چکی تھی۔ کچھ نہ بچا تھا،سوائے آنکھوں کے جواب پانی بننے کو تیار تھیں۔

گھر لوٹے تو ہر طرف خاموشی چھا گئی۔

شاہانہ، جو اب صبر سیکھ چکی تھی، ان کی حالت دیکھ کر رونے لگی۔ اماں نے اسے سینے سے لگایا، لیکن باپ نے لب کھولے:

"بیٹا، یہ اللہ کی طرف سے آزمائش ہے۔ ہر چیز واپس مل سکتی ہے، اگر ہم سجدے میں گر جائیں۔ حوصلہ رکھو، صبر کرو، رب سب لوٹا دیتا ہے، بلکہ پہلے سے بہتر دیتا ہے۔۔

زاویار نے سر جھکا لیا۔ امن نے پہلی بار باپ کی بات پر خاموشی سے "آمین" کہا۔ شاہانہ کی آنکھوں میں آنسو تو تھے، مگر اس بار وہ خوف یا ٹوٹ پھوٹ کے نہیں تھے۔ وہ آنسو یقین کے تھے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ سب خاموش تھے، لیکن ان کے اندر اب ایک عہد تھا: "ہم گرے ہیں، لیکن اب اللہ کے سہارے دوبارہ کھڑے ہوں گے۔۔۔۔

کمرے میں اندھیرا تھا، بس اک چھوٹی سی میز لیمپ جل رہا تھا، جس کی ہلکی پیلی روشنی ہادی کے چہرے پر پڑ رہی تھی۔ وہ خاموش بیٹھا تھا۔ ہاتھوں میں موبائل، آنکھوں میں وہی درد جو کبھی لفظوں سے بیان نہ ہو سکا۔

علی نے اُسے سنبھالا تھا، جیسے کوئی بھائی دل کے ملبے سے اپنے دوست کی روح چن رہا ہو۔ وہ جانتا تھا کہ ہادی صرف دوا سے نہیں، اُس سے ٹھیک ہو گا جسے وہ ہر رات خوابوں میں آواز دیتا تھا۔

علی نے خفیہ طریقے سے ایک آئیڈیا نکالا۔ شاہانہ کی چند پرانی وائس نوٹس اور یونیورسٹی کے ریکارڈڈ لیکچرز کو جمع کر کے اس کی آواز کو استعمال کیا،، خود سے کہی گئی باتیں وائس چینجر پر سنانے لگا۔ ان میں ایک خاص وائس بنائی گئی تھی، جو ہادی بار بار سنتا تھا:

"ہادی،، وعدہ ہے، آپ اپنی ڈگری مکمل کرو، خود کو کچھ بناؤ، اور جب وقت آئے گا،، ہم ضرور ملیں گے۔ اُس دن ہم اپنے ماضی کو نہیں، صرف مستقبل کو دیکھیں گے۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

یہ آواز اب دوا بن چکی تھی۔ آواز، جس میں محبت تھی، دعا تھی، امید تھی۔

ہادی کچھ ٹھیک ہونے لگا تھا،،، خاموش، دھندلی آنکھوں کے ساتھ وہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔

علی کا سہارا، ڈاکٹروں کی پرچھائیاں، اور دل کی دھڑکن میں گونجتی وہی آواز۔

وقت گزرا، ہادی اب چلنے لگا تھا، تھوڑا ہنسنے بھی لگا، لیکن اُس کے اندر ابھی بھی کچھ ٹوٹا ہوا تھا۔

وہ اب بھی کبھی کبھار علی کے فون سے کسی انجان نمبر پر کال کرتا، اور جونہی دوسری طرف

"ہیلو؟" کی آواز آتی،،، وہ فوراً کال کاٹ دیتا۔

کیوں؟

کیونکہ اُسے صرف آواز کی تسلی چاہیے تھی۔ مکالمہ نہیں، صرف موجودگی کا سراب۔

Clubb of Quality Content

آج کی رات،ہادی علی کے گھر کے اسٹڈی روم میں تنہا بیٹھا تھا۔سامنے موبائل رکھا تھا،

ہیڈ فون کانوں میں،اور پیچھے پس منظر میں ایک نرم،اداس سا گانا چل رہا تھا:

""اس طرح پہروں تجھے سوچتا رہتا ہوں میں،

میری ہر سانس تیرے نام لکھی ہوئی جیسے،

کوئی فریاد تیرے دل میں دبی ہو جیسے،،

تو نے آنکھوں سے کوئی بات کہی ہو جیسے،

جاگتے جاگتے ایک عمر کٹی ہو جیسے،

جان باقی ہے مگر سانس رکی ہو جیسے،،،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ آنکھیں بند کیے،شاہانہ کی ریکارڈ شدہ آواز سنتا جا رہا تھا:

"بس آپ کچھ بنو،ورنہ یہ دنیا آپ کو ایسے ہی توڑ دے گی ہادی۔۔

آنسو،لبوں تک آئے بغیر،دل کو نم کرتے جا رہے تھے۔۔۔

اور ہادی نے آہستہ کہا،

"میں کچھ بنوں گا۔،،شاہانہ،،میری عینک،،بس تم جیسی کوئی امید باقی رہے۔۔۔تم بس میرے لئے رہنا۔۔۔ہمیشہ۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

رات کا ایک بجا تھا۔ کمرے میں ہلکی سی روشنی جل رہی تھی۔

ہادی آہستہ سے اپنے موبائل کی اسکرین کو دیکھتا ہے،، وہی پرانا نمبر،، وہی چیٹ،، جس پر برسوں سے کوئی نیا پیغام نہیں آیا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مگر،،

اس چیٹ میں ایک دل موجود تھا۔ وہ دل جو کبھی شاہانہ نے سینڈ کیا تھا۔ دھڑک رہا تھا،،

ہادی گہری سانس لیتا ہے،،

موبائل پر وائس ریکارڈنگ کھولتا ہے،،اور اپنی دل کی ہر دھڑکن کو الفاظ میں بند کر کے اُس خالی چیٹ پر بھیج دیتا ہے،،،

جانتے ہوئے کہ جواب نہیں آئے گا،، پھر بھی روز بھیجتا ہے،،،

من ھمیشہ برای تو ھستم، حتی در سکوت.

(میں ہمیشہ تمہارے لئے ہوں،خاموشی میں بھی،،)

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تو سرمایہ ی قلب منی، حتی وقتی دوری.

(تم میرے دل کا سرمایہ ہو،چاہے دور ہو،،)

منتظرِ لبخندت ھستم، ھر صبح بادلی خستہ.

(میں تمہاری مسکراہٹ کا منتظر ہوں، ہر صبح ایک تھکے ہوئے دل کے ساتھ،،)

درلحظہ ای کہ نیستی، فقط نفس می کشم، نہ زندگی.

(جب تم نہیں ہوتی، صرف سانس لیتا ہوں، زندگی نہیں جیتا،،)

من منتظرِ آن روزی ھستم کہ ما ھمدیگر را ببینیم،

و تمامِ عشقَم را نثارِ تو خواھم کرد.

(میں اُس دن کا منتظر ہوں جب ہم ملیں گے، اور اپنی ساری محبت تم پر نچھاور کر دوں گا،،)

ہادی اپنا موبائل ہاتھ میں لیے بیٹھا ہوتا ہے۔

کمرے میں ہلکی ہلکی روشنی ہے، جیسے دل کا سکوت باہر بھی چھا گیا ہو۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

فون کی سکرین بند،

مگر وہ ہر چند لمحے بعد اسے جگاتا ہے،،

نہ کوئی نوٹیفکیشن،،

نہ کوئی نام،

بس ایک خاموشی جو چیختی ہے کہ شاید "وہ" آئے،، کبھی۔

شاہانہ کا پرانا نمبر اب ایک ادھورے رابطے کی پہچان بن چکا ہے،،

مگر ہادی اُسے ڈیلیٹ نہیں کر سکا۔

روز ایک نئی آواز،

ایک نئی امید،

ایک نیا دکھ۔ وہی نمبر، وہی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"last seen months ago"

ہادی کی نگاہیں بار بار موبائل پر ٹکتی ہیں،

جیسے شاید آج کوئی "سین" ہو جائے،،

یا کوئی ایک "سلام"،،

یا صرف ایک لفظ،،

"سنو ہادی"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مگر کچھ نہیں ہوتا۔

وہ موبائل کو سینے سے لگا لیتا ہے۔۔۔ موبائل سینے سے لگائے، آنکھیں بند کیے،،

ماضی کی وہ رنگین تصویر خود بخود آنکھوں کے پردے پر اُتر آئی۔

یونیورسٹی کا گراؤنڈ،،،سہ پہر کی دھوپ،،

شاہانہ ہاتھ میں جوس کا ڈبہ لئے کھڑی تھی،،

وہ ہنسی، جیسے موسم بدل گیا ہو۔اور ہادی نے آہستہ سے موبائل پر وہی نغمہ چلایا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جانے کون ہے تُو میری، میں نہ جانوں یہ مگر

جہاں جاؤں میں، کروں میں وہاں تیرا ہی ذکر،،،

مجھے تُو راضی لگتی ہے

جیتی ہوئی بازی لگتی ہے

طبیعت تازی لگتی ہے

یہ تُونے کیا کیا،،،

وہ گنگنا رہا تھا،،قدم بہ قدم شاہانہ کے ساتھ چلتے ہوئے،،

ہادی نے بے خیالی میں اُس کا ہاتھ تھاما،،

شاہانہ مسکرائی،کچھ نہ بولی،،

بس اس لمس میں ایک گہرا بھروسہ تھا،،محبت تھی،،

پھر اچانک،

وہ لمحہ،

وہ روشنی،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ ہنسی،،

سب کچھ ہوا کی طرح چھٹ گیا۔

ہادی نے آنکھیں کھولیں،،

اور موبائل پر خالی چیٹ کھول کر دیکھنے لگا۔

جہاں صرف "last seen" تھا،، "typing" کبھی نہیں آیا۔

آنکھوں میں نمی، اور دل میں وہی سوال،،

"یہ تُو نے کیا کیا؟

کبھی کچھ لمحے صرف جیتے نہیں جاتے،

بس محسوس کیے جاتے ہیں۔

خاموشی میں، تنہائی میں،

کسی کی بجی ہوئی آواز کی طرح۔

کچھ فریادیں دعاؤں میں نہیں،

دل کے اندر دفن ہوتی ہیں،،

نہ چیخ بن پاتی ہیں، نہ اشک۔

بس ساری عمر،

کسی گمشدہ لمحے کی صورت سانس لیتی رہتی ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور شاید۔

اسی کو محبت کے بعد کا سکوت کہتے ہیں۔۔۔

۔۔۔۔

گھر میں خاموشی ہوتی ہے۔ کمرے کی کھڑکی سے سنہری دھوپ کی آخری کرنیں اندر آ رہی ہیں۔ کمرے میں شاہانہ اور اُس کی ماں خاموش بیٹھی ہوتی ہیں۔ شاہانہ کی آنکھوں کے گرد ہلکے سائے، اور ماں کے چہرے پر وہ درد چھپا ہے جو الفاظ سے نہیں نکلتا۔

دروازے پر دستک ہوتی ہے،،

ماں دروازہ کھولتی ہیں۔ سامنے مَلائکہ کمال کھڑی ہوتی ہیں۔، سفید دوپٹہ حجاب، اور چہرے پر وہ نرمی جیسے کسی نے دل پہ ہاتھ رکھ دیا ہو۔

"السلام علیکم خالہ جان،،

"وعلیکم السلام بیٹا، آؤ اندر آؤ،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ملائکہ کمرے میں داخل ہو کر شاہانہ کے ساتھ بیٹھتی ہے۔ ماحول میں تھوڑی سی خوشبو، اور تھوڑا سا سکون گھلتا ہے۔

"خالہ جان،، جو کچھ ہوا، اُس کا دکھ ہے،، مگر صبر والوں کا وعدہ ربّ نے خود لیا ہے۔

زندگی کا ہر امتحان وقتی ہوتا ہے، لیکن جو رب پر یقین رکھتا ہے،، اُس کے لیے ہر زخم کسی نعمت کی شکل میں لوٹتا ہے۔ رب باقی ہے، اور وہی سب سے کافی ہے،،"

شاہانہ کی آنکھیں بھیگنے لگتی ہیں۔ وہ ہلکی آواز میں بولتی ہے:

"آپی،، ابو نے جو چھوٹی سی کریانے کی دکان رکھی تھی، اب اُسی کو آگے بڑھا رہے ہیں۔

ہول سیل مال لا رہے ہیں،

اور اللہ نے چاہا تو،، یہ دکان، ایک دن اِس علاقے کی سب سے بڑی دکان بنے گی،

ان شاء اللہ۔"

"تمہارا یقین سلامت رہے، اللہ تمہیں وہ عزت دے جو کسی کے خیال میں بھی نہ ہو۔

اور تم جیسی بیٹی ہر ماں کو دے، آمین۔۔

وہ اٹھتی ہیں،اور ملائکہ کے سر پر ہاتھ رکھ کر خاموش دعا دیتی ہوئی باہر چلی جاتی ہیں۔

کمرے میں اب صرف ملائکہ اور شاہانہ رہ گئی ہیں۔

چند لمحوں کی خاموشی کے بعد،،ملائکہ کا لہجہ اچانک نرم سے سنجیدہ ہو جاتا ہے۔

"شاہانہ کیا آپ جانتی ہو کہ آپ کی بربادی میں،، آپ کی اپنی دو ستیں۔ ثانیہ اور عنایہ، برابر کی شریک رہیں؟

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

شاہانہ چونک کر اُس کی طرف دیکھتی ہے،، جیسے کسی نے اچانک زمین کھینچ لی ہو۔

یادیں جھٹکوں کی طرح ذہن میں پلٹتی ہیں۔ وہ ہنسی، وہ مشورے، وہ راتیں، وہ باتیں...

شاہانہ کانپتی سانس میں کہتی ہے،

"نہیں،، ایسا تو نہیں ہو سکتا،، وہ،، وہ تو میری دوستیں تھیں۔۔

Clubb of Quality Content

ملائکہ سیدھی مگر نرم بات میں جواب دیتی ہے،

"دوست وہ ہوتے ہیں جو آپ کو بچاتے ہیں، نہ کہ اندھیرے میں دھکیلتے ہیں۔

جو آپ کے قدموں کے نیچے کانٹے نہیں بچھاتے، بلکہ خود ننگے پیر آپ کے ساتھ چلتے ہیں۔

کمرے میں خاموشی چھا جاتی ہے۔

شاہانہ کے ہونٹ کانپتے ہیں، آنکھیں بھری ہوتی ہیں،

ملائکہ آہستگی سے کہتی ہے،

"وہ آپ سے حسد کرنے لگی تھیں، جب اُنہیں لگا کہ یونیورسٹی کا سب سے پسندیدہ لڑکا، وہ آپ کو چاہتا ہے،، وہ وہاج کا پیچھے آنا، وہاج آپ کو پسند کرتا تھا لیکن وہ بھی انہیں کی باتوں میں آ گیا،، ہر بار جو غلط فہمیاں پیدا ہوئیں، وہ انہی کی سازش تھی۔ وہ نہیں چاہتی تھیں کہ آپ خوش رہو۔

شاہانہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

اس نے کپکپاتی آواز میں کہا:

"جو بھی تھا،، جس نے بھی کیا،، اگر اسے مجھ پہ ذرا سا بھی یقین ہوتا،، تو آج یہ دن نہ دیکھنے پڑتے۔ اُس نے مجھے بدنام کر دیا، مجھے ٹوٹا ہوا چھوڑ دیا۔ کیا یہی ہوتی ہے محبت؟ اب چاہے وہ کتنا بھی پکارے،، میں کبھی واپس نہیں جاؤں گی،، کبھی نہیں! میں اُسے کبھی معاف نہیں کرونگی۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ روتے ہوئے اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپا لیتی ہے۔

ملائکہ نے اپنا ہاتھ اس کے کندھے پر رکھا اور بہت گہری خاموشی سے کہا:

"میں جانتی ہوں یہ سب سننا اور سہنا کتنا مشکل ہے،شاہانہ لیکن جو شخص صبر کرنا سیکھ لیتا ہے،وہ رب کی خاص محبت کا اہل بن جاتا ہے۔

پانچ مہینے پہلے،،جس سے میرا نکاح ہوا تھا،وہ ایک ریل حادثے میں،،زندگی سے ہار گیا۔ میرے نکاح کے بعد۔مجھے تب لگا کہ زندگی ختم ہو گئی،،لیکن میں نے اللہ کی رضا میں اپنی رضا کو شامل کر لیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

صبر کرنا سیکھو،،اللہ آپ کو اس سے بہتر لوٹائے گا،ان شاء اللہ۔۔

شاہانہ کی سسکیاں آہستہ آہستہ تھمنے لگیں۔

ہوا میں ایک سکون تھا،اور دل میں ایک نئے سفر کی ابتدائی دھڑکن۔۔۔

صبح ابھی پوری طرح روشن نہیں ہوئی تھی، جب شاہانہ کی مامی کا فون آیا۔ امی فون سنتے ہی خاموش ہو گئیں، اور پھر اچانک ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ ہاتھ کانپنے لگے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

امی کانپتی آواز میں کہتی ہیں،،

ثانیہ نے انکار کر دیا ہے۔،، کہتی ہے زاویار کے پاس نہ پیسہ ہے، نہ کوئی اچھا گھر، وہ ایسی زندگی نہیں گزار سکتی،،

زاویار نے یہ سنتے ہی دھیمی سانس لی۔ نہ کچھ کہا، نہ کچھ پوچھا۔ بس خاموشی سے اپنی جگہ سے اٹھا، اور کمرے سے نکل گیا۔

شاہانہ دل گرفتہ ہو کر فوراً اس کے پیچھے بھاگی۔ کمرے میں داخل ہوئی،،

شاہانہ نرمی سے، کہتی ہے،،

"بھائی،، آپ دل کے اتنے صاف ہیں، وہ آپ کو ڈیزرو ہی نہیں کرتی تھی۔

اللہ پاک آپ کے لیے، بالکل آپ جیسے دل والی لڑکی ضرور دے گا۔،، دیکھنا آپ،،

زاویار نے اس کی آنکھوں میں دیکھا، اور لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آ گئی۔ وہ پیار سے اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھتا ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میری بہن اتنی سی تھی نا،

اور دیکھو،،اب کتنی بڑی باتیں کرنے لگی ہے۔۔

شاہانہ مسکرائی، پھر گہری سانس لیتے ہوئے بولی،،

"بھائی۔،،زندگی میں وقت اور حالات،،سب کچھ سکھا دیتے ہیں۔

بس اللہ کی رضا پر راضی رہنا سیکھنا پڑتا ہے۔۔۔

زاویار نے اثبات میں سر ہلایا،اور کمرے کے خاموش کونے میں بیٹھ گیا۔دل میں چوٹ تو تھی، مگر بہن کے الفاظ جیسے مرہم بن گئے تھے۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

۔۔۔۔۔۔۔

ایک مہینے بعد سب نارمل ہونے لگا تھا،، صبح کا وقت ہوتا ہے،، کچن سے چائے کی خوشبو آ رہی ہے۔ شاہانہ امی کے ساتھ بیٹھی ہوتی ہے۔ آنگن میں ابّو اور زاویار دکان سے واپس آتے ہیں۔ چہرے مطمئن اور مسکراہٹ سے روشن ہیں۔۔۔

امی چائے کا کپ ہاتھ میں دیتی ہیں اور ابو کہتے ہیں کہ،

"اللہ کا شکر ہے، دکان اب پہلے سے بہتر چل رہی ہے۔

جتنا صبر کیا، اللہ نے اس سے بڑھ کر دیا۔۔

سب کے چہروں پر سکون کا عکس ہوتا ہے۔۔

شاہانہ کہتی ہے،،

امن بھائی بھی آ گئے۔۔

۔آمن بھائی اندر داخل ہوتے ہیں، چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ اور ہاتھ میں ایک لفافہ۔

Clubb of Quality Content

زاویار کہتا ہے،

"او بھائی، یہ کون سا سرپرائز لے کر آیا ہے آج؟

امن مسکرا کر لفافہ میز پر رکھتا ہے

"دبئی سے آفر آئی ہے۔جاب کنفرم ہو گئی ہے۔

اگلے ماہ روانگی ہے،سب دعائیں کریں۔"

چند لمحے خاموشی چھا جاتی ہے،جیسے سب کو یقین نہ آئے۔پھر اچانک خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ حیرانگی سے کہتی ہے،،

"واقعی؟!امن بھائی،آپ نے کر دکھایا!!

میں نے تو کبھی سوچا بھی نہیں تھا آپ،،مطلب۔،،واقعی۔۔

امی نم آنکھوں سے کہتی ہیں،،

"اللہ تیرا شکر ہے۔،،

بیٹا،تُو نے اپنی محنت سے اپنا نصیب جگا لیا۔۔

آمن مسکرا کر کہتا ہے،،

"امی،یہ سب آپ کی دعاؤں کا پھل ہے۔

ورنہ میں تو بس اپنی سی کوشش کر رہا تھا۔۔

زاویار ہنسی روک کر کہتا ہے،،

شاہی،،سچ سچ بتا۔۔

یہ امن واقعی ہمارے والا امن ہے؟یا کوئی اور آمن بھیج دیا ہے کسی نے؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

شاہانہ ہنستے ہوئے کہتی ہے،

"نہیں بھائی! یہ وہی امن ہے۔

بس اب صرف خواب دیکھنے والا نہیں،

خواب پورے کرنے والا بھی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

امن چائے کا کپ لیتے ہوئے کہتا ہے،

"باہر جا رہا ہوں، مگر دل یہیں ہے۔"، تم سب کے پاس۔

لیکن قسمت جہاں لے جائے، وہاں جانا پڑتا ہے۔۔

شاہانہ مسکرا کر، شرارت سے کہتی ہے،،

"میں نے تو کبھی سوچا ہی نہیں تھا،

کہ آپ جیسے انسان کے اندر اتنا محنتی ور کر بھی چھپا بیٹھا ہے۔۔

امن ہنستے ہوئے کہتا ہے،،

تیڈ کیا خیال ہا میں سارا ڈیہی کیا کریندا

(تمہارا کیا خیال تھا میں سارا سن کیا کرتا ہوں)

شاہانہ آنکھیں سکیڑ کر،اپنی عینک اوپر کرتی ہے،،

"میں تو سمجھی تھی آپ بس دیواروں سے باتیں کرتے ہیں،

کبھی ہوا سے، کبھی چاند سے،اور کبھی پرچھائیوں سے،،، کبھی اپنے موبائیل سے،،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

امن قہقہہ لگا کر کہتا ہے،،

"اوہ خدایا! تم تو میرے خوابوں کا پوسٹمارٹم کر رہی ہو۔۔

شاہانہ (ہنستی ہوئی):

"نہیں بھائی، بس سچ کہہ رہی ہوں،،،

اب تو ماننا پڑے گا کہ خواب صرف دیکھے نہیں جاتے،

بلکہ محنت سے پورے بھی کیے جاتے ہیں۔

اور آپ نے یہ کر کے دکھایا،،

امن بھائی کی آنکھیں نم ہو جاتی ہیں، وہ بہن کے سر پر ہاتھ رکھتے ہیں۔ کہتے ہیں،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"دعاؤں کا اثر ہے،اور تم سب کی محبت۔

یہ سفر تم سب کی روشنی کے بغیر ممکن نہیں تھا۔۔

سب ایک ساتھ بیٹھ کر چائے پیتے ہیں۔

گھر میں ہنسی کی آوازیں گونجتی ہیں۔ جیسے دکھوں کی شام ختم ہو چکی ہو،

اور محبت بھری صبح کا سورج نکل آیا ہو۔۔۔

کبھی کبھار ہمیں لگتا ہے کہ خواب صرف ان کے ہوتے ہیں جن کے پاس وقت،دولت یا طاقت ہو۔

مگر حقیقت یہ ہے کہ خواب ان کے بھی ہوتے ہیں،،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جن کے پاس صرف دعا ہوتی ہے، صبر ہوتا ہے،،اور یقین۔

وقت سب کچھ بدل دیتا ہے۔

جنہیں کل لوگ نالائق کہتے تھے،وہی لوگ آج قابلِ فخر کہلاتے ہیں۔

زندگی کا اصول ہے۔

جو خاموش رہ کر جلتا ہے،

ایک دن وہی سب کے لیے چراغ بن جاتا ہے۔

خواب چاہے آسمان جتنا اونچا نہ ہو۔

مگر اس کا پورے ہونے کا یقین زمین سے گہرا ہونا چاہیے،،

اور گہرائی ہمیشہ اونچائی سے زیادہ قائم رہتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یاد رکھو،

خواب وہی سچے ہوتے ہیں جو وقت کی مار سہہ کر بھی زندہ رہیں۔۔۔۔۔

کبھی کبھی تقدیر انسان سے وہ سب کچھ چھین لیتی ہے،

جس سے وہ جُڑا ہوتا ہے،،

تاکہ وہ اللہ سے جُڑ جائے۔

اور جب انسان سجدے میں گر کر روتا ہے۔۔

تو وہی رب جو چھینتا ہے،،

وہ عطا بھی کرتا ہے،

مگر اس بار، بہتر اور باقی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جو کچھ گیا،وہ زندگی کا صفحہ تھا،

جو آیا،وہ قلمِ رحمت سے لکھا گیا ایک نیا خواب تھا۔۔۔

۔۔۔۔

حال۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سیاہ اندھیرا ہر سمت پھیلا ہوا تھا۔

خاموشی ایسی جیسے وقت تھم گیا ہو۔

شاہانہ خود کو ایک سنسان وادی میں کھڑی محسوس کرتی ہے۔

جہاں نہ آواز ہے، نہ چہرہ،

بس تنہائی اور خوف،،

پاؤں تلے زمین تو تھی،

مگر دل بے زمینی کا شکار۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اچانک،، بہت دور،،،

کہیں بہت دور ایک روشن کرن چمکتی ہے۔

ننھی سی، ہلکی سی،

مگر نظر ہٹنے نہیں دیتی۔

شاہانہ کی آنکھوں میں سوال ہوتا ہے،

مگر قدم خود بخود اس روشنی کی سمت بڑھتے ہیں۔

وہ کرن آہستہ آہستہ بڑھتی ہے،

شاہانہ کی طرف،

نرمی سے،،خاموشی سے،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور پھر،

وہ روشنی جیسے پر روشن ہو کر اس کے اطراف بکھر جاتی ہے۔

ہر شے روشن۔ ہر کونا منور۔

خوف ختم،،سکون چھا گیا۔

شاہانہ اس روشنی میں لپٹی ہوئی کھڑی ہوتی ہے،

دل کی دھڑکنیں آہستہ ہو جاتی ہیں،

آنسو بہہ رہے ہوتے ہیں۔

مگر وہ آنسو کسی درد کے نہیں،

کسی بے پناہ سکون کے ہوتے ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لبوں پر بس ایک ہی ذکر۔

"اللہ،،اللہ،،

اسی لمحے اچانک آنکھ کھلتی ہے۔

وہ اپنے کمرے میں ہے،

سانسیں گہری ہیں، چہرہ بھیگا ہوا۔

دل ابھی تک اسی روشنی کی گرفت میں ہے۔

کمرے میں ہلکی ہلکی روشنی ہوتی ہے۔

تہجد کا وقت ہو چکا تھا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ بستر سے اٹھتی ہے،

وضو کرتی ہے،

نماز میں کھڑی ہو کر مسکراتی ہے۔

دل میں صرف ایک احساس،،

"یہ خواب نہیں تھا،،یہ ایک پہچان تھی۔۔

نماز کے بعد وہ سوچتی ہے کہ،،

"صبح ہوتے ہی یہ خواب ملائکہ بھابھی کو ضرور سناؤں گی،، کیونکہ یہ کوئی معمولی خواب نہیں تھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

صبح کی نرم دھوپ آہستہ آہستہ کھڑکی کے پردوں سے جھانک رہی تھی۔

کچن میں ملائکہ بھابی چائے کا پانی رکھ چکی تھیں،

چولہے کی نیلی آنچ پر کیتلی کی سیٹی دھیرے دھیرے جاگنے لگی تھی۔

تبھی پیچھے سے کسی نے آہستگی سے آ کر انہیں گلے لگا لیا۔

شاہانہ،،

اس کے آنسو ملائکہ کے دوپٹے میں جذب ہو رہے تھے۔

بغیر کسی تمہید کے بس ایک ٹوٹا سا جملہ نکلا،

"بھابی،،میں نے خواب دیکھا،،میں روشنیوں میں تھی،،ہر طرف نور ہی نور تھا،،ایک عجیب سا سکون،،ایک خاموش طمانیت۔"۔۔

ملائکہ بھابی نے پلٹ کر نرمی سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا،

ایک ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولیں:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"شاہانہ، یہ کوئی عام خواب نہیں ہے،

ایسے خواب ان دلوں کو دکھائے جاتے ہیں، جن پر اللہ کا خاص کرم ہوتا ہے۔

شاید آپ کیی زندگی میں اب وہ شخص آنے والا ہے،، جو اللہ کی طرف سے ہے۔

جو آپ کو ان اندھیروں سے نکالے گا،

جن میں آپ برسوں تنہا جلتی رہیں،،

اور اب وہ آپ کو روشنیوں میں لے جائے گا، جہاں صرف خوشی، مان، اور سکون ہو گا۔"

شاہانہ خاموش تھی۔

وہ بس سن رہی تھی۔

آنکھوں میں حیرت، دل میں لرزتا یقین۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تبھی ملائکہ بھابی نے چائے کپ میں انڈیلی،

اور کچھ لمحوں بعد جیسے بات کا رُخ بدل دیا،

"شاہانہ، آپ کے لئے لیے ایک رشتہ آیا ہے،،

اور ہم سب چاہتے ہیں کہ آپ اِس بارے میں سوچو۔

Clubb of Quality Content

شاہانہ چونک کر انہیں دیکھنے لگی،

لبوں پر ایک لفظ جیسے اٹک گیا ہو:

"مگر بھابی،،

ملائکہ نے بات کاٹتے ہوئے نرمی سے کہا:

"ماضی کے اندھیروں کو آپ بہت پیچھے چھوڑ چکی ہو،

اب وقت ہے کہ مستقبل کی روشنی کو پہچانو۔

خود کو اُس روشنی کا حقدار سمجھو،

کیونکہ آپ کی آنکھوں میں اب بھی وہی خواب باقی ہے،،

جو صرف خاص لوگوں کو دکھایا جاتا ہے۔۔

کچن میں بس چائے کی خوشبو رہ گئی تھی۔

اور ایک خاموش فیصلہ،،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جو شاید شاہانہ کے نصیب کا دروازہ کھولنے والا تھا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

کالج کی دوپہر،، سورج کی روشنی لان کے کنارے لگے درختوں سے چھن کر اندر آ رہی تھی۔ لیکچر کے بعد کی آزادی میں شفا کی سی راحت تھی۔ تینوں سہیلیاں، شاہانہ، فریشہ اور انابیہ، کالج کی کینٹین کے ایک پرسکون کونے میں بیٹھی تھیں، سامنے چائے کے کپ رکھے تھے اور ماحول ہلکی ہنسی، نرمی اور دوستی کے رنگ میں بھیگا ہوا تھا۔

انابیہ نے شاہانہ کے ہاتھوں پر ایک نظر ڈالی، جو چائے کا کپ تھامے ہوئے تھیں، اور شوخی سے بولی:

"رائیل،، آج آپ کے ہاتھ کچھ زیادہ ہی چمک رہے ہیں، خیر تو ہے؟ کونسی سیلف کیئر رُوٹین چل رہی ہے آج کل؟"

شاہانہ نے اپنے ہاتھوں پر ایک نظر ڈالی، مسکرائی، اور نرمی سے بولی:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بس،، لیمن میکس کا کمال ہے۔"

یہ سنتے ہی فریشہ اور انابیہ بیک آواز ہنس پڑیں:

"کیا!!!؟ لیمن میکس؟

شاہانہ بھی ہنستے ہوئے کہنے لگی:

"ہاں جی،، برتن دھوتے دھوتے ہاتھ بھی ساتھ چمک گئے۔ اب اسے کیا کہیں، قسمت کا نیا رخ یا ہاتھوں کی مجبوری۔

ہنسی کا ایک اور قہقہہ تینوں کے بیچ گونج گیا۔ وہ لمحہ بالکل بے فکری، روشنی، اور دوستی کا عکس تھا۔ جیسے زندگی نے ایک پل کے لیے اپنی ساری تلخی بھلا دی ہو۔

کچھ دیر بعد انابیہ نے تھوڑا سا جھک کر آہستہ لہجے میں کہا،

"ویسے ایک بات بتاؤں؟ میری شادی کی تاریخ جلد فائنل ہونے والی ہے۔۔

فریشہ اور شاہانہ دونوں کی آنکھیں خوشی سے چمکنے لگیں۔ فریشہ فوراً بولی:

"ماشاءاللہ! اللہ پاک آپ کو نیک نصیب دے، انابیہ! سچ میں بہت خوشی ہوئی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ نے بھی دعا دی:

"اللہ کرے آپ کو زندگی میں وہ سکون ملے جو آپ کے چہرے پہ ہم ہمیشہ دیکھنا چاہتے ہیں۔"

پھر فریشہ نے نرمی سے شاہانہ کی طرف رخ کیا اور آہستگی سے کہا:

"رائیل،،اب آپ بھی مان جائیے،،رشتہ آیا ہے تو ایک بار دل سے سوچ لیجیے۔شاید وہی ہو جو آپ کے لیے لکھا گیا ہو۔ایک اچھا ہمسفر بہت کچھ بدل دیتا ہے۔"

شاہانہ کچھ لمحے خاموش رہی۔اس کی آنکھوں میں وہی خاموش گہرائی تھی جو دعا کے بعد باقی رہ جاتی ہے۔پھر ہلکی سی سانس لے کر بولی:

"اللہ بہتر جانتا ہے،فریشہ،،کون کیسا ہے۔میں نے خوابوں کی وادی میں بہت ٹھوکریں کھائی ہیں،اب فیصلے خاموشی سے کرتی ہوں،اور دعا کے بعد کرتی ہوں۔۔

شاہانہ کی خاموشی جیسے فضا میں تحلیل ہو گئی تھی،، لمحے بھر کو وہ کسی اور ہی خیال میں کھو گئی تھی۔ تبھی فریشہ نے نرمی سے اس کا ہاتھ تھاما اور ہنستے ہوئے، مگر دل کی گہرائی سے بولی:

"رائیل،، ہم کل تک آپ کے گھر آ رہے ہیں، آپ آرام سے سوچ لیجیے۔ میری پھوپھو آپ کو بھی اچھی لگنے لگیں گی۔ وہ واقعی بہت نیک خاتون ہیں، سادہ، باحیا، اور اللہ والی۔"

شاہانہ نے چونک کر فریشہ کو دیکھا، جیسے کچھ کہنا چاہتی ہو مگر لفظ ہونٹوں تک نہ آئے۔ فریشہ کی آواز میں نرمی تھی مگر اس کے پیچھے ایک گہری امید بھی چھپی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اور اُن کے بیٹے کی تربیت بھی ماشاءاللہ ویسی ہی ہے۔ نہ آنکھوں میں غرور، نہ لہجے میں خود پسندی۔ آپ سے عزت سے بات کرے گا،شاہانہ،،وہ نظر اٹھا کر دیکھتا ضرور ہے، مگر نظریں جھکا کر جینا بھی جانتا ہے۔۔

انابیہ مسکرائی،اور چائے کی چسکی لیتے ہوئے ہنستے ہوئے بولی:

"واہ واہ فریشہ، آج تو آپ نے تعریفوں کی برسات کر دی۔ رائیل اگر مانی تو میں کہوں گی یہ ہاتھ جو برتنوں سے چمکے ہیں،وہ رشتے کی روشنی سے چمکنے والے ہیں!"

شاہانہ نے مسکرا کر دونوں کو دیکھا۔ وہ لمحہ کچھ کہہ رہا تھا،، جیسے دل کی کوئی پرانی دیوار دھیرے دھیرے ہلنے لگی ہو۔

"اگر آپ دونوں کو اپنی پسند پر اتنا یقین ہے، تو میں دعا کرونگی، باقی فیصلہ، اللہ کا۔۔۔

فضا میں جیسے روشنی بھر گئی۔ تینوں نے ہنستے ہوئے چائے کے آخری گھونٹ لیے۔ دلوں میں کچھ خواب دھیرے سے پلنے لگے تھے۔ اور دعاؤں کے درمیان فیصلوں کے دروازے آہستہ آہستہ کھلنے لگے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ دوستی، یہ سادگی، یہ دعاؤں سے لبریز گفتگو۔۔ "خوابِ سیاہ" کی روشنی کا ایک نیا موڑ تھا۔۔۔

رات کی خاموشی میں لمحے کچھ زیادہ ہی گہرے محسوس ہو رہے تھے۔

راحمیر سلطان عشاء کی نماز پڑھ کر اپنے کمرے میں آچکا تھا۔ سلیقے سے سجے ہوئے کمرے میں مدھم سی روشنی پھیلی ہوئی تھی،اور میز پر کچھ فائلز اور بینک کے اہم ڈاکومنٹس پھیلے تھے جنہیں وہ غور سے ترتیب دے رہا تھا۔اُس کی آنکھوں میں تھکن بھی تھی،اور سوچوں کا بوجھ بھی۔

دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی،اور ماں آہستگی سے اندر داخل ہوئیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بیٹا،،، کیا سوچا پھر تم نے؟

راحمیر چونک گیا،جیسے اندر کی سوچوں سے باہر کھینچ لیا گیا ہو۔

"کس بارے میں، امی؟" اُس نے آنکھوں میں معصوم حیرت لیے ماں کو دیکھا۔

امی نرمی سے مسکرا کر سامنے بیٹھ گئیں، "رشتے کے بارے میں، بیٹا۔ میں کل صبح جا رہی ہوں ان کے گھر،، تمہاری ہاں یا ناں، میرے قدموں کی سمت بدل دے گی۔۔

کمرے کی فضا کچھ لمحوں کو ساکت ہو گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر نے گہرا سانس لیا، ڈاکومنٹس کو آہستہ سے ایک طرف رکھا، اور فرش پر نیچے آ کر ماں کے قریب بیٹھ گیا۔ پھر دھیرے سے اپنا سر اُن کی گود میں رکھ دیا۔ جیسے بچپن کا وہی سکون ڈھونڈ رہا ہو۔

"امی،، مجھے نہیں معلوم کیا درست ہے اور کیا غلط۔ لیکن مجھے بس ایک بات کا یقین ہے،،"

ماں نے خاموشی سے اُس کے ماتھے پر ہاتھ رکھا۔ راحمیر کی آواز دھیمی تھی مگر پُر یقین۔

"مجھے اللہ پر بھروسہ ہے۔ وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ اور میں،، اُسی کے فیصلے پر راضی ہوں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ کہتے ہوئے راحمیر کی آواز میں نمی اُتر آئی۔ آنکھوں کے گوشے بھیگنے لگے۔ خیالوں میں کسی کا چہرہ اُبھرا۔ دھندلاسا، مگر دل کے قریب،، بہت قریب۔

امی نے اُس کے بالوں میں آہستہ آہستہ ہاتھ پھیرتے ہوئے دل سے دُعا کی:

"بیٹا،، یہی لڑکی تیرا نصیب ہے۔ جسے اللہ جوڑے،اُسے کوئی جدا نہیں کر سکتا۔ سب کچھ بہتر ہو گا،ان شاء اللہ۔ بس دل صاف رکھنا،اور نیت سچی۔۔

راحمیر کی پلکیں بند ہو گئیں۔اُس لمحے،اُس ماں کی گود میں،وہ صرف بیٹا نہیں رہا،،وہ تقدیر کی دہلیز پر جھکتا ایک مرد بن چکا تھا۔اللہ کے فیصلے پر سر تسلیم خم کرتا ہوا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شام کا وقت تھا۔

ہلکی مدھم سی روشنی میں خوشبوؤں کی نرمی گھل رہی تھی۔ شاندار سا سکون گہری گفتگوؤں کے ساتھ بیٹھک میں پھیلا ہوا تھا۔ شانہ بہ شانہ بیٹھی تھیں فریشہ کی امی، راحمیر کی امی، شاہانہ کی امی شانزہ بی بی، دادی اماں اور ملائکہ بھابی۔ چائے کی خوشبو، پرات میں رکھی ہوئی گرم گرم سموسے، اور درمیانی مسکراہٹوں کا تبادلہ ماحول کو مزید خوشگوار بنا رہا تھا۔

فریشہ آہستہ سے شاہانہ کے کمرے کی طرف بڑھی۔ دروازہ ہلکے سے کھول کر اندر داخل ہوئی، تو شاہانہ سامنے آئینے کے پاس کھڑی تھی، مگر اُس کی آنکھوں میں الجھن صاف نظر آ رہی تھی۔

"رائیل، کیا ہوا؟

فریشہ نے اُس کے قریب آ کر پوچھا، "آپ کچھ پریشان لگ رہی ہو۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

شاہانہ کی پلکیں جھپکیں،اور وہ آہستہ سے بولی:

"بٹر فلائی،،مجھے اب کسی پہ بھروسہ کرنا مشکل لگنے لگا ہے،،کبھی دل چاہتا ہے کہ ہاں کہہ دوں، پر اگلے لمحے دل گھبرا جاتا ہے۔

فریشہ نے فوراً اُس کا ہاتھ تھاما،"شاہانہ،ایسے مت سوچو۔اللہ نے آپ کے لیے جو لکھا ہے،وہ آپ کے خوف سے بہت بہتر ہے۔ بھروسہ رکھو۔"

پھر مسکرا کر بولی،"چلو اب باہر چلیں۔سب آپ کے منتظر ہیں۔"

اسی لمحے ملائکہ بھابی کمرے میں آئیں،ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ:

"چلیں شاہانہ؟ سب باہر انتظار کر رہے ہیں۔"

شاہانہ نے آہستہ سے سر ہلایا، اور دونوں کے ہمراہ کمرے سے باہر آ گئی۔

لاؤنج میں اُس کی آمد نے جیسے منظر کو مکمل کر دیا ہو۔ وہ ہلکے پنک رنگ کے لباس میں، سادہ سے دوپٹے کے ساتھ، بے حد پروقار لگ رہی تھی۔ نظریں جھکی ہوئی، ہاتھ دُعا کی طرح سمٹے ہوئے۔

راحمیر کی امی نے اُسے دیکھتے ہی دل سے کہا:

"ماشاءاللہ،، کتنی معصوم اور سلیقہ شعار لگ رہی ہے۔۔

پھر شاہانہ کے قریب آئیں،اُس کا ہاتھ تھاما،اور محبت سے بولیں:

"مجھے آپ کی بیٹی بہت پسند آئی ہے۔اللہ کے قریب لوگ ہمیشہ دل کے صاف ہوتے ہیں،، اور ہمیں اپنے بیٹے کے لیے یہی لڑکی چاہیے۔۔

کلب
Clubb of Quality Content

ساتھ ہی اُنہوں نے خوبصورت کنگن نکالے اور شاہانہ کے ہاتھوں میں پہنا دیے۔

"یہ ہماری طرف سے ایک چھوٹا سا نشانِ محبت۔۔

ملائکہ بھابی نے مٹھائی کا ڈبہ کھولا،اور سب کو تقسیم کی۔

شاہانہ کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا، نظریں زمین پر تھیں، لیکن اندر دل میں دُعا سی جاری تھی۔۔

پھر فریشہ اُسے آہستہ سے لے کر دوبارہ کمرے میں آ گئی۔ دروازہ بند ہوتے ہی اُسے گلے لگا لیا۔

"رائیل! میں بہت خوش ہوں! آج واقعی لگ رہا ہے کہ رب نے دعائیں سُن لی،،

Clubb of Quality Content

شاہانہ ہولے سے مسکرا دی، ایک ایسی مسکراہٹ جو برسوں بعد دل کو چھو رہی تھی۔۔

کمرے میں مدھم سی خاموشی تھی۔ باہر سے ہنسی کی ہلکی ہلکی آوازیں آ رہی تھیں، مگر اندر وقت جیسے تھم سا گیا تھا۔

شاہانہ، آئینے کے سامنے بیٹھی، اپنے ہاتھوں میں پہنے گئے کنگن کو دیکھ رہی تھی۔ آنکھوں میں جذبات کی ایک دنیا چھپی تھی۔ فریشہ اُس کے قریب آئی اور نرمی سے اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"رائیل، آپ خوش ہو نا؟

شاہانہ نے ایک لمحے کو سانس روکی، پھر آہستگی سے بولی:

"فریشہ،،ایک بات کہنی ہے آپ سے۔۔

کہو رائیل،،فاریشہ نے جھک کر اُس کی آنکھوں میں جھانکا۔

شاہانہ نے نظریں جھکالیں۔"اس بات کا خیال رکھنا ہے،، کہ نکاح سے پہلے،،میں اُن کے سامنے نہیں جانا چاہتی۔اور نہ ہی یہ چاہتی ہوں کہ وہ میری کوئی تصویر دیکھیں۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فریشہ نے فوراً اُس کا ہاتھ تھام لیا،جیسے شاہانہ کے دل کی بات اُس کے اپنے دل کی صدا ہو:

"میں جانتی ہوں،رائیل،، آپ جیسے بہت کم ہوتے ہیں۔آپ کی یہ حیا ہی تو آپ کی اصل خوبصورتی ہے۔"

پھر اُس نے محبت سے مسکرا کر کہا:

"ٹینشن مت لو۔ نہ میں کوئی تصویر بھیجوں گی، نہ آپ کو مجبور کروں گی۔ جو آپ چاہو گی، وہی ہو گا۔ یہ فیصلہ صرف آپکا ہے، اور میں ہمیشہ آپ کے ساتھ ہوں۔"

شاہانہ کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی، لیکن وہ مسکرائی۔

"شکریہ، بٹر فلائی، آپ کی دوستی میری زندگی کا سب سے قیمتی تحفہ ہے۔"

فریشہ نے ہنستے ہوئے اسے گلے لگا لیا:

"اور آپ میری رائیل کوئن ہو،، بس اب فکر چھوڑو، سب کچھ اللہ کے حکم سے بہترین ہو گا۔۔

کمرے میں خاموشی تھی،، لیکن دلوں کے درمیان ایک دعا گونج رہی تھی۔ پاکیزہ محبت کی، حیا کے ساتھ جڑے احترام کی، اور تقدیر کی روشنی میں لکھی کسی خوبصورت نئی شروعات کی۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لاؤنج میں سب بیٹھے خوشی اور مسکراہٹوں سے بھرپور ماحول میں باتیں کر رہے تھے۔ چائے کے کپ، مٹھائی کے ٹکڑے، اور ہنسی کے درمیان ایک خاص سی روشنی تھی جو چہروں پر جگمگا رہی تھی۔

راحمیر کی امی نے نرمی اور محبت سے کہا:

"ہم چاہتے ہیں کہ نکاح کی رسم بھی ادا ہو جائے،، آخر میرا ایک ہی بیٹا ہے، اور میں چاہتی ہوں کہ اُس کی خوشیاں اپنی آنکھوں سے دیکھوں۔"

یہ کہتے ہوئے ان کی آواز میں ممتا کی وہ چمک تھی جو دعاؤں سے بھر جاتی ہے۔ کمرے میں لمحہ بھر کو خاموشی ہوئی،، اور پھر شاہانہ کی امی، شَانزابی بی، خلوص سے مسکرا کر بولیں:

"بلکل، آپ کو جیسے مناسب لگے،، ہم تاریخ رکھ لیتے ہیں۔ بس آپ دعا کیجئے کہ سب خیر سے ہو۔"

راحمیر کی امی نے آگے بڑھ کر شاہانہ کی امی کا ہاتھ تھام لیا:

"آپ کی بیٹی،، جیسے نُور کا ٹکڑا ہو۔ میں دلی طور پر شکر گزار ہوں کہ اللہ نے اسے میری بہو بنایا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دادی اماں نے ساتھ بیٹھ کر مسکرا کر دعا دی:

"نکاح تو وہ بندھن ہے جو صرف دو لوگوں کو نہیں، دو خاندانوں کو جوڑتا ہے۔ اللہ ہمیشہ ان دونوں کو اپنی رحمت میں رکھے۔"

ملائکہ بھابھی نے پیچھے سے آہستہ سے کہا:

"جب نیت صاف ہو، حیا ہو، اور دعا شامل ہو۔ تو نکاح محض رسم نہیں رہتا، وہ ایک عبادت بن جاتا ہے۔۔۔

سب کے چہرے روشن ہو گئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر کی امی نے خوشی سے کہا:

"تو پھر ہم تیاریاں شروع کریں؟ نکاح کی تاریخ کون سی رکھی جائے؟

جی جی بلکل،، ہم یہ سب فون پہ ہی طے کر لیں گے،، سب بہتر ہو بس۔۔۔۔

صوفے پر بیٹھے شاہانہ سے ٹیک لگائے، فریشہ نے شرارت سے آنکھیں سکیڑتے ہوئے کہا:

"اچھا ٹھیک ہے رُائل،،اب تو کم از کم میرے بھائی کو دیکھ ہی لو، آخر آپ ہونے والے مجازی خدا ہیں، دیکھو تو سہی، کتنا پیارا ہے میرا بھائی۔۔

شاہانہ چونک کر نظریں جھکاتی ہے، ہونٹوں پر شرم بھری مسکراہٹ آجاتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فریشہ نے فوراً موبائل نکالا، ایک تصویر کھولی اور آگے بڑھا کر کہا:

"لو، دیکھو،،،یہ رہے راحمیر بھائی۔ بتاؤ کیسے لگے آپ کو اپنے ہونے والا شوہر؟

شاہانہ نے آہستہ سے تصویر دیکھی۔ تصویر میں راحمیر سفید شلوار قمیض میں، کسی فائل پر جھکے کچھ لکھ رہے تھے، ماتھے پر سنجیدگی، لیکن آنکھوں میں گہرائی۔

وہ مدھم آواز میں بولی:

"اچھے ہیں۔

پھر ایک لمحہ ٹھہر کر، کچھ ماضی کے رنگ لوٹ آئے، اور اس نے ہلکے سے کہا:

"لیکن آپ کے بھائی ناراض بھی جلدی ہو جاتے ہیں، غصہ بھی کرتے ہیں،، اُس دن جو انہوں نے مجھے سنائی تھی، یاد ہے نا آپ کو؟

فریشہ ہنسی روک کر بولی:

"اوہووو،، ہونے والے شوہر سے اب ہی سے ناراضگیاں شروع؟

شاہانہ نے شوخی سے کہا:

"ہاں تو،،اس دن جو انہوں نے بات کی تھی نا،وہ بات اب تک دل سے نہیں نکلی،، کبھی کبھی دل چپ چاپ وہ جملے دہرا دیتا ہے۔

فریشہ نے ہنستے ہوئے کندھے پر ہاتھ مارا:

Clubb of Quality Content

"ارے چھوڑو رُائل، اُس وقت اُنہیں بات کی سمجھ نہیں آئی تھی، اسی لیے ایسا بول گئے۔ لیکن ناراض ہونا بھی تو حق پر ہے نا، میں اُن سے کہوں گی نکاح کے بعد آپ کو منائیں، خاص اسی بات پر۔

شاہانہ نے ہلکی سی چپت اس کے بازو پر ماری اور کہا:

"اللہ اللہ، فریشہ، میں نے ایسا کچھ نہیں کہا۔

فریشہ نے شرارتی انداز میں آنکھیں پھیلا کر کہا:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"لیکن مجھے تو یہی سنائی دیا ہے،،اور ویسے بھی،رومینس وہی ہوتا ہے جس میں تھوڑی روٹھنے کی جگہ ہو۔"

شاہانہ نے مسکرا کر کہا:

"میں ناراض نہیں ہوں فریشہ،،سچ میں۔بس کچھ باتیں دل میں رہ جاتی ہیں،خاموشی بن کر۔۔

Clubb of Quality Content

فریشہ نے اس کے ہاتھ کو نرمی سے تھاما:

"رائل،،دل کی باتیں دل والے ہی سمجھتے ہیں،اور میرا بھائی وہی ہے۔شاید اُس دن الفاظ سخت تھے،مگر نیت میں نرمی تھی۔۔

شاہانہ نے نظریں اس کی بات پر اٹھائیں،اور دھیرے سے بولی:

"مجھے بس یہ ڈر ہے فریشہ، کہ میرے خاموش رہنے کو وہ غلط نہ سمجھیں،،پہلے میں زیادہ بولتی تھی، ہمراب تو بس تھوڑی کم گو رہی ہوں،اور رشتوں میں شور نہیں، سکون چاہتی ہوں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فریشہ گہری سانس لے کر بولی:

"تب تو آپ راحمیر بھائی کے لیے بالکل ٹھیک ہو،، کیونکہ وہ بھی ایسے ہی ہے۔زیادہ بولتے نہیں، لیکن جتنا محسوس کرتے ہے نا،شاید کوئی بول کر بھی نہ جتائے۔"

شاہانہ ہلکا سا ہنسی:

"بس، میں دعا کرتی ہوں کہ میرا اور ان کا رشتہ لفظوں سے زیادہ دعاؤں میں بنے۔۔

فریشہ شرارتی انداز میں بولی:

"اُف! کتنی فلسفیانہ باتیں کر رہی ہو آج، لگ رہا ہے نکاح کے ساتھ رخصتی بھی ہو۔۔۔

شاہانہ نے مصنوعی غصے سے کہا:

"فریشہ!"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

فریشہ نے قہقہہ لگایا:

"اچھا اچھا بس،،اب سنو، نکاح کی تیاری کے لیے ہم تینوں کو شاپنگ پر جانا ہے،انابیہ کو بھی لے لیتے ہیں،ورنہ وہ روٹھ جائے گی۔"

شاہانہ نے اثبات میں سر ہلایا، لیکن دل کے اندر کہیں،راحمیر کی تصویر،اس کی آنکھوں کا عکس،اور اس دن کے سخت جملے،اب نرم دعاؤں میں ڈھلنے لگے تھے۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

فریشہ نے کال ملائی۔ راحمیر کی آواز دوسری طرف سے آئی:

"السلام علیکم، فریشہ، خیریت؟

فریشہ خوشی سے بولی:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"وعلیکم السلام، بھائی! جی، سب خیر ہے۔ آپ سنائیں، کیسے ہیں؟

راحمیر نے دھیمے لہجے میں جواب دیا:

"الحمدللہ، سب اللہ کے کرم سے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فریشہ مسکراتے ہوئے بولی:

"بھائی،،میں بس آپ کو ایک بات کہنا چاہتی ہوں۔ میری رُائیل 'یعنی شاہانہ،،وہ بہت اچھی ہے۔ جب آپ اُسے دیکھیں گے نا، تو خود کو دنیا کا سب سے خوش نصیب انسان محسوس کریں گے، دیکھیے گا۔

راحمیر ہلکا سا مسکرایا، اُس کے لہجے میں نرمی اتر آئی:

"اچھاااا میری بہن کہہ رہی ہے تو، وہ یقیناً سچ ہو گا۔

فریشہ نے ذرا شرارتی انداز میں کہا:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"لیکن بھائی، آپ اُسے نکاح کے بعد ہی دیکھ پائیں گے، وہ پردہ کرتی ہے،، آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں؟

راحمیر کا لہجہ اور بھی سنجیدہ ہو گیا، مگر اس میں عجیب سی سکون دہ گونج تھی:

"نہیں، فریشہ،، مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ اگر وہ میرے نصیب میں ہے، تو اُس کا پردہ میرے لیے عزت ہے، رکاوٹ نہیں۔"

فریشہ مسکرادی:

"اللہ آپ دونوں کو بہت خوش رکھے، آمین،، چلیے پھر، اللہ حافظ۔

Clubb of Quality Content

"اللہ حافظ، فریشہ۔

کال بند ہوتے ہی راحمیر نے فون ایک طرف رکھا، اور چند لمحوں کے لیے آنکھیں بند کر لیں۔ دل میں ایک عجیب سی ہلچل تھی،، جیسے وقت تھم گیا ہو، جیسے ماضی کی کوئی پرچھائیں دل پر ہلکی سی دستک دے رہی ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دل کے اندر سے ایک دبی ہوئی دعا، ایک خاموشی سے نکلی ہوئی فریاد اُبھری:

"یا اللہ،، بس تُو بہتری کرنا،، جو میرے لیے ہے، تو اسے میرے لیے آسان بنا دے۔"

پھر اُس کے لبوں پر ایک بے ساختہ شکر کا جملہ آیا،

"شاید،،وہ میری قسمت میں نہیں تھی جسے میں نے چاہا تھا، لیکن پھر بھی،یارب، تیرا شکر ہے،، ہر حال میں تیرا شکر۔۔۔

وہ کچھ لمحے یونہی بیٹھا رہا،،خاموش،گم صم،، لیکن اندر کہیں سکون اتر رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر کچھ لمحے آنکھیں بند کیے بیٹھا رہا۔ کمرے میں ہلکی سی دستک ہوئی۔ دروازہ آہستہ سے کھلا،اور اُس کی ماں اندر داخل ہوئیں۔ ان کے چہرے پر روشنی سی تھی، جیسے دل میں سکون ہو۔

وہ آہستہ سے آئیں،راحمیر کے پاس بیٹھیں اور محبت سے اُس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

"بیٹا،،۔ان کا لہجہ ماؤں جیسا مان سے بھرا ہوا تھا،"میں نے اُسے دیکھا ہے،،وہ لڑکی بہت پیاری ہے،،مگر اُس کی سب سے بڑی خوبی یہ نہیں کہ وہ خوبصورت ہے،بلکہ یہ کہ وہ تہجد گزار بچی ہے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر نے آنکھیں کھولیں۔خاموشی سے اپنی ماں کی باتیں سنتا رہا۔

"ہم جب کسی سے رشتہ بناتے ہیں نا، تو ہمیں دیکھنا چاہیے کہ وہ دین کو جانتا ہے یا نہیں،، چاہے لڑکا ہو یا لڑکی،،، باقی سب فانی ہے، مگر دین وہ چراغ ہے جو اندھیروں میں بھی روشنی دیتا ہے۔۔

انہوں نے آہستہ سے راحمیر کا ہاتھ تھاما:

"وہ لڑکی،، ہمارے گھر آئے گی تو گھر میں رونق آجائے گی۔ نور آجائے گا،، اور جب وہ تیرے نصیب میں آئے گی،، تو تیری زندگی میں بھی روشنی اُترے گی، بیٹا۔۔۔

راحمیر کی آنکھیں نم ہو گئیں، لیکن وہ مسکرایا۔ ماں کی باتوں نے جیسے دل پر مرہم رکھ دیا ہو۔

نرم لہجے میں بولا:

"اگر آپ کو وہ پسند آئی ہے،، تو اس سے بڑی خوشی کی بات کیا ہو سکتی ہے۔ آپ جیسی ہوں گی، تو زندگی واقعی آسان ہو جائے گی، امی۔۔

ماں نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا۔ کمرے کی فضا میں عجیب سی طمانیت پھیل گئی تھی۔ جیسے دعا، جیسے رب کی رضا، جیسے کوئی صلح ہو چکی ہو دل کے ماضی سے۔۔۔۔

جب ماں کمرے سے جا چکیں، تو راحمیر کچھ دیر وہیں خاموش بیٹھا رہا۔

کمرے کی روشنی دھیمی تھی، دل کی روشنی بڑھ رہی تھی۔ اُس نے آہستہ سے آنکھیں بند کیں۔ جیسے کوئی پرانا خواب دھندلا کر کے واپس لوٹ رہا ہو۔ ایک وقت تھا جب وہ کسی اور کے لیے دعا مانگتا تھا،، دل کے کسی کونے میں ایک اور چہرہ بسا ہوا ہے۔

لیکن آج،، دل کہہ رہا تھا کہ جو آیا ہے، وہ رب کی طرف سے آیا ہے۔ وہ دعا شاید قبول نہیں ہوئی تھی، مگر رب نے کوئی بہتر دعا دل میں ڈال دی تھی،، جو اب جاگ رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر نے اپنے رب سے آہستہ سے کہا:

"یا اللہ،، تیری رضا، تیرے فیصلے،، مجھ سے بہتر جانتے ہیں۔

میں نے جسے چاہا،وہ شاید میرے لیے نہیں تھی،، میرے دل سے نہ ملنے کی اذیت کو بھی ختم کر دے۔

پر جو تُو نے میرے حق میں چُنا ہے،

بس اُسے میرے دل کی راحت بنا دے،،

میرے گھر کا نور، میری زندگی کا سکون بنا دے۔۔

آنکھوں کے گوشے بھیگ گئے۔ مگر یہ آنسو شکست کے نہیں تھے،،یہ تسلیم کے، شکر کے آنسو تھے۔

اُس نے دل میں ایک عجیب سی روشنی محسوس کی۔ جیسے کسی نے اندر ہی اندر کہہ دیا ہو:

"وہ جو آ رہی ہے،،وہ تمہارے نصیب کی خیر ہے،

اُس لمحے راحمیر نے اپنے دل میں ایک نئی دعا پیدا ہوتے دیکھی۔ وہ دعا جو محبت سے زیادہ سکون مانگتی ہے، چہرے سے زیادہ کردار دیکھتی ہے، اور الفت سے پہلے عزت مانگتی ہے۔۔۔۔۔

نکاح سے صرف ایک دن پہلے کا منظر تھا۔ شفاف شام تھی، ہنسی خوشبوؤں میں گھلی ہوئی۔ کمرے میں شگوفوں جیسی تین لڑکیاں بیٹھی تھیں۔ شاہانہ، فریشہ اور عنابیہ۔ دیواروں پر جگنو جیسے فانوس جل رہے تھے، اور دلوں میں نرمی کی لَو۔

فریشہ نے شاہانہ کے ہاتھ تھامے، نظریں چمکتی آنکھوں میں گاڑھتے ہوئے کہا،

"رائیل، آپ خوش تو ہے ناں؟

شاہانہ نے نظریں جھکائیں۔ پلکوں پر نمی، دل میں خاموشی، اور لبوں پر وہی مسکراہٹ جو دل چھپا رہا ہو۔

"یہ میرے اللہ کا فیصلہ ہے، فریشہ،،

آواز ہلکی مگر تھکی ہوئی تھی۔

"میں اس میں خوش ہوں،، جو فیصلہ میرا تھا، اُس نے تو مجھے توڑ دیا تھا۔۔

اب جو ہے، وہی بہتر ہے۔

اور سچ پوچھو،، تو اب میں رب کے فیصلوں سے محبت کرتی ہوں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ایک لمحے کو خاموشی چھا گئی۔ دل جیسے سب کچھ سُن رہا ہو، زبان جیسے صرف آدھی حقیقت کہہ سکی ہو۔

عنابیہ نے جلدی سے بات بدلی،

"بس دعا کرو بھائی جب شاہانہ کو دیکھے تو بے ہوش نہ ہو جائے!"

پھر اچانک فریشہ شوخی سے بولی،

"اگر ایسا ہوا تو قاری صاحب کے بجائے ایمبولینس بلانا پڑے گا،

شاہانہ بے اختیار ہنس پڑی، آنسو ہنسی میں چھپ گئے،

"اللہ اللہ فریشہ! آپ تو نکاح کے دن ہی میرے صبر کا امتحان لینے لگی ہیں،

فریشہ نے بات ہنسی میں بدلنے کے بعد اپنی چادر سنبھالی، پھر شوخی سے کہا:

"چلو عنابیہ! ہمیں چلنا چاہیے،، ورنہ پھپھو اور راحمیر بھائی اُدھر تیاریوں میں لگے ہوں گے اور ہم یہاں فلسفہ لے کر بیٹھے ہیں۔

عنابیہ نے فوراً جوتا پہنتے ہوئے کہا:

"اور اگر ہم دیر سے گئے تو آنٹی کہیں گی، یہ لڑکیاں نکاح میں کم اور نیوز رپورٹنگ میں زیادہ دلچسپی رکھتی ہیں۔۔

تینوں ہنستے ہوئے باہر نکلیں۔ کمرے میں ان کی ہنسی کی گونج رہ گئی، اور شام کی روشنی میں وہ دعا چھپی ہوئی تھی جو زبان پر نہ سہی، دل کی سچائی سے مانگی گئی تھی۔۔۔۔

رات گہری ہو چکی تھی۔ کمرے کی ہلکی روشنی میں شاہانہ, سب کے ساتھ بیٹھی تھی۔ اچانک موبائل کی اسکرین روشن ہوئی،

"Amann bhai Call Incoming،

اس نے کانپتے ہاتھوں سے کال اُٹھائی۔

دوسری طرف بھائی کا چہرہ اسکرین پر جگمگا اُٹھا۔ ابو ساتھ بیٹھے تھے بولے،،

"شاہانہ،،، سب ٹھیک ہے نہ؟؟

شاہانہ کی پلکیں بھیگ گئیں، ہونٹ کپکپائے:

"ابو،،دل ڈر سا رہا ہے۔۔

زاویار بھائی نے ہنستے ہوئے لیکن گلے میں نمی لیے کہا،

"ڈرنا صرف اُن سے جو بے گھر ہوتے ہیں، تم تو دعا ہو،، تمہارا تو اب نیا گھر بسنے جا رہا ہے، شاہی،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

امی آنسو پونچھتے ہوئے کہہ رہی تھیں:

"شاہانہ، جب ماں بیٹی کو رخصت کرتی ہے، تو بس اتنا ہی کہتی ہے،،اللہ کرے تمہارے نصیبوں سے روشنی برسے،،اور سجدے شکر سے بھر جائیں۔

امن بھائی، جو ہمیشہ شوخ رہتے تھے، آج دھیمے لہجے میں بولے:

"شاہی،،، میرے لیے تم ہمیشہ وہی چھوٹی بہن رہو گی، جو میرے جوتے چھپا کر بھاگتی تھی۔ اب تم کسی کا نام بننے جا رہی ہو، تو دعاؤں میں آنچ نہ ہو گی۔ بس اک وعدہ،،رونا نہیں،اور اگر روؤ تو سجدے میں،انسانوں کے آگے نہیں۔۔۔

شاہانہ نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا:

"ابو،،امی،،، آپ سب سے بس ایک دعا چاہیے۔ میرا دل ایمان سے خالی نہ ہو،،اور نکاح کے بعد میری حیا، میری کمزوری نہیں، میری طاقت بنے۔۔

ابو نے لبوں پہ دعا رکھی،

"آمین،بیٹا۔ اور یاد رکھنا، نکاح صرف رسم نہیں،یہ رب سے کیا گیا وعدہ ہے،وفا سے نبھانا، جیسے تم ہمیشہ سب رشتے نبھاتی آئی ہو۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

زاویار بھائی ہنسے،

"اور دیکھو، شوہر سے پہلے زیادہ فلسفہ مت جھاڑنا،، ورنہ وہ سمجھے گا شاہی تو آئی تھی، ساتھ کتابی لائبریری بھی لے آئی۔۔

سب کی ہنسی گونجی۔۔ آنکھوں کی نمی کے ساتھ۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ نے ایک گہری سانس لی،

"دعا کریں، جو خواب رب نے دکھائے ہیں، وہ غرور نہ بنیں،، شکر بن جائیں۔۔۔

کال کٹ چکی تھی، امی ابو دعائیں دے کر اپنے کمرے میں جا چکے تھے،،

کمرے میں ہلکی مدھم روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ مگر شاہانہ کے دل میں کہیں نہ کہیں اک خاموش سی ہلچل باقی تھی۔ وہ بالکونی میں کھڑی آسمان کی طرف دیکھ رہی تھی، جیسے چاند سے کوئی سوال کر رہی ہو، کوئی دعا مانگ رہی ہو جو لفظوں کی محتاج نہ ہو۔

اسی لمحے زاویار بھائی کی آواز آئی۔ دھیمی، گہری اور اطمینان بھری،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"شاہی،،

وہ پلٹی، آنکھوں میں نمی اور لبوں پر سوال۔

زاویار آہستہ قدموں سے قریب آئے، دیوار سے ٹیک لگا کر نرمی سے بولے:

"اللہ کے فیصلے ہمیشہ ہماری سمجھ میں نہیں آتے،، مگر ان فیصلوں پر یقین کرنا،شاہی، خود ایک معجزہ ہے۔۔۔

شاہانہ کی پلکیں لرزیں۔

خاموشی اُس کے چہرے پر بکھری ہوئی تھی۔

زاویار کی آواز میں اک عجیب سی روشنی اتر آئی:

"میں نے بھی یقین کیا تھا،،اور دیکھو،اللہ نے مجھے سکون دیا۔ مَلائکہ کی صورت میں،،، جو میرے لیے رحمت بن کر آئی۔۔۔

وہ چند لمحے رُکی، پھر آہستہ سے بولی:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تو میرے لیے بھی سکون ہو گا؟

زاویار نے مسکرا کر آسمان کی طرف دیکھا:

"ہو گا نہیں، ہے۔ کیونکہ جس رب نے تمہیں چُنا ہے، وہ تمہیں ضائع نہیں کرے گا۔ وہ تمہارے دل کے زخموں کو بھی جاننے والا ہے، اور تمہارے نصیب میں آنے والے سکون کو بھی۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ کی آنکھیں نم ہو گئیں، مگر چہرے پر ایک عجیب سا سکون تھا۔

وہ بس اتنا ہی کہہ سکی:

"مجھے اب سمجھ آتا ہے۔ سکون کسی انسان میں نہیں، اللہ کے فیصلے میں ہوتا ہے۔

زاویار ہنس دیے، شفیق انداز میں آنکھ دبائی:

اور اگر اُس فیصلے میں انسان بھی اچھا مل جائے،، تو سمجھ لو، بونس ہے۔۔

شاہانہ بے اختیار ہنس پڑی۔

اسی ہنسی میں اس کے آنسو بھی شامل تھے،،

اور وہ دیر سے تلا ہوا سکون بھی۔۔۔

۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ایک جدید مگر خاموش عمارت،، باہر سے مکمل سیاہ مگر اندر سے ایک شاہی وقار سے بھرپور۔

اس عمارت کے ماتھے پر سنہری حروف میں ایک نام چمک رہا تھا:

"Maison Noiré"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سیاہی کا وہ ایوان جہاں خاموشی بھی ایک وقار رکھتی تھی۔

عمارت کے اندر قدم رکھتے ہی ایک الگ فضا محسوس ہوتی تھی۔ درجنوں ورکرز سلیقے، خاموشی اور نظم سے مصروف عمل تھے۔ ہر میز، ہر در، ہر سایہ ترتیب میں تھا، جیسے سب کچھ خود کو کسی کی موجودگی کے لیے تیار کر رہا ہو۔

کانفرنس روم کے شیشوں کے پار روشنی کی ایک نازک سی جھلک نمودار ہوئی۔ ایک مرد اندر داخل ہوا۔ لمبا قد، گہرے سیاہ سوٹ میں ملبوس، اُس کی چال میں کوئی عجلت نہیں، مگر رُکنے کی اجازت بھی نہیں۔۔

جس کی آنکھوں میں تھکن تھی، مگر وقار بھی۔

جس کے چہرے پر زخم نہ تھے، مگر ماضی کی چیخیں اُس کی خاموشی میں دبی ہوئی تھیں۔

جیسے وقت کے ساتھ اُس نے ہجر کو سوٹ کی طرح پہن لیا ہو۔

اُس کے داخل ہوتے ہی پورا ہال ساکت ہو گیا۔

جیسے کوئی بادشاہ اپنے تخت پر لوٹ آیا ہو۔

وہ بغیر کسی رسمی جملے کے صرف ایک بات کہتا ہے،

"کام بولنا چاہیے، انسان نہیں۔۔

اور پھر ہال میں صرف گھڑی کی ٹک ٹک باقی رہ جاتی ہے،

اور وہ سیاہ سوٹ جو بادشاہوں کے لیے بنا تھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وقت سہ پہر کی کسی شاہی خاموشی میں ٹھہرا ہوا ہے۔ Maison Noiré کے وسیع، دل فریب شوروم میں ایک سنجیدہ سا سناٹا گونج رہا ہے۔ سنگِ مرمر کی فرش پر روشنی سائے بناتی ہے، سیاہ مخملی پردے نیم وا ہیں، اور دیوار پر سنہرے الفاظ جگمگا رہے ہیں:

"Dark is not sad, it's royal."

کمرے کے ایک گوشے میں دو نوجوان ورکرز۔ سمیع اور عثمان۔ نہایت احتیاط سے نئے شاہی سوٹس کا معائنہ کر رہے ہیں۔

عثمان (دلچسپی سے، انگلی سے کپڑے کی تہ کو چھوتے ہوئے کہتا ہے)

"تمہیں کبھی لگا ہے، جیسے ہر سوٹ میں کوئی خاموش سی روح چھپی ہوتی ہے؟ جیسے یہ صرف لباس نہیں، کسی تنہا رات کی کہانی ہوں۔۔

سمیع ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہتا ہے،،

"کیوں نہ ہو،،Maison Noiré کی ہر سلائی، ہر تہ،، سر کی خاموش زبان بن چکی ہے۔ مجھے لگتا ہے وہ سنتے کم ہیں، دیکھتے زیادہ ہیں۔۔

عثمان گم سم سا کہتا ہے،،

"ان کی آنکھوں میں بھی کوئی ویرانی بسی ہے،، جیسے کسی نے اندھیرے کو زیبِ تن کر لیا ہو ۔ مگر غرور کے ساتھ۔۔۔

سمیع جذب کے ساتھ کہتا ہے،، سر کہتے ہیں،

" Black isn't for mourning,, it's for kings who walk alone but leave a mark."

عثمان ایک طویل خاموشی کے بعد کہتا ہے،

"شاید اسی لیے برانڈ کا نام بھی 'Maison Noiré' رکھا گیا،،سنا ہے خود سر نے چنا تھا۔

بس اتنا کہا تھا۔

'غم کا رنگ بھی تاج پہن سکتا ہے۔۔

سمیع دیوار کی جانب دیکھتے ہوئے کہتا ہے،

Clubb of Quality Content

"ان کے لیے اندھیرا خوف نہیں،،ایک طرز ہے،ایک موقع،،سب کچھ خاموشی سے جیت لینے کا۔۔

دونوں چند لمحے یوں ہی خاموش کھڑے رہتے ہیں۔ جیسے میسن کی دیواریں بھی اس کی کہانی جانتی ہوں، مگر کسی سے کہتی نہیں۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

۔۔۔۔۔

سیاہ شیشوں کے پیچھے سورج کی روشنی ایک آخری بار جھلملائی، جیسے آسمان نے بھی اس لمحے کو ٹھہرنے کی اجازت دی ہو۔

مرمری فرش پر ایک سناٹا بچھا تھا، سیاہ سوٹ میں لپٹے کارکن تھم گئے، سسٹمز کی بیپ بند ہو گئیں، حتیٰ کہ لفٹ کے سامنے کھڑے ریسیپشنسٹ نے بھی سانس روک لیا۔

لفٹ کے دروازے کھلے۔

اور اے ایچ سکندر اندر داخل ہوا۔

وہ خاموشی سے چلتا آیا، جیسے ہر قدم فضا پر اپنی مہر لگا رہا ہو۔ اُس کا سیاہ تھری پیس سوٹ۔ Maison Noiré کے شاہی کلیکشن کا مخصوص ترین نمونہ۔ اُس کی ذات کی طرح مکمل اور بے آواز تھا۔ اُس کی چال میں نہ کوئی خوف، نہ کوئی جلدی۔ جیسے وقت بھی اُس کا منتظر ہو۔

ہال میں ہر شخص اُس کی طرف دیکھ رہا تھا، مگر اُس کی نظریں فقط اُس مخصوص دروازے پر تھیں۔

CEO Office

جہاں سب کچھ اُس کا منتظر تھا۔

جیسے ہی وہ دروازہ کھولا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دیوار پر لٹکا برانڈ کا قول:

“Dark is not sad, it’s royal.”

وہ ایک لمحہ ٹھہرا، نظر کی۔ جیسے اپنی ہی کہی بات کو نئے سرے سے جیا ہو۔

کمرے میں موجود تمام ورکرز اور مینجرز اُس کے گرد جمع ہو چکے تھے۔

وہ خاموشی سے اپنی کرسی پر بیٹھا۔ میز پر ہاتھ رکھا، ایک خفیف سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا:

"ہم نے سیاہی کو لباس بنایا، لوگ تاثر سمجھ بیٹھے۔ مگر یہ ہنر ہے۔ تنہائی میں جینے کا، شان سے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سب نگاہیں اُس پر۔ وہ نظر اُٹھاتا ہے، اور کہتا ہے،

"شروع کرتے ہیں۔۔

اینکر مدھم آواز میں،،

"آپ نے سیاہی کو ایک احساس سے نکال کر ایک شناخت بنایا۔ لوگ جو رنگوں میں خوشی ڈھونڈتے ہیں، آپ نے تاریکی میں وقار تلاش کیا۔ آخر اس سیاہی میں ایسا کیا ہے جو باقی سب سے مختلف ہے؟

سکندر ہلکی سانس لیتے ہوئے، نظریں نیچے جھکا کر کہتا ہے،،

"کیونکہ سیاہی وہ واحد رنگ ہے جو سب کچھ اپنے اندر سمو لیتا ہے۔ غم، خاموشی، وقت، وقار۔ لوگ سمجھتے ہیں سیاہی اداسی ہے،

مگر میں نے اُس میں خوبصورتی تلاش کی۔۔

"تو Maison Noiré صرف ایک برانڈ نہیں، ایک بیانیہ ہے؟

سکندر نظریں اینکر کی طرف کر کے کہتا ہے،

"یہ ان کے لیے ہے جو روشنی کے شور سے تھک چکے ہیں۔

یہ اُن کے لیے ہے جو اپنی تنہائی کو کمزوری نہیں، اپنی شناخت سمجھتے ہیں۔

میسن نوئر نے انہیں لباس دیا، مگر اصل میں ہم نے انہیں زبان دی۔

خاموشی کی زبان۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اینکر متاثر لہجے میں،،

"آپ کی باتوں میں ایک خاص سکون ہے، جیسے یہ کپڑے نہیں، کوئی دعا ہوں۔۔

سکندر مسکرا کر کہتا ہے،

"کبھی کبھی ہم کچھ نہیں بولتے، تو دنیا ہمارے کپڑوں سے پوچھتی ہے کہ ہم کون ہیں۔

اور سیاہی،، وہ سب کچھ کہہ دیتی ہے جو ہم لفظوں سے چھپا لیتے ہیں۔۔

میسن نوئر کا آئندہ وژن؟

سکندر ہاتھ میں پین گھماتا ہے اور کہتا ہے،

"ہم صرف سیاہ لباس نہیں بیچتے۔

ہم ان دلوں کو وقار دیتے ہیں، جنہیں دنیا نے 'اداس' کہہ کر کنارے کر دیا تھا۔

ہم ہر اُس روح کے ساتھ ہیں جو تنہا ہو کر بھی شان سے جیتی ہے۔۔

اگر Maison Noiré ایک جملہ ہوتا، تو؟"

سکندر کیمرے میں گہری نظر ڈال کر، آہستہ آواز میں کہتا ہے،،

"یہ وہ لباس ہے،، جو صرف پہنا نہیں جاتا، جیا جاتا ہے۔۔

انسپائر میگزین کی خاتون اینکر اُس کے سامنے تھی۔ روشنی ہلکی رکھی گئی تھی۔ بیک گراؤنڈ میں Maison Noiré کا شاہی لوگو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اینکر سوال پوچھتی ہے،

"آپ نے ایک ایسا برانڈ بنایا، جو صرف لباس نہیں، ایک فلسفہ ہے۔ خاموشی کو شان، اور سیاہی کو اظہار بنایا۔

Maison Noiré

صرف ایک کمپنی نہیں، ایک تحریک لگتی ہے۔ آپ اس مقام پر کیسے پہنچے؟"

سکندر گہری آواز میں، دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیتا ہے،

"میں واپس کچھ بن کر نہیں آیا،، میں وہ سب پیچھے چھوڑ کر آیا ہوں، جو مجھے کبھی توڑ گیا تھا۔

اب جو کچھ ہے، وہ خاموشی کا سرمایہ ہے، اور سیاہی کی حکمرانی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دنیا کو بتانا تھا کہ دکھ کا بھی ایک ڈیزائن ہوتا ہے۔

اور وہ بھی کمال ہو سکتا ہے۔۔

اینکر:

"اور Maison Noiré کا نعرہ؟"

سکندر دیکھتا ہے کیمرے میں،اور دھیرے سے کہتا ہے،

“Dark is not sad,, it’s royal.”

اینکر چند لمحے خاموشی کے بعد، آہستہ آواز میں کہتی ہے،

"کیا کبھی آپ نے محبت کی تھی؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اے ایچ سکندر ایک لمحے کے توقف کے بعد کہتا ہے،خیالوں میں کسی کا چہرہ لہراتا ہے،،

"محبت،،وہ واحد چیز تھی جسے میں نے پایا بھی اور کھویا بھی۔۔

اینکر سوال کرتی ہے،،

"اگر سیاہی کا کوئی رشتہ محبت سے ہو، تو وہ کیسا ہو گا؟

اے ایچ سکندر نرمی سے کہتا ہے،

"سیاہی وہ چادر ہے جو محبت کے زخموں کو ڈھانپتی ہے۔

یہ روشنی کی طرح چیختی نہیں،

یہ صرف وہی سمجھ سکتا ہے،،

جس نے کبھی کسی کو دل میں دفنایا ہو،

یا جس نے کبھی کسی کا انتظار کیا ہو۔

اینکر:

"کیا Maison Noir صرف ظاہری پہناوا ہے، یا اس کے پیچھے کوئی درد چھپا ہے؟"

اے ایچ سکندر جواب دیتا ہے،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"Maison Noiré

اُن کہانیوں کی پناہ گاہ ہے،

جو کبھی زبان پر نہیں آتیں۔

یہ اُن چہروں کے لیے ہے،

جنہوں نے مسکرا کر جینا سیکھا، مگر آنکھوں میں آج بھی خاموشی کی نمی ہے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اینکر آنکھوں میں نمی، مگر مسکرا کر کہتی ہے،،

"کیا آپ کی تخلیقوں میں ایک عورت کی جگہ ہے؟

اے ایب سکندر نرمی سے کہتا ہے،،

"ایک عورت ہی تو تھی،،

جس نے میرے لفظوں کو خاموش کیا اور خاموشی کو وقار۔

میسن نوئر،

اُس کے لیے ہے،،

جو چلی گئی، مگر اپنا "سیاہ" رنگ چھوڑ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اینکر:

"اور اگر وہ آپ کی اس گفتگو کو آج سنے؟

اے ایچ سکندر ہلکی سانس لیتے ہوئے، دور دیکھتے ہوئے کہتا ہے،،

"تو شاید وہ جان جائے،،

کہ میں نے کبھی بھی اُسے لفظوں میں نہیں باندھا،

کیونکہ جو چیز دل میں ہوتی ہے،

وہ صرف سناٹے میں بولتی ہے۔۔میں بس اس کے انتظار میں ہوں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اینکر کا آخری سوال،،

"ایک پیغام،،اُن لوگوں کے لیے جو خود کو اس دنیا سے کٹا ہوا محسوس کرتے ہیں؟

اے ایچ سکندر گہری نظروں سے کیمرے میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے،

"اندھیرا دشمن نہیں،،اگر تمہیں اس میں اپنا عکس دکھے۔

تنہائی سزا نہیں،،، اگر تم اُسے شعور کی شکل میں قبول کرو۔

اور سیاہی کمزوری نہیں،،

اگر تم نے اسے وقار کے ساتھ اوڑھ لیا ہو۔۔۔

انٹرویو کے بعد عبدالہادی سکندر ایک فوٹو شوٹ میں کھڑکی کے پاس کھڑا ہے۔ہاتھ میں سیاہ گلاب ہے، بلیک ٹرینچ کوٹ پہنے، نگاہوں میں وہی خاموشی جس نے ایک نسل کو زبان دی۔ پس منظر میں Maison Noiré کا نعرہ چمکتا ہے،

"Dark is not sad.

It’s royal."

اے ایچ سکندر سیاہ رنگ کے minimalist دفتر میں، ونڈو کے پاس کھڑا لاہور شہر کی روشنیوں کو دیکھ رہا ہے۔ اُس کے ہاتھ میں پرانی ریکارڈنگ، وہی جس میں کچھ الفاظ ہیں:

"جب آپ کچھ بن جاؤ گے، تب ملے گے ہم۔"

Clubb of Quality Content

دفتر کا دروازہ کھلتا ہے۔ علی داخل ہوتا ہے، نفیس سوٹ میں، مسکراہٹ کے ساتھ:

علی چلتے ہوئے کہتا ہے

"یار،، تو واقعی A.H Skinder

'عبدالہادی سکندر' بن گیا۔

Maison Noiré

تو اب ایک برانڈ نہیں، ایک بیانیہ ہے،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہادی مسکراہٹ کے بغیر، گہرے لہجے میں کہتا ہے،

"بیانیے بنتے نہیں،، جیے جاتے ہیں۔۔۔

علی بیٹھتے ہوئے کہتا ہے،،

"یاد ہے وہ راتیں؟

جہاں تیرے پاس صرف باتیں تھی اور بے نام خواب،،

اور اب دیکھ۔پوری دنیا سیاہی کے وقار کو مانتی ہے۔۔

ہادی خاموشی سے گھڑی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے،

"بنانا ہی تھا،علی۔

بھائی سے شرط لگائی تھی کہ میں اپنی پہچان الگ بناؤں گا۔

بس،،بنانی ہی تھی یہ دنیا۔فرقے کی بنیاد پہ انھوں نے میری محبت چھین لی،

اور سچ کہوں،، تو کسی کا انتظار بھی تھا۔۔

علی چند لمحے سنجیدہ ہو کر کہتا ہے،

"پرہادی،،تُو کیوں نہیں بھول جاتا اُسے؟"

ہادی کھڑکی سے نظریں ہٹائے بغیر، دھیمی مگر مضبوط آواز میں کہتا ہے،

"کوئی اپنے دل کی دھڑکن بھولتا ہے کیا؟

وہی تو ہے،، جس کی خاموشی نے مجھے زبان دی۔

جس کے ایک وعدے نے میرے وجود کو سفر بنا دیا۔

اب صرف اُسے ڈھونڈنا ہے،، شاید وقت قریب ہے، اب ملاقات کا،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

علی کی آنکھوں میں گہری پریشانی تھی۔

"اگر وہ نہ ملی تو؟ اُس نے دھیرے سے پوچھا، جیسے الفاظ بھی خود سے ڈر رہے ہوں۔

ہادی نے سر جھکایا، ایک پل کو خاموش رہا۔

پھر آہستہ سے اُس کی مٹھیاں بند ہوئیں، جیسے اندر کچھ پھٹنے والا ہو۔

"اُس نے وعدہ کیا تھا، علی،،" ہادی کی آواز میں عجیب سی کپکپی تھی، پر نظریں پتھر کی تھیں۔

"میرے پاس اُس کا وہ وائس نوٹ ہے،، وہ خود کہہ کے گئی تھی،، کہ وہ انتظار کرے گی، جب تک میں کچھ بن نہ جاؤں،،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

علی چپ ہو گیا۔

ہادی نے سانس بھری، مگر دل کی جلن اس میں چھپی نہ سکی۔

"وہ میری ہے، علی،، اور اگر آج وہ مجھ سے چھین لی گئی تو میں اس دنیا کو تباہ کر دونگا، ہر اس انسان کو مرنا ہو گا جو اسے مجھ سے چھینے گا۔۔

پھر وہ یکدم اٹھا۔

"میں آج ہی خان پور جا رہا ہوں۔ اُسے ڈھونڈوں گا،، بس وہ مجھے چاہیے۔ ہر حال میں،، میں نے اس پل کا بہت انتظار کیا ہے، آج وہ دن آ گیا،،

علی نے اس کے کندھے کو تھام کر کہا:

"ہادی، بس عقل سے کام لینا۔

مگر ہادی کی آنکھوں میں روشنی نہیں، طوفان تھا۔

"عقل۔؟؟ اُس نے ہنستے ہوئے کہا،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

علی جس دن محبت میں عقل شامل ہوئی،، تو سمجھو محبت نے دم توڑ دیا۔۔

علی کی خاموش نظریں اب بھی ہادی کے چہرے پر تھیں۔ہادی نے گردن جھکائی،ہاتھ کی انگلیوں میں دبی سانس کو روکا،اور پھر آہستہ سے بولا:

"علی۔،،وہ تین سال،میری زندگی کے خوبصورت ترین لمحے تھے،جب وہ میرے ساتھ تھی۔

آواز میں نمی تھی،لیکن وہ رویا نہیں،جیسے آنکھوں میں آنسو تھے پر اجازت نہیں تھی گرنے کی۔

"اس کے آنے سے پہلے، میں ہر لڑکی سے ملتا تھا، گھومتا تھا، وقت گزارنا ہی شوق تھا، لیکن جب محبت کا پہلا احساس دل میں جاگا۔ میں نے سب چھوڑ دیا۔ سب کچھ۔۔

ہادی کے چہرے پہ ایک تھکی ہوئی مسکراہٹ آئی، وہی تھکن جو کسی کا ہونے کے بعد بھی اُسے کھو دینے سے آتی ہے۔

"میں نے اُسے اپنایا،، جیسے انسان اپنی سانس کو اپناتا ہے، لیکن پھر، غلط فہمیاں بیچ میں آئیں، میں نے اُسے بدنام کیا، غصے میں وہ سب خود ہوتا گیا، علی۔۔ میں،،، میں ایسا نہیں چاہتا تھا۔ میں اس سے معافی مانگ لیتا،

چند لمحوں کی خاموشی کے بعد اُس کی آواز میں بغاوت سی جاگی:

"اُسے مجھ سے دُور نہیں جانا چاہیے تھا،، نہیں جانا چاہیے تھا۔۔

ہادی کی مٹھی بھنچ گئی، جیسے وہ خود کو روکے ہوئے ہو۔

"تین سال ہو گئے ہیں، علی۔ میں نے اسے اپنے سامنے دیکھا تک نہیں۔۔

Clubb of Quality Content

پھر یکدم وہ رکا، سانس کھینچی، اور دھیمی آواز میں کہا:

"ایک سال پہلے تیرے نمبر سے اُس نمبر پر کال کی تھی میں نے، وہ رونے لگی تھی۔ صرف اتنا کہا: 'کبھی کال نہ کرنا۔

علی،، کیا ایسا بھی ہوتا ہے محبت میں؟

ہادی کی آنکھیں کسی ان دیکھے منظر کو تکنے لگیں۔ وہ ماضی کا دروازہ تھا یا آنے والے فیصلے کا۔

"وہ تو میری ہے نا، علی؟

"تو اُسے میرے پاس ہونا چاہیے نا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر وہ سیدھا ہوا، لب ہلے، جیسے فیصلہ سنا رہا ہو:

"میں اُسے لے آؤں گا، بہت جلد۔۔ میں اسے لے آؤں گا۔۔

اور علی کو پہلی بار لگا۔ یہ وہی ہادی ہے، جو دنیا سے ہار مان سکتا ہے، مگر اپنی محبت سے نہیں۔۔۔

علی نے کافی کا کپ میز پر رکھا۔ آنکھوں میں ہنسی تھی مگر لہجے میں ہلکی سی چڑچڑاہٹ اور حیرت کا رنگ۔

"ہادی،، تو تو محبت کو کوڑے دان کہتا تھا۔ کہتا تھا کہ انا والا مرد کبھی یہ گوارا نہیں کرتا کہ خود کو کسی کے پیچھے ذلت میں پھینک دے۔ پھر اب کیا ہوا؟ وہ ہادی کہاں گیا؟

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ہادی نے خاموشی سے لمحے کو دیکھا۔ شہر کی روشنیاں اس کی آنکھوں میں لرز رہی تھیں۔ اس کے ہاتھ میں ایک فائل تھی۔ مگر چہرہ کسی اور یاد میں الجھا ہوا تھا۔ کچھ پل گزرے۔ پھر اُس نے دھیمے مگر بے پناہ گہرے لہجے میں کہا:

"میری انا،، وہ تو کب کی راکھ بن چکی ہے اُس کی محبت میں۔۔

"کبھی جس انا نے مجھے آسمان پر بٹھایا تھا، آج اُس انا کو میں نے اس کے پاؤں کی دھول بنا دیا ہے،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

علی نے کچھ کہنا چاہا، مگر ہادی کے لہجے کی سنجیدگی نے اُسے روک دیا۔

"محبت نے مجھے جھکایا نہیں،، مجھے مکمل کر دیا۔۔

"وہی ہادی ہوں،،بس اب سمجھ آ گیا ہے کہ کچھ محبتیں ذلت میں نہیں، عزت میں پہچانی جاتی ہیں۔۔

علی کا چہرہ سنجیدہ سا ہو گیا۔ہادی نے کپ اٹھایا،ایک گھونٹ لیا، پھر بغیر اُسے دیکھے کہنا شروع کیا:

"میں محبت سے نہیں ڈرتا تھا،، میں اُس ہادی سے ڈرتا تھا جو محبت میں کمزور ہو جائے۔ لیکن جب اُس کی روح کو چھو لیا،، تو میری ہر کمزوری نے مجھے طاقت ور بنا دیا۔۔

"جو انا مجھے تھام کر لے گئی تھی،،اُسی انا کو اُس کی آنکھوں کے سکون نے راستہ دکھا دیا۔۔۔

علی نے آہستہ سے پوچھا:

"تو بدل گیا ہے، ہادی؟"

ہادی کی مسکراہٹ اُس کے الفاظ سے پہلے آئی۔ اُس نے کہا:

"نہیں علی،، میں صرف اُس شخص کے قریب گیا ہوں،، جس میں، میں خود کو کھونا چاہتا ہوں۔ یہ ہار نہیں،، یہ آزادی ہے۔۔

ہادی کی آواز میں وہی پرانا زخم جاگا تھا، جسے وقت کی دھول بھی مٹا نہ سکی تھی۔

وہ علی کی طرف پلٹا، آنکھوں میں شکوہ نہیں، ایک نرمی تھی, جیسے دل نے ہار مان لی ہو۔

"علی،، تجھے میرے ساتھ ہونا چاہیے، اُسے ڈھونڈنے میں۔ تُونے ہی تو اُسے مجھ سے دور بھیجا تھا۔

علی کا سینہ ایک لمحے کو سانس لینا بھول گیا۔

سچ کا وزن عجیب ہوتا ہے، خاص طور پر جب وہ تمہارے ہی الفاظ کا آئینہ ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تب،، تب بہت ضروری تھا یہ سب کرنا ہادی۔" علی آہستہ بولا، نظریں زمین پہ جم گئیں۔

"لیکن،، اب واقعی نہیں جانتا، وہ کہاں ہے۔۔ اسنے نمبر ہی بند کر دیا۔

چند لمحے کی خاموشی،، جیسے دو لمحے رک کر وقت خود سوچنے لگا ہو۔

پھر ہادی نے سنجیدگی سے کہا،

"تو ہم آج چل رہے ہیں اُس کی طرف، علی۔ اُس کے شہر۔ اُسے ڈھونڈنے۔۔ اسے واپس لانے،، جب تک وہ مل نہیں جاتی، مجھے سکون نہیں ملے گا۔۔۔

علی نے آہستہ سے ہادی کی آنکھوں میں دیکھا، ایک لمحے کے لیے وہ دونوں خاموش رہے،، جیسے ماضی نے ان کے بیچ صلح کر لی ہو۔

پھر علی ہولے سے بولا،

"ٹھیک ہے، میں تیار ہوں،، چلتے ہیں، ہادی۔"

اور پھر دونوں مرد،ماضی کی روشنیوں میں ایک امید کا دیا لے کر نکل پڑے۔اُسے ڈھونڈنے،جو کبھی خواب تھی،،اور شاید اب صرف دعا۔۔۔

۔۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہوٹل کا کمرہ سادہ مگر صاف ستھرا تھا۔در و دیوار اجنبی،مگر دلوں میں ایک عجیب سی آشنائی تھی۔

ہادی خاموشی سے بیگ کھول کر کپڑے نکالنے لگا۔ علی صوفے پر نیم لیٹا اسے دیکھ رہا تھا۔

کچھ دیر بعد اُس نے آہستہ سے کہا:

"کیسے ڈھونڈے گا تُو اُسے؟

ہادی نے ہاتھ روک کر سر اٹھایا، اور آنکھوں میں وہی پرانی ضد تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"پورا شہر چھان ماروں گا، علی،، ہر گلی، ہر در، ہر روشنی۔ کہیں تو ہو گی وہ۔

علی نے کچھ کہنا چاہا، لیکن ہادی پہلے ہی واش روم میں جا چکا تھا۔

چند لمحوں بعد وہ باہر نکلا، سفید کرتا پہنے، چہرے پہ وضو کی نمی، اور آنکھوں میں کچھ ٹوٹا ہوا سکون۔

پھر، بغیر کچھ کہے، جائے نماز بچھائی۔ اور عشاء کی نیت باندھ لی۔

علی خاموش ہو کر بس اسے دیکھتا رہا۔ یہ منظر نیا تھا۔ ہادی اور نماز؟

وہی ہادی، جو کل تک لفظ "رب" سے بحث کرتا تھا، اپنی خواہشوں کا پجاری تھا، آج سجدے میں جھکا تھا۔

نماز مکمل ہوئی، تو علی نے حیرت سے پوچھا:

"تو نماز بھی پڑھتا ہے؟

ہادی نے اسے دیکھا،اور مدھم لہجے میں بولا:

"مسلمان ہوں،،اتنا تو کر ہی سکتا ہوں،،"

پھر نظریں جھکا لیں،اور وہی نمی پلکوں کے کنارے آ کر ٹھہر گئی۔

"میں چاہتا ہوں،اللہ مجھ سے راضی ہو جائے،علی۔

بس اب چاہتا ہوں،وہ میری محبت کو لوٹا دے،،

اور اسے لوٹا دے، جو میری روح کی تلاش ہے۔۔

چند لمحے چپ رہے، پھر ہادی نے دھیرے سے کہا:

"لیکن کبھی لگتا ہے،، وہ ناراض ہے مجھ سے،،،

بہت زیادہ،،

کہ اب وہ میری سننے والا نہیں۔

میں کہتا ہوں، ہاں میں گناہگار ہوں، مگر میری محبت مجھے دے دے،،

لیکن دیکھ نا، اب تک خالی ہاتھ ہوں۔۔

ہادی کی آواز ٹوٹنے کے قریب تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

علی نے آہستہ سے کہا:

"ایسا نہیں ہوتا ہادی،

وہ سب کی سنتا ہے،

اور سب کو دیتا بھی ہے،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہادی نے سر جھکایا، اور آہستہ سے لب ہلے:

"تو کیا وہ وقت آنے والا ہے، علی؟

جب میری سجدے کی نمی، میری بانہوں کی دعا بن جائے؟

علی نے چپ چاپ سر ہلا دیا۔

کمرے میں خاموشی تھی، مگر ایک ہوا چل رہی تھی۔ وہی دعا کی، وہی لوٹ آنے کی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

۔۔۔۔

فریشہ کے گھر آج کچھ الگ ہی رونق تھی۔

کمرے کے ہر کونے میں روشنی، اور چہروں پر مسکراہٹوں کی چمک، مگر فریشہ کی آنکھوں میں عجیب سا سکون تھا۔ وہ سکون جو کسی بہت بڑے فیصلے کے بعد اُترتا ہے۔

دروازہ کھلا، اور راحمیر سفید شلوار قمیض، ہلکی سی خوشبو اور سنجیدہ وقار کے ساتھ اندر داخل ہوا۔

ماہین نے دیکھتے ہی بے ساختہ کہا:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میرا بھائی تو کمال لگ رہا ہے، ماشاءاللہ"

فریشہ بھی کہنے لگی،

بلکل ہمارا بھائی ہے ہی حسن کی مثال"

پھو پھو نے فوراً ہنستے ہوئے کہا:

"میرا بیٹا ہے ہی پیارا! کسی شہزادے سے کم نہیں لگ رہا آج تو۔

راحمیر نے سب کو سلام کیا اور باہر کی طرف بڑھ گیا۔ دروازے کے پاس افنان اور اردان پہلے سے کھڑے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اردان نے راحمیر کو دیکھا،اور مسکرا کر کندھے پر ہاتھ رکھا:

"میرے بھائی،اب تو کسی اور کو اپنے نام کرنے والے ہو،

تو دل سے اُن یادوں کو بھی مٹادے، جو اس رشتے کو نبھانے میں مشکل پیدا کریں۔۔

راحمیر کی آنکھوں میں پل بھر کو ایک پرانا دکھ لرز گیا۔

لیکن وہ مسکرایا،، وہی دکھی مگر مکمل کرنے والی مسکراہٹ،، اور آہستہ سے بولا:

"اگر میرے اللہ کی یہی رضا ہے،

تو میں بھی راضی ہوں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ الفاظ سادہ تھے، مگر ان کے نیچے ایک قبر تھی۔ اُس محبت کی، جو دفن ہو گئی تھی، مگر بھولی نہ تھی۔

چند لمحوں بعد، سب کار میں سوار ہو گئے۔

لباس، چہروں اور دعاؤں کی خوشبو لیے

راستہ لیا گیا۔ شاہانہ کے گھر کی جانب۔

شہر کی سڑکیں، وقت کی خاموشی، اور دل کی دھڑکنیں۔

سب ایک ہی سوال لیے جا رہے تھے:

"کیا قربانی صرف دینے کا نام ہے؟ یا محبت کے زندہ رہنے کا بھی؟"

ناولز کلب
Clubbey Quality Content

شاہانہ نے سفید میکسی زیب تن کی ہوئی تھی۔ جس پر نرم سا سنہرا کام بہت خُوبصورتی سے چمک رہا تھا۔

سر پر سفید دوپٹہ رکھا گیا تھا، جیسے سکون کی چادر۔۔

پھر اس کے اوپر ایک نفیس سرخ دوپٹہ آیا۔ جس پر سنہری دھاگے سے لکھا تھا:

راحمیر کی دلہن،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ آئینے کے سامنے کھڑی تھی۔ مگر دل کہیں اور تھا۔

چہرے پر الجھن، نظر میں سوال، اور لبوں پر خاموشی۔

انابیہ اور ملائکہ بھابھی اُسے سنبھال رہی تھیں، جیسے وقت کو تھامنے کی کوشش۔

تھوڑی دیر بعد سب مہمان آ چکے تھے۔

ماہین اور فریشہ پاس آئیں۔ فریشہ نے ہاتھ تھام کر کہا:

"اب سب بدل جائے گا رائیل کوئین"

ماہین نے ہنستے ہوئے کہا:

"میری بھابھی تو بہت حسین ہے کسی کوئین کے جیسی،،ماشاءاللہ۔۔

Clubb of Quality Content

اسی وقت راحمیر کی ماں، آگے بڑھیں اور شاہانہ کے سر کو چوما:

"ماشاءاللہ،، میری بہو۔۔

مرد حضرات مسجد میں موجود تھے۔ایک ہال میں خاموشی کا سمندر تھا۔

راحمیر سب سے مل چکا تھا،شاہانہ کے ابو،چچا،زاویار بھائی،اور سب عزیز۔

سب کے دل مطمئن تھے، کیونکہ راحمیر اُن کا انتخاب تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر مولوی صاحب کی آواز گونجی:

"راحمیر سلطان کیا آپ کو شاہانہ بنت ناصر ملک سے نکاح قبول ہے؟

راحمیر نے گہری سانس لی،

ماضی کی روشنی،حال کی خاموشی،اور مستقبل کی امید دل میں لیے،،

"قُبول ہے۔"

پھر دوسری بار:

"قُبول ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر تیسری بار:

"قُبول ہے۔"

اور جیسے ہی آخری قُبولیت کی صدا مکمل ہوئی۔

فضا میں خُوشبو بکھر گئی، جیسے دعاؤں کا جواب آچکا ہو۔

شاہانہ کے ابو نے آگے بڑھ کر اُسے گلے لگایا۔

زاویار، افنان اردان سب نے راحمیر کو گلے لگایا۔ مبارک باد کا سلسلہ چلا،،

کمرے میں سکون سا تھا، مگر دلوں میں طوفان۔ پردے میں بیٹھی شاہانہ کا چہرہ روشنی سے نہیں، خاموشی سے چمک رہا تھا۔

تبھی دروازہ کھلا، مولوی صاحب کمرے میں داخل ہوئے۔ سب کے دل کی دھڑکن تھم گئی۔ پھر مولوی صاحب کی آواز آئی،،

"شاہانہ بنتِ ناصر ملک، کیا آپ کو راحمیر سلطان بن کبیر سلطان سے نکاح قبول ہے؟"

شاہانہ کی پلکیں نم ہو گئیں۔ دل میں شاید بے شمار سوال، مگر زبان پر صبر تھا۔

اُس نے سانس لی، اور دل ہی دل میں کہا:

"اے اللہ، تیرا فیصلہ ہے تو، میرا سکون بھی تو ہی ہے۔۔

اور پھر لبوں سے نکلا، مدھم مگر پُر اعتماد لہجے میں:

"قبول ہے۔"

پھر دوسری بار،،،

"قبول ہے۔"

اور تیسری بار،

"قبول ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کمرے کے باہر نعرے بلند ہوئے، "مبارک ہو!"، "ماشاءاللہ۔۔

فریشہ نے آنکھیں پونچھتے ہوئے کہا، "میری دوست اب کسی کی امانت بن گئی ہے۔۔

شاہانہ کے والد اور والدہ نے گلے لگا کر بیٹی کو دعاؤں میں لپیٹا،

اور نکاح مکمل ہو چکا تھا۔

روحوں کا، نصیبوں کا، اور خاموش دعاؤں کا۔۔۔۔۔

نکاح کی رسم کے بعد ہر چہرہ مسکرا رہا تھا۔ حال میں خوشبو تھی، روشنی تھی، اور دلوں میں ایک عجیب سا سکون۔

راحمیر سلطان سفید کُرتے میں، سنجیدگی اور شرافت کا مکمل پیکر لگ رہا تھا۔ اردان، افنان اور زاویار اس کے قریب بیٹھے تھے، ہلکی ہنسی، چھوٹی باتیں، اور خالص دوستی کا منظر تھا۔

اتنے میں رحمیر کے فون کی سکرین چمکی۔ ایک کال آ رہی تھی۔ کمپنی کا سینئر پروجیکٹ مینیجر۔

راحمیر نے فون کان سے لگایا، چہرہ سنجیدہ ہوتا گیا۔

"کیا؟ ابھی؟"، اوہ"، ٹھیک ہے، میں دیکھتا ہوں۔"

فون بند کر کے اس نے لب دباتے ہوئے اردان کی طرف دیکھا،

"یار، ایک فوری کام آ گیا ہے۔ کچھ امپورٹنٹ ڈاکیومنٹس کلائنٹس کو فوراً بھیجنے ہیں، اور وہ فائل فریشہ کے گھر پڑی ہے۔ شاید کل رات کو میں نے کار میں رکھ دی تھی، جو بعد میں وہ لے گئی۔۔۔

اردان فوراً سمجھ گیا، "چل، میں بھی چلتا ہوں تیرے ساتھ۔"

افنان نے قہقہہ لگایا، "میری گاڑی تیار کھڑی ہے باہر، نکلو فوراً۔۔

راحمیر نے سر ہلایا، مگر ابھی وہ اٹھا ہی تھا کہ پیچھے سے آواز آئی،

"بیٹا،،

شاہانہ کے والد پاس آئے، اُن کی آنکھوں میں نمی، اور چہرے پر فخر تھا۔

راحمیر رک گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ناصر ملک نے آہستہ سے اُس کا ہاتھ تھاما، اور کہا:

"ہم نے تجھ پر بھروسہ کیا ہے، بیٹا۔ صرف داماد نہیں، بیٹے کا رتبہ دیا ہے۔ ہمیں تم سے بہت امیدیں ہیں۔ اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے، اور عزت میں اضافہ دے۔۔

راحمیر نے کہا،

"انکل جی، آپ کی دعا ہی میرا اصل سرمایہ ہے۔۔

اگلے ہی لمحے تینوں دوست۔ راحمیر، اردان، اور افنان۔ زاویار کو گلے لگا کر اجازت لیتے ہیں، اور کار کی طرف بڑھ جاتے ہیں۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نکاح کے ہنگامے کے بعد کمرہ ہنسی، خوشبو اور محبت سے مہک رہا تھا۔ فریشہ، عنابیہ، ملائکہ بھابھی اور ماہین، سب شاہانہ کے گرد بیٹھی تھیں۔ وہ ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ چپ چاپ بیٹھے ان لمحوں کو محسوس کر رہی تھی۔ خواب جیسے پل جو حقیقت بن چکے تھے۔

فریشہ نے مسکرا کر کہا،

"رائیل،ایک تصویر عینک اتار کے بھی بنوالو نا،پلیز۔۔

شاہانہ نے نرمی سے عینک اتاری،سر جھکایا،اور ایک پوز دیا۔

کیمرا کلک ہوا،اور فریشہ نے بے ساختہ کہا،

"کمال لگ رہی ہو یار،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تبھی راحمیر کی والدہ آہستگی سے آئیں،اور محبت سے شاہانہ کو بانہوں میں بھر لیا۔

"ماشاءاللہ،میری بیٹی تو آج چاند سے بھی حسین لگ رہی ہے۔۔

ان کی آواز میں ممتا،دُعا،اور محبت کا سنگم تھا۔

پھر انھوں نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا:

"اب ہم چلتے ہیں،، ہمیشہ خوش رہو، بیٹا۔ اب تم راحمیر کی امانت ہو۔ بہت جلد ہم اپنی امانت واپس لے جائیں گے۔

شاہانہ نے شرم سے نگاہیں جھکا لیں۔

آنکھوں میں حیا، دل میں لرزتی خوشی اور ہونٹوں پر خاموش دُعا تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سب نے باری باری شاہانہ سے محبت بھری رخصتی لی، اور فریشہ کے گھر کے لیے روانہ ہو گئیں۔

سب جیسے ہی فریشہ کے گھر پہنچے،ماحول میں ایک مانوس سی خوشبو بکھر گئی۔رنگین دوپٹوں اور ہنستی مسکاتی آوازوں کے درمیان فریشہ ہر ایک کا استقبال کر رہی تھی،مگر اس کی نظریں بار بار کسی کو تلاش کر رہی تھیں۔

وہ ایک لمحے کو رک کر ادھر ادھر دیکھتی،پھر خود ہی بڑبڑاتی،

"راحمیر بھائی کہاں چلے گئے؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عنابیہ بھی اس کی تلاش میں اس کے چہرے کو تکنے لگیں۔

تبھی اُس کی امی کچن سے باہر آئیں اور مسکراتے ہوئے بولیں:

"بیٹا،وہ اردان کے گھر گیا ہے۔افنان بھی ساتھ گیا ہے۔۔

فریشہ نے اثبات میں سر ہلایا مگر اُس کے چہرے پر لمحہ بھر کو ایک ادھوری سی خلاء آ ٹھہری۔

"اچھا،،انھوں نے شاہانہ کو نہیں دیکھا میں نے انھیں دکھانا تھا،،،

عنابیہ کہے،، کہ آپ ان کے پاس پکس سینڈ کر دیں نہ،اب تو ان کی ہیں رائیل،،

فریشہ مسکرائے اور کہے،،

ارے ہاں،،میں کر دیتی ہوں سینڈ۔۔

پھر دونوں مسکرا کر فریشہ کے روم کی طرف چل پڑی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رات آہستہ آہستہ اپنے سائے پھیلا چکی تھی۔ اردان کے گھر کے کمرے میں ہلکی مدھم روشنی تھی، جہاں راحمیر، افنان اور اردان دن بھر کی مصروفیت کے بعد سکون سے لیٹے تھے۔ باتوں باتوں میں وقت کیسے گزرا، پتہ ہی نہ چلا، اور پھر تینوں نیند کی آغوش میں چلے گئے۔

مگر فجر سے کافی، پہلے، روح کی دنیا میں ایک نرمی سی حرکت ہوئی۔

راحمیر کی آنکھ کھلی، کمرے میں خاموشی تھی۔ لیکن ایک نورانی سکون چھایا ہوا تھا۔ اُس نے کروٹ بدلی تو دیکھا:

افنان جائے نماز پر ہاتھ بلند کیے، کسی بے آواز گفتگو میں رب سے مخاطب تھا،

اور اردان سجدے میں ڈوبا ہوا جیسے اپنی تمام تھکن زمین پر رکھ آیا ہو۔

رامیر ایک لمحہ وہیں بیٹھا انہیں تکتا رہا۔

پھر اُس نے گہری سانس لی، اُٹھا، وضو کیا، اور دل سے تہجد کی نیت باندھی۔

نماز مکمل کرتے ہی اُس نے نرمی سے اپنا سیل فون اُٹھایا۔

جونہی موبائل کی روشنی آن ہوئی، اُس کی اسکرین پر ایک ہی نام بار بار جگمگا رہا تھا۔

فریشہ،،،

------

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

صبح ہوتے ہی،ہادی اور علی شانہ بہ شانہ شہر کی کچھ کالجوں کے چکر لگاتے رہے۔

وہاں جا کر شاہانہ کا نام بتاتے ایک ہی سوال کرتے:

"کیا اس کالج میں یہ لڑکی ہے؟

مگر جیسے وقت بھی خاموش ہو چکا تھا،اور شاہانہ کا سراغ جیسے ہوا میں تحلیل ہو گیا ہو۔

دھوپ ڈھلتی رہی،امید مدھم پڑتی گئی۔

اور شام کے سائے جب مغرب کی اذان کے ساتھ لمبے ہونے لگے،تو وہ دونوں خالی قدموں کے ساتھ ہوٹل کے کمرے میں واپس آ گئے۔

Clubb of Quality Content

کمرے میں گہری خاموشی تھی، اور اُس خاموشی کے بیچ ہادی، دونوں ہاتھوں میں سر گرائے بیٹھا تھا۔

جیسے کوئی اندر ہی اندر بکھر رہا ہو۔

آنکھوں میں تھکن نہیں، بلکہ دل میں ایک انجانی اذیت تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

علی نے آہستہ سے پوچھا:

"کیا ہوا بھائی؟

ہادی کے ہونٹوں سے صرف ایک سسکی نکلی:

"پتا نہیں،، بس، سانس لینے میں تکلیف ہو رہی ہے علی،

ایسا لگ رہا ہے جیسے کوئی اندر سے کچھ دبا رہا ہو، جیسے ابھی سانس رک جائے گی۔

علی کا دل دہل گیا۔ وہ فوراً اُٹھا، بیگ سے وہ دوا نکالی جو ہادی کے ڈاکٹر نے اُسے پینک اٹیک کی حالت کے لیے دی تھی۔

پانی لایا، اُس کے قریب بیٹھا، اور نرمی سے دوا اُس کے ہاتھ میں رکھ کر بولا:

"یہ لے بھائی، تجھے سکون کی ضرورت ہے،، اور کچھ نہیں۔"

ہادی نے دوا پی، سر بیڈ کے سرہانے سے ٹکایا، اور آنکھیں بند کر لیں۔

مگر دل کی دیواروں پر صرف ایک ہی نام گونج رہا تھا۔

شَاہانہ،

وہ کہاں ہے؟

کیسی ہو گی؟

کیا کسی نے اُسے تکلیف تو نہیں دی؟

کیا وہ بھی اُسی کی طرح بے چین ہے؟

یا،،اُسے اب اس کی پرواہ بھی نہیں؟

ناولز کلب
Clubbed Quality Content

انھی سوالوں کے گرد گھومتے ہوئے،وہ آہستہ آہستہ نیند کی طرف کھسکنے لگا۔

ایک ادھورا نام،ایک گمشدہ چہرہ،اور ایک دبی دبی بے بسی اُس کی سانسوں میں تحلیل ہوتی جا رہی تھی۔

اور وہ لمحہ،

خاموشی کی شدید ترین صورت تھا،

جہاں محبت کچھ بولی نہیں۔ صرف محسوس ہوئی۔۔۔

"اُسے کیا خبر تھی،

یہ بے چینی، یہ سانسوں کی گھٹن،

محض تھکن نہیں تھی۔

یہ عشق کے ہمیشہ کے لیے بچھڑ جانے کی پہلی آہٹ تھی۔"

"جس چہرے کو وہ تلاش کر رہا تھا،

وہ اب کسی اور کے خوابوں کا مرکز بن چکا تھا۔

وہ لمحہ، جس کا وہ انتظار کرتا رہا،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اب کسی اور کی حقیقت بن چکا تھا۔"

"محبت ہمیشہ شور سے نہیں جاتی،

کبھی کبھار، وہ اندر ہی اندر خاموشی سے مر جاتی ہے،

اور انسان کو تب احساس ہوتا ہے،

جب دل کے کمرے میں صرف سناٹا باقی رہ جائے۔۔

Clubb of Quality Content

"وہ جسے آوازیں دیتا رہا،

شاید اُس نے سننا چھوڑ دیا ہو،،

یا پھر،،وہ اب سننا ہی نہیں چاہتی۔"

"کبھی کبھی، ہم جنہیں قسمت مان بیٹھتے ہیں،

وہ در حقیقت، ہمارا سب سے خوبصورت دھوکہ ہوتے ہیں۔۔

۔۔۔۔

راحمیر اسکرین پر نظریں جمائے بیٹھا تھا، فریشہ کے میسجز نظر آئے۔

"بھائی کہاں تھے آپ؟"

"دیکھیں اب اپنی بیوی کو، اب تو آپ کو officially اجازت مل چکی ہے۔

نیچے کچھ تصاویر تھیں،

ڈاؤنلوڈ ہو رہی تھیں۔ ایک ایک کر کے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

راحمیر نے تھوڑے ہچکچاتے ہوئے پہلی تصویر کھولی

اور پھر،

بس ایک لمحہ۔ دل زوردار دھڑکا،

آنکھیں جیسے یقین نہ کر سکیں، مگر تصویر حقیقت تھی۔

روح کے اندر کہیں سکون کی لہر اٹھی، ایک خاموش سا جشن،، اور

راحمیر کا ہاتھ بے اختیار دل پر جا پڑا۔

دل کی دھڑکن جیسے فضا میں گونجنے لگی ہو،

کچھ لمحے کے لیے تو ساری دنیا ساکت لگنے لگی۔

بس وہ تصویر،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہی چہرہ،

وہی مسکراہٹ،

شاہانہ کی تصویر،، دلہن بنی، جواب اس کی "بیوی" بن چکی تھی۔

جس کے لیے وہ اتنے سال تڑپتا رہا،

جسے ہر دعا میں مانگا، ہر تنہائی میں پکارا،

وہ آج، قسمت کا جواب بن کر اس کے سامنے تھی۔۔ محبت محرم بن گئی تھی۔

راحمیر کا دل شکر کے جذبات سے لبریز ہو گیا،

بے اختیار سجدے میں گر گیا۔

الحمد للہ،،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"یا اللہ تیرا شکر ہے۔

لب تھر تھرا اٹھے،،

آنکھوں سے آنسو بہنے لگے،

دل اللہ کے حضور فریاد نہیں، شکر کی صدا دینے لگا۔ وہ انتیس سالہ مرد اپنی محبت کے مل جانے پر شکر کے آنسوں بہا رہا تھا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کمرے میں رونے کی آواز گونجی،

افنان اور اردان گھبرا کر اس کی طرف لپکے۔

"راحمیر! کیا ہوا بھائی؟" اردان کی آواز فکر سے لبریز تھی۔

"بھائی،، کیا آپ اب بھی اسے یاد کر رہے ہیں؟" افنان نے آہستہ سے پوچھا۔

راحمیر نے سجدے سے سر اٹھایا۔

چہرہ آنسوؤں سے تر، مگر چمکدار۔ سکون سے بھرا ہوا۔

اردان نے نرمی سے کہا:

"راحمیر،، وہ لڑکی آپ کی قسمت میں نہیں تھی۔ اب بھول جائیں اسے۔"

Clubb of Quality Content

راحمیر ہولے سے مسکرایا۔

آنکھیں آنسوؤں سے بھرپور، لیکن چہرے پر ایک روشنی، ایک یقین۔

"مجھے ہمیشہ اللہ پر یقین تھا،، کہ وہ میری سنے گا۔

اور آج،

میری قسمت وہی بن گئی، جسے میں دعاؤں میں اتنے سالوں سے مانگتا رہا،

وہ میری بیوی ہے اب، وہ میری ہی قسمت تھی۔ میری محبت مجھے محرم بن کر مل گئی۔

اردان اور افنان، جیسے بجلی کے جھٹکے سے اس کی طرف دیکھنے لگے۔

خاموشی،، اور پھر راحمیر کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اردان کی آواز لرز گئی:

"تو کیا،، وہ لڑکی،،؟

راحمیر کچھ نہ بولا۔

بس سر ہلایا،،اور آنکھیں بند کر لیں۔

دل کی زبان بول رہی تھی۔اور وہی کافی تھی۔

افنان اور اردان لپک کر اس سے لپٹ گئے،

"بہت بہت مبارک ہو بھائی،، آپ کی دعائیں قبول ہو گئیں۔ آپ کو آپ کی محبت مل گئی۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کمرے میں دعاؤں کی خوشبو تھی،

سجدوں کا سکون تھا

اور محبت کی وہ روشنی،

جو تقدیر کے ماتھے پہ لکھی جا چکی تھی۔۔۔دعاؤں پہ کن فیکون کا ہو جانا،دعاؤں کا الحمد للہ بن جانا کیسا ہوتا ہے،یہ کوئی راحمیر سلطان سے پوچھے۔۔۔۔۔۔

صبح کی نرم دھوپ میں،جب روشنی نے سڑکوں پہ سونے کا رنگ بکھیر رکھا تھا،

راحمیر سلطان،سفید شلوار قمیص میں ملبوس،سادہ مگر وقار سے بھرپور شخصیت لیے،فریشہ کے گھر کے اندر کی طرف گیا،اس کے چہرے پہ سکون تھا،وہ سکون جو برسوں کی تڑپ، دعاؤں اور خاموش تمناؤں کے بعد ملا ہو۔

افنان گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا تھا، چہرے پہ ہنسی، آنکھوں میں شوخی لیے، بار بار گھڑی کی طرف دیکھتا،،

"کہاں رہ گئی میری خوبصورت بیوی۔۔

اچانک دروازہ کھلا۔

عنابیہ، مکمل نقاب میں، نرمی سے قدم اٹھاتی، نظروں کو جھکائے گاڑی کی طرف بڑھتی نظر آئی۔

Clubb of Quality Content

افنان کی آنکھوں میں شرارت کی چمک دوڑ گئی، اس نے جلدی سے گاڑی کا فرنٹ سیٹ کھولا۔

"تشریف لائیے محترمہ! آپ کی سواری حاضر ہے۔"

عنابیہ نے اس کی طرف سرسری سی نظر کی اور گاڑی میں بیٹھ گئی۔

افنان بھی اندر بیٹھا، سیٹ بیلٹ لگاتے ہوئے کہنے لگا:

"بیوی جی، مجھے لگتا ہے اب ہمیں رُخصتی کے بارے میں سنجیدگی سے سوچنا چاہیے۔ کیا خیال ہے آپ کا؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عنابیہ نے مسکراتے ہوئے کہا:

"میرے امتحان ہونے والے ہیں،

"تو میں کون سا آج کی بات کر رہا ہوں، ویسے بھی، آپ کی تیاری کب مکمل ہو گی؟

افنان نے مصنوعی سنجیدگی سے کہا۔

عنابیہ نے اسے گھورا،

"آپ کو اتنی جلدی کس بات کی ہے؟

افنان نے فوراً جھک کر اسے دیکھتے ہوئے کہا:

"خُدا کا نام مانو بیوی جی، نکاح کو پانچ سال ہو چکے،،اور آپ اسے جلدی کہہ رہی ہیں؟ کیسا زمانہ آ گیا ہے۔

عنابیہ بے اختیار ہنس پڑی،

"آپ اتنے شوخ انسان کیوں ہیں؟

افنان مسکرا کر بولا،

"کیا کروں،،شوخی میرے دل سے نکلتی ہے۔اور تمہیں دیکھ کر دل،شوخی میں بھیگ جاتا ہے۔۔

عنابیہ نے رخ دوسری جانب موڑتے ہوئے کہا:

"اپنی ڈرائیونگ پر توجہ دیں،افنان صاحب!"

افنان فوراً بولا:

"جب کہ مجھے لگتا ہے کہ بیوی پر توجہ دینا زیادہ ضروری ہے۔۔

"افنان،،،،پلیز

عنابیہ نے شرماتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔

"جی جانِ افنان؟

وہ شرارت سے بولا،

"اتنا حسین بندہ تمہارے ساتھ ہے، تمہیں تو خوش ہونا چاہیے۔

Clubb of Quality Content

عنابیہ نے بے ساختہ جواب دیا:

"آپ کی بیوی بھی کوئی کم حسین نہیں،،

بس،،یہ جملہ ادا ہوتے ہی، دونوں کی سانسیں جیسے رک گئیں۔

افنان کی آنکھوں میں حیرت چمکی، پھر ایک قہقہہ بلند ہوا،

"یہ بات تو بالکل درست ہے،،ویسے آپ پہ میرا اثر ہونے لگا ہے۔

عنابیہ فوراً شرما کر رخ کھڑکی کی جانب کر گئی،اور افنان کے لبوں پر محبت کی وہ مسکراہٹ ابھری جو صرف ایک شوہر کو اپنی شرماتی ہوئی بیوی کو دیکھ کر آتی ہے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر جیسے ہی گھر میں داخل ہوا،سیدھا امی کے کمرے کا رخ کیا۔وہاں وہ اور فریشہ بیٹھے قرآن کی تفسیر پر بات کر رہے تھے۔

امی کے قریب جا کر اس نے خاموشی سے ان کا ہاتھ چوم لیا،اور ان کی گود میں سر رکھ دیا۔

امی نے شفقت سے پوچھا،

"خیریت ہے بیٹا؟

راحمیر کے لبوں پر ایک گہری مسکراہٹ تھی،

"امی،، میں بہت خوش ہوں۔"

امی کے چہرے پر دُعاؤں کی چمک اُتری،

"ماشاءاللہ، میرا بیٹا ہمیشہ خوش رہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فریشہ نے شرارت سے کہا،

"کہیں یہ خوشی میری رائیل(royal) کا کمال تو نہیں؟اُس کے آنے سے آپ کی زندگی میں روشنی آگئی لگتا ہے.

راحمیر نے مسکراتے ہوئے سر اٹھایا اور فریشہ کو دیکھ کر بولا،

"بالکل ایسا ہی ہے،،اُن کے آنے سے زندگی کو زندگی جیسا محسوس ہونے لگا ہے۔۔

امی نے دل سے دُعا دی،

"بیٹا، پھر تو شَاہانہ بیٹی کے نصیب بہت اونچے نکلے ہمارے لیے۔۔

راحمیر کی آنکھوں میں نمی اُتر آئی،

"امی،، میری دعائیں قبول ہو گئیں، جو مانگا تھا وہ عطا ہو گیا۔ جسے چاہا، جس کے لیے رب سے گِڑگِڑا کر دعا کی، وہی میری قسمت بن گئی، امی،، میں شکر گزار ہوں اُس رب کا۔ میری دعاؤں پہ کن فیکوں ہو گیا، میری دعائیں الحمد للہ بن گئی امی۔۔"

امی اور فریشہ دونوں جذباتی ہو گئیں۔

امی نے نرمی سے کہا،

"کیا شَاہانہ ہی وہ لڑکی ہے، بیٹا؟

راحمیر نے آہستگی سے کہا،

"جی امی،وہی ہے،، جواب صرف میری ہے،میرے نام ہو چکی ہے۔"

فریشہ کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو اتر آئے۔

"بھائی،شاہانہ واقعی خوش نصیب ہے کہ آپ جیسے ہمسفر اُسے ملے۔وہ ہمیشہ آپ جیسے دل والے کا خواب دیکھتی تھی۔میں نے آپ کو اُس کا ماضی بتایا تھا نا بھائی؟ کتنا کچھ جھیلا اُس نے،، آپ پلیز اُس کا خیال رکھنا،کبھی اُس کے ماضی کو لے کر کچھ،،

راحمیر نے نرمی سے بات کاٹتے ہوئے کہا،

"فریشہ،وہ میری دعاؤں کا جواب ہے۔مجھے اُس کے ماضی سے کچھ لینا دینا نہیں۔مجھے بس اُس کا حال اور مستقبل عزیز ہے،اور وہ صرف میرے ساتھ جڑا ہے۔"

امی کی آنکھوں میں فخر کی چمک تھی،

"ماشاءاللہ، میرا بیٹا کتنا پیار کرنے والا دل رکھتا ہے۔ اللہ پاک تم دونوں کو بے انتہا خوش رکھے، آمین۔۔

فریشہ نے مسکرا کر کہا،

"بھائی، کیا میں رائیل کو بتاؤں آپ کے بارے میں؟

راحمیر نے آہستگی سے جواب دیا،

"نہیں فریشہ،، اُنھیں سب کچھ خود بتاؤں گا، جب وقت آئے گا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

امی دعائیں دے کر کمرے سے جا چکی تھیں۔ کمرے میں اب صرف روشنی باقی تھی, اور وہ خاموشی، جس میں کچھ باتیں خود بہ خود سنائی دینے لگتی ہیں۔

راحمیر نے آہستہ سے فریشہ کی طرف دیکھا اور مسکرا کر کہا:

"میری پیاری بہن، ایک بات مانو گی؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فریشہ کی آنکھوں میں شرارت چمک اُٹھی۔

"سوچوں گی بھائی،، پہلے بتائیں تو سہی۔۔

راحمیر نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ دھیرے لہجے میں کہا:

"مجھے اپنی بیوی سے ملنا ہے، ملواؤ گی؟

فریشہ نے بے ساختہ قہقہہ لگایا۔

"یقین نہیں آرہا آپ وہی ہیں، جو ہمیشہ سنجیدہ رہتے تھے،،اور آج بیوی سے ملنے کے لیے مجھ سے منتیں کر رہے ہیں؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر نے گہرا سانس لیا۔

"فلحال مجبوری ہے، میری بہن، رخصتی کے بعد اجازت طلب نہیں ہو گی۔ ابھی صرف دل کی طلب ہے۔

فریشہ نے اُس کی طرف دیکھا،اُس کے چہرے پر وہ شدت دیکھی، جو صرف سچے پیار میں ہوتی ہے۔

وہ ہنس دی، مگر اس بار اُس ہنسی میں دُعا چھپی تھی۔

"ایسے ہی خوش رہیں ہمیشہ میرے بھائی. اور شاہانہ کو بھی خوش رکھیں۔۔۔

فریشہ تھوڑی دیر چپ ہو گئی،اُس کی آنکھوں میں خوشی بھی تھی اور آنسو بھی،وہ سر جھکا کر کچھ لمحے یونہی بیٹھی رہی، پھر مسکرا کر بولی:

"بھائی،میں سوچ رہی ہوں،جب آپ جیسے سنجیدہ، گہرے،خاموش شخص،اتنے بے چین ہو جائیں کسی کے لیے، تو وہ محبت کتنا گہرا سمندر ہو گی،

راحمیر نے آہستہ سے نظریں چرا لیں، لیکن چہرے پر ایک سجدہ شکر کی سی نرمی آ گئی۔

"محبت، فریشہ، اگر دعا بن جائے تو پھر وہ خاموشی میں بھی بولتی ہے، اور جدائی میں بھی قرب دیتی ہے۔

فریشہ نے اُس کی طرف دیکھا، اُس کے دل کی گہرائی کو محسوس کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بھائی، شاہانہ جیسی لڑکی کے نصیب میں آپ جیسا شخص آنا، یہ اللہ کی طرف سے خاص کرم ہے۔۔

راحمیر ہلکے سے مسکرایا:

"اور میرے لیے،، شاہانہ کا نصیب بننا، میری زندگی کا سب سے بڑا انعام ہے۔

فریشہ نے دل سے دعا دی، اور آہستہ سے کہا:

"ٹھیک ہے بھائی، میں آپ کو آپ کی بیوی سے ملواتی ہوں،،، تھوڑا صبر رکھیں۔

Clubb of Quality Content

کمرے کی فضا میں خاموش خوشبو سی پھیل گئی، جیسے دُعائیں سن لی گئی ہوں،، جیسے محبت اپنے رنگ میں رنگنے والی ہو۔۔۔۔

کمرے میں روشنی مدھم تھی۔

پردوں سے چھنتی دھوپ اور موبائل کی مسلسل بجتی ٹون" میسن نوئر کالو گو بار بار اسکرین پر چمک رہا تھا۔

علی صوفے پر بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ہادی، کمرے کے وسط میں کھڑا، چھت کو تک رہا تھا جیسے کسی بہت دور کے خیال کو چھونے کی کوشش کر رہا ہو۔

علی نے موبائل کی طرف اشارہ کیا، "تیری ضرورت ہے وہاں، ہادی۔ چلتے ہیں، میٹنگز ختم کر کے واپس آجائیں گے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہادی نے کچھ پل خاموشی سے سوچا۔

پھر آہستہ سر ہلایا، جیسے خود کو یاد دلایا ہو کہ دنیا اب صرف جذبات سے نہیں چلتی۔

"ٹھیک ہے،" اُس نے دھیرے سے کہا،

"چلتے ہیں۔"

علی نے جوتے پہنتے ہوئے سر اُٹھایا، "پکا؟"

ہادی نے نظریں جھکائیں اور تھکے ہوئے مگر پر عزم لہجے میں کہا:

"میں ہر حال میں دوبارہ واپس آؤں گا، مجھے اسے ڈھونڈنا ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

علی کا ہاتھ رُک گیا۔

ہادی کی آواز میں وہ خاموشی تھی جو شور مچا دیتی ہے۔

وہ شدت تھی جو صبر بن کر ٹوٹنے کو تیار ہو۔

اور وہ وعدہ تھا، جو صرف وہی کرتے ہیں جنہوں نے کسی کو کھو دیا ہو۔ یا شاید اب بھی دل کے کسی کونے میں چھپا رکھا ہو۔۔۔

۔۔۔۔۔

صبح کی نرم دھوپ اور پرندوں کی ہلکی چہچاہٹ کے بیچ فون کی بیل بجی۔

شاہانہ نے آنکھیں ملتے ہوئے فون اٹھایا۔ اسکرین پر لکھا تھا۔

Butterfly..

"آ رہی ہو نا کالج؟

فریشہ کی چہکتی ہوئی آواز گونجی۔

شاہانہ ہنسی،"ہاں آؤں گی۔۔

"بس یہی پوچھنا تھا۔

فریشہ نے شرارتی انداز میں کہا اور فون بند کر دیا۔

۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لیکچرز ختم ہوتے ہی ہال میں خوشیوں کا شور گونجا۔

دوستوں اور کلاس فیلوز نے شاہانہ کو گلے لگا کر کہا:

"نکاح کی بہت بہت مبارک ہو!"

انابیہ، فریشہ اور باقی لڑکیاں سب اسے چھیڑنے لگیں،

"کیا بات ہے بھئی، رائیل کوئین تو اب کسی کی ہو چکی ہے،

شاہانہ ہنسی، اور شرمائی، جو اللہ کو منظور تھا ہو گیا،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تینوں دوستوں نے قہقہے بکھیرے، جیسے کوئی غم کی دیوار کبھی تھی ہی نہیں۔

کچھ دیر بعد،،

فریشہ نے سنجیدہ انداز میں کہا:

رائیل, آج آپ میرے ساتھ چلو گی گھر۔"

شاہانہ نے چونک کر پوچھا،"لیکن کیوں؟"

فریشہ نے نرم مسکراہٹ کے ساتھ کہا:

آپ کی ساس نے آپ کو بلایا ہے۔"

شاہانہ پریشان سی ہوئی،"پر میں نے تو گھر سے اجازت نہیں لی،

فریشہ نے نرمی سے اس کا ہاتھ تھاما،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میں نے صبح ہی ملائکہ بھابی کو بتا دیا تھا۔ فکر نہ کرو، سب ٹھیک ہے۔ بس چلنا ہے آپ کو۔

اسی دوران انابیہ نے اپنا بیگ اٹھایا،

"چھٹی ہو گئی، میں بھی چلتی ہوں،

انابیہ بھی مسکرا کر چل دی۔

فریشہ اور شاہانہ کی گاڑی آ چکی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فریشہ نے شاہانہ کا ہاتھ پکڑا اور اسے گاڑی کی طرف لے گئی۔

راستہ ہنسی، نرمی، اور ایک نئے سفر کی شروعات سے بھرا ہوا تھا۔۔۔

گھر پہنچتے ہی، فریشہ شاہانہ کو اپنی امی سے ملواتی ہے۔ دونوں ہلکی مسکراہٹوں کے ساتھ سلام و دعا کرتی ہیں۔ پھر فریشہ شاہانہ کو لیے راحمیر کی امی کے کمرے کی طرف بڑھتی ہے۔

اندر داخل ہو کر جیسے ہی شاہانہ نے سلام کیا، راحمیر کی امی نے محبت سے اُس کے سر پر ہاتھ رکھا،

"ہمیشہ خوش رہو میری بہو، تمہارا چہرہ دیکھ کر دل کو سکون ملتا ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ اُن کے پاس بیٹھ گئی۔ راحمیر کی امی نے ایک گہری سانس لی اور بولیں:

"کبھی کبھی نصیب ایسے فیصلے کر لیتے ہیں جن کی ہمیں خبر بھی نہیں ہوتی،، تم ہمارے نصیب میں تھیں شاہانہ۔ اللہ نے تمہیں ہمارے گھر کے لیے رحمت بنا دیا۔"

شاہانہ کی آنکھوں میں عاجزی چمکنے لگی۔

"آنٹی، بس اللہ پاک بہترین فیصلے کرنے والا ہے، اور میں نے اُس کی رضا میں راضی رہنا سیکھ لیا ہے۔"

راحمیر کی امی نے شاہانہ کا ہاتھ تھام کر کہا:

"مجھے لگتا ہے ہم دونوں کی خوب بنے گی، نہ صرف ساس اور بہو کے رشتے میں بلکہ دوست کے رشتے سے بھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ کی آنکھوں میں چمک آئی،

"آنٹی، مجھے بھی یہی لگتا ہے۔"

دونوں مسکرا اٹھیں۔

اسی دوران، راحمیر کی امی ایک نفیس سا ڈریس نکال کر لائیں، اور شاہانہ کی طرف بڑھا دیا۔

"بیٹا، یہ تمہارے لیے منگوایا ہے۔ پہن کر آؤ، دل خوش ہو جائے گا۔"

شاہانہ تھوڑا جھجکی،

"ابھی؟

فریشہ بیچ میں بولی،

"ہاں تو اس میں کیا ہے، میں اپنی رائل کو تھوڑا تیار بھی کر دوں گی۔ بہت اچھی لگے گی۔"

راحمیر کی امی نے شاہانہ کے ماتھے پر محبت سے پیار دیا اور کہا:

"میری بہو ہے ہی پیاری۔ اور بیٹا، مجھے صرف اپنی ساس نہ سمجھو، دوست بھی سمجھو۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ نے نرمی سے انہیں گلے لگالیا،

"شکریہ آنٹی،، آپ بہت اچھی ہیں۔۔

کمرے میں ایک خوشبو سی پھیل گئی۔ محبت، دعا اور ایک نئے رشتے کی قبولیت کی۔۔۔

ناولز کلب
Hub of Quality Content

فریشہ شفق رنگی مسکراہٹ کے ساتھ شاہانہ کو اپنے کمرے میں لائی۔

ہوا میں ہلکی خوشبو تیر رہی تھی، جیسے کسی خاص ملاقات کی تیاری ہو۔

"چلو رائیل ڈریس چینج کر کے آؤ۔

شاہانہ نے خاموشی سے ہاں میں سر ہلایا،اور جا کر لباس بدلا۔ آسمانی رنگ کا نرم سا فراک، جیسے نیلا آسمان زمین پر اتر آیا ہو۔

جب وہ ڈریس بدل کر باہر آئی تو فریشہ کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

"اب آؤ، بیٹھو،، فریشہ نے محبت سے کہا اور شاہانہ کے بالوں میں آہستگی سے کنگھی کرنے لگی۔

رائیل. آج بال کھلے رہنے دو، حجاب بعد میں کر لینا، بس آج کے لیے یوں ہی رہنے دو۔

شاہانہ نے آہستہ سے کہا،"اچھا ٹھیک ہے، جیسے آپ چاہیں، بٹر فلائی،،

بال جب مکمل سنور گئے ہلکی لپسٹک لگائی، تو فریشہ نے قدم پیچھے لیے،اسے غور سے دیکھااور بے اختیار بولی،

"ماشاءاللہ،، کتنی پیاری لگ رہی ہے میری رائیل،،

شاہانہ کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آگئی۔

"شکریہ بٹر فلائی،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فریشہ نے اُس کی پیشانی پر پیار سے ہاتھ رکھا۔

"اچھا رائیل، آپ ادھر ہی رکو، میں تھوڑی دیر میں آتی ہوں،،

شاہانہ نے اثبات میں سر ہلایا،اور فریشہ کمرے سے نکل گئی،،

کمرے میں اب صرف خاموشی رہ گئی تھی۔اور شاہانہ، جو آئینے کے سامنے کھڑی تھی،

ایک نئی زندگی کی دہلیز پر،

ایک انجانی سی گھبراہٹ،اور ایک نرم سی دعا دل میں چھپائے۔۔۔۔

فریشہ آہستہ آہستہ راحمیر کے کمرے کی طرف گئی۔دروازہ ہلکا سا کھلا تھا،اور اندر کا منظر اُسے پل بھر کو مسکرانے پر مجبور کر گیا۔

راحمیر آئینے کے سامنے کھڑا،خود کو دیکھتے ہوئے مدھم سی مسکراہٹ لبوں پر سجائے کھڑا تھا۔جیسے اپنے عکس میں کوئی راز چھپا ہو۔

فریشہ نے مسکرا کر چھیڑا،

"واہ بھائی،، کمال ہو گیا آپ تو خود پہ ہی فدا ہو گئے ہیں؟

راحمیر نے نگاہ آئینے سے ہٹائے بغیر کہا،

"نہیں میری بہن، میں خود پر نہیں،، اُس عکس پر فدا ہوں، جو میری اِن آنکھوں میں نظر آ رہا ہے۔۔

فریشہ ہولے سے ہنسی،

"بھائی،، آپ کی بیوی آچکی ہے، اور اس وقت میرے کمرے میں ہے۔۔

یہ سنتے ہی راحمیر کا دل زور سے دھڑکا۔ وہ یکدم متوجہ ہو گیا۔

فریشہ نے سنجیدگی سے کہا،

"اب آپ جا کے مل سکتے ہیں،، لیکن ایک بات،، وہ آپ سے ناراض بھی ہے۔۔

راحمیر چونک کر بولا،

"لیکن کیوں؟ میں نے کیا کیا؟

فریشہ نے نرمی سے یاد دلایا،

"یاد ہے ایک بار آپ نے اُسے ڈانٹا تھا، جب میں آپ کے گھر پر تھی؟

Clubb of Quality Content

راحمیر کو وہ لمحہ یاد آیا، اور اس کی نظریں جھک گئیں۔

"ہاں،، یکن وہ صرف ایک غلط فہمی تھی۔ میں اُن سے معذرت کر لوں گا۔"

فاریشہ نے پر خلوص لہجے میں کہا،

میری رائل بہت معصوم ہے۔اب وقت نے اُسے چپ کرادیا ہے،ورنہ وہ تو شرارتی سی لڑکی تھی،ہنستی تھی،بولتی تھی۔میں سب جانتی ہوں اُس کے بارے میں۔

اب بس چاہتی ہوں کہ وہ پہلے کی طرح دل سے ہنسے،اور خوش رہے۔آپ اُسے خوش رکھیں گے نا بھائی؟"

راحمیر کے چہرے پر سکون سا اُتر آیا۔

"وہ میرے لیے،،میری دعاؤں کا جواب ہے،فریشہ۔اُسے خوش رکھنا،،میرے لیے فرض ہے۔"

فریشہ نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا،

"پھر جائیے بھائی،،اور خود بھی خوش رہیے۔۔

راحمیر نے آہستگی سے سر ہلایا، جیسے دل نے ایک فیصلہ کر لیا ہو۔

اور دروازے کی طرف بڑھا۔

جہاں خاموشی میں لپٹی محبت اُس کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔

ناولز کلب
Hub of Quality Content

جیسے ہی راحمیر نے دروازہ کھولا، اس کی نظریں سیدھا صوفے پر بیٹھے وجود پر جا ٹھہریں۔ وہ، اپنی ہاتھوں پر سجی مہندی کو خاموشی سے تک رہی تھی۔ وہی خاموشی جو دل کی دیواروں پر مدتوں سے نقش تھی۔

دروازے کی ہلکی سی چرچراہٹ پر وہ چونکی، اور آہستہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

راحمیر نے چند قدم اندر رکھتے ہی سانس روکے اُسے دیکھا۔ پل بھر کو سیاہ آنکھیں، گہری سیاہ آنکھوں سے جا ٹکرائی،،

چند لمحے یوں ہی وقت تھم گیا تھا۔ جیسے لمحوں نے سانس لینا بھول دیا ہو۔

شاہانہ نے جھجکتے ہوئے دوپٹہ سر پر لیا، جیسے اپنے حُسن کی سچائی کو چھپانے کی کوشش کر رہی ہو،

جبکہ راحمیر، نگاہیں جمائے، ساکت کھڑا تھا۔ برسوں بعد اپنی محبت کو یوں سامنے پا کر اُس کے دل کو ایک عجیب سا قرار آنے لگا تھا۔ محبت اب محرم کے روپ میں اس کے سامنے تھی۔

Clubb of Quality Content

کھلے لمبے بال، ہلکی روشنی میں چمکتی مہندی، اور آنکھوں پر سجی عینک میں وہ بے حد حسین لگ رہی تھی۔ جیسے وقت نے اُسے مزید نکھار دیا ہو۔

شاہانہ تھوڑا آگے بڑھی، گھبراہٹ سے دروازے کی طرف قدم اٹھائے۔

مگر تب،

راحمیر نے آہستگی سے اُس کی کلائی تھام لی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نہ سختی، نہ زور۔ بس ایک خاموش یقین سے۔

اور مدھم، نرم لہجے میں بولا:

"گھبرائیں نہیں آپ،، میں،، آپ کا محرم ہوں۔"

شاہانہ نے جیسے ہی خود کو سنبھالا،راحمیر نے نرمی سے کہا:

"میں آپ سے ملنا چاہتا تھا،اس یقین کے ساتھ کہ آپ مجھ پر بھروسا کریں گی۔"

Clubb of Quality Content

شاہانہ نے آہستگی سے سر اٹھایا،نظریں ملی،،اُن سیاہ آنکھوں میں وہ سب کچھ تھا،جو برسوں کی دعاؤں کے بعد ملتا ہے۔ایک خاموش اقرار،ایک بے آواز قبولیت۔

شاہانہ نے دھیرے سے پوچھا:

"کیا آپ میرے ماضی کے بارے میں جانتے ہیں؟

راحمیر نے نگاہوں میں سکون لاتے ہوئے کہا:

"میں آپ کا حال ہوں، اور آپ کا مستقبل بھی مجھے بس اس سے غرض ہے۔

Clubb of Quality Content

شاہانہ نے کچھ کہنا چاہا، کہ

آپ مجھے نہیں جانتے،، میں،،

مگر راحمیر نے نرمی سے بات کاٹتے ہوئے کہا:

"میری روح بھی آپ کو جانتی ہے"۔

میں آپ کو اِس رشتے میں عزت، اعتماد اور سکون دینا چاہتا ہوں،، دل سے چاہتا ہوں کہ آپ خوش رہیں۔"

شاہانہ کی آنکھوں میں نمی اُمڈ آئی، اور اُس نے دھیرے سے کہا:

"آپ میرے اللہ کا فیصلہ ہیں، اور میں اُس فیصلے میں خوش ہوں۔"

راحمیر نے تشکر سے نظریں جھکائیں:

"میں بہت شکر گزار ہوں آپ کا،

شاہانہ نے مسکراتی آنکھوں سے پوچھا:

"کس لیے؟

راحمیر نے اُس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے دھیرے سے کہا:

Clubb of Quality Content

"Korean Eyes"

شاہانہ کہے"

جی؟ جیسے اسے سمجھ نہ آیا ہو،

شاہانہ کی پلکیں لرزیں، وہ لبوں پر مسکراہٹ لیے کچھ کہنے ہی والی تھی کہ ہاتھ کی طرف اشارہ کیا۔ راحمیر نے اُس کا ہاتھ تھاما ہوا تھا، مگر لمحہ بھر بعد جیسے کچھ یاد آیا ہو، نرمی سے ہاتھ چھوڑ کر پیچھے ہٹ گیا:

"میں آپ سے معذرت چاہتا ہوں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ نے حیرانی سے پوچھا:

"کس لیے؟

راحمیر شرارت بھری سنجیدگی سے بولا:

"اُس دن کے لیے، جب میں نے آپ کو ڈانٹا تھا۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ اُس دن کی ڈانٹ آپ کو میرے نصیب میں لے آئے گی۔"

شاہانہ نے ہلکی خفگی سے منہ موڑا:

ناولز کلب
Clubb of Quality

"پھر تو آپ کو معافی نہیں ملنی چاہیے۔"

راحمیر ہنس دیا:

"ایسا نہ کریں کورئین آئیز،،، ابھی تو نئے رشتے کی شروعات ہوئی ہیں، ابھی سے ناراضگیاں؟

شاہانہ نے مسکرا کر نظریں جھکا لیں۔

راحمیر آہستہ سے گویا ہوا:

"آپ بہت پیاری لگ رہی ہیں، ماشاءاللہ۔ اور حقیقتاً، میری لگ رہی ہیں۔۔

Clubb of Quality Content

شاہانہ نے شرما کر اپنی پلکوں کی چھاؤں میں خود کو چھپا لیا۔ خاموشی بول اُٹھی تھی، محبت جاگ چکی تھی۔۔

شاہانہ نے ذرا سا جھجکتے ہوئے سوال کیا،

"آپ مجھے 'کوریَن آئیز' کیوں کہہ رہے ہیں؟"

راحمیر کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی،

"بس,,دل نے کہا،اس لیے۔"

شاہانہ نے ہلکے تناؤ کے ساتھ کہا،

"کیا آپ ہر کسی سے اتنی جلدی فری ہو جاتے ہیں؟"

راحمیر نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے شوخی سے کہا،

"نہیں،ہر کسی سے نہیں۔بس آج دل چاہا آپ سے فری ہونے کا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ نے ہلکی حیرانی سے کہا،

"فریشہ کہتی تھی آپ بہت شریف ہیں، زیادہ بات بھی نہیں کرتے۔"

راحمیر نے شرارت سے ہنستے ہوئے کہا،

"تو کیا زیادہ بات کرنے والے شریف نہیں ہوتے؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ نے فوراً جواب دیا،

"نہیں، میرا مطلب،،"

راحمیر نے بات کاٹ دی،

"تو آپ کا مطلب یہ ہے کہ مجھے زیادہ نہیں بولنا چاہیے؟"

شاہانہ تھوڑا گھبرا گئی،

"نہیں، میں نے ایسا نہیں کہا،،"

راحمر نے نرمی سے کہا،

"پلیز کنفیوز نہ ہوں، میں بس مذاق کر رہا تھا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ نے کچھ لمحے سوچا، پھر کہا،

"آپ،، مذاق بھی کرتے ہیں؟"

راحمیر مسکرائے،

فریشہ نے میرے بارے میں ایسا کیا بتا دیا ہے کہ آپ کو یقین نہیں آرہا؟"

شاہانہ نے معصومیت سے کہا،

"جو کچھ اُس نے بتایا، آپ ویسے بالکل نہیں لگتے۔"

راحمیر نے اب نظریں مرکوز کرتے ہوئے پوچھا،

"کیسا نہیں لگتا؟"

شاہانہ نے نظریں چرائیں،

"جو اُس نے بتایا،"

Clubb of Quality Content

راحمیر جھک کر بولا،

"اُس نے کیا بتایا؟"

شاہانہ نے پلکیں جھپکائیں اور رخ موڑنے لگی،

"کچھ نہیں،،"

اور پھر وہ دھیرے سے پلٹنے لگی جیسے اس مکالمے سے بچنا چاہتی ہو۔

Clubb of Quality Content

راحمیر اُسے جاتے دیکھ کر دل ہی دل میں مسکرا دیا۔ یہ خاموشی اور جھجک ہی تو تھی جو اُس کے دل کو چھو گئی تھی۔۔۔

بات سنیں،،

شاہانہ رک گئی،، مگر ابھی تک پیٹھ کیے کھڑی رہی۔

جیسے کوئی دل کی دراڑ سے روشنی کو اندر آنے کا وقت دے رہا ہو۔۔

راحمیر کی آواز نرمی سے لپٹی ہوئی تھی،

"میں چاہتا ہوں ہم اس رشتے کو سمجھے، ایک دوسرے کو سمجھے۔

دوست بن کر رہیں، اور ہر بات دل سے ایک دوسرے سے کہہ سکیں۔۔

Clubb of Quality Content

پھر وہ آہستہ سے پلٹی،

راحمیر کی طرف نگاہ کی جہاں ایک عجیب سا سکون اور بے لوث جذبہ ٹھہرا ہوا تھا۔

یقین کی وہ نرم دھوپ تھی جو برس رہی تھی شاہانہ پر،

اس کے چہرے پر خاموشی کا ایک خوبصورت پردہ سا تھا،

مگر آنکھوں میں وہ تذبذب تھا جو ہر نئی شروعات کے ساتھ آتا ہے۔

"میں کوشش کروں گی،، لیکن میں زیادہ بولتی نہیں،،بات کیسے کروں گی؟"

اس کی آواز کمزور تھی،، جیسے کوئی خاموشی کے عادی شخص نے پہلی بار کسی پر اعتماد کیا ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر کا لہجہ اور بھی گہرا ہو گیا،

"میں چاہتا ہوں آپ بولیں،باتیں کریں مجھ سے،،میں آپ کو سننا چاہتا ہوں،

آپ کے لفظ، آپ کی خاموشیاں،، سب کچھ۔"

کمرے کی خاموش فضا میں جیسے وقت تھم سا گیا تھا۔

شاہانہ کی آواز نرمی میں بھی ایک وعدہ لیے تھی:

"میں اس رشتے کو پورے دل سے نبھاؤں گی،

ماضی میں مجھ سے بہت غلطیاں ہوئیں جن کے پچھتاوے سے

میں ابھی تک نکل نہیں سکی،

لیکن آپ کے اعتماد سے لگتا ہے مجھے خود کو ایک موقع دینا چاہیے۔"

ناولز کلب
Clubbing Quality Content

راحمیر کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔ وہ وہی مسکراہٹ تھی جو صرف سکون اور تسلیم کے لمحوں میں آتی ہے۔

"شکریہ آپ کا،" وہ دھیرے سے بولا۔

پھر وہ شاہانہ کی آنکھوں میں دیکھ کر، بولا:

"Sana âşık oldum„"

(مجھے آپ سے عشق ہے)

شاہانہ چند لمحے ساکت رہی، پھر حیرت سے بولی:

"کیا کہا آپ نے؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر ہلکے سے مسکرا کر بولا:

"پھر کبھی بتاؤں گا،"

اور لمحہ رک گیا۔

"اور ہاں، میں کچھ لایا تھا آپ کے لیے۔"

شاہانہ نے آنکھوں میں حیرت لیے نرمی سے پوچھا:

جی؟

راحمیر نے جیب سے ایک چھوٹی سی مخملی ڈبیا نکالی۔اور کھولی۔

نہایت نفیس ڈائمنڈ رنگ جس میں خوبصورت سا یونیک ڈیزائن چمک رہا تھا۔

"نازک سی انگوٹھی، جس میں جڑا چھوٹا سا ہیرا روشنی پڑتے ہی یوں جھلملاتا تھا جیسے شفاف پانی کی سطح پر دھوپ رقص کر رہی ہو۔"

شاہانہ کی طرف دیکھا۔

اور آنکھوں ہی آنکھوں میں اجازت مانگی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

شاہانہ نے نظریں جھکا کر ہلکا سا مسکرا کر،

آنکھوں ہی سے رضامندی دے دی۔

راحمیر نے نہایت احترام سے اس کا ہاتھ تھاما،

اور آہستہ سے وہ انگوٹھی اس کی انگلی میں پہنا دی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس کے بعد وہ کچھ دیر اس کا ہاتھ تھامے بس اسے دیکھتا رہا۔

گویا لفظوں کی اب ضرورت نہیں رہی۔

شاہانہ کی پلکیں جھک گئیں،

چہرہ حیا سے سرخ ہونے لگا۔۔

یہ وہ لمحہ تھا،،جہاں ایک خاموش دل نے دوسرے کی سچائی کو پہچاننا شروع کیا،

اور دو اجنبی،،ایک گہری انسیت کی طرف پہلا قدم بڑھا چکے تھے۔۔

اتنے میں دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔

فرش پر بچھی روشنی جیسے لمحہ بھر کو ٹھہر گئی تھی،جب فریشہ ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئی۔

"ماشاءاللہ،، میرا بھائی اور بھابھی ساتھ ساتھ کتنے اچھے لگ رہے ہیں،"وہ چمک کر بولی۔

پیچھے سے ماہین بھی آ گئی۔

"بھابھی، آپ پر تو یہ کلر کمال لگ رہا ہے،"ماہین نے محبت سے کہا۔

پھر فریشہ نرمی سے بولی،

"چلیں، پھپھو نے آپ دونوں کو اپنے کمرے میں بلایا ہے، کہہ رہی ہیں کہ میرے بیٹے اور بہو کی تصویریں بناؤ ایک ساتھ۔"

راحمیر اور شاہانہ مسکرا دیے اور کمرے کی طرف چلنے لگے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فریشہ اور شاہانہ پیچھے تھیں کہ فریشہ کی نظر شاہانہ کے ہاتھ میں پہنی انگوٹھی پر پڑی۔

وہ شرارتی انداز میں بولی،

"اوہ تو یہ ہو رہا تھا رائل کوئین"

شاہانہ ہولے سے مسکرائی۔

سب لوگ راحمیر کی ماں کے کمرے میں داخل ہوئے۔

ماں نے شفقت سے بیٹے کے سر پر بوسہ دیا، جیسے دعاؤں کی مہر ثبت کر رہی ہوں۔

پھر شاہانہ کو دیکھا، جو فریشہ کے ساتھ آ رہی تھی۔

"آؤ بیٹا، ماشاءاللہ"

پھر ماں نے شاہانہ کا ہاتھ تھاما اور نرمی سے راحمیر کے قریب کر کے کہا:

"اللہ پاک نے دو دلوں کو جوڑ دیا ہے، میں بہت خوش ہوں۔ تم دونوں ایک دوسرے کے لیے ہی بنے تھے اور آج مل گئے۔ ایسے ہی ہمیشہ ساتھ رہو، خوش رہو۔"

دونوں کا چہرہ پل بھر کو سرخ ہو گیا۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پھر وہ فریشہ کی طرف دیکھ کر بولیں،

"آؤ بیٹا، میرے بہو بیٹے کی تصویریں بناؤ۔"

تصویریں بننے لگیں۔

"رائل، اِدھر دیکھو ذرا پلیز،" فریشہ نے کہا۔

شاہانہ نے رخ موڑا اور مسکرا دی۔ پل بھر کو ہر تصویر میں وہ محبت اور احترام قید ہو گیا۔

Clubb of Quality Content

چند لمحوں بعد فریشہ نے موبائل پر نظر ڈال کر کہا،

"مَلائکہ بھابی کا میسج آیا ہے، وہ پوچھ رہی ہیں کہ رائل کب واپس آئے گی۔"

شاہانہ ہولے سے بولی،

میں چلتی ہوں اب، کافی وقت ہو گیا۔

وہ اٹھنے لگی تو راحمیر کی ماں نرمی سے بولیں:

"راحمیر بیٹا، اسے گھر چھوڑ آؤ۔"

شاہانہ ہلکے لہجے میں بولی،

"نہیں آنٹی، میں چلی جاؤں گی خود۔۔"

تب ماں اس کے پاس آئیں، اس کا ہاتھ تھاما اور نرمی سے کہا:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بیٹا، وہ اب تمہارے شوہر کے عہدے پر فائز ہے،، تمہیں چھوڑنے جا سکتا ہے۔ تم جاؤ، عبایا پہن لو۔"

رات کی نرمی میں ہلکی ٹھنڈی ہوا تھی۔ گلی کی روشنیوں میں سائے لمبے ہو رہے تھے۔

راحمیر کار کے پاس کھڑا تھا، سادہ سفید قمیض اور گھڑی پہنی ہوئی، چہرے پر گہری سنجیدگی مگر نگاہوں میں سکون۔ وہ ٹیک لگا کر کھڑا تھا، جیسے کسی لمحے کا انتظار کر رہا ہو۔

دروازہ کھلا۔ شاہانہ باہر آئی، مکمل خود کو ڈھانپے ہوئے، کالا عبایا اور ہلکا نیلا نقاب، جیسے کسی مہربان رات کی چپ سی چلتی ہوا۔

راحمیر نے خاموشی سے آگے بڑھ کر فرنٹ دروازہ کھولا، نظریں جھکائیں، ایک لفظ بھی نہ کہا ۔ مگر اس کے انداز میں وہ احترام تھا جسے الفاظ چھو نہیں سکتے۔

شاہانہ ایک پل کو رُکی، پھر جھجکتے ہوئے بیٹھ گئی۔ نگاہیں جھکی ہوئی، آواز خاموش، مگر دل بے حد بیدار۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر آ کر اپنی طرف بیٹھا، سیٹ بیلٹ لگائی اور گاڑی آہستگی سے چل پڑی۔

کچھ لمحے مکمل خاموشی میں گزرے، پھر راحمیر نے نرمی سے کہا:

"آپ کی خاموشی بھی بولتی ہے،"

شاہانہ نے چونک کر اس کی طرف دیکھا، نظریں ملیں، اور پھر دھیرے سے پوچھا:

"کیا کہتی ہے میری خاموشی؟"

راحمیر کی نگاہ سڑک پر تھی، مگر اس کے لبوں پر وہ ہلکی سی مسکراہٹ تھی جو صرف دل کے قریب لوگوں کے لیے ہوتی ہے۔

"کہ آپ صرف لفظوں پر نہیں، دل کی آواز پر بھی یقین رکھتی ہیں۔

شاہانہ نے ایک لمحہ سانس لیا، نگاہیں اب بھی جھکی ہوئی تھیں۔ ہلکے سے لہجے میں بولی:

"دل کی آواز ہی تو ہے، جو ہمیں اللہ سے جوڑتی ہے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

راحمیر نے ایک پل کو گہری سانس لی، جیسے اس جملے نے اُسے چھو لیا ہو۔ پھر اُس نے دھیرے سے کہا:

"اور جب دل اللہ سے جُڑ جائے، تو پھر ہر تعلق میں ایک سکون اترتا ہے، جیسے آپ کے اور میرے بیچ کی خاموشی۔ جو بولے بغیر بھی سب کہہ جاتی ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ نے نظریں اٹھا کر اُسے دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں کچھ تھا۔ حیرت، تحسین، یا شاید ایک خاموش سامان۔

"آپ بہت اچھا بولتے ہیں۔" وہ آہستہ سے کہہ گئی۔

راحمیر کے چہرے پر وہ مخصوص مسکراہٹ لوٹ آئی، جو اس کی گہری شخصیت کا عکس تھی۔

"اللہ سے جُڑے لفظ،، ہمیشہ اچھے اور پاکیزہ ہوتے ہیں۔ وہ خود دل پہ اترتے ہیں۔"

گاڑی آہستہ آہستہ اپنے آخری موڑ پر مڑ گئی۔ سڑک کے کنارے روشنی کچھ مدھم ہونے لگی تھی۔ جیسے وقت بھی خاموشی سے جھکنے لگا ہو۔

گھر آ گیا تھا۔

شاہانہ نے نقاب کو تھوڑا سا درست کیا، چپ چاپ سیٹ بیلٹ کھولی۔ راحمیر نے ایک بار پھر اس کے لیے دروازہ کھولا۔ یہ انداز پھر وہی احترام لیے، بغیر کسی توقع یا جُھکاؤ کے۔

وہ اُتری، اور دروازے کی طرف بڑھی۔

"فی امان اللہ،" راحمیر نے دھیرے سے کہا۔ جیسے دُعا دے رہا ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ نے پلٹ کر دیکھا۔ نگاہوں میں روشنی کی سی لہر تھی۔

"فی امان اللہ،" وہ بھی اتنے ہی دھیمے لہجے میں بولی۔ جیسے اُس کی بات دل میں محفوظ کر لی ہو۔

پھر وہ اپنے دروازے کے پار چلی گئی، مگر اس رات کی خاموشی میں ایک تعلق گونج رہا تھا۔

نرم، مقدس،، مگر سچا۔۔۔

راحمیر خاموش قدموں سے گھر میں داخل ہوا، جیسے دل ابھی تک اس کار کے لمحے میں اٹکا ہو۔ آہستگی سے چلتا ہوا امی کے کمرے تک پہنچا۔ جہاں فریشہ اور ماہین پہلے سے موجود تھیں۔

دروازہ کھلنے پر ماہین نے شرارت سے کہا:

"مجھے لگتا ہے اب یہاں سے بھائی کا جانے کو دل نہیں کرے گا۔

راحمیر ہولے سے مسکرایا، آنکھوں میں وہ چمک جو کسی خاص خیال کے جگنے پر آتی ہے:

"لگتا کچھ ایسا ہی ہے،، لیکن کام بھی ہے، جانا تو پڑے گا۔"

"چلیے پھر، سب پیکنگ شروع کریں، صبح نکلنا ہے۔"

Clubb of Quality Content

ماہین نے آنکھ دبا کر کہا:

"جی بھائی،، اور کیا بھابھی کو بھی ساتھ لے کر چلنا ہے؟"

امی نے ہنستے ہنستے ماہین کو ہلکے سے گھورا:

"بس کرو ماہین! میرے بچے کو تنگ نہ کرو، ویسے بھی تمہاری شرارتیں اب حد سے بڑھ رہی ہیں۔"

کمرے میں ہنسی کی ہلکی سی لہر دوڑ گئی۔

فضا خوشیوں سے مہک رہی تھی، جیسے ہر کوئی اندر ہی اندر کسی نرم، ان کہی خوشی سے جُڑا ہوا ہو۔

راحمیر کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔ جیسے کسی نے اس کے دل کی بات کہہ دی ہو،، بغیر کہے۔

یہ ایک ان دیکھی محبت کا لمحہ تھا، جو خاموشی سے ان سب کے بیچ پنپ رہا تھا۔۔۔

شاہانہ اپنے کمرے میں تنہا تھی، نماز کی چادر اوڑھے، سجدے میں جھکی دعاؤں میں گم۔

"یا اللہ،، میں تیری رضا میں راضی ہوں، ہمیشہ اپنی رحمت کے سائے میں رکھنا،"

آنکھوں سے چند آنسو خاموشی سے بہہ گئے، مگر دل پر ایک گہرا سکون طاری تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نماز مکمل کر کے وہ چپ چاپ دعا کے بعد ہاتھ چہرے پر پھیرتی ہے اور مسکرا کر جائے نماز تہ کرنے لگتی ہے، جب اچانک دروازہ کھلتا ہے۔

ملائکہ بھابی نرم قدموں سے اندر داخل ہوتی ہیں، ان کی آنکھوں میں شوق اور محبت کی چمک۔

"پھر کیسا لگا میری پیاری سی نند کو، راحمیر؟

ملائکہ نے شوخی سے پوچھا۔

شاہانہ نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ نظریں جھکا لیں:

"اچھے ہیں،، بہت۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ملائکہ نے شرارتی انداز میں سوال دہرایا:

"دل کو کیسا لگا؟

شاہانہ نے ذرا سا رک کر، دھیرے سے کہا:

"سکون کی طرح، جیسے کسی خاموش دعا کا جواب۔"

ملائکہ بھابی کی آنکھیں بھی بھیگنے لگیں، خوشی کے جذبوں سے:

"ماشاءاللہ، اللہ پاک خوش رکھے آپ دونوں کو۔ آپ جیسی بیٹی، بہن اور اب شاید، بیوی بھی نصیب والوں کو ملتی ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کمرے میں ایک مقدس سی خاموشی چھا گئی۔

جہاں دعاؤں کا اثر، تقدیر کا اشارہ، اور رشتوں کی خوشبو ایک ساتھ محسوس ہو رہی تھی۔

اور شاہانہ کے دل میں پہلی بار یہ خیال ٹھہرا:

"شاید، جو نصیب میں ہے، وہ دل کے سکون جیسا ہو سکتا ہے۔۔۔

ملائکہ بھابی نرمی سے شاہانہ کے ماتھے کو چومتی ہیں،اور محبت بھری مسکراہٹ کے ساتھ بیٹھی ہوتی ہیں،شاہانہ تھوڑی دیر تک خاموش بیٹھتی ہے،پھر موبائل کی گھنٹی بجتی ہے۔

"امن بھائی کی ویڈیو کال"

چہرے پر خوشی کی چمک آجاتی ہے،کال اُٹھاتے ہی دوسری طرف سے امن کی آواز گونجتی ہے:

"السلام علیکم میری بہنا!"

شاہانہ(مسکرا کر)،،وعلیکم السلام بھائی کیسی طبیعت ہے؟

"میں تو ٹھیک ہوں، لیکن سنا ہے میرے بہنوئی بہت اچھے ہیں؟"

(آنکھ مارتے ہوئے شوخ لہجے میں)

شاہانہ (ہنستے ہوئے نظریں جھکا کر)"ٹھیک سنا ہے بھائی،واقعی بہت اچھے ہیں۔"

"اور تم خوش ہو ناں؟"

شاہانہ (پُر سکون انداز میں)"جی بھائی،،الحمدللہ،بہت خوش ہوں۔"

اللہ پاک ہمیشہ خوش رکھے میری بہن کو،سکون اور عزت دے نصیب میں۔"

"آمن،، بھائی، آپ واپس کب آئیں گے؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کچھ عرصہ اور لگے گا یہاں،، دعاؤں میں یاد رکھنا۔

اسی دوران امی کمرے میں داخل ہوتی ہیں، شاہانہ اُنہیں دیکھ کر خوشی سے موبائل ان کے سامنے کر دیتی ہے۔

امی (پیار بھری جھڑک کے ساتھ) ارے بیٹا! کیسے ہو؟ سب خیریت؟ صحت کا خیال رکھو، دیکھو تو سہی کتنا کمزور لگ رہا ہے!"

امن (ہنستے ہوئے) "امی،، میں بالکل ٹھیک ہوں، بس آپ کو ہی ایسا لگ رہا ہے۔

Clubb of Quality Content

اتنے میں ابو اور زاویار بھی کمرے میں آجاتے ہیں، اور بات چیت ہنسی مذاق میں بدل جاتی ہے۔

امن، ابو سے حال پوچھتا ہے، ابو مسکرا کر دعائیں دیتے ہیں۔

زاویار شوخی سے کوئی بات کہتا ہے جس پر سب ہنس پڑتے ہیں۔

کمرہ ایک روحانی اور جذباتی سکون سے بھر جاتا ہے۔

جہاں محبت، خاندان، اور دعاؤں کی خوشبو ہر سمت پھیلتی ہے۔

اور شاہانہ کے دل میں یہ احساس مضبوط ہو جاتا ہے:

"زندگی اگر اپنوں کے ساتھ ہو،، تو ہر لمحہ عبادت بن جاتا ہے۔۔

کچھ ہی لمحے گزرے تھے کہ اچانک ملائکہ کی طبیعت بگڑنے لگی۔ وہ اٹھنے لگیں مگر قدم ڈگمگا گئے،اور پل بھر میں وہ بے ہوش ہو کر گر گئیں۔

"بھابھی،،شاہانہ کا دل دہل گیا اور وہ لپک کر آگے بڑھی۔

زاویار نے فوراً انہیں تھام لیا،گود میں لیا اور بیڈ پر لٹا دیا۔ چہرے پر گھبراہٹ اور محبت دونوں عیاں تھے۔

ڈاکٹر کو بلائیں بھائی"شاہانہ کی آواز کپکپا گئی۔

زاویار فوراً نکلے اور کچھ ہی دیر میں ایک لیڈی ڈاکٹر کے ساتھ واپس آ گئے۔ سب گھر والے کمرے کے باہر دعاؤں میں مصروف تھے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ڈاکٹر نے معائنہ مکمل کیا،دوادی اور پھر دروازے پر آ کر مسکراتے ہوئے کہا:

"پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں،،یہ تو خوشخبری ہے۔وہ ماں بننے والی ہیں۔

ایک لمحے کو سب کی آنکھیں حیرت سے بڑی،اور پھر جیسے خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

زاویار کی آنکھوں میں چمک آ گئی،لب ہولے سے مسکرائے۔

"الحمدللہ،،ان کے دل سے نکلا۔

شاہانہ،امی،ابو،سب کمرے میں داخل ہوئے۔ملائکہ ہوش میں آچکی تھیں، کمزور سی مسکراہٹ کے ساتھ نظریں جھکی ہوئی تھیں۔امی نے جا کر گلے سے لگایا،ابو نے سر پہ ہاتھ رکھا۔

شاہانہ نے آگے بڑھ کر ان کے ہاتھ تھامے:

"بہت بہت مبارک ہو بھابھی،میں پھوپو بننے والی ہوں،

سب نے محبت بھرے انداز میں مبارکباد دی۔

شاہانہ نے شرارتی انداز میں زاویار کی طرف دیکھا،

"زاویار بھائی،اب آپ کو اپنی بیگم کا خاص خیال رکھنا ہو گا۔

ملائکہ کا چہرہ شرم سے لال ہو گیا، سر اور بھی جھک گیا۔

زاویار ہلکے سے مسکرائے، ان کا ہاتھ تھاما اور نرمی سے کہا:

"آؤ ملائکہ، اپنے کمرے میں چلو، آرام کرو۔"

وہ محبت سے اُنہیں سہارا دے کر لے گئے۔ امی اور ابو بھی خوشی خوشی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔

پورے گھر میں جیسے سکون اتر آیا ہو، اور فضاء میں خوشبو سی گھل گئی ہو، نئی زندگی کی، نئی امید کی۔۔۔

ناولز کلب

زاویار نے آہستگی سے ملائکہ کا ہاتھ تھاما اور اسے اپنے کمرے میں لے آیا۔ کمرے میں نیم اندھیرا تھا، لیکن دونوں کے چہروں پر خوشیوں کی روشنی تھی۔ وہ کچھ لمحے خاموشی سے اسے دیکھتا رہا، جیسے الفاظ کم پڑ گئے ہوں۔

"بہت شکریہ آپ کا، اس نے دھیرے سے کہا، آپ نے مجھے وہ خوشی دی ہے جس کا خواب بھی خواب جیسا لگتا تھا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ملائکہ نے نظریں جھکاتے ہوئے مسکرا کر جواب دیا، "آپ کا بھی شکریہ، آپ نے میری دنیا کو محبت سے بھر دیا،"

زاویار نے نرمی سے قدم آگے بڑھایا اور اسے بانہوں میں بھر لیا، آپ میرے رب کی طرف سے سب سے حسین تحفہ ہو، میری زندگی کی روشنی، میری دعاؤں کا حاصل۔"

ملائکہ نے آہستگی سے اس کے سینے پر سر رکھا،"اور آپ میرے نصیب کا چمکتا ستارہ ہیں، جو ہمیشہ مجھے روشن کرتا رہے گا۔"

زاویار نے اس کے بالوں پر محبت سے ہاتھ پھیرا، پھر آہستگی سے کہا،"اب آپ کو آرام کرنا ہے، میرے بچے کی ہونے والی ماں۔

وہ آہستہ سے اس کا ہاتھ تھامے، بیڈ کی طرف لے گیا اور اسے بٹھا کر لیٹنے میں مدد دی۔

ملائکہ نے ہنستے ہوئے کہا،"آپ کچھ زیادہ ہی فکر مند ہو رہے ہیں،میں بالکل ٹھیک ہوں۔"

زاویار نے نرمی سے اس کے چہرے کو دیکھا،"میری بیوی اور میرے بچے دونوں میرے سکون کا باعث ہیں،اور ان کا خیال رکھنا میری پہلی ذمہ داری ہے۔"

ملائکہ شرما کر مسکرا دی،بچے کے ہونے والا بابا بہت کیئر نگ ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زاویار نے ہنستے ہوئے کہا،"بالکل،کیونکہ آپ دونوں میری دنیا ہو۔میرا فخر،میرا مان،میرا نصیب۔"

یوں وہ پل، ایک خاموش مگر مکمل سی خوشی میں ڈھل گیا۔ جہاں الفاظ کم، مگر احساس سے بھرپور تھے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

صبح کا وقت ہوتا ہے، کالج کے لان میں ہلکی سی دھوپ پڑ رہی ہوتی ہے۔ ایک ہفتے تک سخت محنت اور دباؤ کے بعد، آج امتحانات کا آخری دن ہوتا ہے۔ تینوں سہیلیاں۔۔ شاہانہ، فریشہ اور انابیہ۔۔ خوشی خوشی حال کمرے سے باہر نکلتی ہیں۔

انابیہ مسکراتے ہوئے بازو پھیلا کر کہتی ہے:

"فائنلی! آج ہم آزاد ہو گئے،

فریشہ شوخی سے قہقہہ لگاتے ہوئے بولتی ہے:

"ہاں کمال ہو گیا، سب پیپرز زبردست گئے، اب صرف سکون۔

شاہانہ گہری سانس لے کر کہتی ہے:

"اب میں مکمل فوکس کے ساتھ تفسیر پڑھ سکوں گی۔ دل بھی آزاد ہوا، اور وقت بھی۔

تینوں قدم بڑھاتے ہوئے امتحانی مرکزی کمرے کی حدود سے باہر نکلتی ہیں۔ ان کے چہروں پر تھکن کے باوجود مسکراہٹ ہوتی ہے، ایک عجیب سا اطمینان۔

لیکن جیسے ہی وہ موڑ پر پہنچتی ہیں،ایک منظر اُن کے قدم روک لیتا ہے۔

ایک لڑکی لان کے کونے میں تنہا بیٹھی ہوتی ہے۔اُس کے ہاتھ میں حجاب مڑا ہوا ہوتا ہے، اور چہرہ جھکا ہوا۔اُس کے کندھے دھیرے دھیرے ہل رہے ہوتے ہیں، جیسے وہ خاموشی سے رو رہی ہو۔اُس کے ارد گرد جیسے وقت رک سا جاتا ہے۔

تینوں ایک لمحے کو ایک دوسرے کو دیکھتی ہیں۔اور بغیر کچھ کہے اُس لڑکی کی طرف بڑھ جاتی ہیں۔۔

انابیہ نے آہستہ سے پوچھا،

"آپ خیریت سے ہیں؟ کیا ہوا؟

لڑکی نے آنکھیں اٹھا کر ان کو دیکھا، آنکھیں آنسوؤں سے لبریز تھیں۔

فریشہ نے فوراً پانی کی بوتل آگے بڑھائی،

"یہ لیجیے، تھوڑا پانی پیجیے۔

شاہانہ جھک کر نرمی سے بولی،

"آپ یہاں اکیلی اس طرح کیوں بیٹھی رو رہی ہیں؟

لڑکی کی آواز کپکپا رہی تھی،

"میں نے تین دن پہلے حجاب لینا شروع کیا تھا، صرف اللہ کے لیے۔

مگر، گھر میں سب کزنز ہنسنے لگے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کالج میں بھی دوستوں نے مذاق بنایا کہ 'چھوڑو یہ سب، تم پر حجاب اچھا نہیں لگتا' اور کہا، 'تم بس نیک بننے کا ڈرامہ کر رہی ہو'

دل ٹوٹ گیا میرا ان کی باتوں سے۔۔

انابیہ کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

"لوگ تو ہوتے ہی دل توڑنے کے لیے ہیں، ان کی باتوں کو دل پر نہ لیں۔۔

Clubb of Quality Content

فریشہ نے نرمی سے کہا،

"بس اپنے دل کو مطمئن رکھیں، اگر دل گواہی دے رہا ہے کہ آپ اللہ کے لیے کر رہی ہیں،، تو کسی کی بات نہ سنیے۔

شَاہانہ خاموشی سے اس کے قریب بیٹھ گئی،اور کہا،

"اگر آپ کا دل لوگ توڑتے ہیں، تو جوڑنے والا رب ہے۔

اگر آپ اللہ کے لیے حجاب کر رہی ہیں، تو یہی آپ کی کامیابی ہے۔

لوگوں کی باتیں تو ہوتی رہیں گی،

اصل سوال یہ ہے کہ ہم اپنے رب کو راضی کرنا چاہتے ہیں یا دنیا کو؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تھوڑی دیر خاموشی چھا گئی۔

شَاہانہ نے دھیرے سے مزید کہا،

"ہمیں یہ سوچنا چاہیے کہ کسی کے نیک ارادوں پر ایسی بات نہ کریں کہ اس کا اللہ کی طرف بڑھتا پہلا قدم ہی ایسی باتوں کی وجہ سے اسے پیچھے ہٹنے پہ مجبور کر دے۔۔

جو حجاب، نماز، یا کوئی بھی عمل اللہ کے لئے کرتا ہے، اسے ہم اپنی باتوں سے روکیں نہیں۔۔

لڑکی کی آنکھوں میں روشنی سی جھلکنے لگی۔ وہ مسکرائی اور کہا،

"آپ تینوں کا بے حد شکریہ،، آپ جیسی لڑکیاں بہت کم ہوتی ہیں۔

میں آپ سب کو ہمیشہ یاد رکھوں گی۔۔

میں نے یہ کام اللہ کے لئے کیا ہے تو اب کسی کی باتوں کی وجہ سے پیچھے نہیں ہٹوں گی۔۔

وہ لڑکی حجاب اوڑھ کر پر اعتماد انداز میں وہاں سے چلی گئی۔

تینوں ایک لمحہ خاموش کھڑی رہیں، پھر آہستہ سے چلتے ہوئے کینٹین کی طرف بڑھنے لگیں۔

راستے میں سب نے سُر میں درود پاک پڑھا، جیسے فضا میں کچھ نور بکھر گیا ہو۔۔۔

کینٹین کی میز پر تینوں لڑکیاں بیٹھی تھیں۔ سامنے چائے کی بھاپ اٹھ رہی تھی، اور پلیٹوں میں گرم گرم بریانی رکھی تھی۔ انابیہ نے شرم سے چمکتے ہوئے چہرے کے ساتھ کہا:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میری ڈیٹ فکس ہو چکی ہے۔

فریشہ اور شاہانہ بیک وقت بول اٹھیں:

"ماشاءاللہ! یہ تو بہت زبردست خبر ہے۔

شاہانہ نے ہنستے ہوئے کہا:

"اب گیٹ آف ہیون کی باری آئی، پھر ہماری 'بٹر فلائی' کی باری آئے گی۔

فریشہ نے شرارت سے کہا:

رائل، آپ کا نمبر بھی آسکتا ہے، خیال رکھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ نے مسکرا کر جواب دیا:

"مجھے ابھی دیر ہے، پلیز،، میں پہلے جاب کرنا چاہتی ہوں، اُس کے بعد ہی رخصتی کا سوچوں گی۔۔

انابیہ نے آنکھ مارتے ہوئے کہا:

"اور اگر راحمیر بھائی اتنا ویٹ نہ کر سکے تو؟

شاہانہ نے نظریں چراتے ہوئے دھیرے سے کہا:

"تو پھر میں انہیں قائل کرنے کی کوشش کروں گی،،وہ مان جائیں گے،ان شاء اللہ۔

فریشہ نے ہنستے ہوئے چھیڑا:

"اتنا بھروسا ہے ان پر؟

شاہانہ نے چائے کا کپ تھامتے ہوئے گہری سنجیدگی سے کہا:

"نکاح کا رشتہ اعتبار کا رشتہ ہے۔اگر انہوں نے مجھے اپنی زندگی کا حصہ بنایا ہے تو یہ میری ذمہ داری ہے کہ میں بھی اس رشتے کو دل سے نبھاؤں۔میرے دل کو بھی یقین ہے کہ

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر ایک اچھے انسان ہیں،،اور جو دل کو مان دے،اس پر بھروسا کرنا سیکھنا پڑتا ہے اور وہ بھی تب جب وہ محرم ہو۔۔

انابیہ اور فریشہ نے بیک وقت شرارت سے کہا:

"اووو اچھاا،،، تو یہ حال ہے آپ کا۔

شاہانہ نے ہنستے ہوئے دونوں کی طرف دیکھا اور کہا:

"پلیز، آپ دونوں اب شروع نہ ہو جانا۔۔

اور پھر تینوں ہنسی،چائے،اور دوستی کے خوشبو بھرے لمحوں میں گم ہو گئیں، جیسے زندگی لمحہ بھر کے لیے بہت خوبصورت ہو گئی ہو۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

موسم اُفق پر کچھ اداس سا تھا، جیسے ہوا خود کسی سوچ میں گم ہو۔ درختوں کی شاخیں ہولے ہولے جنبش کرتی تھیں اور فضا میں علم کی گونج تھی۔ وہی پر سکون سی صبح جب درسگاہیں جاگتی ہیں، اور خواب کسی کتاب کے صفحے پر ٹھہر جاتے ہیں۔

کالج کے اندر، اردان وائٹ شیروانی نما قمیض پہنے پرنسپل کے آفس میں داخل ہوتا ہے۔ میز کے اس پار بیٹھے پرنسپل صاحب، جن کے چہرے پر برسوں کی متانت اور روشنی تھی، گہری نظر سے اُسے دیکھتے ہیں۔

پرنسپل (مسکراتے ہوئے) کہتے ہیں،

اردان،، میں نے آپ کو ہمیشہ ایک پُرعزم انسان پایا ہے۔ خاص طور پر بچوں کی تربیت کے معاملے میں، آپ صرف دنیاوی تعلیم ہی نہیں دیتے، بلکہ روحانیت کا رنگ بھی ان کے دلوں میں اتارتے ہو۔"

"شکریہ سر... یہ سب اللہ کا کرم ہے، اور آپ کا اعتماد۔" اردان عاجزی سے کہتا ہے،

پرنسپل (آہستہ سانس بھرتے ہوئے) کہتے ہیں،

"میری کوئی اولاد نہیں، اردان،، میں اور میری بیوی اب مستقل سعودی عرب منتقل ہو رہے ہیں۔ یہ کالج،، میں ہمیشہ کے لیے آپ کے حوالے کرنا چاہتا ہوں۔"

اردان ایک لمحے کے لیے خاموش ہو گیا۔ آنکھوں میں حیرت تیرنے لگی۔

آپ ایک قابلِ اعتماد شخص ہو۔ میں چاہتا ہوں آپ یہ ادارہ سنبھالو۔ یہ صرف تعلیمی ادارہ نہیں، ایک امانت ہے۔۔

اردان (مدھم لہجے میں) کہتا ہے،

"لیکن سر،، میں اکیلا کیسے؟

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پرنسپل نرمی سے کہتے ہیں،،

آپ ایک انسپائریشن ہے، آپ سب کچھ سنبھال سکتے ہو۔یہ تمام دستاویزات ہیں،اگر آپ دستخط کر دو، تو میں اپنا اگلا سفر سکون سے سوچ سکوں گا۔۔

اردان خاموشی سے کاغذات کی طرف دیکھتا ہے۔پھر قلم اُٹھاتا ہے اور دستخط کر دیتا ہے۔ آنکھوں میں نمی اُتر آتی ہے۔نہ کسی گلے کا لمحہ،نہ وداع کی آواز،،بس ایک خاموش بھروسا،جو لفظوں سے بڑا ہوتا ہے۔

پرنسپل ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ کہتے ہیں،،

"مبارک ہو،پرنسپل اردان صاحب۔"

کمرے کے باہر درختوں سے گرتا ہوا ایک پتا زمین پر آہستہ سے گرتا ہے۔ جیسے وقت نے ایک نیا ورق پلٹ دیا ہو۔۔

کالج کا ہال خوشبوؤں اور خاموش سنجیدگی سے بھرا ہوا تھا۔ تمام طلباء اور اساتذہ اپنی اپنی نشستوں پر موجود تھے، جیسے کسی خاص لمحے کے منتظر ہوں۔ ہال کی فضاء میں سادگی کے ساتھ ساتھ وقار بھی بکھرا ہوا تھا۔ اسٹیج پر موجود پرنسپل صاحب نے مائک تھام کر نرمی سے کہا:

"میں نے آپ سب کو آج یہاں ایک خاص بات بتانے کے لیے بلایا ہے، ایک ایسا فیصلہ، جو میرے دل کے بہت قریب ہے۔

سب کی نظریں اُن پر جمی ہوئی تھیں۔ انہوں نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد اپنی بات جاری رکھی:

"یہ کالج، میرا خواب رہا ہے۔ مگر اب وقت ہے کہ یہ خواب کسی ایسے ہاتھوں میں دیا جائے، جو اسے اور بھی بہتر بنائے،، لہٰذا، آج کے بعد، اس ادارے کی مکمل ذمہ داری سر اردان کے سپرد کی جاتی ہے۔

ہال تالیوں سے گونج اٹھا۔ طلباء نے خوشی سے کھڑے ہو کر تالیاں بجائیں۔ "مبارک ہو سر اردان" کی صدائیں ہر طرف سے آنے لگیں۔

پرنسپل صاحب نے مسکرا کر اردان کی طرف دیکھا، جو خود بھی جذبات میں ڈوبا ہوا تھا۔

"سر اردان، صرف ایک بہترین استاد نہیں، بلکہ ایک رہنما ہیں، جو صرف دنیاوی تعلیم نہیں دیتے، بلکہ روح کی تربیت کا ہنر بھی رکھتے ہیں۔ مجھے فخر ہے کہ میری غیر موجودگی میں یہ ادارہ ایسے ہاتھوں میں ہو گا، جو اس کو روشنیوں کی طرف لے جائے گا۔۔

طلباء کی آنکھوں میں چمک اور دلوں میں سکون تھا۔

ایک کونے میں کھڑی اقرا نے منال کی طرف دیکھا:

"ارادان سر واقعی بہت خاص ہیں،نا؟

منال دھیرے سے مسکرائی:

"ہاں،وہ واقعی اُس مقام کے اہل ہیں جہاں اُنہیں آج بٹھایا گیا،،

اقرا کہے کہ،منال کیا تم آج بھی سر سے،،،،؟

منال جواب دے،

ناولز کلب
Clubbians Quality Content

نہیں اقرا،اب وہ سب نہیں رہا۔وہ میرے استاد ہیں،،اور اُن کی بدولت میں نے خود کو پہچانا، اللہ سے رشتہ جوڑا۔اُن سے محبت نہیں،احترام ہے۔وہ میری روح کی بیداری کا سبب بنے،،میری انسپائریشن ہیں۔"

اقرا نے اُس کی بات کو خاموشی سے محسوس کیا اور دونوں نے ہال کی طرف دیکھا جہاں تمام اساتذہ باری باری اردان کو مبارکباد دے رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اردان کا چہرہ خاموش،مگر آنکھوں میں ایک عجیب سی روشنی تھی،،جیسے وہ جان چکے ہوں، کہ اب وہ صرف ایک استاد نہیں،ایک سفر کے رہنما بن چکے ہیں۔۔

کالج کی چھٹی کے بعد، راہداریوں میں خاموشی پھیل چکی تھی، صرف اردان کے قدموں کی آہٹ باقی تھی جو کالج کے دفتر کی طرف بڑھ رہا تھا۔ فائلیں ترتیب دے رہا تھا، دیوار پر لگی گھڑی کی ٹک ٹک گویا اس کی نئی ذمے داریوں کی گواہی دے رہی تھی۔

اتنے میں موبائل کی اسکرین روشن ہوئی، افنان کی کال تھی۔

"السلام علیکم،" افنان کی پر جوش آواز آئی،

"وعلیکم السلام، افنان." اردان کی آواز میں مسکراہٹ تھی،

"اوہ میرے بھائی، اتنے حسین دوست کو چھوڑ کر کہاں غائب ہو گئے؟

اردان ہنسا، "کالج میں ہوں، آجاؤ، بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔"

"آیا ابھی!" افنان کا جواب گویا ہوا میں خوشی بکھیر گیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کچھ ہی لمحوں بعد گیٹ سے افنان کی پر جوش آمد ہوئی۔ اردان نے آگے بڑھ کر گلے لگایا،

"چل یار، اندر چلتے ہیں۔"

دونوں دفتر کی طرف بڑھے، اردان نے کرسی کی طرف دیکھا، جیسے کچھ لمحے خاموشی سے اس کا جائزہ لے رہا ہو، پھر کرسی پر بیٹھ گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"افنان, میرے بھائی, آج مجھے ایک بہت بڑی ذمے داری دے دی گئی ہے۔"

افنان نے چونک کر پوچھا، "کون سی؟"

اردان نے کرسی پر اپنی پشت ٹکائی، ایک گہری سانس لی،

"مجھے اس کالج کا پرنسپل بنا دیا گیا ہے، بلکہ پورا ادارہ میرے حوالے کر دیا گیا ہے۔"

افنان کی آنکھیں چمک اٹھیں،

"کیاااا؟ واہ بھائی، ماشاءاللہ! یہ تو زبردست خوشخبری ہے۔ آجا، گلے تو لگ۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دونوں دوستوں نے ایک بار پھر ایک دوسرے کو خوشی سے گلے لگایا۔

افنان ہنستے ہوئے بولا،

"اور سُن، میں بھی ایک خوشخبری لے کر آیا تھا، لیکن تو نے تو مجھے ہی پیچھے چھوڑ دیا۔

اردان ہنسا،" کیسی خوشخبری؟"

افنان نے فخر سے کہا،

"تیرے بھائی نے اس شہر کی سب سے خوبصورت اور سپر ہٹ فار میسی کھول لی ہے۔"

"ماشاءاللہ،ماشاءاللہ،مبارک ہو میرے بھائی،،اردان کی آواز میں سچّی خوشی تھی۔

پھر دونوں نے ہاتھ ماری، جیسے بچپن کے دن لوٹ آئے ہوں۔

افنان آنکھ مار کر بولا،

شادی بھی فکس ہو گئی ہے،وہ ذمے داری بھی میری ان حسین کندھوں پر ہے۔

اردان ہنس کر بولا،

"واہ،ڈرامے باز کہیں کے۔۔

دونوں دوستوں کی ہنسی پورے دفتر میں گونجنے لگی،

جیسے خوابوں کی کوئی نئی عمارت بنیادوں پر کھڑی ہو چکی ہو۔ایک نے علم کا قلعہ سنبھالا تھا،

اور دوسرے نے شفا کا دروازہ کھولا تھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

۔۔۔۔

نمازِ عشاء کے بعد، فریشہ نے جیسے ہی دعا سے فارغ ہو کر فون اٹھایا، اسکرین پر اردان کا نام جگمگا رہا تھا۔ مسکراہٹ اس کے لبوں پر پھیل گئی۔ کال ریسیو کرتے ہی دھیمی سی آواز میں بولی:

"السلام علیکم، کیسے ہیں آپ؟

دوسری طرف سے اردان کی مخصوص مسکراہٹ بھری آواز گونجی،

وعلیکم السلام، میری زوجہ محترمہ کیسی ہیں؟"

فریشہ ہنس دی، "میں بالکل ٹھیک ہوں شوہر محترم۔ آپ کیسے ہیں؟

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"الحمدللہ، میں بھی ٹھیک ہوں۔ اور سنو، ایک بڑی خوشخبری دینی ہے آپ کو،، اردان کی آواز میں فخر چھپا نہ تھا۔

"جی فرمایئے،،؟"

"مجھے کالج کا پرنسپل بنا دیا گیا ہے، بلکہ پورا کالج میرے حوالے کر دیا گیا ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ماشاءاللہ!" فریشہ کی آنکھیں خوشی سے چمک اٹھیں، "یہ تو واقعی بہت بڑی خوشخبری ہے، لیکن آپ نے مٹھائی نہیں بھیجی؟"

اردان ہنسا، "مٹھائی میں خود کھلاؤں گا آپ کو۔ کل گھر تشریف لائیے گا، زوجہ محترمہ۔

فریشہ شرما کر بولی،"ٹھیک ہے شوہر محترم،،ضرور آؤں گی، آپ اپنا خیال رکھیے گا۔۔

کال بند ہوئی ہی تھی کہ فوراًایک اور کال آگئی۔اس بار راحمیر بھائی کی تھی۔فریشہ نے جلدی سے کال اٹھائی،"السلام علیکم بھائی،، کیسے ہیں آپ؟"

"وعلیکم السلام،فریشہ،،میں بالکل خیریت سے ہوں۔بس ایک بات کرنی تھی۔"

"جی فرمایئے؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"مجھے شَاہانہ کا نمبر چاہیے تھا،، کافی دن ہو گئے ہیں، سوچا اب امتحانات ختم ہو چکے تو بات کر لوں۔"

فریشہ شرارت سے ہنسی،"اچھاااا،، تو اب آپ کو اس کے بغیر سکون نہیں؟"

راحمیر بھی ہنس پڑا،"میرے دل کا سکون تو وہی ہے،،"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فریشہ چھیڑتے ہوئے بولی،"اچھا اچھا بھائی! میں ابھی نمبر بھیج دیتی ہوں۔"

"شکریہ میری بہن" کہہ کر راحمیر نے کال بند کر دی،اور فریشہ نے نمبروں کے ساتھ ساتھ کئی جذبات بھی خاموشی سے منتقل کر دیے۔۔۔

شاہانہ اپنے کمرے میں سونے ہی لگی تھی کہ موبائل پر میسج کی بیپ ہوئی۔

اُس نے آنکھیں نیم وا کرتے ہوئے فون اٹھایا،ایک نیا نمبر تھا۔دل میں تھوڑا سا الجھن سا ہوا،مگر ساتھ ہی نیچے لکھا تھا:

راحمیر"

لکھا تھا:

میرا نمبر آپ کے پاس نہیں ہو گا،،اس لیے نام ساتھ لکھ دیا،تا کہ آپ کو پریشانی نہ ہو۔

شاہانہ کے لبوں پر مدھم سی مسکراہٹ اُبھری،اُس نے جواب میں صرف ایک لفظ بھیجا:

"جی"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بجی۔

کال تھی،

اُس نے دھڑکتے دل کے ساتھ فون اُٹھایا۔

"السلام علیکم، کیسی ہیں آپ،، کورین آئیز؟"

راحمیر کی آواز میں شرارت بھی تھی، سچائی بھی۔

شاہانہ مسکرادی،

"میں ٹھیک ہوں، آپ کیسے ہیں؟"

راحمیر کہے،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اب تو بہت سکون میں ہوں۔"

"آپ ہمیشہ اتنے اچھے موڈ میں رہتے ہیں؟"

شاہانہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"نہیں،، لگتا ہے نکاح کے بعد زیادہ خوش مزاج ہو گیا ہوں۔"

راحمیر کی آواز میں خود اعتمادی بھی تھی اور شرارت بھی۔

"مجھے تو یہ لگتا ہے آپ کو بس غصہ ہی آتا ہو گا۔"

راحمیر کہے،

"بس ایک بار آیا،، وہ بھی غلطی سے، اور اُس پر بھی شرمندہ ہوں۔"

"نہیں، میں تو بس ویسے ہی کہہ رہی تھی۔"

"ویسے ہی کہہ کے آپ نے مجھے شرمندہ کر دیا، شاہانہ۔"

"میرا ارادہ آپ کو شرمندہ کرنے کا نہیں تھا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تو کیا ارادہ تھا آپ کا؟"

راحمیر کے لہجے میں ایک گہری شوخی تھی۔

شاہانہ تھوڑی الجھن میں پڑ گئی،

"آپ مجھے تنگ کر رہے ہیں!"

"میری مجال، میں ایسا کچھ کروں،،"

راحمیر نے مصنوعی سنجیدگی سے کہا۔

پھر شاہانہ کہتی ہے،

"آنٹی کیسی ہیں؟ اور ماہین؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ٹھیک ہیں دونوں، آپ بتائیں،، امتحانات ختم ہو گئے؟"

"جی الحمدللہ، سب خیریت سے ختم ہو گئے۔"

"تو اب کیا کہتی ہیں؟ رخصتی کی بات کر لوں؟"

شاہانہ کو جیسے کسی نے دل سے جھنجھوڑ دیا ہو، وہ جلدی سے بولی:

"جی؟ میرا مطلب،، نکاح کو ابھی تین ہفتے ہی ہوئے ہیں،"

"تو کیا ہوا؟ رخصتی تو ہو سکتی ہے نا؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"لیکن مجھے ابھی جاب کرنی ہے۔"

"جاب تو آپ میرے ساتھ رہے کر بھی کر سکتی ہیں، میرے دل کو بھی سکون مل جائے گا۔"

"آپ فلرٹ کر رہے ہیں میرے ساتھ؟"

"نکاح کے بعد فلرٹ نہیں ہوتا، محبت ہوتی ہے۔"

شاہانہ ایک دم سنجیدہ ہو گئی،

"لیکن آپ تو محبت، کسی اور سے کرتے ہیں نا؟"

راحمیر کی سانس تھوڑی گہری ہوئی،

"یہ آپ کو کس نے کہا؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"فریشہ نے بتایا تھا۔"

چند لمحے خاموشی رہی، پھر راحمیر کی آواز آئی،

"ان باتوں کی وضاحت میں اُس دن خود کروں گا، جب آپ میرے گھر کی دہلیز پر قدم رکھیں گی،، تب تک کے لیے... بس مجھ پر اعتبار رکھیے گا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ کی آنکھیں نم سی ہو گئیں،

"میں سو جاؤں؟"

"اگر آپ کو نیند آ رہی ہے تو جی، سو جائیں،،"

"شکریہ،"

شاہانہ نے دھیرے سے کہا اور کال بند کر دی۔

اُدھر راحمیر فون کی اسکرین کو دیکھتے ہوئے مسکرایا،

"یہ محبت کتنی خاموش ہوتی ہے، مگر پھر بھی دل کو مکمل بھر دیتی ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہادی اپنے نئے گھر کے کمرے میں تنہا بیٹھا تھا۔ باہر دنیا کتنی خوبصورت لگ رہی تھی، پر اندر کا سناٹا ہر آواز کو نگل رہا تھا۔ وہ خیالوں میں ڈوبا ہوا تھا، شاہانہ اس کے سامنے بیٹھی تھی، آنکھوں میں روشنی، لبوں پر سوال،

"ہادی، آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں نا؟"

"ہاں کرتا ہوں،، دل سے، جاں سے۔"

"محبت صرف چاہنے کا نام نہیں، ہادی۔ اس میں عزت بھی ہوتی ہے، مان بھی، اگر یہ سب نہ ملے، تو محبت بس ایک عادت بن کے رہ جاتی ہے، جو روح کو تھکا دیتی ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مجھے عادتیں بدلنے کا شوق نہیں، لیکن میں کوشش کروں گا، تمہیں وہ عزت دوں جو تمہاری آنکھوں میں مان بن کر اترتی ہے۔"

"اگر نہ دے سکے تو؟"

"تو پھر بھی تمہیں چھوڑ نہیں سکوں گا، تم جاؤ گی تو میں تمہیں واپس لے آؤں گا۔ چاہے ہوا سے، وقت سے یا اپنی انا سے بھی لڑنا پڑے۔"

"محبت میں زبردستی نہیں ہوتی ہادی،"

"پھر ایسی باتیں مت کرو، تمہارے بغیر کچھ بھی مکمل نہیں لگتا۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اچھا، تو آپ کو غصہ آنے لگا ہے؟"

"نہیں، بس،، اور کوئی بات کرو، تمہاری یہ جدائی کی باتیں میرا دم گھونٹ دیتی ہیں۔"

"اچھا،، سوری، کہیں نہیں جا رہی۔ میں یہیں ہوں۔ آپ کے پاس۔"

Clubb of Quality Content

اور تب ہی ہادی کی آنکھ کھل گئی۔ سانس پھولی ہوئی تھی، پسینہ ماتھے پر، دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔

"شاہانہ؟" وہ چیخا، کمرے میں اِدھر اُدھر دیکھا۔ خالی پن اسے کاٹنے لگا۔

"ابھی تو میرے ساتھ تھی، کہاں چلی گئی؟"اس کی آواز میں دیوانگی، آنکھوں میں نمی تھی۔وہ پاگل ہونے لگا تھا۔انا کی آگ میں اس نے اپنی محبت جلادی تھی،

علی اس کی آواز سنتے کمرے میں دوڑا آیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہادی، کیا ہوا؟کوئی خواب دیکھا ہے؟"

ہادی ہانپتا رہا، جیسے دل کو سنبھالنے کی کوشش کر رہا ہو۔علی نے جلدی سے دوا نکالی،پانی دیا۔ہادی خاموشی سے گولی نگلتا گیا۔

پھر ہادی نے کانپتی آواز میں کہا:

"علی، اگر وہ واپس آجائے نا، میں اس کے قدموں میں اپنی انا وار دوں گا، عزت بچھادوں گا ،،مان کے تاج سجادوں گا، بس وہ واپس آجائے، بس وہ واپس آجائے۔"

علی کی آنکھیں بھی نم تھیں۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کمرے میں نیم تاریکی تھی، ہادی کا چہرہ پسینے میں بھیگا ہوا، سانسیں بے ترتیب اور آنکھیں سرخ تھیں۔

وہ صوفے پر بیٹھا علی کو دیکھتے ہوئے بے چینی سے بولا:

"وہ,وہ تو مجھ سے نکاح کا کہتی تھی علی،،میں نے مذاق سمجھا،،میں نے وقت گزاری سمجھ کر اُس کی محبت کا خون کیا،،اُس کے جذبوں کو پامال کیا۔"

ہادی کی آواز لرز رہی تھی،الفاظ حلق میں اٹک رہے تھے۔

"پھر جب وہ واقعی میری ضرورت بننے لگی،،میری چاہت بن گئی،،تو میں نے خود ہی سب کچھ تباہ کر دیا۔

میں نے اُسے بدنام کیا،میں نے اُسے رُلا دیا،میں نے اُسے خود سے دُور کر دیا،علی۔"

وہ یکدم اٹھا،کمرے میں ٹہلنے لگا جیسے اپنے آپ سے بھاگ رہا ہو۔

"وہ سمجھتی تھی نا مجھے؟جانتی تھی نا کہ مجھے غصہ آتا ہے؟

تو پھر کیوں گئی وہ؟کیوں چھوڑ دیا اُس نے مجھے؟

مجھے غصہ آیا تھا،بس غصہ،"

علی نے اُسے تھامنے کی کوشش کی، لیکن ہادی کی آواز اونچی ہو چکی تھی:

"علی،،وہ واپس آجائے،بس ایک بار،میں اُس کی عزت بھی کروں گا،مان بھی دوں گا، محبت بھی۔

بس ایک بار،،بس وہ آجائے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر وہ دھیرے دھیرے لڑکھڑاتے قدموں سے بستر کی طرف بڑھا،

ہادی کی آنکھیں نیم بند ہوئیں اور پھر وہ ساکت لیٹ گیا۔

آخری الفاظ دھندلی آواز میں ادا ہوئے:

"شاہانہ، مت جاؤ، تم تو میری آخری دعا ہو، میری محبت۔۔

علی کی پیشانی پر پسینہ ہوتا ہے، گاڑی تیزی سے ہادی کے ڈاکٹر (ماہرِ نفسیات) کے کلینک کی طرف رواں ہوتی ہے۔

ڈاکٹر کا کمرہ ایک خاموش پناہ گاہ کی طرح ہے۔ کتابوں سے بھری الماریاں، مدھم سی روشنی، اور ایک نیم تاریک سا ماحول۔

علی ایک گہری سانس لیتے ہوئے ڈاکٹر کے سامنے بیٹھتا ہے، آواز میں الجھن اور پریشانی،

"ڈاکٹر صاحب، میں بہت پریشان ہوں، ہادی پھر سے ویسا ہو گیا ہے۔

کبھی وہ بالکل ٹھیک لگتا ہے، اپنا برانڈ دیکھتا ہے، میٹنگز اٹینڈ کرتا ہے،

لیکن اچانک،، جیسے کوئی سوئچ آف ہو جائے۔

کبھی خاموش بیٹھا رہتا ہے، کبھی دیواروں سے باتیں کرتا ہے،

کبھی کہتا ہے 'سب ٹھیک ہو جائے گا اور اگلے لمحے چیخنے لگتا ہے،

کہتا ہے 'وہ نہیں آئی، وہ ابھی تک کیوں نہیں آئی'"

Clubb of Quality Content

ڈاکٹر گہری نظریں علی پر ڈالتے ہیں، نوٹس پر کچھ لکھتے ہیں، اور دھیرے سے بولتے ہیں:

"علی، یہ سب کچھ جو تم بتا رہے ہو،، یہ BPD کے ابتدائی علامات ہو سکتی ہیں،

Borderline Personality Disorder،

یا پھر ایک شدید

Post-Traumatic Regression.

جب کسی انسان کو شدید جذباتی صدمہ پہنچتا ہے۔خاص طور پر محبت کے ٹوٹنے کا۔

تو کبھی کبھی وہ اپنے شعور میں واپس آنے کی بجائے،

ماضی کے کسی پل میں قید ہو جاتا ہے۔

وہ لمحہ،جب اُس کا دل ٹوٹا تھا،وہ اُس کے ذہن میں بار بار زندہ ہوتا ہے،

اور وہ شخص باہر سے جتنا بھی کامیاب نظر آئے،

اندر سے وہ پھر سے اُسی لمحے میں زندہ ہوتا ہے۔بار بار،روز۔"

علی کہتا ہے،

"لیکن وہ تو ٹھیک ہو رہا تھا،،اتنے عرصے سے بزنس میں لگا ہوا تھا،calm تھا،

پھر اچانک یہ ریلیپس کیوں؟"

ڈاکٹر نرمی سے کہتے ہیں،

"دیکھو،، ہیلنگ کوئی سیدھی لکیر نہیں ہوتی۔

یہ اونچ نیچ سے بھرا ہوا ایک راستہ ہے۔

کبھی وہ دن ہوتے ہیں جب مریض بہتر لگتا ہے۔ کبھی وہ لمحے جب وہ پھر بکھر جاتا ہے۔

اور بعض اوقات، کسی چھوٹے سے ٹرگر سے، کوئی مہک، کوئی خواب، کوئی آواز۔

پھر سے وہ زخم ہرا ہو جاتا ہے۔

ہادی کو جس شخص نے توڑا ہے، اُس کی غیر موجودگی اب تک اُس کے دماغ میں شور کر رہی ہے۔

اور جب تک اُس شور کو سنا نہ جائے، وہ شخص خود سے لڑتا رہے گا۔"

علی فکر مندی سے کہتا ہے،

"تو کیا یہ مستقل ہے؟ کیا وہ کبھی ٹھیک ہو پائے گا؟"

ڈاکٹر کہتے ہیں،

"اگر تم جیسے لوگ اُس کے ساتھ ہیں۔ تو ہاں، وقت لگے گا، مگر وہ ٹھیک ہو سکتا ہے۔

مگر اُسے صرف دوائی نہیں، ایک سچّا سامع، ایک ایسا دل چاہیے جو اُسے اُس کی خاموشی سمیت قبول کرے۔

اور ہادی کے معاملے میں، شاید یہ دل، وہی ہے جس نے اُسے توڑا تھا۔"

علی سر جھکاتا ہے، آنکھوں میں آنسو، دل میں درد۔

اور باہر بادل گرجتے ہیں، جیسے فطرت بھی ہادی کے اندر کی جنگ سے واقف ہو گئی ہو۔۔۔

ناولز کلب

اکتوبر کی شام، ہلکی خنکی، ہلکی سی خزاں کی خوشبو فضا میں، درختوں کی شاخیں آہستہ آہستہ ہل رہی ہیں۔

فضا میں وہ خاموشی ہے جو سردیوں سے پہلے کی شاموں میں ہوتی ہے۔

صحن میں ایک پر سکون سا ماحول ہے۔ فریشہ، اردان کی والدہ، اور آفرین ساتھ بیٹھی ہوتی ہے۔ چائے کی خوشبو، ہنسی کی مدھم آوازیں، اور پرانے وقتوں کی باتیں ہو رہی ہیں۔

دروازہ کھلتا ہے، اردان گھر آتا ہے۔

جیسے ہی فریشہ پر نظر پڑتی ہے، اس کی ساری تھکن جیسے کسی نے ہوا میں اڑا دی ہو۔

وہ سلام کرتا ہے، اور دھیرے سے اپنے کمرے کی طرف بڑھتا ہے۔

کچھ ہی لمحے گزرتے ہیں،

اردان کی والدہ بھی اپنے کمرے میں چلی جاتی ہیں۔

آفرین شرارت سے فریشہ کو دیکھتی ہے:

Clubb of Quality Content

"چلیں بھابی، بھائی کو مبارکباد دے آئیں،

لگتا ہے وہ بس آپ کا ہی انتظار کر رہے ہیں۔"

فریشہ شرما کر نظریں جھکا لیتی ہے۔

"آپ بھی نا آفرین،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فریشہ آہستہ آہستہ اردان کے کمرے کی طرف بڑھتی ہے۔ دروازے کے قریب رکتی ہے،

دروازہ کھلتا ہے، اور سامنے اردان کھڑا ہوتا ہے۔ پہلے سے ہی دروازہ میں کھڑا،

آنکھوں میں ایک چمک لیے۔

اردان شرارتی انداز میں کہتا ہے،

"آئیں، زوجہ محترمہ، یہاں دروازے پر کیوں کھڑی ہیں؟"

فریشہ شرما کر اندر آجاتی ہے، آہستہ سے بولتی ہے:

"آپ کو بہت بہت مبارک ہو۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اردان اسے دیکھتا رہتا ہے، نظریں جیسے رک گئی ہوں۔

فریشہ کنفوز ہو کر پوچھتی ہے،

"آپ، ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں؟"

اردان گہری مسکراہٹ کے ساتھ کہتا ہے،

"دیکھ رہا ہوں،، نکاح کے بعد آپ اور بھی حسین ہو گئی ہیں۔"

فریشہ مسکراتے ہوئے کہتی ہے،

"جی بالکل،شوہر محترم، آپ کی محبت کا کمال ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اردان مسکرا کر کہتا ہے،

"ایسا ہی ہے،زوجہ محترمہ!"

پھر وہ ایک خوبصورت پیکٹ فریشہ کے سامنے رکھتا ہے۔

"یہ لیجیے، آپ کی فیورٹ چاکلیٹس،،

مجھے پتہ ہے آپ کو مٹھائیاں پسند نہیں،

اسی لیے آپ کی پسند کی چیز لے آیا۔"

"بہت شکریہ،،یہ واقعی مجھے بہت پسند ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فریشہ بیٹھ کر چاکلیٹ کھولتی ہے،ایک چاکلیٹ نکال کر منہ میں رکھتی ہے،

پھر جیسے اُسے یاد آتا ہے:

"اوہ!سوری،،میں نے آپ سے تو پوچھا ہی نہیں، آپ بھی لیں۔"

اردان اُس کا ہاتھ تھام لیتا ہے، نرمی سے اُسی کے ہاتھ سے چاکلیٹ لے کر کھاتا ہے، اور دھیرے سے کہتا ہے:

"فریشہ،"

فریشہ آہستہ سے نظر اٹھاتی ہے۔

اردان نرمی سے کہتا ہے،

"آپ کا رخصتی کے بارے میں کیا خیال ہے؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فریشہ یکدم ٹھہر جاتی ہے،دل تیز دھڑکنے لگتا ہے،

نظریں نیچے،لبوں پر ہلکی سی جنبش،اور پھر آہستہ سے بولتی ہے:

"آپ کو جیسے بہتر لگے،"

اردان کی مسکراہٹ مزید گہری ہوجاتی ہے،اور وہ آہستہ سے بولتا ہے:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"شکریہ،زوجہ محترمہ،

میرا یہ کمرہ،اور میں،

ہم دونوں آپ کو بہت مس کر رہے ہیں۔

اب آپ کو جلد ہی یہاں آجانا چاہیے۔"

پھر فریشہ شرمانے لگتی ہے،اور

اٹھتی ہے،باہر جانے لگتی ہے۔

اردان اچانک اُس کا ہاتھ تھام لیتا ہے:

"آئیں گی نا؟"

فریشہ مسکرا کر اُس کی طرف دیکھتی ہے،

نرمی سے سر ہلا کر "ہاں" کہتی ہے،

اور وہاں سے واپس چلی جاتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کمرے میں چاکلیٹ کی خوشبو،اور محبت کا گہرا احساس باقی رہ جاتا ہے۔۔۔

کالج کے لان میں شام کی نارنجی دھوپ پھیل رہی تھی۔نرم ہوا ہر درخت کے پتے کو چھو کر ایسی سرگوشی کر رہی تھی جیسے وقت رکنے کو ہو۔طلباء آخری دن کی یادیں سمیٹنے میں مصروف تھے۔ہنسی،خوشبو،یادیں،اور ان کہی دعائیں فضا میں تحلیل ہو رہی تھیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ایک کونے میں شفاف روشنیوں کے بیچ، فریشہ، شاہانہ اور انابیہ ایک بینچ پر ساتھ بیٹھی تھیں۔ اُن کے چہروں پر خاموش مسکراہٹیں اور آنکھوں میں نمی تھی۔ جیسے دل کچھ کہنا چاہ رہے ہوں، لیکن زبان فقط لمحے کو جینا چاہتی ہو۔

انابیہ نے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا:

" کتنا اچھا وقت گزرا یہاں ہمارا، لگتا ہی نہیں کہ یہ سب ختم ہونے کو ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فریشہ نے فوراً کہا:

"ہاں بالکل، ہم تو یہیں ملے تھے، یہی وہ جگہ ہے جہاں ہماری کہانیوں کی شروعات ہوئی۔"

شاہانہ دھیرے سے مسکرائی، اور گہرائی میں ڈوبی ہوئی آواز میں بولی:

"اللہ پاک نے ہمیں ایک دوسرے کے لیے چنا تھا، ایک دوسرے کی زندگی میں ہیلنگ پوائنٹ بننے کے لیے،، اور دیکھو، ہم واقعی مل گئے۔"

انابیہ کی آنکھیں چمکنے لگیں، جیسے کوئی اندر سے روشنی دے رہا ہو:

"رائل،، جب آپ ہماری زندگی میں آئیں، تو واقعی ہم نے ہیلنگ محسوس کی،، اور بہت زیادہ۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فریشہ نے شاہانہ کی طرف محبت سے دیکھا:

"ہاں، رائل، آپ جب آئیں تو سب سے الگ دکھتی تھیں۔ کچھ خاص سا تھا آپ میں۔ ہم آپ کی طرف کھنچے چلے گئے،، اور خاص طور پر آپ کے الفاظ، آپ کی نرم باتیں،، اور جو سب سے

خوبصورت بات تھی،،وہ آپ کا سب کو 'آپ' کہہ کر مخاطب کرنا،،وہ ہمیں چھو گیا۔اسی دن سے ہمیں بھی وہ عادت لگ گئی۔"

شاہانہ نے نظر جھکائی، جیسے اپنے اندر کچھ تلاش رہی ہوں، پھر نرمی سے بولیں:

"جانتی ہوں بٹر فلائی،،ہم انسان ہی ہوتے ہیں، جو صرف اپنے لفظوں سے کسی کو توڑ بھی سکتے ہیں اور جوڑ بھی سکتے ہیں۔زبان کی تلوار سے زخم بھی لگتے ہیں اور شفا بھی ملتی ہے۔ ہمیں سوچنا چاہیے کہ ہمارے الفاظ اگلے انسان پر کیسا اثر چھوڑ رہے ہیں۔ ہمیں اپنے لفظوں کو نرمی سے ادا کرنا چاہیے، جیسا سلوک ہم چاہتے ہیں ہمارے ساتھ کیا جائے، ویسا ہی ہمیں دوسروں کے ساتھ کرنا چاہیے۔یہی اصول میں نے ہمیشہ اپنی زندگی میں اپنایا ہے۔"

انابیہ نے جیسے ایک نئی بات سیکھ لی ہو، جذباتی لہجے میں کہا:

"واقعی روئل،،یہ بات تو کمال کی کہی آپ نے۔شفا تو الفاظ ہی دیتے ہیں،اور زخم بھی۔"

شاہانہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھا اور دھیمے لہجے میں کہا:

"بالکل،،الفاظ ہی ہیلنگ کرتے ہیں۔اور جانتی ہو سب سے پاور فل ہیلنگ کب ہوتی ہے؟

،،جب ہم نماز میں،قرآن میں،دعا میں،،اللہ سے بات کرتے ہیں۔اصل شفا وہی ہوتی ہے،،

جب ہم اُس کے سامنے روتے ہیں،اُس سے دل کی بات کرتے ہیں،،تب دل کو،روح کو،

ذہن کو وہ سکون ملتا ہے،،جو کسی اور شے میں نہیں۔"

فریشہ نے جیسے دل کی بات پالی ہو،خاموشی توڑتے ہوئے کہا:

Clubb of Quality Content

"یہی تو ہے ہمارا دین، ہمارا اسلام،، کہ وہ آسان ہے، سہل ہے، محبت سے بھرا ہوا۔ لیکن ہم نے خود اسے مشکل بنا دیا ہے،، خود ہی فاصلے ڈال دیے ہیں اُس سے،، حالانکہ وہ تو بہت قریب ہے۔"

ہوا ایک لمحے کو رکی، جیسے خود بھی اس گفتگو کو سن رہی ہو۔ روشنی کسی دعا کی طرح زمین پر پھیل رہی تھی، اور تینوں لڑکیوں کے درمیان ایک ایسی خاموش روحانی ڈور بُن رہی تھی، جو الفاظ سے پرے تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس لمحے میں نہ کوئی دنیا تھی، نہ کوئی انجام۔ صرف یادیں، محبتیں اور وہ نورانی گفتگو،، جو دلوں پر نقش ہو گئی۔۔۔

وہ تینوں خاموشی سے ساتھ چل رہی تھیں۔

تب ہی اچانک ایک لڑکی دوڑتی ہوئی آئی،سانسیں پھولی ہوئی تھیں۔

"آپ لوگوں کو بلایا گیا ہے،سارے ٹیچرز روم میں انتظار کر رہے ہیں۔"

تینوں نے ایک دوسرے کو دیکھا،آنکھوں میں سوال اور لبوں پر خاموشی تھی۔اور پھر جیسے وقت کی ڈور کو تھام کر وہ آگے بڑھیں۔

جیسے ہی کلاس کے دروازے سے داخل ہوئیں،پورا کمرہ خوشبوؤں سے مہک اٹھا۔ہر طرف پھول برسائے جا رہے تھے۔لڑکیاں تالیاں بجا رہی تھیں،آنکھوں میں چمک،چہروں پر

رشک، اور دلوں میں عقیدت لیے۔ ساری نشستیں بھری ہوئی تھیں، لیکن وہاں ایک احترام کا خلا تھا۔ جو صرف ان تینوں کے لیے تھا۔

سامنے اساتذہ کی ایک لمبی قطار کھڑی تھی، سفید چادروں کی مانند، جن کی نظریں فخر سے جھکی ہوئی تھیں۔

ایک عمر رسیدہ پروفیسرہ، سفید دوپٹہ، آنکھوں میں عاجزی، دل میں ممتا لیے، آگے بڑھیں۔

انہوں نے تینوں کو گلے لگایا۔ ایک گہری سانس لی اور کہا:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"آپ تینوں کو شاید اندازہ نہیں، لیکن آپ کی ایک چھوٹی سی تبدیلی نے ہماری بہت سی بچیوں کو دین کے قریب کر دیا ہے۔ وہی بچیاں، جو کل تک اپنی پہچان سے غافل تھیں، آج آپ جیسا بننے کی خواہشمند ہیں۔ اور یہ سب۔ یہ سارا انتظام۔ آپ کے لیے انہی بچیوں کی طرف سے ہے۔"

کمرہ ایک لمحے کو خاموش ہو گیا۔ پھر آہستہ آہستہ تکبیریں سنائی دینے لگیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ سب،، اللہ کا کرم ہے،" انابیہ کی آواز ہلکی مگر پُر اثر تھی، "ہدایت وہی دیتا ہے جسے چاہے ،ہم تو بس ایک ذریعہ بنے ہیں۔"

سب کی آنکھوں میں نمی آ گئی۔

پھر پرنسپل صاحبہ آگے بڑھیں،مائیک تھمایا گیا اور کہا:

"ہم چاہتے ہیں کہ آپ تینوں کے آخری الفاظ وہ ہوں، جو ان بچیوں کے دلوں میں ہمیشہ کے لیے بس جائیں۔ کچھ کہیئے، جو چراغ بن جائے اندھیروں میں۔"

انابیہ نے نرمی سے مائیک تھاما۔اس کا چہرہ روشن ہو چکا تھا، جیسے اندر کے سارے بادل چھٹ چکے ہوں۔

"زندگی میں چاہے ہم کتنے ہی گناہوں میں گھر جائیں، خود کو کتنا ہی ٹوٹا ہوا محسوس کریں، شرمندگی سے جھکے ہوں یا راستہ بھٹک چکے ہوں،،ایک لمحہ کافی ہوتا ہے اللہ کی طرف لوٹ

آنے کے لیے۔ بس اُسی لمحے کو ضائع نہ کریں۔ وہ ہمارا انتظار کرتا ہے، اور جو لوٹ آئے،، اُس کا رب استقبال کرتا ہے۔"

پھر اس نے خاموشی سے مائیک فرشتہ کی طرف بڑھایا۔

فریشہ نے گہری سانس لی، اس کی آواز میں مضبوطی تھی، اور الفاظ میں روشنی:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہم دین سے نہیں، خود سے دور ہو جاتے ہیں۔ ہمیں لگتا ہے کہ ترقی صرف آزادی میں ہے، مگر اصل کامیابی اسلام کو سیکھنے، اپنانے، اور اُس پر چلنے میں ہے۔ جدید بننے کا مطلب دین سے بغاوت نہیں ہوتا۔ ہمیں اپنے دلوں کو سجا کر جدید دنیا میں دین کی خوشبو پھیلانی ہے، نا کہ خود اس خوشبو کو مٹانا۔"

سب کی آنکھوں میں روشنی سی آ گئی۔

اب شَاہانہ کے ہاتھ میں مائیک تھا۔ وہ چند لمحے خاموش رہی، پھر اس کی آواز ایک پکار میں ڈھل گئی:

"اللہ کے فیصلے، اللہ کی رضا میں اپنی رضا کو ڈھال دینا ہی اصل محبت ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم ماضی کے گناہوں سے توبہ کریں، حال کو قبول کریں، اور مستقبل کو روشن بنائیں۔ ہماری یہ روشنی کسی اور کو بھی راستہ دکھا سکتی ہے۔ اللہ نے ہمیں بدلنے کے بے شمار مواقع دیے ہیں، تو پھر ہم کیوں نہ اپنے آپ کو اللہ کے لیے بدلیں؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پھر اس نے آیت تلاوت کی، اُس کی آواز جیسے پورے ہال میں سرایت کر گئی:

"إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ"

(بے شک اللہ توبہ کرنے والوں اور پاکیزہ رہنے والوں سے محبت کرتا ہے)

ہال جیسے دھڑکنوں سے بھر گیا۔ آنکھیں چھلک گئیں۔ ہاتھ اٹھنے لگے، دعاؤں میں لرزتے ہوئے۔

پھر سب آگے بڑھے، تینوں کو گلے لگایا، الوداع کہا، اور دلوں میں ان کی باتوں کو بسا لیا۔

Clubb of Quality Content

جیسے ہی وہ باہر نکلیں، زندگی کی گہما گہمی دوبارہ محسوس ہونے لگی۔ لیکن کچھ بدل چکا تھا۔ اندر بھی، باہر بھی۔

وہ تینوں خاموشی سے کینٹین کی طرف چل پڑیں۔

لیکن اس بار،

قدموں میں تھکن نہیں تھی،

دل میں کوئی الجھن نہیں تھی،

اور چہروں پر وہ سکون تھا

جو صرف اللہ کی رضا سے حاصل ہوتا ہے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کینٹین کے ایک خاموش گوشے میں، وہ تینوں۔ شانہ بشانہ، دل کی باتوں میں مصروف تھیں۔ دھیمی روشنی، چائے کی مہک اور قہقہوں کی ہلکی سی گونج، لمحہ جیسے تھم سا گیا ہو۔

شَاہانہ نے ہلکی سانس لے کر کہا،

"مجھے جاب کرنی ہے، لیکن کہاں؟ یہ اب تک سمجھ نہیں آرہا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تبھی فَریشہ کے چہرے پر اچانک ایک چمک سی اُبھری، جیسے کوئی یاد اُتر آئی ہو۔

وہ خوشی سے بولی،

"آپ دونوں کو ایک بہت اچھی خبر سناؤں؟ اردان جس کالج میں پڑھا رہے تھے۔ وہ کالج اب اردان کے نام ہو چکا ہے۔ اب وہ اُس کے پرنسپل ہی نہیں، اونر بھی ہیں۔

انابیہ اور شاہانہ بیک آواز بولیں،

"ماشاءاللہ! یہ تو بہت بڑی خوشخبری ہے!"

شاہانہ نے مسکراتے ہوئے کہا،

"پھر تو ہمیں وہیں جاب کرنی چاہیے، کیا خیال ہے؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انابیہ فوراً بولی،

"یہ تو بہت ہی اچھا آئیڈیا ہے۔ وہاں کا ماحول بھی اچھا ہو گا کیونکہ، وہاں اردان بھائی ہیں۔"

(کہتے ہوئے اس کی نگاہ خود بخود فَریشہ کی طرف مڑ گئی)

فَریشہ نے ہنستے ہوئے کہا،

"بات تو ٹھیک ہے، فارغ بیٹھنے سے بہتر ہے کہ کچھ نہ کچھ سیکھتے، سکھاتے رہیں۔ میں اردان سے بات کرتی ہوں۔"

شاہانہ نے شوخی سے کہا،

"ہاں ہاں، بات آپ ہی کریں، بَٹر فلائی! ویسے بھی، آپ دونوں کی رخصتی کے بعد ہم وہیں جوائن کر لیں گے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انابیہ اور فریشہ شرما گئیں، جیسے کسی نے ان کے دل کی بات زبان پر لے آئی ہو۔

شَاہانہ ہنسی،

"بس کرو میری شہزادیو،اتنا بھی نہ شرماؤ میرے سامنے، جیسے میں نہیں جانتی آپ دونوں کتنی بے قرار ہو اپنے مجازی خدا سے ملنے کے لیے!"

فَریشہ ہنستے ہوئے بولی،

"میں بھی جانتی ہوں،رائل، آپ کے مجازی خدا بھی یہی چاہتے ہیں کہ جلدی رخصتی ہو جائے!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ فوراً بولی،

"ارے نہیں بڑ فلائی،ابھی نہیں،،ابھی ہم تینوں مل کے کام کریں گے،ایک سال بعد دیکھیں گے!"

انابیہ نے مزاحیہ حیرت سے کہا،

"اِک سااااااااااال؟!"

پھر تینوں ہنسنے لگیں، قہقہوں کی نرمی میں جیسے سب دکھ، ساری فکر، اور آنے والے دنوں کی تھکن دھل گئی ہو۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

۔۔۔۔۔

شام کی نرم روشنی کمرے میں پھیلی ہوئی تھی، اور کھڑکی سے آتی ہلکی سی ٹھنڈی ہوا منظر کو مزید سکون بخش بنا رہی تھی۔ میز پر رکھے چائے کے کپ سے بھاپ اٹھ رہی تھی۔ شانہ بشانہ بیٹھے دو وجود۔ ایک باپ، ایک بیٹی۔ دونوں کے درمیان کئی ان کہی باتیں، کچھ لمحے، کچھ سچائیاں۔

ناصر ملک نے شاہانہ کی طرف محبت بھری نظر سے دیکھا اور دھیرے سے کہا،

"میری بیٹی اب بہت سمجھدار ہو گئی ہے۔ مجھے خوشی ہے اس بات کی۔"

شاہانہ نے چائے کی چسکی لی، نظریں جھکائیں اور آہستہ سے بولی:

"ابو، مجھے بھی کبھی کبھی سمجھ نہیں آتی کہ یہ زندگی ہمیں کیا کچھ سکھا دیتی ہے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ناصر ملک نے اثبات میں سر ہلایا، پھر گہری سانس لے کر گویا ہوئے:

"بیٹا، اب مجھے بھی یہ باتیں سمجھ آنے لگی ہیں کہ لڑکی ہو یا لڑکا، بچوں کو بچپن سے ہی اسلام کی حدود کا، اللہ کے احکام کا علم دینا چاہیے۔ خاص طور پر 'محرم' اور 'نامحرم' کا فرق۔ یہ صرف ایک شرعی علم نہیں، بلکہ ایک حصار ہے جو روح کو بھی بچاتا ہے اور جسم کو بھی۔"

شاہانہ کی آنکھیں بھیگ گئیں۔ ہلکی سی نمی پلکوں پہ لرزنے لگی۔

"ابو، آپ سے ایک بات کہوں؟"

ناصر ملک نے نرمی سے جواب دیا، "ہاں بیٹا، ضرور کہو۔"

شاہانہ نے لرزتی آواز میں کہا:

Clubb of Quality Content

"میں نا سمجھ تھی ابو،، اگر پہلے ہی مجھے ان حدود کا شعور ہوتا، تو شاید مجھ سے وہ غلطی نہ ہوتی،، جو میری روح کو زخمی کر گئی۔"

ناصر ملک اپنی جگہ سے اٹھے، آہستگی سے شاہانہ کے سر پر ہاتھ رکھا، اسے سینے سے لگا لیا۔

"بیٹا،، جو کچھ ہوا، وہ تمہاری تقدیر کا ایک باب تھا۔ تمہیں ہدایت ایسے ہی ملنی تھی۔ اب جو سیکھا ہے، وہی اصل دولت ہے۔ ماضی کو چھوڑو،، آگے کی زندگی کی طرف دیکھو۔

میں یہ بھی سیکھا ہوں کہ باپ کو بیٹی کا بھرم رکھنا آنا چاہیے اور بیٹی کو باپ کا۔

باپ اور بیٹی کو ایک دوسرے کا دوست ہونا چاہیے تاکہ وہ بلا جھجک ہر بات کہہ سکے،"

چند لمحے خاموشی کے گزرے، پھر ناصر ملک نے ہنستے ہوئے کہا:

"اور ویسے بھی،، راحمیر ایک بہت اچھا انسان ہے، سب سے بڑھ کر،، اللہ کے قریب ہے۔"

شاہانہ کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھری۔

"اللہ واقعی مجھ پر مہربان ہو گیا ہے، ابو۔"

ناصر ملک نے موقع کو غنیمت جانا اور شوخی سے کہا:

"تو پھر رخصتی کر دینی چاہیے نا؟ تمہاری ساس کا فون بھی آیا تھا آج۔"

Clubb of Quality Content

شاہانہ نے فوراً خفا سی نظر اُن پر ڈالی اور منہ بنایا:

"ابو نہیں،، ابھی نہیں! میں پہلے جاب کروں گی، پلیز!"

ناصر ملک ہنستے ہوئے کہنے لگے:

"تو کیا ہوا بیٹا؟ بعد میں کر لینا، رخصتی ابھی کر لو!"

شاہانہ نے شرارت سے ناک سکوڑی:

"ابو، پلیز زز!"

ناصر ملک نے قہقہہ لگایا اور محبت سے کہا:

"جیسے میری بیٹی چاہے گی، ویسے ہی ہو گا۔"

شاہانہ خوشی سے چمک اٹھی، آگے ہو کر اُن کا ہاتھ تھاما،

"شکریہ ابو! آپ بہت اچھے ہیں۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اور اس لمحے میں وہ دونوں صرف باپ بیٹی نہ رہے، بلکہ وقت کے تھکے ہارے دو مسافر تھے جو ایک دوسرے کی بانہوں میں پناہ لیے سکون کی چائے پی رہے تھے۔۔۔۔

۔۔۔۔

گھر خوشیوں سے جگمگا رہا تھا۔ ہر کونا روشنیوں، ہنسیوں، اور دُعاؤں سے سجا ہوا تھا۔ انابیہ دلہن بنی آئینے کے سامنے بیٹھی تھی۔ لال رنگ کے جھمکتے جوڑے میں، نظریں جھکی ہوئیں، پلکیں بھیگی ہوئی۔ جیسے کوئی خواب حقیقت کا لبادہ اوڑھ کر سامنے آ بیٹھا ہو۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اسی لمحے فریشہ مسکراتی ہوئی اندر آئی،اور پیچھے پیچھے شاہانہ بھی مکمل نقاب میں۔ فریشہ نے قریب آ کر چمکتے ہوئے انداز میں کہا:

"ماشاءاللہ!ہماری انابیہ تو آج واقعی بادشاہ کی ملکہ لگ رہی ہے۔"

شاہانہ دھیرے سے بولی:

"ماشاءاللہ،اللہ پاک سلامت رکھے،، نیک نصیبوں والی ہو ہمیشہ،میری دوست۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اتنے میں انابیہ کی ماں کمرے میں داخل ہوئیں،بیٹی کے سر پر ہاتھ رکھا۔ان کی آنکھوں میں وہی بے آواز دعا تھی،جو ہر ماں اپنی بیٹی کے لیے کرتی ہے۔انابیہ کی پلکیں لرزیں، ایک آنسو رخسار پر خاموشی سے بہہ نکلا۔ماں نے فوراً چہرہ چوم لیا۔

برات آچکی تھی۔باہر خوشی کا شور تھا،اور اندر دعاؤں کی گونج۔

افنان راجپوت دلہا بنے سجے ہوئے اسٹیج پر بیٹھے تھے،اور ان کے ساتھ ہمیشہ کی طرح اُن کا سایہ،،اردان۔افنان نے مسکرا کر کہا:

"بھائی، آج تو میں لگ ہی نہیں رہا،اُف،بادشاہ والی فیلنگز آرہی ہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اردان ہنسا:

"کیونکہ تُو ہے ہی بادشاہ،بس یونہی خوش رہ،سدا مسکراتا رہ۔"

افنان جھک کر ہلکے سے بولا:

"مگر میری حسین ملکہ کو جلدی بلایا جائے نا،بادشاہ زیادہ انتظار نہیں کر سکتا!"

اردان نے آنکھوں سے اشارہ کیا،اور اُسی لمحے دور سے فریشہ اور شاہانہ نمودار ہوئیں۔اور ان کے درمیان تھی، چمکتی انابیہ۔

فریشہ حجاب میں،شاہانہ مکمل نقاب میں۔تینوں ایک دینی،باوقار،شائستہ انداز میں چلتی ہوئیں آرہی تھیں۔جیسے پاکیزگی چل کر سٹیج پر آرہی ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

افنان نظریں گاڑ کر دیکھتا رہا۔کچھ لمحوں کے لیے جیسے وقت تھم سا گیا۔اردان نے اُسے کہنی ماری،"بھائی،،خیریت؟"

افنان چونکا، مسکرایا اور ہاتھ آگے بڑھایا۔ انابیہ نے جھکی نظریں اور لرزتے ہاتھوں سے وہ ہاتھ تھاما، اور وہ دونوں ایک ساتھ بیٹھ گئے۔

اردان ہنستے ہوئے افنان کے کان میں بولا:

"لگتا ہے تیرا حُسن تیرا ساتھ چھوڑ کر بھابی کو دیکھتے ہی پھسل گیا!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

افنان نے نظریں نہ ہٹاتے ہوئے کہا:

"لگتا ہے، ایسا ہی ہے،،"

اسٹیج سے نیچے اترتے ہی فریشہ نے اردان کو بلایا،

"اردان! ادھر آئیں، ان سے ملیں،، یہ ہیں رائل، راحمیر بھائی کی منکوحہ۔"

اردان نے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا:

"السلام علیکم! بھابی کیسی ہیں آپ؟"

شاہانہ نے دھیرے سے جواب دیا:

"وعلیکم السلام، الحمد للہ، میں ٹھیک ہوں۔ آپ سنائیں؟"

Clubb of Quality Content

اردان نے نرمی سے کہا:

"اللہ کا شکر ہے۔"

پھر اردان اور فریشہ آپس میں باتوں میں مصروف ہو گئے۔ اتنے میں شاہانہ کے موبائل کی گھنٹی بجی۔

"Rahmeer calling،"

شاہانہ نے کال اٹھائی:

"السلام علیکم!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر کی آواز آئی، ہلکی مسکراہٹ اور شرارت سے لبریز:

"مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے آپ مجھے بہت یاد کر رہیں ہیں۔"

شاہانہ نے ہنستے ہوئے کہا:

"لیکن میں نے تو یاد نہیں کیا آپ کو۔"

راحمیر نے فوراً جذباتی لہجہ اپنایا:

"اب ایسا بھی نہ کہیں، مجھے رونا آجائے گا، کہ آپ کو میری یاد تک نہیں آئی،،"

شاہانہ نے خاموشی سے مسکراتے ہوئے کہا:

"اگر آپ خوش ہوتے ہیں تو چلو مان لیتی ہوں،،ہاں، مجھے آپ کی یاد آئی تھی۔"

راحمیر کی آواز میں ایک نرم سا سکون اتر آیا:

"جب دل سے یاد کریں گی، تو مجھے واقعی سکون ملے گا، اور شاید اصل سکون وہی ہے جو صرف آپ سے جڑا ہے۔"

شاہانہ کا فون کان سے لگا ہوا تھا، اس کی آواز میں ایک عجیب سا سکون اتر آیا تھا، جیسے دل کے سارے الجھے ہوئے سوالات کو کسی نے اپنی خاموشی سے سلجھا دیا ہو۔

"آپ میرے محرم ہیں، یہ دل بھی آپ کو ہی یاد کرے گا نا۔"

کال کے اُس پار سے راحمیر کی دھیمی آواز آئی، جو ہمیشہ کی طرح متوازن اور جذبات سے لبریز تھی:

"یہ میری خوش نصیبی ہے، کورین آئیز۔

شاہانہ کے چہرے پر ایک نرم سی مسکراہٹ پھیل گئی۔ آنکھیں بھیگ گئیں، لیکن دل مطمئن تھا۔

فون کال کٹ گئی۔ پردے گرنے لگے۔ منظر بدلنے کو تھا۔

دروازے پر انابیہ کی ماں، باپ، اور چچی کھڑے تھے۔ آنکھیں بھیگی ہوئی، لیکن دعاؤں سے لبریز۔

Clubb of Quality Content

انابیہ ایک ایک سے لپٹ کر روئی۔ وہ روایتی نہیں، اصل جدائی کا دکھ تھا، جیسے بچپن کا سارا کمرہ، چھت، کھڑکیاں آج کسی اور کو دے کر جا رہی ہو۔

افنان نے خاموشی سے اس کا ہاتھ تھاما۔

کوئی لمبی تقریر نہیں، کوئی بڑی تسلی نہیں، بس ایک مضبوط گرفت، ایک بھرپور یقین۔

افنان نے کار کا دروازہ کھولا، انابیہ خاموشی سے بیٹھ گئی۔ کار کی کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے آنسوؤں کی ایک آخری لکیر اس کے رخسار سے بہی۔

زندگی کے نئے سفر،، کا آغاز ہو چکا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دوسری طرف،

شاہانہ نے آنکھیں پونچھیں، اور پیچھے مڑ کر دیکھا۔

فرش پر گلاب کی پتیوں کے درمیان کھڑی فریشہ اپنے مجازی خدا،اردان کے ساتھ تھی۔وہ دونوں شاہانہ کو لے کر اُس کے گھر چھوڑنے نکلے۔

راستے میں خاموشی تھی،لیکن ہر خاموشی میں محبت کی دھڑکنیں تھیں۔۔

جونہی گاڑی افنان کے گھر کے سامنے رکی،باہر روشنیوں سے سجا دروازہ جیسے نئی زندگی کا استقبال کر رہا تھا۔پھولوں کی پتیاں،گلاب کی خوشبو،اور خوشیوں سے دمکتے چہرے،سب نے نئی دلہن اور دولہے کا والہانہ استقبال کیا۔

انابیہ کی پھوپھو نے بہو کو گلے لگا کر سینے سے لگا لیا جیسے برسوں کی پیاسی مامتا کو آج قرار ملا ہو۔

"میری بچی، میری بہو، سچ کہوں تو دل خوش ہو گیا تمہیں دیکھ کر۔"

پھوپھو کی آواز میں فخر اور محبت کا امتزاج تھا۔

انابیہ نے ان کے گلے لگتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں، جیسے ایک تھکے ہوئے دل کو پہلی بار سکون ملا ہو۔

Clubb of Quality Content

کچھ لمحوں بعد، انابیہ کو پھولوں سے سجے کمرے میں بٹھا دیا گیا۔ کمرے کی دیواروں پہ ہلکی روشنی، میز پہ سفید گلاب، اور بستر پہ گلابی چادر کے نیچے سجے خواب۔ سب کچھ ایک خواب کی مانند لگ رہا تھا۔

کمرے میں ہلکی روشنی تھی، خاموشی میں دل کی دھڑکنیں واضح سنائی دیتی تھیں۔ انابیہ شوق اور جھجک کے سنگم پر بیٹھی تھی کہ اچانک دروازہ کھلا۔ افنان آہستگی سے اندر آیا۔ نگاہ اس پر پڑتے ہی وہ خفیف سی مسکرائی۔

افنان قریب آیا، نرم لہجے میں سلام کیا،

"السلام علیکم، حسن کی ملکہ، کیسی ہیں آپ؟"

انابیہ نے نظریں جھکا کر مسکراہٹ دبائی،

"حسن کی ملکہ ٹھیک ہے، آپ بتائیں بادشاہ سلامت کیسے ہیں؟"

افنان کو اس کی بات پر بے اختیار ہنسی آ گئی۔ قریب بیٹھا، اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تمہیں پتا ہے انابیہ، میں نے ہمیشہ تمہیں ہی چاہا تھا۔ جب تم اسلام آباد جا رہی تھیں، مجھے لگا تھا کہ میں تمہیں کھو دوں گا، لیکن اللہ کا کرم دیکھو، آج تم میری بیوی ہو، میرے نام کی، میرے خوابوں کی تعبیر۔"

انابیہ کی آنکھوں میں نمی سی چمکی، دل سے نکلا،

"یہ سب آپ کی محبت کا کمال ہے، افنان، آپ نے مجھے ماضی کے اندھیروں سے نکالا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

افنان نے اس کا ہاتھ اپنے لبوں سے لگایا، نرمی سے بولا،

"یہ میرا فرض تھا، میں تمہارا محافظ ہوں، تمہارے دل کا رکھوالا۔ بس یہی چاہتا ہوں کہ آگے کی زندگی صرف ہم دونوں کے نام ہو، بغیر کسی دکھ، بغیر کسی فاصلہ کے۔"

انابیہ نے شرم سے نظریں جھکا لیں، اس کے لمس میں حفاظت کا احساس تھا۔

افنان نے جیب سے ایک چھوٹا سا مخملی ڈبہ نکالا، کھولا، اور اس میں ایک نازک، خوبصورت بریسلٹ نکالا۔

"یہ تمہاری منہ دکھائی،،"

پھر شرارت سے مسکرا کر بولا،

"ویسے تمہارا چہرہ تو میں پہلے ہی کئی بار دیکھ چکا ہوں، سوچ رہا تھا منہ دکھائی کا فائدہ؟"

انابیہ نے مصنوعی خفگی سے اسے گھورا،

"تو پھر نہ ہی دیتے، آپ"

افنان نے قہقہہ لگایا،

"ارے جانِ افنان، میرے دل کی ملکہ،، بس مذاق کر رہا تھا، عادت ہے نا۔"

انابیہ کی ہنسی بھی چھوٹ گئی۔

"آپ بہت اچھے ہیں افنان،،"

افنان نے دل پر ہاتھ رکھا،

"یا اللہ، یہ میں نے کیا سن لیا؟ بیوی اور تعریف؟"

دونوں کی ہنسی کمرے کی خاموشی میں رس گھول گئی۔

پھر افنان نے سنجیدہ ہو کر اس کا چہرہ دیکھا،

"جانِ افنان،، میری ہر دعا میں بس تم ہو۔ میری خواہش ہے کہ ہماری زندگی ہمیشہ محبت سے بھری ہو۔ ہم ایک دوسرے کا سہارا بنیں۔ اللہ پاک ہماری محبت کو قائم رکھے۔"

انابیہ کی آنکھوں میں نمی تھی،دل کی گہرائی سے بولی،

"آمین،،"

اور یوں،،ایک محبت بھری رات،،خاموش دعاؤں،نرم مسکراہٹوں اور بے آواز وعدوں کے ساتھ گزرتی رہی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

۔۔۔۔

دوپہر کا وقت،ہلکی دھوپ کھڑکی سے جھانکتی ہے،کچن سے چائے کی خوشبو آرہی ہے،
مہمانوں کی موجودگی سے ماحول میں شرافت اور وقار جھلک رہا ہے۔

بیٹھک میں ملائکہ کی والدہ، والد اور شَاہانہ کی امی ابو آرام دہ انداز میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ ملائکہ مسکرا کر سب کی خدمت کر رہی تھی، جبکہ شَاہانہ خاموشی سے کچن میں چائے تیار کر رہی تھی۔ اس کے ہاتھوں کی حرکتوں میں وہی تربیت، وہی نفاست تھی جو ملائکہ نے کئی بار سراہا تھا۔

چائے لے کر آئی تو ملائکہ کی والدہ نے خوش دلی سے کہا،

"ماشاءاللہ بچے،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شَاہانہ نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ چائے کے کپ میز پر رکھے اور بیٹھ گئی۔

ملائکہ کی امی نے نرمی سے سوال کیا،

"بیٹا شاہانہ، پڑھائی مکمل ہو گئی تمہاری؟"

شاہانہ نے آہستہ سے سر ہلاتے ہوئے کہا،

"جی آنٹی، الحمدللہ، ایم اے مکمل ہو چکا ہے۔"

وہ سر جھکا کر بولی لیکن آنکھوں میں روشنی سی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آنٹی نے محبت سے پوچھا،

"پھر آگے کیا ارادہ ہے؟"

شاہانہ نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ادب سے کہا،

"اب نوکری کا ارادہ ہے آنٹی، اپنے پیروں پر کھڑا ہونا چاہتی ہوں۔"

ملائکہ کی امی نے خوشی سے سر ہلایا،

"بہت اچھا سوچا ہے بیٹا، اللہ کامیاب کرے، بیٹیوں کو اپنے ہنر پر بھروسا ہونا چاہیے۔"

شاہانہ نے سر جھکا کر آمین کہا۔ پھر وہ دھیرے سے اٹھ گئی،

"میں اجازت لوں آنٹی، تھوڑی دیر آرام کر لوں؟"

ملائکہ کی امی نے مسکرا کر کہا،

"جی جی بیٹا، آرام کرو، تم نے تو خوبصورتی سے مہمان نوازی کی، ماشاءاللہ۔"

شَاہانہ خاموشی سے اپنے کمرے کی طرف چل دی۔۔

شام ڈھل چکی تھی۔

ہوا میں ہلکی سی خنکی گھلی ہوئی تھی، جیسے فضا خود کوئی راز چھپائے ہوئے ہو۔ کمرے میں ہلکی روشنی میں شاہانہ اپنے بستر پر بیٹھی تھی، سامنے کھلی ہوئی تفسیر کی کتاب، قلم، اور ایک خالی ڈائری۔ وہ سورۃ رحمٰن کے ایک ایک لفظ میں ڈوبی ہوئی تھی جیسے کوئی تشنہ لب دریا کی تہہ تک پہنچنے کی کوشش کر رہا ہو۔

اسی لمحے دروازہ ہولے سے کھلا۔

ملائکہ بھابی ہنستے چہرے کے ساتھ داخل ہوئیں۔

"میری پیاری سی نند، کیا کر رہی ہو؟"

ان کی آواز میں محبت کی مٹھاس اور دل کی سچائی تھی۔

شاہانہ مسکرا کر نظریں اٹھاتی ہے، "بھابی، تفسیر کا کام ہے، سورۃ رحمٰن کی۔"

ملائکہ قریب آ کر بیٹھ گئیں، ان کی نگاہوں میں فخر جھلکنے لگا، "ماشاء اللہ، دل رب کے کلام سے جُڑا ہے، یہ سب سے خوبصورت مصروفیت ہے۔ چلو، کچھ مدد کر دوں؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

شاہانہ نظریں جھکائے کہتی ہے،"ضرور بھابی،یہ آیت سمجھنہ چاہ رہی تھی:فَبِاَیِّ آلَاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ"

ملائکہ خاموش ہو گئیں،کچھ لمحے سوچ کر گویا ہوئیں:

"شاہانہ،یہ آیت بار بار دہراتی ہے،،جیسے کوئی محبوب اپنے پیارے سے پوچھ رہا ہو،بتاؤ ،،میری کون سی نعمت جھٹلاؤ گی؟

یہ محض سوال نہیں،یہ رب کا محبت بھرا تقرار ہے،،ہر نعمت پر،ہر سانس پر،ہر معافی پر،،"

Clubb of Quality Content

شاہانہ کچھ لمحے خاموش رہی، پھر آہستہ بولی:

"فَبِاَیِّ آلَاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ،"

بھابی،، یہ آیت بار بار کیوں آتی ہے؟

کیا رب کو شک ہے کہ ہم جھٹلا دیں گے؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ملائکہ نے اس کا چہرہ تھام کر نرمی سے کہا:

"یہ شک نہیں،، یہ محبت ہے۔

یہ وہ رب ہے جو بار بار پوچھتا ہے، کہ بتاؤ،، کیا میں نے کم دیا؟

یہ آیت محبت کی پکار ہے، عتاب نہیں۔

یہ رب کا ہم سے بار بار بات کرنے کا انداز ہے، جیسے کوئی ماں سو بار پوچھے،

"کیا تم ناراض ہو مجھ سے؟"

شاہانہ کی آنکھوں سے دو آنسو لڑھک گئے۔

"اور اگر کسی نے واقعی جھٹلایا ہو، اپنی نعمتوں کو، اپنی عزت کو، اپنے رب کو، تو،،؟"

Clubb of Quality Content

ملاکئہ نے گہری سانس لی:

"تو وہ رحمن ہے،،وہ جس نے سب سے پہلے سکھایا بیان،،وہ آنسو بھی سمجھتا ہے،

خاموشی بھی سنتا ہے،

اور واپسی کی دیر سے نہ ناراض ہوتا ہے،

بلکہ بانہوں میں سمیٹ لیتا ہے۔

بس ایک سجدہ، سچے دل سے،،"

شاہانہ کی پلکیں بھیگنے لگیں، دھیرے سے پوچھتی ہے:

"بھابی، اگر ہم نے خود کو ہی جھٹلا دیا ہو،،؟ خود کو ہی گناہوں کے قابل سمجھا ہو، تو کیا پھر بھی رب کی رحمت باقی رہتی ہے؟"

Clubb of Quality Content

ملائکہ نے اس کے ہاتھوں کو تھاما، آنکھوں میں شفقت تھی:

شاہانہ،، رب کے در پر آنے والوں کو وہ کبھی پرانا نہیں سمجھتا۔

ہم ٹوٹ جائیں، بکھر جائیں، خود کو ناپاک سمجھیں،، مگر جس دن ہم سچے دل سے واپس پلٹتے ہیں،

رب خود کہتا ہے:

میرا بندہ لوٹ آیا ہے،، میں اسے معاف کر چکا۔

بس دل کی صداقت ہونی چاہیے، باقی سب اُس کی رحمت سنبھال لیتی ہے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ کی آواز لرز گئی:

"اگر سجدے میں بھی دل ٹوٹا ہوا ہو تو،،؟"

ملائکہ نے دھیرے سے کہا:

"تو وہ سجدہ عرش تک جاتا ہے،، کیونکہ رب کو ٹوٹے دل کی آہ سب سے زیادہ عزیز ہے۔"

ایک سکوت سا چھا گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ نے سورۃ الرحمٰن کی آیات پڑھتے پڑھتے ایک سوال دبی آواز میں پوچھا:

"بھابی،، جب اللہ نے ہر چیز جوڑیوں میں بنائی، تو تنہائیاں کیوں رکھی گئی ہیں؟"

ملائکہ کے لبوں پر ہلکی مسکراہٹ آئی، جیسے کوئی پرانا سوال دوبارہ جاگا ہو۔

"تنہائیاں نہیں رکھی گئیں، شاہانہ،، تنہائیاں بنائی گئی ہیں، تاکہ انسان اُس کو تلاش کرے، جو جوڑنے والا ہے۔

اللہ،،

وہ جو تمہیں تم سے جوڑ دیتا ہے،، اور ہر خلا پُر کر دیتا ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ کی آواز تھوڑی رندھ گئی، اور اس نے آیت دہرائی:

"كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ"

"اس زمین پر ہر چیز فنا ہونے والی ہے،،"

"تو پھر بھابی،، ہم محبتوں سے کیوں جڑتے ہیں، جب سب مٹنے والا ہے؟"

ملائکہ نے آسمان کی طرف دیکھا، پھر اُس کے دل کی طرف:

"کیونکہ محبت فانیوں سے نہیں، محبت اصل میں رب کے جمال سے ہے۔ وہ دل جنہیں تم چاہتے ہو، وہ اصل میں اس جمال کا عکس ہیں۔
یہ محبتیں تمہیں فنا سے رب تک کا راستہ دکھاتی ہیں۔۔

ہوا ساکن، لفظ رک چکے تھے،
صرف خاموشیاں بول رہی تھیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

شاہانہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے،وہ اپنے رب کے قریب آچکی تھی،

تب ملائکہ بھابی نے قرآن کی طرف اشارہ کیا اور کہا:

"اب یہ سنو شاہانہ،،"

"هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بھلائی کا بدلہ نیکی کے سوا کیا ہو سکتا ہے؟"

شاہانہ نے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا:

"یعنی جو رب کی طرف لوٹے، رب اُسے ویسا ہی بدلہ دیتا ہے؟"

ملائکہ بھابی نے نرمی سے جواب دیا:

نہیں شاہانہ،،

رب ویسا نہیں دیتا، رب اُس سے بہت بڑھ کر دیتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ آیت دراصل رب کی ادب، وفا، اور محبت کی انتہا ہے۔

اگر کبھی ایک سجدہ بھی اخلاص سے کیا ہو،

اگر کبھی رات کی خاموشی میں اُس کو پکارا ہو،

اگر کسی کے آنسو چپکے سے پونچھے ہوں،

تو سمجھ لے۔رب کے ہاں وہ سب محفوظ ہے۔۔

شاہانہ نے آہستہ سے کہا:

"مگر بھابی،اگر کسی نے بہت کچھ کھو دیا ہو،،وہ بہت دور جا چکا ہو۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ملائکہ بھابی خاموش ہو گئیں، پھر آہستگی سے بولیں:

رب کے ہاں فاصلوں کا کوئی مفہوم نہیں،

بس ایک آنسو،ایک آہ،

اور ایک واپسی کی نیت کافی ہوتی ہے۔

یہ آیت یہی کہتی ہے:

اگر تو نے احسان کیا،،رب تجھ سے احسان کرے گا۔

اگر تم لوٹے،رب تجھے بانہوں میں بھر لے گا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کیونکہ یہ 'اِحسَان' صرف عمل کا بدلہ نہیں،

یہ محبت کا وعدہ ہے۔۔

شاہانہ کی آنکھیں بھیگ چکیں۔اُس نے قرآن کو سینے سے لگایا۔۔

(قرآن کی جلد کو نرمی سے سہلاتے ہوئے)

"بھابی،، قرآنِ پاک واقعی شفا ہے،، صرف جسم کی نہیں، روح کی بھی، دل کی بھی، اور زخموں کی بھی۔

پتہ ہے، جب کبھی دنیا کے لفظ کاٹ کھاتے ہیں نا۔

تو بس اس کتاب کے لفظ مرہم بن جاتے ہیں۔"

ملائکہ بھابی مسکرا کر دیکھتی ہیں، لیکن خاموش رہتی ہیں۔ شاہانہ خود ہی بولتی جاتی ہے:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جب لوگ کہتے ہیں کہ کچھ نہیں بچے گا،

تب قرآن کہتا ہے: 'لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ'

یعنی،، اللہ کی رحمت سے نا اُمید نہ ہو۔"

جب میرے دل میں ٹوٹ پھوٹ ہوتی ہے،

تو قرآن مجھے جوڑتا ہے،

جب نیند نہیں آتی،

تو اس کے الفاظ مجھے تھپکیاں دیتے ہیں۔

قرآن صرف کتاب نہیں بھابی،،

یہ میرا سکون ہے، میری پناہ ہے، میری شفا ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ملائکہ بھابی کے ہونٹوں پر دعا اُترتی ہے،

وہ شانے سے شانہ جوڑ کر بیٹھ جاتی ہیں اور آہستہ کہتی ہیں:

"آپ کی آنکھوں میں جو روشنی آ رہی ہے نا شاہانہ،

یہ اسی شفا کا عکس ہے،

یہ وہ روشنی ہے جو اندر جا کر اندھیروں کو جلا دیتی ہے۔

آپ بچ گئی ہو،، کیونکہ آپ قرآن سے جُڑ گئی ہو۔"

شَاہانہ کی آنکھوں میں نمی آجاتی ہے۔ وہ سر ہلاتی ہے۔

"شکریہ بھابھی،، آپ صرف بھابھی نہیں، میرے لیے ایک دعا جیسی ہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ملائکہ (مسکراتے ہوئے) کہتی ہے،

"اور آپ میرے لیے ایک روشنی،، جسے میں اندھیروں سے بچا کر رکھنا چاہتی ہوں۔"

کمرے کی روشنی سورۃ الرحمٰن کے سنہری الفاظ پر پڑتی ہے۔

(ہر شے فانی ہے، صرف تیرے رب کی ذات باقی رہے گی۔۔)

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

صبح کا نرم سا اجالا گھر کے آنگن میں پھیل چکا تھا۔ ناشتے کی میز پر شانزہ بی بی، شاہانہ اور ملائکہ بھابی بیٹھی تھیں۔ گرم چائے کی مہک اور پراٹھوں کی خوشبو میں محبت گھلی ہوئی تھی۔

ملائکہ نے نرمی سے کہا،

"امّی،، میری کزن کی شادی ہے، اگلے ہفتے جانا ہے۔"

امی نے فوراً فکر مندی سے جواب دیا،

"مَلائکہ بیٹا، آپ اکیلی نہیں جائیں گی۔ سفر ہے، تقریب ہے، اپنا خیال رکھنا چاہیے، آپ شاہانہ کو ساتھ لے جائیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ نے چونک کر کہا،

"امی، مَیں؟ وہاں جا کے کیا کروں گی بھابی کے ساتھ؟"

امی نے پیار سے شاہانہ کا ہاتھ تھاما،

"بیٹا، اپنی بھابی کا خیال رکھنا. اور ایسے موقعے پہ ساتھ ہونا بہت ضروری ہوتا ہے۔"

شاہانہ مسکرادی،

"اچھا امی،"

پھر شاہانہ نے کہا،

"اور بھابی، فریشہ کی رخصتی بھی تو قریب ہے، مجھے وہاں بھی جانا ہے۔"

Clubb of Quality Content

ملائکہ بھابی نے نرمی سے مسکرا کر جواب دیا،

"وہ بعد میں ہے شاہانہ، آپ آرام سے واپس آجانا فریشہ کی رخصتی سے۔. ہم بعد میں وہاں جائے گے۔"

شاہانہ نے نظریں جھکا کر دھیرے سے کہا،

"پھر تو ٹھیک ہے بھابی، مَیں چلوں گی آپ کے ساتھ۔"

امی کی آنکھوں میں سکون اُتر آیا۔ یہ لمحے سادہ تھے، مگر ان میں محبت، ذمہ داری اور رشتوں کی گرہ گہری تھی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

۔۔۔۔

آخر کار وہ دن بھی آ پہنچا،

جب آسمان پر دھوپ کچھ خاص سنہری تھی،اور فضا میں خوشبو سی مہک رہی تھی۔یہ وہ دن تھا،،جسے فریشہ اور اردان کے نام لکھا جانا تھا۔

گھر خوشیوں سے جگمگا رہا تھا۔در و دیوار پر روشنیوں کی زنجیریں کچھ یوں جھلملا رہی تھیں جیسے دعاؤں کے رنگ فضا میں بکھر گئے ہوں۔ہر چہرہ مسرور،ہر آنکھ نم مگر شکر سے لبریز تھی۔

عنابیہ،جو اب عنابیہ افنان کہلاتی تھی،اپنے شوہر افنان کے ہمراہ داخل ہوئی۔سنہرے کام والی سفید میکسی میں وہ خود کسی خوشبو کی مانند لگ رہی تھی،جو سب کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔سب نے محبت سے ان کا استقبال کیا۔فریشہ کی امی نے اسے سینے سے لگا کر خوب دعائیں دیں۔راحمیر کی والدہ نے بھی شفقت سے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا۔

عنابیہ سب سے مل کر سیدھی فریشہ کے کمرے کی طرف چلی گئی،جہاں فریشہ آئینے کے سامنے کھڑی اپنی رخصتی کے آخری لمحات کی تیاری میں مصروف تھی۔اس کی آنکھوں میں اک خاص سا نور اور دل میں عجیب سا سکون تھا۔

ادھر افنان اور راحمیر گھر کے باہر مہمانوں کی آمد، گلدستوں کی ترتیب اور دستر خوان کی تیاریوں پر نگاہ رکھے ہوئے تھے۔سب کچھ محبت اور دھیان سے ہو رہا تھا،جیسے اس رخصتی کو بھی ایک عبادت بنا دیا گیا ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اچانک گیٹ پر ایک سادہ مگر روح کو چھو لینے والا منظر سامنے آیا۔

گیٹ پر شاہانہ اور اس کی والدہ داخل ہوئیں۔ شاہانہ نے گولڈن میکسی پہن رکھی تھی، لیکن اس کی سادہ زیبائش اس کے حجاب اور نقاب سے دب گئی تھی۔ وہ جیسے دنیا کے ہجوم میں بھی اپنے رب سے جڑی ہوئی ایک الگ پہچان رکھتی ہو۔

راحمیر فوراً ان کی طرف بڑھا۔ ادب سے شاہانہ کی والدہ کو سلام کیا، اور پھر اُس کی آنکھیں شاہانہ پر جا ٹھہریں۔ وہ اُس کی طرف صرف ایک نظر ڈال سکا، مگر وہ ایک نظر جیسے وقت کو روک گئی ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

حجاب میں لپٹی، نگاہیں جھکائے، شاہانہ کی شخصیت میں اک ایسی عظمت اور حیا تھی جو لفظوں میں بیان نہیں ہو سکتی۔

"شکریہ آنٹی،، آپ آئیں،"راحمیر نے دھیمے لہجے میں کہا، لیکن اندر دل بے اختیار دھڑک رہا تھا۔

شاہانہ کی والدہ نے مسکرا کر جواب دیا،"بیٹا،شادی کی خوشی ہو اور ہم نہ آئیں؟ یہ تو ممکن ہی نہیں۔"

راحمیر نے اشارے سے انھیں اندر جانے کا کہا۔اُس کے دل میں عجیب سی سکون بھری ہلچل تھی۔

اور پھر، جب شاہانہ نے ایک پل کو سر اٹھایا،راحمیر کی نظر اس کی آنکھوں سے ٹکرائی۔

اک خاموش سلام، اک بند دعا، اور اک ان کہی قبولیت۔

شاہانہ نے پھر نظریں جھکا لیں۔ دل کی دھڑکن لمحہ بھر کو تیز ہوئی، لیکن چہرے پر خاموش حجاب ہی بکھرا رہا۔ وہ اپنی والدہ کے ساتھ گھر کے اندرونی حصے کی طرف بڑھ گئی۔

اندر قدم رکھتے ہی محبت بھرے چہرے اور مانوس آوازیں اس کے استقبال کو اٹھ کھڑی ہوئیں۔ شاہانہ کی ساس نے آگے بڑھ کر اُسے گلے سے لگا لیا۔

"میری بیٹی آئی ہے، جگ جگ جیے۔"

ساتھ ہی فریشہ کی امی اور شاہانہ کی امی سے ملی، جن کے چہروں پر مسکراہٹ کی خوشبو تھی۔

سلام دعا کے بعد شاہانہ نے فریشہ کے کمرے کا رخ کیا۔

دروازہ کھولتے ہی خوشیوں سے بھرا منظر اُس کی آنکھوں میں اُتر گیا۔ انابیہ اور فرِیشہ ایک ساتھ تھیں۔ انابیہ نے اُسے دیکھ کر تیزی سے قریب آ کر گلے لگالیا، پھر دونوں کی نگاہیں فرِیشہ پر ٹک گئیں، جو دلہن کے لباس میں نہایت پیاری لگ رہی تھی۔

شاہانہ نے مسکرا کر کہا،

"ماشاءاللہ میری بڑ فلائی، واقعی کسی شہزادی سے کم نہیں لگ رہی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر اس نے انابیہ کی جانب محبت سے دیکھ کر پوچھا،

"اور کیسی گزر رہی ہے ہماری 'گیٹ آف ہیون' کی شادی کے بعد کی زندگی؟"

انابیہ نے خوشی سے چمکتی آنکھوں کے ساتھ جواب دیا،

"الحمدللہ! بہت اچھی۔ وہ میرا بہت خیال رکھتے ہیں، اور میں بھی اُن کی قدر کرتی ہوں۔"

یہ سنتے ہی دونوں کی نظریں ایک بار پھر فریشہ کی طرف گئیں۔

شاہانہ نے شرارت سے کہا،

"اب آپ سے تو رخصتی کے بعد جب دوبارہ ملاقات ہوگی، تب ہی پوچھیں گے کہ نئی زندگی کیسی گزر رہی ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس پر تینوں ہنس پڑیں، اور خوشیوں سے بھرا لمحہ ایک خاموش دعاؤں میں ڈھل گیا۔

پھر انہوں نے ایک دوسرے کو گلے لگالیا، جیسے وقت کی گرد میں بھی ان کی دوستی کی چمک مدھم نہ ہوئی ہو۔۔

بارات آچکی تھی۔۔

عصر کی مدھم روشنی میں آسمان سنہری زردی اوڑھے کھڑا تھا،اور ہوا میں خوشبوؤں کا سا راز بکھرا تھا۔

اسٹیج کے سامنے قہقہوں،دعاؤں اور دعووں کی رونق پھیلی ہوئی تھی۔

اور تب ہی،سفید گلابوں سے سجے دروازے سے اردان داخل ہوا۔سادہ مگر باوقار انداز میں۔

کریم رنگ کی شیروانی میں،چہرے پہ ہلکی سی مسکراہٹ اور قدموں میں اعتماد کی تھرتھراہٹ تھی۔

اسے دیکھتے ہی راحمیر اور افنان لپک کر آگے بڑھے،

افنان نے گلے لگاتے ہوئے دھیرے سے کہا:

"آج تو تو سچ میں،، شہزادہ لگ رہا ہے بھائی۔"

راحمیر نے ہنستے ہوئے کندھا تھپتھپایا:

"اور ہماری فریشہ تو پہلے سے ہی شہزادی ہے۔

تینوں ہنستے ہوئے اسٹیج کی طرف بڑھے،اور اردان کو بٹھایا گیا۔ مگر اس کی نظریں بس ایک لمحے کو رکنے کی منتظر تھیں۔

شام دھیرے دھیرے رات کی آغوش میں جانے کو تھی۔

اندر سے اردان کی والدہ اور آفرین آئیں،ان کے چہروں پر ماؤں جیسی دعاؤں کا نور تھا۔

عزیز رشتے، پرانی خواتین، خالائیں، پھوپھیاں، سب ان سے لپٹ کر دعائیں دے رہی تھیں۔

اور پھر،

دروازہ کھلا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فریشہ کو لے کر کچھ خواتین باہر آئیں۔

اس کے چہرے پر حیا کی چمک اور آنکھوں میں خوابوں کی نمی سی تھی۔

زری دوپٹے کے نیچے چہرہ کچھ چھپا، کچھ نمایاں۔

اس کے قدم تھر تھراتے تھے، مگر دل کا ارادہ مکمل تھا۔

آفرین نے لپک کر کہا:

"ماشاءاللہ! بھابی، پری لگ رہی ہیں پری۔"

اردان کی ماں آگے آئیں، فریشہ کا ماتھا چوم کر بولیں:

"ماشاءاللہ بیٹا، اللہ تم دونوں کو ہمیشہ سلامت رکھے، ہر بُری نظر سے محفوظ رکھے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور تب، شاہانہ اور عنابیہ نے فریشہ کا ہاتھ تھاما،

اسے مسکراتے ہوئے اسٹیج تک لے آئیں۔

اردان پہلے سے کھڑا تھا۔

جیسے ہی فریشا قریب پہنچی،

اردان نے جھک کر خاموشی سے اس کا ہاتھ تھاما،

وہ لمحہ جیسے وقت کے پردے میں قید ہو گیا۔

اردان نے نظریں اٹھا کر صرف اُسے دیکھا۔

وہ کچھ کہے بغیر، سب کچھ کہہ رہا تھا۔

فریشہ شرما کر نظریں جھکا لیتی ہے،

اردان کی نگاہیں پھر بھی وہیں ٹھہری رہتی ہیں۔

پھر نرمی سے اسے اپنے برابر بٹھا لیتا ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اسٹیج پر اب ایک خاموشی تھی، اور دلوں میں دھڑکنوں کی آوازیں تھی۔۔

فریشہ کی والدہ نے نرمی سے آواز دی:

"شاہانہ بیٹا، اندر سے میٹھائی تو لے آؤ مہمانوں کے لیے۔"

شاہانہ فوراً اثبات میں سر ہلا کر اندر کی طرف بڑھتی ہے۔ اس کی چال میں خاندانی وقار اور چہرے پر حجاب کی روشنی تھی۔

راحمیر جو باہر کی مصروفیات میں تھا،

اک نگاہ نے دیکھا کہ شاہانہ اندر جا رہی ہے،

اور جیسے کسی بے اختیار کشش نے قدم موڑ دیے۔

وہ بھی خاموشی سے اس کے پیچھے اندرونِ خانہ کی طرف بڑھتا ہے۔

کچن میں پہنچ کر،

شاہانہ نے میٹھے کا برتن ترتیب سے رکھا،

پھر فریج کھول کر پانی نکالا۔

نقاب اتار کر جیسے ہی وہ پانی پینے لگی،

کچن کے دروازے پر کھڑا رحمیر اسے خاموشی سے دیکھ رہا تھا۔

آنکھوں میں روشنی، دل میں تمنا، اور لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ۔

پھر آہستگی سے وہ اندر آتا ہے اور نرمی سے کہتا ہے:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کورین آئیز، مجھے بھی پانی پلا دیجیے۔"

شاہانہ پل بھر کو چونک جاتی ہے۔

اس کے دل کی دھڑکن ایک لمحے کو رُک سی جاتی ہے۔

پھر دھیمے لہجے میں کہتی ہے:

"جی،، دیتی ہوں۔"

پانی کا گلاس تھماتے ہوئے،

اس کی نظریں سوال کرتی ہیں۔

خاموشی سے، بنا الفاظ۔

راحمیر گلاس لیتے ہوئے گہری نظروں سے کہتا ہے:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ جانتی ہیں نا،

آپ ہی میرے دل کی ملکہ ہیں۔

اور میرا دل،

صرف آپ کا غلام ہے۔"

شاہانہ کا دل ایک عجیب سی لہر سے بھر تا ہے۔

وہ مسکرا کر کہتی ہے:

"میں چاہتی ہوں میرا محرم بادشاہ بن کر رہے،

اور میں اس کی ملکہ۔

ایسی محبت جس میں کوئی غلامی نہ ہو،

صرف مقام، عزت اور سکون ہو۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

راحمیر ہنستے ہوئے کہتا ہے:

"پھر تو بادشاہ چاہتا ہے

کہ اس کی ملکہ، اس کی امانت،

جلد اس کے پاس آجائے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ نظریں جھکا لیتی ہے۔

کچھ لمحے بعد دھیمی آواز میں کہتی ہے:

"کیا آپ انتظار نہیں کر سکتے۔؟"

راحمیر اس کے قریب آتا ہے۔

ہاتھ تھام لیتا ہے اور کہتا ہے:

"میں تو برسوں سے صرف آپ کا انتظار ہی تو کر رہا ہوں،

میری کورین آئیز،

میں، میری روح، آپ ہی کے لیے ہیں۔

جیسے آپ چاہیں گی، ویسا ہی ہو گا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ اپنی جیب سے چھوٹا سا پیکٹ نکالتا ہے،

اور اس میں سے نازک سی گجریں نکال کر اس کے ہاتھوں میں پہنا دیتا ہے۔

نرمی سے،، مکمل اپنائیت سے۔

شاہانہ کی آنکھیں نم سی ہو جاتی ہیں۔

وہ مسکرا کر کہتی ہے:

"شکریہ، آپ کا۔"

راحمیر محبت سے کہتا ہے:

"Sen benim ruhumsun"

"(آپ میری روح ہو۔)"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ دل تھام کر پیچھے ہٹتی ہے۔

کہتی ہے:

"اب مجھے جانا ہو گا۔"

راحمیر اثبات میں سر ہلاتا ہے:

"جی، جائیے۔"

شاہانہ ہاتھوں کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

راحمیر مسکرا کر آہستہ سے اس کا ہاتھ چھوڑ دیتا ہے۔

احترام سے، چاہت سے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ مڑ کر باہر کی طرف چلی جاتی ہے۔

پیچھے راحمیر خاموشی سے اسے جاتا دیکھتا ہے،

اور ہلکے سے زیرِ لب مسکرا کر کہتا ہے:

"میرے دل کی ملکہ۔"

شاہانہ مٹھائی لے کر باہر آتی ہے، مسکراتے ہوئے فریشہ کی امی کے ہاتھ میں مٹھائی تھماتی ہے اور پھر آہستہ آہستہ چلتی ہوئی انابیہ کے پاس جا کر رکتی ہے۔

انابیہ کی نظر فوراً شاہانہ کے ہاتھوں پر پڑتی ہے۔ گجرے کی خوشبو جیسے ہوا میں گھل جاتی ہے۔ وہ آنکھوں میں چمک لیے، شرارت سے قریب جھک کر کہتی ہے:

"آہاں، تو جناب راحمیر بھائی کے ساتھ تھیں؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

شاہانہ کی پلکیں جھپکتی ہیں، چہرہ ہلکا سا لال ہو جاتا ہے۔ وہ نظریں جھکا کر ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولتی ہے:

"نہیں،، وہ بس ایسے ہی،، پانی پینے آئے تھے۔"

انابیہ اب مسکراہٹ دباتی نہیں، ذرا سا لمبا "آچھاااا" کھینچ کر کہتی ہے، جیسے سب راز جان گئی ہو۔ دونوں ایک لمحے کو ایک دوسرے کو دیکھتی ہیں اور پھر بے ساختہ ہنس پڑتی ہیں۔

ان کی ہنسی میں شرارت بھی تھی، بہنوں جیسی محبت بھی، اور شہانہ کے دل کی دھڑکنوں کا بھید بھی۔۔۔

راحمیر اندر سے باہر آ ہی رہا ہوتا ہے کہ راہداری میں اچانک افنان سامنے آجاتا ہے۔

افنان شرارت سے آنکھیں سکیڑ کر کہتا ہے:

"کہاں گئے تھے بھائی صاحب؟"

راحمیر ذرا سا رُک کر، بے نیازی سے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیتا ہے:

Clubb of Quality Content

"وہ،، بس اندر پانی پینے گیا تھا۔"

افنان اب ہنسی روک نہیں پاتا، کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولتا ہے:

"ویسے بھائی، آپ کا جب سے نکاح ہوا ہے نا، یوں ہی کچھ دیر کے لیے غائب ہو جاتے ہیں،، بھابھی کے بغیر دل نہیں لگتا نا؟"

راحمیر کے ہونٹوں پر شرارت بھری مسکراہٹ آجاتی ہے، وہ ہاتھ بالوں میں پھیر کر آہستہ لہجے میں کہتا ہے:

"دل،، ہے ہی انہی کے پاس۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

افنان ہنس پڑتا ہے، اور دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے باہر کی طرف بڑھ جاتے ہیں، جہاں روشنیوں میں نہایا ہوا اسٹیج سب کا منتظر ہوتا ہے، اور محفل کی گہما گہمی میں خوشیوں کا رنگ اور گہرا ہو جاتا ہے۔

رخصتی کا وقت آچکا تھا۔ محفل کی رونقوں میں اب جدائی کی نمی گھل گئی تھی۔

فریشہ ایک ایک کر کے سب سے گلے مل رہی تھی۔ امی، ابو، شاہانہ، عنابیہ، پھوپو، ماہین۔ ہر گلے میں آنکھوں کی نمی اور دل کی دعا بندھی ہوئی تھی۔

ناولز کلب

راحمیر خاموشی سے اس کے قریب آیا، بہن کے سر پر اپنا کانپتا ہوا ہاتھ رکھا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی مگر آنکھوں میں بہن کی جدائی کا بوجھ۔

نرمی سے اس نے فریشہ کا ہاتھ پکڑا، اور اردان کے ہاتھ میں رکھ دیا۔

دھیمی آواز میں بولا:

"میری بہن کی قدر کرنا،اردان،،اس کا خیال رکھنا۔"

اردان مسکرا کر، مگر سنجیدگی کے ساتھ بولا:

"میں بہت قدر کروں گا،فریشہ میرے لیے اللہ کی طرف سے تحفہ ہے۔ان کا خیال رکھنا میرا فرض ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Novelists

راحمیر نے گہری نظر سے اسے دیکھا، پھر ہلکا سا سر ہلایا۔

اردان فریشہ کا ہاتھ مضبوطی سے تھام کر اسے کار تک لے گیا۔

دروازہ بند ہونے سے پہلے فریشہ نے سب کی طرف دیکھا۔ آنکھوں میں آنسو،لبوں پر دعا،دل میں ایک نیا سفر۔

کار چل پڑی، اور وہ اپنی دعاؤں بھری، محبت سے سجی زندگی کی طرف روانہ ہو گئے۔۔

گھر پہنچتے ہی اردان اور فریشہ کا پورے اہتمام سے استقبال ہوا۔ دروازے پر پھولوں کی پتیاں بکھیر دی گئیں، دعاؤں کی صدائیں گونج رہی تھیں۔

اردان کی امی نے بہو کو محبت سے گلے لگایا، ماتھا چوما اور دل سے نکلی ہوئی دعائیں دیں:

"اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے، میرا گھر تمہارے قدموں سے آباد ہو۔"

آفرین تو خوشی سے کھل اُٹھی تھی، اپنی بھابھی کے آنے سے۔ وہ فوراً فریشہ کا ہاتھ پکڑ کر اُسے اندر لے گئی۔

چمکتے چہرے اور ہلکی سی جھجک کے ساتھ فریشہ کو آہستہ آہستہ اردان کے کمرے میں بٹھایا گیا۔ کمرہ دلہن کے انتظار میں سجا ہوا تھا، خوشبوؤں اور روشنیوں سے مہکتا ہوا۔

دوسری طرف، باہر اردان اپنے دوستوں کے ساتھ گھرا ہوا تھا۔

کالج کا اسٹاف بھی آیا ہوا تھا، سب ہنسی خوشی میں مبارکباد دے رہے تھے۔

"مبارک ہو، سر۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اردان کی مسکراہٹ میں خوشی اور فخر دونوں جھلک رہے تھے۔

گھر کا ماحول مکمل طور پر خوشیوں میں ڈوبا ہوا تھا، جیسے ہر دیوار اور ہر کونا دعا اور محبت میں لپٹا ہو۔۔۔

اردان دوستوں سے فارغ ہو کر ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ کمرے کی طرف بڑھا۔

راستے میں دل کی دھڑکن تیز تھی، جیسے ہر قدم اُسے اُس کی زندگی کی سب سے قیمتی امانت تک لے جا رہا ہو۔

دروازے پر پہنچ کر وہ لمحہ بھر رُکا، سانس بھری، اور آہستہ سے دستہ گھما کر دروازہ کھولا۔

Clubb of Quality Content

کمرے میں ہلکی خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔

سامنے، نرم سی روشنی میں، فریشہ اپنے عروسی لباس میں نظریں جھکائے بیٹھی تھی۔

اس کے چہرے پر حیا کی لالی اور آنکھوں کے کناروں پر جھلملاتی پلکیں،، جیسے وقت خود بھی رک کر اسے دیکھنے لگا ہو۔

اردان آہستہ قدم بڑھاتا ہوا اُس کے قریب آیا۔ دروازہ آہستہ سے بند کیا اور دل سے سلام کیا۔

فریشہ نے ہلکی سی نظر اٹھا کر جواب دیا، پھر فوراً نظریں جھکا لیں۔

وہ اس کے قریب بیٹھ گیا، نرمی سے بولا:

"زوجہ محترمہ، آج میرا دل شکر سے بھرا ہوا ہے۔ اللہ پاک نے مجھے میری زندگی کا سب سے حسین تحفہ عطا کیا ہے۔"

یہ کہہ کر اس نے فریشہ کا نازک ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں لے لیا۔

اُس کی نرم انگلیوں کی گرمی اردان کے دل تک اُتر گئی۔

وہ جیب سے ایک چھوٹا سا ڈبہ نکالتا ہے۔ کھولتا ہے تو اندر چمکتے ہوئے سنہری کنگن ہیں۔

وہ فریشہ کی کلائی تھام کر آہستہ آہستہ کنگن پہنا دیتا ہے۔

پہناتے وقت اس کے ہاتھ کی انگلیاں فریشہ کی جلد کو چھوتی ہیں، اور وہ لمحہ جیسے سانس روک لیتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ میری حسین سی زوجہ محترمہ کے لیے،،"

فریشہ ہلکا سا مسکرا کر، نظر جھکا کر کہتی ہے:

"شکریہ شوہر محترم،"

اردان دھیرے سے اس کی گود میں سر رکھ دیتا ہے۔

اس کے لہجے میں ایک گہری سنجیدگی تھی:

"زوجہ محترمہ، آپ کا آنا میری زندگی کو مکمل کر گیا ہے۔ میں وعدہ کرتا ہوں، آپ کے لیے یہ زندگی ہمیشہ خوشبو اور رنگوں سے بھری رہے گی۔ جیسے بہار کے باغ میں ہر روز نیا پھول کھلتا ہے، ویسے ہی آپ کے ہر دن میں نئی خوشیاں ہوں گی۔"

فریشہ نے ہلکی سی نظر جھکائی، پھر آہستہ سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیر دیا۔

اردان اُٹھ کر سیدھا بیٹھا، اس کے چہرے کو دونوں ہاتھوں میں تھاما اور پیشانی پر بوسہ دیا۔

فریشہ نے آنکھیں بند کر لیں، اس لمس میں سکون، محبت اور تحفظ سب تھا۔

اردان نے مسکرا کر کہا:

"آپ کچھ نہیں کہیں گی، زوجہ محترمہ؟"

فریشہ نے اس کا ہاتھ تھاما:

"میں خوش ہوں، دل کی گہرائی سے خوش۔ اللہ پاک نے ہماری دعائیں سنیں، ہمارے راستے آسان کیے، ہمیں ایک دوسرے کا محرم بنایا۔ آپ کے ساتھ جو خواب دیکھے تھے، وہ حقیقت بن گئے، شوہر محترم۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اردان نے دھیرے سے کہا:

"محبت جب مقدر بن جائے، تو اللہ اس میں سکون بھی قائم کر دیتا ہے۔"

وہ دونوں چپ ہو گئے، مگر یہ خاموشی محبت کی تھی، جیسے دل ایک دوسرے کی دھڑکن سن رہے ہوں۔

کمرے میں ہلکی سی خوشبو، آہستہ بہتی روشنی اور دعاوں کا حصار تھا۔

یوں وہ اپنی نئی زندگی کا آغاز کرتے ہیں،جہاں محبت عبادت بنے،اور دعا ہمیشہ ساتھ تھی۔۔۔۔

کچھ لمحات لفظوں میں نہیں سما پاتے،وہ دل کی دھڑکنوں میں لکھے جاتے ہیں۔

یہ کہانی دو دلوں کے ملاپ کی ہے،جہاں محبت صرف جملوں میں نہیں،خاموشیوں میں بھی بولتی ہے۔

اور شاید یہی محبت کی خوبصورتی ہے۔ کہ وہ عبادت بن کر دلوں میں اترتی ہے۔۔۔۔۔

---

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

فریشہ کی رخصتی کے بعد،

گھر کے کونے کونے میں ایک خاموش سی اداسی چھا گئی تھی۔ فریشہ کے ماں باپ خوش بھی تھے کہ بیٹی اپنی نئی زندگی میں قدم رکھ رہی ہے، مگر آنکھوں میں نمی ان کے دل کی کیفیت ظاہر کر رہی تھی۔ شاہانہ اور انابیہ ان کے ساتھ بیٹھی تھیں، تسلی دینے کی کوشش میں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ کی امی نے نرمی سے کہا، "چلیں بیٹا، کافی وقت ہو گیا ہے، باقی سب بھی تھک گئے ہوں گے۔"

شاہانہ اٹھ کھڑی ہوئی اور انابیہ کو بھی اشارہ کیا۔ باہر، افنان گاڑی میں بیٹھا انابیہ کا انتظار کر رہا تھا۔

انابیہ جیسے ہی گاڑی میں بیٹھی،افنان نے شرارت سے کہا،

"بیوی جی،اپنے حسین شوہر کو بھی یاد کر لیا کریں،یہاں آ کر تو بالکل گم ہو جاتی ہیں۔"

انابیہ مسکرا کر بولی،"شوہر جی، ہمیشہ تو آپ کے ساتھ ہی رہتی ہوں۔بس آج ذرا مصروف ہو گئی تھی۔"

افنان نے مصنوعی شکایت کرتے ہوئے کہا،"بیوی جی،یہ تو ظلم ہے اپنے شوہر پر۔"

انابیہ ہنستے ہوئے بولی،"شوہر جی، کبھی کبھی ایسا ظلم برداشت کر لیا کریں۔"

افنان جھک کر بولا،"اگر میں نہ کروں تو،،؟"

انابیہ نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا،"تو پھر اپنی حسین بیوی کے ساتھ رہیں جہاں جہاں میں جاؤں۔"

افنان نے قہقہہ لگا کر کہا،

"یہ آئیڈیا تو زبردست ہے، بیوی جی، ویسے بھی حسین بیوی کو اکیلا نہیں چھوڑنا چاہیے، سنا ہے جن بھی عاشق ہو جاتے ہیں۔"

انابیہ نے فوراً کہا، "پلیز شوہر جی، ایسے نہ کہیں، آپ کو پتا ہے مجھے جن کے نام سے بھی خوف آتا ہے۔"

افنان نے مزید شرارت کرتے ہوئے کہا، "اسی لیے تو کہہ رہا ہوں کہ میرے ساتھ رہا کرو، پھر کسی کی مجال نہیں کہ تمہارے قریب آئے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انابیہ نے تھوڑا سا سہمتے ہوئے اس کا بازو پکڑ لیا۔ افنان نے گہری مسکراہٹ کے ساتھ اس کی طرف دیکھا۔

"جلدی ڈرائیو کریں، افنان،،" وہ بولی۔

"کیوں، بیوی جی،، ڈر لگ رہا ہے؟"

"نہیں، بس ایسے ہی کہا،، گھر جلدی پہنچ جائیں۔"

گھر پہنچ کر انابیہ سیدھی اپنے کمرے میں چلی گئی۔ افنان بھی مسکراتا ہوا پیچھے آیا۔ وہ جیولری اتار رہی تھی جب افنان نے آکر اس کا ہاتھ روک لیا اور خود اتارنے لگا۔

"بیوی جی، آپ خفا ہو کر بھی کتنی حسین لگتی ہیں۔"

انابیہ نے نظریں چراتے ہوئے کہا، "آپ مجھ سے بات نہ کریں، بس۔"

افنان نے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا، "ہائے،، یہ پیارے سے نخرے، حسین شوہر کو گھائل کر رہے ہیں۔"

انابیہ ہنس کر بولی،"شوہر جی، آپ بہت ڈرامے باز ہیں۔"

افنان آنکھ مارتے ہوئے بولا،"کہاں،، میں تو بس حسین ہوں۔" پھر ایک پل بھی ضائع کیے بغیر اسے اپنی بانہوں میں بھر لیا۔

افنان نے اسے بانہوں میں لیا تو انابیہ کا دل ایک دم تیز دھڑکنے لگا۔اس کے کانوں میں افنان کی دھیمی سانسیں اور دل کی دھڑکن جیسے قریب سے سنائی دے رہی تھیں۔

"بیوی جی،"افنان نے آہستہ سے کہا،"آپ کو پتا ہے؟ جب آپ یوں چپ ہو جاتی ہیں نا،، تو مجھے لگتا ہے کہ ساری دنیا تھم گئی ہے،اور بس آپ اور میں رہ گئے ہیں۔"

انابیہ کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی، لیکن اس نے نظریں جھکا لیں۔افنان نے آہستہ سے اس کا چہرہ اپنی طرف موڑا۔

"آنکھوں میں دیکھیں، بیوی جی،، مجھے وہاں اپنی پوری دنیا نظر آتی ہے۔"

انابیہ نے ہچکچاتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں وہ خلوص اور محبت تھی جس میں سکون بھی تھا اور وعدہ بھی۔ افنان نے اس کے ماتھے پر ایک لمبا بوسہ دیا، جیسے الفاظ کے بغیر سب کچھ کہہ دیا ہو۔

"وعدہ ہے،" افنان نے مدھم آواز میں کہا، "جہاں بھی ہوں، جیسے بھی حالات ہوں،، آپ کا ہاتھ کبھی نہیں چھوڑوں گا۔"

انابیہ نے پہلی بار بغیر شرمائے اپنے دونوں ہاتھ اس کے گرد ڈال دیے۔

"اور میں بھی وعدہ کرتی ہوں،، آپ کے ساتھ ہر خوشی، ہر مشکل میں رہوں گی، شوہر جی۔"

بات کرتے وہ اس سے کچھ دور ہوئی،

افنان نے انابیہ کا ہاتھ پکڑ کر آہستہ آہستہ اپنی طرف کھینچا، جیسے وقت کو روک دینا چاہتا ہو۔ وہ اتنی قریب آ گئی کہ اس کی سانسیں افنان کے چہرے سے ٹکرا رہی تھیں۔

"بیوی جی،،" افنان نے سرگوشی میں کہا،

تم جانتی ہو؟ جب سے تم میری زندگی میں آئی ہو، ہر لمحہ خوبصورت ہو گیا ہے۔"

ناولز کلب

انابیہ کی پلکیں ہلکی سی جھک گئیں۔ دل میں ایک عجیب سی گرمی اور سکون اترنے لگا۔

"اور پتا ہے؟" افنان نے اس کی ٹھوڑی آہستہ سے اوپر کی، "میں نے آج تک کسی سے اتنا پیار نہیں کیا جتنا آپ سے کرتا ہوں۔"

انابیہ کے ہونٹ ہلکے سے کانپے، مگر کچھ کہہ نہ پائی۔ افنان نے آہستہ آہستہ اس کی ہاتھوں سے چوڑیاں اتاریں، پھر جھک کر اس کے ہاتھوں کو چوم لیا۔

"یہ ہاتھ میری امانت ہیں،، کبھی تھامے بغیر نہیں رہوں گا۔ ہمیشہ ساتھ نبھاؤں گا۔"

انابیہ کا دل دھڑک اٹھا۔ اس کی آنکھوں میں نمی آ گئی۔

"شوہر جی، اللہ نے میری دعائیں قبول کیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

افنان نے اسے بانہوں میں بھر لیا، اس کے سر کو اپنے کندھے پر ٹکا دیا۔

"اور اللہ سے میری دعا یہ ہے کہ تم ہر وقت مسکراتی رہو، بیوی جی،، کیونکہ تمہاری مسکراہٹ کے بغیر میری دنیا ادھوری ہے۔"

وہ آہستہ سے اس کے کان کے قریب جھکا اور سرگوشی میں کہا،

"بہت محبت ہے تم سے جان افنان، اب ہم ساتھ ہیں اور ہمارے وہ خواب جنہیں ہم حقیقت بنائیں گے"

انابیہ نے نظریں جھکاتے ہوئے اپنی گرفت مضبوط کر لی۔ اور یوں، کمرے کی خاموشی میں محبت کی وہ خوشبو بھر گئی جو عمر بھر ساتھ رہتی ہے۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

۔۔۔۔۔۔

شاہانہ اور اس کی امی جیسے ہی ہال میں آئیں، باہر گاڑی کے قریب راحمیر کھڑا مسکرا رہا تھا۔

"آنٹی، آئیں،، میں آپ کو چھوڑ دیتا ہوں۔"

امی ذرا حیران ہوئیں،

"ارے بیٹا، میں نے تو زاویار سے کہا تھا، وہ آنے والا ہو گا۔"

راحمیر نے نرم لہجے میں کہا، "میں زاویار کو روک دیتا ہوں، آپ میرے ساتھ چلیں۔"

شاہانہ نے ذرا جھجک کر اپنی امی کی طرف دیکھا، پھر آہستہ سے ان کے ساتھ چل پڑی۔

گاڑی کے قریب پہنچ کر امی اور شاہانہ دونوں پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئیں۔

راحمیر نے گاڑی اسٹارٹ کی اور سکون سے چلانے لگا۔ امی نے سیٹ سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں، جیسے تھکن اتار رہی ہوں۔

راحمیر کی نظریں اکثر فرنٹ مرر میں جاتی رہیں، اور وہاں شاہانہ کا عکس تھا۔

وہ خاموش، نظریں جھکائے بیٹھی تھی۔

اچانک اس کی نظر بھی مرر میں اٹکی،اور سیدھی راحمیر کی آنکھوں سے جا ملی۔

راحمیر کے ہونٹوں پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ آ گئی۔

شاہانہ فوراً نظریں جھکا گئی،مگر دل کی دھڑکن تیز ہو گئی۔

راستہ خاموشی میں کٹ گیا اور گاڑی گھر کے سامنے رک گئی۔

امی گاڑی سے اتر کر پیار سے راحمیر کے سر پر ہاتھ رکھتی ہیں،"شکریہ بیٹا" کہہ کر اندر چلی جاتی ہیں۔

Clubb of Quality Content

شاہانہ جیسے ہی اترنے لگی،اس کا موبائل سیٹ سے پھسل کر نیچے گر گیا۔

وہ نیچے جھک کر ڈھونڈنے لگی۔

راحمیر تھوڑا جھک کر اندر جھانکتا ہے،"کیا ہوا،کورین آئیز،؟کوئی پرابلم ہے؟"

شاہانہ نے سر اٹھایا،"وہ،، میرا سیل یہاں گر گیا ہے، مل نہیں رہا۔"

"میں دیکھتا ہوں"،راحمیر نے کہا اور آہستہ سے نیچے ہاتھ ڈال کر سیٹ کے نیچے سے موبائل نکالا۔

موبائل اس کے ہاتھ میں دیتے ہوئے وہ نرم لہجے میں بولا،

"آپ بہت معصوم ہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ نے ہلکی سی حیرت سے کہا،"جی،،؟"

راحمیر جیسے کچھ اور کہنے لگا،"آپ کی آنکھیں،،"

شاہانہ نے پلک جھپکائی،"کیا میری آنکھیں؟"

راحمیر ایک پل کو خاموش ہوا، پھر بات بدل دی، "آپ کی عینک،، بہت پیاری ہے۔۔۔"

شاہانہ ہلکا سا مسکرا کر بولی، "شکریہ۔"

وہ پلٹنے لگی تو راحمیر نے گہری سنجیدگی سے کہا،

"اپنا خیال رکھا کریں،، آپ کی فکر رہتی ہے مجھے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ کے قدم لمحہ بھر کو رک گئے، اس نے آہستہ سے کہا،

"میں شکر گزار ہوں آپ کی، کہ آپ میرے بارے میں اتنا سوچتے ہیں۔"

راحمیر نے ایک قدم آگے بڑھتے ہوئے کہا،

"بس آپ ہی کو تو سوچتا ہوں۔"

اس پل دونوں کی آنکھیں مل گئیں۔

دل کی دھڑکن جیسے سنائی دینے لگی۔

ایک خاموشی،، مگر اس خاموشی میں ہزاروں باتیں چھپی تھیں۔

محبت کا موسم، دو دلوں کے بیچ اتر رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ نے نظریں جھکا لیں، "میں چلتی ہوں۔"

راحمیر نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ کہا، "فی امان اللہ۔"

شاہانہ اندر چلی گئی، اور راحمیر لمحہ بھر وہیں کھڑا اسے دیکھتا رہا، پھر آہستہ سے گاڑی میں بیٹھ کر اپنے راستے چل پڑا، مگر دل وہیں رہ گیا تھا۔۔۔

فجر کی نماز ادا کر کے اردان خاموشی سے گھر آیا۔

کمرے کا دروازہ کھولا تو اندر نرم سی روشنی میں فریشہ مصلیٰ بچھائے،ہاتھ اٹھائے دعا میں مصروف تھی۔

اس کی آنکھوں سے چند آنسو بہہ کر گالوں پر چمک رہے تھے۔

اردان آہستہ سے اس کے قریب بیٹھ گیا۔

جب فریشہ دعا ختم کر کے ہاتھ چہرے پر پھیرتی ہے تو دیکھتی ہے کہ اردان پاس ہی بیٹھا اس کو دیکھ رہا ہے۔

وہ نرمی سے اس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام لیتا ہے اور دھیرے سے کہتا ہے:

"اللہ پاک نے ہمیں بہترین سے نوازا ہے، زوجۂ محترمہ، شکر تو واقعی اس ذات کا بنتا ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality

فریشہ مسکرا کر جواب دیتی ہے:

"ایک وہی ذات ہے جو ہر طرح کے اندھیرے میں بھی ساتھ ہوتی ہے،، جو ہمیں روشنی دکھاتی ہے۔"

اردان سنجیدگی سے سر ہلاتا ہے:

"سچ کہہ رہی ہیں آپ،، مجھے قرآنِ پاک میں حضرت یونسؑ کا قصہ بہت فیسینیٹ کرتا ہے۔"

فریشہ تجسس سے پوچھتی ہے:

"کیسے؟"

اردان کی آواز میں نرمی اور عقیدت گھل جاتی ہے,

اس کی آواز میں ایک سکون اور سنجیدگی تھی۔

"حضرت یونسؑ ایک نبی تھے، جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی قوم کی طرف بھیجا۔ انہوں نے لوگوں کو اللہ کا پیغام پہنچایا، مگر جب لوگوں نے بات نہ مانی تو وہ ناراض ہو کر وہاں سے نکل گئے۔ وہ ایک کشتی میں سوار ہوئے، لیکن اللہ کا حکم تھا کہ وہ ابھی اپنی قوم کو چھوڑ کر نہ جائیں۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اردان چند لمحے رکا، جیسے اس منظر کو آنکھوں کے سامنے محسوس کر رہا ہو۔

"سمندر میں کشتی طوفان میں پھنس گئی۔ لوگوں نے بوجھ کم کرنے کے لیے قرعہ ڈالا کہ کون نیچے اترے، قرعہ حضرت یونسؑ کے نام پر آیا۔ اور وہ سمندر میں کود گئے۔ وہاں ایک بڑی مچھلی نے انہیں نگل لیا۔"

فریشہ کی آنکھوں میں حیرت اور دھیان تھا۔ اردان دھیرے سے بولا:

"سوچو،، مچھلی کے پیٹ کا اندھیرا، اس کے آس پاس سمندر کا اندھیرا، اور سمندر کے نیچے گہرائی کا اندھیرا،، ہر طرف صرف تاریکی ہی تاریکی تھی۔ انسان وہاں سوچ بھی نہیں سکتا کہ بچنے کی کوئی امید ہے۔"

اس نے فریشہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا:

"مگر حضرت یونسؑ نے وہاں مایوس ہونے کے بجائے، اللہ سے دعا مانگی۔ وہ الفاظ تھے،"

لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ۔۔۔

"تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تُو پاک ہے، میں ہی ظالم ہوں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اردان نے آہستہ سے کہا:

"یہ دعا نہ صرف ان کے ایمان کا ثبوت تھی بلکہ مکمل عاجزی کا اظہار بھی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کی، مچھلی کو حکم دیا، اور وہ انہیں ساحل پر چھوڑ گئی۔ وہ زندہ سلامت نکل آئے۔"

اردان نے گہری سانس لی اور بولا:

"اس قصے میں ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ چاہے ہم کتنے ہی گہرے اندھیروں میں کیوں نہ ہوں،، اگر دل سے،عاجزی کے ساتھ اللہ کو پکاریں، تو وہ ہمیں وہ روشنی دکھا دیتا ہے جو ہم نے کبھی سوچی بھی نہ ہو۔"

فریشہ دھیرے سے مسکرا کر بولی:

"واقعی،، یہ قصہ دل کو مضبوط کر دیتا ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اردان نے جواب دیا:

"ہاں فریشہ،، اسی لیے میں کہتا ہوں کہ کبھی مایوس نہ ہونا۔ چاہے حالات کیسے بھی ہوں، اللہ کی رحمت سمندر کے اندھیروں سے بھی ہمیں نکال سکتی ہے۔"

فریشہ کی مسکراہٹ میں ایمان کی روشنی جھلکتی ہے:

"بے شک،، اللہ پاک ہر چیز پر قادر ہے، وہ بہترین نوازنے والا ہے، اور وہ جانتا ہے ہمارے لیے کیا اچھا ہے اور کیا برا۔"

اردان آہستہ سے کہتا ہے:

"ہم زندگی میں بھی کئی جگہ مایوس ہونے لگتے ہیں، لیکن اللہ پاک کہتا ہے مایوس نہ ہو،، وہ دلوں کے راز جانتا ہے، وہ دینے والا ہے۔"

فریشہ ایک گہرا سانس لے کر مسکراتی ہے:

"آپ سے یہ سب سن کر مجھے سکون مل رہا ہے،، بہت۔"

دونوں اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔

اردان اس کا ہاتھ اپنے لبوں سے لگا کر نرمی سے کہتا ہے:

"ہمارا رشتہ ہی ایسا ہے، زوجۂ محترمہ، کہ ہمیں ایک دوسرے کا سکون بنایا گیا ہے۔"

فریشہ کی آنکھوں میں نمی آجاتی ہے:

"میں آپ کو بہت چاہتی ہوں، بہت اردان۔ اللہ نے میری سنی، اب تو زندگی بھر اس کا شکر ادا کرنا ہے۔"

اردان مسکرا کر آہستہ سے اس کے گرد بازو پھیلا دیتا ہے۔

اسے سینے سے لگاتے ہوئے کہتا ہے:

"اللہ سب کی سنتا ہے،،اسی لیے تو ہماری دعائیں قبول ہوئی ہیں۔"

اردان کے بازوؤں میں سمٹی فریشہ کو ایسا لگا جیسے ساری دنیا کی تھکن،دکھ اور خوف اس ایک لمحے میں دھل گئے ہوں۔

اس کا دل اردان کے سینے کی دھڑکن کے ساتھ ایک جیسی رفتار میں چلنے لگا۔

Clubb of Quality Content

اردان آہستہ سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہے،اور مدھم سی آواز میں کہتا ہے:

"جب آپ میرے پاس ہوتی ہیں،تو دنیا کا ہر شور خاموش ہو جاتا ہے۔"

فریشہ پلکیں جھکائے مسکرا دیتی ہے۔

اردان اس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام کر،اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہے۔

وہ نظروں میں اتنی شدت سے بات کہہ دیتا ہے کہ الفاظ کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔

فریشہ کے گال ہلکے سے گلابی ہو جاتے ہیں،دل کی دھڑکن تیز ہونے لگتی ہے۔

وہ آہستہ سے کہتی ہے:

"آپ میرے لیے دعا کی قبولیت ہیں،،اور میں چاہتی ہوں یہ سفر ایسے ہی چلتا رہے،،
ہمیشہ۔"

Clubb of Quality Content

اردان مسکراتے ہوئے اس کی پیشانی پر نرمی سے بوسہ دیتا ہے۔

"ہمیشہ،،ان شاءاللہ،"وہ دھیرے سے کہتا ہے۔

کمرے میں فجر کی ہلکی روشنی اور باہر پرندوں کی چہچہاہٹ،،

دونوں کے بیچ وہ سکون تھا جو صرف محبت اور دعاؤں کے قبول ہونے سے آتا ہے۔۔۔۔

شاہانہ آئینے کے سامنے کھڑی، ہلکے گلابی اور سنہری کام والے لمبے فراک میں خود کو دیکھ رہی تھی۔ حجاب کیا ہوا تھا اور ہاتھ میں چمکتی گولڈن ہیل پکڑ کر بیٹھ گئی۔ جیسے ہی وہ ہیل پہننے لگی، دروازہ کھلا اور ملائکہ بھابی اندر آئیں۔

Clubb of Quality Content

ملائکہ نے مسکراتے ہوئے کہا،

"شاہانہ، ہیل کے ساتھ آپ آرام سے رہ لو گی یا نہیں؟"

شاہانہ ہلکی سی ہنسی،

"بھابی، فریشہ نے کہا تھا یہی پہننی ہے۔ انابیہ بھی یہی پہن رہی ہے، تو پھر مجھے بھی ایڈجسٹ کرنا پڑے گا۔ مینج کر لوں گی۔"

ملائکہ نے تھوڑا فکر مندانہ انداز میں کہا،

"پھر بھی خیال رکھنا، ایسا نہ ہو کہ کہیں گر ہی جاؤ۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ نے شرارت سے آنکھ دبا کر کہا،

"گر جاؤں گی تو پھر اٹھ بھی جاؤں گی۔"

ملائکہ ہنس دیں،

"واہ جی واہ، خود اعتمادی کی تو انتہا ہے۔"

شاہانہ نے جلدی سے ہیل پہنی، پھر بولی،

"بھابی، آپ چلتی نا میرے ساتھ؟"

ملائکہ نے سر ہلاتے ہوئے کہا،

"مجھے بھی تیاری کرنی ہے، شادی میں جانا ہے نا۔ آپ بھی تو ساتھ چل رہی ہو، تو میں پیکنگ اور تیاریاں کر لوں۔"

شاہانہ نے ہلکی سا سر ہلایا،

"ٹھیک ہے بھابی۔ زاویار بھائی سے کہہ دیں مجھے چھوڑ آئیں۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ملائکہ نے مسکراتے ہوئے کہا،

"ہاں جی، میں کہہ دیتی ہوں۔ آپ بس باہر آجاؤ۔"

باہر گاڑی میں زاویار انجن چلائے آرام سے انتظار کر رہا تھا۔ دروازے سے شاہانہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی نظر آئی، ہاتھوں میں پرس، قدموں میں احتیاط۔ زاویار نے چونک کر دیکھا اور گاڑی کا شیشہ نیچے کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"شاہی، کیا ہوا؟ ایسے آہستہ آہستہ کیوں چل رہی ہو؟" اس نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ پوچھا۔

شاہانہ دروازہ کھول کر گاڑی میں بیٹھ گئی اور سانس بحال کرتے ہوئے بولی،

"بھائی، آج ہیل پہنی ہے نا،، اسی لیے۔"

زاویار ہنس پڑا،

"پھر نہ پہنتی نا میری بہن، اب وہاں ایسے ہی چلتی رہو گی؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ نے ہلکی سی شرارت سے کہا،

"بس بھائی، آج ہی پہنی ہے۔ کل سے پھر آرام دہ جوتے ہی سہی۔"

زاویار نے گاڑی آگے بڑھاتے ہوئے کہا،

"اچھا، پھر دھیان رکھنا۔"

شاہانہ نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا،

"جی بھائی، خیال رکھوں گی۔"

کچھ ہی دیر میں گاڑی فریشہ کے گھر کے باہر رکی۔ شاہانہ نے پرس سنبھالا، دروازہ کھولا اور ہیل کے ساتھ احتیاط سے قدم رکھتے ہوئے اندر کی طرف بڑھ گئی۔ زاویار نے ایک نظر پیچھے دیکھا اور مطمئن سا مسکرا کر گاڑی آگے بڑھا دی۔

شاہانہ آہستہ آہستہ سیڑھیوں کی طرف بڑھ رہی تھی۔ ہیل میں قدم ذرا لڑکھڑاتے سے تھے، اور وہ پرس تھامے اپنی رفتار قابو میں رکھے ہوئے تھی۔ ابھی وہ دروازے کے قریب پہنچی ہی تھی کہ اچانک اس کا پاؤں ہلکا سا پھسلا۔

اس سے پہلے کہ وہ گرنے پاتی،ایک مضبوط ہاتھ نے آگے بڑھ کر اس کا بازو تھام لیا۔شاہانہ کی آنکھیں بند تھیں،دل ایک لمحے کو جیسے رک سا گیا۔جب اس نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں تو سامنے راحمیر کو دیکھا جو ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔

نہیں گری آپ۔کورین آئیز "ٹھیک ہیں آپ۔؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ ذرا گھبرا کر سیدھی کھڑی ہو گئی،

"میں،،ٹھیک ہوں۔بس،،ہیل کی وجہ سے۔"

راحمیر نے نرمی سے کہا،

"آئیں،پھر میں آپ کو اندر لے چلتا ہوں۔"

اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔ شاہانہ نے لمحہ بھر کو جھجک کر دیکھا، پھر دھیرے سے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں رکھ دیا۔ راحمیر کے لمس میں مضبوطی اور تحفظ کا احساس تھا۔ وہ اسے سہارا دیتے ہوئے ہال کی طرف بڑھا۔

اندر موجود سب لوگ۔ اردان کی ماں، فریشہ کی ماں، اور راحمیر کی ماں۔۔ انہیں ایک ساتھ آتے دیکھ کر مسکرا اٹھیں۔ ان کی آنکھوں میں پیار اور دعا تھی۔ شاہانہ آگے بڑھ کر سب سے ملی، ہر کوئی اس کے لیے دعائیں دے رہا تھا۔

اتنے میں عنابیہ اور افنان بھی آ گئے۔ خوش مزاجی سے سب کا حال احوال ہوا۔ پھر شاہانہ اور عنابیہ مل کر فریشہ کے پاس گئیں، جو اسٹیج پہ اردان کے ساتھ بیٹھی تھی۔

فریشہ سے ملنے کے بعد تینوں لڑکیاں۔ شاہانہ، عنابیہ اور فریشہ۔ ایک ساتھ صوفے پر بیٹھ گئیں۔ دوسری طرف اردان، افنان اور راحمیر بھی بیٹھے ہوئے تھے۔

شاہانہ نے ہلکی سی شکایتی مسکراہٹ کے ساتھ کہا:

"آپ دونوں کی وجہ سے میں نے ہیل پہنی، اور اس میں میں،، تقریباً گر ہی گئی تھی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عنابیہ نے فوراً سوال کیا:

"پھر کس نے سنبھالا؟"

شاہانہ کی نظریں ایک پل کو اٹھ کر راحمیر کی جانب گئیں، جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ وہ فوراً نظریں جھکا لیتی ہے۔

عنابیہ نے یہ سب نوٹ کر لیا اور ہنستے ہوئے بولی:

"اچھا، راحمیر بھائی آ گئے تھے نا، وقت پر گرنے سے بچانے کے لیے۔"

فریشہ اور عنابیہ ایک ساتھ ہنس پڑیں، اور راحمیر کے چہرے پر بھی ایک ہلکی سی شرمیلی مسکراہٹ آ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

افنان نے موقع پر کہا:

"راحمیر بھائی! آپ نے میری ملاقات ہی نہیں کروائی بھابھی سے، میں خود ہی مل لیتا ہوں۔"

وہ اٹھ کر شاہانہ کے سامنے آ کر رکا،

"السلام علیکم، بھابھی! کیسی ہیں آپ؟"

شاہانہ نے مسکرا کر کہا:

"وعلیکم السلام، میں ٹھیک ہوں۔ آپ کیسے ہیں بھائی؟"

Clubb of Quality Content

افنان نے شوخی سے کہا:

"دیکھیں بھابھی، آپ کو آپ کے حسین دیور سے ملوانا ہی نہیں چاہ رہے تھے، اس لیے میں خود آ گیا۔"

شاہانہ کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔

فریشہ نے مزاح میں کہا:

"افنان بھائی، بس آپ کے اسی حسین چہرے کو دکھانے سے ڈر رہے ہوں گے۔"

عنابیہ فوراً بولی:

"افنان، پلیز رائل کو تنگ نہ کریں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

افنان نے ہنستے ہوئے کہا:

"ارے ارے! میں اپنی حسین بھابھی کا چھوٹا دیور ہوں، ہماری تو آپس میں بہت بننی چاہیے، ہے نا بھابھی؟"

شاہانہ نے مسکرا کر کہا:

"بالکل۔"

پیچھے سے اردان اور راحمیر بھی قریب آ گئے۔ راحمیر نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ کہا:

"پہلے ہم سے تو بنا لو، اپنے حسین پَن کا ڈرامہ کر کے، پھر وہاں جانا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اردان نے بھی ہنستے ہوئے چھیڑا:

"ہاں، بالکل حسین افنان!"

افنان فوراً بولا:

"دیکھیں بھابھی، سب مجھ سے امپریس ہیں۔"

سب قہقہے لگانے لگے۔

افنان نے کہا:

"چلیں، سب اپنے اپنے کپل کے ساتھ آئیں، میں نے ایک یادگار سیلفی لینی ہے۔"

اردان فریشہ کے ساتھ کھڑا ہو گیا، افنان نے عنابیہ کو اپنے ساتھ کھڑا کیا۔ پیچھے کی سائیڈ پر راحمیر آہستہ سے شاہانہ کے ساتھ جا کر ٹھہر گیا۔

کیمرہ کلک ہوا، اور اس ایک تصویر میں سب کے چہروں کی خوشی، ہنسی اور وہ لمحے کا سکون ہمیشہ کے لیے قید ہو گیا۔

سیلفی لینے کے بعد سب دوبارہ باتوں میں مصروف ہو گئے۔

شاہانہ نے آہستہ سے ایک قدم پیچھے لیا،شاید ہیل میں زیادہ دیر کھڑے رہنے سے پاؤں تھک گئے تھے۔

ناولز کلب

راحمیر نے فوراً نوٹ کیا اور آہستہ سے قریب ہو کر ہلکی آواز میں بولا:

"آپ تھک گئی ہیں،، بیٹھ جائیں؟"

شاہانہ نے ذرا چونک کر اس کی طرف دیکھا، پھر آہستہ سے کہا:

"نہیں،، میں ٹھیک ہوں۔"

رحمیر نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ جھک کر کہا:

"آپ ٹھیک ہی رہیں، آپ کا خیال رکھنا میرا فرض ہے۔"

شاہانہ نے نظریں چرا کر سامنے دیکھنا چاہا، مگر دل کی دھڑکن تھوڑی تیز ہو گئی تھی۔ وہ کچھ کہہ پاتی اس سے پہلے ہی فریشہ نے پیچھے مڑ کر آواز دی:

"رائل، آؤ یہاں بیٹھو!"

Clubb of Quality Content

راحمیر ایک پل کو رکا، پھر نرمی سے ہٹتے ہوئے بولا:

"چلیں،،"

اور وہ دونوں ایک ساتھ ہلکی رفتار سے بیٹھنے کی طرف بڑھے، جیسے قدموں میں ایک چھپی ہم آہنگی تھی۔۔

سب ہال میں بیٹھے باتوں میں مصروف تھے کہ شاہانہ کو اچانک احساس ہوا جیسے اس کے بال ڈھیلے ہو رہے ہیں۔ وہ نقاب اور حجاب میں تھی، اس لیے فوراً فریشہ اور انابیہ کی طرف جھک کر آہستہ سے بولی،

"میں ابھی آتی ہوں، شاید میرے بال کھل رہے ہیں، ذرا ٹھیک کر لوں۔"

دونوں نے سر ہلایا۔ شاہانہ خاموشی سے اندر کی طرف بڑھ گئی۔

راحمیر نے اسے جاتے دیکھا تو خود بھی بے اختیار اٹھ کر پیچھے ہو لیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پیچھے ہال میں افنان نے اردان کے کان میں کہا،

"راحمیر بھائی کو جب سے محبت ملی ہے نا،،یہ تو بس محبت میں گم ہیں۔"

اردان مسکرا کر بولا،

"بس دعا کرو دونوں ہمیشہ ایسے ہی خوش رہیں۔"

دونوں ہنس پڑے۔

شاہانہ فریشہ کے کمرے میں داخل ہوئی۔ کمرہ پھولوں کی خوشبو اور روشنی سے بھرا ہوا تھا۔

وہ ایک لمحے کو رک کر ارد گرد دیکھتی رہی، پھر آئینے کے سامنے جا کر حجاب کھول دیا۔

اس کے ریشمی بال آزاد ہو کر آبشار کی طرح اس کی کمر پر گر گئے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اسی لمحے پیچھے سے دروازہ ہلکا سا کھلا۔ راحمیر آہستہ سے اندر آیا اور وہ منظر دیکھ کر جیسے پل بھر کو وہیں ٹھہر گیا۔

اس نے کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ ایسا حسین لمحہ اس کی زندگی میں آئے گا۔ وہ لمحہ جب اس کی چاہت اس کے سامنے، ہمیشہ کے لیے، اس کی دنیا بن کر کھڑی ہو گی۔

شاہانہ اپنے بال سنوارنے میں مصروف تھی جب راحمیر آہستہ سے پیچھے آیا۔ وہ ایک لمحے کو آئینے میں دیکھتے ہی ساکت ہو گئی۔ دونوں کی نظریں آئینے میں ایک دوسرے سے ملیں۔ خاموش، مگر دل کی دھڑکنوں کو بڑھا دینے والا منظر۔

شاہانہ اچانک پلٹ کر بولی،

"آپ یہاں،،؟"

راحمیر جیسے ہوش میں آیا اور مسکرا کر بولا،

"میں آپ کے بال ٹھیک سے سمیٹ دوں۔۔اگر آپ کو مشکل ہو رہی ہے۔"

شاہانہ نظریں جھکا کر پلٹی،اور راحمیر نے نرمی سے اس کے بالوں میں کنگھی چلائی،اوپر سے سنوار کر بولا،

"یہ بال اصلی ہیں،،؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ حیرت سے بولی،

"جی؟"

راحمیر مسکرایا،

"میرا مطلب،،یہ اتنے لمبے اور خوبصورت ہیں،بالکل آپ کی طرح خوبصورت۔"

شاہانہ نے آہستہ سے کہا،

"جی،اصلی ہی ہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر ہلکی شوخی سے بولا،،

مجھ سے کھل کر بات کیا کریں، گھبرایا نہ کریں۔"

شاہانہ مسکرا کر بولی،

"آپ میری عادتیں بگاڑ رہے ہیں،اتنا خیال رکھ کے۔"

راحمیر نرمی سے ہنسا،

"پھر کیا ہوا، شوہر ہوں آپ کا۔ اتنا تو کر ہی سکتا ہوں کہ آپ سکون سے رہیں۔"

شاہانہ نے آہستہ کہا،

"پھر ایسا نہ ہو کہ آپ کو پچھتانا پڑے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر کے لہجے میں یقین تھا،

"ایسا ممکن نہیں۔ میں نے عقیدت سے مانگا تھا آپ کو، پچھتا نہیں سکتا۔"

شاہانہ کی آنکھوں میں حیرت آ گئی،

"مجھے مانگا تھا آپ نے،؟"

راحمیر نے دھیرے سے کہا،

"بالکل،، آپ ہی کو۔"

شاہانہ بولی،

"لیکن آپ تو مجھے جانتے بھی نہیں تھے جب نکاح ہوا تھا۔"

راحمیر کی مسکراہٹ گہری ہوئی،

"میں آپ کو جانتا ہوں،، بہت اچھی طرح۔ آپ نہیں جانتیں کچھ بھی۔"

ناولز کلب
Clubbers Quality Content

شاہانہ نے تجسس سے پوچھا،

"میں کیا نہیں جانتی،؟"

راحمیر آہستہ سا جھک کر بولا،

"یہی کہ میں آپ کو بہت چاہتا ہوں۔"

یہ سن کر شاہانہ نظریں جھکا گئی اور حجاب درست کرنے لگی۔ پھر دھیرے سے بولی،

"آپ کیا چھپا رہے ہیں مجھ سے؟"

راحمیر نے مسکرا کر کہا،

"صحیح وقت کا انتظار ہے، پھر سب بتا دوں گا۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس نے آہستہ سے شاہانہ کا نقاب سیٹ کیا اور بولا،

"چلیں؟"

شاہانہ نے سر ہلایا، اور رحمیر نے اس کا ہاتھ تھام کر دونوں ہال کی طرف بڑھنے لگے۔ جیسے اس ایک لمس میں ہمیشہ کا وعدہ چھپا ہو۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہال میں داخل ہوتے ہی ماہین آگے بڑھ آئی۔ شوخی سے بولی،

"بھائی، میں بھابھی کو لے جاؤں؟"

راحمیر نے مسکرا کر کہا،

"جی،بالکل،لے جائیں انہیں۔"

ماہین خوشی سے شاہانہ کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی طرف کھینچ لائی اور ہال کے کونے میں بیٹھی راحمیر کی ماں کے پاس لے گئی،جہاں فریشہ کی ماں اور اردان کی ماں بھی بیٹھی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تینوں خواتین کے چہرے خوشی سے دمک اٹھے۔

اردان کی ماں محبت بھرے لہجے میں بولی،

"بہت پیاری بچی ہے۔"

راحمیر کی ماں نے فخر سے کہا،

"بالکل، میری بہو ہے، بہت پیاری اور نیک بھی۔ اس کے چہرے سے سکون جھلکتا ہے۔"

شاہانہ ہلکی سی مسکرائی،

"آنٹی، یہ بس آپ کی نظروں کا کمال ہے، میں تو بہت عام سی ہوں۔"

فریشہ کی ماں نے شفقت سے کہا،

"ارے بیٹا، تم اور راحمیر، دونوں ہمارے لیے بہت خاص ہو، اور ایک جیسے بھی۔"

یہ سن کر سب مسکرا پڑے۔ محفل میں ہنسی خوشی کی گونج پھیل گئی، جیسے محبت اور اپنائیت کے رنگ ہر چہرے پر اتر آئے ہوں۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

محفل چلتی رہی، باتوں اور قہقہوں کا سلسلہ تھمنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔ مگر راحمیر کی نظریں بار بار شاہانہ کی طرف کھنچ رہی تھیں، جو خواتین کے درمیان بیٹھی ہوئی تھی اور کبھی کبھی مسکرا کر سر ہلا دیتی۔

کچھ دیر بعد فریشہ کی ماں اور اردان کی ماں کسی بات میں مصروف ہو گئیں، تو راحمیر آہستہ سے شاہانہ کے قریب آیا اور جھک کر بولا،

"چلیں؟ تھوڑا باہر تازہ ہوا میں؟"

شاہانہ نے ایک پل کو چونک کر دیکھا، پھر ہلکا سا سر جھکا کر بولی،

"سب دیکھ رہے ہیں۔"

Clubb of Quality Content

راحمیر نے مدھم مسکراہٹ کے ساتھ کہا،

"تو دیکھنے دیں، میں اپنی بیوی کو لے کر جا رہا ہوں،، کوئی جرم تو نہیں یہ۔"

شاہانہ کے ہونٹوں پر ہلکی سی ہنسی آ گئی، مگر وہ خاموشی سے اٹھ گئی۔ راحمیر نے نرمی سے اس کا ہاتھ تھام لیا اور دونوں ہال سے نکل کر لان میں آ گئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چاندنی رات میں ہلکی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ لان کے ایک کونے میں جا کر راحمیر رکا، پھر شاہانہ کی طرف مڑا،

"پتا ہے، جب آپ سب کے بیچ بیٹھی تھی، میں بس یہی سوچ رہا تھا کہ یہ لمحہ، یہ منظر، شاید میری زندگی کے سب سے قیمتی لمحوں میں سے ہے۔"

شاہانہ نے نظریں چرا کر کہا،

"آپ ہر وقت اتنی باتیں کیسے کر لیتے ہیں؟"

راحمیر نے مسکراتے ہوئے کہا،

"باتیں نہیں،،دل کی کیفیت ہے۔آپ میرے پاس ہوں، تو لفظ خود آجاتے ہیں۔"

Clubb of Quality Content

شاہانہ نے ہلکے سے کہا،

"پھر بھی،،اتنی تعریفیں نہ کیا کریں،عادت خراب ہو جائے گی۔"

راحمیر نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے آہستہ سے کہا،

"اگر یہ عادت ہے، تو مجھے عمر بھر آپ کو بگاڑنے میں مزہ آئے گا۔"

شاہانہ لمحہ بھر کے لیے ساکت ہو گئی، پھر آہستہ سے مسکرا دی۔ اس مسکراہٹ میں شرم بھی تھی، اور دل کی گہرائیوں سے اُٹھنے والا سکون بھی۔۔

دونوں ساتھ چل رہے تھے۔ ماحول میں ایک عجیب سا سکون بکھرا ہوا تھا۔ راحمیر نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا،

"میں نے کل چلے جانا ہے، اس لیے سوچا کچھ اور وقت کو خوبصورت بنا لوں۔"

شاہانہ نے تھوڑا جھجکتے ہوئے کہا،

"مجھے آپ سے ایک بات پوچھنی تھی۔"

Clubb of Quality Content

راحمیر نرمی سے بولا،

"پوچھیں۔"

شاہانہ نے سنجیدگی سے کہا،

"میں اردان بھائی کے کالج میں جاب کرنا چاہتی ہوں،، کر لوں کیا؟"

Clubb of Quality Content

راحمیر کے چہرے پر فوراً مسکراہٹ آ گئی،

"بالکل کر سکتی ہیں۔"

شاہانہ نے شکر گزاری سے کہا،

"شکریہ، آپ ہمیشہ میری بات کی عزت کرتے ہیں۔"

راحمیر کی آنکھوں میں نرمی اور لہجے میں محبت تھی،

"آپ میری شریکِ حیات ہیں، میری زندگی کا حصہ ہیں۔ عزت، احترام، مان، یہ سب آپ کا حق ہے۔ اور میں چاہتا ہوں آپ ہر وہ کام کریں جس سے آپ خوش رہیں۔"

یہ سنتے ہی شاہانہ نے پل بھر کو نظریں اٹھا کر راحمیر کو دیکھا۔ وہ واقعی بہت حسین لگ رہا تھا۔ مسکراتے لب، چمکتی آنکھیں، اور ماتھے سے پیچھے کیے ہوئے خوبصورت بال۔ کہنیوں تک مڑی بازوؤں کی لچک اور وہ پراعتماد انداز، ایک لمحے کو شاہانہ کو لگا جیسے ساری خوبصورتی اسی پل میں سمٹ آئی ہو۔

راحمیر نے اسے دیکھتے ہوئے شوخی سے کہا،

"کیا؟زیادہ پیارا لگ رہا ہوں آج؟"

شاہانہ چونک کر ہلکا سا مسکرا دی،

"جی،،وہ،،میں،،"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر نے شرارت سے کہا،

"آپ مجھے دیکھ رہی تھیں تو مجھے لگا شاید آج میں آپ کو اچھا لگ رہا ہوں،،پیارا لگ رہا ہوں۔"

شاہانہ نے ہنستے ہوئے کہا،

"آپ ویسے بھی بہت اچھے اور پیارے ہیں۔"

راحمیر نے مسکرا کر جواب دیا،

"بس ایسے ہی آپ مسکرا کر اپنی ہر بات مجھ سے کہہ سکتی ہیں۔ میں کبھی برا نہیں مانوں گا۔"

شاہانہ نے ہلکے سے کہا،

"اگر کبھی آپ نے برا مان لیا تو؟"

راحمیر نے اعتماد سے کہا،

"آپ بے فکر رہیں، ایسا کبھی نہیں ہو گا۔ میں بس چاہتا ہوں آپ خوش رہیں،، ہمیشہ میرے ساتھ۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر اس نے گھڑی کی طرف دیکھا اور بولا،

"چلیں، وقت بھی زیادہ ہو رہا ہے۔"

شاہانہ نے اثبات میں سر ہلایا،

"چلیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گاری میں بیٹھ کر وہ دونوں گھر کی طرف روانہ ہوئے۔ گیٹ پر پہنچ کر راحمیر نے گاڑی روکی اور نرمی سے کہا،

"اپنا بہت خیال رکھنا آپ۔"

شاہانہ نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا،

"آپ بھی۔"

پھر وہ گاڑی سے اتر گئی اور گھر کے اندر چلی گئی، جبکہ راحمیر نے اسے جاتے ہوئے ایک لمحے کو رک کر دیکھا، جیسے دل کہہ رہا ہو، کاش یہ لمحہ یہیں ٹھہر جائے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

۔۔۔۔۔۔

گھر کے اندر آ کر شاہانہ سیدھا اپنے کمرے میں گئی۔ دروازہ بند کر کے جیسے ہی اس نے اپنا حجاب اتارا، آئینے میں اپنی پرچھائی دیکھی تو لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

راحمیر کی نرم آواز، وہ پیار بھرا لہجہ، اور آنکھوں کی وہ چمک۔ سب پل بھر میں یاد آ گیا۔

"آپ میری شریکِ حیات ہیں،، آپ کا حق ہے عزت، احترام، مان۔"

یہ الفاظ اس کے دل میں جیسے بار بار گونج رہے تھے۔

وہ بیڈ کے کنارے بیٹھ گئی اور ہلکے سے اپنے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے سوچنے لگی،

کیا واقعی وہ مجھے اتنا چاہتے ہیں؟

ایک نرم سا احساس دل میں اترتا چلا گیا۔ ایک ایسا احساس جو سکون بھی دے رہا تھا اور دل کی دھڑکن بھی بڑھا رہا تھا۔

وہ خود کو ہلکی سی ڈانٹتی،

"شاہانہ،،پاگل ہو رہی ہو تم!"

لیکن پھر بھی ہونٹوں سے مسکراہٹ کم نہ ہوئی۔

کھڑکی سے آتی ٹھنڈی ہوا نے جیسے اس کے دل کے اندر کی خوشبو کو اور بھی بڑھا دیا۔وہ جانتی تھی کہ شاید یہ احساس ہمیشہ کے لیے ہے،،اور شاید یہ شخص واقعی اس کی زندگی کی سب سے بڑی دعا کا جواب ہے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر گھر پہنچا تو سب سے پہلے کمرے کا دروازہ بند کیا۔ جوتے اتار کر صوفے پر نیم دراز ہوا،مگر سکون جیسے اس کے چہرے پر ہی لکھا تھا۔

وہ آنکھیں بند کر کے لمحہ بھر پہلے کا منظر یاد کرنے لگا۔شاہانہ کی جھکی نظریں،وہ ہلکی سی مسکراہٹ،اور بات کرتے وقت اس کے لہجے کی نرمی۔

کاش یہ وقت بس تھم جاتا،،اس نے دل ہی دل میں سوچا۔

اس کے ذہن میں بار بار شاہانہ کا چہرہ آرہا تھا،جب وہ ہیئر سیٹ کر رہی تھی اور آئینے میں دونوں کی نظریں ملیں تھیں۔

راحمیر کے لبوں پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ آگئی،جیسے کوئی قیمتی خزانہ یاد آگیا ہو۔

"وہ،،بس میرے لیے ہی بنی تھی،اللہ نے مجھے ان سے نواز دیا،"وہ آہستہ سے خود سے بولا۔

پھر دل ہی دل میں دعا کی،یا اللہ،انھیں ہمیشہ خوش رکھنا،،ان کی ہر مسکراہٹ میری دعا ہے۔

وہ بیڈ کے کنارے بیٹھ گیا، موبائل ہاتھ میں لیا مگر کوئی میسج کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔ بس وہ چاہتا تھا کہ یہ چاہت لفظوں سے نہیں، عمل سے جانی جائے۔

راحمیر نے آخری بار آنکھیں بند کیں، اور دل ہی دل میں ایک فیصلہ کر لیا۔

اب چاہے کچھ بھی ہو، یہ رشتہ ہمیشہ ایسے ہی محبت اور عزت سے نبھاؤں گا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ اپنے کمرے میں پرسکون انداز میں بیٹھی تھی، وہ بیڈ کے پاس رکھا گلدان خوشبو بکھیر رہا تھا۔

اچانک دروازے پر آہستہ سی ٹھک ٹھک ہوئی۔

"آجائیں"،شاہانہ نے نرمی سے کہا۔

دروازہ کھلا اور ملائکہ مسکراتی ہوئی اندر آئی۔اس کے چہرے پر ہمیشہ کی طرح وقار اور شفقت جھلک رہی تھی۔وہ آگے بڑھ کر شاہانہ کے قریب بیٹھی اور اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے بولی:

"ماشاءاللہ،ایسے ہی ہمیشہ خوش رہیں آپ۔"

شاہانہ نے نظریں جھکالیں،ہلکی سی مسکراہٹ اس کے لبوں پر آئی۔

"بھابی،،محرم کے رشتے میں سکون ہوتا ہے،"اس نے دھیرے سے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ملائکہ نے محبت بھری نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا اور بولی:

"ہاں شاہانہ، محرم اللہ کی سب سے بڑی عطا ہے۔ یہ رشتہ صرف نکاح کے کاغذ یا دنیاوی بندھن کا نام نہیں،، یہ ایک مضبوط قلعہ ہے جو عورت کو تحفظ دیتا ہے، عزت دیتا ہے، اور سب سے بڑھ کر سکون دیتا ہے۔"

شاہانہ غور سے سن رہی تھی، جیسے ہر لفظ اس کے دل میں اتر رہا ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ملائکہ نے بات جاری رکھی:

"دیکھو،، جب اللہ کسی عورت کو محرم دیتا ہے، تو گویا اسے ایک سایہ دے دیتا ہے جو ہر وقت اس کے اوپر چھایا رہتا ہے۔ محرم وہ ہے جو آپ کی کمزوریوں کو جان کر بھی آپ کو قبول کرتا ہے، خامیوں کو ڈھانپتا ہے اور آپ کی عزت کا محافظ بنتا ہے۔"

شاہانہ کے دل میں راحمیر کا خیال آیا،وہ لمحہ جب وہ اس کے بال سنوار رہا تھا،یا جب وہ اسے گرنے سے بچا کر سنبھالتا ہے۔اس کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی آ گئی مگر وہ مسکرا دی۔

ملائکہ نے اس کے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا:

"اور یاد رکھو،محرم صرف شوہر کا نام نہیں،،یہ وہ شخص ہے جس کے سامنے کسی بناوٹ کی ضرورت نہیں ہوتی۔آپ جیسی ہو ویسی ہی رہتی ہو،اور وہ آپ کو اسی طرح چاہتا ہے۔یہ رشتہ عورت کو عزت بھی دیتا ہے اور دعا بھی۔اور یہ اللہ کا خاص کرم ہے کہ اس نے آپ کو ایسا رشتہ عطا کیا ہے۔"

شاہانہ دھیرے سے بولی:

"واقعی بھابی،یہ اللہ کا کرم ہے۔"

ملائکہ مسکرا کر بولی:

"ہم اکثر دنیا کے شور میں بھول جاتے ہیں کہ اصل سکون کا ذریعہ یہ رشتہ ہے۔ جب کوئی آپ کو محرم بنا کر اپنی زندگی میں شامل کرتا ہے، تو وہ آپ کے لئے اپنی دعاوں میں جگہ دیتا ہے،اپنی کمائی میں حصہ دیتا ہے،اپنی نیند میں آپ کی فکر کرتا ہے،اور اپنی خوشیوں کا مرکز آپ کو بنالیتا ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کمرے میں خاموشی پھیل گئی،صرف دونوں کے دلوں کی دھڑکن سنائی دے رہی تھی۔باہر سے ہلکی سی ہوا آکر پردوں کو ہلانے لگی،جیسے وہ بھی اس بات کی گواہی دے رہی ہو کہ محرم واقعی اللہ کی عطا ہے۔

شاہانہ نے آہستہ سے کہا:

"اللہ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے یہ نعمت دی۔"

ملائکہ نے نرمی سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور دعا دی:

"اللہ آپ کا یہ سایہ ہمیشہ قائم رکھے، اور آپ کے دلوں میں محبت اور عزت کبھی کم نہ ہو۔"

Clubb of Quality Content

ملائکہ کی دعا سن کر شاہانہ کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔ اس نے ہلکی سی شرارت سے نظریں اٹھا کر کہا:

"اچھا بھابی،، اب آپ بتائیں، زاویار بھائی کیسے ہیں آپ کے ساتھ؟"

ملائکہ ہلکا سا شرما گئی،اس کی پلکیں جھک گئیں اور ہونٹوں پر نرمی سے مسکراہٹ آ گئی۔

"وہ،،بہت اچھے ہیں،"اس نے آہستہ آواز میں کہا۔

پھر جیسے دل کی گہرائی سے بات نکلنے لگی،"بہت خیال رکھتے ہیں میرا،،میری ہر چھوٹی بڑی بات یاد رکھتے ہیں۔دل کے بھی بہت اچھے ہیں،،اور سب سے بڑھ کر یہ کہ میری عزت کرنا جانتے ہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ پیار سے سن رہی تھی،اس کی آنکھوں میں خوشی جھلکنے لگی۔

"ماشاءاللہ،،آپ بھی بہت اچھی ہیں بھابی،"اس نے دل سے کہا،"میری زندگی کا نور ہیں آپ۔"

ملائکہ نے ہلکی سی ہنسی کے ساتھ شاہانہ کا ہاتھ تھام لیا اور کہا:

"اور آپ،، آپ میرے دل کا سکون ہو شاہانہ۔"

کمرے میں تھوڑی دیر تک دونوں چپ چاپ ایک دوسرے کے ہاتھ تھامے بیٹھی رہیں۔

پھر شاہانہ نے ہلکی سی ہنسی دباتے ہوئے کہا:

"ویسے بھابی،، آپ نے تو زاویار بھائی کی تعریفوں کے پل باندھ دیے، لیکن یہ بھی بتائیں کبھی ڈانٹتے نہیں؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ملائکہ نے مصنوعی ناراضگی کے انداز میں کہا:

"ہاں ہاں،ڈانٹتے ہیں،، جب میں وقت پر کھانا نہ کھاؤں یا فون کاٹ دوں تو فوراً میسج آجاتا ہے،'بیوی! یہ کیا حرکت ہے؟""

شاہانہ کی ہنسی چھوٹ گئی،"اچھاا!مطلب محبت میں ڈانٹنا بھی شامل ہے؟"

ملائکہ بھی ہنس پڑی،"ہاں،،اصل میں یہ ڈانٹ محبت کی ہوتی ہے،ناراضگی کی نہیں۔"

شاہانہ نے شوخی سے کہا،"محبت کی ڈانٹ تو اچھی بھی لگتی ہو گی۔"

ملائکہ نے مسکرا کر سر ہلایا،"بلکل اچھی لگتی ہے۔"

نوولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر کچھ لمحے رُک کر ملائکہ نے نرمی سے کہا،"ویسے شاہانہ،،راحمیر بھائی بہت اچھے انسان ہیں،وہ آپ کے لیے بہترین ثابت ہوں گے۔آپ کی مسکراہٹ،آپ کا مان،،سب سنبھال لیں گے۔"

شاہانہ نے نظریں جھکا کر ہلکی سی مسکراہٹ دی، جیسے دل نے خاموشی سے اس بات کو قبول کر لیا ہو۔۔۔

اچانک ملائکہ کو کچھ یاد آیا اور وہ چونک کر بولی، "ارے! میں تو وہ بات کہنا ہی بھول گئی جس کے لیے آئی تھی، میری کزن کی شادی آگے ہو گئی ہے، تو آپ کالج پہلے جوائن کر سکتی ہو۔ اپنے خواب پورے کرو۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ کی آنکھوں میں چمک آ گئی، "جی بھابی، میں کل سے جاؤں گی۔"

صبح کا وقت تھا، کالج کا پہلا دن،، شاہانہ، فریشہ اور عنابیہ تینوں ہی ہلکی سی گھبراہٹ اور جوش کے ساتھ اسٹاف روم سے سیدھا پرنسپل آفس کی طرف بڑھیں۔ وہاں اردان اپنی فائلز میں مصروف بیٹھا تھا۔ جیسے ہی اس نے تینوں کو دیکھا، مسکرا کر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"مجھے امید ہے،" اردان نے پُر اعتماد لہجے میں کہا، "آپ تینوں اس سسٹم کو بہت اچھے طریقے سے سنبھالیں گی۔ آخر ایک تو میری زوجہ محترمہ ہیں اور آپ دونوں میری بھابیاں،، ہمیں مل کر اس ادارے کو مزید بہتر بنانا ہے۔"

شاہانہ اور عنابیہ نے فوراً ادب سے کہا، "بلکل بھائی، ہم اپنی پوری کوشش کریں گی۔"

فریشہ نے بھی مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا۔

اردان نے ذرا سنجیدہ ہو کر کہا،"ایک بات یاد رکھیں،،اس کالج میں میل ٹیچرز بھی ہیں، تو آپ جس طرح پردے اور نقاب میں رہتی ہیں،ویسے ہی رہنا ہے۔"

تینوں نے بیک وقت "جی" کہا۔

اردان نے کرسی کی پشت سے فائل اٹھائی اور بولا،"آئیں،میں آپ کو سارے بچوں سے ملواتا ہوں۔ابھی سارے ہال میں جمع ہیں۔"

وہ تینوں اس کے پیچھے چل پڑیں۔راہداری میں چلتے ہوئے قدموں کی آواز گونج رہی تھی، اور دل میں پہلا دن ہونے کی ہلکی سی گھبراہٹ بھی۔۔۔

ہال میں جیسے ہی اردان اور باقی سب داخل ہوئے، تمام موجود اساتذہ احترام میں اپنی نشستوں سے کھڑے ہو گئے۔ بچے بھی اپنی جگہوں پر خاموش اور متوجہ بیٹھے تھے، جیسے منتظر ہوں کہ آج پرنسپل کیا اعلان کرنے والے ہیں۔

اردان نے مائیک سنبھالتے ہوئے گرمجوشی سے کہا:

"السلام علیکم سب کو، آج ہمارے کالج میں نئی ٹیچرز نے ہمیں جوائن کیا ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس نے پہلے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ ہاتھ کے اشارے سے فریشہ کی طرف دیکھا،

"یہ ہیں میری زوجہ محترمہ۔"

پھر فریشہ کی طرف رخ کرتے ہوئے کہا،

"مسز فریشہ اردان،،"

یہ کہہ کر وہ ہلکا سا مسکرایا اور سب کے تاثرات دیکھنے لگا۔ پھر آگے بڑھتے ہوئے بولا:

"اور یہ دونوں میری بھابیاں ہیں، مس شاہانہ اور مس عنابیہ۔"

بچوں نے بیک آواز "السلام علیکم" کہا اور نئی ٹیچرز کو خوش آمدید کہا۔

Clubb of Quality Content

اسی دوران ہال کے ایک کونے میں کھڑی اقراء نے اپنی دوست منال کو کہنی مارتے ہوئے آہستہ سے کہا:

"،سر اردان کی بیوی کو دیکھو،،بالکل ان جیسی ہے، پوری وقار اور اعتماد کی جھلک ہے ان میں۔"

منال نے سر ہلاتے ہوئے کہا:

"بالکل صحیح کہا،ویسے بھی سر اتنے قابلِ احترام ہیں کہ ان کا ہمسفر بھی ایسا ہی ہونا چاہیے تھا۔"

پھر دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرا دیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اردان نے بات مکمل کرتے ہوئے کہا:

"چلیں اب سب اپنی کلاسز کی طرف جائیں،اور نئی ٹیچرز بھی اپنی ذمہ داریاں سنبھال لیں۔"

طلبہ آہستہ آہستہ ہال سے نکلنے لگے۔ٹیچرز بھی اپنی اپنی سمت چل پڑے۔اردان چند لمحے وہیں رکا،پھر سکون سے اپنے دفتر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔

شاہانہ اپنی فائل ہاتھ میں تھامے آہستہ آہستہ کلاس روم کی طرف جا رہی تھی۔ دل میں ہلکی سی گھبراہٹ تھی، لیکن چہرے پر اعتماد کی ہلکی سی مسکراہٹ قائم تھی۔ دروازہ کھولتے ہی سارے طلبہ احترام سے کھڑے ہو گئے۔

"السلام علیکم" شاہانہ نے نرمی سے کہا۔

"وعلیکم السلام، میم" سب نے یک آواز جواب دیا۔

وہ ڈیسک کے قریب آ کر کھڑی ہو گئی اور فائل میز پر رکھتے ہوئے بولی:

"تو،، آج سے ہم ایک نئے سفر کا آغاز کر رہے ہیں۔ میں چاہتی ہوں کہ یہ کلاس صرف پڑھائی کا نہیں بلکہ ایک دوسرے سے سیکھنے کا بھی ذریعہ بنے۔"

طلبہ خاموشی سے سن رہے تھے۔

پہلی صف میں بیٹھی اقراء اور منال ایک دوسرے کو دیکھ کر دھیرے سے مسکرائیں۔

منال نے سرگوشی میں کہا:

"یقین کرو، میم شاہانہ کی بات کرنے کا انداز بھی سراردان جیسا پُرسکون ہے۔"

اقراء نے ہنستے ہوئے کہا:

"ہاں، لگتا ہے اس کلاس کا ماحول بہت اچھا رہنے والا ہے۔"

شاہانہ نے سبق شروع کیا، لیکن ساتھ ساتھ طلبہ سے سوالات بھی کرتی رہیں تاکہ وہ سب شامل رہیں۔ ایک موقع پر جب ایک طالبہ نے صحیح جواب دیا تو شاہانہ نے خوش ہو کر کہا:

"واہ! بالکل درست،، مجھے امید ہے آپ سب بھی اسی طرح دلچسپی لیں گے۔"

لیکچر کے آخر میں اس نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا:

"اور یاد رکھیں، آپ سب میرے لیے صرف طلبہ نہیں بلکہ اس سفر کے ساتھی ہیں۔ ہم ایک دوسرے کو بہتر بنانے کی کوشش کریں گے۔"

کلاس ختم ہوئی تو کئی طلبہ اس کے پاس آ کر تعارف کرنے لگے، اور سب کے چہروں پر اطمینان اور خوشی جھلک رہی تھی۔ شاہانہ نے دل ہی دل میں شکر ادا کیا کہ پہلا دن اتنا اچھا گزرا۔

فریشہ اپنی کلاس میں داخل ہوئی۔ جیسے ہی اس نے قدم رکھا، طلبہ احترام سے کھڑے ہو گئے۔

"السلام علیکم، بچوں،" فریشہ نے نرم لہجے میں کہا۔

"وعلیکم السلام، میم!" سب نے جواب دیا۔

فریشہ نے مسکرا کر کہا،

"آج پہلا دن ہے، تو میں چاہتی ہوں ہم سب پہلے ایک دوسرے سے تعارف کریں۔ تاکہ ہم ایک دوسرے کو بہتر جان سکیں۔"

طلبہ باری باری اپنا نام اور پسندیدہ مضمون بتانے لگے۔ فریشہ دلچسپی سے سنتی اور کبھی کبھی خوش ہو کر کہتی،

"واہ،یہ تو بہت اچھی بات ہے۔"یا"زبردست،یہی جذبہ چاہیے۔"

اسی دوران کلاس میں پیچھے بیٹھی ایک شرمیلی سی طالبہ نے جب اپنی آواز دھیمی کر لی، تو فریشہ نے محبت سے کہا:

"ذرا بلند آواز میں،تاکہ سب سن سکیں۔آپ کا بھی حق ہے کہ سب آپ کو سنیں۔"

کلاس کے باقی طلبہ نے بھی حوصلہ افزائی کی اور ماحول خوشگوار ہو گیا۔

Clubb of Quality Content

دوسری طرف عنابیہ اپنی کلاس میں تھی۔وہ پڑھانے کے معاملے میں پورا اعتماد رکھتی تھی۔

"بچوں،یہ مضمون مشکل ضرور ہے،لیکن ہم اسے آسان طریقے سے سیکھیں گے۔اور ہاں ،،یہاں سوال پوچھنا منع نہیں،بلکہ لازم ہے۔"

طلبہ کے چہروں پر خوشی آ گئی۔

ایک طالب علم نے ہنستے ہوئے کہا:

"میم، اگر زیادہ سوال کر لیے تو ناراض تو نہیں ہوں گی؟"

عنابیہ نے مسکرا کر جواب دیا:

"بلکل نہیں،، سوال کرنے والا ہی اصل میں سیکھتا ہے۔"

Clubb of Quality Content

دن کے اختتام پر تینوں۔ شاہانہ، فریشہ، اور عنابیہ۔ اسٹاف روم میں ملیں۔ تینوں کے چہروں پر خوشی اور اطمینان تھا۔

شاہانہ نے کہا:

"پہلا دن اتنا اچھا گزرے گا، یہ سوچا نہیں تھا۔"

فریشہ نے ہنستے ہوئے کہا:

"لگتا ہے یہ کالج واقعی ہمارا سکون بن جائے گا۔"

عنابیہ نے اثبات میں سر ہلایا،"ہاں،اور سب سے بڑھ کر یہ کہ یہاں عزت اور سکون ہے۔"

دور کھڑے اردان نے ان تینوں کو دیکھا اور دل ہی دل میں خوش ہوا کہ اس نے صحیح لوگوں کو اپنی ٹیم میں شامل کیا ہے۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

۔۔۔۔۔

کالج کے دن سکون اور خوشی کے ساتھ گزرنے لگے۔ ہر کلاس میں طلبہ اپنے اساتذہ کا احترام کرتے اور دل لگا کر پڑھائی کرتے۔

اس دن بھی شاہانہ اپنی کلاس میں داخل ہوئی، سلام کیا تو سب نے بلند آواز میں جواب دیا۔

وہ مسکرا کر کہتی،

"چلیں، آج کا سبق شروع کرنے سے پہلے کوئی کچھ پوچھنا چاہتا ہے؟"

پہلی ہی قطار میں بیٹھی منال نے ہاتھ اٹھا دیا۔

"میم، ایک بات پوچھوں آپ سے؟"

شاہانہ نے نرمی سے کہا، "جی بالکل، پوچھو۔"

منال نے ہلکی سی جھجک کے ساتھ کہا،

"آپ کا یہ حجاب،، آپ کے لیے کیا ہے؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ کے لبوں پر مسکراہٹ آ گئی۔ اس نے نرم لہجے میں جواب دیا،

"حجاب،، میرے لیے میرا تاج ہے۔ یہ میرا وقار ہے، میری پہچان ہے۔ جیسے بادشاہ کے سر پر تاج ہوتا ہے، ویسے ہی میرے لیے حجاب میرے سر کا فخر ہے۔"

کلاس میں ایک لمحے کے لیے خاموشی چھا گئی، پھر لڑکی نے دوسرا سوال کر ڈالا،

"میم، کیا یہ مشکل نہیں ہوتا روز حجاب لینا؟"

شاہانہ نے پر اعتماد لہجے میں کہا،

"مشکل تو تب ہوتا ہے جب ہم کسی چیز کو بوجھ سمجھیں۔ میں تو اسے اپنی خوشی سمجھتی ہوں، تو پھر مشکل کیسا؟"

طلبہ نے مسکرا کر کہا،"اور آپ کو لگتا ہے کہ حجاب سے آپ کی خوبصورتی چھپ جاتی ہے؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

شاہانہ نے ہلکی سی ہنسی کے ساتھ جواب دیا،

"نہیں،،اصل خوبصورتی تو پردے میں ہے۔یہ ہماری آنکھوں اور دل کی حفاظت کرتا ہے، اور جو چیز چھپی ہو،وہ اور قیمتی لگتی ہے۔"

چوتھا سوال آیا،

"میم، کبھی ایسا لگا کہ لوگ مذاق اڑائیں گے؟"

شاہانہ نے نرمی سے کہا،

"ہاں، کبھی کبھی،، لیکن جب آپ کو یقین ہو کہ آپ اللہ کے حکم پر ہیں، تو پھر دنیا کی باتیں چھو بھی نہیں سکتیں۔۔

اسی وقت پیچھے سے ایک اور لڑکی،،نے بھی سوال کر دیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میم، حجاب لینے سے آپ کو لگتا ہے کہ آزادی کم ہو جاتی ہے؟"

شاہانہ نرمی سے جواب دیتی ہے، "آزادی تو دل کی ہوتی ہے، کپڑوں کی نہیں۔ میرا حجاب میری عزت کی حفاظت کرتا ہے، یہ قید نہیں، یہ ڈھال ہے۔"

طلبہ نے ایک اور سوال کر دیا، شرارت سے: "میم، اگر کبھی آپ کو حجاب کے بغیر باہر جانا پڑے تو کیسا لگتا ہے؟"

شاہانہ نے سنجیدگی سے کہا: "ایسا لگتا ہے جیسے اپنا قیمتی زیور کھلا چھوڑ دیا ہو، جیسے حفاظت کی دیوار گر گئی ہو۔"

اقراء نے آہستہ سے کہا: "میم، کبھی حجاب کی وجہ سے آپ کو کوئی خاص عزت ملی ہو؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

شاہانہ نے نرم لہجے میں بتایا: "جی، کئی بار۔ لوگ سلام میں پہل کرتے ہیں، اعتماد سے بات کرتے ہیں، اور آپ کو اس نظر سے دیکھتے ہیں جس میں احترام ہوتا ہے، نہ کہ نیت کا فتور۔"

اگلا سوال منال نے مسکراتے ہوئے کیا،

"میم، میں اور کچھ اور لڑکیاں حجاب کرتی ہیں،، کیا آپ چاہیں گی کہ باقی سب بھی حجاب لینا شروع کر دیں؟"

شاہانہ کی آنکھوں میں چمک آ گئی،

"میں چاہوں گی کہ آپ سب وہ لباس اختیار کرو جو آپ کو عزت، سکون اور اللہ کا قرب دے۔ اگر حجاب آپ کے لیے وہ ذریعہ بن سکتا ہے تو کیوں نہیں؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کلاس میں بیٹھے کئی طلبہ خاموشی سے سن رہے تھے۔ کچھ کے چہروں پر سوچنے والے تاثرات تھے،اور کچھ کے دل میں ایک نیا جذبہ جاگ رہا تھا۔۔۔۔

فریشہ آہستہ آہستہ اردان کے آفس میں داخل ہوئی،دروازے پر ہلکی سی دستک دی اور مسکراتے ہوئے بولی،

"شوہر محترم، آپ ذرا ساریسٹ کر لیں،، صبح سے مسلسل کام کر رہے ہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اردان نے فائل بند کی اور نرمی سے فریشہ کو دیکھا، آنکھوں میں ہلکی سی شرارت اور محبت اتر آئی،

"آپ کو دیکھنے سے ہی ساری تھکن ختم ہونے لگتی ہے،زوجہ محترمہ،، شکریہ آپ کے یہاں آنے کا۔"

فریشہ بھی مسکرا دی،"تو پھر یہ پانی پی لیجیے، تھکن اور بھی کم ہو جائے گی۔"

وہ قریب آ کر گلاس اس کے ہاتھ میں تھما دیتی ہے۔

اسی لمحے فریشہ کے فون کی بیل بجتی ہے۔اس نے کال ریسیو کی تو دوسری طرف رائل کی آواز تھی،

"بٹر فلائی،اسٹاف روم میں آجاؤ،ایک ضروری بات کرنی ہے۔"

فریشہ نے مختصر جواب دیا،"جی ابھی آتی ہوں۔"

ناولز کلب
Clubbers Literary Society

اسٹاف روم میں چند لمحوں سے ہلکی ہلکی باتیں چل رہی تھیں کہ شاہانہ اور عنابیہ نے کینٹین سے گول گپے منگوائے۔ میز پر رکھی پلیٹ سے خوشبو پھیل گئی۔

کچھ دیر بعد فریشہ اندر آتی ہے، گول گپے دیکھتے ہی خوشی سے آواز نکالتی ہے،

"ہائے ے ے ے،، گول گپے۔"

وہ جلدی سے کرسی کھینچ کر بیٹھ جاتی ہے، جیسے برسوں سے انتظار کر رہی ہو۔

Clubb of Quality Content

شاہانہ نے چمکتی آنکھوں سے کہا،"اللہ اللہ،، بڑ فلائی آرام سے، ذرا سانس تو لے لو۔"

عنابیہ نے ہنستے ہوئے کہا،"ارے کون کہے گا ہمیں دیکھ کر کہ ہم سمجھدار ہو گئی ہیں؟ جب ہم تینوں ساتھ ہوتی ہیں نا تو بلکل بچیاں بن جاتی ہیں۔"

شاہانہ نے مسکرا کر جواب دیا،"بس یہی تو ہے دوستی،، گیٹ آف ہیون،،جہاں بغیر کسی جھجک کے،سکون سے اور بغیر کسی فلٹر کے رہ سکتے ہیں۔"

فریشہ نے ایک گول گپہ اٹھاتے ہوئے کہا،"آپ دونوں باتیں کرتی رہو،باقی سب میں کھا جاؤں گی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تینوں کے قہقہے کمرے میں گونج گئے،اور پھر وہ مزے سے گول گپے کھانے میں مصروف ہو گئیں،جیسے دنیا میں اس وقت صرف یہی لمحہ سب سے قیمتی ہو۔۔۔

رات کا وقت تھا۔ سرد ہوا کے جھونکے کھڑکی کے پردوں کو ہلکے ہلکے جھول رہے تھے۔ کمرے میں ہلکی سی مدھم روشنی جل رہی تھی اور شاہانہ اپنے بیڈ کے پاس بیٹھ کر کتابیں ترتیب دے رہی تھی۔ باہر کہیں دور سے ٹریفک کی آواز آ رہی تھی، موسم میں ایک عجیب سی خاموش خوبصورتی تھی۔

اسی لمحے، اس کا موبائل فون بج اٹھا۔ اسکرین پر "راحمیر" کا نام جگمگا رہا تھا۔ دل میں ایک ہلکی سی خوشی اور لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔ اس نے فوراً فون اٹھایا اور نرمی سے سلام کیا۔

"آپ نے بڑی دیر سے کال کی آج،،"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

راحمیر کے لہجے میں ہلکی سی شرارت تھی،"تو کیا،، آپ میرا انتظار کر رہی تھیں؟"

شاہانہ ذرا سا جھجکی،"وہ،، نہیں، بس، سوچ رہی تھی کہ آپ کی کال کیوں نہیں آئی۔" پھر فوراً بات بدلتے ہوئے پوچھا،"آنٹی کی طبیعت کیسی ہے؟"

راحمیر کی آواز سنجیدہ ہو گئی،"امی کو بخار تھا، اسی لیے آپ کو دیر سے کال کی۔ ان کے ساتھ ہی تھا۔"

شاہانہ کے چہرے پر فکر مندی آ گئی،"اوہ،، کیا وہ اب ٹھیک ہیں؟ آپ پلیز ان سے بات کروا دیں۔"

Clubb of Quality Content

راحمیر ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا،"اچھا،رکیے،،ابھی بات کروادیتا ہوں۔"

راحمیر اپنی امی کے کمرے میں آیا،جہاں ماہین بھی بیٹھی تھی۔اس نے فون آگے بڑھاتے ہوئے کہا،"امی،لیجیے،،اپنی بہو سے بات کریں۔"

امی نے نرمی سے فون لیا،اور ماہین نے فوراً اسپیکر آن کر دیا۔

"السلام علیکم،بیٹا۔"

شاہانہ نے ادب سے جواب دیا،"وعلیکم السلام،آنٹی۔کیسی طبیعت ہے آپ کی؟"

راحمیر کی امی نے دھیرے سے کہا،"اللہ کا شکر ہے،بیٹا۔تم سناؤ،کیسی ہو؟"

شاہانہ نے مسکرا کر کہا،"میں بالکل ٹھیک ہوں۔اور ماہین،، کیسی ہے؟"

ماہین نے شوخی سے کہا،"میں بھی ٹھیک ہوں، بھابھی۔"

شاہانہ مسکرائی اور دعا دی،"اللہ آپ کو اچھی صحت دے، آنٹی۔"

Clubb of Quality Content

راحمیر کی امی کے لہجے میں پیار گھل آیا،"آمین،، تم نے دعا دے دی تو اب تو میں بالکل ٹھیک ہو جاؤں گی، بیٹا۔"

کچھ لمحے کی خاموشی کے بعد شاہانہ نے تجسس سے پوچھا،"آنٹی،، کیا آپ نے کبھی اپنی زندگی میں کوئی معجزہ دیکھا ہے؟"

یہ سن کر راحمیر کی امی نے آہستہ سے اپنے بیٹے کی طرف دیکھا۔ آنکھوں میں ایک چمک اور ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آگئی۔ راحمیر بھی مسکرادیا،اور ماہین کی نظریں بھی بھائی اور ماں کے چہرے پر رک گئیں۔ وہ بھی مسکرادی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ دوبارہ بولی،"آنٹی،، آپ سن رہی ہیں نا؟"

"اسے کیا معلوم،وہ جس معجزے کا پوچھ رہی تھی،وہ خود ہی کسی کی دعا کے قبول ہونے کا معجزہ تھی۔"

راحمیر کی امی نے دھیرے سے کہا،"ہاں بیٹا،دیکھا ہے۔اور بہت جلد تمہیں بھی پتا چل جائے گا۔"

شاہانہ کے چہرے پر ہلکی سی حیرت اور معصوم تجسس جھلکنے لگا،"میں انتظار میں رہوں گی، آنٹی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر کی امی نے فون بیٹے کی طرف بڑھا دیا۔

راحمیر فون کان سے لگائے لگائے کمرے سے باہر قدم رکھا۔بالکنی کی طرف آیا۔سرد ہوا اس کے چہرے کو چھو کر گزری،اور آسمان پر چاند بادلوں کے بیچ سے جھانک رہا تھا۔

راحمیر کے لہجے میں ایک نرمی اور شرارت گھل گئی،"تو،، کوئین آئیز،، میرا دل چاہ رہا ہے کہ ابھی آپ کے پاس آجاؤں۔"

شاہانہ کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آگئی،"بہاولپور سے خان پور،، کافی دور ہے،جناب۔"

راحمیر کے چہرے پر ایک گہری مسکراہٹ ابھری،"یہ فاصلے بھی مٹا سکتا ہوں،، اگر آپ چاہیں تو۔"

شاہانہ نے ذرا سا جھکتے ہوئے کہا،"تو پھر اپنے دل کی سن لیجیے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

راحمیر جیسے ایک پل کے لیے رک گیا،"یعنی،، آپ بھی چاہتی ہیں کہ میں آپ سے ملنے آؤں؟"

شاہانہ نے نظریں جھکاتے ہوئے،سانس کے ساتھ دھیرے سے کہا،"شاید،،ہاں۔ محرم ہیں آپ، تو کہہ سکتی ہوں نا یہ سب؟۔"

اس کے لہجے میں ایک مان،ایک التجا،اور ایک معصوم خواہش تھی۔یہ جملہ صرف الفاظ نہیں تھا،یہ دل کی گہرائی سے نکلی دعا تھی جو سیدھی راحمیر سلطان کے دل پر جا لگی۔

راحمیر نے دھیرے سے کہا،"آپ ہی کہہ سکتی ہیں یہ سب۔"

دونوں کے لبوں پر ایک ساتھ مسکراہٹ آ گئی۔ لمحہ چھوٹا سا تھا مگر دلوں میں ہمیشہ کے لیے نقش ہو گیا۔

کال کٹ چکی تھی۔

شاہانہ نے چند لمحے فون کو دیکھتے ہوئے سانس بھری۔ اس کا ذہن خود بخود واپس جا پہنچا راحمیر کی امی کی بات پر،

"بیٹا، دیکھا ہے معجزہ،، اور بہت جلد تمہیں بھی پتا چل جائے گا۔"

شاہانہ کے دل میں سوال گونجتا رہا،

کون سا معجزہ؟

میں بھی چاہتی ہوں وہ معجزہ دیکھنا۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

باہر ہوا چلتی رہی، اور شاہانہ اپنے دل کے اندر ایک عجیب سی خوشبو محسوس کرتی رہی۔ جیسے دعا پوری ہونے کا وقت قریب آ گیا ہو۔۔۔۔۔

کال ختم ہوتے ہی راحمیر نے فون جیب میں رکھا اور صحن میں آ گیا۔ ٹھنڈی ہوا ہلکی سی کانپ پیدا کر رہی تھی، مگر اس کے دل میں ایک عجیب سی حرارت تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس نے آسمان کی طرف دیکھا، چاند سفید روشنی بکھیر رہا تھا، جیسے خاموشی سے اس کے دل کی بات سن رہا ہو۔

راحمیر کے ہونٹوں پر ایک دھیمی سی مسکراہٹ آ گئی، "فاصلہ، چاہے بہاولپور کا ہو یا خان پور کا، مٹ ہی جائے گا۔"

اس نے خود سے آہستہ آواز میں کہا، "کورین آئیز، آپ نے کہہ دیا نا، کہ شاید ہاں، بس اب یہ 'شاید' کو یقین میں بدلنا میرا کام ہے۔"

راحمیر کے دل میں ایک عزم، ایک خوشی، اور ایک عجیب سا سکون آ گیا۔

دور کہیں شور گونجا، ہوا کے ساتھ درختوں کی شاخیں ہلیں، مگر راحمیر کو لگا جیسے یہ سب اس کے عزم کا جواب دے رہے ہوں۔

چند لمحے بعد وہ کمرے کی طرف پلٹا، مگر دل میں ایک فیصلہ پکا کر کہ،،ان کی شاید کو یقین میں بدلنا ہے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

صبح کا منظر جادو سا بکھیر رہا تھا۔

باریک بوندیں آہستہ آہستہ زمین کو چھو رہی تھیں، اور ٹھنڈی ہوا اپنے ساتھ وہ مخصوص سردیوں کی خوشبو لے کر چل رہی تھی جو دل کو بے اختیار خوش کر دیتی ہے۔ درختوں کے پتے بارش کی نمی سے چمک رہے تھے، جیسے کسی نے ان پر موتیوں کا ہلکا سا چھڑکاؤ کر دیا ہو۔

کالج کے احاطے میں بارش کی ٹپ ٹپ اور دور کہیں چڑیوں کی چہچہاہٹ ایک الگ ہی سکون پیدا کر رہی تھی۔

کلاسز کے وقفے میں شاہانہ، فریشہ اور عنابیہ کینٹین کے قریب ایک بنچ پر بیٹھی گرم چائے کے کپ ہاتھوں میں تھامے باتوں میں مصروف تھیں۔

شاہانہ نے مسکرا کر کہا،

"آپ دونوں واقعی بہت خوش قسمت ہیں، گھروں کا ساتھ ہونا کمال بات ہے۔"

عنابیہ نے فوراً کہا،

"ہاں رائل، یہ واقعی کمال ہے۔ ہم اکثر جب بور ہوتے ہیں تو ایک ساتھ وقت گزار لیتے ہیں۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

فریشہ نے بات آگے بڑھائی،

"بالکل،،اور دوستی کا احساس بھی زندہ رہتا ہے،ساتھ ہی ایک خوشگوار سا سکون ملتا ہے۔"

پھر فریشہ نے شرارت سے کہا،

"لیکن رائل، آپ تو ہم سے دور ہو جائیں گی شادی کے بعد۔"

Clubb of Quality Content

عنابیہ نے بھی چھیڑتے ہوئے کہا،

"ہاں رائل،،اتنا اااادوررر!"

شاہانہ ایک پل کو سوچ میں گم ہو گئی، جیسے ذہن میں کہیں بہاولپور اور خان پور کے بیچ کا فاصلہ کھینچ گیا ہو۔

فریشہ نے اس کی کیفیت بھانپ کر کہا،

"لیکن فکر نہ کریں رائل،،راحمیر بھائی کو آپ جب بھی کہیں گی،وہ آپ کو لے کر آجائیں گے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عنابیہ نے خوشی سے کہا،

"اور آپ کو پتہ ہے؟وہ ورلڈ ٹور بھی کرتے رہتے ہیں۔"

فریشہ نے مزید بتایا،

"ہاں، زیادہ تر ترکی جاتے ہیں۔ انہیں ترکی بہت پسند ہے۔"

پھر ہنستے ہوئے عنابیہ کی طرف اشارہ کیا،

"اور ہماری رائل کو بھی تو ترکی اچھا لگتا ہے۔"

دونوں نے شاہانہ کو شرارت سے چھیڑا، تو شاہانہ نے بھی ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا،

"بس پہنچ ہی نہ جاؤں میں ترکی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر ہنستے ہوئے بولی،

"چلو، اپنے اپنے لیکچر لو، ٹائم ہو گیا ہے۔"

تینوں ایک ساتھ اٹھیں،اور ہنستے ہوئے کلاس روم کی طرف چل پڑیں،بارش کی بوندیں اب بھی ان کے گرد ہلکی ہلکی رقص کر رہی تھیں۔۔۔۔

چھٹی کا وقت ہو چکا تھا،لیکن موسم کی ٹھنڈی ہوا اور ہلکی بارش نے دل کو گھر جانے کے بجائے مزید رکنے پر مجبور کر دیا تھا۔

کلاس سے نکلتے ہی فریشہ نے شاہانہ کو بازو سے پکڑا اور شرارت سے بولی،

"گھر نہیں جانا ابھی رائل،، آج ہم ساتھ بیٹھ کر گپ شپ کریں گے۔"

عنابیہ نے فوراً ہاں میں ہاں ملائی،

"ہاں رائل، میسج کر دو ملائکہ بھابی کو،اَفنان بھی آ رہے ہیں تو آج سب مل بیٹھتے ہیں۔"

شاہانہ نے ذرا سا سوچ کر مسکرا دیا،

"اچھا، کر دیتی ہوں میسج۔"

اس نے بیگ سے موبائل نکالا اور جلدی سے میسج ٹائپ کرنے لگی، جبکہ فریشہ اور عنابیہ آپس میں بیٹھنے کی جگہ ڈھونڈ رہی تھیں۔ بارش کی بوندیں شیڈ کے کناروں سے ٹپک رہی تھیں اور وہ تینوں ایک ہی چھت کے نیچے بیٹھنے کے لیے جگہ بنا رہی تھیں، جیسے چھٹی کے بعد کا یہ لمحہ آج ایک خاص محفل میں بدلنے والا ہو۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آخر میں سب نے طے کیا کہ اسٹاف روم ہی سب سے بہتر جگہ ہے، جہاں نرم صوفے آرام دہ انداز میں رکھے گئے تھے۔ موسم کی ٹھنڈک اور بارش کی خوشبو کے ساتھ، دستر خوان پر گرما گرم پکوڑے، چٹ پٹے گول گپے، خوشبو سے لبریز بریانی اور بھاپ اڑاتی چائے منگوا لی گئی۔

فریشہ،شاہانہ اور عنابیہ پہلے ہی باتوں اور ہنسی مذاق میں گم تھیں، کہ اتنے میں دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔ سب کی نظریں اُدھر اُٹھیں۔ دروازہ کھلا اور اندر اردان اور افنان داخل ہوئے، مسکراتے ہوئے سب کو سلام کیا۔

اردان آہستہ سے آکر فریشہ کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گیا،اور افنان نے بلا جھجک عنابیہ کے پاس جگہ سنبھال لی۔ شاہانہ ایک طرف بیٹھی خاموشی سے اُن سب کو دیکھ رہی تھی۔ دل ہی دل میں یہ منظر اُس کے لیے ایک خوبصورت دعا بن رہا تھا۔

اُس نے رب سے چپکے چپکے مانگا:"یا اللہ،یہ خوشیاں ہمیشہ سلامت رکھنا،یہ چہرے یوں ہی مسکراتے رہیں۔"

عنابیہ نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے اچانک کہا،

"افنان، کیا آپ کو رائل یاد ہیں؟ وہ پہلے آپ ہی کی یونی میں ہوتی تھیں۔"

یہ سنتے ہی شاہانہ چونک سی گئی، ایک پل کو نظریں جھکا لیں، جیسے دل کی دھڑکن اچانک تیز ہو گئی ہو۔ عنابیہ نے اصرار سے کہا:

"بتائیں نا افنان،، اردان بھائی، آپ تو بتائیں، کیا آپ کبھی ان سے ملے تھے؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اردان نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا:

"ہاں جی بھابھی، یاد ہے ہمیں،، بس ایک بار اتفاق سے ملاقات ہوئی تھی۔"

فریشہ فوراً بول پڑی:

"رائل نے تو آپ دونوں کی بڑی تعریف کی تھی جب آپ کی تصویریں دیکھی تھیں انہوں نے۔"

شاہانہ نے آہستہ آواز میں پوچھا:

"بھائی، کیا آپ مجھے وہاں جانتے تھے؟"

ناولز کلب

افنان اور اردان نے ایک دوسرے کو دیکھا، پھر ایک ساتھ کہا:

"جانتے تھے، دور سے ہی، لیکن تب آپ کا نام نہیں پتا تھا ہمیں۔"

شاہانہ کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی:

"آپ وہاں بہت اچھا کام کرتے تھے اسلامی ٹاک میں۔"

عنابیہ نے فوراً پوچھا:

"اس میں ہوتا کیا تھا؟"

افنان نے جواب دیا:

"اس میں ہم مختلف اسلامی موضوعات پر لیکچر دیتے تھے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گفتگو چلتی رہی، ہنسی مذاق کا سلسلہ جاری رہا۔ شاہانہ آہستہ سے اُٹھی اور سائیڈ ٹیبل سے پانی کا گلاس لینے لگی۔ گلاس ہاتھ میں لیے کھڑی تھی کہ اچانک ایک پرانی یاد نے دل و دماغ کو گھیر لیا۔

وہ مڑ کر اردان کی طرف دیکھتے ہوئے بولی:

"بھائی،،وہاں اسلامی ٹاک کے لیڈر بھی تو تھے نا؟وہ کون تھے؟"

اردان اور افنان نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا،ہلکی مسکراہٹ چہروں پر آئی۔

"بھابھی، کیا آپ کو نہیں پتا یہ؟"افنان نے شرارت سے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا نہیں پتا؟"شاہانہ نے الجھ کر پوچھا۔

افنان نے معنی خیز لہجے میں کہا:

"وہ جو بھی تھے،، آپ کے اب بہت قریب ہیں اب۔"

"کیسے؟"شاہانہ کے لبوں سے بے اختیار نکلا۔

اردان نے افنان کو روکتے ہوئے کہا:

"تنگ مت کرو،افنان،،بھابھی،کیا آپ کو راحمیر نے یہ سب نہیں بتایا؟"

فریشہ خاموش تھی،،اسے تو راحمیر نے منع کر رکھا تھا یہ بات بتانے سے،اس لیے وہ بس سب کو دیکھ رہی تھی۔

Clubb of Quality Content

اردان نے اچانک سنجیدگی سے کہا:

"بھابھی،،وہ راحمیر سلطان ہی تھے وہاں کے لیڈر،،جو ہمیں انسٹرکشنز دیتے تھے۔"

شاہانہ پر جیسے لمحے بھر میں سکوت طاری ہو گیا۔دل کی دھڑکنیں جیسے تھم گئیں،نگاہ آہستہ سے اٹھی اور اردان کی طرف گئی۔ہاتھ میں پکڑا گلاس اس کے قابو سے نکل کر نیچے گرا،اور ایک تیز جھناکے کے ساتھ کرچی کرچی ہو گیا۔

گلاس کے ٹکڑے فرش پر بکھر گئے،اور کمرے میں ایک لمحے کو گہری خاموشی چھا گئی۔

اردان،افنان،فریشہ اور عنابیہ سب فوراً کھڑے ہو گئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسی سنسنی خیز لمحے میں،،دروازہ کھلا،اور کوئی اندر داخل ہوا۔۔۔

شاہانہ جیسے پتھرائی سی کھڑی تھی۔ اردان کی بات سن کر وہ ایسے خاموش ہو گئی تھی جیسے دیوار نے اپنی زبان کھودی ہو اور اس پر چھا جانے والی خاموشی نے سارا کمرہ گھیر لیا ہو۔

اچانک دروازہ آہستہ سے کھلا،، اور اندر راحمیر سلطان داخل ہوا، ہاتھ میں تازہ گلابوں کا ایک خوبصورت بُوکے لیے۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی، مگر آنکھوں میں ایک عجیب سی گہرائی۔ کمرے میں موجود سب کی نظریں ایک پل کو راحمیر پر، اور اگلے پل شاہانہ پر ٹک گئیں۔

فریشہ کے ہونٹوں سے بے اختیار نکلا:

"راحمیر بھائی،،!"

شاہانہ چونک کر ایک جھٹکے سے فریشہ کی طرف دیکھتی ہے، پھر آہستہ سے مڑتی ہے،اور سامنے ہی راحمیر سلطان کو کھڑا پاتی ہے۔ وہ اُسی کی طرف دیکھ رہا تھا۔ مانند کسی ایسے شخص کے جو برسوں بعد اپنی دعا کا جواب آنکھوں کے سامنے دیکھ رہا ہو۔

شاہانہ کے قدم ایک قدم پیچھے ہوئے،اور اسی لمحے فرش پر بکھرے شیشے کے نوکیلے ٹکڑے اس کے نازک پیر میں چبھ گئے۔

"آہ،،!"ایک مدھم سی درد بھری آواز اس کے ہونٹوں سے نکلی۔ وہ توازن کھوتی ہوئی قریب کی دیوار کا سہارا لینے لگی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

راحمیر کی مسکراہٹ یکدم گم ہو گئی۔ وہ تیزی سے آگے بڑھا اور ایک مضبوط ہاتھ سے اس کا بازو تھام کر سہارا دیا:

"یہ کیا کیا آپ نے؟" اس کے لہجے میں خفگی بھی تھی اور بے قراری بھی۔

راحمیر نے شاہانہ کو آہستگی سے صوفے پر بٹھایا اور خود اس کے قدموں کے قریب بیٹھ گیا۔ اس کا زخمی پاؤں اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے بغور دیکھنے لگا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اردان،، ایڈ باکس کہاں ہے؟" اس نے نظریں ہٹائے بغیر پکارا۔

اردان نے فوراً الماری سے ایڈ باکس نکالا اور راحمیر کے حوالے کیا۔ افنان، فریشہ اور عنابیہ پریشانی سے قریب کھڑے تھے۔

اردان نے آہستہ سے ان کو اشارہ کیا:

"آئیں،،ذرا باہر چلتے ہیں۔"

وہ سب خاموشی سے باہر نکل گئے۔ کمرے میں اب صرف راحمیر اور شاہانہ تھے،ایک زخمی قدم،ایک کانپتا دل،اور بہت سی ان کہی باتیں۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ نے ہلکی سی کپکپاتی آواز میں کہا:

"آپ میرے پاؤں میں نہ بیٹھیں،، آپ اوپر بیٹھ جائیں،میں خود کر لوں گی۔"

اس کی آواز لرز رہی تھی اور آنکھوں میں نمی چمک رہی تھی۔ لیکن راحمیر سلطان خاموشی سے اپنا کام کرتا رہا، نہ رکنے کا ارادہ، نہ ہٹنے کی خواہش۔ پٹی باندھتے ہوئے دھیرے سے بولا:

"آپ شریکِ حیات ہیں میری،، فرض ہے میرا کہ آپ کا خیال رکھوں۔ اور مجھے یہاں اس طرح بیٹھنے میں کوئی مسئلہ نہیں، آپ بے فکر رہیں۔"

شاہانہ خاموشی سے اسے دیکھتی رہی۔ راحمیر کا انداز بے حد پر سکون اور خالص تھا۔ پٹی باندھنے کے بعد وہ اٹھا، پانی کا گلاس لیا، اور آہستگی سے اس کا نقاب ہٹا کر اسے پانی پلانے لگا۔

شاہانہ دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کر رہی تھی اس عزت اور نرمی پر جو راحمیر اسے دے رہا تھا۔

راحمیر نے نرم لہجے میں کہا:

"آپ روئیں نہیں،، پلیز،، دیکھیں اپنی آنکھوں کو، ایسا ظلم نہ کریں ان کے ساتھ۔"

شاہانہ نے نظریں جھکاتے ہوئے کہا:

"جب تکلیف ہوتی ہے تو آنسو نکل ہی آتے ہیں،"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر نے گلاس ایک طرف رکھا اور سنجیدگی سے کہا:

"آپ کے ان آنسوؤں سے مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ میرے دل کے درد کو بھی دیکھیں نا آپ،، رحم کریں ان آنکھوں پر، اور میرے دل پر۔"

شاہانہ نظریں جھکا گئی، پھر آہستہ سے بولی:

"آپ اتنے خالص کیوں ہیں،؟ آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں کہ آپ سب جانتے ہیں، آپ یونی میں تھے جب میں۔۔۔۔۔۔"

اس کا جملہ ادھورا رہ گیا اور آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔

راحمیر پل بھر کو خاموش رہا، پھر نرمی سے بولا:

"میں آپ کو سب بتانا چاہتا تھا،اس وقت، جب آپ رخصت ہو کر میری پاس آتیں۔ بس ،،اسی لمحے کا انتظار تھا مجھے۔"

شاہانہ نے بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھا اور دھیرے سے پوچھا:

"آپ کو کوئی فرق نہیں پڑتا میرے ماضی سے؟ کہ میں کیا تھی، کیا کرتی رہی ہوں، آپ تو وہاں مجھے دیکھ چکے ہیں کسی اور کے ساتھ،،،"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

راحمیر نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لیا، پھر ایک بار پھر اس کے قدموں میں بیٹھ گیا:

"آپ نے خود کہا کہ وہ ماضی تھا، پھر میں کیوں سوچوں اس سب کے بارے میں؟ میں آپ کا محافظ ہوں۔ اب مجھے صرف آج سے فرق پڑتا ہے، اور آج یہ ہے کہ آپ میری شریکِ حیات ہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ نے مدھم لہجے میں کہا:

"مجھے اپنے ماضی سے خوف آتا ہے، اگر کبھی وہ واپس آ گیا تو؟"

راحمیر کا لہجہ مضبوط ہو گیا:

"پھر اس کا سامنا مجھ سے ہو گا۔ جو عورتوں کی عزت نہ کر سکے، وہ جاہل انسان ہوتے ہیں جنہیں دین کا کچھ پتہ نہیں۔ آپ ہر طرح کا خوف ختم کر دیں، میں ہر حال میں آپ کے ساتھ ہوں، بھروسہ رکھیے مجھ پر۔"

شاہانہ کے آنسو گالوں پر بہہ رہے تھے۔ راحمیر نے آگے بڑھ کر ان کے آنسو صاف کیے اور نرمی سے کہا:

"بس،، اور کتنا ظلم کریں گی مجھ پر؟"

شاہانہ نے نظریں جھکاتے ہوئے کہا:

"آپ اتنے اچھے کیوں ہیں،،"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر نے ہلکا سا مسکرا کر کہا:

"تو آپ میری تعریف کر رہی ہیں؟"

شاہانہ نے نظریں اٹھا کر کہا:

"آپ واقعی بہت اچھے ہیں، راحمیر۔"

ناولز کلب
Clubbers Quality Content

راحمیر اپنا نام اس کے لبوں سے سن کر گہری مسکان میں ڈوب گیا:

"میرے نام کو آپ نے اور بھی خوبصورت بنا دیا، کورئن آئیز"

شاہانہ نے ہلکے سے کہا:

"آپ اوپر بیٹھ جائیں،، پلیز۔"

راحمیر صوفے پر اس کے ساتھ آ بیٹھا، اپنا ایک بازو صوفے پہ پھیلا کر اسے دیکھتا رہا۔ شاہانہ کنفیوژ ہو کر نظریں جھکا گئی۔

راحمیر دھیرے دھیرے لہجے میں بولا:

"آپ کو جب میں نے پہلی بار دیکھا تھا، تب ہی یہ دل مجھ سے بغاوت کر بیٹھا تھا۔ دل چاہتا تھا کہ آپ کے پاس آؤں اور کہہ دوں کہ آپ نکاح کر لیں مجھ سے، لیکن اُس وقت،،،"

وہ لمحہ بھر رکا، اور اس کی آنکھوں میں نمی اتر آئی۔

"اُس وقت حالات میرے حق میں نہیں تھے۔"

وہ اسے دیکھتے ہوئے آگے بولا:

"پھر میں نے آپ کو اپنے اللہ سے مانگا،، آپ کی حفاظت مانگی۔ میں چاہتا تھا کہ آپ کی آنکھوں میں میرا عکس ہو اور آپ میرے نام سے جانی جائیں۔ میں دعائیں کرتا رہا، فریاد کرتا رہا اپنے رب سے،،"

راحمیر نے اپنی آنکھوں کی نمی صاف کی، پھر ایک لمحے کو اس کی نگاہیں شاہانہ کی آنکھوں میں گہرائی تک اُتر گئیں۔

"آپ اُس دن پوچھ رہی تھیں نا کہ معجزہ کیسا ہوتا ہے؟ آپ دیکھنا چاہتی تھیں معجزہ؟"

شاہانہ نے پلکیں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔

راحمیر کی آواز گمبھیر ہو گئی:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"آپ میرے لیے معجزہ ہیں شاہانہ، میری دعاؤں کا معجزہ۔ میرے اللہ نے مجھے آپ سے نواز دیا،، جو میری چاہت تھی۔"

شاہانہ کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔ اس کے لبوں پر بے اختیار شکر کے الفاظ آئے، اور آنکھوں سے بے شمار آنسو بہہ نکلے۔

"میں بہت گناہگار ہوں، راحمیر،، میں کیسے،، یہ سب،، اللہ آپ سے بہت محبت کرتا ہے کہ آپ کی دعاؤں سے میں بھی محفوظ رہی،، میں بہت گناہگار ہوں۔"

راحمیر آہستگی سے اس کے قریب ہوا اور اس کا سر اپنے کندھے پر ٹکا دیا۔

"آپ بہت قیمتی ہیں شاہانہ میرے لیے۔ آپ کی صورت میں مجھے معجزہ دیکھنے کو ملا ہے۔ میں کیسے مان لوں کہ آپ گناہگار ہیں؟ اللہ پاک تو بڑا رحیم و کریم ہے، وہ اپنے بندوں سے

بہت محبت کرتا ہے۔ ایسا نہ سوچیں۔ وہ رب ہے،، ہم سب کا رب،، جو بغیر کہے بھی عطا کرتا ہے۔"

راحمیر کا دل شاہانہ کی قربت میں تیزی سے دھڑک رہا تھا، اور شاہانہ کی حالت بھی کچھ ایسی ہی تھی۔ اس کے آنسو راحمیر کی قمیض کو بھگو رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ دھیرے سے بولی:

"اللہ واقعی رحمان ہے، اور وہ ہر چیز جاننے والا ہے۔ اللہ مجھ پہ بہت مہربان ہے کہ اُس نے مجھے آپ سے نواز دیا،، اتنی عزت دینے والا، نرمی سے بات کرنے والا ہمسفر۔ میں شکر گزار ہوں اللہ پاک کی۔"

راحمیر ہلکا سا مسکرایا:

"آج کے لیے میری اتنی تعریفیں کافی ہیں،،باقی آگے کے لیے سنبھال کر رکھیں۔"

شاہانہ ذرا پیچھے ہٹنے لگی، مگر راحمیر نے دونوں بازوؤں سے اسے لپیٹ لیا۔

"آپ کا مل جانا معجزہ ہے،،مجھے اسے محسوس کرنے دیں۔"

ناولز کلب
Clubbers Quality Content

شاہانہ کا ہاتھ اس کے دل پر تھا۔راحمیر نے مدھم لہجے میں کہا:

"محسوس کریں دل کی دھڑکن کو،،یہ دل آپ کو کتنا چاہتا ہے۔"

شاہانہ نے آہستہ سے پوچھا:

"آپ مجھ سے بہت زیادہ محبت کرتے ہیں؟"

راحمیر نے مسکرا کر کہا:

"نہیں،، محبت نہیں کرتا۔"

شاہانہ نے چونک کر نظریں اٹھائیں، تو راحمیر نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا:

"مجھے آپ سے عشق ہے،، میری جانم۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ شرما کر مسکرائی اور دوبارہ اس کے سینے میں سر چھپا لیا۔۔۔

راحمیر ہلکی سی شوخی سے بولا:

"مجھے لگتا ہے، اب رُخصتی کرا لینی چاہیے۔"

شاہانہ نے حیرانی اور شرم کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ فوراً نظریں جھکا لیں، پھر آہستہ سے اس سے ہٹنے لگی۔ لیکن اچانک پاؤں کے درد کی وجہ سے ڈگمگائی اور گرنے ہی والی تھی کہ راحمیر نے فوراً آگے بڑھ کر اسے سنبھال لیا۔

"خیال کریں آپ، جانم،،" اس کے لہجے میں فکر اور نرمی دونوں تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ اسے دوبارہ صوفے پر بٹھا کر مسکرایا:

"آپ چاہتی ہیں کہ میں آپ کو ایسے ہی سنبھالتا رہوں،، تو یقین مانیں، مجھے خوشی ہوگی ایسا کرنے میں۔"

شاہانہ کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آ گئی۔

راحمیر نے شوخی سے کہا:

"میں چاہتا ہوں کہ آپ پھر سے ویسی ہو جائیں جیسی پہلے تھیں،، شرارتی سی، ہر بات کہہ دینے والی۔"

شاہانہ نے آنکھیں سکیڑ کر اسے دیکھا:

"پھر آپ پچھتائیں گے اگر میں ویسی ہو گئی تو،،"

راحمیر نے فوراً جواب دیا:

"پچھتانا تو ہے ہی،، میں نے تو سنا ہے شادی کے بعد سب پچھتاتے ہیں۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

شاہانہ نے خفگی سے اس کی طرف دیکھا:

"تو پھر، ابھی بھی وقت ہے، سنبھل جائیں آپ۔"

راحمیر نے قہقہہ لگایا اور سنجیدگی سے بولا:

"سنبھلنے کا وقت چاہیے بھی نہیں،، میں تو بس آپ کی باتوں اور شرارتوں کے ساتھ جینا چاہتا ہوں۔"

Clubb of Quality Content

شاہانہ ہلکی سی مسکراہٹ اور نم آنکھوں کے ساتھ راحمیر کو دیکھ رہی تھی۔

راحمیر نے نرمی سے کہا،

"میں آپ کے لیے پھول لایا تھا، کورئن آئیز یہ لیجیے۔ ایک حسین پھول کے لیے حسین پھولوں کا تحفہ۔"

شاہانہ نے پھول تھام کر آہستگی سے کہا، "شکریہ, لیکن آج تو بتا دیں نا، آپ مجھے کورئن آئیز کیوں کہتے ہیں؟"

راحمیر ہلکا سا مسکرایا، "بتاتا ہوں،، یہ عینک ذرا ایک منٹ کے لیے اتارنے دیں۔"

اس نے احتیاط سے شاہانہ کی عینک اتاری، پھر اپنے موبائل پر چند کورین اداکاراؤں کی تصویریں دکھائیں۔

"یہ دیکھیں،، آپ کی آنکھیں بالکل اِن جیسی لگتی ہیں۔ اسی لیے میں یہ نام لیتا ہوں۔"

شاہانہ نے تصویریں دیکھیں، ہلکی ہنسی ہونٹوں پر آ گئی۔

"واقعی،، لگتی تو ہیں۔"

راحمیر کی نظریں اس کی آنکھوں پر ٹھہر گئیں، "مجھے آپ کی آنکھیں بہت پسند ہیں، جانم،،"

شاہانہ نظریں جھکا کر بولی، "راحمیر،، باہر سب انتظار کر رہے ہوں گے ہمارا۔"

Clubb of Quality Content

راحمیر ہنس پڑا، "ہاں، آپ ساتھ ہوں تو باقی دنیا یاد ہی نہیں رہتی مجھے۔"

شاہانہ شرما کر ہولے سے بولی، "راحمیر،، پلیز۔"

راحمیر نے مسکراتے ہوئے اردان کو میسج کیا،"آجاؤ سب اندر".

پھر آہستگی سے شاہانہ کا نقاب درست کیا۔

چند لمحوں بعد سب اندر آئے،ان کے چہروں پر خوشی اور مسکراہٹیں تھیں۔

کمرے کا ماحول یک دم روشن اور زندہ سا ہو گیا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

افنان ہنستے ہوئے کہتا،

"بھائی،مجھے تو لگا تھا آپ بھابی سے مار کھا رہے ہوں گے۔"

انابیہ نے فوراً بات پکڑ لی،شرارتی لہجے میں بولی،

"ارے ہاں! مجھے بھی لگا تھا رائل کو کبھی بھائی منا ہی نہیں سکیں گے۔"

فریشہ مسکرا کر کہتی،

"میرے بھائی کو عام مت سمجھو، وہ بہت خاص ہے، بہت کیئر نگ۔ رائل کے نہ ماننے کا تو سوال ہی نہیں تھا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اردان نے سکون کا سانس لیتے ہوئے کہا،

"شکر اللہ کا سب ٹھیک ہو گیا۔ مجھے تو فکر ہونے لگی تھی کہ اب کیا ہو گا۔"

شاہانہ کے چہرے پہ ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔

راحمیر نے بھی مسکرا کر بات سنبھالی،

"پہلے ذرا سانس تو لے لو، زتم سب آتے ہی بولنا شروع ہو گئے ہو۔"

پھر سب ایک ساتھ بیٹھ گئے، چائے کے کپ اور ہنسی کے درمیان گپ شپ کا سلسلہ چل نکلا، جیسے تھوڑی دیر پہلے کی ساری ٹینشن کہیں دور رہ گئی ہو۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اندھیرا گہرا ہو چکا تھا، ہوا میں نمی اور ہلکی ہلکی بوندیں اُڑتی آ رہی تھیں۔

راحمیر شاہانہ کو خود چھوڑنے آیا تھا۔ جیسے ہی گیٹ کے قریب پہنچے، بارش اچانک تیز ہو گئی، بوندوں کی رفتار بڑھ گئی اور مٹی کی خوشبو ہر سمت پھیل گئی۔

زاویار نے گیٹ کھولتے ہی آواز دی،

"یہیں رک جاؤ راحمیر، بارش بہت تیز ہے،"

راحمیر خاموشی سے اترا، شاہانہ کی سائیڈ سے آیا، اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے گاڑی سے باہر نکالا، اندر کی طرف بڑھنے لگے۔

شاہانہ، ذرا سا لڑکھڑاتے ہوئے چل رہی تھی کہ زاویار نے فوراً پوچھا،

"کیا ہوا شاہی؟ کچھ لگ گیا کہیں؟"

راحمیر نے آہستہ سے کہا،

"کانچ لگ گیا تھا، اب ٹھیک ہے۔"

زاویار اس کا ہاتھ تھام کر اندر لے آیا۔

اندر داخل ہوتے ہی شاہانہ کے ابو اور امی مسکراہٹ اور پیار بھری نگاہوں سے آگے بڑھے،

"کیا حال ہے بیٹا؟ خیریت تو ہے نا؟"

جی انکل، الحمد للہ۔

زاویار، شاہانہ کو نیچے ملائکہ کے کمرے میں لے آیا جبکہ راحمیر کو اوپر، شاہانہ کے کمرے میں بھیج دیا۔

Clubb of Quality Content

امی نے زاویار کو آواز دی،

"بیٹا، وہی ڈریس دے دو راحمیر کو جو ہم نے اس کے لیے لیا تھا۔"

زاویار کمرے سے بلیک کرتا لے آیا۔ راحمیر نے وہیں فریش ہو کر پہن لیا۔ کمرے میں ہلکی سی خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔

وہ ارد گرد نظر دوڑانے لگا۔ ہر چیز نہایت سلیقے سے رکھی ہوئی تھی۔

ٹیبل پر تفسیر کی کتاب اور چند صفحات ترتیب سے رکھے تھے، ایک طرف الماری میں ناولز کی قطار جگمگا رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھری،

"اچھا تو میری جانم صاحبہ ناولز بھی پڑھتی ہیں،"

اس نے تجسس سے ایک ناول نکالا۔ جنت کے پتے۔ کتاب کے شروع میں ہی خوبصورت خطاطی میں لکھا تھا جو کہ شاہانہ نے خود لکھا تھا: "مجھے ترکی پسند ہے"۔

اسی وقت نیچے، شاہانہ ملائکہ کے کمرے میں ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولی،

"بھابی، مجھے میرے کمرے سے ایک کتاب چاہیے، پلیز لا دیں۔"

ملائکہ نے شرارت سے کہا،

"آپ کے مجازی خدا اوپر کمرے میں ہیں، آپ خود ہی چلی جائیں، میں آپ کو چھوڑ آتی ہوں۔"

Clubb of Quality Content

شاہانہ نے ایک لمحے کو سوچا، پھر ہلکی سی ہامی بھر دی۔

ملائکہ اسے اوپر لے آئی۔

دروازے پر دستک دے کر شاہانہ اندر داخل ہوئی، ہتھیلی سے ہلکا سا دروازہ تھامتے ہوئے بولی،

"وہ،، مجھے کتاب لینی تھی، اسی لیے آئی تھی۔"

راحمیر نے مسکرا کر کہا،

"آپ کا ہی کمرہ ہے، آئیے جانم صاحبہ۔"

شاہانہ آہستہ سے دیوار تھام کے چلتی ہوئی الماری تک گئی، ایک ناول نکالا۔

راحمیر نے نظریں اس کے چہرے پر مرکوز رکھتے ہوئے مسکرا کر پوچھا،

"آپ کو ناولز پسند ہیں، جانم صاحبہ؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"جی،،ان سے میں نے بہت کچھ سیکھا ہے۔"اس کے لہجے میں ایک معصوم خوشی جھلک رہی تھی۔

"اور کیا پسند ہے ان ناولز میں؟"

شاہانہ کی آنکھوں میں ہلکی سی چمک آئی،"مجھے سالار سکندر،جہان سکندر،ولی احمد،مہدی کمبیر،فارس وجدان،روحان جبیل،حاد جبیل،حشام جبیل بہت اچھے لگتے ہیں۔"

راحمیر کی مسکراہٹ پل بھر کو تھم گئی۔دل کے کسی کونے میں ایک دھیمی سی چبھن اتری، مگر اس نے فوراً چہرے پر نرمی لوٹا دی۔

"آپ کو میں نہیں پسند،جانم صاحبہ؟"اس کی آواز میں مدھم سی سنجیدگی تھی۔

شاہانہ نے نظریں جھکا کر کہا،"آپ تو محرّم ہیں،، آپ تو اللہ کی عطا ہیں میرے لئے، آپ کیوں نہیں پسند ہونگے۔"

وہ سب مجھے اس لئے اچھے لگتے ہیں کہ انھیں عزت کرنا آتی ہے، مجھے ان کی کریکٹر ٹریٹس پسند ہیں۔

راحمیر کے ہونٹوں پر دوبارہ مسکراہٹ آئی، مگر آنکھوں میں اب ایک اور ہی روشنی تھی۔

"میں بھی ناولز پڑھتا ہوں، جانم صاحبہ،، لگتا ہے ہم دونوں کی خوب بنے گی۔"

شاہانہ کے چہرے پر خوشی چھلک آئی۔"آپ واقعی پڑھتے ہیں؟"

اس بار وہ بلا جھجک بولتی گئی۔"آپ کو پتا ہے، میں نے ان ناولز میں ہر طرح کی زندگی دیکھی ہے،، اور سیکھی ہے۔"

پھر وہ مختلف کرداروں کی باتیں کرنے لگی۔

راحمیر خاموش بیٹھا سنتا رہا۔ وہ چاہتا ہی یہ تھا کہ وہ اس کے ساتھ ایسے بات کرے، جیسے دل کھول کر، بغیر کسی جھجک کے۔

وہ ناولز میں کھوئی ہوئی تھی،، اور راحمیر اس کی باتوں میں اور، اس کے چہرے کو دیکھنے میں گم تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر اچانک شاہانہ کی نظر اس پر پڑی، اور وہ ایک دم خاموش ہو گئی۔

راحمیر دھیرے سے بولا، "آپ بولتی رہیے، جانم صاحبہ،، آپ کو سننا اچھا لگ رہا تھا۔"

شاہانہ نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا،"وقت کافی ہو گیا ہے، آپ سو جائیں،،میں بھی جا رہی ہوں۔"

راحمیر نے جیسے پلک جھپکی ہو،"جانم صاحبہ،،ایک کپ چائے ملے گی آپ کے ہاتھوں کی؟"

شاہانہ نے سر ہلا کر کہا،"جی،،ابھی بھجواتی ہوں۔"

وہ جاتے جاتے ایک پل کو رکی،راحمیر کی طرف دیکھا،پھر چپ چاپ دروازہ کھول کر باہر نکل گئی،

راحمیر کی نظریں مگر دیر تک اسی سمت جمی رہیں،جہاں سے وہ گئی تھی۔

کچھ ہی دیر بعد زاویار چائے کا ٹرے لیے کمرے میں داخل ہوا۔

راحمیر کے قریب آ کر بیٹھا اور کپ اس کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے دھیمے لہجے میں بولا،

"راحمیر،، میں جانتا ہوں تم بہت اچھے انسان ہو، مگر میں اپنی بہن کے لیے ہمیشہ فکر مند رہتا ہوں۔ وہ بہت معصوم ہے، تم یقیناً اس کے ماضی کو جانتے ہو، کہ وہ کس طرح کے حالات سے گزری ہے۔ اب میری خواہش ہے کہ وہ سکون میں رہے، خوش رہے۔"

ناولز کلب
Clubs of Quality Content

راحمیر نے اس کی آنکھوں میں جھلکتی فکر دیکھی تو سنجیدگی سے بولا،

"مجھے بہت خوشی ہے زاویار، اس بات کی کہ تمہاری فیملی نے ان کا ساتھ نہیں چھوڑا۔ ورنہ آج کل کے زمانے میں اکثر بیٹیوں کو سزا سنا دی جاتی ہے۔ اور تم جیسے بھائی بھی کم ہی ملتے ہیں۔"

وہ ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ بولا،"میں شاہانہ کو بہت خوش رکھوں گا،اب وہ میری ذمہ داری ہے۔"

زاویار کے چہرے پر اطمینان پھیل گیا۔اس نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھام لیا،

"بہت شکریہ،راحمیر،اللہ پاک نے میری بہن کو بہت اچھا ہمسفر دیا ہے۔"

دونوں چائے پینے لگے۔ہلکی سی خاموشی کے بعد زاویار بولا،

"کل امن بھی واپس آرہا ہے،تم اس سے مل کر خوش ہو گے۔نمّونہ ہے ہمارے گھر کا وہ۔"

راحمیر نے مسکرا کر کہا،"جی،ضرور ملوں گا۔"

کچھ دیر بعد زاویار اٹھ کر کمرے سے چلا گیا۔

راحمیر نے کپ میز پر رکھا، کھڑکی سے باہر ہلکی برسات کو دیکھا،اور پھر بستر پر آ کر لیٹ گیا۔

رات آہستہ آہستہ بیتنے لگی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فجر کی نماز کے بعد زاویار،راحمیر اور ناصر ملک مسجد سے واپس آئے۔

لاؤنج میں بیٹھے ہلکی پھلکی باتوں میں وقت گزر رہا تھا۔

کچن سے ناشتے کی تیاری کی خوشبو آنے لگی، پراٹھے کی ہلکی سی بھاپ اور چائے کی مہک پورے گھر میں پھیل گئی۔

ناشتہ ہوا، سب نے مل بیٹھ کر کھایا۔

کچھ ہی دیر گزری تھی کہ دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔

زاویار اٹھ کر گیا، دروازہ کھولا، اور سامنے امن صاحب کھڑے تھے، چہرے پر مسکراہٹ مگر آنکھوں میں نمی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بھائی! کیسے ہیں آپ؟" امن نے آگے بڑھ کر گلے لگا لیا۔

زاویار کی آنکھوں میں بھی چمک اور نمی ایک ساتھ اتر آئی، "میں ٹھیک ہوں، تو بتا، تُو کیسا ہے؟"

امن نے ہلکی شکایت کی،"بھائی،، آپ نے شاہی کو بتایا تو نہیں نا کہ میں آرہا ہوں؟"

زاویار نے ہنستے ہوئے کہا،"نہیں، سرپرائز خراب تھوڑی کرنا تھا۔"

گھر کے اندر داخل ہوتے ہی امن نے پہلے ماں باپ کے قدم چھوئے، پھر ان سے گلے ملا۔

راحمیر سے گلے ملا، مسکرا کر بولا،"کیسے ہیں آپ راحمیر بھائی؟"

راحمیر نے گرم جوشی سے جواب دیا،"الحمدللہ، بالکل ٹھیک۔"

بیٹھتے بیٹھتے امن نے کہا،"زاویار بھائی، شاہی کو بُلائیں، اور ہاں، بتانا نہیں کہ میں آیا ہوں۔"

زاویار نے شاہانہ کو آواز دی، وہ لاؤنج میں آئی تو امن صوفے کے پیچھے چھپ گیا۔

"جی بھائی،بلایا آپ نے ؟"شاہانہ نے پوچھا۔

"ہاں شاہی،پاؤں کا درد ٹھیک ہو گیا؟"زاویار نے ہلکے انداز میں کہا۔

"جی بھائی،اب بہتر ہے۔"

راحمیر چپ چاپ اسے ہی دیکھ رہا تھا کہ اچانک پیچھے سے آواز آئی،

"شاہی،"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ چونک کر پلٹی،"زاویار بھائی!یہ آواز تو امن بھائی کی ہے نا،، کیا امن بھائی آئے ہیں؟"

اس کی آنکھوں میں نمی تیر گئی۔

امن صوفے کے پیچھے سے نکلا تو شاہانہ لپک کر اس سے گلے مل گئی۔

"امن بھائی،، آپ! اچانک،، آپ کیسے ہیں؟"

امن کی آنکھ بھی بھیگ گئی،"میں ٹھیک ہوں شاہی، تُو کیسی ہے؟"

بھائی بہن اسی حال میں تھے کہ راحمیر یہ منظر دیکھ کر مسکرا دیا۔

امن نے مذاقاً کہا،"ارے شاہی، بس کر، تیرے مجازی خدا کو اچھا نہیں لگ رہا ہو گا، اس کا بھی تو سوچ،"

شاہانہ نے نظریں اٹھا کر بھائی کو دیکھا،"ایسے نہیں ہے وہ،،"

امن نے شرارت سے کہا،"اچھا تو پھر کیسے ہیں وہ؟"

Clubb of Quality Content

سب ان کی نوک جھونک پر ہنس پڑے،اور لاؤنج میں صبح کی خوشی اور ہنسی ایک ساتھ گونجنے لگی۔۔۔

امن اور شاہانہ ہنستے باتیں کرتے ہوئے ملائکہ کے کمرے میں داخل ہوئے۔

شاہانہ نے خوشی سے کہا،

"بھابی،دیکھیں کون آیا ہے!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ملائکہ مسکرا کر بولیں،"کون ہے شاہانہ؟"

سامنے دیکھا تو امن کھڑا ہلکا سا جھک کر مسکرا رہا تھا۔

"امن بھائی، کیسے ہیں آپ؟"ملائکہ نے آگے بڑھ کر کہا۔

امن نے محبت سے ان کے سر پر ہاتھ رکھا،"بھابی،میں بالکل ٹھیک ہوں،،بلکہ آپ کے آنے سے سب کچھ ٹھیک ہو گیا ہے۔"

ملائکہ نے عاجزی سے جواب دیا،"امن،یہ سب اللہ کا کرم ہے۔"

امن نے سنجیدگی سے کہا،"بھابی،آپ صرف زاویار بھائی کی زندگی نہیں،ہم سب کی زندگی کی روشنی ہیں،،اللہ آپ کو سلامت رکھے،آمین۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر شاہانہ اور امن باتیں کرتے کرتے کچن تک پہنچ گئے۔

امن نے پانی کا گلاس اٹھایا،دو گھونٹ پیے اور پھر آنکھوں میں شرارت کی چمک آگئی۔

اس نے اچانک تھوڑا سا پانی شاہانہ پر چھڑک دیا۔

"بھا ئیییییییییییییییی یہ کیا کیا آپ نے،"شاہانہ چیخ کر بولی۔

امن زور سے ہنسا اور بھاگ کھڑا ہوا،

"پکڑ کے دکھا!"

"رکیے ذرا،،میں بھی گرا کے رہوں گی پانی!"شاہانہ اس کے پیچھے دوڑ پڑی۔

یہ بھاگ دوڑ کرتے کرتے وہ دونوں لاؤنج تک آ گئے۔تب راحمیر لاؤنج میں داخل ہوا۔

امن اچانک جھک گیا اور شاہانہ نے ہاتھ میں پکڑا گلاس سیدھا ڈال دیا،لیکن پانی پورا کا پورا راحمیر کے چہرے پر جا گرا۔

شاہانہ نے فوراً دونوں ہاتھ منہ پر رکھ لیے،"سوری،،وہ،،میں،،امن بھائی کو۔"

راحمیر نے مسکراتے ہوئے چہرہ صاف کیا،"نہیں،کوئی بات نہیں۔"

اتنے میں زاویار لاؤنج میں آیا اور ہنستے ہوئے کہا،

"دیکھ لیا راحمیر،،اس نمونے کے آنے سے گھر میں یہ سب ہوتا ہے۔"

راحمیر ہلکی سی ہنسی کے ساتھ بولا،"ہاں،دیکھ رہا ہوں۔"

زاویار نے امن اور شاہانہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا،"یہ ہیں ہمارے گھر کے Tom اور Jerry۔"

امن صوفے پر بیٹھ کر شرارت سے شاہانہ کو اشاروں سے چھیڑنے لگا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

زاویار نے کہا،"چلو شاہی،راحمیر کو ٹاول دو یا کوئی ڈریس نکال دو۔"

شاہانہ "جی" کہہ کر راحمیر کے ساتھ اوپر چلی گئی۔

پیچھے امن اور زاویار ان دونوں کو جاتا دیکھنے لگے۔

امن نے کہا،"بھائی،راحمیر بھائی ہماری بہن کے لیے پرفیکٹ ہیں۔"

زاویار نے اثبات میں سر ہلایا،"ہاں امن،اللہ نے اس کے دکھوں کا مداوا راحمیر سلطان کی صورت میں دیا ہے۔"

امن نے مسکرا کر کہا،"یہ بھی اچھا کیا آپ نے کہ ان دونوں کو وقت دیا ایک دوسرے کو سمجھنے کا،،اس طرح یہ ہمیشہ خوش رہیں گے۔"

زاویار نے ہلکے لہجے میں کہا،"بالکل،امی ابو بھی یہی چاہتے تھے کہ یہ وقت ساتھ گزاریں تاکہ ایک دوسرے کو سمجھ سکیں،،اب رخصتی میں ہم بالکل بے فکر ہوں گے، کیونکہ وہ اس کا ہم سے بھی زیادہ خیال رکھنے والا ہے۔"

دونوں بھائی دل ہی دل میں بہن اور بہنوئی کے لیے دعائیں کرنے لگے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کمرے میں داخل ہوتے ہی شاہانہ نے جلدی سے الماری سے تولیہ نکالا اور راحمیر کے ہاتھ میں تھمادیا۔

راحمیر نے بال اور چہرہ خشک کرنا شروع کیا ہی تھا کہ اچانک اس کی ناک میں گدگدی ہوئی،اور ایک کے بعد ایک چھینک نکل گئی۔

شاہانہ فوراً چونک گئی،"آپ کو تو زکام شروع ہو گیا،،پانی کی وجہ سے ٹھنڈ لگ گئی آپ کو،، آئی ایم سوری۔"

راحمیر نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ سر ہلایا،"جانم،،صاحبہ،آپ کیوں معذرت کر رہی ہیں؟یہ مجھے اکثر ہو جاتا ہے سردی میں،کوئی مسئلہ نہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ نے الماری سے کپڑے نکال کر بیڈ پر رکھ دیے،"آپ یہ بدل لیں،ورنہ زیادہ ٹھنڈ لگ جائے گی۔"

راحمیر نے لمحہ بھر کے لیے اسے دیکھا، نظریں بس ایک پل کو گہری ہو گئیں، جیسے کچھ کہنا چاہتا ہو مگر الفاظ میں نہ ڈھل سکا۔ پھر نرم لہجے میں بولا، "آج آپ نے کالج نہیں جانا؟"

"جاؤں گی۔" شاہانہ نے مختصر جواب دیا۔

"چلیں، تو پھر آپ تیار ہو جائیں، میں آپ کو چھوڑتا جاؤں گا۔" راحمیر نے بات ختم کی اور کپڑے اٹھا لیے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ خاموشی سے سر ہلائے وہاں سے نکل گئی، مگر دل میں ایک عجیب سی نرمی اتر چکی تھی۔۔۔۔

راحمیر تیار ہو کر نیچے آیا، سب سے مل کر سیدھا گاڑی میں جا بیٹھا اور انجن اسٹارٹ کیا۔ اندر سے شاہانہ نکلنے لگی تو پیچھے سے اچانک امن آ گیا۔

"چلو شاہی، میں بھی چلتا ہوں تمہارے ساتھ۔"

شاہانہ نے ہلکی سی حیرت کے ساتھ اسے دیکھا، مگر کچھ کہے بغیر ساتھ چل پڑی۔ راحمیر نے جیسے ہی دونوں کو آتے دیکھا، لبوں پر ایک ہلکی مسکراہٹ آ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

امن بغیر دعوت کے فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا، شاہانہ پیچھے۔

"بھائی، بس آج سوچا ذرا فیل کروں کہ کباب میں ہڈی بننے کا مزہ کیسا ہوتا ہے۔" امن نے شرارت سے کہا۔

راحمیر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا،"ابھی تو مجھے کوئی مسئلہ نہیں،،ہاں،رخصتی کے بعد سوچ سکتا ہوں کہ تمہیں لفٹ نہ دوں جب میری شریکِ حیات ساتھ ہو۔"

شاہانہ نے یہ جملہ سنتے ہی نظریں اٹھا کر راحمیر کو دیکھا۔راحمیر نے مرر سے نظر ملائی،دونوں کی نظریں چند لمحے جمی رہیں،پھر شاہانہ نے نظریں جھکا لیں،،اور ہلکا سا مسکرا دی۔

امن نے قہقہہ لگایا،"واہ بھائی!آپ تو کمال ہیں۔یہ تو ظلم ہے،بہن ہے وہ میری۔"

راحمیر ہنسا،کہا"اور وہ شریکِ حیات ہیں میری۔"

کالج پہنچ کر شاہانہ اتر گئی،راحمیر نے مسکرا کر کہا،"میرے پاس تمہارے جیسے ایک نمونہ ہے۔"

امن نے فوراً کہا،"نہ کریں بھائی،سچ میں؟ پھر تو مجھے ملنا چاہیے اس سے۔"

راحمیر نے اردان کو فون کیا،"باہر آجاؤ۔"اردان آکر امن سے ملا،اور دونوں نے فوراً چائے کی دکان کا رخ کر لیا۔وہی جگہ جہاں تینوں اکثر بیٹھا کرتے تھے۔

راحمیر نے ہنستے ہوئے افنان کو بھی فون کر دیا،"آجا،سب جمع ہیں۔"

Clubb of Quality Content

چند لمحوں بعد

"The Afnan Rajput"

دور سے اونچی آواز میں بولتا،آتا دکھائی دیا،"تم نے دی آواز،لو ہم آگئے!"

سب ہنس پڑے۔ قریب آ کر افنان نے امن کی طرف اشارہ کیا،"یہ صاحب کون ہیں جو مجھ حسین سے ملنا چاہتے تھے؟"

راحمیر نے مذاق میں کہا،"یہ میرے عزیزِ من،سالے صاحب ہیں۔"

امن فوراً بولا،"ارے بھائی! آپ ہی وہ ہیں جن کی میں نے اتنی تعریفیں سنی ہیں!"

افنان نے شرارت سے کہا،"بالکل، حسین لوگوں کی تعریف ہی ہوتی ہے۔"

Clubb of Quality Content

سب ہنس دیے۔ امن نے مسکرا کر کہا،"لگتا ہے ہماری جمے گی افنان صاحب!"

افنان نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ مار کر کہا،"چلو، مجھے بھی کوئی اپنا جیسا مل گیا!"

یوں چائے، قہقہے اور بے تکلف باتوں میں وقت گزرنے لگا،، اور محفل میں مزاح کا رنگ اور گہرا ہوتا گیا۔۔

کالج میں لیکچر ختم ہونے کے بعد بریک میں تینوں ایک جگہ جمع ہوئیں۔ فریشہ اور عنابیہ، شاہانہ کے ساتھ کرسی پر بیٹھی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فریشہ نے شرارت سے پوچھا، "تو رائل، سفر کیسا رہا؟"

عنابیہ نے فوراً کہا، "بھئی اچھا ہی ہو گا،، دیکھ نہیں رہی چہرے کی سرخی؟ صاف لگ رہا ہے کہ رائل بہت خوش ہے۔"

شاہانہ ہلکی سی مسکرائی، "بس کریں آپ دونوں۔"

فریشہ نے سنجیدگی سے کہا،"رائل، آپ کو نہیں پتہ،، بھائی آپ کے لیے کتنے تڑپے ہیں۔ میں نے انہیں آپ کے لیے روتے ہوئے دیکھا ہے۔ وہ بس اسی فکر میں رہتے تھے کہ نہ جانے آپ کہاں ہونگی، کیسی ہونگی۔"

شاہانہ کی آنکھوں میں نمی اتر آئی۔ دھیرے سے بولی،"میں بے حد شکر گزار ہوں اللہ پاک کی کہ اس نے مجھے اتنا خالص ہمسفر دیا۔ میں عمر بھر ان کی وفادار رہوں گی۔ وہ میرے اللہ کی رضا ہیں، میرا مقدر، مجھے بھی ان سے اتنی ہی محبت ہے جتنی انہیں مجھ سے ہے۔"

فریشہ اور عنابیہ نے مسکرا کر کہا،"واقعی، اللہ پاک نے محرم میں سکون رکھا ہے، اور حفاظت بھی دی ہے۔"

شاہانہ نے سر جھکا کر کہا،"بیشک،اللہ سب سے بہترین فیصلے کرنے والا ہے۔"

کچھ دیر بعد،یادوں کے بہاؤ میں شاہانہ بولی،"میں سوچ رہی ہوں کہ ہم کالج میں چھٹی کے بعد کوئی اسلامی ٹاک رکھا کریں،،جس میں تفسیر اور دینی باتیں ہوں۔"

فریشہ نے خوش ہو کر کہا،"یہ تو بہت زبردست آئیڈیا ہے،ہم یوتھ جنریشن کے لیے کچھ اچھا کر سکیں گے۔"

عنابیہ نے بھی تائید کی،"ہاں رائل،ہمیں یہ ضرور کرنا چاہیے۔خاص طور پر نوجوان لڑکیوں کو دین کی پہچان ہونی چاہیے تاکہ وہ اپنی زندگی اللہ کے احکام کے مطابق گزار سکیں۔"

شاہانہ نے بات آگے بڑھائی،"ہاں، مگر اس کے لیے کچھ رقم بھی درکار ہو گی۔ہال کا سیٹ اپ کرنا ہو گا،بڑی سی LED بھی ہونی چاہیے تاکہ ہم یوتھ کلب کے اسکالرز کے لیکچر بھی سنا سکیں،اور نُعمان علی خان کی تفسیر بھی چلا سکیں۔"

فریشہ نے ہنستے ہوئے کہا،"رقم کا مسئلہ آسان ہے،اپنے مجازی خدا سے کہہ دینا،وہ بینکر ہیں، قرضہ دے دیں گے۔"

عنابیہ نے قہقہہ لگایا،"ہاں،بالکل،،یہ ٹھیک رہے گا۔"

شاہانہ نے مسکرا کر کہا،"اور آپ اردان بھائی سے بھی بات کر لینا بڑ فلائی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فریشہ نے اثبات میں سر ہلایا،"جی کر لوں گی۔"

اسی دوران گھنٹی بجی،اور تینوں نے اگلے لیکچر کی تیاری کر لی۔۔۔

رات کا وقت تھا،سردیوں کی ٹھنڈی ہوا اور ہلکی ہلکی بارش کا مسلسل سرگم سا شور،،

شاہانہ اپنے بستر پر لیٹی تھی، کمبل میں لپٹی ہوئی۔اچانک ایک خیال،ایک یاد،اس کے دل میں ہلچل لے آئی۔وہ مسکرا کر موبائل کی طرف بڑھی اور نمبر ڈائل کیا۔

دوسری طرف راحمیر اپنے کمرے میں،ہیڑ کے قریب بستر پر نیم دراز،قرآن کی تفسیر پڑھ رہا تھا۔موبائل بجا تو اس نے نظر ڈالی۔اسکرین پر جگمگاتے الفاظ:"شریک حیات کالنگ"

اس کے چہرے پر بے اختیار ایک گہری مسکراہٹ آ گئی۔ کال ریسیو کرتے ہی بولا:

"السلام علیکم، جانم صاحبہ،، آج پہلی بار آپ نے خود کال کر کے دل کی دنیا میں حسین پیغام بھیجا ہے۔"

شاہانہ کی لبوں پر نرمی سے مسکراہٹ آ گئی، "آپ کا دل پہلے ہی بہت حسین ہے، راحمیر۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی، "آپ جو اس دل میں رہتی ہیں، حسین تو دل کی دنیا کو ہونا ہی تھا۔"

شاہانہ تھوڑا سا جھجکی، "وہ مجھے، آپ سے ایک کام تھا۔"

"حکم کریں،جانم صاحبہ۔"

"مجھے بینک سے قرضہ لینا ہے،کچھ کام آنا ہے۔"

راحمیر فوراً بولا،"آپ مجھ سے لے لیجیے،جانم صاحبہ۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ نے ہلکی سی سنجیدگی سے کہا،"نہیں،،مجھے اپنے نام پر یہ قرضہ چاہیے۔"

راحمیر نے لمحہ بھر کو خاموش رہ کر نرم لہجے میں کہا،"آپ کس کی ہیں؟"

شاہانہ کے لبوں پر ہلکی سی خاموش مسکراہٹ آ کر تھم گئی۔دھیرے سے بولی،"میں آپ کی ہوں۔"

راحمیر کی آنکھوں میں روشنی سی اتر آئی، لبوں پر محبت بھری مسکراہٹ کھیل گئی، "بس پھر ،،میں دے دوں گا۔ آپ بس بتا دیجیے، کتنے چاہئیں۔"

"لیکن آپ،،"

"جانم صاحبہ، پلیز،،" راحمیر نے نرمی سے روک دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کچھ لمحے خاموشی رہی، پھر راحمیر نے دھیمے سے کہا،

Kalbim, seni hasretle anıyor.

(میرا دل آپ کو حسرت سے یاد کر رہا ہے۔)

شاہانہ نے چونک کر پوچھا،"کیا کہا آپ نے؟"

راحمیر ہنس پڑا،"بتاؤں گا،،جانم صاحبہ، تھوڑا انتظار کیجیے۔"

اور پھر کال کٹ گئی۔

شاہانہ نے موبائل تکیے کے قریب رکھا،بارش کی ہلکی ہلکی آواز سنتے سنتے آنکھیں موند لیں۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ دنوں کی محنت اور سوچ بچار کے بعد،وہ نظام تیار ہو چکا تھا جس کا خواب شاہانہ نے دیکھا تھا۔سب کچھ ترتیب پا گیا تھا۔نام،ماحول،اور مقصد۔اس محفل کا نام رکھا گیا:

"صراطِ مُستقیم"۔

گلیوں میں پوسٹر لگ گئے، کالج میں اعلانات ہوئے، اور چھٹی کے بعد تقریباً پچاس ساٹھ لڑکیاں اپنی ماؤں، بہنوں، بھابھیوں کے ساتھ اس محفل کا حصہ بننے کے لیے جمع ہوئیں۔

ہال نرم روشنی سے جگمگا رہا تھا، کونے میں خوشبو کا ہلکا سا لمس پھیلا ہوا تھا، اور سب کرسیوں پہ بیٹھیں ایک دوسرے کے چہروں پر تجسس اور سکون دیکھ رہی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسٹیج پر فرشی قالین بچھا تھا، درمیان میں ایک میز جس پر قرآن پاک، سفید پھول اور ایک چھوٹی سی خوشبودار موم بتی رکھی تھی۔

محفل کی مکمل ذمہ داری فریشہ اور انابیہ نے سنبھال رکھی تھی۔ مائیک، سلائیڈز، اور مہمانوں کا استقبال۔ سب کچھ ایک پُرسکون ترتیب میں چل رہا تھا۔

شاہانہ نے جب مائیک ہاتھ میں لیا تو پورے ہال میں ایک خاموشی چھا گئی۔ اس کی آواز نرم تھی مگر الفاظ میں ایک یقین کی روشنی تھی۔

"ہماری کامیابی ہمارے دین میں ہے، دین کو ہم نے روایات یا مشکل رسموں میں محدود کر دیا ہے، مگر حقیقت میں دین آسانی کا نام ہے۔ دین میں کوئی جبر نہیں۔ یہ وہ راستہ ہے جو دل کو سکون دیتا ہے اور زندگی کو مقصد دیتا ہے۔"

سب لڑکیاں گہرائی سے سن رہی تھیں۔ کچھ کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی، کچھ کے آنکھوں میں سوچ کا سایہ۔

Clubb of Quality Content

پھر اسکرین پر یوتھ کلب کے اسکالرز کی ویڈیوز چلائی گئیں۔Eleventh Hour کا بیان شروع ہوا۔ایک گہری،جاگتی ہوئی صدا،جو ہر لفظ کے ساتھ دلوں کو ہلا رہی تھی۔

بات ایمان کی کمزوری،وقت کی تنگی،اور زندگی کے مقصد کی تھی۔لڑکیاں آپس میں آہستہ آہستہ پوائنٹس ڈسکس کر رہی تھیں،کچھ نے نوٹس لینا شروع کر دیے۔فضا میں ایک عجیب سنجیدگی اور روشنی محسوس ہو رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہال میں شاہانہ کی ماں،چچی،دادی،پھوپھو اور مَلائکہ بھابی بیٹھی تھیں۔

جب بیان ختم ہوا تو مائیک مَلائکہ بھابی کے ہاتھ میں آیا۔وہ آگے بڑھیں،ان کے چہرے پر ایک نورانی سنجیدگی تھی۔

انہوں نے مسکرا کر کہا:

"ہم سب اپنی زندگی میں کسی نہ کسی دھن میں ہیں۔ کچھ خوشی ڈھونڈ رہے ہیں، کچھ سکون، کچھ پہچان۔ مگر یاد رکھیں،، اصل کامیابی تب ہے جب ہم خود کو اپنے رب کے حکم کے مطابق ڈھال لیں۔ وہی ہمارا پیدا کرنے والا ہے، وہی ہمیں سب سے بہتر جانتا ہے۔"

ان کے الفاظ میں نہ کوئی شدت تھی نہ دباؤ، بس ایک نرمی جو دل کو پکڑ لیتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ دین کسی کو روکنے کے لیے نہیں آیا، یہ تو انسان کو اس کی اصل پہچان دلانے کے لیے آیا ہے۔ جو رب تمہیں رزق دیتا ہے، سانس دیتا ہے، وہی تم سے محبت کرتا ہے، تو کیوں نہ ہم بھی اپنی محبت کا جواب اسی کو دیں؟"

محفل اختتام کو پہنچی تو ہر چہرے پر ایک عجب چمک تھی۔ کوئی آنکھوں سے آنسو پونچھ رہا تھا، کوئی خاموشی میں کچھ سوچ رہا تھا، اور کچھ دل ہی دل میں اپنی زندگی کا رخ بدلنے کا عزم کر رہی تھیں۔

شاہانہ نے مائیک رکھتے ہوئے بس اتنا کہا:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ تو شروعات ہے، ہم سب کے لیے۔ میں چاہتی ہوں ہم ہر دن اسلام کو سمجھیں، قرآن اور سیرت مصطفیٰ کو سمجھیں تاکہ ہم اللہ کے احکامات کو سمجھ کر دل سے اپنا سکیں"

ہال سے باہر نکلتے ہوئے سب کے دل جیسے کچھ بھاری بوجھ سے آزاد ہو گئے تھے۔ یہ محفل صرف ایک تقریب نہیں تھی۔ یہ کسی کے لیے امید کی کرن، کسی کے لیے دعا کا جواب، اور کسی کے لیے پہلی بار رب کے قریب ہونے کا احساس تھی۔۔۔

جب محفل اختتام کو پہنچی تو ماحول میں ایک عجیب سا سکون اور نور چھایا ہوا تھا۔ جن لڑکیوں نے بیان سنا تھا، ان کے چہروں پر اطمینان اور آنکھوں میں چمک تھی۔ سب ایک دوسرے سے پر جوش انداز میں باتیں کرتی جا رہی تھیں، مگر شانہ بہ شانہ شکر گزاری کا احساس بھی تھا۔

فرش پر رکھی کرسیاں آہستہ آہستہ سمیٹی جا رہی تھیں۔ اسی دوران فریشہ، عنابیہ اور ملائکہ بھابھی آگے بڑھ کر شاہانہ کو گلے لگا لیتی ہیں۔ ان کے لہجے میں خوشی اور محبت کی جھلک تھی۔

ملائکہ بھابھی نے نرمی سے کہا،

"کامیابی کا پہلا قدم مبارک ہو آپ کو، شاہانہ۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا،

"شکریہ بھابھی۔"

بھابھی نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے مزید کہا،

"دیکھا شاہانہ، اللہ پاک راستے بنا ہی دیتا ہے۔ کسی نہ کسی طرح وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ کی زندگی کی یہ روشنی، یہ حوصلہ، یہ سکون، سب آپ کے محرم کی وجہ سے ہے۔ وہ آپ کو عطا ہوا، اور یہ آپ کے لیے اللہ کا خاص کرم ہے۔"

شاہانہ کی آنکھوں میں نمی سی اتر آئی۔ دل سے بولی،

"الحمد للہ بھابھی۔ مجھے اللہ نے راحمیر کی دعاؤں سے ہمیشہ محفوظ رکھا ہے۔ میں ان کی بہت قدر کرتی ہوں، احترام بھی، اور وہ ہیں ہی اس قابل کہ ان سے محبت کی جائے۔"

اسی لمحے فریشہ، جو اس ساری بات کو چپکے سے ریکارڈ کر رہی تھی، مسکرا کر آڈیو سیو کرتی ہے اور فوراً راحمیر کو بھیج دیتی ہے۔

راحمیر اُس وقت آفس میں اپنے کام میں مصروف تھا۔ جیسے ہی فون پر نوٹیفکیشن آیا،اس نے بے خیالی میں کلک کیا۔ لیکن جیسے ہی شاہانہ کی آواز کانوں میں پڑی،اس کے چہرے پر گہری مسکراہٹ بکھر گئی۔ وہ آڈیو کو غور سے سنتا گیا،اور دل کے کسی گوشے میں عجیب سی نرمی اور شکر کا سیلاب اتر آیا۔

راحمیر نے وہیں بیٹھے بیٹھے دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کیا۔ اس کا دل کہہ رہا تھا۔

اب تو پوری زندگی اسی شکر میں ہی گزرنی ہے۔ اللہ نے اس کے سامنے اپنی قدرت کا وہ معجزہ رکھ دیا تھا جو ہمیشہ کے لیے اس کا تھا۔

وہ سوچتا رہا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ایک اللہ ہی تو ہے جو دل کے راز جانتا ہے، ہر چھپی بات سے واقف ہے،،اور بے شک وہ بہترین نوازنے والا ہے۔"

اس لمحے اس کا دل گواہی دے رہا تھا کہ شکر اور محبت کے یہ لمحات،رب کی طرف سے ایک امانت ہیں، جنہیں سنبھال کر رکھنا ہے۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لاہور کی یخ بستہ رات تھی، سرد ہوا کے جھونکوں میں ایک عجیب سی اداسی گھل رہی تھی۔ ریسٹورنٹ کی فضا میں ہلکی دھند اور سگریٹ کا دھواں گھل رہا تھا۔ میز پر بیٹھا ہادی اپنی آنکھوں میں چھپی ہوئی تھکن اور دل پر رکھے بوجھ کو سگریٹ کے کشوں میں اُڑا رہا تھا۔ اُس کی گہری براؤن آنکھیں دھند کے ساتھ کسی اور ہی جہان میں کھوئی ہوئیں تھیں۔

ادھر سے گزرتی حسین لڑکیاں ایک نظر اُس پر ڈالے بغیر نہ رہ پاتیں۔ آخر وہ میسن نوئر کا دلکش مالک تھا۔ سیاہ تھری پیس سوٹ میں ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی بادشاہ ہو، جو خاموشی میں بھی حکم چلا رہا ہو۔

مگر ہادی کے اندر کا حال کچھ اور ہی تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ہادی اپنے دوست علی کے ساتھ ریسٹورنٹ کے کونے والے میز پر بیٹھا تھا۔باہر دھند نے پورے شہر کو لپیٹ میں لیا ہوا تھا،اور اندر مدھم روشنی کے ساتھ بیک گراؤنڈ میں ایک پرانی غزل بج رہی تھی۔

رنجش ہی سہی دل ہی دکھانے کے لیے آ

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آپھر سے مجھے چھوڑ کے جانے کے لیے آ

پہلے سے مراسم نا سہی پھر بھی کبھی تو

رسم راہِ دنیا ہی نبھانے کے لیے آ

کس کس کو بتائیں گے جدائی کا سبب ہم،

تو مجھ سے خفا ہے تو زمانے کے لیے آ

کچھ تو میرے پندارِ محبت کا بھرم رکھ

تو بھی تو مجھ کو منانے کے لیے آ

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ایک عمر سے ہوں لذت گریہ سے بھی محروم،

اے راحت جان مجھ کو رلانے کے لیے آ

ہادی کی آنکھوں میں تھکن اور ادھوری خواہشوں کی پرچھائیاں واضح تھیں۔

علی نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے گہری سانس لی:

"یار ہادی، اپنی حالت کو سنبھال۔ یہ میسن نوئر، یہ تیری سلطنت ہے۔ تجھے ہی اس کو سنبھالنا ہے۔ اپنے آپ کا خیال کر، ورنہ یہ سب کچھ تیرے ہاتھ سے پھسل جائے گا۔"

ہادی نے آہستہ سے سر جھکایا، اور زخمی مسکراہٹ لیے دھیرے سے کہا:

"تجھے پتا ہے نا، علی، یہ سب، یہ سلطنت، یہ ساری شان، بس اُسی کے لیے ہے۔ وہ نہ ہو،، تو یہ سب میرے لیے خاک ہے۔ میں اس کا کیا کروں؟"۔ میرے لیے یہ بے معنی ہے۔"

علی تھوڑا آگے جھکا، اس کے لہجے میں حوصلہ تھا:

"وہ بھی مل جائے گی۔ لیکن پہلے تُو خود کو تو سنبھال۔ تُو ٹوٹا رہے گا تو اسے ڈھونڈ بھی نہیں پائے گا۔"

بیک گراؤنڈ میں غزل کے مصرعے گونج رہے تھے۔

اب تک دل خوش فہم کو تجھ سے ہیں امیدیں،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ آخری شمعیں بھی بجھانے کے لیے آ

ہادی نے گہری سانس لی، آنکھوں میں نمی ابھر آئی مگر اس نے مسکرا کر چھپا لی۔ وہ جانتا تھا کہ یہ سفر آسان نہیں، مگر کہیں دل کے کونے میں اُمید کی ایک ٹمٹماتی ہوئی روشنی ابھی باقی تھی۔

علی ہادی کو چلنے کا کہتا ہے،

ہادی نے سگریٹ بجھایا، اپنا کوٹ اٹھایا اور اٹھنے ہی والا تھا کہ سامنے ایک پرانا چہرہ آ گیا۔

عمران۔ وہی یونیورسٹی کا حریف، جسے ہادی ہمیشہ ریس میں ہرا دیتا تھا۔ اُس کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اوہ ہیلو سکندر،، کیسے ہو؟سنا ہے میسن نوئر کا مالک پاگل سا ہو گیا ہے۔ سوچ،، جب یہ دنیا کو پتا چلے گا تو کیا تماشا ہو گا۔"

ہادی کے وجود میں آگ بھڑک اٹھی۔ وہ رک گیا،اُس کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ ایک لمحے میں اُس نے عمران کا گریبان پکڑ لیا اور دانت پیس کر بولا:

"دور رہنا مجھ سے،کمینے انسان۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہو گا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عمران نے گریبان چھڑانے کی کوشش کی اور الٹا ہاتھ اٹھا دیا۔ لمحہ بھر میں دونوں گتھم گتھا ہو گئے۔ہادی نے اُسے زمین پر گرا کر گھونسے برسانے شروع کر دیے۔

ریسٹورنٹ کا مینیجر اور علی دونوں بیچ میں آئے۔

"سر پلیز،، مہربانی کریں،ماحول خراب نہ کریں۔"

علی نے ہادی کو زور سے پکڑا اور کھینچتے ہوئے باہر لے گیا۔ عمران اپنی طنز بھری مسکراہٹ کے ساتھ پیچھے سے آواز کستا رہا:

"سکندر، تُجھے تو میں دیکھ لوں گا،"

ہادی خاموشی سے کوٹ درست کرتا ہے، مگر اُس کی آنکھوں میں ایک خطرناک سا سکوت ہے،، جیسے طوفان ابھی باقی ہو۔۔

لاہور کی یخ بستہ سردی میں ہوا کے جھونکے گلیوں اور درختوں کے سائے کو لرزا رہے تھے۔ ہادی ریسٹورنٹ سے باہر نکلا تو اس کی سانسوں میں سگریٹ کا دھواں ابھی تک بھرا ہوا تھا۔ہادی کے قدم بھاری مگر غرور سے بھرے ہوئے تھے۔ علی اس کے ساتھ تھا، جیسے اس

کے غصے اور طوفان کو روکنے کی طاقت رکھتا ہو، مگر حقیقت میں جانتا تھا کہ ہادی کے سامنے کسی کی نہیں چلتی۔

علی نے اس کے ساتھ قدم ملایا۔ دونوں نے گاڑی کی طرف رخ کیا۔

سامنے والی گاڑی کی جھلک نے اس کے قدم روک دیے۔ وہاں عنایہ اور ثانیہ بیٹھی تھیں، اور آگے والی سیٹ پر ان کے شوہر۔ کھڑکی کے شیشے کے پار وہ ہنستے، مسکراتے، ایک دوسرے کی خوشی میں ڈوبے ہوئے لگ رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہادی کی آنکھوں میں جیسے اچانک شعلے بھڑک اٹھے۔ اس کے اندر کا زخم تازہ ہو گیا۔

"یہ"، "یہ کیسے ممکن ہے؟ میری محبت کو برباد کر کے یہ ہنسی خوشی جی رہی ہیں؟" اس کی آواز بھاری اور زہر آلود تھی۔

علی نے تیزی سے مداخلت کی،

ہادی، بس کر۔ کچھ نہیں کرنا۔ پہلے ہی تو نے وہاج کے ساتھ ظلم کیا، اس کی ٹانگ توڑ دی۔ چھوڑ دے ان سب کو۔ یہ راستہ صحیح نہیں ہے۔"

ہادی کی آنکھوں میں جنون تھا۔ اس کے ہونٹوں پر زخمی مسکراہٹ پھیل گئی۔

"سوال ہی پیدا نہیں ہوتا،، علی، جو مجھے برباد کرے گا، میں اسے برباد کرونگا، ضرورت پڑی تو موت بھی دونگا۔"

علی کا دل دھک سے بیٹھا۔ وہ ہادی کو گھور کر دیکھتا رہا جیسے کوئی اجنبی بن گیا ہو۔

ہادی نے گاڑی کا دروازہ زور سے بند کیا اور اسٹیرنگ سنبھال کر ایک سائیڈ سمائل دی۔

ایک دو قتل کرنے سے کیا ہو جائے گا علی،؟

"اس نے آہستہ سے کہا، جیسے کوئی راز سناتا ہو۔

علی کی زبان بند ہو گئی۔ اس کی نظریں ہادی کے چہرے پر جم گئیں جہاں جنون اور خاموش وحشت رقص کر رہی تھی۔

گاڑی کا انجن گرجا، سرد رات کی ہوا کو چیرتی ہوئی کار سڑک پر بڑھنے لگی۔

منزل ایک ہی تھی۔

میسن نوئر،،

Clubb of Quality Content

جہاں اندھیروں کے دیوتا کی طرح ہادی اپنی نئی جنگ کی تیاری کرنے جا رہا تھا۔

دونوں میسن نوئر کی طرف جا رہے تھے، لیکن علی کے دل میں ایک عجیب سا خوف اتر چکا تھا، شاید یہ سفر صرف میسن نوئر تک نہیں بلکہ اندھیروں کی ایک ایسی گلی کی طرف تھا جس سے واپسی ممکن نہ تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہادی میسن نوئر کے اپنے اسٹائلش مگر سنسان آفس میں تنہا بیٹھا تھا۔ رات گہری ہو چکی تھی، علی جا چکا تھا۔ کمرے کی خاموشی میں صرف گھڑی کی سوئیاں چلنے کی آواز گونج رہی تھی۔

فون ہاتھ میں اٹھا کر اُس نے سخت لہجے میں کہا:

"میں نے جس کی تصویریں بھیجی ہیں، وہ ابھی اسی وقت مجھے میسن نوئر کے سیکرٹ روم میں چاہیے۔"

یہ کہہ کر اُس نے فون بند کیا اور آہستگی سے چیئر کی پشت سے ٹیک لگا لی۔ آنکھیں موندتے ہی اُس کے ذہن کی اسکرین پر ایک ہی چہرہ ابھر آیا۔ وہی معصوم سراپا، وہی روشنی بکھیرتی نگاہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کہیں وہ اُس کے ساتھ مسکرا رہی تھی، کہیں وہ کسی گہرے موضوع پر بحث کرتی نظر آ رہی تھی۔ کبھی وہ لمحہ یاد آیا جب اُس کا نرم ہاتھ اُس کے ہاتھ میں تھا، کبھی وہ گھڑی جب وہ اُس کی مسکان میں کھو گیا تھا۔

اور پھر،،وہ دل دہلا دینے والا لمحہ۔پارٹی کی رات۔شاہانہ جب تیار ہو کر آئی،اُس کے ساتھ کھڑی تھی،ہادی کا دل بجلی کی سی تیزی سے دھڑکنے لگا تھا۔اُس کے لبوں پر بے رُخی اور الزام کے سخت جملے گونجے،یاد آیا جب اُس نے غصے میں اُسے "بے حیا" کہا،جب زبردستی اُسے اپنے ساتھ لے گیا۔

یادوں کے دھارے نے اُسے لائبریری کا وہ منظر دکھا دیا جہاں اُس نے کپکپاتے ہاتھوں سے ہادی کو تھپڑ مارا تھا۔اُس کی آنکھوں میں بس خوف ہی باقی رہ گیا تھا۔

ہادی نے چونک کر آنکھیں کھول دیں۔سانس بے ترتیب تھی،اور پلکوں پر نمی جھلک رہی تھی۔وہ دھیرے سے خود سے بڑبڑایا:

"کہاں ہو تم،،؟واپس آجاؤ۔میں اپنے ہر دیے ہوئے دُکھ کا مدوا کروں گا،تم سے معافی مانگوں گا۔بس،،واپس آجاؤ،کہیں مل جاؤ،،پلیز،،،"

کمرے میں گہری خاموشی پھیل گئی،اور ہادی کی آنکھوں کے کنارے بھیگتے گئے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ایک گھنٹے بعد ہادی کو فون آیا کہ "کام مکمل ہو گیا ہے۔"

یہ سنتے ہی وہ پھر سے اپنے اسی روپ میں لوٹ آیا جو انا اور غرور میں لپٹا ہوا تھا۔

اس کے قدم آہستگی سے اُس خفیہ کمرے کی طرف بڑھے۔دروازہ کھلتے ہی اندر سے چیخوں اور سوالوں کی آوازیں آنے لگیں:

"کون ہو تم لوگ؟ کیوں لائے ہو ہمیں یہاں؟ ہم نے کیا کیا ہے؟"

ہادی کے قدم پر سکون مگر خوفناک انداز میں آگے بڑھے۔ وہ ایک کرسی پر جا بیٹھا۔

سامنے ہی عنایہ اور ثانیہ کرسیوں سے بندھی ہوئی تھیں، آنکھوں پر سیاہ پٹیاں جمی ہوئی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چند لمحوں بعد ہادی کی آواز گونجی۔

"ویلکم،، عنایہ اور ثانیہ۔"

یہ آواز سنتے ہی دونوں کے وجود کانپ اٹھے، خاموشی چھا گئی۔

عنایہ لرزتی ہوئی آواز میں بولی:

"کون؟"

ہادی کی مسکراہٹ تیز تر ہوئی:

"کمال ہے، تم مجھے پہچان نہیں پائیں۔ کیا بھول گئی ہو؟ یادِ لادوں کیا؟ جس کی زندگی تم دونوں نے جہنم بنائی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ثانیہ کا رنگ اڑ گیا، ہچکچاتے ہوئے بولی:

"ہا،،،دی،،،؟"

ہادی کا لہجہ زہر خند بن گیا:

"ہاں،ہادی۔مجھے لگا تھا شاید وقت کے ساتھ تم دونوں بھول گئی ہو گی،سوچا آج دوبارہ سامنے آکر تمہیں یاد دلادوں۔میری زندگی اجاڑ کر،میرا دل روند کر تم دونوں کیسے خوش رہ سکتی تھیں؟شادی کر کے کیسے سکون سے جی سکتی تھیں؟اس لیے سوچا کیوں نہ تمہاری زندگیاں بھی جہنم بنادی جائیں۔"

عنایہ زار و قطار رونے لگی:

"میں نے کچھ نہیں کیا ہادی!یہ سب ثانیہ کا منصوبہ تھا،میں مجبور تھی۔"

ثانیہ فوراً لرزتے ہوئے بولی:

"نہیں،نہیں ہادی،ایسا کچھ نہیں تھا۔ہمیں معاف کر دو،ہم سے غلطی ہو گئی تھی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہادی کی آنکھوں میں نفرت کی آگ بھڑک اٹھی، آواز گرج اٹھی:

"غلطی؟ اسے تم غلطی کہتی ہو؟ تم نے میری محبت کو مجھ سے چھین لیا، مجھے بد گمان کر دیا۔ جس لڑکی کو میں دیوانگی کی حد تک چاہتا تھا، مجھے اُسی کی بدنامی کا سبب بنا دیا۔ اور تم کہتی ہو کہ یہ صرف ایک غلطی تھی؟"

میں تم دونوں کا قتل کر دینا چاہتا تھا،

وہ کرسی سے اٹھا اور ایک سرد قہقہہ لگایا:

"قتل کرنا تو آسان تھا، ایک پل کی بات تھی۔ مگر نہیں،، پھر میں نے سوچا تم دونوں کو مارنے سے وہ مزہ نہیں آئے گا جو زندہ رہ کر سزا بھگتنے میں ہے۔ تمہیں وہی ذلت سہنی ہوگی جو اس نے برداشت کی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر اس نے ہاتھ کے اشارے سے اپنے ساتھ کھڑی دو عورتوں کو بلایا۔

ان کے قریب آتے ہی ہادی نے سفاک لہجے میں حکم دیا:

"ان دونوں کا حلیہ بگاڑ دو،، صبح جب یہ اپنے گھروں کو پہنچیں، تو ان کے شوہر انہیں فوراً ہی طلاق دے دیں۔"

عنایہ اور ثانیہ چیخ اُٹھیں، آنسوؤں میں ڈوب کر فریاد کرنے لگیں:

"نہیں ہادی،، خدا کے لیے ایسا مت کرو۔ ہماری زندگیاں برباد ہو جائیں گی۔"

مگر ہادی ان کی چیخوں اور رونے پر ذرا بھی پگھلا نہیں۔

وہ خاموشی سے پلٹا اور اپنے عالی شان بنگلے کی طرف روانہ ہو گیا۔ پیچھے ان کی چیخوں کی گونج اندھیروں میں ڈوبتی چلی گئی۔۔۔۔

اگلی صبح, سورج کی روشنی ابھی پھیل ہی رہی تھی کہ عنایہ اور ثانیہ کی زندگیوں میں اندھیروں کا طوفان ٹوٹ پڑا۔

گھوڑوں کی چاپ جیسی آواز کے ساتھ گاڑی رکی اور گارڈز نے دونوں کو گھسیٹتے ہوئے گھر کے دروازے کے سامنے لا کھڑا کیا۔ دروازے کے عین سامنے اُن کے ساس، سسر اور شوہر کھڑے تھے۔ چہرے غصے سے تمتمائے ہوئے۔

عنایہ کا شوہر بھڑک اٹھا:

"کہاں سے آ رہی ہو تم دونوں؟ اپنی راتیں رنگین کر کے؟"

ثانیہ کا شوہر آگے بڑھا، ایک زوردار تھپڑ اس کے رخسار پر جڑتے ہوئے غرّایا:

"مجھے تو پہلے ہی شک تھا کہ تم ایسی ہی عورت ہو،، پھر بھی شادی کی تھی کہ شاید بدل جاؤ۔ لیکن تمہیں تو حلال زندگی کی ضرورت ہی نہیں تھی!"

عنایہ کا شوہر، اپنی آنکھوں میں حقارت لیے، بھائی کی طرف دیکھ کر بولا:

"میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ ان پر نظر رکھنا،، اب دیکھ لو، خود تو تم پھنسے، مجھے بھی اپنے چکر میں پھنسا دیا۔

اور آج وہ لڑکے خود آ کر بتا گئے کہ تم دونوں اُن کے ساتھ تھیں۔ اب کیا کہو گی؟"

عنایہ ہکلائی ہوئی آواز میں فریاد کرنے لگی:

"خدا کے لیے،، ہماری بات تو سن لیجیے،، ہم بے قصور ہیں۔"

ثانیہ سسکتے ہوئے گڑگڑائی:

"یہ سب جھوٹ ہے، ہمیں بدنام کیا جا رہا ہے۔"

لیکن اُن کی سسکیاں، اُن کی بے قصور چیخیں کسی کے دل کو نہ پگھلا سکیں۔ شوہروں نے ایک ہی سانس میں فیصلہ سنا دیا:

"ہم تمہیں طلاق دیتے ہیں،، ابھی اور اسی وقت۔"

اور اگلے لمحے،، گھر کے دروازے بند کر دیے گئے۔

Clubb of Quality Content

عنایہ اور ثانیہ، بکھرے بالوں، لرزتے وجود اور آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کے ساتھ دروازے پر گر پڑیں۔ اُن کی حالت اجڑی ہوئی تھی، اُن کی زبان سے نکلنے والی چیخیں محلے کی فضاؤں میں گونجتی رہیں:

"ہم نے کچھ نہیں کیا۔۔۔

لیکن جواب میں بس دروازے کی خاموشی تھی،، اور تقدیر کا وہ سناٹا جو اُن کی زندگیوں پر چھا چکا تھا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کالج کا منظر ایک روحانی سکون میں ڈوبا ہوا تھا۔ چھٹی کے بعد صراطِ مستقیم کی محفل منعقد ہوئی تھی۔ صحن اور ہال میں ایک عجیب سی روشنی اور اطمینان کی کیفیت تھی۔ دلوں پر جیسے بوجھ ہلکا ہو گیا ہو۔

اس بار معمول سے زیادہ تعداد میں لڑکیاں موجود تھیں، اور ان کے ساتھ ان کی بڑی بزرگ مائیں اور خواتین بھی شریک تھیں۔ ایک خاموشی، لیکن زندگی سے بھری ہوئی خاموشی نے محفل کو ڈھانپ رکھا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سامنے ایل ای ڈی اسکرین پر نعمان علی خان کا بیان چل رہا تھا۔

"پانچ مراحلِ دنیاوی زندگی،،،

" Five Stages Of Worldly Life,"

میرے محترم بھائیو اور بہنو,

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ہماری دنیاوی زندگی کا ایک ایسا خلاصہ بیان فرمایا ہے جو اگر ہم سمجھ لیں، تو ہماری آنکھیں کھل جائیں، دل کانپ اٹھے، اور قدم سیدھے راستے کی طرف بڑھنے لگیں۔

اللہ رب العزت سورۃ الحدید آیت نمبر 20 میں فرماتے ہیں:

"اِعْلَمُوا أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَ لَهْوٌ وَ زِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَ الْأَوْلَادِ ۖ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا ۖ

۔

یادرکھو!یہ دنیا کی زندگی محض کھیل ہے، مشغلہ ہے، زیب و زینت ہے، ایک دوسرے پر فخر جتانا ہے، اور مال و اولاد میں بڑھ چڑھ کر مقابلہ کرنا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ذرا غور کیجیے،، اللہ نے ہماری پوری دنیاوی زندگی کو پانچ مراحل میں تقسیم کر دیا۔

پہلا مرحلہ: کھیل اور لہو (بچپن)

جب انسان اس دنیا میں آتا ہے، تو اس کی زندگی کھیل کود سے شروع ہوتی ہے۔

بچہ دن رات کھیلتا ہے، ہر چیز کو کھیل سمجھتا ہے، مقصدِ حیات سے بے خبر۔

یہی وہ عمر ہے جب ہمیں دنیا بہت حسین لگتی ہے، مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ محض ابتداء ہے، حقیقت نہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دوسرا مرحلہ: مشغولیات اور دل بہلانا (جوانی)

پھر وقت گزرتا ہے، جوانی آتی ہے۔

انسان کھیل سے آگے بڑھ کر اور مشاغل ڈھونڈنے لگتا ہے۔

دوستیاں، میل جول، محبتیں، تفریحیں، اور انسان ان میں ایسا الجھ جاتا ہے کہ گویا یہ سب کچھ ہی اس کی اصل زندگی ہے۔

مگر حقیقت میں یہ بھی صرف ایک عارضی سراب ہے۔

تیسرا مرحلہ: زیب و زینت اور دکھاوا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر عمر اور بڑھتی ہے۔

انسان اپنی پہچان بنانا چاہتا ہے، اپنا وقار جتانا چاہتا ہے۔

لباس، مکان، گاڑی، ڈگریاں اور عہدے۔۔ سب زیور اور زیب و زینت بن جاتے ہیں۔

یہ وہ دور ہے جب ہم ایک دوسرے پر فوقیت جتانے لگتے ہیں،

"دیکھو میرا گھر کیسا ہے، میری پوزیشن کیسی ہے، میرے بچے کہاں پڑھ رہے ہیں۔"

یہ ریس کا میدان ہے، لیکن منزل کہیں اور ہے۔

چوتھا مرحلہ: مال و اولاد میں فخر

انسان کی توجہ اب دولت اور اولاد پر جم جاتی ہے۔

ساری فکر یہ بن جاتی ہے،

"میری کمائی کہاں تک بڑھی؟

میری اولاد کہاں تک پہنچی؟"

یہاں انسان بھول جاتا ہے کہ اولاد اور مال سب امتحان ہیں، اور یہ امتحان ہمیشہ باقی نہیں رہیں گے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پانچواں مرحلہ: حقیقت کا سامنا

اور پھر وہ دن آتا ہے جب انسان کو دنیا کی حقیقت نظر آنے لگتی ہے۔

وہ سمجھتا ہے کہ دنیا ایک کھیت کی طرح ہے،

بارش آئی، پودے اگے، سبزے نے دل لبھایا، مگر تھوڑی ہی دیر بعد وہ زرد پڑ گئے اور مٹی میں بکھر گئے۔

یہ ہے دنیا کی حقیقت۔ چند لمحوں کا خواب، ایک دھوکہ، ایک سراب۔

اصل زندگی آخرت ہے، جہاں نہ کھیل ہو گا، نہ زینت، نہ مال، نہ اولاد۔۔ صرف اعمال کا حساب ہو گا۔

پی ایچ ڈی کا طالب علم،

ایک شخص نے سالوں لگا کر اپنی پی ایچ ڈی کی تحقیق لکھی۔ لیکن جب تھیسس جمع ہوئی، وہ ضائع ہو گئی۔

نتیجہ یہ نکلا کہ وہ ذہنی مریض بن گیا، زندگی بھر کی محنت برباد ہو گئی

یہ واقعہ بتاتا ہے کہ جب انسان اپنی تمام زندگی کا مقصد صرف دنیاوی کامیابی کو بنا لیتا ہے، تو ذرا سا نقصان بھی اس کی دنیا اجاڑ دیتا ہے۔

بھائیو، سوچو اگر ہماری پوری زندگی صرف دنیاوی کامیابی کے پیچھے ہے، اور وہ سب کچھ پل بھر میں ختم ہو جائے تو ہم کہاں کھڑے ہوں گے؟

نیو اورلینز کا تاجر،

امریکہ کے شہر نیو اورلینز میں طوفان آیا۔ ایک شخص کا پورا کاروبار تباہ ہو گیا۔

لیکن اس نے شکر کیا، اللہ کی رضا پر راضی رہا، اور سکون سے چھوٹا سا کام کر کے زندگی

گزارنے لگا۔

یہی اصل دولت ہے۔ دل کا سکون، اللہ پر یقین، اور قناعت۔۔

بیان ختم ہوتے ہی ملائکہ کمال اسٹیج پہ آ کر مائیک سنبھالتی ہے اور کہتی ہے۔

Clubb of Quality Content

میرے عزیزو، دنیا کے یہ پانچ مرحلے ایک سبق دیتے ہیں،

کھیل ختم ہو جائے گا،

مشغلے مٹ جائیں گے،

زینت فنا ہو جائے گی،

مال و اولاد پیچھے رہ جائیں گے،

لیکن ایک چیز ہمیشہ باقی رہے گی،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہمارا ایمان اور ہمارے اعمال۔

اصل کامیابی یہ ہے کہ ہم اپنی زندگی کو آخرت کے لیے سنواریں، ورنہ یہ دنیا تو چند دن کی فریب کاری کے سوا کچھ نہیں۔

لہٰذا اپنی زندگی کو کھیل اور فخر کے لیے نہ گنوائیے، بلکہ اس آخرت کے لیے سنواریے جہاں ہمیشہ رہنا ہے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

الفاظ سیدھے دلوں پر اتر رہے تھے۔ کوئی آہستہ آہستہ سر جھکا کر رو رہی تھی، کوئی تسبیح کے دانے گن رہی تھی، کوئی دل ہی دل میں دعا مانگ رہی تھی۔

انابیہ، فریشہ، شاہانہ بھی سب کے درمیان بیٹھی تھیں۔ ساتھ ان کے گھر والے بھی محفل کا حصہ تھے۔ وقت جیسے رک سا گیا تھا۔ لمحے بھاری بھی تھے اور میٹھے بھی۔

انابیہ نے چپکے سے شاہانہ کی طرف دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں نمی تھی لیکن چہرے پر سکون۔ فریشہ کے لب خاموش تھے لیکن دل جیسے الفاظ دہرا رہا تھا۔ ملائکہ بھابی کے ہاتھ دعا کے لیے اٹھے ہوئے تھے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ محفل صرف ایک اجتماع نہیں لگ رہی تھی بلکہ روحوں کی صفائی، زخموں کا مرہم اور دلوں کی توبہ کی ساعت تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے سب کو ایک ہی آواز پکار رہی ہو،

"واپس آجاؤ، دلوں کی اصل راحت اسی میں ہے۔"

عصر کی نماز کے بعد شاہانہ اپنے کمرے میں بیٹھی تھی۔ دل پر بوجھ سا تھا مگر زبان پر خاموشی۔ اچانک دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی، ملائکہ بھابی اندر آئیں۔

"شاہانہ، نیچے آجاؤ، ممانی اور آنٹی آئی ہوئی ہیں۔"

شاہانہ چونکی، حیرانی سے بولی:

"ممانی؟ آج کیسے آ گئیں بھابی؟اور آنٹی جمیلہ تو بس زخموں کو کریدنے ہی آتی ہیں ہمیشہ،"

ملائکہ بھابی نے نرم لہجے میں کہا:

"آجاؤ شاہانہ،،اللہ پاک ان سب کو ہدایت دے گا۔بس صبر رکھو۔"

شاہانہ نے آہ بھری اور آہستہ آہستہ نیچے کی طرف بڑھ گئی۔ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی تو وہاں ممانی اور آنٹی جمیلہ موجود تھیں۔سب کے سلام دعا کے بعد امی نے شفقت سے کہا:

"بیٹا،ذرا چائے لے آؤ۔"

شاہانہ کچن کی طرف چلی گئی۔اسی دوران ڈور بیل بجی۔امن دروازہ کھولنے گیا۔

کمرے میں ماحول یکا یک بدل گیا۔ آنٹی جمیلہ کی تیز آواز گونجی:

"سنا ہے آپ کی بیٹی کا نکاح اچھے خاندان میں ہو گیا ہے، ہمیں تو بلانا گوارا نہ کیا۔۔بڑی قسمت والی ہے۔ مگر،، کیا وہ لوگ جانتے ہیں کہ شاہانہ اپنے ماضی میں کیا کچھ کرتی رہی ہے؟"

شاہانہ کی امی نے سخت لہجے میں کہا:

"جمیلہ،ان باتوں کو چھوڑیں۔"

مگر ممانی بھی ساتھ ہی بول اٹھیں:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہاں بھئی، پورے خاندان میں چرچے تھے اس کے، کہ یونیورسٹی میں کیا کرتوت کرتی پھر رہی ہے۔ اب دیکھو تو کیسی پاک بی بی کا ڈھونگ رچایا ہوا ہے۔ مجھے تو لگتا ہے اس لڑکے کو بھی یہ پھانس کر بیٹھی ہے۔"

یہ الفاظ ہوا میں زہر کی طرح تیر گئے۔ شاہانہ ٹرے میں چائے لیے اندر داخل ہوئی ہی تھی کہ دروازے کے قریب ایک مانوس اور مضبوط آواز گونجی،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میری بیوی کیا کرتی ہے اور کیسی ہے، اس کی فکر آپ کو کرنے کی ضرورت نہیں۔"

سب کھڑے ہو گئے۔ شاہانہ کی نظریں بے اختیار دروازے کی طرف اٹھ گئیں۔ وہاں راحمیر سلطان کھڑا تھا، اپنی ماں کے ساتھ۔

راحمیر نے کمرے کے بیچوں بیچ آ کر کہا:

"میں نے اپنی بیوی کے کردار میں کوئی عیب نہیں دیکھا۔ لہٰذا بہتر یہی ہو گا کہ آئندہ ان کا نام ایسی باتوں میں نہ لایا جائے، آنٹی اور ممانی صاحبہ۔"

شاہانہ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ وہ بس راحمیر کو دیکھتی رہ گئی، جیسے صدیوں بعد سکون ملا ہو۔

Clubb of Quality Content

راحمیر کی ماں آگے بڑھیں اور شاہانہ کے شانے پر ہاتھ رکھ کر بولیں:

"میری بہو کا کردار پاک صاف ہے۔ میں کسی کو یہ اجازت نہیں دوں گی کہ اس کے خلاف ایک لفظ بھی کہے۔"

ممانی اور آنٹی جمیلہ کے چہرے شرمندگی اور حیرت سے سرخ ہو گئے۔ کچھ لمحے خاموشی چھائی رہی۔ پھر ممانی نے جھنجلا کر کہا:

"بیٹا، تمہیں کچھ نہیں معلوم، یہ سب حقیقت ہے۔"

راحمیر کا جواب کاری ضرب کی طرح اترا:

"مجھے سب کچھ پتا ہے، ممانی، مگر لگتا ہے آپ کو اپنی بیٹی کے بارے میں کچھ خبر نہیں کہ وہ کہاں ہے اور کس حال میں ہے۔ بہتر ہو گا گھر جا کر اپنی اولاد پر نظر رکھیں۔"

پھر راحمیر نے آنٹی جمیلہ کی طرف رخ کیا:

"اور آپ،، آنٹی جمیلہ۔ آپ کی بڑی بیٹی اور چھوٹی بیٹی اس وقت کہاں اور کس حال میں ہیں، کیا آپ جانتی ہیں؟ بہتر ہو گا دوسروں کے گھروں کی عزتوں پر بات کرنے سے پہلے اپنے گھر کے حالات پر غور کریں۔"

راحمیر کے لہجے میں سکون بھی تھا اور فیصلہ بھی۔

ممانی اور آنٹی جمیلہ ساکت کھڑی رہ گئیں، پھر جھنجھلا کر رخ موڑا اور دروازے کی طرف بڑھ گئیں۔ جاتے جاتے کہا:

"ہم اس گھر میں دوبارہ قدم نہیں رکھیں گے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

دروازہ زور سے بند ہوا۔ کمرے میں خاموشی پھیل گئی۔ شاہانہ کی آنکھوں سے بہتے آنسو کو راحمیر نے پہلی بار ایک نرم مسکراہٹ سے روک لیا۔۔

شاہانہ کی ساس نے پیار سے اُس کا ماتھا چوما اور گلے لگاتے ہوئے نرمی سے کہا:

"بیٹا، جب شوہر تمہارے ساتھ کھڑا ہو تو دنیا کی کسی بھی غلط زبان کی کوئی حیثیت نہیں رہتی۔ تم بس خوش رہو، باقی سب خود بخود ٹھیک ہو جاتا ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اتنے میں شاہانہ کی امی آگے بڑھیں اور مسکرا کر بولیں:

"آئیے، آپ بیٹھیں۔"

پھر وہ راحمیر کے قریب آئیں، اُس کا ہاتھ تھامتے ہوئے آنکھوں میں نمی لیے کہا:

"بیٹا، میں واقعی دل سے خوش ہوں کہ میری بیٹی کے نصیب میں تم جیسے شخص کو لکھا گیا، جو اُس کے لیے باعثِ سکون اور باعثِ شفا ثابت ہوا۔"

راحمیر نے عاجزی سے سر جھکاتے ہوئے جواب دیا:

"شکریہ آنٹی، لیکن یہ تو ہر مرد کا فرض ہے کہ وہ اپنی بیوی کے لیے اپنی زبان اور رویے سے شفا ثابت ہو، سکون کا باعث ہو۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کمرے میں بیٹھے سب لوگ ان الفاظ کی گہرائی کو محسوس کر رہے تھے۔ شاہانہ کی ساس نے پیار سے اپنی بہو کا ہاتھ تھاما اور ساتھ بٹھالیا۔ محفل میں ایک اطمینان اور سکون سا اُتر آیا۔

شاہانہ نے آہستہ سے کہا:

"میں کھانے پینے کا انتظام کرتی ہوں۔"

یہ کہہ کر وہ اٹھ گئی اور کچن کی طرف چل دی، اُس کے دل میں ایک عجیب سی نرمی اور سکون اتر رہا تھا۔

امن کے چہرے پر مسکراہٹ تھی، وہ آگے بڑھا اور راحمیر کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بولا:

"راحمیر بھائی، واقعی میری بہن خوش نصیب ہے کہ اُسے آپ جیسے ہمسفر ملے۔"

راحمیر بھی مسکرا دیا، مگر دل ہی دل میں اُس نے رب کا شکر ادا کیا اور سوچا:

"خوش نصیبی تو میری ہے، کہ مجھے وہ عورت ملی جس کے لیے میں نے تہجد میں دعائیں کی تھیں۔"

اسی لمحے امن کی کال آ گئی اور وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔ کچھ دیر بعد راحمیر نے نرمی سے کہا:

"میں پانی پی کر آتا ہوں۔"

وہ اٹھا اور کچن کی طرف چلا گیا، جہاں شاہانہ کچن میں کھڑی کھیر مکستم تیار کر رہی تھی۔ راحمیر دروازے سے ٹیک لگا کر ٹھہر گیا اور شرارت بھری نرمی سے بولا:

"جانم صاحبہ،، کیسی ہیں آپ؟"

شاہانہ چونک گئی، پیچھے پلٹ کر دیکھا اور ہکلاتے ہوئے بولی:

"مَ،، میں ٹھیک ہوں،، آپ کیسے ہیں؟"

راحمیر اُس کے قریب آیا اور سنجیدگی سے بولا:

"یہ بتائیں، آپ نے کیا سوچا ہے اب؟"

شاہانہ نے پلکیں جھپکیں، کچھ لمحے خاموش رہی اور پھر دھیرے سے کہا:

"کس بارے میں؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر کی آنکھوں میں چمک اُتری:

"رخصتی کے بارے میں۔ سات مہینے ہو گئے ہیں نکاح کو۔"

شاہانہ نے نظریں چرائیں اور آہستگی سے بولی:

"وہ،،میں ابھی جاب کر رہی ہوں،،اور ساتھ صراطِ مستقیم کی محفل بھی ہوتی ہے، تو"

راحمیر نے مسکرا کر بات کاٹ دی:

"اُس کی فکر نہ کریں،یہ سب آپ کو بعد میں بھی مل جائے گا۔"

شاہانہ کچھ دیر چپ رہی۔ کچن میں چمچ کی ہلکی سی کھنک گونج رہی تھی۔ پھر اُس نے سر جھکا کر دھیرے سے کہا:

"مجھے،،مجھے روٹی بنانی نہیں آتی۔"

راحمیر کی ہنسی چھوٹ گئی،اُس نے قہقہے کو ضبط کیا اور ہلکے لہجے میں کہا:

"آپ اتنی سی بات پر رخصتی نہیں چاہتیں؟"

Clubb of Quality Content

شاہانہ نے شرمیلی نظروں سے اُس کی طرف دیکھا اور اثبات میں سر ہلایا۔ راحمیر بے اختیار کھل کر ہنس پڑا۔ وہ قہقہہ، وہ مسکراہٹ، شاہانہ کے دل کو چھو گئی۔ اسے پہلی بار لگا جیسے یہ ہنسی اُس کے دل پر کوئی خوبصورت نقش بنا گئی ہو۔

شاہانہ نے لپٹتے ہوئے ہونٹوں سے کہا:

"آپ، آپ میرا مذاق اُڑا رہے ہیں۔"

راحمیر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا:

"کیا میں ایسا کر سکتا ہوں؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ نے ضد سے کہا:

"مجھے واقعی نہیں آتی روٹی بنانی۔"

راحمیر ایک قدم آگے بڑھا، جھک کر اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا:

"اگر یہی وجہ ہے تو یقین کریں، اس کام میں، میں خود آپ کی مدد کر دوں گا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں:

"آپ کو، آپ کو روٹی بنانی آتی ہے؟"

راحمیر ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ بولا:

"آپ کے لیے تو میں روٹی بھی بنا سکتا ہوں جانم صاحبہ، آزما کر دیکھ لیجیے۔"

شاہانہ نے اُس کی طرف دیکھ کر مسکرا دیا۔ پھر نرم لہجے میں سوال کیا:

"آپ کو رخصتی کی جلدی کیوں ہے، راحمیر؟"

راحمیر کے لبوں پر ہلکی مگر پراثر مسکراہٹ اُبھری:

"کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ جو زندگی اب باقی ہے، وہ آپ کے ساتھ گزاروں۔ آپ کا محافظ بن کر، آپ کے ساتھ ہر صبح کی روشنی دیکھوں۔"

شاہانہ کا دل دھڑک اُٹھا۔ اُس نے نظریں جھکا لیں۔ راحمیر نے آگے بڑھ کر کہا:

"تو پھر،، میں ہاں سمجھوں؟"

شاہانہ نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ سر جھکا کر اثبات میں ہلا دیا۔

راحمیر کے لبوں پر شکر گزاری کی دعا اُتری:

"شکریہ، شکریہ جانم صاحبہ، اس خوشی کے لیے۔"

پھر وہ کچن سے باہر چلا گیا۔ باہر سب لوگ جمع تھے۔ ہنسی خوشی کے ساتھ رخصتی کی تاریخ طے کی گئی۔ زاویار بھی آ گیا، ناصر ملک صاحب بھی، اور محفل میں خوشی کی روشنی مزید بڑھ گئی۔۔۔۔

۔۔۔۔

جیسے ہی ممانی گھر کے دروازے سے اندر داخل ہوئیں تو ایک عجیب سا سکوت ماحول پر طاری تھا۔ قدم آہستہ آہستہ اندر کی طرف بڑھے تو نظر اُس کمرے پر جا ٹھہری جہاں سب بہن بھائی اور بھابھیاں ایک ہی جگہ اکٹھے تھے۔ درمیان میں ثانیہ بیٹھی تھی، اُس کے آنسو تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔

ممانی کا دل کانپ گیا، وہ بنا کسی سوال کے دوڑتی ہوئی بیٹی کے پاس پہنچیں۔ گھبراہٹ میں کپکپاتی آواز نکلی:

"کیا ہوا میری بچی کو؟ ثانیہ، یہ آنسو کیوں؟ کسی نے کچھ کہا ہے؟"

ثانیہ نے رو رو کر ماں کو اپنی بانہوں میں بھر لیا، جیسے برسوں کا دکھ ایک ہی پل میں باہر نکل آیا ہو۔ اُس کی آواز ٹوٹی ہوئی تھی، مگر ہر لفظ خنجر کی طرح چبھ رہا تھا:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"امی،،سب ختم ہو گیا۔،،میرا گھر اجڑ گیا امی۔۔اُس نے مجھے طلاق دے دی۔۔!!!"

یہ الفاظ سن کر کمرے کی فضا جیسے ساکت ہو گئی۔سب کی سانسیں رک سی گئیں۔

ممانی پر یہ جملہ قیامت بن کر گرا۔اُن کے قدم لڑکھڑائے،دل جیسے کسی نے نچوڑ لیا ہو۔ ایک لمحے میں اُن کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔وہ ہونٹ کپکپاتے ہوئے بس اتنا ہی کہہ سکیں:

"یا اللہ۔۔یہ کیا ہو گیا؟"

اور اگلے ہی پل ممانی دھڑام سے زمین پر گر گئیں۔۔۔دوسروں کے گھر اجاڑنے والے خود بھی کبھی خوش نہیں رہے سکتے۔

Clubb of Quality Content

گھر کے دروازے پر قدم رکھتے ہی جمیلہ آنٹی کو قیامت کا سا منظر دیکھنے کو ملا۔ شور، رونے کی آوازیں، اور غصے سے بھری باتیں ہر طرف گونج رہی تھیں۔ ایک بیٹی پہلے ہی گھر کی عزت کو روند کر کسی کے ساتھ بھاگ گئی تھی، اور دوسری کو اُس کا اپنا بھائی سرِ بازار پکڑ کر گھسیٹ لایا تھا۔ ایک غیر مرد کے ساتھ ہوٹل میں بیٹھے ہوئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہی جمیلہ آنٹی، جو ہمیشہ دوسروں کی بیٹیوں کے کردار پر انگلیاں اٹھاتیں، اُن پر کیچڑ اچھالتیں، آج اپنی ہی بیٹیوں کے کردار کا تماشا دیکھ رہی تھیں۔ زبان گنگ، قدم لڑکھڑا گئے، اور آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔

خاندانی عزت اور وقار جو دوسروں پر طعنوں کی بنیاد بنتا تھا، آج اپنے ہی صحن میں ٹوٹ کر بکھر گیا۔

جمیلہ آنٹی کے کانوں میں اپنے ہی جملے گونج رہے تھے:

"دوسروں کی تربیت کمزور ہے،، ان کی بیٹیاں بے لگام ہیں۔"

مگر آج حقیقت نے انہیں آئینہ دکھا دیا۔

شدید صدمے اور پچھتاوے کے بوجھ تلے اُن کا جسم لرزنے لگا۔ جب گھر والے انہیں سنبھال نہ پائے اور اسپتال لے جایا گیا تو ڈاکٹر نے سنگین خبر دی:

"یہ فالج کا شکار ہو چکی ہیں۔"

یہ سنتے ہی جمیلہ آنٹی کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ آنسوؤں میں صرف غم نہیں، بلکہ گہرا پچھتاوا بھی تھا۔ وہ پچھتاوا کہ کاش کبھی دوسروں کی بیٹیوں کی عزت پر انگلی اٹھانے کے بجائے اپنی بیٹیوں کو سنبھالنے کی فکر کی ہوتی۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

۔۔۔۔۔

کمرے کی ہلکی مدھم روشنی میں دھوئیں کے بادل گہرے سائے بنا رہے تھے۔ ہادی صوفے پر ٹیک لگائے بیٹھا سگریٹ کے کش لے رہا تھا۔ اس کے سامنے پوری دیوار پر ایک

ہی چہرہ تھا,,شاہانہ کا۔ سینکڑوں تصویریں دل کی شکل میں ترتیب دی گئیں تھیں۔ ہر تصویر میں وہی معصوم مسکراہٹ،وہی نگاہوں کا جادو،وہی خاموشی جس نے اس کی راتوں کو بے خواب بنا ڈالا تھا۔

میز پر رکھا موبائل اب بھی کھلا تھا۔ چیٹ کی اسکرین جگمگا رہی تھی۔ ہر لفظ کو وہ جیسے دل پر انڈیل رہا تھا۔ کبھی مسکرا دیتا، کبھی آنکھیں نم ہو جاتیں۔ سگریٹ کی راکھ جھڑ گئی لیکن اسے پرواہ نہ تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اچانک وہ اٹھا۔ سست روی سے چلتا ہوا دیوار کے قریب آ کھڑا ہوا۔ انگلیاں شاہانہ کی تصویروں پر پھسلتی چلی گئیں۔ جیسے ہر لمس میں وہ اس کو محسوس کرنا چاہتا ہو۔

اس نے بھاری سانس بھرتے ہوئے ہولے سے کہا:

"من تو شدم، تو من شدی من تن شدم تو جاں تا لس نہ کوید بعد ازیں، من دیگرم تو دیگری شدی،،"

(میں تو بن گیا ہوں اور تو میں بن گیا ہوں میں جسم ہوں اور تو جان ہے پس اس کے بعد کوئی نہ کہے کہ میں اور ہوں تو کوئی اور ہے۔۔)

تصویروں کو چھوتے ہوئے دھیرے سے بولا:

"مانتا ہوں تمہاری بربادی کا ذمہ دار میں ہوں, مگر میری محبت کا کیا؟ یہ کون سمجھے گا کہ میں ہر پل مر رہا ہوں، ہر لمحہ گھٹ رہا ہوں، مجھے یہ تمہاری کمی ختم کرتی جا رہی ہے۔،اور یہ دکھ تمہیں کیسے بتاؤں،؟"

اُس کی آنکھوں سے نمی ٹپک کر نیچے گری۔ وہ تھک کر واپس صوفے پر بیٹھ گیا۔ ایک اور سگریٹ جلائی۔ دھوئیں کے بادل میں اُس نے جیسے اپنی تنہائی چھپانے کی کوشش کی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر زیرِ لب ٹوٹے ہوئے لہجے میں کہنے لگا:

"ہے شوقِ سفر ایسا کہ ایک مدت سے ہم نے

منزل بھی نہیں پائی، راستہ بھی نہیں بدلا۔"

یہ شعر اُس کے لبوں سے نہیں، بلکہ اُس کے وجود کی ٹوٹ پھوٹ سے نکلا تھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

محفل میں ایک گہرا سکوت طاری تھا۔ تسبیح کی مدھم سی صدا، قرآن کی خوشبو سے بھری ہوا، اور چہروں پر ایک عجیب سکون۔ ملائی کہ بھابی نے مسکرا کر سب کو دیکھا اور آہستہ مگر مضبوط لہجے میں کہا:

"اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے: اَلَا بِذِکرِ اللّٰہِ تَطمَئِنُ القُلوب، (سورہ رعد:28)"

یعنی دلوں کا سکون صرف اللہ کے ذکر میں ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ لمحہ بھر کو رُکیں، اور پھر بولیں:

"توبہ صرف گناہوں سے معافی مانگنے کا نام نہیں، یہ ایک سفر ہے، ایک ایسا سفر جو انسان کو خود اپنی حقیقت تک لے جاتا ہے۔ کبھی ہم سمجھتے ہیں کہ دنیا کا شور، خواہشات کی رنگینیاں

ہمیں خوشی دیں گی، لیکن جب دل خالی ہو، تو کوئی شہرت، کوئی دولت، کوئی رشتہ اس خلا کو نہیں بھر سکتا۔ تب بندہ جان لیتا ہے کہ سکون صرف ایک در پر ہے۔ اللہ کے در پر۔"

انہوں نے مثال دیتے ہوئے کہا:

"جیسے ایک انسان رات بھر بھٹکتا ہے روشنی کی تلاش میں، جلتی بتیوں، جھوٹے رنگوں، چمکتی محفلوں کے پیچھے، مگر جب وہ تھک کر، ٹوٹ کر، نڈھال ہو کر سجدے میں گرتا ہے، تو اسی لمحے اسے اصل روشنی ملتی ہے۔ یہی توبہ ہے۔ روشنی کی طرف پلٹنا۔"

محفل میں خاموشی اور گہرائی مزید بڑھ گئی۔ ملائی کہ بھابی نے پھر کہا:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہم سب گناہ کرتے ہیں، کوئی زبان سے، کوئی آنکھ سے، کوئی دل سے۔ لیکن سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ ہم اپنے گناہوں کو گناہ سمجھنا چھوڑ دیں۔ توبہ دراصل یہ اعتراف ہے کہ میں کمزور ہوں، مگر میرا رب قوی ہے، میں خطاکار ہوں، مگر میرا رب ستار و غفار ہے۔"

ان کی آنکھوں میں نمی جھلکی، اور لہجے میں لرزش آ گئی:

"یاد رکھو! توبہ نہ کل کے لیے ٹالی جاتی ہے، نہ کسی خاص دن کے لیے، کیونکہ موت کے آنے کا وقت ہمیں نہیں معلوم۔ دل کی دھڑکن کا ایک لمحہ رک جائے، اور موقع ختم۔ تو کیوں نہ آج، اسی لمحے، اسی سانس میں پلٹ آئیں؟"

محفل میں بیٹھی لڑکیاں اور عورتیں آنکھیں نم کیے ان کے الفاظ میں ڈوبی جا رہی تھیں۔

ملائی کہ بھابی نے آخر میں بس اتنا کہا:

"توبہ زندگی کا بوجھ ہلکا کر دیتی ہے۔ یہ وہ چشمہ ہے جو گناہوں کی گرد دھو دیتا ہے۔ اور جو پلٹ آئے، وہی اللہ کا محبوب ہے۔ کیونکہ اللہ فرماتا ہے:

اِنّ اللہ یحب التوابین ویحب المتطھرین (البقرہ:222)

یعنی اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

ناولز کلب

اسٹاف روم میں ہلکی ہلکی خنکی پھیلی ہوئی تھی۔ چائے کے کپ سامنے رکھے تھے اور سب اپنے اپنے انداز میں محوِ گفتگو تھے۔

شاہانہ نے گہری نظر سے ملائکہ بھابی کو دیکھا اور ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ کہا:

"بھابی، آپ کو تو اب زیادہ خیال رکھنا پڑے گا، ساتواں مہینہ چل رہا ہے، کیسے سب سنبھالیں گی آپ؟"

ابھی شاہانہ کی بات ختم ہی ہوئی تھی کہ عنابیہ نے شرارت سے بات آگے بڑھائی:

"ارے رائل، آپ کیوں فکر کرتی ہیں، ہم ہیں نا ان کے ساتھ۔"

فریشہ بھی ہنس کر بولی:

"بالکل! رائل بھابی کی ڈلیوری قریب آئے گی تو ہم سب سنبھال لیں گے، بس آپ بے فکر رہیں۔"

Clubb of Quality Content

عنابیہ نے اچانک چھیڑتے ہوئے کہا:

"ویسے رائل، آپ یہ مانیں یا نہ مانیں، دل تو آپ کا بھی لگتا نہیں نا راحمیر بھائی کے بغیر۔"

فریشہ نے موقع غنیمت جانا اور فوراً شوخی سے اضافہ کیا:

"ہاں جی! اسی لیے تو رائل نے رخصتی کے لیے ہاں بھی کر دی، تاکہ راحمیر بھائی کے قریب رہ سکیں۔"

شاہانہ نے حیرت اور بے یقینی سے ان دونوں کو دیکھا، پھر تنگ آ کر بولی:

"دیکھیں بھابی،، اب ان کی یہ حرکتیں!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ملائکہ بھابی مسکرائیں اور نرمی سے بولیں:

"شاہانہ، آپ کو یاد نہیں؟ آپ بھی تو ان کو یوں ہی چھیڑا کرتی تھیں۔ اب ذرا برداشت بھی کر لیں۔"

فریشہ فوراً بولی:

"جی بالکل، اب ہماری باری ہے!"

شاہانہ نے مصنوعی سنجیدگی کے ساتھ انہیں دیکھا اور کہا:

"آپ دونوں ہی اپنی اپنی فکر کریں۔ دونوں ماشاءاللہ پریگننٹ ہیں۔ ذرا اپنی کیئر بھی کر لیا کریں، میری چھوڑیں"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عنابیہ نے ہنستے ہوئے ہاتھ بڑھا کر کہا:

"ارے رائل، ہم آپ کو کیسے چھوڑ سکتے ہیں؟ آپ تو ہماری رائل کوئین ہیں۔ ہمیں تو اب موقع ملا ہے آپ کو تنگ کرنے کا!"

فریشہ ہنس کر بولی:

"اور ویسے بھی، راحمیر بھائی تو کب سے چاہ رہے تھے کہ رخصتی ہو جائے۔ اب اُن کی دل کی مراد پوری ہونے والی ہے!"

یہ کہتے ہی فریشہ نے شاہانہ کی طرف معنی خیز نظر سے دیکھا اور ہنسی دبا کر کہا:

"صحیح کہہ رہی ہوں نا رائل؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ نے تکیہ اُٹھایا اور مصنوعی غصے میں بولی:

"جی جی، ابھی بتاتی ہوں آپ دونوں کو، یہ لیں!"

اور سیدھا کشن فریشہ کی طرف پھینکا۔

کمرے میں قہقہے گونجنے لگے۔ ہر چہرہ خوشی اور اپنائیت سے دمک رہا تھا۔۔۔

رات کی خاموشی تھی، شفق کی ٹھنڈی ہوا کھڑکی سے اندر آ رہی تھی۔ شاہانہ اپنے کمرے میں بیٹھی تفسیر کے اوراق میں ڈوبی ہوئی تھی۔ روشنی کا ہلکا سا گرا اُس کے گرد پھیلا ہوا تھا۔ دل میں سکون بھی تھا اور کہیں نہ کہیں آنے والے دنوں کی دھڑکن بھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسی لمحے دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔

وہ چونکی۔ سر اُٹھایا تو سامنے امن بھائی تھے۔ مسکراتے ہوئے اندر آئے، بہن کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ رکھا اور پاس ہی صوفے پر بیٹھ گئے۔

ہلکی آواز میں بولے:

"شاہی،، مجھے یقین نہیں آرہا، میری چھوٹی بہن اتنی بڑی ہو گئی ہے کہ اب اپنے گھر کی ہونے جا رہی ہے۔"

یہ سن کر شاہانہ کی آنکھوں میں نمی تیر گئی۔ دل جیسے چھلک پڑا ہو۔ وہ لپک کر بھائی کے گلے سے لگ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

امن نے بہن کو تھامتے ہوئے کہا:

"شاہی،، مجھے بہت خوشی ہے کہ راحمیر بھائی تمہیں ملے ہیں۔ وہ نہ صرف تمہارے محافظ ہیں بلکہ وہ شخص ہیں جو تمہیں ذرا سی آنچ بھی نہیں آنے دیں گے۔ جس طرح ہم چاہتے تھے تمہارا ہمسفر ہوتا۔ وہ بالکل ویسے ہی ہیں۔"

شاہانہ خاموشی سے بس آنسو بہا رہی تھی۔ اس کے دل کو جیسے یقین اور سکون مل رہا تھا۔

اسی دوران باقی سب بھی کمرے میں آ گئے۔

زاویار بھائی، ملائکہ بھابی، امی اور ابو۔

ناولز کلب
Clubb Quality Content

ابو آگے بڑھے، بیٹی کے سر پر ہاتھ رکھا اور بھرائی ہوئی آواز میں کہا:

"اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے، بیٹا۔"

امی نے آنکھوں سے آنسو پونچھے، بیٹی کو گلے سے لگایا اور دعائیں دیتی رہیں۔

ملائکہ بھابی نے بھی سینے سے لگایا، لبوں پر مسکراہٹ اور آنکھوں میں پیار تھا۔

زاویار آگے بڑھا اور بہن کو بانہوں میں بھر کر کہا:

"میری بہن کو کوئی نہ رلائے۔"

کمرے کی فضا میں جذبات کا سمندر بہہ رہا تھا۔

ایسے میں امن بھائی نے ہنستے ہوئے سب کی آنکھوں کی نمی کو توڑتے ہوئے کہا:

"اچھا بس بس،، ویسے بھی اب رونے کے دن تو راحمیر بھائی کے ہیں۔"

سب نے ایک ساتھ قہقہہ لگایا، اور وہ کمرہ جو ابھی آنسوؤں سے بوجھل تھا، اچانک ہنسی اور روشنی سے بھر گیا۔

رات کا پر سکون لمحہ، موسم اپنی پوری رعنائیوں کے ساتھ بکھرا ہوا تھا۔ رخصتی کا دن تھا، کمرے میں شانہ بشانہ بیٹھی تینوں سہیلیاں۔ فریشہ، انابیہ اور شاہانہ۔ دلہن کی تیاری مکمل ہو چکی تھی، نورانی حجاب میں لپٹی وہ کسی جگمگاتی روشنی کی مانند دلوں کو روشن کر رہی تھی۔

باہر بارات پہنچ چکی تھی۔ راحمیر سفید و سنہری کڑھائی والی شیروانی پہنے، رعب و وقار کی تصویر بنا کھڑا تھا۔ اس کے ساتھ اردان اور افنان بھی موجود تھے۔ زاویار اور امن آ کر گرمجوشی سے ملے۔

اسٹیج کی جانب بڑھتے ہوئے افنان نے شرارت سے کہا:

"آج تو بھائی، آپ نے میرے حسن کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔"

اردان نے قہقہہ لگاتے ہوئے جواب دیا:

"تیرا حسن تو صرف تجھے ہی آئینے میں نظر آتا ہے۔"

افنان نے مصنوعی ناز سے کہا:

"ویسے اردان، تم بھی ترکی کی پیداوار ہو، ترکی والے تو ویسے ہی حسین ہوتے ہیں۔"

اردان ہنس پڑا اور کہنے لگا:

"پھر تو راحمیر بھائی بھی ترکی کے ہی نگینے ہیں۔"

افنان نے فوراً ضد میں کہا:

"لیکن پھر بھی میرے حسن کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔"

تینوں ہنس پڑے، محفل میں ایک خوشگوار رنگ بکھر گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مگر راحمیر کی نظریں بے چین تھیں، جیسے دل کو سکون صرف ایک ہی منظر دیکھنے سے مل سکتا ہو۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا۔ انابیہ اور فریشہ شاہانہ کو سنبھالے ہوئے اندر لائیں۔ ہر نظریں پلک جھپکنا بھول گئیں۔ دلہن کی نورانی چھب، نقاب کے پیچھے سے جھلکتی معصومیت اور وقار۔ یوں لگا جیسے آسمان کی چاندنی زمیں پر اتر آئی ہو۔

راحمیر کی سانس جیسے تھم گئی، وہ پل بھر کے لیے کھڑا ہی رہ گیا۔ نگاہیں دلہن پر جم گئیں، جیسے وقت تھم گیا ہو۔ پھر آہستگی سے آگے بڑھ کر اس نے شاہانہ کا ہاتھ تھاما اور مسکراتے ہوئے ساتھ بیٹھالیا۔ اس لمحے کائنات کی ساری خوشیاں جیسے ان دونوں کے گرد سمٹ آئیں۔

خوشیوں کی چمک ہر چہرے پر نمایاں تھی۔ راحمیر کی ماں آگے بڑھیں اور دعاؤں کے ساتھ بہو کو گلے لگالیا۔ ماہین بھی آکر پیار سے ملی اور تعریف کیے بغیر نہ رہ سکی۔

فریشہ آگے بڑھی اور شوخی سے بولی:

"آخر کار ہماری کوئین کو اس کا کنگ مل ہی گیا۔"

شاہانہ اور راحمیر شرماتے ہوئے مسکرا دیے۔

اردان نے دل سے کہا:

"سچ کہوں تو، آج ہم راحمیر بھائی کے لیے بہت خوش ہیں۔"

Clubb of Quality Content

افنان نے فوراً بات کا رنگ بدلا اور کہا:

"محبت کا مل جانا کسی معجزے سے کم نہیں۔

جیسے مجھ حسین کا انابیہ کو مل جانا۔یہ بھی کسی معجزے سے کم نہیں۔"

سب زور سے ہنس پڑے،اور ہنسی و خوشی کی روشنی اس حسین محفل پر مزید بکھر گئی۔۔۔

رخصتی کا وقت قریب آ گیا تھا۔

گھر کے ہر کونے میں اداسی کی چھاپ تھی، جیسے دیواریں بھی اس لمحے کے دکھ میں شریک ہوں۔

امی آنسوؤں میں بھیگے چہرے کے ساتھ شانہ بہ شانہ آئیں، شاہانہ کو گلے سے لگا لیا۔ لرزتی ہوئی آواز میں بولیں:

"میں نے اپنی بیٹی کو ہمیشہ پیار سے پالا ہے، اس کی ہر غلطی کو بھی محبت ہی سے سنوارا ہے، یہ کبھی غصے کی عادی نہیں رہی، بیٹا، میری دعا ہے تم اسے کبھی ناامید نہ کرو۔"

Clubb of Quality Content

ابو کی آنکھیں بھی بھر آئیں۔ وہ شاہانہ کو سینے سے لگائے دیر تک کھڑے رہے، پھر آہستہ سے راحمیر سے کہا:

"بیٹا، میں نے اسے بڑی دعا کے بعد پایا تھا، یہ ہمارے لیے انمول ہے۔ مجھے یقین ہے تم اس کے خوابوں کی بھی حفاظت کرو گے۔"

راحمیر نے سر جھکا کر باادب لہجے میں جواب دیا:

"انکل، آپ بے فکر رہیں، یہ میرے لیے اپنی جان سے بڑھ کر ہے۔ میں ان کا بہت خیال رکھوں گا۔"

اسی لمحے زاویار آگے بڑھا، بہن کو بانہوں میں لیا، پیشانی پر ہاتھ رکھا اور دھڑکتے دل کے ساتھ بولا:

"شاہانہ، تم ہمیشہ میرے لیے سب سے زیادہ اہم رہی ہو۔ بس دعا ہے کہ اپنی آنے والی زندگی میں تم ہمیشہ خوش رہو۔"

امن، جو اب تک ضبط کیے کھڑا تھا، ایک دم رو پڑا۔ بہن کو گلے لگا کر ہچکیوں میں کہنے لگا:

"اب میں کس کو تنگ کیا کروں گا شاہی؟ کس سے لڑوں گا، کس پر ضد کروں گا؟"

دونوں بہن بھائی ہچکیوں سے روتے رہے، اور آنسو بھی پلکوں سے بہتے رہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

افنان نے آگے بڑھ کر امن کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور ہنستے روتے لہجے میں بولا:

"فکر نہ کر امن،، اب تمہاری شادی کے بارے میں سوچنا ہمارا کام ہے۔"

یہ سن کر سب کی آنکھیں آنسوؤں کے ساتھ مسکرا بھی اٹھیں۔

انابیہ اور فریشہ بھی آگے آئیں،شاہانہ کو گلے لگایا۔ان کی آنکھوں میں نمی تھی،مگر دعاؤں اور محبتوں کی جھلک بھی۔

دعا کے سائے میں،راحمیر نے شاہانہ کا ہاتھ تھاما۔دل کی دھڑکنوں میں بھروسہ،دعاؤں میں سکون اور آنکھوں میں ایک نیا خواب جگمگا رہا تھا۔

وہ شاہانہ کو آہستہ سے کار میں بٹھاتا ہے،پھر خود بھی ساتھ بیٹھ جاتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دروازہ بند ہوتے ہی پورے گھر میں سناٹا پھیل گیا۔صرف دعاؤں کی سرگوشیاں باقی رہ گئیں۔۔۔۔

سفر طویل تھا مگر دونوں کی خاموشی ایک دوسرے کی رفاقت میں بہت کچھ کہہ رہی تھی۔

آخر کار گاڑی حویلی کے وسیع آنگن میں داخل ہوئی۔ در و دیوار خوشی سے جگمگا اٹھے۔

روشنیوں اور پھولوں کے درمیان شاہانہ کا استقبال ایسے ہوا جیسے کسی چاند کو زمین پر اتارا گیا ہو۔

چند لمحوں بعد شاہانہ کو راحمیر کے کمرے میں بٹھا دیا گیا۔ وہ گھبراہٹ میں اپنے دوپٹے کے کونے مروڑتی بیٹھی تھی۔ نئی جگہ، نیا رشتہ، دل کی دھڑکنیں کسی انجانی تال پر تیز ہو رہی تھیں۔

دروازہ آہستہ سے کھلا۔ راحمیر کمرے میں داخل ہوا تو اس کی نگاہ شاہانہ کے چہرے پر پڑی، جو اب نقاب کے بغیر سامنے تھی۔ لمحہ ٹھہر سا گیا۔ راحمیر کے دل نے بے اختیار شکر کے سجدے ادا کیے۔

"اللہ کتنا مہربان ہے، یہ کوئی راحمیر سلطان سے پوچھتا۔۔

وہ آگے بڑھا، شاہانہ کے قریب بیٹھا۔ وہ نظریں جھکائے سکون سے بیٹھی رہی۔ راحمیر نے دھیرے سے کہا:

"بیگم صاحبہ، کیسی ہیں آپ؟"

شاہانہ نے سر ہلایا، مدھم آواز میں بولی:

"ٹھیک ہوں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر کی آنکھوں میں محبت کی روشنی تھی۔

"آپ کو پا کر میرا دل کہتا ہے، واقعی اللہ کا بے انتہا شکر ادا کرنا بنتا ہے۔"

شاہانہ نے اس کی طرف دیکھا اور ایک لمحے کے لیے نظریں قید ہو گئیں۔ پھر جھٹ نظریں جھکا لیں۔ راحمیر مسکرا دیا۔

اس نے سائیڈ ٹیبل سے ایک ڈبہ نکالا، کھولا تو اندر خوبصورت سا پینڈنٹ جگمگا رہا تھا۔

یہ پینڈنٹ کھلے دل کی شکل میں تھا: دل کا ایک کنارہ ہموار چاندی کی نرم لکیر سا ہے اور دوسرا کنارہ ننھے چمکتے نگینوں سے سجا ہوا، جیسے بارش کی بوندیں روشنی میں جھلملائیں۔ دل کے بیچ دو ہنس (Swan) آمنے سامنے بنے ہیں؛ ان کی جھکی ہوئی گردنیں آپس میں مل کر ایک ننھا سا دل بنا دیتی ہیں۔ گویا دل کے اندر دل۔ ہنسوں کے پروں کی باریک نقش کاری پانی کی لہروں جیسی لگتی ہے،

شاہانہ کہتی ہے،

یہ بہت پیارا ہے۔

آپ کی اصل منہ دکھائی کچھ اور ہے بیگم صاحبہ،

شاہانہ نے حیرانی سے اسکی طرف دیکھا،وہ کھڑا ہوا،اسٹڈی روم سے ایک بوکس لایا اور اسکے سامنے رکھا اسے کھولا،تو ڈبے میں خوبصورت جلد میں قرآن پاک رکھا تھا،شاہانہ کی آنکھوں میں آنسو آگئے،

"یہ آپ کے لیے ہے۔سچ کہوں تو آپ کے لیے دنیا کی ہر چیز کم لگتی ہے،مگر مجھے آپ کے لئے یہ پسند آیا اس میں تفسیر بھی ساتھ ہے تاکہ آپ آسانی سے اسے سمجھ سکے۔"

شاہانہ نے نرمی سے کہا:

"شکریہ،یہ میری زندگی کا حسین تحفہ ہے۔

"پھر بولی:"وہ،،نماز کا وقت جارہا ہے،اجازت دیں نماز پڑھ لوں؟"

راحمیر کی مسکراہٹ اور گہری ہو گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ضرور، بلکہ میں آپ کی مدد کرتا ہوں زیور اتارنے میں۔"

اس نے دھیرے سے شاہانہ کا ہاتھ تھاما اور آہستگی سے زیورات اتارنے میں مدد دی۔

کچھ ہی دیر بعد شاہانہ وضو کر کے سفید سادہ لباس میں باہر آئی۔ راحمیر صوفے پر بیٹھا تھا، اسے دیکھ کر مسکرایا:

"ایک منٹ ٹھہریں، میں آتا ہوں۔"

چند لمحوں میں وہ واپس آیا اور کہا:

"میں چاہتا ہوں آپ میری امامت میں نماز پڑھیں۔"

شاہانہ کی آنکھوں میں نمی اتر آئی۔ یہی تو وہ چاہتی تھی۔ ایسا ہمسفر جو اسے اللہ کے قریب لے آئے۔ وہ اثبات میں سر ہلا گئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نماز شروع ہوئی۔ راحمیر رکوع میں جاتا تو وہ بھی جاتی،وہ سجدے میں جھکتا تو شاہانہ بھی پیچھے جھک جاتی۔ سجدہ کچھ زیادہ طویل ہو گیا۔یہ شکر کا سجدہ تھا. اللہ کا شکر کہ اس نے دونوں کو وہ عطا کیا جو وہ دعاؤں میں مانگتے تھے۔۔

نماز کے بعد دونوں نے ہاتھ اٹھائے،دعا کی۔شاہانہ نے چپکے سے راحمیر کی طرف دیکھا۔اس کے رخساروں پر آنسو بہہ رہے تھے۔وہ دل ہی دل میں رو رہا تھا،مگر یہ آنسو کمزوری کے نہیں بلکہ شکر اور محبت کے تھے۔

راحمیر نے دعا کے بعد نظریں اٹھائیں شاہانہ کو دیکھا،شاہانہ نظریں جھکا گئی،راحمیر نے مسکرا کر کہا:

"بیگم صاحبہ، میں تو آپ کا ہی ہوں، آپ جتنا چاہیں مجھے دیکھ سکتی ہیں۔"

شاہانہ ہنس دی، دھیرے سے دوپٹہ اتار کر آئینے کے سامنے آئی۔ پیچھے راحمیر بھی آ کھڑا ہوا۔ دونوں نے ایک ساتھ اپنا عکس دیکھا۔ راحمیر کی مسکراہٹ اور گہری ہو گئی۔

اس نے شاہانہ کا ہاتھ تھاما اور لبوں سے لگایا پھر نرمی سے کہا:

"آپ میرے لیے معجزہ ہیں، سب سے حسین معجزہ، آپ کو شاید اندازہ بھی نہیں کہ آپ کتنی انمول ہیں۔ آپ میری شریکِ حیات، میری محبت، میرا عشق ہیں۔ بس چاہتا ہوں کہ آپ ہمیشہ میرے ساتھ خوش رہیں۔"

شاہانہ کی آنکھوں میں نمی جھلک رہی تھی۔

شاہانہ نے پہلی بار خود آگے بڑھ کر راحمیر کو گلے لگا لیا۔ اس کا سر راحمیر کے دل پر تھا، جہاں اس کی دھڑکن صاف سنائی دے رہی تھی۔۔

راحمیر نرمی سے بولا،

"Kalbim kendi ritmini buldu،،

Sanki mahremimime kavuşmuşum gibi."

("میرے دل کو اس کی دھڑکن مل گئی، جیسے مجھے میرا محرم مل گیا۔")

شاہانہ نے نہ سمجھی سے چہرہ اس کی طرف کیا، آنکھوں میں معصوم حیرت کے ساتھ اسے دیکھنے لگی۔ راحمیر گردن جھکائے بس اُسی کو دیکھ رہا تھا۔ وہ الجھ کر بولی:

"آپ یہ کس زبان میں باتیں کرتے ہیں؟ مجھے تو کچھ سمجھ ہی نہیں آتا۔"

راحمیر ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا:

"بیگم صاحبہ، یہ ترکی زبان ہے۔"

شاہانہ نے اور زیادہ حیرت سے کہا:

"آپ کو ترکی میں بات کرنا آتی ہے؟"

راحمیر نے ترکی ہی میں جواب دیا: اور اردو میں بھی بتایا۔

"Begüm sahibam, bana elbette ki geliyor،"

(بیگم صاحبہ، مجھے تو آتی ہے ہی۔)

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

شاہانہ کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ دوڑ گئی۔ شرارتی انداز میں بولی:

"اچھا، تو پھر آپ مجھے بھی سکھائیں گے نا؟"

راحمیر نے نرمی اور گہرائی سے کہا:

"بالکل، میری جانم صاحبہ، میں تو آپ ہی کے لیے ہوں۔"

Clubb of Quality Content

شاہانہ کے دل میں جیسے روشنی اُتر آئی۔ اُس نے فوراً تجسس بھری آواز میں پوچھا:

"پھر بتائیں آپ نے کیا کہا تھا؟"

راحمیر نے مسکرا کر آہستگی سے اردو میں جواب دیا،

"میرے دل کو اس کی دھڑکن مل گئی, جیسے مجھے میرا محرم مل گیا۔"

شاہانہ نے مسکرا کر اس کے سینے میں خود کو چھپا لیا،

جیسے اپنی منزل صدیوں کی تلاش کے بعد مل گئی ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس لمحے نے وقت کو روک دیا تھا،

یوں لگا جیسے کائنات کی تمام دھڑکنیں صرف انہی دو دلوں کے لیے دھڑک رہی ہوں۔

اللہ نے دو روحوں کو ایک دوسرے کا آئینہ بنا دیا تھا،

ایک کی خاموشی میں دوسرے کی دعا چھپ گئی تھی،

اور محبت اپنی سب سے پاکیزہ شکل میں سکون، یقین اور عبادت بن گئی تھی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

سیاہ رات۔ سیاہ نصیب۔

میسن نوئر کے ہال میں اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔ کالی دیواروں پر جیسے سایے رقص کر رہے ہوں۔ لیکن اصل اندھیرا تو اس وقت ہادی کی روح میں تھا، جو ہسپتال کے بستر پر بے ہوش پڑا اپنی ہی سانسوں سے جنگ لڑ رہا تھا۔ اسے شدید قسم کا پینک اٹیک ہوا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

علی کرسی پر بیٹھا تھا، آنکھوں میں بے بسی اور دل میں خوف۔ سامنے ڈاکٹر کھڑا تھا، سنجیدہ لہجے میں بولا:

"اگر ایسی ہی حالت رہی تو ان کا دماغ فیل ہو سکتا ہے۔ برین ہیمریج یا کوما میں جانے کا خطرہ بڑھ رہا ہے۔"

ناولز کلب
Cluster of Quality Content

یہ سن کر علی کی سانسیں لرز گئیں۔ وہ کچھ بولنے ہی والا تھا کہ اچانک دروازہ کھلا اور ہادی کا بھائی اور بھابھی اندر داخل ہوئے۔

علی نے انہیں دیکھ کر غصے اور دکھ سے کہا:

"بھائی، کاش اُس وقت آپ مان جاتے، تو آج ہادی کی یہ حالت نہ ہوتی!"

کمرے میں ایک پل کے لیے خاموشی چھا گئی۔ ہادی کا بھائی نظریں جھکا کر بولا:

"میں شرمندہ ہوں، علی،، واقعی میں نے اپنے ہی بھائی کی زندگی کو داؤ پر لگا دیا،"

بھابھی کی آنکھوں میں بھی آنسو تھے۔ بھائی نے بے چینی سے علی کا ہاتھ تھام لیا:

"علی، کیا تم اب بھی اُسے ڈھونڈ نہیں سکتے؟ اُس لڑکی کو،، اُس کو واپس لا سکتے ہو ہادی کی زندگی میں؟ میں خود اُن کی شادی کراؤں گا، بس میرا بھائی بچ جائے۔"

علی کی آنکھیں نم ہو گئیں۔ وہ آہستہ سے بولا:

"اب بہت دیر ہو چکی ہے، بھائی،، بہت دیر،، نہ اُس کا کوئی پتا ہے،، نہ خبر کہ وہ کہاں ہے۔"

یہ کہہ کر اُس نے نظریں جھکا لیں۔

ہسپتال کے کمرے میں خاموشی چھا گئی۔

بھائی اور بھابھی بوجھل قدموں سے آگے بڑھے اور ہادی کے کمرے کی طرف چل پڑے۔
دروازہ کھلا، اندر روشنی کا ہلکا سا جھماکا ہوا، اور وہاں ہادی ایک سانس اور ایک دعا کے سہارے زندہ تھا۔۔

Clubb of Quality Content

صبح کی پہلی کرن کھڑکی کے شیشے سے اندر آئی، مگر ہادی کے وجود پر کوئی اجالا نہ اتر سکا۔
مشینوں کی آوازیں ایک بوجھل خاموشی کو توڑ رہی تھیں۔

علی تھکے قدموں سے کوریڈور کے کونے میں جا بیٹھا۔ لرزتے ہاتھوں سے فون ملایا، جیسے آخری سہارا ہو۔ کان سے لگا کر بس ایک ہی صدا نکلی:

"بھائی، بھائی،، خدارا میری بات سنیں۔ آپ نے کہا تھا نہ کہ آپ ہادی کو بچا لیں گے؟ پلیز، مجھے آپ کی ضرورت ہے، پلیز بھائی،"

اس کے لہجے کی کپکپاہٹ، دل کی دہائی تھی۔ آنکھوں سے بہتے آنسو موبائل کی اسکرین پر گرنے لگے۔

دوسری طرف سے آنے والی پر سکون مگر گہری آواز نے علی کے ٹوٹے دل کو سہارا دیا۔

"علی، صبر رکھو، اللہ کی رحمت ابھی باقی ہے۔ ہم ہادی کو اس اندھیرے سے نکال لیں گے۔ یقین رکھو، وہ واپس آئے گا۔"

یہ جملے سن کر علی کا سینہ جیسے ہلکا ہو گیا۔ پلکوں پر لٹکتی نمی میں ایک عجیب سا سکون اتر آیا۔ اس نے خاموشی سے فون بند کیا، آنکھیں بند کر کے لمبی سانس لی اور دھڑکتے قدموں سے ہادی کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ جانتا تھا، ابھی امید باقی ہے۔۔۔۔

زندگی کی نئی صبح شاہانہ اور راحمیر کی زندگی میں سکون لے کر آئی تھی۔ کمرے کی کھڑکیوں سے آتی ہوئی ہلکی روشنی، فضا میں پھیلا سکون اور تلاوتِ قرآن کی مدھم مدھم آواز نے ماحول کو جنت کا سا بنا دیا تھا۔

شاہانہ نماز سے فارغ ہو کر نرم لہجے میں قرآنِ پاک کی تلاوت کر رہی تھی۔ اس کی آواز دلوں کو چھو لینے والی، اتنی پر سکون کہ گویا فرشتے بھی قریب ہو کر سن رہے ہوں۔

راحمیر نماز ادا کر کے واپس آیا۔ جیسے ہی کمرے میں قدم رکھا، اس کی نگاہ اپنی کائنات پر جا ٹھہری۔

بستر کے کنارے بیٹھی شاہانہ، ہلکی روشنی میں اور بھی نوری لگ رہی تھی۔ کچھ بال اس کے رخسار پر بکھرے تھے۔ راحمیر بے اختیار مسکرا دیا۔ آہستگی سے آگے بڑھا اور محبت سے اس

کے بالوں کو انگلیوں سے پیچھے کر دیا۔ اسی لمحے شاہانہ چونک کر جاگ سی گئی، جیسے اس کے لمس نے اس کی خاموشی کو جگا دیا ہو۔

وہ فوراً اٹھ کھڑی ہوئی مگر راحمیر نے نرمی سے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

"میری زندگی میں آنے کا شکریہ، بیگم صاحبہ، میری دعاؤں کا معجزہ بننے کا شکریہ۔"

اس کے لہجے میں اتنی شدت اور خلوص تھا کہ شاہانہ کے دل کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں۔

راحمیر نے آگے بڑھ کر اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیا اور نرمی سے اس کے ماتھے پر بوسہ دے دیا۔ شاہانہ نے آنکھیں بند کر لیں، جیسے اس لمحے کو ہمیشہ کے لیے اپنے دل میں قید کر لینا چاہتی ہو۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

راحمیر نے اسے بانہوں میں بھر لیا اور سرگوشی کی:

"آپ کے لیے بہت سارے سرپرائز ہیں، بیگم صاحبہ۔ آج آپ اپنی فیملی سے بھی مل لیں۔ لیکن اس کے علاوہ بھی بہت کچھ ہے جو میں آپ کو دکھانا چاہتا ہوں۔"

شاہانہ نے مسکراتے ہوئے پوچھا:

"ایسا کیا ہے؟ بتا دیں نہ،"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر نے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے ہنستے ہوئے کہا:

"بیگم صاحبہ، اگر ابھی سب بتا دوں گا تو سرپرائز کا مزہ خراب ہو جائے گا نا۔"

شاہانہ شرارت سے پیچھے ہٹی اور آئینے کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔ "اچھا ٹھیک ہے، پھر میں انتظار کروں گی۔"

وہ آئینے کے سامنے بیٹھ کر اپنے بالوں میں کنگھی کرنے لگی۔ راحمیر پیچھے کھڑا اسے دیکھتا رہا، جیسے کوئی فنکار اپنی شاہکار تصویر کے سامنے کھڑا ہو۔ وہ آہستگی سے قریب آیا، اس کا ہاتھ پکڑا اور بولا:

"مجھے دے دیجیے، یہ میں کر دیتا ہوں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر اس نے خود شاہانہ کے بالوں میں کنگھی کرنا شروع کر دی۔ ہر بال کو چھوتے ہوئے اس نے مدھم سی آواز میں کہا:

"آپ کے ان بالوں میں،، میں بار بار اُلجھ جاتا ہوں، بیگم صاحبہ۔"

شاہانہ نے آئینے میں اسے دیکھا اور پوچھا:

"آپ میرے بالوں کے بارے میں ہمیشہ ایسا کیوں کہتے ہیں؟ کیا آپ کو یہ اچھے نہیں لگتے؟"

راحمیر نے مسکرا کر جواب دیا:

"اچھے لگتے ہیں،، تبھی تو مجھے اپنی گرفت میں لے لیتے ہیں۔"

شاہانہ شرما کر نظریں جھکا لیتی ہے، رخساروں پر ہلکی سرخی پھیل جاتی ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اسی لمحے دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔ دونوں چونکے۔ راحمیر کی ماں کمرے میں داخل ہوئیں۔ اندر آتے ہی دونوں کو محبت سے ماتھے پر بوسہ دیا اور دعائیں دیں۔

"بیٹا، ناشتہ تیار ہے۔ تم دونوں آجاؤ۔ پھر تمہیں تیار بھی ہونا ہے۔ سب مہمان آتے ہی ہوں گے۔"

شاہانہ اور راحمیر نے ایک دوسرے کو مسکرا کر دیکھا۔ دونوں کے دلوں میں سکون اور محبت کی لہر دوڑ گئی۔ جیسے نئی صبح صرف ان کے لیے اتری ہو۔ وہ ماں کی آواز پر "جی" کہہ کر ناشتے کے لیے روانہ ہوئے۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ناشتہ ہونے کے بعد شاہانہ اپنے کمرے میں تھی۔ کچھ ہی دیر میں فریشہ اور عنابیہ بھی آ گئیں۔ دونوں ہی شاہانہ کے گرد شمع پر پروانوں کی طرح گھوم رہی تھیں۔ اسے تیار کرنے میں لگی تھی، فریشہ اس کے بالوں کو سلجھاتے ہوئے ہنستے ہوئے بولی:

"روئل! نئی زندگی کیسی لگ رہی ہے؟"

شاہانہ کے لبوں پر ہلکی مسکراہٹ آئی، نظریں نیچی کیں اور دھیرے سے بولی:

"خواب جیسی،، اور معجزے جیسی۔"

عنابیہ نے بے ساختہ کہا:

"ماشاءاللہ، ہمیشہ خوش رہو ہماری رائل۔"

تینوں کی ہنسی کمرے میں کھلکھلاہٹیں بکھیر گئی۔ ہلکے سرمئی رنگ کی میکسی اور سادہ مگر دلکش حجاب میں شاہانہ واقعی خواب کی کوئی کرن لگ رہی تھی۔ اس کے چہرے پر سکون اور دل پر ایک عجیب سی نرمی تھی۔

کچھ دیر بعد اسے آہستگی سے ہال کی طرف لے جایا گیا۔ باہر پہلے ہی سب مہمان جمع تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسٹیج پہ راحمیر، اردان اور افنان بیٹھے تھے۔ راحمیر کی آنکھوں میں عجیب سی روشنی تھی۔ گویا برسوں کی دعائیں آج پوری ہو رہی ہوں۔ دل کی ویران زمین اب محبت سے آباد ہو چکی تھی۔

افنان نے شرارت سے کہنی ماری:

"بھائی، بس کریں! آپ کا چہرہ تو اتنا سرخ ہو رہا ہے جیسے میک اپ لگا لیا ہو۔"

اردان بھی ہنس پڑا اور بولا:

"ہاں یار، کچھ تو خیال کرو۔ مہمان سوچیں گے یہ دولہا اتنا خوش ہے کہ اسے بس دلہن کے علاوہ کچھ نظر ہی نہیں آ رہا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر نے دونوں کو گھورا، پھر بے اختیار مسکرا دیا:

"سمجھ لو ایسا ہی ہے، تم دونوں تو مجھے ویسے ہی اچھی طرح جانتے ہو۔"

تینوں کے قہقہے فضا میں گونجے۔

اسی لمحے شاہانہ کو اسٹیج کے قریب لایا گیا۔ اس کے قدم آہستگی سے بڑھ رہے تھے، مگر دل کی دھڑکنیں تیز تھیں۔ ہال کی روشنیوں میں اس کا وجود ایک نور کی طرح لگ رہا تھا۔ وہ اسٹیج پر پہنچی تو اسے نرمی سے راحمیر کے ساتھ بٹھا دیا گیا۔

فریشہ اور عنابیہ بھی افنان اور اردان کے قریب جا بیٹھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر نے چپکے سے شاہانہ کی طرف دیکھا۔ ایک ایسی نظر جس میں دعائیں بھی تھیں اور محبت بھی۔ اس کے ہونٹ خاموش تھے مگر دل چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا:

"اے میرے رب، شکریہ۔۔۔"

شاہانہ نے بھی ایک پل کے لیے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔اس لمحے کے سکوت میں، جیسے وقت تھم گیا ہو۔

سب ہنسی خوشی باتوں میں مصروف تھے مگر ان دونوں کے درمیان ایک ایسی خاموش زبان بول رہی تھی، جسے لفظوں کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کمرے کی ہلکی روشنی میں شاہانہ اپنی ساس کے قریب بیٹھی تھی۔ باہر رات کی خاموشی تھی اور اندر ایک عجیب سی سکون بھری فضا۔ راحمیر پچھلے ایک ہفتے سے گھر پر نہ تھا، کسی کام کے سلسلے میں باہر گیا ہوا تھا۔

چند لمحوں کی خاموشی کے بعد شاہانہ نے دھیرے سے سوال کیا:

"امی،، اگر ماضی کے گناہ بار بار انسان کو شرمندہ کریں، تو کیا ہماری توبہ پھر بھی قبول ہو جاتی ہے؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سن کر اُس کی ساس نے گہری سانس لی، آنکھیں نم ہوئیں اور شفقت بھری آواز میں بولیں:

"بیٹی، اللہ تعالیٰ کی رحمت کو کبھی کم مت سمجھنا۔ قرآن میں خود اللہ فرماتا ہے:

'اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے، اللہ کی رحمت سے نا اُمید مت ہونا۔ بے شک اللہ تمام گناہ بخش دیتا ہے۔ وہی ہے جو سب سے زیادہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔'(الزمر:53)"

وہ ذرا رُکیں، پھر آگے بولیں:

"دیکھو شاہانہ، گناہوں پر شرمندگی ہونا ہی توبہ کی پہلی سیڑھی ہے۔ جو دل گناہ پر پتھر کی طرح سخت ہو جائے اور اثر نہ لے، وہی خطرے میں ہے۔ لیکن جو بار بار رو کر اپنے رب کے سامنے جھکے، اُس کے گناہ مٹ جاتے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا ہے: 'توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اُس نے کبھی گناہ کیا ہی نہیں۔'

شاہانہ کی آنکھیں نم ہونے لگی۔ اُس کی ساس نے اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا:

"بیٹی،،ماضی تمہیں توڑنے کے لیے نہیں، تمہیں رب کے قریب کرنے کے لیے ہے۔ گناہ کو یاد رکھنا اس لیے ضروری ہے کہ دوبارہ اُس راستے پر نہ جاؤ، مگر اتنا یاد نہ کرو کہ تمہاری امید ہی ختم کر دے۔ سچی توبہ کرنے والا انسان اُس کے قریب ہو جاتا ہے۔ قرآن میں ہے کہ اللہ تمہارے گناہوں کو نیکیوں میں بدل دیتا ہے۔ بس شرط یہ ہے کہ دل سے توبہ ہو۔ انسان شرمندگی میں ڈوب جائے مگر مایوسی میں نہیں، کیونکہ مایوسی شیطان کا ہتھیار ہے۔"۔ اللہ کا در ہمیشہ کھلا ہے، وہ بندے کی ایک سچی آہ پر برسوں کے اندھیرے مٹا دیتا ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ کی آنکھیں نم تھیں۔ وہ دھیرے سے بولی:

"امی،،راحمیر میری کسی نیکی کا صلہ ہیں، یہ میرے نصیب میں اللہ نے اس لیے لکھا کہ وہ جانتا تھا کہ یہی میرے حق میں بہتر ہے۔ بے شک وہ سب جاننے والا ہے۔ اسی لیے تو نامحرم کو جہنم کی آگ کہا گیا ہے، وہ آگ جو ہماری دنیا اور آخرت دونوں کو جلا دیتی ہے، ہمیں

اندھیروں میں دھکیل دیتی ہے۔ مگر امی،، دیکھیں تو اللہ کے کرم کو، اُس نے مجھے اندھیروں میں رہنے نہیں دیا۔ اُس نے میری زندگی میں نور بھیجا، ملائکہ آپی کی صورت میں اور راحمیر کی صورت میں۔"

یہ کہتے ہوئے شاہانہ کی آواز بھرا گئی۔ راحمیر کی ماں نے فوراً اُسے اپنے گلے لگالیا اور نرمی سے کہا:

"بیٹی، اللہ کی رحمت بہت بڑی ہے،، بہت،،"

شاہانہ نے سکون کی سانس لی اور آہستہ سے بولی:

"امی، راحمیر مجھے میرے صبر کا اجر لگتے ہیں۔ اُن کی دعاؤں نے مجھے محفوظ رکھا۔ میرا دل بہت خوش ہوتا ہے یہ سوچ کر کہ اللہ مجھ سے بہت محبت کرتا ہے، کیونکہ اُس نے مجھے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سنبھال کر رکھا، مجھے محفوظ رکھا، راحمیر کے لیے، میرے محرم کے لیے۔ میرا اللہ بہت حکمت والا ہے۔"

دروازے کے باہر راحمیر کھڑا یہ سب باتیں سن رہا تھا۔ اُس کے لبوں پر ایک خاموش سی مسکراہٹ پھیل گئی، اور آنکھوں میں ایک ان کہی دعا اتر آئی۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ نے نم آنکھوں سے اپنا دوپٹہ تھاما، آہستگی سے آنسو صاف کیے اور ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ بولی:

"امی، ذرا دیکھیے تو، آپ کے بیٹے کا کمال! بس ایک چھوٹا سا میسج کر کے چل دیے کہ کسی کام سے جا رہا ہوں، یہ تک نہیں بتایا کہاں اور کیوں۔ ایک ہفتہ بھی پورا نہیں ہوا شادی کو، اور دلہن کو یوں اکیلا چھوڑ جانا، یہ ناانصافی ہے نہ؟"

یہ کہتے ہوئے وہ آہستہ سے اپنی ساس کی گود میں سر رکھ دیتی ہے، جیسے ماں کے لاڈ سے شکایت کر رہی ہو۔ پھر آنکھیں بند کر کے مدھم سی آواز میں کہتی ہے:

"امی، میں آپ کے بیٹے سے بہت ناراض ہوں، بہت۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دوسری طرف دروازے کے باہر کھڑا ارحمیر یہ سب سنتا ہے، اور ہونٹوں پر مسکراہٹ ہوتی ہے۔ دل ہی دل میں سوچتا ہے:

"بیگم صاحبہ، ذرا کمرے میں تو آئیے، پھر آپ کی ناراضگی بھی دور کروں گا اور مناؤں گا بھی۔"

کمرے کے اندر، راحمیر کی امی نے پیار سے شاہانہ کے بالوں پر ہاتھ پھیرا، اور ماں جیسی شفقت سے کہا:

"بالکل بجا ہے بیٹی، تمہارا ناراض ہونا بنتا بھی ہے۔ دلہن کو ایسے چھوڑ جانا اچھی بات تو نہیں۔ بس جب وہ آئے گا نا، تو سیدھا میرے پاس بھیج دینا، میں اس کی ایسی کلاس لوں گی کہ وہ بھی یاد رکھے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ سن کر شاہانہ نے ہنستے ہنستے کہا:

"امی، پھر تو میں دعا کروں گی کہ وہ جلدی واپس آجائیں، تاکہ ان کی کلاس دیکھنے کا مزہ بھی لے سکوں۔"

دونوں کے درمیان قہقہہ گونج اٹھتا ہے، جو کمرے میں جیسے روشنی بھر دیتا ہے۔

راحمیر دروازے پر کھڑا یہ منظر سنتا ہے، اور اس کے دل میں سکون اترتا ہے۔ وہ اپنی ماں اور بیوی کے بیچ کی یہ قربت دیکھ کر شکر گزار ہوتا ہے۔ اور دل ہی دل میں کہتا ہے:

"یا اللہ، یہ لمحے ہمیشہ قائم رکھنا، ان دونوں کی مسکراہٹیں میری زندگی کی اصل دولت ہیں۔"

کچھ ہی لمحے گزرے تھے کہ شاہانہ اپنے کمرے کی طرف بڑھی۔ جیسے ہی دروازہ کھولا تو ایک مانوس سی خوشبو نے اس کے دل کو بے چین سا کر دیا۔ وہی خوشبو، جو صرف راحمیر کے قریب ہونے پر محسوس ہوتی تھی۔

اسے لگا جیسے وہ یہیں کہیں ہے، جیسے سانسوں کے درمیان چھپا ہو۔

ابھی وہ اس احساس کو سمجھ بھی نہ پائی تھی کہ اچانک کمرے کی چھت سے رنگ برنگے پھول اس پر برسنے لگے۔ وہ چونک گئی، آنکھوں میں حیرت اور دل میں دھڑکنوں کا طوفان۔

دروازہ پیچھے سے بند ہوا اور وہاں سے راحمیر مسکراتا ہوا آگے بڑھا۔

شاہانہ کی نظر جیسے ٹھہر گئی۔ وہ بس اسے دیکھتی ہی رہ گئی، جیسے کائنات کا ہر منظر، ہر رنگ، ہر آواز پیچھے رہ گئی ہو، اور بس ایک شخص باقی بچا ہو۔

راحمیر کی آنکھوں میں بھی وہی کیفیت تھی، جیسے اپنی دنیا کو دیکھنے کے بعد اب کوئی چیز دیکھنے کو باقی نہ ہو۔

وہ آہستہ سے آگے بڑھا اور شاہانہ کو اپنی بانہوں میں سمیٹ لیا۔

نرمی سے، جیسے وہ کوئی نایاب امانت ہو۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

راحمیر دھیرے سے بولا:

"کیسی ہیں میری بیگم صاحبہ؟"

یہ الفاظ سن کر شاہانہ کا دل کانپ سا گیا۔ وہ ہوش کی دنیا میں واپس آئی اور فوراً اس کی گرفت سے ہٹ کر رخ موڑ لیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر نے اس کے قریب آ کر نیم شوخ لہجے میں کہا:

"میری شکایتیں کر کے آئی ہیں آپ؟"

شاہانہ کی آنکھوں میں گھبراہٹ اتر آئی۔ اس نے پلٹ کر فوراً کہا:

"کیا، آپ ہماری باتیں سن رہے تھے،،؟"

راحمیر مسکرایا:

"نہیں بیگم صاحبہ، میں تو بس وہاں سے گزر رہا تھا، لیکن اگر سن ہی لیا ہے تو کیا برا کیا؟ آخر شکایتوں میں بھی تو میرا ہی ذکر تھا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ نے منہ پھیر کر نرم لہجے میں کہا:

"سنا ہے تو اچھا ہے، ویسے بھی میں تو ناراض ہوں آپ سے۔"

راحمیر آگے بڑھا، اس کا ہاتھ تھاما اور اپنے کان تک لے جا کر بولا:

"پکڑ لیجیے میرا کان، میں معافی مانگتا ہوں، اپنی جانم صاحبہ سے۔ اگلی بار ایسا نہیں ہو گا۔"

شاہانہ کی ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آگئی۔

"راحمیر پلیز، میں اصل والی ناراض نہیں تھی آپ سے۔"

راحمیر نے اس کا ہاتھ اپنے لبوں سے لگا کر آہستہ کہا:

"اصل والی ناراض آپ ہونا بھی نہ اور نہ ہی میں ہونے دوں گا، میری جانم۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ اس کی اتنی شدت بھری محبت دیکھ کر مدھم مسکراہٹ کے ساتھ بولی:

"آپ اتنی زیادہ محبت کیسے کر لیتے ہیں، راحمیر؟ سب کچھ جانتے ہوئے بھی،،"

راحمیر نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے دھیرے لہجے میں کہا:

"کیونکہ ہمارا تعلق عالمِ اَرواح کا ہے،شاہانہ،،ہم ایک دوسرے کے لیے ہی بنے تھے۔یہ محبت میرے اختیار میں نہیں بلکہ،یہ تو مجھ پر فرض کر دی گئی ہے،بیگم صاحبہ،"

اس نے آہستہ سے شاہانہ کو اپنی بانہوں میں بھر لیا اور کانوں کے قریب سرگوشی کی:

"محرم کی محبت ہی تو اصل سکون دیتی ہے،،دنیا کے ہنگامے ماند پڑ جاتے ہیں،جب آپ میرے قریب ہوتی ہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ نے اپنی پلکیں جھکا لیں،دل کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں۔اور پہلی بار اس نے محسوس کیا کہ اس کے وجود کو ایک ایسا سہارا مل گیا ہے،جس کے بغیر اب وہ اپنی سانسوں کا تصور بھی نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔

تہجد کا وقت تھا،دونوں نے اپنے رب کے حضور آنکھوں کو نم کر کے سجدے مکمل کیے۔

شاہانہ دعا مانگ کر صوفے پر آ بیٹھی۔دل میں ایک عجب سکون تھا،جیسے رات کی تاریکی نے ان دونوں کو اللہ کی رحمتوں میں لپیٹ لیا ہو۔

Clubb of Quality Content

راحمیر بھی دعا ختم کر کے آہستہ آہستہ اس کے قریب آیا،اور بنا کچھ کہے اس کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا۔

شاہانہ مسکرا دی، جیسے اس کے دل نے یہ منظر پہلے سے دیکھ رکھا ہو۔ وہ نرم انگلیوں سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگی۔

نرمی سے بولی:

"کچھ کہنا ہے آپ کو؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر نے آنکھیں بند کیے ہوئے کہا:

"ہاں، بہت کچھ،"

شاہانہ ہلکی حیرت اور محبت بھری نگاہ سے بولی:

"تو کہہ دیجیے،"

راحمیر نے گہری سانس لی:

"آپ کے لیے بہت کچھ ہے میرے پاس، سوچ رہا ہوں کہاں سے شروع شروع کروں۔"

شاہانہ کے ہونٹوں پر ہلکی سی ہنسی تیر گئی، جیسے دل نے کہا ہو کہ "یہ لمحہ سنبھال کے رکھنا ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر نے اچانک نظریں اٹھا کر کہا:

"ہم عمرے پر جا رہے ہیں۔"

ایک پل کے لیے شاہانہ کا ہاتھ رک گیا۔اس نے حیرت اور بے یقینی سے راحمیر کو دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں نمی اتر آئی، ہونٹ کپکپانے لگے۔

راحمیر اٹھ بیٹھا اور نرمی سے بولا:

"پلیز بیگم صاحبہ،، میں نے آپ کو خوشی کی خبر دی ہے۔ آپ کو خوش ہونا چاہیے، رونا نہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا:

"میں خوش ہوں، بہت خوش۔"

راحمیر نے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا:

"ایسے خوش ہیں آپ۔"

شاہانہ بھی ہنس دی اور بولی:

"اللہ بہت مہربان ہے راحمیر، اور جب میں آپ کو دیکھتی ہوں تو یہ احساس اور شدت سے ہوتا ہے۔"

راحمیر نے اس کے ہاتھ تھام لیے:

"بیگم صاحبہ، کل ہی ہم آپ کی فیملی کے پاس جائیں گے، سب کو یہ خوشی کی خبر سنائیں گے۔"

شاہانہ نے فوراً کہا:

"فریشہ اور عنابیہ،،؟"

راحمیر نے نرمی سے جواب دیا:

"آپ فکر نہ کریں، بیگم صاحبہ، وہ بھی ہمیں وہیں جوائن کر لیں گی۔ ہم جہاں جائیں گے، وہ ہمارے ساتھ ہوں گی۔"

شاہانہ نے حیرت سے پوچھا:

"کیا وہ بھی ہمارے ساتھ جائیں گی؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر مسکرا دیا، جیسے پہلے ہی سب سوچ رکھا ہو:

"جی ہاں، بیگم صاحبہ،، آپ کے دیور بھی ساتھ ہوں گے اور ان کی بیویاں بھی۔"

شاہانہ کی آنکھوں میں روشنی سی بھر گئی۔ وہ دھیرے سے بولی:

"شکریہ راحمیر آپ بہت اچھے ہیں۔"

راحمیر نے اس کی پیشانی پر لب رکھ کر کہا:

"میں آپ کا سول میٹ ہوں۔اسی لیے آپ کو اچھا لگتا ہوں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

صبح ہوتے ہی شاہانہ نے سب سے پہلے یہ خوشخبری اپنی ساس کو سنائی۔ساس کے چہرے پر خوشی کی روشنی پھیل گئی،اور ماہین بھی اپنی بھابی کی خوشی میں بے حد مسرور تھی۔ناشتہ کرنے کے بعد سب ایک ساتھ بیٹھے،پھر وہ روانہ ہو گئے،سفر کر کے شاہانہ کے گھر پہنچے،گھر کا ماحول خوشیوں سے جگمگا رہا تھا۔

شاہانہ اپنے ابو سے لپٹ کر بیٹھی تھی، سب اس کو مبارکبادیں دے رہے تھے۔ اسی دوران زاویار نے مسکراتے ہوئے کہا:

"شاہی! اَمّن نے یہاں اپنا بزنس سیٹ کر لیا ہے، مبارکباد دو اسے۔"

شاہانہ فوراً اٹھ کر اَمان کے قریب جا بیٹھی اور ہنستے ہوئے بولی:

"بہت بہت مبارک ہو بھائی! اب تو آپ کی شادی کا سوچنا چاہیے ہمیں۔"

اَمن نے شوخی سے جواب دیا:

"بالکل بالکل سوچو! شادی کا۔ لڑکی تو مجھے مل ہی گئی ہے۔"

یہ سنتے ہی سب کی نظریں اَمن پر جم گئیں۔

راحمیر ہنس کر بولا:

"بھائی بڑے تیز نکلے تم تو!"

زاویار نے بھی چھیڑا:

"بتایا کیوں نہیں پہلے؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اَمن نے مسکرا کر کہا:

"بس صحیح وقت کا انتظار تھا۔ آج لگا کہ وقت آ گیا ہے، اس لیے بتا دیا۔"

یہ سنتے ہی ناصر ملک نے سنجیدگی اور خوشی کے امتزاج سے کہا:

"ٹھیک ہے، ہم بہت جلد رشتہ لے کر جائیں گے۔"

سب کے چہروں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ ادھر کچن میں اماں اور ملائکہ بھابھی مصروف تھیں۔ شاہانہ وہاں گئی اور پیار سے بولی:

"بھابھی آپ جائیے، آرام کیجئے۔ میں امی کے ساتھ مدد کر لوں گی۔"

ملائکہ بھابھی مسکرا کر بیٹھک کی طرف چلی گئیں۔ گھر میں ہر طرف خوشیوں کا سماں تھا۔ دوپہر کا کھانا سب نے اکٹھے بیٹھ کر محبت سے کھایا۔

شام ڈھلے شاہانہ اپنے گھر واپس جانے کے لیے روانہ ہوئی، مگر دل میں یہ خوشیاں اور رشتوں کی گرمی لیے۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اگلی صبح شاہانہ کچن میں کھڑی تھی۔ہاتھ میں آٹا لیے وہ روٹی بنانے کی کوشش کر رہی تھی مگر آٹا بار بار چپک رہا تھا۔اس کے ماتھے پر ہلکی سی جھنجھلاہٹ اور بے بسی تھی۔

اتنے میں پیچھے سے راحمیر آہستہ آہستہ چلتے ہوئے آیا۔اُس نے منظر دیکھا اور نرم لہجے میں بولا:

"بیگم صاحبہ،یہ پریشانی کیسی؟آپ بس حکم دیجیے،باقی کام مجھ پہ چھوڑ دیجیے۔"

Clubb of Quality Content

یہ کہہ کر اُس نے شاہانہ کے ہاتھوں سے آٹا لے لیا اور کمال مہارت سے روٹی گوندھنے لگا۔ کچھ ہی دیر میں اُس نے روٹی بیل کر توا پر ڈالی، اور خوشبو پورے کچن میں پھیل گئی۔

شاہانہ حیران رہ گئی۔ اُس کی آنکھوں میں مسکراہٹ کے ساتھ انجان سا اشتیاق تھا۔ وہ دھیرے سے بولی:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"راحمیر، آپ تو بہت اچھی روٹی بنا لیتے ہیں!"

راحمیر نے ہنستے ہوئے کہا:

"یہ فن میں نے بہت پہلے سیکھا تھا، جانم صاحبہ۔"

شاہانہ نے گھبرا کر آہستہ آواز میں کہا:

"لیکن، اگر امی نے دیکھ لیا تو کیا کہیں گی؟ میں خود کرنے کی کوشش کرتی ہوں نا،"

راحمیر نے نرمی اور اعتماد سے جواب دیا:

"امی کچھ نہیں سوچتیں، بیگم صاحبہ۔ بلکہ وہ تو یہی چاہتی ہیں کہ اُن کی بہو سکون اور آرام میں رہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اتنے میں پیچھے سے آواز آئی:

"ماشاءاللہ، ماشاءاللہ!"

دونوں نے چونک کر پیچھے دیکھا تو امی اور ماہین دروازے پر کھڑی مسکرا رہی تھیں۔ امی نے دعائیہ انداز میں کہا:

"اللہ تم دونوں کو سلامت رکھے، ہمیشہ خوش رکھے۔"

شاہانہ شرمندگی سے مسکراتے ہوئے بولی:

"امی، اصل میں مجھے روٹی بنانی نہیں آتی، اس لیے راحمیر،"

امی نے بات کاٹ کر پیار سے کہا:

"بیٹا، اس میں شرمندگی کیسی؟ اگر وہ کر رہا ہے تو کیا ہوا؟ یہی تو زندگی کا حسن ہے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ماہین آگے بڑھ کر ہنستے ہوئے بولی:

"بھابھی، آپ کو ابھی نہیں معلوم۔ میرا بھائی تو کمال کا شیف ہے۔ زبردست کھانے بناتا ہے۔ آپ تو واقعی سکون میں رہیں گی۔"

یہ کہہ کر سب کے چہروں پر ہنسی اور خوشی کے رنگ بکھر گئے۔ شاہانہ نے چپکے سے راحمیر کو دیکھا، جس کے چہرے پر وہی خاموش محبت جھلک رہی تھی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شام ڈھل چکی تھی۔ اردان، فریشہ، افنان اور انابیہ اپنی پیکنگ کر کے آ گئے تھے۔ سب ایک ساتھ ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے رات کا کھانا کھا رہے تھے۔ قہقہوں اور باتوں سے فضا میں خوشیوں

کی رونق تھی۔ کھانے کے بعد چائے کے کپ سب کے ہاتھوں میں تھے،اور یوں لگ رہا تھا جیسے سب رشتے مزید قریب ہو گئے ہوں۔

کچھ دیر بعد اردان،راحمیر اور افنان باہر نکل گئے۔ اندر کمرے میں صرف انابیہ،فریشہ اور شاہانہ بیٹھی تھیں۔ شاہانہ صوفے پر ٹیک لگائے ہلکی سی تھکن محسوس کر رہی تھی کہ اچانک تینوں کے فون پر ایک ساتھ میسج آیا:

ریڈی ہو کر باہر آجائیں،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تینوں ہنس پڑیں اور فوراً تیار ہونے لگیں۔ عبایہ اور حجاب سنبھالتے وہ باہر نکلیں تو سامنے کا منظر دیکھ کر سب کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

سامنے تینوں حضرات ہیوی بائیکس کے ساتھ کھڑے تھے۔ہاتھوں میں ہیلمٹ اور چہروں پر شوخ مسکراہٹ۔ انابیہ اور فریشہ تو خوشی سے سب سے آگے بڑھیں اور اپنے شوہروں کے ساتھ بیٹھ گئیں۔

شاہانہ لمحہ بھر کو وہ منظر دیکھتی رہ گئی۔ راحمیر آہستہ آہستہ آگے بڑھا،اُس کا ہاتھ تھاما اور دھیرے سے قریب کرتے ہوئے کہا:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بیگم صاحبہ، آئیے، آپ کی سواری تیار ہے۔"

شاہانہ کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔ وہ بھی بائیک پر بیٹھ گئی۔ تیز ہوا کے جھونکوں میں جب تینوں بائیکس ایک ساتھ سڑک پر دوڑیں تو خوشی کا شور دلوں میں تھا۔

راستے میں شاہانہ نے دھیرے سے کہا:

"شکریہ راحمیر،، میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ یہ لمحہ میری زندگی میں آئے گا۔"

راحمیر نے اُس کے ہاتھ پر اپنی گرفت مضبوط کی اور مسکرا کر کہا:

"بیگم صاحبہ، میری چاہت ہے کہ آپ کی ہر خواہش پوری ہو۔ دل چاہتا ہے پوری دنیا آپ کے قدموں میں رکھ دوں۔"

Clubb of Quality Content

یہ سن کر شاہانہ کے دل میں ایک میٹھا سا سکون اتر گیا۔ اُس نے اپنا سر راحمیر کے کندھے پر رکھ دیا۔

دوسری طرف فریشہ نے اردان کو کمر سے تھام رکھا تھا۔ ہوا کے جھونکوں کے ساتھ اُس کی ہنسی گونج رہی تھی۔ اردان شوخی سے بولا:

"ڈریئے مت، زوجہ محترمہ! آپ کے ساتھ ہوں، کچھ نہیں ہو گا۔"

فریشہ شرما کر ہنستے ہوئے اُس سے اور قریب ہو گئی۔

تیسری بائیک پر انابیہ افنان کے ساتھ تھی، مگر اُس کی آنکھوں میں ڈر صاف جھلک رہا تھا۔ وہ بار بار کانپتی ہوئی کہہ رہی تھی:

"افنان، پلیز روک دیں، مجھے ڈر لگ رہا ہے!"

افنان ہنستے ہوئے بولا:

"اب تو بائیک چلا رہا ہوں، لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ مجھے بریک لگانا نہیں آتا۔"

انابیہ کی آنکھیں خوف سے مزید بڑی ہو گئیں:

"کیا؟! افنان! پلیز ایسا مت کہیے، ورنہ میں ابھی کود جاؤں گی یہاں سے!"

افنان زور سے ہنسا اور بولا:

"اتنے حسین شوہر کو چھوڑ کر اکیلی کود جاؤ گی؟"

انابیہ نے غصے اور خوف کے ملے جلے انداز میں کہا:

"ہاں! آپ خود ہی کہہ رہے ہیں کہ بریک لگانا نہیں آتا، تو پھر ایک ساتھ کود جائیں گے!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

افنان شوخی سے بولا:

"میری ڈرپوک بیوی آ گئی لائن پر۔ ویسے تمہیں تنگ کرنے میں ہی میرا رومانس ہے!"

انابیہ نے شرارت سے اُس کے بازو کو چٹکی کاٹی اور بولی:

"اچھا جی! آپ کو بس مجھے پریشان کرنے میں مزہ آتا ہے؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

افنان قہقہہ لگا کر بولا:

"بالکل، یہی میرا پیار ہے!"

تینوں جوڑوں نے اپنی اپنی ہنسی، شرارت اور محبت کے رنگوں کے ساتھ وہ رائڈ انجوائے کی۔ دیر رات جب سب واپس لوٹے تو ہلکے تھکے مگر دل مطمئن اور خوشی سے بھرے ہوئے تھے۔ اپنے اپنے کمروں میں جا کر سب سو گئے کیونکہ صبح ملتان سے فلائٹ تھی۔۔۔

صبح ہوئی تو سب دعاؤں کے سائے میں گھر سے ملتان کے لیے روانہ ہوئے۔ ملتان پہنچ کر وہاں سے سعودی عرب کی پرواز تھی۔ فلائٹ کے وقت، شاہانہ نے گھبراہٹ میں راحمیر کا بازو مضبوطی سے تھام رکھا تھا۔ یہ اس کی زندگی کی پہلی پرواز تھی اور دل بے اختیار تیز دھڑک رہا تھا۔ راحمیر نے مسکرا کر اس کی آنکھوں میں دیکھا اور دھیرے سے کہا:

"میں ہوں ناں، گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کچھ گھنٹوں بعد تینوں جوڑے عرب کی سرزمین پر اُترے۔ خوشی اور سکون کے رنگوں میں لپٹے وہ ہنستے مسکراتے اپنے ہوٹل پہنچے۔ تھوڑے آرام کے بعد سب نے عمرہ کی سعادت کے لیے قدم بڑھائے۔

کعبہ کے صحن میں ہلکی ہلکی بوندا باندی ہو رہی تھی۔ شاہانہ بارش کی ان مبارک بوندوں کو دیکھ کر مدہوش سی ہوئی جا رہی تھی۔ اس نے نرمی سے کہا:

"راحمیر، یہ میری برسوں کی چاہت تھی کہ مکہ مکرمہ میں بارش دیکھوں۔"

راحمیر نے شفقت بھری نظر سے اسے دیکھا اور جواب دیا:

"اللہ پاک آپ کی ساری چاہتیں پوری کرے گا، بیگم صاحبہ۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اتنے میں ایک نورانی چہرے والے بزرگ ان کے قریب آ کر بیٹھ گئے۔ انہوں نے پیار سے کہا:

"بیٹا راحمیر! کیسے ہو؟"

راحمیر نے ادب سے جھک کر کہا:

"الحمدللہ بابا جی، آپ سنائیں؟"

وہ مسکرا کر بولے:

"اللہ کا کرم ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر ان کی نظریں شاہانہ پر جا ٹھہریں۔ وہ بولے:

راحمیر بیٹا، کیا تمہاری دعائیں قبول ہو چکی ہیں،،؟

راحمیر مسکرا کر جواب دیتا ہے،

الحمد للہ بابا، اللہ پاک نے سن لی میری،،

پھر وہ شاہانہ کی طرف دیکھ کر کہتے ہیں،

"بیٹا! آپ بہت نصیب والی ہو کہ آپ کو راحمیر سلطان جیسا شوہر ملا۔ کیا آپ جانتی ہو؟ اس نے آپ کو یہی کعبہ کے سامنے کھڑے ہو کر روتے روتے مانگا تھا۔"

یہ سن کر شاہانہ کی آنکھوں میں حیرت اور نمی اُتر آئی۔ اس نے خاموشی سے راحمیر کی طرف دیکھا۔ راحمیر نے فقط مسکرا کر سر جھکا دیا۔ بزرگ نے دعا دی اور رخصت ہو گئے۔

شاہانہ کا دل بھر آیا۔ ہلکی آواز میں بولی:

"راحمیر،، آپ نے یہاں بھی میرے لیے دعائیں کی تھیں؟"

راحمیر نے اس کا ہاتھ تھام کر کہا:

"آپ ہی تو وہ تھیں جن کو پانے کے لیے میرے پاس دعاؤں کے سوا کوئی راستہ نہ تھا۔ مجھے اللہ پر یقین تھا، اور دیکھیے آج آپ میرے ساتھ ہیں۔"

یہ سن کر شاہانہ نے اس کے ہاتھوں کو اپنی پیشانی پر لگایا اور لرزتی آواز میں کہا:

"آپ میرے اللہ کی عطا ہیں، راحمیر۔ میں بہت خوش نصیب ہوں،، بہت زیادہ۔"

اس کے بعد وہ اپنا سر راحمیر کے کندھے پر رکھ کر سسک گئی۔

راحمیر نے آہستہ آہستہ سورۃ یسین کی تلاوت شروع کی۔ اس کی پر سکون آواز اور بوندوں کی ٹپ ٹپ نے شاہانہ کے دل کو ایسا سکون دیا، جیسے اس لمحے پوری کائنات صرف ان دونوں کے لیے رُک گئی ہو۔۔۔۔

جب سورۃ یٰسین کی تلاوت راحمیر ختم کرتا ہے تو شَاہانہ کی پلکیں آہستہ سے کھلتی ہیں۔ ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ دھیمی آواز میں کہتی ہے:

"آپ کی آواز بہت پیاری ہے،دل کو سکون دینے والی۔ کیا آپ نے سورۃ یٰسین یاد کی ہوئی ہے؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر مسکرا کر جواب دیتا ہے:

"بیگم صاحبہ،، آپ کا مجازی خدا حافظِ قرآن ہے۔"

یہ سنتے ہی شَاہانہ پر جیسے بجلی سی گرتی ہے۔اس کی آنکھوں میں حیرت اور خوشی کے بے شمار رنگ اتر آتے ہیں۔ وہ کچھ لمحوں تک کچھ کہہ ہی نہیں پاتی۔

راحمیر نرمی سے کہتا ہے:

"میں نے سولہ سال کی عمر میں قرآنِ پاک حفظ کر لیا تھا۔ یہ میرے بابا کی سب سے بڑی خواہش تھی کہ ان کا بیٹا حافظِ قرآن بنے۔"

یہ سنتے ہی شَاہانہ دل کی گہرائی سے اللہ کے حضور سجدے میں گر جاتی ہے۔ آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے ہیں اور ہچکیوں میں دعا کرتی ہے:

"یا اللہ! تیری دی ہوئی نعمتوں پر چاہے جتنا شکر ادا کروں، کم ہے۔ تو نے مجھے دنیا میں ہی اتنی بڑی نعمتوں سے نواز دیا ہے۔"

سجدے سے اٹھ کر وہ آنسو پونچھتی ہے اور دھیمی آواز میں کہتی ہے:

"میں اللہ کی ہر نعمت پر شکر ادا کرتی ہوں،، مگر یہ نعمت تو میری سوچ سے بھی بڑھ کر ہے۔"

راحمیر آگے بڑھ کر اس کے آنسو صاف کرتا ہے اور محبت بھری نظر سے کہتا ہے:

"میری محرم، میرے دل کا سکون، آپ ہیں تو میں ہوں۔ ہم نے مل کر ہی یہ زندگی اللہ کی شکر گزاری میں گزارنی ہے۔ آپ میرے لیے انمول ہیں، بے حد قیمتی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شَاہانہ یہ سن کر جذبات سے بھر جاتی ہے اور راحمیر کے سینے سے لگ کر دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کرتی ہے۔

کچھ ہی دیر بعد اُن کے قریب اَفنّان، انابیہ، اَردان اور فَریشہ بھی آجاتے ہیں۔ سب مل کر خوشی اور سکون کے رنگوں میں گھل جاتے ہیں۔ اس کے بعد قافلہ مدینے کی گلیوں سے گزرتا ہوا مسجدِ نبوی ﷺ کی طرف روانہ ہوتا ہے، جہاں ان سب کی روحیں ایک نئے سکون میں ڈوب جاتی ہیں۔۔

جب سب ایک ساتھ مدینہ کی فضاؤں میں نکلتے ہیں تو دلوں میں ایک عجیب سی طمانیت اور سکون اترنے لگتا ہے۔ شانہ بہ شانہ چلتے ہوئے، ان کے دلوں پر گویا ایک ہی کیفیت طاری تھی۔

"ہم اس در کے مسافر ہیں جہاں سب خواہشیں، سب خواب، سب دکھ ختم ہو جاتے ہیں۔"

Clubb of Quality Content

شاہانہ ہر قدم پر اپنے دل کی دھڑکنوں کو گہرا محسوس کر رہی تھی۔ وہ بار بار نگاہیں جھکا لیتی، مگر دل کے کسی کونے میں یہ احساس روشن تھا کہ وہ دنیا کی سب سے خوش نصیب عورت ہے۔

کچھ ہی دیر میں مسجدِ نبوی ﷺ میں گنبدِ خضریٰ کا منظر سب کے سامنے تھا۔ وہ سب ایک پل کے لیے ساکت رہ گئے۔ ہوا کی خنکی، فضاؤں کی خوشبو، اور ایمان کا سرور۔ سب نے مل کر ان کے وجود کو ہلکا سا جھنجھوڑ دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انابیہ آہستہ سے بولی:

یہاں آ کر لگتا ہے کہ دنیا کے تمام رنگ پھیکے ہیں، اصل رنگ صرف اس در کا ہے۔

فریشہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اردان کے لب بھی خاموش دعا میں ہلنے لگے۔

سب وہاں دور صحن میں بیٹھے بیٹھے ہلکی آواز میں درودِ پاک پڑھنے لگے۔

فضا میں سکون اور روحانیت اتر آئی تھی۔ ہر دل جیسے کسی اور جہان میں جا چکا ہو۔

ناولز کلب
Clubbers Quality Content

اسی لمحے شاہانہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور اس کے لبوں پر بے اختیار یہ الفاظ آئے:

"رخِ مصطفیٰ ﷺ وہ کتاب ہے جو محبتوں کا نصاب ہے۔"

ان الفاظ نے ماحول کو اور زیادہ پر نور بنا دیا۔

ہر دل میں یہ احساس جاگا کہ اصل سکون اور اصل محبت تو حضور ﷺ کے در سے ہی ملتی ہے۔

راحمیر آہستگی سے کہتا ہے:

"محبت کا سب سے خالص سبق ہمیں درودِ مصطفی ﷺ سے ملتا ہے، اور جو دل درود سے منور ہو جائے، اس پر کبھی اندھیرا چھا ہی نہیں سکتا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سب کے لبوں پر پھر سے درودِ پاک جاری ہو گیا، اور مدینہ کی فضاؤں میں ایک عجیب سا وجد چھا گیا۔

"اللّٰھم صلِ علیٰ محمدٍ و علیٰ آلِ محمد،،،"

ایسا لگا جیسے وہ صحن نہیں، کوئی روحانی بزم ہے، جہاں فرشتے بھی درود میں شامل ہیں۔۔۔۔

کافی دن وہاں سکون کی فضاؤں میں گزر گئے۔ سب لوگ ہوٹل میں مقیم تھے۔

ایک شام شَاہانہ اپنے بستر پر بیٹھی گھر والوں سے ویڈیو کال پر بات کر رہی تھی۔ کال ختم کر کے موبائل ایک طرف رکھ دیا۔ اسی وقت راحمیر آہستہ آہستہ چل کر اس کے قریب آیا اور پاس بیٹھ گیا۔ نرمی سے بولا:

"اب ہمیں اپنی اگلی منزل کی جانب روانہ ہونا ہے۔"

شَاہانہ نے چونک کر پوچھا:

"اور کون سی منزل؟"

راحمیر ہلکا سا مسکرا کر بولا:

"یہ ایک سرپرائز ہے آپ کے لیے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شَاہانہ نے ضدی انداز میں کہا:

"پلیز مجھے بتا دیں نا!"

راحمیر نے سر ہلایا اور نرمی سے جواب دیا:

"نہیں،،،یہ آپ کو وقت پر ہی پتا چلے گا۔بس ایک شرط یہ بھی ہے، کہ آپ کی آنکھوں پر پٹّی باندھ کر لے جانا ہے میں نے۔"

شَاہانہ نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ سر جھکا لیا۔راحمیر پھر اٹھا اور صوفے پر جا بیٹھا۔اس نے لیپ ٹاپ اٹھا کر سامنے رکھا اور کام میں مصروف ہونے لگا۔

شَاہانہ خاموشی سے اسے دیکھتی رہی۔اس کی آنکھوں میں عجب سی کشش تھی، جیسے وقت تھم گیا ہو۔

راحمیر نے نظریں اسکرین پر ہی رکھتے ہوئے کہا:

"اگر آپ یوں ہی مجھے دیکھتی رہیں گی تو میں کام نہیں کر پاؤں گا۔"

شَاہانہ نے شرارت سے کہا:

"تو آپ مجھے خود کو دیکھنے سے روکنا چاہتے ہیں؟"

راحمیر کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔ اس کی آواز میں نرمی تھی:

"میں آپ کو روک نہیں سکتا، بیگم صاحبہ، بس تھوڑا سا ڈسٹریکٹ ہو جاتا ہوں۔ پھر دل کرتا ہے سب کام چھوڑ دوں، اور آپ ہوں بس۔"

یہ کہہ کر وہ آہستہ سے دوبارہ اس کے قریب آ گیا۔ اس نے شَاہانہ کے بالوں کی ایک لٹ کو پیچھے کرتے ہوئے دھیرے سے کہا:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اور یہ آپ کے بال، یہ تو ہمیشہ مجھے اُلجھا دیتے ہیں۔"

راحمیر کے نرم لہجے اور لمس پر شاہانہ کا دل جیسے ایک پل کو تھم سا گیا۔

اس نے نظریں جھکا لیں مگر دل کی دھڑکن کانوں تک سنائی دے رہی تھی۔

اس کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھری،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر نے اس کی طرف دیکھا، خاموشی سے اس کا ہاتھ تھام لیا اور اتنا ہی کہا:

"آپ، میرے سکون کی وہ چھاؤں ہیں جس میں آ کر ہر تھکن مٹ جاتی ہے۔"

"Seni seviyorum„"

(میں آپ سے محبت کرتا ہوں)

دونوں کے درمیان ایک لمبی خاموشی چھا گئی، مگر اس خاموشی میں محبت کی پوری ایک کتاب لکھی جا چکی تھی۔

Clubb of Quality Content

شاہانہ کمرے میں صوفے پر نیم دراز بیٹھی تھی،ساتھ عنابیہ اور فریشہ بھی تھیں۔ ہنسی مذاق چل رہا تھا کہ اچانک دروازہ کھلا،اور راحمیر اندر آیا۔اُس کے قدموں کی چاپ سنتے ہی دونوں لڑکیاں مسکرا کر اُٹھ گئیں اور کہنے لگیں:

"ہم ذرا اپنے کمرے چلتے ہیں،"

یوں کمرے میں سکوت سا چھا گیا،اور شاہانہ کی نظریں دھیرے سے جھک گئیں۔

راحمیر آہستہ آہستہ اُس کے قریب آیا اور پاس بیٹھ گیا۔اُس کی آواز میں ہلکی سی مسکراہٹ تھی:

"تو بتائیے،بیگم صاحبہ،آنکھوں میں درد تو نہیں ہے؟"

شاہانہ نے نظریں اٹھا کر نرمی سے کہا:

"نہیں،، بالکل ٹھیک ہوں۔"

پھر ذرا توقف کے بعد دھیرے سے بولی:

"لیکن آپ کو امی نے ہی کہا تھا نا یہ آپریشن کرانے کا؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر نے اُس کے چہرے پر نگاہ ڈالی، جیسے پل بھر کے لیے وقت تھم سا گیا ہو۔ اُس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا:

"ہاں،، امی نے کہا تھا، مگر یہ فیصلہ صرف اُن کا نہیں تھا۔ میں خود بھی چاہتا تھا کہ،، جب بھی آپ کی آنکھوں کو دیکھوں تو کوئی رکاوٹ نہ ہو۔"

یہ کہتے ہوئے اُس کی نظریں گہری ہو گئیں۔

"اب دیکھیں کوئی رکاوٹ باقی نہیں رہی۔"

شاہانہ کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ پھیل گئی۔ اُس کے گالوں پر شرم کی ہلکی سی سرخی ابھری۔ دونوں کی آنکھوں میں ایک خاموش چمک تھی، جیسے دل کی زبان آنکھوں کے ذریعے بات کر رہی ہو۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کچھ دیر بعد راحمیر مسکرا کر بولا:

"بیگم صاحبہ،، اب آپ کو سرپرائز دینے کا وقت آ گیا ہے۔ چلیں، پیکنگ کریں۔"

شاہانہ نے چونک کر اُس کی طرف دیکھا:

"سرپرائز؟،، لیکن کہاں جانا ہے؟"

راحمیر کی آنکھوں میں شرارت کی چمک تھی۔

"یہ تو میں بعد میں ہی بتاؤں گا،فی الحال آپ ریڈی ہو جائیں۔ہماری فلائٹ ہے۔"

گھبراہٹ اور تجسس کے باوجود شاہانہ نے سامان باندھا۔تھوڑی دیر بعد سب ایئر پورٹ پہنچ گئے۔راحمیر نے پہلے ہی اُس کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی تھی اور فلائٹ کے دوران ہیڈ فون لگا دیے تاکہ کوئی اعلان بھی نہ سن سکے۔

شاہانہ بار بار ہنستے ہوئے کہتی:

"راحمیر،،پلیز اب تو بتا دیں کہاں جا رہے ہیں۔"

اور راحمیر مسکرا کر صرف یہی کہتا:

"بس چند لمحے اور، پھر آپ کی خوشی آپ کی آنکھوں کے سامنے جھلکے گی۔"

کئی گھنٹوں بعد جہاز لینڈ ہوا، وہ سب گاڑی میں بیٹھے۔ شاہانہ بے چین ہو کر بولی:

"راحمیر،، اب تو یہ پٹی ہٹا دیں، مزید انتظار نہیں ہو رہا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر نے اُس کے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر کہا:

"صرف چند لمحے اور، بیگم صاحبہ،، پھر آپ کے خواب حقیقت کا روپ دھار لیں گے۔"

بالآخر گاڑی رکی۔ راحمیر نے اُس کی آنکھوں کی پٹی کھول دی۔

شاہانہ نے پلکیں جھپکیں، منظر سامنے آیا تو جیسے وقت تھم گیا۔ سامنے رنگوں، روشنیوں اور خوشبوؤں سے بھرا شہر تھا۔ اُس نے حیرت سے چیخ کر کہا:

"تییییییی

سب ہنس پڑے۔

افنان نے مسکرا کر کہا:

"واہ بھئی، مجھے تو بالکل بھول ہی گئی ہے، اب اتنا حسین شوہر چھوڑ کر ترکی کو دیکھنے میں لگ گئی ہے۔ کمال ہے واقعی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اردان نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا:

"افنان صاحب، تمہیں کیا خبر ترکی اِن کے لیے کیا معنی رکھتا ہے۔"

راحمیر نے سنجیدگی سے کہا:

"ہاں،، ترکی سے تو ہمارا جُڑا ہوا ایک پرانا سفر ہے۔ اور اللہ کا شکر ہے کہ اُس نے ہمیں وہ سب لوٹا دیا جو کبھی ہم سے چھین لیا گیا تھا۔"

فضا میں سکوت چھا گیا۔ تینوں مردوں کی آنکھوں میں ایک لمحے کو سنجیدگی اتر آئی، پھر وہ سب اپنی بیویوں کی طرف دیکھ کر مسکرا دیے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر نے کہا:

"چلیں فریشہ،، اب گھر بھی چلنا ہے۔"

فریشہ حیرت سے بولی:

"ہمارا گھر؟ کیا یہاں بھی کوئی گھر ہے؟"

اردان نے ہنستے ہوئے کہا:

"جی بالکل، زوجہ محترمہ۔ چلیں، آپ کو دکھاتے ہیں۔"

گاڑی انہیں استنبول کے پوش علاقے میں لے آئی۔ ایک شاندار محل نما عمارت کے گیٹ پر بڑے بڑے حروف میں لکھا تھا:

" Sultan Mansion "

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ نے جب یہ دیکھا تو اُس کے قدم جیسے زمین میں گڑ گئے۔ حیرت سے کانپتی آواز میں بولی:

"یہ، یہ سب؟ یہ ہمارا ہے؟"

اندر داخل ہوئے تو خوبصورتی اور نفاست اپنی مثال آپ تھی۔ ہر کونا، ہر دیوار، ہر پردہ جیسے محبت اور شان سے سجا ہوا تھا۔ سب نے اپنے اپنے کمرے چُنے۔

راحمیر نے شاہانہ کا ہاتھ پکڑا اور اُسے اُس کے کمرے میں لے گیا۔ کمرہ کسی خواب کی مانند تھا۔ بڑے بڑے جھاڑ فانوس، نفیس پردے، قالین، اور خوشبوؤں سے بھری ہوا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ حیرت سے سب دیکھ رہی تھی۔ اچانک کھڑکی کے پردے ہوا سے ہلنے لگے۔ وہ آگے بڑھی اور بالکنی میں جا کھڑی ہوئی۔ وہاں سے پورا استنبول جیسے اُس کے قدموں تلے بچھا تھا۔

شاہانہ کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہہ نکلے۔ لبوں پر صرف ایک جملہ آیا:

"اللہ اللہ، یہ تو میرے خواب سچ ہو گئے۔"

پیچھے سے راحمیر آیا، اُس کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر دھیرے سے کہا:

"اللہ اللہ، ان خوابوں کو سچ کرنے والے کو گلے ہی لگا لیں اب،،"

شاہانہ پلٹی، خوشی خوشی اُس کے گلے لگ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"راحمیر،، میں کس کس بات پر آپ کا شکریہ ادا کروں؟ آپ نے میرے خوابوں کو حقیقت بنا دیا۔ شکریہ،، بہت بہت شکریہ!"

راحمیر نے اُس کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے کہا:

"بیگم صاحبہ، آپ میری ہیں اور میں آپ کا۔ پھر شکریہ کیسا؟"

چند لمحے سکوت رہا، پھر شاہانہ کے دل میں ایک سوال نے جنم لیا۔ اُس نے دھیرے سے کہا:

"لیکن راحمیر، یہ سب؟ یہ اتنا پیسہ کہاں سے آیا آپ کے پاس؟ آپ کے پاس تو صرف ایک نوکری تھی۔ کیا اتنی بڑی زندگی اُس سے بن سکتی ہے؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر مسکرایا، جیسے پہلے سے تیار ہو۔

"بیگم صاحبہ، آپ اپنے مجازی خدا کو کم نہ سمجھیں۔"

شاہانہ مسکرا دی:

"تو پھر بتا ہی دیں نا،،"

راحمیر اُس کے ہاتھ تھام کر بولا:

"ابھی آپ تھوڑا آرام کریں۔باقی سب بعد میں بتاؤں گا۔"

یہ کہہ کر وہ دونوں ساتھ کھڑے نماز پڑھنے لگے۔اُس لمحے پورا کمرہ سکون اور نور سے بھر گیا۔نماز کے بعد دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے لیٹ گئے،دل میں اطمینان اور لبوں پر صرف ایک شکر تھا۔۔۔

اللہ کا شکر۔۔۔

شام کے وقت سب گھر کے لاؤنج میں جمع تھے۔ ہلکی سی ترکی چائے کی خوشبو فضا میں رچی ہوئی تھی۔ گفتگو کا موضوع ایک ہی تھا:

"آج رات کو استنبول گھومنے چلتے ہیں۔"

یقیناً یہ فیصلہ سب کے دل کو بھا گیا۔ لمحوں میں تیاریاں ہوئیں، اور جب وہ سب دو گاڑیوں میں بیٹھ کر نکلے تو ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے خواب حقیقت میں بدل گیا ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گاڑیاں پرانی گلیوں اور روشنیوں سے جگمگاتی سڑکوں سے گزرتی ہوئیں سب سے پہلے بلو مسجد کے سامنے رکیں۔ بلند میناروں کے سائے تلے کھڑے ہو کر سب چند لمحے خاموش ہو گئے۔ راحمیر نے دھیرے سے کہا:

"یہاں کی فضا دل کو عجیب سا سکون دیتی ہے۔"

شاہانہ کے لب بھی خاموش تھے مگر آنکھیں اس نورانی منظر کو اپنے اندر جذب کر رہی تھیں۔

اس کے بعد وہ لوگ آیا صوفیہ پہنچے۔ صدیوں پرانی دیواریں، سنہری گنبد اور عیسائیت سے اسلام تک کے سفر کی گواہی دیتا یہ مقام سب کو حیرت زدہ کر گیا۔ شاہانہ کی نظریں چھت کی طرف ٹکی رہیں، جیسے وہ تاریخ کی ہر پرت کو محسوس کرنا چاہتی ہو۔

پھر قدم بڑھتے بڑھتے وہ ٹاپ کاپی پیلس جا پہنچے۔ شیش محل کی چمکدار کھڑکیاں، شاہی تلواریں اور نوادرات دیکھ کر سب کے چہروں پر تجسس اور حیرت کے رنگ تھے۔ جیسے وقت کی گردش تھم گئی ہو اور وہ خلافتِ عثمانیہ کے عہد میں جا کھڑے ہوئے ہوں۔

رات کی ہوا میں ہلکی خنکی اتر آئی تھی، جب وہ سب بوسفورس کروز کی طرف روانہ ہوئے۔ کشتی کی لکڑی پر قدم رکھتے ہی پانی کی مہک اور ٹھنڈی ہوا نے دلوں کو چھو لیا۔ نیلے پانی پر جھلملاتی روشنیوں کا عکس ایسا تھا جیسے آسمان کے تارے سمندر میں اتر آئے ہوں۔ راحمیر کشتی کے کونے پر کھڑا سمندر کی وسعت کو دیکھ رہا تھا۔ اچانک اس نے آہستہ سے ترک زبان میں کہا:

"Sana aşığım،"

(میں آپ سے محبت کرتا ہوں)

یہ جملہ بہت مدھم تھا، شاید صرف ہوا نے سنا، مگر شاہانہ کے دل میں جیسے ایک ان کہی لہر جاگ اٹھی۔ وہ پلٹ کر بولی نہیں، بس نگاہیں نیچے کر لیں، مگر دل کی دھڑکنوں نے جواب دے دیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کشتی سے اترنے کے بعد وہ سب استقلال اسٹریٹ جا پہنچے۔ دائیں بائیں چمکتے شیشے کی دکانیں، ترک آئسکریم بیچنے والے، روشنیوں سے بھرا ہوا ہجوم۔ جیسے خوشیوں کا میلہ لگا ہو۔ وہ سب چلتے چلتے ہنستے بولتے ایک دوسرے کے لیے تحائف خریدتے رہے۔ شاہانہ نے پہلی بار ترکی کی روایتی جیولری کو ہاتھ میں لیا، تو راحمیر نے مسکرا کر کہا:

"یہ زیور آپ کی شخصیت کو اور بھی شاہانہ بنا دے گا۔"

شاہانہ کا دل چاہا وہ اس جملے کو یادگار بنا لے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رات ڈھلنے لگی، جب وہ سب گلاٹا ٹاور پر جا پہنچے۔ اوپر سے پورے استنبول کی روشنیوں کا نظارہ دل کو مسحور کر رہا تھا۔ یورپ اور ایشیا کے سنگم پر کھڑا یہ شہر ایک خواب کی مانند تھا۔ ہوا میں ہلکی سی خنکی تھی، مگر دلوں میں ایک انوکھی گرمی بھری ہوئی تھی۔

آخری پڑاؤ اور تاکوئے تھا۔ بوسفورس کے کنارے واقع مسجد کی روشنی اور ساتھ ہی کیفے کی خوشبو، جیسے لمحے رک گئے ہوں۔ سب نے بیٹھ کر قہوہ پیا اور ترکی کھانے کا مزہ لیا۔ ہنسی مذاق اور گفتگو میں رات کا سفر مکمل ہوا، مگر شاہانہ کے دل میں راحمیر کے وہ ترک الفاظ ابھی بھی دھڑک رہے تھے۔۔۔

گھومنے پھرنے کے بعد جب وہ سب "سلطان مینشن" واپس آئے تو ہر کسی کے چہرے پر خوشی اور تھکن دونوں جھلک رہے تھے۔ خادمائیں کھانے کی تیاری میں لگی تھیں اور پورے گھر میں ترکی خوشبوؤں کا بسیرا تھا۔

شاہانہ، انابیہ اور فریشہ اپنے کمرے کی طرف جانے کے بجائے سیدھی لاؤنج میں آ کر بیٹھ گئیں۔ باہر بالکونی سے استنبول کی روشنی اب بھی جھلمل کر رہی تھی۔ تینوں نے جیسے ہی ایک دوسرے کو دیکھا تو ہنسی چھوٹ گئی۔

شاہانہ نے گہری سانس لی اور بولی:

"آج کا دن،،،اللہ اللہ! لگتا ہے خواب تھا۔ کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ میں کبھی اپنی آنکھوں سے بوسفرس دیکھوں گی،یا آیا صوفیہ کے سنہری گنبد کے نیچے کھڑی ہوں گی۔"

انابیہ نے اس کی بات کو آگے بڑھایا:

"ہاں بالکل! مجھے تو لگا جیسے ہم وقت کے سفر پر نکل گئے تھے۔ کبھی عثمانی دور، کبھی جدید استنبول،،اور وہ کشتی کا سفر! دل چاہ رہا تھا وقت رک جائے۔"

فریشہ نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ کہا:

"بس یہی لمحے اصل دولت ہیں۔ دیکھو اللہ نے ہم پر کتنا کرم کیا ہے۔ ہم نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ ہم اپنی زندگیاں یوں گزاریں گے، ترکی میں، ایک محل جیسے گھر میں، اور اتنی سکون بھری زندگی کے ساتھ۔"

شاہانہ نے سر ہلایا اور دھیرے سے کہا:

"یقین نہیں آتا کہ ہم واقعی ترکی میں ہیں۔ وہی ترکی، جسے دیکھنے کا خواب ہم ہمیشہ باتوں میں کرتے تھے۔ آج ہم نے وہاں قدم رکھ دیا،، یہ لمحہ ہمیشہ دل میں رہے گا۔"

انابیہ نے دونوں کی طرف دیکھا اور آہستہ سے کہا:

"میری دعا ہے یہ لمحے کبھی ختم نہ ہوں،، اور ہم ہمیشہ ایسے ہی ساتھ رہیں۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تینوں کی آنکھوں میں ایک جیسی خوشی کی نمی اتر آئی۔ لمحہ بھر کے لیے سب خاموش ہو گئیں، بس باہر سے سمندر کی ہوا اور دور سے گلیوں کی ہلکی سی آواز آ رہی تھی۔ پھر اچانک تینوں بے اختیار ہنس پڑیں، جیسے دل کہہ رہا ہو: "ہاں! ہم ترکی میں ہیں۔"

کچھ دیر بعد راحمیر، افنان اور اردان ہنستے مسکراتے گھر میں داخل ہوئے۔ لمبے دن کے بعد سب تھکے ہوئے تھے۔ لاؤنج سے ہوتے تینوں اپنے اپنے کمروں کی طرف بڑھ گئے۔

شاہانہ اپنے کمرے میں بیٹھی تھی۔ دل کسی عجیب سی بے چینی میں تھا۔ روشنی مدھم تھی، باہر کھڑکی سے استنبول کی ہواؤں کا شور اندر آ رہا تھا۔ وہ بار بار دروازے کی طرف دیکھتی، جیسے دل کہہ رہا ہو: "اب وہ آجائے،،،"

چند لمحے بعد دروازہ کھلا۔ راحمیر کمرے میں داخل ہوا۔ ہونٹوں پر مسکراہٹ اور آنکھوں میں سکون۔

وہ دھیرے سے بولا:

"Selam, aşkım،

(سلام، میری محبت)"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ کے دل کی دھڑکن جیسے رک گئی۔ وہ سوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی، نظریں چند لمحے اس پر ٹکی رہیں، پھر دھیرے دھیرے اس کی طرف بڑھنے لگی۔

"آپ کو پتا ہے،"اس نے مدھم آواز میں کہا،"میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ میری زندگی میں ایسے لمحے بھی آئیں گے۔یہ سب کچھ،،یہ خواب جیسا سفر،یہ خوشیاں،،مجھے لگا یہ سب ہمیشہ کتابوں اور دعاؤں میں ہی رہیں گے۔"

راحمیر نے نرمی سے اس کی بات سنی،پھر مسکراتے ہوئے کہا:

"آنے ہی تھے،بیگم صاحبہ۔یہ سب اللہ پاک نے ہمارے نصیب میں لکھا تھا۔جو لمحے ہمارے ہیں،وہ ہم تک پہنچ کر ہی رہتے ہیں۔"

شاہانہ کی آنکھیں نم ہوئیں۔وہ ہچکچاتے ہوئے بولی:

"لیکن راحمیر،،مجھے ایک بات بتائیں۔یہ سب،،یہ دولت،یہ گھر،یہ محل،یہ زندگی،،آپ کے پاس سب کیسے آیا؟آپ کی تو صرف ایک جاب تھی،پھر یہ سب کیسے ممکن ہوا؟"

Clubb of Quality Content

راحمیر لمحہ بھر خاموش رہا۔ پھر دھیرے سے آگے بڑھا اور اس کا ہاتھ تھام کر اسے بیڈ پر لے آیا۔ نرمی سے اسے بیٹھایا اور پھر خود اس کی گود میں سر رکھ دیا۔ نگاہیں چھت پر جمائے، جیسے یادوں کے دریچے کھل رہے ہوں۔

"سنیں شاہانہ، اصل کہانی یہ ہے کہ یہ سب میرا نہیں، ہمارا ورثہ ہے۔ میرے دادا، دادی،، اور افنان اور اردان کے بڑے سب یہی ترکی میں رہتے تھے۔ ان کی جڑیں یہیں تھیں۔ میرے والد اور اردان کے والد بچپن سے ایک ساتھ پلے بڑھے۔ دونوں گہرے دوست تھے۔ انہوں نے یہیں بزنس شروع کیا، یہاں کی زمینیں لیں، گھر بنائے۔ مگر پھر وقت کا پہیہ بدلا۔"

شاہانہ خاموشی سے سن رہی تھی، جیسے ایک ایک لفظ اس کے دل میں اتر رہا ہو۔

"میری دادی ترک تھیں، مگر وہ میرے دادا کے ساتھ پاکستان شفٹ ہو گئی تھیں۔ وہاں ہماری باقی فیملی آباد ہو گئی۔ لیکن یہاں، یہاں ان کی محنت کا سرمایہ رہ گیا۔ اردان کے والد بھی ترکی میں بزنس سنبھالتے رہے۔ مگر پھر،، جیسے قسمت نے ایک امتحان لیا۔"

راحمیر کی آواز مدھم ہو گئی، وہ لمحہ بھر کو رکا، پھر بولا:

"بابا کو اچانک فالج ہو گیا۔ دادا دادی پہلے ہی دنیا چھوڑ چکے تھے۔ چچاؤں نے کبھی پلٹ کر خبر تک نہ لی۔ فریشہ کے بابا نے ہمیں سہارا دیا، ہم سب چھوٹے تھے، پھر وقت گزرتا گیا، ہم نے یونی میں سٹڈی کی،، ادھر اردان کے والد اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ کاروبار پر دوسروں نے قبضہ کر لیا۔ سب کچھ بکھر گیا تھا۔"

شاہانہ کی سانسیں رکنے لگیں، جیسے وہ سب منظر اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہی ہو۔

راحمیر نے سر تھوڑا سا مڑ کر اس کی طرف دیکھا اور مدھم آواز میں کہا:

"پھر جب آپ میری زندگی میں آئیں،، میری قسمت جگمگا اٹھی۔ جو سالوں کے کیسز تھے، وہ ایک ایک کر کے حل ہوتے گئے۔ وہ بزنس، وہ جائیداد، وہ گھر،، سب ہمیں واپس مل گیا۔"

وہ ذرا رک کر بولا، "اسی لیے میں شادی کے دوسرے دن غائب ہو گیا تھا۔ ایک ہفتے تک،، میں یہیں تھا، سب کچھ درست کرنے میں لگا رہا۔ میں چاہتا تھا آپ کو صرف ایک خواب نہ دوں، بلکہ اسے حقیقت بھی بنا کر دوں۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

شاہانہ کی آنکھوں سے خاموشی کے ساتھ آنسو بہنے لگے۔اس نے راحمیر کا سر اپنی گود میں سہلایا اور دھیرے سے کہا:

"اللہ کا کرم ہے راحمیر،،واقعی اللہ نے ہم پر بڑا فضل کیا۔"

راحمیر نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا:

"ہاں بیگم صاحبہ،،اللہ کا واقعی بہت کرم ہے۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کمرے میں لمحہ بھر کو سکوت چھا گیا۔باہر ہوا چل رہی تھی،پردے ہل رہے تھے۔اور اندر،، راحمیر اور شاہانہ کی آنکھوں میں شکر گزاری اور محبت کے دیپ جل رہے تھے۔۔۔۔

کمرے کا دروازہ جیسے ہی اردان نے کھولا،سامنے کھڑی فریشہ ایک لمحے کے لیے خود پر قابو نہ رکھ سکی۔وہ تیزی سے آگے بڑھی اور بے اختیار اُس کے بازوؤں میں سمٹ گئی۔اُس کی گرفت میں وہ جذبہ تھا جو برسوں کی خاموشی کے بعد لفظوں کی بجائے آنسوؤں میں بہہ نکلا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اردان،، آپ نے کبھی یہ کیوں نہیں بتایا کہ آپ ترک ہیں؟"اُس کی آواز بھرائی ہوئی تھی مگر سوال میں شکوہ بھی چھپا ہوا تھا۔

اردان نے اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھا، گہری سانس بھری اور دھیرے سے بولا:

"وقت نے کبھی موقع ہی نہیں دیا فریشہ، یہ سب کہنے کا، یہ سب بتانے کا۔ زندگی کی بھاگ دوڑ میں میرے پاس وہ سب نہیں تھا جو آج ہے۔ اُس وقت میری جیب خالی تھی، خواب ٹوٹے ہوئے تھے، اور میں چاہ کر بھی آپ کو اپنی اصل حقیقت کا یقین دلانے کے قابل نہیں تھا۔"

وہ لمحہ فریشہ کے دل پر جیسے کسی نے چمکتے ہوئے چراغ رکھ دیے ہوں۔ اُس نے اردان کی آنکھوں میں دیکھا، جہاں سچائی کا سمندر تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اردان نے دھیرے سے اُس کے ہاتھ تھام کر کہا:

"لیکن آج،، آج اللہ نے وہ سب دے دیا ہے جس کی دعا کرتا تھا۔ شکر ہے اُس ذات کا، جس نے عزت بھی دی، سکون بھی اور یہ لمحہ بھی۔ اور ہاں، میں اپنی جڑوں کو نہیں بھولا، میری

دادی ترک تھیں،اُن کا لہجہ،اُن کی روایات میرے دل میں زندہ ہیں۔ مگر،،میں پاکستانی ہوں،یہ میرا فخر ہے،میری پہچان ہے۔"

یہ سن کر فریشہ کی آنکھوں میں نمی آگئی،مگر ہونٹوں پر وہی پرانی مسکراہٹ اُبھری جس نے کبھی اردان کو خاموش محبت میں گرفتار کیا تھا۔

"تو آپ دونوں سرزمینوں کے امین ہیں،،"اُس نے مدھم لہجے میں کہا۔

اردان مسکرادیا،اور اُس لمحے جیسے دونوں کے بیچ فاصلے ختم ہوگئے۔ کمرے کی خاموش فضا میں صرف اُن کی دھڑکنیں تھیں،جو ایک دوسرے کو سچائی اور قربت کا یقین دلا رہی تھیں۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کمرے کا ماحول پر سکون تھا، ہلکی ہوا کھڑکی کے پردوں سے کھیل رہی تھی۔ عنابیہ اپنی گہری سوچوں میں گم موبائل میں مصروف تھی کہ اچانک پیچھے سے افنان کی مسکراتی ہوئی آواز نے اُسے چونکا دیا۔

Clubb of Quality Content

افنان شرارت بھری مسکراہٹ کے ساتھ کہتا ہے،

"اپنے حسین شوہر کو ہی دیکھ لو ذرا، اب یہ فون میں اتنا بھی کیا حسین ہو گا؟"

عنابیہ نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ موبائل بند کر کے ایک طرف رکھا اور نرم لہجے میں جواب دیا:

"ہاں جی، میرا حسین شوہر بھی تو ترکی کے وزٹ کر چکا ہے،،یہ تو آج مجھے پتا لگا۔"

افنان نے حیرانی کا ناٹک کرتے ہوئے فوراً آنکھیں پھیلا لیں۔

Clubb of Quality Content

"خدا کا خوف کرو بیوی،،وزٹ کہاں؟بس میرے دادا دادی ترکی گھومنے آئے تھے کبھی۔ اور تبھی اردان اور راحمیر بھائی کے دادا دادی سے تھوڑی پہچان ہو گئی تھی۔ کافی عرصہ وہ لوگ ساتھ بھی رہے، مگر پھر واپس پاکستان ہی آ گئے۔ میں تو ابھی آیا ہوں یہاں۔"

عنابیہ نے شرارتی انداز میں گردن جھکاتے ہوئے کہا:

"اچھاااا،،شوہر جی،ویسے مجھے تو پتا تھا،،بس سوچا آپ سے کنفرم کر لوں۔"

افنان ہنستے ہوئے اُس کے اور قریب آیا،اور سر کو ذرا خم دے کر بولا:

"اچھا تو پھر. کہیں تمہیں میرے حسین ہونے پر کوئی شک تو نہیں ہونے لگا؟"

Clubb of Quality Content

عنابیہ نے مصنوعی ناراضگی کے ساتھ بھنویں اچکائیں اور کہا:

"نہیں افنان،مجھے پورا یقین ہے کہ آپ پورے پاکستان کی خوبصورتی ہیں۔"

افنان نے سینہ فخریہ انداز میں باہر نکالا اور شرارت سے کہا:

"اور تم بس ایسے ہی معمولی ہو،، حسن تو سب مجھ میں ہے۔"

یہ سنتے ہی عنابیہ نے ہلکی سی ناراضگی میں منہ موڑ لیا اور کرسی سے ذرا ہٹ کر بولی:

Clubb of Quality Content

"جی بہتر،،اب آپ اپنے آپ کو ہی دیکھتے رہیں۔ مجھ سے بات مت کریں۔"

افنان نے اُس کی مصنوعی ناراضگی کو فوراً بھانپ لیا۔ چپکے سے پیچھے گیا،اور اچانک اُسے اپنی بانہوں میں بھر لیا۔ عنابیہ چونکی مگر فوراً اُس کے سینے سے لگ گئی۔

افنان نرمی اور ہنسی کے امتزاج کے ساتھ اُس کے کان میں دھیرے سے کہا،

"ارے میری حسین بیوی، کیوں ناراض ہوتی ہو؟ شوہر سے ناراض ہونے والی بیوی کے لیے تو جہنم میں خاص جگہ ہے۔"

عنابیہ نے فوراً اُس کے سینے پر ہلکی سی مکے ماری اور بولی:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اور بیوی کو ناراض کرنے والوں کے لیے بھی وہیں خاص جگہ ہوگی۔"

افنان نے اُس کی بات پر قہقہہ لگایا اور دھیرے سے بولا:

"شرم نہیں آتی شوہر کے بارے میں ایسی باتیں کرتی ہو؟"

عنابیہ نے اُس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے نیم مسکراہٹ کے ساتھ کہا:

"آپ،،،،"

مگر اُس کے پورا بولنے سے پہلے ہی افنان نے اُس کے لبوں پر ہاتھ رکھ دیا، اور دھیرے سے کہا:

Clubb of Quality Content

افنان نے محبت بھری سنجیدگی سے کہا،

"میری حسین بیوی، تم واقعی بہت حسین ہو،، سچ میں۔ بس میں تمہیں تنگ کرتا ہوں، کیونکہ تمہیں تنگ کرنے میں مجھے سکون ملتا ہے۔"

عنابیہ کے لبوں پر نرمی اُتری، اُس کی آنکھوں میں نمی سی جھلکی۔ وہ دھیرے سے مسکرا دی اور دونوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ تھام لیے۔ کمرے میں سکوت چھا گیا، صرف اُن کے دلوں کی دھڑکنوں کی آواز تھی،، جیسے لمحہ تھم گیا ہو۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انہیں استنبول میں آئے ہوئے پورے پندرہ دن گزر چکے تھے۔ اس دوران وہ تینوں۔ فریشہ، عنابیہ اور شاہانہ۔ زیادہ تر گھر میں ہی مصروف رہیں۔ مگر آج نہ جانے کیوں تینوں کے دل میں اک ساتھ اکیلے گھومنے کی ضد جاگ اٹھی۔ فریشہ نے ہلکی سی شوخی سے کہا:

"بس آج ہم تینوں ہی نکلیں گے، ہمارے مجازی خدا تو ویسے بھی کام میں مصروف ہیں۔"

عنابیہ اور شاہانہ نے فوراً اس بات کی تائید کر دی۔ انہوں نے طے کیا کہ آج وہ باسفورس کے کنارے جائیں گی۔ دل میں ایک عجیب سا جوش اور ہلکی سی بے چینی تھی۔

ٹیکسم اسکوائر (Taksim Square) کی رنگین اور مصروف سڑکوں سے گزرتے ہوئے وہ تینوں اس مشہور ٹرامو ے (Tramvay) پر سوار ہوئیں، جو پرانی یادوں اور جدید لمحوں کو ساتھ لیے آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہا تھا۔ کھڑکی کے پار فصیلیں، قدیم عمارتیں اور چھوٹی چھوٹی دکانیں گزرتی گئیں۔ شاہانہ نے باہر دیکھتے ہوئے کہا:

"کیا عجیب سا سکون ہے اس شہر میں، جیسے صدیوں کی داستانیں ہوا میں گھل کر سانس لیتی ہوں۔"

فریشہ نے مسکرا کر سر ہلایا:

"بالکل، یہاں کی گلیاں بھی باتیں کرتی ہیں۔"

عنابیہ خاموش تھی، مگر اس کی آنکھوں میں روشنی چمک رہی تھی۔ وہ ٹرام کی کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی جہاں دھوپ سمندر کی لہروں پر بکھر رہی تھی۔

Clubb of Quality Content

رفتہ رفتہ وہ باسفورس کے قریب پہنچنے لگیں۔ سمندر کا نیلا پانی، اس پر تیرتی کشتیاں، دور سے نظر آتے برج اور کناروں پر چلتے لوگ،، جیسے خواب حقیقت کا روپ دھار چکا ہو۔ ہوا میں نمکین خوشبو اور پرندوں کی صدا گونج رہی تھی۔

وہ تینوں ٹرام سے اتر کر کنارے کی طرف بڑھیں۔ باسفورس ان کے سامنے تھا۔ ایک ایسا منظر جس نے پل بھر کے لیے ان کے قدموں کو روک دیا۔ شاہانہ نے ہلکی آواز میں کہا:

"یہاں آ کر لگتا ہے جیسے دل کے سارے زخم کسی ان دیکھے مرہم سے بھرنے لگیں۔"

عنابیہ نے دھیرے سے آنکھیں موند لیں اور سرگوشی کی:

"پانی کے شور میں بھی عجیب سی خاموشی ہے، جیسے سب کچھ کہہ رہا ہو، مگر بول کچھ نہ رہا ہو۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فریشہ نے دونوں کا ہاتھ تھام لیا:

"آج یہ لمحہ ہم تینوں کے لیے ہے۔ نہ ماضی، نہ مستقبل،، بس یہ لمحہ اور ہم۔"

وہ تینوں ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرا دیں۔ باسفورس کی لہریں ان کے سامنے بے حد گہری اور لاانتہا تھیں، جیسے ان کی اپنی زندگی کے رنگ۔ کہیں پر سکون، کہیں طوفانی، مگر ہمیشہ بہتے ہوئے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کمرے میں نیم تاریکی تھی، سگریٹ کا دھواں ہوا میں الجھا ہوا، اور ہادی اپنے ماضی کی راکھ پر بیٹھا یادوں کی بھٹی دہکا رہا تھا۔ سامنے دیوار پر لگی تصویریں اُس کے زخموں کو بار بار تازہ کر رہی تھیں۔ وہ چہرہ،، وہ مسکراہٹ،، وہ لمحے،، جنہوں نے اُس کی ذات کو بنایا بھی اور برباد بھی کیا۔

ہادی نے ایک گہرا کش لیا، دھواں آنکھوں کے سامنے مڑا تو جیسے وقت کی دھند اور گہری ہو گئی۔ اُسی لمحے اُس کا فون بج اٹھا۔۔ ویڈیو کال۔ اسکرین پر نام چمکا: عباس۔

ہادی نے بے دلی سے فون اٹھایا۔

"ہاں بولو عباس،، وہاں کا کام ختم ہوا؟"

اس کی آواز میں ایک سرد سکون تھا، جیسے اندر ہی اندر سب کچھ جلا کر راکھ کر چکا ہو۔

عباس کی آواز آئی:

"جی سر، ہو گیا ہے،، بس میں ابھی باسفورس پر ہوں۔ کلائنٹ نے یہیں بلایا تھا۔"

ہادی نے لاشعوری طور پر اسکرین کے پیچھے جھانکا، جیسے اس جگہ کی تصویر اپنے دل پر بٹھانا چاہتا ہو۔ لیکن اگلے لمحے جو منظر اُس کی آنکھوں نے دیکھا، اُس کے لیے وہ بالکل ناقابلِ یقین تھا۔

وہاں،، بھیڑ کے بیچ،، ایک لڑکی کھڑی تھی۔ سیاہ حجاب میں، چہرہ نقاب سے ڈھکا ہوا، مگر اُس کی ہنسی، اُس کی مسکراہٹ اور ہاتھوں کی جنبش نے زمین سے جمی برف کی طرح ہادی کے وجود کو توڑ دیا۔ اس کی آنکھیں وہ اسے پہچان چکا تھا، اسکی روح اسے ہی تو پہچانتی تھی۔۔۔

وہ،، وہی تھی۔

وہ، جسے وہ تین برسوں سے اپنی ہر سانس میں ڈھونڈ رہا تھا۔

وہ، جسے کھونے کے بعد اُس کے دن رات بے سکونی کے اندھیروں میں ڈوب گئے تھے۔

وہ، جو اُس کے ٹوٹے دل کی اکلوتی دوا تھی۔

ہادی کی سانسیں بے ترتیب ہو گئیں۔ دل ایسے دھڑکا کہ جیسے سینہ توڑ کر باہر نکل آئے گا۔ سگریٹ اُس کے ہاتھ سے چھوٹ کر فرش پر جا گرا اور سلگتی ہوئی راکھ پھیل گئی۔

اُس کی آنکھیں صرف اُس حسین وجود پر جمی تھیں۔ وہ لڑکی ہنس رہی تھی، بات کر رہی تھی، جیسے وقت نے اُس کی مسکراہٹ پر ذرا سا بھی گرد نہ ڈالی ہو۔ جبکہ ہادی کے لیے یہی تین برس صدیوں کی مانند تھے۔ درد، انتظار اور ٹوٹ پھوٹ کی صدیوں۔

ہادی نے کانپتے ہوئے لفظ ادا کرنے چاہے، مگر آواز اس کے حلق میں گھٹ گئی۔ بس نظریں لرزتے ہونٹوں پر جمی رہیں۔

اچانک،، کال کٹ گئی۔

اسکرین سیاہ ہوئی، مگر ہادی کی روح پر جو عکس بن گیا تھا، وہ مٹنے والا نہیں تھا۔ وہ لمحہ، وہ منظر، اُس کی پوری ہستی کو جھنجھوڑ گیا۔

ہادی وہیں بیٹھا رہ گیا۔ ساکت، سنّاٹے میں ڈوبا ہوا۔ مگر اندر سے اُس کا وجود طوفانوں میں گھرا تھا۔ دل چیخ رہا تھا:

"کیا یہ حقیقت تھی؟ یا میرا دل پھر کوئی دھوکہ کھا گیا،،؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کمرے میں سگریٹ کی راکھ تھی،خاموشی تھی،،اور ایک دل،جو برسوں بعد پہلی بار دھڑکنا یاد کر رہا تھا۔۔۔

ہادی کی آنکھوں میں اُس ایک لمحے کا عکس اب بھی زندہ تھا۔وہ لمحہ جب اُس نے ویڈیو کال کے پردے پر ایک جھلک دیکھی تھی۔تین برس کی پیاس،تین برس کی بے قراری،تین برس کی تنہائی ایک ہی ثانیے میں انگڑائی لے کر بیدار ہو گئی تھی۔رات بھر نیند اُس سے کوسوں دور رہی۔دل کی دھڑکن کسی بے قابو گھوڑے کی طرح دوڑتی رہی۔

اگلی صبح تک اُس نے فیصلہ کر لیا تھا:

اب مزید صبر نہیں،، اب مزید فاصلہ نہیں۔

راتوں رات اُس نے علی کو ایک چھوٹا سا پیغام بھیجا:

"میں جا رہا ہوں،"

اور جہاز کی کھڑکی سے جھانکتے ہوئے اُس کی نظریں خلا میں کھو گئی تھیں۔ ہر گزرتا لمحہ اُسے صرف ایک ہی سوچ کی طرف لے جاتا: "کیا وہ واقعی میری تقدیر ہے؟ یا یہ سب میرا وہم تھا؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

استنبول کی فضا میں اُترتے ہی اُس کے قدم زمین پر تھے مگر دل کہیں اور۔ شہر کی روشنیوں اور شور میں بھی اُس کا دل خالی تھا۔ وہ اپنے فلیٹ میں بیٹھ کر بار بار عباس کو کال کرتا رہا۔

"پتا لگاؤ،، کہیں سے بھی، جیسے بھی ہو، مجھے اُس کا پتہ چاہیے!"

عباس نے بھی جان لیا تھا کہ ہادی کے لیے یہ معاملہ محض ضد یا شوق کا نہیں، یہ اُس کی روح کا سوال ہے۔ دن رات کی کوششوں کے بعد دو دن بعد وہ لمحہ آ ہی گیا۔ عباس نے دبے لفظوں میں کہا:

"سر، وہ یہاں رہتی ہیں۔ یہ اُن کا ایڈریس ہے۔"

کاغذ پر لکھی چند سطریں ہادی کے لیے گویا کائنات کی چابی تھیں۔ اُس کے ہاتھ ہلکے سے کانپ اُٹھے۔ دل کے اندر ایک طوفان سا برپا تھا۔

وہ دو دن جیسے ایک صدی کی طرح گزرے تھے۔۔

رات کا وقت تھا۔ باہر کی سڑکوں پر ہلکی ہلکی روشنی اور گزرنے والی گاڑیوں کی آواز گونج رہی تھی۔ گھر سنّاٹے میں ڈوبا ہوا تھا۔ سب لوگ گرینڈ مارکیٹ جا چکے تھے، شاہانہ کا وہاں دل گھبرا رہا ہوتا ہے۔

اس کی طبیعت کچھ بہتر نہیں تھی، اسی لیے راحمیر اُسے پہلے ہی گھر چھوڑ گیا تھا۔

وہ سیدھا لاؤنج میں آئی، صوفے پر ڈھیر سی خاموشی کے ساتھ بیٹھ گئی۔ حجاب اتارا۔ بالوں کو کھلا چھوڑ دیا۔ دل عجیب سا بوجھل تھا۔ کچھ دیر بعد اُس نے کچن کا رخ کیا، فریج سے کھانا نکالا، پلیٹ میں رکھا اور خاموشی سے کھانے لگی۔

کھانے کے بعد وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ دروازہ کھولا تو کمرے کے اندر ہلکی سی روشنی جل رہی تھی۔ ایسی جیسے کسی نے ابھی بلب آن کیا ہو یا موبائل کی لائٹ چھوڑی ہو۔

شاہانہ نے دروازہ بند کرنے ہی لگی تھی کہ اچانک،،

پیچھے سے ہلکی سی آہٹ ابھری۔

ناولز کلب
Clubb of Quality

سانس اس کے حلق میں اٹک گیا۔

کمرے کی خاموش فضا میں یہ آواز کسی دھڑکن کی طرح تیز سنائی دی۔

وہ ٹھٹک گئی، نظریں پورے کمرے پر دوڑائیں۔

لیکن کمرے میں ظاہر طور پر کوئی نہیں تھا۔

اس کے کان پھر چوکس ہوئے،،اور اس بار صاف،دبے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی۔

جیسے کوئی کمرے کے کونے میں کھڑا سانس روک کر اُس کی طرف دیکھ رہا ہو۔۔۔۔

تبھی آواز گونجتی ہے،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ ہونٹ بے مثل وہ رخسار،، کمال است

وہ آنکھ وہ ابروئے طرحدار،، کمال است،،

آواز میں وہ ساز کہ گفتار،، کمال است،،

سانسیں وہ عطر بیز کہ مہکار،، کمال است،،

وہ قامت دراز کہ شہکار،، کمال است،

دیکھا ہے کئی بار بھی ہر بار،، کمال است،،

دھیمی ہو بھلے تیز وہ رفتار،، کمال است،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کاندھے پہ سجے گیسوئے خمدار، کمال است،،

پرکھا جو محبت میں تو کردار،، کمال است،،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دل بھی ہے رقص میں کہ ملا یار،، کمال است،

یوں لگتا تھا جیسے لمحوں نے سانس روک لی ہو،،

فضا میں اک گونج تھی، الفاظ کی، جذبات کی، اور اس خاموشی کی جس نے شاہانہ کو جکڑ لیا تھا۔

ہادی گھٹنوں کے بل بیٹھا،اس کے ہاتھ اپنے مضبوط لمس میں لیے،عقیدت سے،چاہت سے،،پیشانی سے لگا کر مدھم مگر لرزتی ہوئی آواز میں کہہ اٹھا:

تو صبحِ روشنِ زندگیِ سیاہ منی،

(تم میری سیاہ زندگی کی روشن صبح ہو)

"شاہانہ،،تم جانتی ہو کہ میرا غرور،میرا کمال،میرا وجود۔سب کچھ تمہارے سامنے بے معنی ہو گیا ہے۔تم ہو تو یہ دل دھڑکتا ہے،ورنہ یہ سینہ بس اک خالی قفس ہے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس کی آنکھوں میں نمی اور شدت تھی، جیسے برسوں کا ضبط آج ٹوٹ کر بہنے لگا ہو۔

شاہانہ کے چہرے پر خوف اور حیرت کے سائے رقصاں تھے۔ وہ جیسے پتھرائی ہوئی کھڑی تھی۔

ہادی نے اس کے ہاتھوں کو مزید قریب کرتے ہوئے، اپنی آنکھیں بند کر کے کہا:

Clubb of Quality Content

"میں نے دنیا کے ہر رنگ کو دیکھا، ہر چہرے کو پرکھا، مگر خدا کی قسم! تمہارے بنا سب کچھ اجڑا ہوا لگتا ہے۔ اگر یہ زندگی سزا ہے تو اس سزا سے نجات کی واحد روشنی تُم ہو۔"

فضا بوجھل تھی، لمحے سنگین، اور شاہانہ کے لبوں پر خاموشی کی مہریں گہری۔

وہ جیسے سانس لینا بھول گئی ہو،دل کی دھڑکنیں کانوں میں ہتھوڑے کی طرح گونجنے لگیں۔۔

کمرے کی خاموشی میں اچانک ہلچل سی مچ گئی۔

شاہانہ پیچھے ہٹتے ہٹتے دیوار سے جا لگی۔اس کی سانسیں تیز ہو رہی تھیں،آنکھوں میں آنسوؤں کی دھند تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"د،،دور رہیے مجھ سے،"وہ لرزتی ہوئی آواز میں بولی۔

"آپ میرے قریب مت آئیں،،میں پردہ کرتی ہوں،مجھے نہ دیکھیں،،،یہاں سے چلے جائیں!"

ہادی، جس کی آنکھوں میں ایک ضد بھری تپش جل رہی تھی، اس کے قریب جھک آیا۔

اس کا ہاتھ لمحہ بھر کو شاہانہ کے رخسار کے قریب ٹھہر گیا، پھر مسکراتے ہوئے اس کے نرم بالوں کو انگلیوں سے چھو کر کہا:

"بہت خوبصورت ہو گئی ہو تم، میری عینک،،

اور عینک کہاں گئی تمہاری،،"

شاہانہ کے آنسو بہنے لگے۔ اس نے رخ موڑ لیا، جیسے ان لمسوں کو انکار میں دفن کرنا چاہتی ہو۔

"میں کہہ رہی ہوں مجھ سے دور رہیں! آپ مجھے اذیت دیتے ہیں،، مجھے نہ دیکھیں،، چلے جائیں یہاں سے!"

لیکن ہادی کی مسکراہٹ میں ایک عجیب سا جنون تھا۔ وہ بولا:

"کیا پردہ مجھ سے،شاہانہ؟اور ویسے بھی،،میں تمہیں چھوڑنے نہیں آیا،، تمہیں اپنے ساتھ لے جانے آیا ہوں۔"

شاہانہ خوف کے مارے چاروں طرف دیکھنے لگی۔اچانک اس کی نظر سامنے رکھے شیشے کے گلاس پر پڑی۔

وہ ایک جھٹکے سے آگے بڑھی،شیشہ دیوار پر دے مارا۔کرچیاں بکھر گئیں۔

اس نے ایک نوکیلا ٹکڑا اٹھایا،کانپتے ہاتھوں سے اپنی گردن کے قریب رکھ کر روتے ہوئے چیخی:

"اگر آپ نے ایک قدم بھی اور بڑھایا،،تو میں اپنی جان لے لوں گی،،یہ گلے میں اتار دوں گی ،،چلے جائیں یہاں سے!"

اس اچانک منظر پر ہادی کے چہرے کی رنگت بدل گئی۔

اس کے مضبوط وجود پر ایک کپکپی سی دوڑ گئی۔

اس نے آگے بڑھ کر ہاتھ آگے بڑھایا، آواز میں گھبراہٹ اور درد گھل گیا:

"نہیں! نہیں شاہانہ،، ایسا مت کرنا۔ پلیز، میری بات سنو۔ یہ مجھے دے دو،، تمہیں اپنی ذات کو تکلیف دینے کی اجازت نہیں دوں گا۔"

ادھر شہر کے ایک اور حصے میں، بازار کی گہما گہمی کے بیچ، راحمیر سب کے ساتھ موجود تھا۔

موبائل کی گھنٹی بجی۔

کال سنتے ہی اس کے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔

اس کے قدم لرزنے لگے، پھر وہ یکدم دیوانہ وار گاڑی کی طرف دوڑا۔

دل کی بے چینی اسے سیدھا گھر کی راہ پر دھکیل رہی تھی۔

اور یہاں، کمرے کے اندر،

ہادی آہستہ آہستہ شاہانہ کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"دیکھو، یہ مجھے دے دو۔ بس میری بات مان لو۔ پلیز، ایسا کچھ مت کرنا،،"

اس کی آنکھوں میں بے بسی اور التجاد کھائی دے رہی تھی۔

شاہانہ کی آنکھوں کے آنسو شیشے کی کرچی پر ٹپکنے لگے۔ وہ اب بھی رو رہی تھی، دل تھامے کھڑی تھی۔

اچانک دروازہ زور سے کھلا۔

"دھڑام!"

شاہانہ نے چونک کر اس طرف دیکھا۔

سامنے راحمیر کھڑا تھا۔

اسے دیکھتے ہی شاہانہ کے حوصلے ٹوٹ گئے۔ وہ رونے لگی، ٹوٹتی سانسوں کے ساتھ اس کی طرف بھاگی، اور سیدھا اس کی بانہوں میں سما گئی۔

"راحمیر" اس کی آواز میں صدیوں کی تھکن اور ایک ہی پل کا سکون اتر آیا۔

Clubb of Quality Content

راحمیر نے اسے مضبوطی سے تھام لیا۔

اس کی آنکھوں میں اضطراب بھی تھا اور تحفظ کا وعدہ بھی۔

ادھر، ہادی ساکت کھڑا تھا۔

اس کے ہاتھ کے اشارے تھم گئے، لبوں پر مسکراہٹ منجمد ہو گئی۔

اس کی آنکھوں میں جیسے کوئی بپھرا ہوا طوفان تھا،

درد اور شدت کا ایسا طوفان جو اندر ہی اندر سب کچھ جلا دینے والا تھا۔

وہ دیکھتا رہا، شاہانہ کو کسی اور کی پناہ میں سمٹتے ہوئے۔

اس کی سانسوں کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی۔

اور دل میں کوئی خالی خلا، کوئی ناقابلِ بیان کرب، اپنی پوری شدت سے جاگ اٹھا۔۔۔

راحمیر کی آنکھوں میں غصے کی بجلیاں کوندنے لگیں۔ وہ ہادی کی طرف گھورتے ہوئے دھاڑا:

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہاں آنے کی،؟"

ہادی لمحہ بھر کو بالکل ساکت ہو گیا۔ اس کی آنکھوں میں ٹھہرے ہوئے درد اور ان کہی باتوں کا سمندر تھا۔ پھر اس کے لب ہولے ہولے ہلے، آواز دھیمی مگر خنجر کی طرح کٹ دار:

"تم یہاں کیا کہہ رہے ہو؟

شاہانہ، میرے پاس آؤ۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ آگے بڑھا، ہاتھ بڑھا کر شاہانہ کی کلائی تھامنے ہی والا تھا کہ راحمیر کا ہاتھ بجلی کی طرح لپکا اور ہادی کی کلائی کو جکڑ لیا۔

"دور رہو!" اس کی آواز میں لرزتی دھمکی تھی۔

"میری بیوی سے دور رہو،، خبر دار، اگر انھیں چھونے کی کوشش بھی کی۔"

ہادی پر جیسے بجلی گری۔ اس کے وجود میں خاموشی کا زلزلہ اتر آیا۔ ایک پل کے لیے وہ ٹھٹھک گیا، کانوں میں صرف ایک لفظ گونج رہا تھا۔

"بیوی،،،،،،؟"

شاہانہ کی آنکھیں خوف اور بے یقینی سے پھیلی ہوئی تھیں۔ لمحہ بھر میں اس کے نازک وجود نے ساتھ چھوڑ دیا، اور وہ بے جان سی ہو کر راحمیر کی بانہوں میں جھول گئی۔

راحمیر کے چہرے پر فکر اور محبت کی شدت چھلکنے لگی۔ وہ جھک کر اس کے چہرے پر گری لٹوں کو ہٹاتا ہے، پھر بازو پر پڑی چادر اٹھا کر اس کے گرد لپیٹ دیتا ہے۔

بے حد نرمی مگر فیصلہ کن انداز میں وہ شاہانہ کو سینے سے لگائے وہاں سے نکل جاتا ہے۔ڈاکٹر کے پاس، جیسے دنیا میں اور کچھ معنی ہی نہ رکھتا ہو۔

پیچھے صرف ہادی کا وجود رہ جاتا ہے۔

وہ وجود جو زمین پر بیٹھا ہوا زلزلوں میں ٹوٹتا چلا جا رہا تھا۔دل کی دھڑکنیں اس کے قابو سے باہر تھیں۔اور پھر،اچانک،اندھیروں نے اسے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔وہیں فرش پر لڑھک کر وہ بھی بے ہوش ہو گیا۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رات کے سناٹے میں پورا گھر جیسے دعا کی حالت میں تھا۔ سب کے چہروں پر فکر اور آنکھوں میں ایک انجانی بے چینی بسی ہوئی تھی۔ ڈاکٹر سے ہو کر راحمیر گھر آچکا تھا اور ڈاکٹر نے کہا تھا کہ،

"انہیں بہت گہرا صدمہ لگا ہے، ذہنی دباؤ برداشت نہیں کر سکیں،، فی الحال سکون کا انجکشن دیا ہے، جب نیند پوری ہو جائے گی تو ہوش میں آجائیں گی۔"

فریشہ، عنابیہ، افنان اور اردان سب لاؤنج میں خاموش بیٹھے تھے۔ گھڑی کی ٹک ٹک اس سکوت کو اور بڑھا رہی تھی۔ آخر کار راحمیر آہستہ آواز میں بولا:

"تم سب تھک گئے ہو گے، تم سب آرام کرو۔ میں شاہانہ کے پاس ہوں، تم لوگ اپنے کمروں میں جاؤ۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کسی نے بھی بحث نہ کی۔ وہ سب ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہوئے، شاہانہ کی فکر دل میں لیے، خاموشی سے اپنے اپنے کمروں کی طرف بڑھ گئے۔ لاؤنج خالی ہوا تو راحمیر کے دل پر جیسے بوجھ اور بڑھ گیا۔ وہ آہستہ آہستہ شاہانہ کے کمرے کی طرف گیا۔

کمرے میں داخل ہوا تو ہلکی روشنی اور سکوت پھیلا ہوا تھا۔ شاہانہ پرسکون نیند میں تھی، مگر اس کے چہرے پر آنسوؤں کے خشک نقوش صاف نظر آ رہے تھے۔ راحمیر دل گرفتہ سا کرسی پر بیٹھا، پھر جھجکتے جھجکتے اس کا نازک سا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس نے ایک لمحے کے لیے آنکھیں بند کیں، اور پھر دھیرے سے وہ ہاتھ اپنے لبوں سے لگا لیا۔ آنکھوں سے بے اختیار نمی بہنے لگی۔ اس کے دل کی دھڑکن اور دعا ایک ساتھ مل گئے:

"یا اللہ، انھیں سلامت رکھنا، انھیں کبھی ٹوٹنے نہ دینا۔"

اسی لمحے شاہانہ کی پلکیں ہلنے لگیں۔ وہ آہستہ آہستہ ہوش میں آنے لگی۔ آنکھوں کی پتلیاں حرکت کرنے لگیں،اور پھر جیسے ہی اسے شعور آیا،اچانک یادیں بجلی کی طرح دماغ پر گریں۔ہادی کا قریب آنا،،اس کے قدموں کے درمیان خوف کا زلزلہ،اس کی بے بسی،،

وہ چونک کر اٹھ بیٹھی،اس کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہنے لگے۔ سامنے راحمیر کو دیکھا۔ وہی آنکھیں جو یقین دیتی تھیں،وہی وجود جو ہمیشہ ڈھال بن کر کھڑا تھا۔ شاہانہ ایک لمحے کو بھی نہ رک سکی،سیدھی اس کے بازوؤں میں سمٹ گئی اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی:

"راحمیر،،میں نے کچھ نہیں کیا،مجھے نہیں پتا وہ کہاں سے آیا،،آپ یقین کریں۔"

راحمیر کا دل کٹ سا گیا، مگر اس نے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے، اس کا سر اپنے سینے سے لگاتے ہوئے بس اتنا کہا:

"شاہانہ، میں نے آپ سے کوئی صفائی نہیں مانگی، آپ کو مجھے کچھ ثابت کرنے کی ضرورت نہیں۔ پلیز،، بس ریلیکس رہیں۔ مجھے آپ پر، آپ کی پاکیزگی پر، آپ کی نیت پر مکمل یقین ہے۔"

شاہانہ نے روتے روتے سر اٹھایا، اس کی آنکھیں سرخ اور نم تھیں۔ وہ بے یقینی سے راحمیر کو دیکھنے لگی۔

راحمیر نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا:

"آپ میری شریکِ حیات ہیں۔ زندگی کا وہ حصہ جو اعتماد کے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔ یقین ہی وہ بنیاد ہے جو اس رشتے کو مضبوط کرتا ہے۔ اگر وہ نہ ہو تو کچھ بھی نہیں بچتا۔"

وہ ایک لمحہ ٹھہرا، پھر اور قریب ہو کر بولا:

"آپ بالکل فکر نہ کریں، اسے میں دیکھ لوں گا۔ آپ کو اپنی جان سے بڑھ کر محفوظ رکھوں گا۔ لیکن پلیز، اپنے آپ کو اذیت دینا چھوڑ دیں۔ مجھے تکلیف ہوتی ہے جب آپ تکلیف میں ہوتی ہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ کی آنکھوں سے پھر آنسو بہنے لگے، مگر اس بار ان آنسوؤں میں خوف کم اور سکون زیادہ تھا۔ وہ پھر سے اس کے گلے لگ گئی۔

راحمیر نے اسے مضبوطی سے تھام لیا۔ جیسے دنیا کی ہر پریشانی سے بچا لیا ہو۔ جیسے یہ لمحہ صرف دونوں کے وجود کو ایک دوسرے میں سمیٹنے کے لیے تخلیق کیا گیا ہو۔

کمرے میں بس دل کی دھڑکنوں کی آواز تھی، اور دعا کی ایک خاموش لہر۔

ہادی کو عباس بے ہوشی کی حالت میں راحمیر کے گھر سے لے آیا تھا۔ وہ سخت صدمے میں تھا۔ عباس نے اُسے ہوٹل روم میں رکھا اور ڈاکٹر کو بلا کر چیک کرایا۔ پھر عباس علی کو ساری صورتحال فون پر بتا رہا تھا، اور علی بھی پریشان سا، ٹھنڈی آہیں بھرتا سنتا رہا۔

کچھ وقت گزرا تو ہادی کو ہوش آنے لگا۔اس کی آنکھیں کھلیں۔سرخ اور بھاری۔جیسے ہی اُس نے سانس بھرا،وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھا اور چلایا:

"نہیں،،وہ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتی،،وہ میری ہے،میری ہی رہے گی۔"

پھر اُس نے عباس کی طرف بے بسی اور جنون بھری آنکھوں سے دیکھا:

"تم،عباس،جاؤ،ابھی جاؤ اور اُسے میرے پاس لے آؤ،وہ تو میری ہے نا،پھر اُس کے پاس کیوں ہے،،؟وہ کیسے اُسے مجھ سے چھین سکتا ہے،،؟"

عباس بس خاموشی سے اپنے سر کو پکڑ کر بیٹھ گیا۔دھیرے سے بولا:

"سر،آپ کی حالت ٹھیک نہیں ہے،آپ کو آرام کی ضرورت ہے،سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

ہادی کی آنکھوں میں آگ بھڑکی۔اُس نے عباس کو غصے سے گھورااور بھاری لہجے میں کہا:

"مجھے وہ چاہیے،عباس،چاہے اُس کے لیے راحمیر سلطان کو مارنا ہی کیوں نہ پڑے۔"

یہ کہہ کر وہ گہری سانس لیتا ہوا صوفے پر بیٹھ گیا۔اُس نے ہاتھ کے اشارے سے عباس کو وہاں سے جانے کو کہا۔کمرے میں سناٹا پھیل گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہادی نے سامنے رکھی ایل ای ڈی آن کی۔اسکرین پر شاہانہ کی تصویریں کھل گئیں۔اُس نے تصویروں کو گھور کر دیکھا،پھر اُس کی آواز ہولناک خاموشی میں گونجی:

"تم میری ہو،شاہانہ،،میں تمہیں حاصل کر کے رہوں گا،چاہے یہ دنیا جلانی پڑے۔۔"

اس کے الفاظ کمرے کی دیواروں سے ٹکرا کر ایک طوفانی سناٹے میں تحلیل ہو گئے۔۔۔۔

کمرے میں نرم دھوپ کی کرنیں کھڑکی کے پردوں سے چھن کر اندر آ رہی تھیں۔ رات کی ساری وحشت اور خوف آہستہ آہستہ ختم ہو رہی تھی۔ راحمیر نے کافی حد تک شاہانہ کو سنبھال لیا تھا۔ اُس کی تھکی ہوئی آنکھوں اور لرزتے دل میں اب سکون اُترنے لگا تھا۔ راحمیر نے ناشتہ اُس کے سامنے رکھا، اپنی خاموش مگر گہری فکر سے کہا:

"اب آپ کو اپنے لیے اور میرے لیے خود کو مضبوط رکھنا ہے۔"

شاہانہ اُس کے انداز سے تھوڑا مطمئن ہو گئی۔ ناشتے کے بعد راحمیر باہر چلا گیا تاکہ کمرے کی فضا ہلکی رہے۔

کچھ دیر بعد دروازہ کھلا۔ فریشہ اور عنابیہ اندر داخل ہوئیں۔ جیسے ہی اُن کی نظر شاہانہ پر پڑی، وہ دوڑتی ہوئیں اُس کے گلے لگ گئیں۔ دونوں کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رائل،،.. فریشہ کی آواز بھرا گئی،

"آپ تو ہماری بہادر رائل کوئین ہیں نا؟ آپ کو اُس سب سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔"

عنابیہ نے فوراً بات آگے بڑھائی:

"اور دیکھیں، راحمیر بھائی آپ کے ساتھ ہیں۔ جب وہ ساتھ ہیں تو پھر کسی خوف یا گھبراہٹ کی کوئی جگہ نہیں بنتی۔ آپ بس خود کا خیال رکھیں۔ ہمارے لیے آپ بہت اہم ہیں۔"

شاہانہ نے دونوں کی محبت بھری باتوں پر ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ گہری سانس لی۔ اُس نے آنکھوں میں نمی چھپاتے ہوئے کہا:

"شکریہ میری بڑ فلائی اور میری گیٹ آف ہیون، اتنا سا اااااارا پیار دینے کے لیے۔ آپ دونوں میرے دل کی راحت ہیں۔ دنیا میں بہت کم دوست ایسے ملتے ہیں جو ہمارے سکون کا سوچتے ہیں۔"

یہ سن کر عنابیہ اور فریشہ اور قریب ہو گئیں۔ اُن تینوں نے ہاتھ ایک دوسرے کے ہاتھوں پر رکھے، اور پھر ہلکی ہنسی اور باتوں کا سلسلہ چل نکلا۔ وقت تھم سا گیا۔ کمرے کی فضا میں اب خوف نہیں، بلکہ محبت، اعتماد اور سکون کی خوشبو پھیل گئی تھی۔

وہ تینوں ایک دوسرے کے بغیر نامکمل لگتی تھیں۔

رائل کوئین، بٹر فلائی اور گیٹ آف ہیون،، تین وجود، مگر ایک دل۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شام ڈھل رہی تھی جب استنبول کے مصروف ائیر پورٹ پر جہاز نے پرواز بھری۔ کھڑکی کے پار سنہری روشنی میں نہایا ہوا باسفورس کا سمندر، گلابی آسمان اور روشنیوں سے جگمگاتے پل ایسے لگ رہے تھے جیسے شہر نے رخصتی کی دعا دی ہو۔ سبھی اپنی اپنی دنیا میں

کھوئے بیٹھے تھے۔ انابیہ اور افنان کھڑکی سے باہر جھانک کر حیرت سے نظارے دیکھ رہے تھے، فریشہ خاموشی سے کتاب کے اوراق پلٹ رہی تھی، اور اردان جیسے ہمیشہ اپنے خیالات میں گم تھا۔

شاہانہ نے بھی باہر نگاہ ڈالی، مگر اس کی نظریں جلد ہی اس خاموش شخص پر جا ٹکیں جس نے آہستگی سے اس کا ہاتھ تھام رکھا تھا۔ راحمیر کے لمس میں عجیب سا سکون تھا۔ وہ لفظوں کا سہارا نہیں لیتا تھا، مگر اس کے وجود کی قربت نے شاہانہ کے دل کے خوف کو جیسے دھیرے دھیرے پگھلا دیا۔ جہاز کی ہلکی جنبش پر شاہانہ نے بے اختیار اس کا ہاتھ مزید مضبوطی سے تھام لیا۔ راحمیر نے فقط ایک نظر ڈالی، مگر اس نظر میں وہی یقین تھا جو برسوں کے تعلق میں نصیب ہوتا ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پرواز کے دوران نیچے زمین کا منظر بدلتا گیا۔ بڑے بڑے شہر، پھر ہریالی، اور رفتہ رفتہ اجلی زمینیں، چھوٹے چھوٹے دیہات اور پہاڑی سلسلے۔ جیسے جیسے جہاز وسطی ترکی کی طرف بڑھا، زمین کی رنگت مٹیالے اور بھورے شیڈز میں ڈھلتی گئی۔ افنان بار بار انابیہ کو پہاڑوں اور دریاؤں کی نشاندہی کرتا رہا، جیسے وہ دونوں صرف منظر ہی نہیں بلکہ خواب بھی بانٹ رہے ہوں۔

جب جہاز نیو شہر کے ایئرپورٹ پر اترا تو ہوا میں عجیب سی تازگی تھی۔ سردی کی ہلکی کاٹ، اور آسمان پر ستاروں کی جھرمٹ۔ باہر نکلتے ہی سب نے خاموشی سے لمبی سانس بھری، جیسے روحوں کو نیا اکسیجن ملا ہو۔

گاڑی جب گوریمے کے قریب پہنچی تو منظر خواب جیسا لگنے لگا۔ غاروں کی کھڑکیوں سے جھانکتی روشنیاں اندھیروں میں ایسے جھلک رہی تھیں جیسے زمین پر ستارے بکھر گئے ہوں۔

انابیہ حیرت سے بار بار کہتی،"یہ تو بلکل کسی کہانی کی دنیا لگ رہی ہے۔"فریشہ نے دھیرے سے جواب دیا،"کبھی کبھی حقیقت، خوابوں سے زیادہ حسین ہو جاتی ہے۔"اردان نے فقط مسکرا کر ان دونوں کی بات کو خاموش تائید دی۔

سڑک کے موڑ پر سرد ہوا کے جھونکے چہروں کو چھو کر گزرتے، کہیں دور غباروں کی روشنی لمحہ بھر کو آسمان کو چمکا دیتی۔ مگر شاہانہ کے دل کا منظر سب سے الگ تھا۔ وہ رحمیر کے ساتھ بیٹھی تھی، اس کے وجود کے سائے میں۔ اسے لگا کہ استنبول کی بھیڑ بھاڑ سے نکل کر وہ صرف ایک خاموش، پُر سرار اور جادوئی دنیا میں ہی نہیں آئی، بلکہ اپنے اندر کی بے چینی اور خوف سے بھی نکل کر ایک نئے اعتماد کی دہلیز پر کھڑی ہے۔

راحمیر نے اس کے ہاتھ پر ہلکا سا دباؤ ڈالا۔ کچھ کہے بغیر، مگر وہ دباؤ جیسے یہ کہہ رہا ہو:

"میں ہوں، اور جب تک ہوں،، آپ کو کسی اندھیرے سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔۔

رات کے سفر کے بعد وہ سب لوگ کیو ہوٹل کے اندر داخل ہوئے۔ ہوٹل کا اندرونی حصہ کسی پرانی صدی کی غاروں جیسا تھا، مگر ہر دیوار، ہر روشنی اور ہر کونا اپنے اندر ایک عجب سا سکون رکھتا تھا۔ دیواروں پر چراغوں کی مدھم روشنی، لکڑی کی خوشبو، اور پرانی چٹانوں سے گزرنے والی ہوا کی ٹھنڈی لہر جیسے ہر لمحے کو وقت سے کاٹ کر ایک نئے جہان میں لے جا رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ نے کمرے کی کھڑکی سے جھانکا تو دور پہاڑیوں کے بیچ چھوٹی چھوٹی روشنیاں جگمگا رہی تھیں۔ یہ منظر اس کے لیے نیا بھی تھا اور پرسکون بھی۔ وہ لمحہ یاد آیا جب استنبول کی ہجوم زدہ سڑکوں پر اسے ہر جگہ خوف اور تنہائی نے گھیر رکھا تھا۔ مگر یہاں، ان سنسان

وادیوں میں بھی وہ خوف گھلنے لگا تھا۔ وجہ ایک تھی۔ راحمیر کا ساتھ۔ وہ بغیر کچھ کہے اس کا ہاتھ تھامے رہا۔

اردان اور فریشہ بھی ساتھ والے کمرے میں تھے۔ فریشہ نے خوشی سے کہا:

"یہ تو بالکل کہانیوں کے محل جیسا ہے۔ لگتا ہے ہم سب کسی پرانی داستان کا حصّہ بن گئے ہیں۔"

اردان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا: "کہانی کا اصل جادو تو صبح دکھے گا، جب آسمان پر بلونز ہوں گے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

رات یونہی خاموش اور پر کیف لمحوں میں ڈھل گئی۔ جیسے ہی پہلی کرن نے افق کو چھوا، شاہانہ کے دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔ باہر نکلی تو سرد ہوا کا لمس اس کے چہرے کو چھو گیا۔ پوری وادی پر ہلکی ہلکی کہر چھائی ہوئی تھی، اور آسمان ابھی نیلا ہونے کی تیاری میں تھا۔

وہ سب گاڑی میں بیٹھ کر بلونز کے مقام کی طرف روانہ ہوئے۔ راستے بھر خاموشی تھی، مگر اس خاموشی میں ایک انجانی خوشبو، ایک انتظار کی کیفیت تھی۔ جیسے سب کے دل کسی معجزے کے منتظر ہوں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور پھر، لمحہ آیا۔

افق کے پار ایک ایک کر کے بڑے بڑے بلونز آسمان کی طرف اٹھنے لگے۔ کچھ سرخ، کچھ نیلے، کچھ سنہری۔ ان کے اندر جلتی ہوئی آگ کے شعلے اندھیروں کو روشنی میں بدلتے جا رہے تھے۔ وادی کے اوپر رنگ بکھرتے گئے، جیسے آسمان پر قدرت نے اپنے سب سے حسین خواب پینٹ کر دیے ہوں۔

شاہانہ نے سانس روک کر وہ منظر دیکھا۔ آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے۔ وہ ان بلونز کو نہیں دیکھ رہی تھی، بلکہ اپنے دل کی حالت کو دیکھ رہی تھی۔ وہ دل جو کبھی خوف سے بھرا ہوا تھا، اب پہلی بار سکون اور روشنی سے لبریز لگ رہا تھا۔

راحمیر نے آہستہ سے کہا:

"یہ منظر دیکھ کر لگتا ہے،، جیسے انسان کو اپنے سارے بوجھ چھوڑ دینے چاہییں۔"

شاہانہ نے اس کی طرف دیکھا،اور بغیر کچھ کہے مسکرا دی۔اس کی خاموش مسکراہٹ ہی سب جواب تھی۔

ادھر فریشہ بلکل بچے جیسی خوشی میں ہنس رہی تھی،اور اردان اس کی تصویریں لیتا جارہا تھا۔ عنابیہ اور افنان دور کھڑے حیرت سے بلونز کی قطار کو گنتے جارہے تھے۔ان سب کے درمیان ایک انوکھا سا رشتہ بن رہا تھا۔قدرت کے جادو کے نیچے،وقت کے سحر میں بندھا ہوا۔

اس لمحے کسی کو شہر یاد نہ تھا،کسی کو خوف نہ تھا،کسی کو ادھورے خواب کا دکھ نہ تھا۔بس ایک احساس تھا۔

یہی ہے زندگی، یہی ہے سکون، اور یہی ہیں وہ لمحے جو ہمیشہ کے لیے دل پر نقش ہو جاتے ہیں۔۔۔

جب وہ سب آخر کار اپنے اپنے غبارے میں سوار ہوئے، تو ایک لمحے کو سب خاموش ہو گئے۔ نیچے زمین جیسے خواب میں ڈوبی ہوئی تھی۔ پہاڑیوں کے کٹاؤ، وادیوں کی گہرائیاں، اور پتھروں کے عجیب و غریب مجسمے، سب سنہری روشنی میں نہائے ہوئے تھے۔ درجنوں غبارے آسمان میں ایک ساتھ اٹھتے گئے، جیسے ستارے زمین سے پرواز کر گئے ہوں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ نے دھڑکتے دل کے ساتھ نیچے دیکھا۔ خوف کی ایک جھلک ابھی باقی تھی، لیکن راحمیر کے ہاتھ کی گرفت نے اس خوف کو ایک نرم مسکراہٹ میں بدل دیا۔ اس نے دھیرے سے کہا:

"یہ منظر، جیسے اللہ نے زمین پر جنت کا ایک ٹکڑا اتار دیا ہو۔"

راحمیر نے اسے دیکھا اور بس اتنا کہا:

"اور یہ جنت تبھی مکمل ہے جب آپ ساتھ ہوں۔"

فضا میں پرندوں کی اڑان، سورج کی سنہری کرنیں اور غباروں کے رنگ مل کر ایک ایسا خواب بنتے جا رہے تھے جو شاید زندگی بھر ان سب کے دل میں نقش رہنے والا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اردان نے دور کی پہاڑیوں کی طرف اشارہ کیا، "دیکھیں، یہ سب قدرت کے ہُنر ہیں، جو انسان کے کینوس سے کہیں بڑے ہیں۔"

فریشہ نے مسکرا کر کہا، "ہاں، اور یہ لمحہ ایسا ہے جیسے دنیا کی ساری بھاگ دوڑ رک گئی ہو۔"

اس کی آنکھوں میں چمک تھی، اور اردان کی نظریں چند لمحوں کے لیے اس پر ٹک گئیں۔

عنابیہ جو پہلی بار اتنی اونچائی پر تھی، اپنے ارد گرد کے منظر میں کھو گئی۔ افنان اس کے قریب کھڑا اس کی بے چینی کو دیکھ رہا تھا، اور دھیرے سے بولا، "ڈرو مت، یہ لمحہ صرف تمہارے لیے ہے۔" عنابیہ نے آنکھیں بند کیں، اور جب دوبارہ کھولیں تو اس کی نظر نیچے بہتی وادی پر پڑی۔ جہاں پرندے اڑان بھر رہے تھے اور سورج کی روشنی پہاڑوں کو چمکا رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہوا کے نرم جھونکے، غبارے کے جھولنے کی ہلکی سی جنبش، اور آسمان پر بکھرے ہوئے سورنگ،، یہ سب ایسا تھا جیسے وقت نے خود کو روک لیا ہو۔ شاہانہ نے دل ہی دل میں سوچا کہ شاید یہ منظر ہمیشہ اس کے دل میں زندہ رہے گا۔ اس کا خوف ختم ہو چکا تھا، اور راحمیر کے ساتھ ہونے کا احساس اسے دنیا کے ہر منظر سے زیادہ خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔۔

کپاڈوکیا کے آسمان پر رنگ برنگے غبارے اپنی پرواز مکمل کر کے آہستہ آہستہ زمین کی طرف اترنے لگے۔ ہوا میں ہلکی سی خنکی اور خوشبو تھی جو گھاٹیوں اور پتھریلی پہاڑیوں کے بیچ سے گزرتے ہوئے دل کو چھو رہی تھی۔ شانہ بہ شانہ بیٹھے راحمیر اور شاہانہ نے نیچے کا منظر دیکھا۔ سنہری ریت جیسی زمین، پتھروں سے تراشے گئے قدیم مکانات اور دور تک پھیلے ہوئے کھیت۔

غبارہ نرم جھٹکے کے ساتھ زمین پر اُترا۔ سب نے دل کی گہرائیوں سے ایک دوسرے کا شکریہ ادا کیا اور مسکراہٹوں کے ساتھ وہاں سے نکلے۔ شاہانہ کے چہرے پر وہی خاموش حیرت تھی، جیسے اس نے اپنی آنکھوں میں کسی خواب کی روشنی سمو لی ہو۔ راحمیر نے ایک لمحے کے لیے اس کی طرف دیکھا اور ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ آگے بڑھ گیا، مگر اس کے قدموں میں ایک عجیب سا سکون تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

واپسی پر وہ سب دوبارہ کیو ہوٹل (Cave Hotel) پہنچے۔

ڈائننگ ہال میں سب ایک لمبی میز کے گرد بیٹھے۔ ترک کھانوں کی خوشبو نے ماحول کو مزید دلکش بنا دیا تھا۔ گرم سوپ، تازہ روٹی، بھنے ہوئے گوشت اور سبزیاں۔ سب نے بھوک کے ساتھ کھانا کھایا اور ہلکی پھلکی باتیں کیں۔ شاہانہ کم گو تھی، مگر کبھی کبھی اپنے گرد کے حسین مناظر کا ذکر کر لیتی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کھانے کے بعد سب اپنے کمروں میں چلے گئے تاکہ کچھ دیر آرام کر سکیں۔ باہر کی دنیا میں اب ہلکی سی خاموشی پھیل گئی تھی۔ ہوٹل کی پتھریلی کھڑکیوں سے روشنی چھن چھن کر اندر آ رہی تھی اور ہوا کی سرگوشیاں غار کی دیواروں سے ٹکرا کر مدھم گونج پیدا کر رہی تھیں۔ یہ سکون جیسے ایک لمحے کو دل میں اتار رہا تھا۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی شاہانہ نے گہرا سانس لیا۔ ایک طرف سفر کی تھکن تھی اور دوسری طرف ابھی ابھی دیکھی گئی دنیا کی خوبصورتی کا نشہ۔ بستر پر لیٹتے ہی آنکھیں بند ہو گئیں اور کپاڈوکیا کی صبح کے رنگ، خوابوں میں سمونے لگے۔۔

کپاڈوکیا کی رات ابھی بھی گہری اور خاموش تھی۔ ہواؤں میں غاروں اور پہاڑوں کی خوشبو رچی ہوئی تھی۔ ہوٹل کے کمرے میں شاہانہ سو چکی تھی، اُس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ اور چہرے پر سکون کی چھاپ تھی۔ لیکن باہر بالکونی پر کھڑا راحمیر بے چین تھا۔ اُس کی نظریں دور اندھیروں میں کھوئی ہوئی تھیں، اور دل میں ایک انجانی کسک تھی۔

فون کی گھنٹی نے اُس کی خاموشی کو توڑ دیا۔ اُس نے کال ریسیو کی۔

"بھائی،،میں نے نہیں بتایا،"دوسری جانب کی آواز تھکی ہوئی اور شرمندہ سی تھی۔"وہ خود وہاں آ گیا تھا،مجھے صرف اُس کے پیغامات ملے تو میں نے فوراً آپ کو آگاہ کر دیا۔مجھے معاف کر دیں بھائی،مجھ سے غلطی ہو گئی۔"

راحمیر کی آواز میں دبی ہوئی لرزش تھی،جیسے کسی نے اُس کے دل کو جکڑ لیا ہو:

"میں نے تم سے کہا تھا،،اُسے پتا نہیں چلنا چاہیے تھا۔تمہیں اندازہ بھی نہیں ہے،وہ سکندر کو دیکھ کر کس قدر خوفزدہ ہو گئی تھی۔اگر اُس کے ساتھ کچھ ہو جاتا.تو بتاؤ،میں کیا کرتا؟اُس کے بغیر،میرا وجود ہی ادھورا ہے۔"

خاموشی چھا گئی۔دوسری طرف سے آہستہ آہستہ لب ہلے:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"بھائی،، میں سمجھ سکتا ہوں۔ لیکن آپ اُسے بھی سمجھیں،، وہ اپنے کیے پر سچ میں پچھتا رہا ہے۔ دیوانہ ہو چکا ہے۔ اُس کے دل میں سکون نام کی کوئی چیز نہیں بچی۔ میں چاہتا ہوں،، آپ میری مدد کریں تاکہ وہ سنبھل جائے۔"

راحمیر نے آنکھیں بند کر لیں۔ لمحے بھر کو اندر ہی اندر کوئی جنگ سی چھڑ گئی۔ ایک طرف وہ شاہانہ کی خوفزدہ آنکھیں دیکھ رہا تھا، دوسری طرف ہادی کی بکھری ہوئی حالت کا تصور۔ اُس کے ہونٹوں پر ایک دُکھی دعا بہہ نکلی:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میری بھی یہی خواہش ہے کہ وہ ٹھیک ہو جائے۔ اللہ پاک اُس پر اپنی ہدایت کا سایہ کر دے۔"

کال ختم ہوئی تو موبائل ہاتھ سے ڈھلک گیا۔ وہ وہیں بیٹھ گیا، جیسے ساری تھکن اُس کے وجود میں اتر آئی ہو۔

علی نے بھی اپنا موبائیل رکھا اور اُس کے لب ہولے سے ہلے، گویا اپنے دل سے بات کر رہا ہو:

"یا اللہ، کاش راحمیر بھائی ہادی کے لیے کچھ اچھا کر سکیں۔ وہ ٹوٹ کر بکھر نہ جائے، اور ایک دن پھر زندہ دل انسان بن جائے۔"

ہوا کی ہلکی ٹھنڈک بالکونی پر بہتی رہی۔ آسمان پر ستارے جیسے خاموش دعا گو تھے۔ لیکن اس سکون میں بھی ایک چھپی ہوئی جنگ تھی، راحمیر کے دل کی، اور ہادی کے مقدر کی۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کپاڈوکیا کی وادیوں میں گزرا ہوا وقت جیسے خواب کی طرح دلوں میں اتر چکا تھا۔ غاروں جیسے ہوٹل کی خاموش دیواریں، صبح کے غبار میں اُڑتے غبارے اور آسمان پر بکھرتے رنگین مناظر سب ایک حسین یاد بن چکے تھے۔ لیکن اب سفر کا اگلا مرحلہ شروع ہونا تھا۔

کپاڈوکیا سے انتالیہ کا۔

وہ لوگ جیسے ہی روانہ ہوئے تو راستہ اُن کے سامنے ایک نئی دنیا کی طرح کھلنے لگا۔ پہاڑوں کے درمیان سے گزرتی سڑکیں، کبھی سبز میدان اور کبھی پتھریلی ڈھلوانیں، گاڑی کے شیشے کے اُس پار ہر منظر دل کو تھام لینے والا تھا۔ ہوا میں ایک عجیب سی تازگی تھی، جیسے ہر سانس روح کو شاداب کر رہی ہو۔

شاہانہ کبھی کھڑکی سے باہر دیکھتی اور کبھی موبائل سے تصویریں قید کرنے لگتی، لیکن دل میں وہ جانتی تھی کہ یہ منظر تصاویر سے کہیں بڑھ کر ہیں۔ یہ وہ لمحے ہیں جو صرف دل کے کینوس

پر اُترتے ہیں۔ راحمیر خاموش تھا مگر اس کی آنکھوں میں سفر کی خوشبو اور ایک سکون سا جھلک رہا تھا۔

کئی گھنٹوں کے بعد جب وہ انتالیہ کے قریب پہنچے تو منظر بدلنے لگا۔ نیلا سمندر دور سے چمکتا دکھائی دیا، جیسے سورج نے اپنی تمام کرنیں اُس کے حوالے کر دی ہوں۔ ساحل کی لمبی پٹی، لہروں کی موسیقی اور دور تک پھیلا ہوا آسمان،، سب کچھ انہیں اپنی طرف بلا رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انتالیہ میں داخل ہوتے ہی ایک الگ ہی دنیا سامنے تھی۔ جدید شہر کی چمک دمک اور ساتھ ہی قدیم تاریخ کے آثار، دونوں کا امتزاج حیران کر دینے والا تھا۔ وہ سب لوگ "دی لینڈ آف دی لیجینڈز" کی جانب روانہ ہوئے۔ ایک جگہ جو خواب اور حقیقت کے بیچ کا منظر پیش کرتی تھی۔

جیسے ہی وہ وہاں داخل ہوئے، بلند و بالا محل جیسی عمارتیں، روشنیوں سے جگمگاتی گزرگاہیں اور پانی کے چشموں کی موسیقی اُن کے قدم روکنے لگی۔ شاہانہ کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔ "یہ تو بالکل کہانیوں کا شہر لگ رہا ہے،" اُس نے مدہوشی میں کہا۔

راحمیر نے اُس کی آنکھوں میں جھلکتی حیرت دیکھی اور دل ہی دل میں شکر ادا کیا کہ اللہ نے اُسے یہ لمحات دکھائے۔ چاروں طرف لوگوں کی ہنسی، بچوں کی خوشیاں اور رنگوں کا میلہ تھا۔ جیسے زندگی نے اپنی سب سے حسین جھلک یہاں سمیٹ دی ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اُسی لمحے شاہانہ نے آہستہ سے کہا:

"کچھ جگہیں انسان کو یہ احساس دلاتی ہیں کہ دنیا واقعی جنت کا ایک عکس ہے،،"

راحمیر نے خاموشی سے اُس کے الفاظ کو دل میں بسالیا۔ اُن کے سفر کا اگلا باب کھل چکا تھا، اور یہ سفر صرف زمین کا نہیں، بلکہ دلوں کا بھی تھا۔۔۔

سب سے پہلے نگاہیں واٹر رائیڈز پر پڑیں۔ اونچے فلک بوس سلائیڈز پر پانی بجلی کی طرح بہہ رہا تھا۔ کچھ لمحوں میں چیخوں اور قہقہوں کی گونج ہوا میں گھل گئی جب نوجوان لڑکے لڑکیاں نیچے کی طرف پھسلتے ہوئے پانی میں گرتے۔ سمندر جیسا شور اور معصوم خوشی کا ملاپ منظر کو مزید دلکش بنا رہا تھا۔

شاہانہ، فریشہ اور انابیہ ایک لمحے کو حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں۔

"کیا ہم، یہ کر سکتے ہیں؟" انابیہ کی آنکھوں میں ڈر اور شوق ایک ساتھ جھلک رہا تھا۔

شاہانہ مسکرائی، فریشہ نے کہا"زندگی کے کچھ لمحے صرف یادیں بنانے کے لیے ہوتے ہیں۔ آؤ، چلتے ہیں۔"

جب وہ تینوں پانی کے جھرمٹ میں ڈوبی سلائیڈ سے نیچے آئیں تو ان کے قہقہے فضا میں گونج گئے۔ قطرے ان کے چہروں پر جگمگا رہے تھے جیسے کسی نے موتی چھڑک دیے ہوں۔

شام ڈھلنے لگی تو "واٹر شو" کا وقت ہوا۔ ایک وسیع حوض کے کنارے سب بیٹھ گئے۔ اچانک موسیقی کی مدھر تانوں کے ساتھ فوارے بلند ہوئے، اور پانی کے کترے روشنیوں کے رنگوں میں رقص کرنے لگے۔ نیلا، سرخ، سنہری، سبز،، ہر رنگ جیسے دل کو چھو رہا تھا۔ کبھی پانی آسمان کو چھوتا اور کبھی زمین پر جھک کر سجدہ سا کرتا۔

اسی دوران ایک ڈولفن شو شروع ہوا۔ شفاف پانی میں ڈولفنز کا رقص، ان کا چھلانگ لگا کر ہوا میں دائرہ بنانا، اور پھر پانی کے ساتھ کھیلنا، دیکھنے والوں کو حیران کر گیا۔ بچوں کی تالیوں اور بڑوں کے قہقہوں سے ماحول بھر گیا۔

راحمیر، خاموشی سے یہ سب دیکھ رہا تھا۔ اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی مگر آنکھوں میں گہری سنجیدگی۔ کبھی کبھی اس کی نگاہ بے اختیار شاہانہ پر ٹھہر جاتی، جو بچوں کی طرح تالیاں بجا رہی تھی۔ وہ دل ہی دل میں کہہ اٹھا:

"کاش یہ لمحے تھم جائیں،، اور یہ مسکراہٹ ہمیشہ سلامت رہے۔"

رات کو جب شو اختتام کو پہنچا تو آسمان پر آتش بازی کا سماں بن گیا۔ رنگ برنگی روشنیوں نے سمندر کے پانی پر عکس ڈالا اور منظر کسی خواب سے کم نہ رہا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

رات کا وقت تھا۔ ہوٹل کی روشنیوں میں ہر کمرہ جگمگا رہا تھا۔ نیچے لابی میں دوستوں کی ہنسی، شوخ گفتگو اور دن بھر کے خوبصورت لمحوں کی خوشبو گھلی ہوئی تھی۔ سب تھکے مگر خوش تھے، جیسے دنیا کی ساری مسکراہٹیں انہی کے پاس اتر آئی ہوں۔

مگر ہوٹل کی چھت پر، اندھیرے اور خاموشی کے بیچ، ہادی کھڑا تھا۔ اُس کی آنکھوں میں ایک ایسا طوفان تھا جو دل کی زمین کو ہلا دے۔ نیچے وہ منظر دیکھ رہا تھا جہاں وہ سب بے فکری سے قہقہے لگا رہے تھے۔ اور شاہانہ بھی۔ اُس کی ہنسی کا ہر عکس ہادی کے دل میں خنجر کی طرح اتر رہا تھا۔

"یہ کیسے ممکن ہے؟" اُس کے لبوں پر کڑواہٹ گھل گئی، "وہ میرے بغیر خوش کیسے رہ سکتی ہے؟ اُس کی مسکراہٹ کیوں مجھے بھول جانے کی گواہی دے رہی ہے؟"

ہوا میں ایک زہریلی خاموشی پھیلی ہوئی تھی۔ ہادی نے اپنے ہاتھ میں پکڑے گلاس کو گھورا۔ اُس کے اندر کی تلخی جیسے اُس شیشے میں سمٹ آئی ہو۔ اگلے ہی لمحے اُس نے زور سے گلاس زمین پر دے مارا۔

چٹاخ کی آواز گونجی، اور ٹکڑے کرچی کرچی ہو کر ٹھنڈے فرش پر بکھر گئے۔ ہر کرچی اُس کے دل کے ٹوٹے حصے کا عکس تھی، جیسے اُس کا غرور، اُس کا عشق اور اُس کا زخم سب ٹوٹ کر زمین پر پڑے ہوں۔

وہ جھک کر ٹکڑوں کو دیکھنے لگا۔ ہر کرچی میں اُسے اپنی بے بسی جھلکتی محسوس ہوئی۔ اُس کی آنکھوں میں سرخی اتر آئی، مگر آنسو نہیں گرے۔ غرور نے آنکھوں کو سوکھا رکھا تھا، مگر دل اندر ہی اندر خون کے آنسو رو رہا تھا۔

ہادی نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی۔ تیز ہوا اُس کے گرد چکر لگا رہی تھی، جیسے اُس کے دل کے شور کو سن کر آسمان بھی بے قرار ہو۔ وہ خود سے بڑبڑایا:

"شاہانہ،، تم کسی اور کے ساتھ خوش ہو سکتی ہو، مگر جان لو، یہ خوشی میرا ماتم ہے۔"

نیچے سب لمحوں کی رعنائی میں کھوئے ہوئے تھے۔ اوپر، چھت پر کھڑا ایک شخص اپنی ٹوٹی ہوئی انا کے ساتھ رات کو اور گہرا کر رہا تھا۔۔۔۔

دو دن کے حسین لمحات، ہنسی خوشی اور رنگینیوں کے بعد قافلہ ایک بار پھر استنبول کی طرف روانہ ہوا۔ راستے بھر کی مسافت تھکن لائی تھی، اس لیے سب گھر پہنچتے ہی آرام کو چلے گئے۔

شاہانہ نرم روشنیوں میں اپنے خوابوں کی دنیا میں کھوئی بیٹھی تھی۔ اس کی آنکھوں میں عجب چمک تھی، جیسے کوئی راز چھپائے بیٹھی ہو۔ وہ دھیرے سے بولی:

"راحمیر، کبھی سوچا بھی نہیں تھا میرا خواب یوں حقیقت بن جائے گا۔ پتہ ہی نہیں چلا یہ سب کب ہو گیا۔ اور یہ سب،، بس آپ کی وجہ سے ہے۔ آپ کا بے حد شکریہ۔"

راحمیر اس کی بات سن کر چند لمحے خاموش رہا۔ پھر وہ آگے بڑھا، اور بے تابی سے اسے اپنی باہوں میں سمیٹ لیا، اور دل کی دھڑکن تیز ہو گئی تھی۔ اس نے دھیرے سے کہا:

"بیگم صاحبہ،، آپ پر تو میری جان بھی قربان ہے۔ میں اپنی زندگی بھی وار دوں آپ پہ۔"

شاہانہ کے چہرے کی ہنسی دھیرے سے لرز گئی۔ آنکھوں میں نمی اتر آئی۔ وہ فوراً پیچھے ہٹی، لرزتی آواز میں بولی:

"پلیز راحمیر، ایسا مت کہیے۔ ورنہ میں آپ سے ناراض ہو جاؤں گی۔ بالکل بات نہیں کروں گی۔"

یہ کہہ کر وہ جلدی سے رخ موڑ کر بستر پر لیٹ گئی۔ چہرہ دوسری سمت، آنکھیں نم۔ کمرے کی خاموشی میں اس کی سانسیں ٹوٹتی سی محسوس ہو رہی تھیں۔

راحمیر چند لمحے اسے دیکھتا رہا۔ پھر مسکرا کر بستر پر آ گیا۔ اس نے آہستہ سے کہا:

بیگم صاحبہ، مجازی خدا سے یوں روٹھ کر سو جانا بھی گناہ ہے۔"

شاہانہ کی بھری ہوئی آنکھوں سے آنسو پلکوں کے کونے چھو گئے۔اس نے رندھی آواز میں کہا:

"مجازی خدا کو بھی چاہیے کہ وہ ایسی باتیں کریں جو دل کو سکون دیں،نہ کہ وہ جو سکون چھین لیں۔"

راحمیر کا دل اس لمحے پگھل گیا۔وہ دھیرے سے آگے بڑھا،اس نے شاہانہ کا رخ اپنی طرف پھیرا۔اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھ کر آہستہ سے کہا:

Clubb of Quality Content

“Sen benim hayatımsın، Sensiz ben yokum. Kalbimin atışı gibisin, nasıl ki atış olmadan kalp yaşayamaz, öylece ben de sensiz yaşayamam۔”

"(آپ میری زندگی ہو،، آپ کے ے بغیر میرا وجود ہی نہیں۔۔۔ آپ میرے دل کی دھڑکن کی مانند ہو، جیسے دھڑکن کے بغیر دل زندہ نہیں رہ سکتا، ویسے ہی میں بھی آپ کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔")

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ نے پلکیں موندلیں۔اس کی سانسیں ہلکی ہو گئیں۔وہ لمحہ جیسے کسی خاموش دعا کی صورت بندھا رہا۔اور پھر وہ سکون بھری نیند کی آغوش میں ڈوب گئی۔

راحمیر اسے دیکھتا رہا، جیسے یہ لمحہ کبھی ختم نہ ہو۔۔۔

رات کی خاموشی میں جب کائنات نیند میں ڈوبی ہوئی تھی، راحمیر اور شاہانہ اپنے بستر سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ کمرے کی فضا میں ایک نرمی، ایک سکون سا پھیل گیا تھا۔ دونوں وضو کر کے نرم روشنیوں کے بیچ ایک دوسرے کے ساتھ صف باندھتے اور تہجد کی نماز ادا کرنے لگے۔ شانہ بشانہ کھڑے ہو کر اللہ کے حضور جھکنے کا وہ لمحہ ایسا تھا جیسے دونوں کی روحیں ایک ہی دھڑکن میں سانس لے رہی ہوں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نماز کے بعد شاہانہ بغیر کچھ کہے خاموشی سے صوفے کی طرف بڑھ گئی۔ اس کے وجود سے سکون ٹپک رہا تھا۔ اس نے قرآنِ پاک کو آہستگی سے کھولا، ہونٹوں پر دھیمی سی تلاوت جاری ہوئی۔ اس کی آواز اتنی میٹھی تھی کہ لگتا تھا کائنات کی ہر شے اس ترنم میں سانس لے

رہی ہے۔ راحمیر نے ہاتھ اُٹھا کر دعا کی، پھر نظریں اٹھا کر شاہانہ کو دیکھنے لگا۔ اس کے ہونٹوں پر ایک نرم مسکراہٹ تھی، جیسے دعا کا پھول ابھی ابھی اس کے دل میں کھلا ہو۔

راحمیر کے کانوں میں جب کبھی کوئی زیر یا زبر کی لغزش آتی تو وہ نرمی سے آگے پڑھ دیتا۔ شاہانہ خاموش ہو جاتی، ساری توجہ اس کی جانب کرتی، اور پھر اسی محبت و دھیان سے تلاوت آگے بڑھاتی۔ یہ خفگی بھی عجیب تھی، جیسے ایک ایسا روٹھنا جو دونوں کو اور قریب کر رہا تھا، دلوں کو اور گہرائی دے رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسی لمحے شاہانہ نے سورۃ الحشر کی ایک آیت ادھوری چھوڑ کر اس کی جانب دیکھا۔ راحمیر کی مسکراہٹ میں ایسا سکون تھا جو کسی دعا کے قبول ہونے کے بعد ملتا ہے۔ اس نے وہی آیت خود آگے پڑھنی شروع کر دی، اور شاہانہ کے ساتھ آ کر بیٹھ گیا۔

شاہانہ نے دھیرے سے قرآنِ پاک بند کر کے رکھا۔اس کی آنکھوں میں ہلکی سی رنجش اور گہری محبت دونوں جھلک رہی تھیں۔راحمیر نے مسکراتے ہوئے کہا:

"اور کتنی دیر ناراض رہنے کا ارادہ ہے، بیگم صاحبہ؟"

شاہانہ نے سر اُٹھایا،اُسے خفا سی نگاہوں سے دیکھا،اور دھیرے سے بولی:

"میں ناراض نہیں رہوں گی،اگر آپ اپنی جان کی حفاظت کریں گے تو،،اللہ آپ کو سلامت رکھے،ہر طرح کے شر سے محفوظ رکھے۔آپ کی موجودگی میری زندگی کا سب سے قیمتی سرمایہ ہے۔آپ مجھ پر جو محبت نچھاور کرتے ہیں،بس وہی میرے لیے کافی ہے۔مگر خدارا!جان قربان کرنے کی باتیں نہ کیا کریں۔مجھے یہ سب سن کر خوف آتا ہے۔"

راحمیر کے لبوں پر ایک اور گہری مسکراہٹ اُبھر آئی۔ اس نے شاہانہ کو اپنے بازوؤں میں بھر لیا، جیسے ساری دنیا کو اپنی جگہ سے ہٹا کر صرف اسے ہی اپنی دنیا مان رہا ہو۔ اس کی آواز مدھم اور دل سے نکلنے والی تھی:

"جیسا میری بیگم حکم کرے ویسا ہی کہوں گا، بس آپ خوش رہیں، ناراض نہ ہوں۔ آپ کی مسکراہٹ میرا سکون ہے، اور آپ کا وجود میری دعا کا سب سے خوبصورت جواب۔"

فضا میں محبت اور دعا کی خوشبو رچ بس گئی تھی۔ شاہانہ کے لبوں پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ آ گئی، اور راحمیر کے سینے سے لگ کر اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ دونوں کو معلوم تھا کہ یہ محبت اب صرف ایک دوسرے کے دلوں میں نہیں رہی، یہ رب کی رحمت کا حصہ بن چکی ہے۔۔۔

ہال کی روشنیاں مدھم ہوئیں۔ بڑی اسکرین پر باسفورس کی نیلی لہریں اور جگمگاتا استنبول ابھرا۔

پھر ایک سنہری تاج کی تصویر نمودار ہوئی، اور اس کے نیچے الفاظ جگمگائے:

-“Bosphorus Crown

A crown carved by the waters of time.”

پورا ہال تالیوں کی گونج سے لرز اٹھا۔

کیمرے چمکے، رپورٹرز نے تصاویر لیں اور ہر نظر ایک ہی سمت پر جم گئی۔

راحمیر سلطان سیاہ سوٹ میں، خاموش مگر رعب دار قدموں سے اسٹیج پر آیا۔ روشنی اس کے گرد ایک ہالہ بنا رہی تھی، جیسے تقدیر نے خود اس لمحے کو روشن کر دیا ہو۔

اس نے مائیک کے سامنے کھڑے ہو کر گہری مگر پُرسکون آواز میں کہا:

"باسفورس کراؤن صرف ایک کاروبار نہیں، یہ ایک خواب ہے۔

وہ خواب جو میرے والد نے اپنی محنت، اپنے پسینے اور اپنی دعاؤں سے پورا کیا تھا۔

آج میں راحمیر سلطان صرف یہ نہیں چاہتا کہ اس خواب کو زندہ رکھوں،، بلکہ اسے زمانے کے لیے ایک حقیقت بنا دینا چاہتا ہوں۔"

ہال پر ایک خاموشی چھا گئی۔ سب نگاہیں اس کی آنکھوں کے عزم کو پڑھنے لگیں۔

"ہم استنبول، انطالیہ اور کپاڈوکیا میں ایسے محلات، ولاز اور ہوٹلز بنا رہے ہیں جو رہنے کے لیے نہیں، جینے کے لیے ہوں گے۔

جہاں آسائش فن سے ملے گی، اور تاریخ جدیدیت سے ہم آغوش ہو گی۔

یہ صرف عمارتیں نہیں، یہ ہماری شناخت ہیں، یہ ہمارے خوابوں کی بنیاد ہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسکرین پر پروجیکٹس کی جھلکیاں چلنے لگیں:

باسفورس کے کنارے سنگِ مرمر سے تراشے گئے ولاز،

انطالیہ کے نیلے سمندر پر تیرتے ہوئے لگژری ریزورٹس،

کپاڈوکیا کی پہاڑیوں پر منفرد cave-style ہوٹلز،

اور استنبول کے دل میں جدید مگر عثمانی شان لیے بلند و بالا ٹاورز۔

راحمیر نے ایک لمحہ توقف کیا، پھر دل کی گہرائیوں سے بولا:

"یہ تاج میں نے اپنے سر پر نہیں رکھا، یہ میرے والد کے خواب کا تاج ہے۔

میری دعا ہے کہ ان کا نام ہر عمارت کی اینٹ میں زندہ رہے،

اور یہ سفر صرف میرے لیے نہیں، ان سب کے لیے ہو جو خواب دیکھتے ہیں اور پھر ان پر یقین کرتے ہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پورا ہال کھڑا ہو گیا۔ تالیوں اور نعروں کی گونج میں وہ منظر تاریخ میں امر ہو گیا۔

سب کے دلوں میں یہ احساس جاگ اٹھا کہ راحمیر سلطان صرف ایک بزنس مین نہیں، بلکہ اپنے خوابوں اور اپنی نسلوں کی میراث کو ایک نئے تاج میں ڈھالنے والا سلطان ہے۔۔

ہال کی روشنیوں میں تالیوں کی گونج اب بھی قائم تھی۔

راحمیر نے اپنی تقریر مکمل کی تو اس نے لمحہ بھر رُک کر کہا:

"لیکن خواب اکیلا کبھی حقیقت نہیں بنتا، خواب حقیقت تب بنتا ہے جب قافلہ ساتھ ہو۔

میرا سفر تنہا نہیں ہے، میرے ساتھ میرے ہمسفر، میرے بھائی اور میرے دوست

کھڑے ہیں۔"

Clubb of Quality Content

روشنی ایک نئی سمت میں مرکوز ہوئی، اور اسٹیج پر دو اور شخصیات قدم رکھتی نظر آئیں۔

اردان، سفید شرٹ اور نیوی پینٹ میں، پُرسکون مگر دانشورانہ انداز لیے ہوئے۔

افنان، گہری مسکراہٹ، پُراعتماد قدم، جیسے ہر منصوبے میں نئی روح ڈالنے والا۔

راحمیر نے فخر سے کہا:

"یہ ہیں اردان اور افنان،، صرف میرے دوست نہیں، میرے بازو۔

باسفورس کراؤن میں ان کا حصہ میرے جتنا ہی ہے۔

اردان، علم و حکمت کی وہ بنیاد ہے جو ہمارے ہر پروجیکٹ کو حقیقت سے جوڑتا ہے۔

اور افنان،، وہ دلکش تخلیق کار ہے جو خوابوں کو خاکے اور خاکوں کو حقیقت میں بدل دیتا ہے۔"

Clubb of Quality Content

ہال ایک بار پھر تالیوں سے گونج اٹھا۔

اردان نے مختصر مگر اثر انگیز انداز میں کہا:

"ہم چاہتے ہیں کہ دنیا ترکی کو صرف تاریخ کے نام سے نہ پہچانے بلکہ مستقبل کے نقشے میں بھی دیکھے۔"

افنان نے مسکرا کر بات بڑھائی:

"یہ تاج صرف پانیوں سے نہیں، دلوں کی دھڑکنوں سے بھی تراشا گیا ہے۔"

اس دوران ہال کے ایک گوشے میں شاہانہ فریشہ اور انابیہ بیٹھی تھیں۔

شاہانہ کی آنکھوں میں آنسو تیر رہے تھے۔ وہ دعا کے ساتھ لب ہلا رہی تھی، دل ہی دل میں شکر ادا کر رہی تھی کہ اللہ نے راحمیر کو اتنی عزت بخشی۔

فریشہ خاموش مگر فخر بھری نگاہوں سے اردان کو دیکھ رہی تھی، جیسے دل ہی دل میں اس کے خواب کا حصہ بننے پر ناز کر رہی ہو۔

انابیہ افنان کا یہ روپ دیکھ کر بہت خوش تھی۔۔ حیرت اور خوشی میں بار بار تالی بجاتی اور اپنی سہیلیوں کو دیکھ کر مسکراتی۔

ان تینوں کی نگاہوں میں وہ دعائیں تھیں جو شاید لفظوں سے کبھی ادا نہ ہو سکیں، مگر آسمان تک ضرور جا رہی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر نے ہال کی روشنیوں میں کھڑے ہو کر آخر میں کہا:

"یہ تاج میرا نہیں، ہمارا ہے، اور ہم چاہتے ہیں کہ یہ تاج ہر اُس شخص کے سر پر جگمگائے جو خواب دیکھنے کی ہمت رکھتا ہے۔"

پورا ہال کھڑا ہو گیا۔ تالیوں، کیمروں اور دعاؤں کی گونج میں راحمیر، اردان اور افنان تینوں ایک دوسرے کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے تھے۔

اور نیچے شاہانہ، فریشہ اور انابیہ کی دعاؤں سے وہ منظر ایک خواب اور حقیقت کے سنگم میں بدل گیا۔۔

تقریر اور لانچنگ شو کے بعد ہال میں ایک شور، مسکراہٹوں اور کیمروں کی چمک باقی تھی۔

لیکن جیسے ہی اردان، راحمیر اور افنان اسٹیج سے اترے، ایک الگ ہی خاموشی اُن کے درمیان آ گئی۔

بیک اسٹیج کے حصے میں روشنی ہلکی تھی۔ راحمیر نے دونوں کو اپنی طرف کھینچتے ہوئے کہا:

"تم دونوں کے بغیر یہ دن کبھی ممکن نہ ہوتا، میرا شکریہ لفظوں میں نہیں، دل میں ہے۔"

اردان نے سنجیدگی سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا، "راحمیر، یہ تمہارا خواب تھا، ہم نے صرف ساتھ دیا۔"

افنان نے ہنستے ہوئے کہا، "اور اگر ہم نے ساتھ نہ دیا ہوتا تو بھی آپ اکیلے یہ تاج تراش لیتے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تینوں نے ہنس کر ایک دوسرے کو گلے لگا لیا۔ ایک مضبوط، پُرعزم مگر نرم سا لمحہ، جیسے برسوں کی دوستی اور اعتماد ایک ہی جملے میں بندھ گیا ہو۔۔۔

ہال کے ایک گوشے میں نرم روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ فریشہ، شاہانہ اور انابیہ ایک میز پر بیٹھی مسکرا رہی تھیں، ابھی بھی تقریب کی رونق اور راحمیر کی کامیابی کے چرچے اُن کی گفتگو کا حصہ تھے۔

اچانک شاہانہ کا دل زور سے دھڑکا۔ سامنے والی خالی کرسی پر کوئی آ کر بیٹھ گیا۔

وہ ہادی تھا۔

اس کی آنکھوں میں وہی وحشت، وہی زہریلی مسکراہٹ، اور لبوں پر بے پروائی کا سایہ۔

اس نے کرسی پیچھے کھسکا کر بآوازِ بلند کہا:

"کیسی ہو، میری پیاری عینک؟"

شاہانہ کا رنگ زرد پڑ گیا۔ دل بے قابو ہو کر دھڑکنے لگا۔ وہ نظریں گھما کر ہال میں راحمیر کو تلاش کرنے لگی مگر وہ اردان اور افنان کے ساتھ ذرا فاصلے پر کھڑا مہمانوں سے بات کر رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ نے سہارا لینے کے لیے فوراً فریشہ کا ہاتھ پکڑ لیا۔

فریشہ اور انابیہ بھی ششدر رہ گئیں۔ وہ حیرت اور غصے کے بیچ سہمے ہوئے انداز میں ہادی کو دیکھنے لگیں۔

فریشہ نے ہمت جمع کر کے کہا:

"آپ پلیز یہاں سے چلے جائیں۔"

ہادی نے نظریں شاہانہ پر جمادیں اور طنزیہ انداز میں جواب دیا:

"میں نے تم سے بات نہیں کی،۔

So, don't interfere."

شاہانہ نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا:

"چلو، ہم یہاں سے چلتے ہیں۔"

وہ اُٹھنے ہی لگی تھی کہ ہادی نے گہری آواز میں کہا:

"شاہانہ،،، کب تک بھاگو گی مجھ سے؟ آخر آنا تمہیں میرے پاس ہی ہے۔"

شاہانہ پلٹ کر ٹھہری، اس کے لب کپکپائے مگر الفاظ مضبوط نکلے:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میری شادی ہو چکی ہے، اور میں اپنی زندگی میں بہت خوش ہوں۔ بہتر یہی ہو گا کہ آپ مجھ سے ہمیشہ کے لیے دُور رہیں۔"

یہ سن کر ہادی کے لبوں پر ایک پراسرار مسکراہٹ پھیل گئی۔ وہ آہستہ سے آگے جھک کر بولا:

"اوہو، یہ کیسی بات کر دی تم نے؟ کیا تمہیں نہیں پتا شادی کے بعد طلاق بھی ہو جاتی ہے ،،اور شوہر بھی مر جاتے ہیں،، اکثر کیسز میں؟"

یہ الفاظ شاہانہ کے دل پر خنجر کی طرح لگے۔ اس کی آنکھیں خوف سے پھیل گئیں۔ سانس اٹکنے لگا۔ ہادی ایک گہری مسکان کے ساتھ کرسی سے اُٹھا اور بغیر کچھ کہے وہاں سے چل دیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

شاہانہ کا وجود لرز گیا۔ وہ دھیرے دھیرے واپس کرسی پر بیٹھ گئی، دونوں ہاتھ کانپ رہے تھے۔ اس کے لبوں سے بس یہی نکلا:

"سنا فریشہ؟ یہ کیا کہہ گیا ہے، یا اللہ، میں کیا کروں؟"

وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ آنسو رکے نہیں، دل پر جیسے بوجھ ٹوٹ پڑا ہو۔

اچانک اس کے جسم نے جواب دے دیا۔ سانسیں بے ربط ہوئیں اور وہ بے ہوش ہو کر فریشہ کی بانہوں میں ڈھیر ہو گئی۔

انابیہ گھبرا کر فوراً اُٹھی اور ہال کی بھیڑ میں بھاگتی ہوئی راحمیر کو پکارنے لگی، جو ارادن اور افنان کے ساتھ کھڑا بات کر رہا تھا۔

"راحمیر بھائی،، جلدی آئیے رائل بے ہوش ہو گئی!"

راحمیر کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ وہ ایک لمحہ بھی ضائع کیے بغیر دوڑا۔ ہال کے شور کو چیرتا ہوا، لوگوں کی نظریں ہٹاتا ہوا وہ اس کے پاس پہنچا۔

"شاہانہ" وہ چیخ پڑا۔

اسے بانہوں میں سمیٹتے ہوئے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرنے لگا۔

بے ہوش وجود کو سینے سے لگایا اور ایک لمحے کے لیے خود بھی کانپ گیا۔

اردان اور افنان بھی بھاگتے ہوئے قریب آ گئے۔

راحمیر نے گہری سانس بھرتے ہوئے کہا:

"میں انھیں لے کر گھر جا رہا ہوں، تم ڈاکٹر کو فون کر دو جلدی۔"

اور وہ شاہانہ کو بازوؤں میں اٹھا کر ہال سے نکل گیا۔۔۔۔

ڈاکٹر کے کمرے سے نکلتے ہی ماحول پر ایک گہری خاموشی چھا گئی۔

شاہانہ ابھی بھی بیڈ پر بے ہوش لیٹی تھی۔اس کے چہرے پر خوف اور کمزوری کی جھلک تھی۔ڈاکٹر کی آواز اب بھی سب کے کانوں میں گونج رہی تھی:

"ان کا بار بار کا یہ ذہنی دباؤ مزید بڑھا، تو خطرہ ہے کہ برین ہیمریج ہو سکتا ہے۔براہِ کرم خیال رکھیں۔"

راحمیر کی آنکھیں سُرخ تھیں، جیسے اندر جلتی ہوئی آگ کو وہ زبردستی چھپا رہا ہو۔ وہ چپ چاپ لاؤنج کے کونے میں صوفے پر بیٹھ گیا۔ سر جھکا ہوا، مگر دل میں طوفان مچ رہا تھا۔

اردان اور افنان اس کے دونوں طرف بیٹھے تھے۔ اردان نے آہستہ سے کہا:

"راحمیر، اب فیصلہ کرنا ہو گا۔ تم کب تک یونہی خاموش رہو گے؟ یہ معاملہ یونہی بڑھتا رہا تو بھابھی کو خطرہ ہو سکتا ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر نے ہونٹ کاٹتے ہوئے نظریں فرش پر گاڑ دیں۔ ہاتھ مٹھی کی صورت میں بھینچ گئے۔ اس کی آواز بھاری اور مدھم نکلی:

"فیصلہ؟ اردان، میرا ہر فیصلہ شاہانہ ہے۔ لیکن یہ شخص، اسے بار بار توڑنے کی کوشش کر رہا ہے۔ جیسے اس کی خوشی اس سے چھین لینا ہی اس کی زندگی کا مقصد ہے۔"

افنان نے آگے بڑھ کر کندھے پر ہاتھ رکھا:

"راحمیر بھائی، اگر آپ چاہیں تو ہم اس سے جا کے سیدھی بات کریں۔ اسے سختی سے کہیں کہ دور رہے۔ آپ کیوں یہ سب برداشت کر رہے ہیں؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر نے آہستہ سے سر ہلایا، پھر نظر اٹھائی۔ اس کی آنکھوں میں ضبط کی سرخی اور بے انتہا دکھ جھلک رہا تھا۔

"نہیں افنان،وہ میرا امتحان ہے۔یہ جنگ میری ہے۔وہ مجھ سے میری زندگی چھیننا چاہتا ہے،لیکن میں ایسا ہونے نہیں دوں گا۔شاہانہ میرا سکون ہے،میرا یقین ہے۔اگر وہ ایسے خوف میں رہی تو میں جیت کر بھی ہار جاؤں گا۔"

اردان خاموشی سے راحمیر کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا،جیسے سمجھ رہا ہو کہ یہ شخص باہر سے جتنا مضبوط ہے،اندر سے اتنا ہی بکھرا ہوا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر نے گہری سانس لی،جیسے خود کو مضبوط کر رہا ہو۔

"میں کل اُس سے ملوں گا۔اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہوں گا،کہ میری زندگی کو چُھونا بھی اُس کے لئے ناممکن ہے۔شاہانہ میری دعا ہے،اور دعا کو کوئی طاقت مجھ سے چھین نہیں سکتی۔"

اردان اور افنان دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ان کے لبوں پر خاموش تائید تھی۔۔

استنبول کی شام،

باسفورس کے کنارے ایک خوبصورت اور مشہور ریسٹورینٹ تھا۔"سن سیٹ گرل اینڈ بار"۔شیشوں کے پار روشنیوں میں نہایا ہوا شہر نظر آرہا تھا،سمندر کی خنک ہوا آتی تھی اور اندر ماحول پر ایک خاموش کشیدگی چھائی ہوئی تھی۔

راحمیر ایک کونے کی میز پر علی کے ساتھ بیٹھا تھا۔ دونوں کے درمیان کافی کے کپ رکھے تھے مگر لبوں سے زیادہ آنکھیں بول رہی تھیں۔

راحمیر نے بھاری سانس لیتے ہوئے کہا:

"علی،، اس نے یہاں آ کر سب بگاڑ دیا۔ میری دنیا،، شاہانہ کا سکون،، سب کچھ۔ میں نے چاہا تھا کہ اسے کبھی کچھ پتا نہ چلے، وہ ہمیشہ ہماری نظر سے دور رہے۔ لیکن آج وہ پھر سب جلانے آیا ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

علی نے شرمندگی سے نظریں جھکائیں۔

"راحمیر بھائی،، مجھے اس کے ساتھ ہونا چاہیے تھا۔ میں نے غلطی کی، میں بھابھی شاہانہ کے وقت کے گرد وہ دیوار نہیں بن سکا جس کا وعدہ کیا تھا۔ کاش میں اُس وقت قریب رہتا۔"

راحمیر نے لب بھینچ کر خاموشی اختیار کی۔اس کی آنکھوں میں وہ درد تھا جو الفاظ میں ڈھل نہیں سکتا۔

اچانک پیچھے سے کرسی کھسکنے کی آواز آئی۔

راحمیر اور علی چونک کر پلٹے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہادی ان کے عین پیچھے والی میز پر بیٹھا ہوا تھا۔وہ آہستہ آہستہ کھڑا ہوا اور ان کے سامنے آ گیا۔اس کی آنکھوں میں زہر بھری مسکراہٹ تھی۔

"آہہ،، تو یہ کھیل رچایا ہوا ہے تم سب نے؟"اس نے طنزیہ انداز میں کہا۔

وہ اچانک آگے بڑھا اور علی کا گریبان پکڑ لیا۔

"اور علی، تم! دوست بن کر دشمنی کا کھیل کھیلتے رہے۔ سب جانتے تھے تم، سب، اور پھر بھی مجھے اندھیرے میں رکھا۔ شاہانہ کو مجھ سے دور رکھا۔"

راحمیر ایک جھٹکے سے اٹھا اور ہادی کا ہاتھ کھینچ کر علی کو چھڑایا۔ اس کے صبر کا بندھن ٹوٹ چکا تھا۔

راحمیر کے ہاتھ کا زور اور آنکھوں کی لالی دیکھ کر لمحے بھر کو ریسٹورینٹ کا ماحول جمود میں آ گیا۔

راحمیر نے ہادی کو زور سے پیچھے دھکیلا اور زوردار تھپڑ مارا۔

"تم سمجھتے کیا ہو اپنے آپ کو؟ اُن کا سکون اجاڑ کر بھی تمہیں چین نہیں ملا؟ اب پھر سے اُن کی زندگی میں آگ لگانا چاہتے ہو؟ نہیں سکندر، اب یہ نہیں ہو گا۔"

ہادی نے چہرہ سیدھا کیا، مگر اس کے لبوں پر ایک سرد مسکراہٹ اب بھی کھیل رہی تھی۔

وہ پھر جھپٹ کر آگے بڑھا اور راحمیر کا گریبان پکڑ کر آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں۔

"وہ میری ہے، راحمیر،، اور میں اُسے حاصل کر کے ہی رہوں گا۔ چاہے تم دنیا کی سب دیواریں کھڑی کر دو۔"

راحمیر کہتا ہے،

"If even your shadow touches her, I'll turn your world into ashes."

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہادی اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہے، جہاں غصے کی جھلک ہوتی ہے۔

علی نے بیچ میں آ کر دونوں کو جدا کیا۔ اس کی آواز بلند ہو گئی:

"چھوڑ دو ہادی! تم اُس کے قابل نہیں ہو۔ کیا تمہیں یاد نہیں، تم نے اُس کے ساتھ کیا کھیل کھیلا تھا؟ کتنے زخم دیے تھے تم نے اسے؟ تمہاری یادوں کا زہر آج تک اُس کے دل کو جلاتا ہے۔ تم محبت کے نہیں، اذیت کے نشان ہو!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ سن کر ہادی لمحے بھر کو خاموش ہو گیا۔ اس کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ وہ پلکیں جھپکے بغیر بس علی کی باتیں سنتا رہا۔

پھر جیسے اُس کے دماغ کے دروازے کھلنے لگے۔

اچانک وہ لمحے، وہ دن، وہ ادھوری کہانیاں، وہ زخم، سب پلٹ کر اس کی آنکھوں کے سامنے آنے لگے۔

ریسٹورینٹ کی روشنی مدھم سی لگنے لگی۔ ہادی کی آنکھوں کے سامنے اندھیروں کا ایک چکر کھلنے لگا۔

وہ ماضی کا وہ وقت،

وہ ادھورے لمحات،

وہ ریزہ ریزہ ہوئی داستانیں،

اور ہادی اپنے ہی ذہن کے اندھیروں میں ڈوبنے لگا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہاں،جہاں سب نے اس کے بارے میں جانا نہیں تھا،اور جہاں اب کہانی کا سب سے بڑا راز کھلنے والا تھا۔۔

چلو،،اب چلتے ہیں اُس وقت کے دائرے میں،

جہاں کچھ زخم ابھی تک تازہ ہیں،

جہاں کچھ کہانیاں ادھوری ہیں،

اور جہاں چند راکھ تلے وہ سچ دبے ہیں

جو سب سے زیادہ جلانے والے ہیں۔

یہ وہ دائرہ ہے،جسے وقت نے سب سے چھپا رکھا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اب وقت ہے کہ پردہ ہٹے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

این و آن پیداست از رفتارِ وقت

زندگی سرِی است از اسرارِ وقت

بس کی کھڑکیاں دھوپ سے جھلک رہی تھیں۔ کی سڑکوں پر ہلکی ہوا چل رہی تھی۔ اندر بیٹھے مسافر اپنے اپنے خیالوں اور باتوں میں الجھے ہوئے تھے۔ شاہانہ، عنایہ اور ثانیہ ایک ساتھ سیٹ پر بیٹھی تھیں۔ تینوں کے چہروں پر ایک نئی منزل، نئی یونیورسٹی اور نئے خوابوں کی چمک تھی۔

شاہانہ ہنستے ہوئے کہہ رہی تھی:

"مجھے لاہور ہمیشہ سے اچھا لگتا ہے۔ پتہ نہیں کیوں لگتا ہے جیسے یہ شہر خوابوں کو حقیقت بنانے کا ہنر جانتا ہے۔ ہم وہاں پڑھیں گے، انجوائے کریں گے، سب کچھ نیا ہو گا، پتہ نہیں لوگ کیسے ہوں گے، کلاسز کیسی ہوں گی، لیکن مجھے لگتا ہے بہت اچھا وقت گزرے گا۔"

اس کی آواز معصوم سی مسکراہٹ کے ساتھ بہہ رہی تھی، جیسے کسی چشمے کی ہلکی ہلکی مدھر روانی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اتنے میں بس ایک جھٹکے سے رکی۔ باہر سڑک کنارے ایک کار کا بونٹ کھلا ہوا تھا، اور دو لڑکے نیچے جھک کر کچھ دیکھ رہے تھے۔ کار کا انجن جیسے ضد پر اڑا ہوا تھا۔ ڈرائیور سیٹی بجاتا ہے اور دونوں لڑکے سر اٹھا کر دیکھتے ہیں۔ یہ علی اور ہادی تھے۔

"چلو یہ تو اچھا ہوا، بس مل گئی۔ وقت پر لاہور پہنچ جائیں گے ورنہ پھنس ہی جاتے۔" علی نے سکون کا سانس لیتے ہوئے کہا اور بس کی طرف بڑھ گیا۔

ہادی خاموش تھا، مگر اس کی نگاہ جیسے کسی اور تلاش میں تھی۔ وہ دونوں بس میں سوار ہوئے اور آ کر پیچھے والی سیٹ پر بیٹھ گئے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

شاہانہ اب بھی اپنی سہیلیوں کے ساتھ مصروف تھی۔ اس کی آنکھوں میں خواب تھے اور لبوں پر بے فکری۔ عنایہ نے کہا:

"ہاں یار، یونیورسٹی کی زندگی بالکل الگ ہوتی ہے۔ تم دیکھنا، کتنی اچھی ہو گی۔"

ثانیہ نے بھی سر ہلاتے ہوئے کہا:

"یونیورسٹی آف لاہور تو ویسے بھی سب کی پسندیدہ ہے، ہمیں مزہ آئے گا۔"

Clubb of Quality Content

شاہانہ کے ہونٹوں پر خوشی کی مسکراہٹ پھیل گئی۔ وہ ہنستے ہوئے کہتی ہے:

"ہاں، میں تو سوچ رہی ہوں کہ سٹڈی کے ساتھ ساتھ ہم لاہور کے ہر کونے کو گھومیں گے، ہر چیز انجوائے کریں گے۔"

یہ جملے ہادی کے کانوں میں ایسے گونجے جیسے صرف اسی کے لیے کہے گئے ہوں۔ وہ آگے کی طرف جھک کر اس کے ہلتے لبوں کو دیکھتا رہا، جیسے ان لفظوں میں ہی کوئی جادو بندھ گیا ہو۔ اس کے دل میں ایک انوکھی سرگوشی ہوئی:

"اچھا، تو تم میری ہی یونی میں آ رہی ہو۔ ویلکم ڈیئر۔"

اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آ گئی، مگر آنکھوں میں ایک عجیب ضد اور خواہش کی روشنی چمکنے لگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بس اپنی رفتار کے ساتھ لاہور کی جانب بڑھ رہی تھی۔ کھڑکی سے آتی ہوا میں شاہانہ کے بال بکھر رہے تھے اور ہادی کے دل میں یہ خیال جیسے نقش ہو گیا تھا کہ یہ لڑکی اس کے لیے ہی ہے۔

منزل ابھی دور تھی، مگر ہادی کا دل اپنی منزل پہچان چکا تھا۔

رات کی خنکی کمرے میں پھیلی ہوئی تھی۔ کھڑکی کے باہر چاندنی جیسے کسی راز کو آہستہ آہستہ زمین پر انڈیل رہی تھی۔ علی اپنے کمرے میں داخل ہوا تو اس نے دیکھا ہادی صوفے پر نیم دراز، آنکھیں بند کیے، ہونٹوں پر ایک انوکھی سی مسکراہٹ سجائے بیٹھا ہے۔ جیسے وہ اس وقت حقیقت میں نہیں، کسی خواب کی وادی میں ہے۔

علی پاس آیا، کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا اور حیرت بھری آواز میں بولا:

"یار، یہ کیا ہے؟ تُو اتنی دیر سے بس مسکرائے جا رہا ہے۔ بتا بھی دے، کیا ہوا ہے؟"

ہادی نے آنکھیں بند ہی رکھیں، جیسے کسی تصویر کو دل کے آئینے میں قید کر لیا ہو۔ اُس کے لب ہولے سے ہلے:

"بس علی، کوئی مل گئی ہے۔ کوئی ایسی، جسے دیکھ کر دل چاہتا ہے کہ بس مسکراتا ہی رہوں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

علی نے فوراً تیوری چڑھائی اور ہنستے ہوئے بولا:

"بس کر دے یار! اور کتنی آئیں گی تیری زندگی میں؟ ہر ایک کو دیکھ کر تو یہی ڈائیلاگ بول دیتا ہے۔ ابھی پچھلے مہینے نہیں کہہ رہا تھا کہ وہی ہے؟ اب کونسی آ گئی ہے؟"

ہادی نے آہستگی سے پلکیں اٹھائیں۔ اُس کی آنکھوں میں ایک عجیب چمک تھی۔ غرور بھی، ضد بھی، اور ایک نئی لہر بھی۔ وہ سنجیدگی سے بولا:

"فرق ہے علی۔ باقی سب تو خود چل کر میرے پاس آئیں، میری پرسنالٹی کو دیکھ کر۔ اور پھر،، انکار مجھ سے بھی نہیں سکا۔ مگر یہ لڑکی،"

وہ لمحہ بھر کو رکا، پھر ایک گہری سانس لے کر مسکرایا۔

"یہ لڑکی تو، جیسے میرے دل کی دھڑکن میں گھل گئی ہے۔ بس ایک جھلک دیکھی اور لگ رہا ہے جیسے پوری دنیا بدل گئی ہو۔"

علی نے قہقہہ لگایا، کندھے جھٹکے:

"ہاہا! چلو، اب کونسی لڑکی ہے، بتا بھی دے۔"

ہادی اٹھ کر کھڑکی کے قریب گیا۔ باہر رات کے اندھیرے میں وہ چمکتی روشنیوں کو دیکھنے لگا، جیسے وہاں بھی اُسی کا چہرہ ہو۔ اُس کے لبوں پر ہلکی مسکراہٹ اب اور گہری ہو گئی۔

"کل صبح تجھے پتا چل جائے گا، علی۔ جب وہ آئے گی، اور میری آنکھوں کے سامنے ہو گی۔ تب تُو بھی دیکھے گا، میں بھی دیکھوں گا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

علی نے آنکھیں سکڑ کر پوچھا:

"اچھا!!، تو پلان بھی کچھ ہے تیرے دماغ میں؟"

ہادی پلٹا۔ اُس کی آنکھوں میں شرارت تھی، ضد تھی، اور ایک انوکھی سی چمک۔

"پلان تو بنایا ہے۔ ہیرو والی انٹری دینی ہے، صبح، پوری یونیورسٹی کے سامنے۔ تیز ترین ریس، اور ہمیشہ کی طرح جیت میری۔"

وہ ہنسا، جیسے اپنی جیت پہلے ہی دیکھ رہا ہو۔

"جب میں فِنش لائن پار کروں گا نا، تو اُس کی نگاہیں لازمی میرے اوپر ٹھہریں گی۔ اور پھر، پھر وہ میرے بارے میں سوچنے پر مجبور ہو گی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

علی نے سر جھٹکا اور کرسی سے اٹھ گیا۔

"یار، تیرا کچھ نہیں ہو سکتا۔ تُو ہمیشہ کھیل سمجھتا ہے سب کچھ۔"

وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا، مگر جاتے جاتے پلٹ کر ایک نظر دوست پر ڈالی۔ ہادی اب بھی کھڑکی کے پاس کھڑا تھا، آسمان کی جانب دیکھتا ہوا، جیسے کوئی ستارہ اپنی گرفت میں لینا چاہتا ہو۔ اُس کے لب ہولے سے ہلے:

"کل، بس کل ہی اسے دکھاؤں گا، کہ عبدالہادی سکندر کو نظر انداز کرنا آسان نہیں۔"

صبح کی تازگی ابھی ختم نہیں ہوئی تھی۔ کیمپس کی فضا میں نئی شروعات کا جوش اور نوجوانوں کی آوازوں کا شور گھلا ہوا تھا۔ لان میں ایک بڑی دوڑ ختم ہوئی تھی اور ہر طرف صرف ایک ہی نام گونج رہا تھا:

"اے ایچ سکندر! سکندر!"

طلباء کے ہجوم نے فاتح کو گھیر لیا۔ ہادی سینہ تان کر کھڑا تھا، پسینے کے قطروں میں غرور کی روشنی جھلک رہی تھی۔ اُس کی مسکراہٹ میں ایک چیلنج چھپا ہوا تھا، جیسے وہ دنیا کو کہہ رہا ہو کہ کوئی مجھے نظر انداز نہیں کر سکتا۔

شاہانہ، عنایہ اور ثانیہ بھی وہیں کھڑی تھیں۔ باقی سب کی طرح اُن کی نگاہیں بھی اسی ایک شخص پر جا کر رُک گئیں۔ شاہانہ کی آنکھوں میں ایک لمحے کو حیرت کی لہر اٹھی۔ وہ انجانے میں ہی اُس کی شخصیت کے سحر میں کھو گئی۔ دل نے پہلی بار آہستگی سے سرگوشی کی:

"یہ کون ہے؟"

مگر دن گزرتے گئے۔ لیکچرز، ہجوم، کیمپس کا شور۔ شاہانہ نے خود کو روکا، وہ آگے نہ بڑھی۔ لیکن ہادی اپنی ضد کا عادی تھا۔ وہ وقت کا کھلاڑی تھا، انتظار کرنا جانتا تھا۔ ایک دن وہ علی اور وہاج کے ساتھ بیٹھا تھا۔ اُس کی آنکھوں میں چمک، ہونٹوں پر وہی پرانا غرور تھا۔

"کون ہے یہ مس لٹریچر؟" اُس نے ہنستے ہوئے کہا۔

پھر جیسے فیصلہ سنایا: "چلو، دیکھ کر آتے ہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ جانتا تھا یہ وہی لڑکی ہے۔ وہی جس کی جھلک اُس کے دل میں بیٹھی ہوئی تھی۔ مگر اُس نے خود کو بہانے تراش کر قریب آنے کا ہنر سکھا رکھا تھا۔

کینٹین کے ہجوم میں شاہانہ اپنی دوستوں کے ساتھ بیٹھی تھی،ہاتھ میں کتاب،چہرے پر سادگی کی روشنی۔ہادی قدم بڑھاتا اُس کے سامنے آ کھڑا ہوا۔لبوں پر آدھی مسکراہٹ،آنکھوں میں اعتماد کا سمندر۔

شاہانہ چونکی،مگر دل ہی دل میں اس لمحے کا انتظار کر رہی تھی۔وہ پہلے ہی اس کی کشش میں آ چکی تھی۔چند لمحوں کے مکالمے،پھر روز کے بہانے۔کبھی نوٹس،کبھی کسی شعر کی وضاحت، کبھی لیکچر کا سوال۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور یہ سب،،ہادی کے منصوبے کا حصہ تھا۔وہ جانتا تھا کہ اُس کی قربت،اُس کی توجہ،بالآخر شاہانہ کو بے بس کر دے گی۔وہ جس کھیل کا ماہر تھا،اُس میں کبھی ہارا نہیں تھا۔

دن گزرتے گئے، اور وہ لمحہ آ ہی گیا جس کا انتظار اُسے تھا۔ ایک دن، کیمپس کے ایک پرسکون گوشے میں، شاہانہ نے جھجکتے ہوئے، لرزتی آواز میں وہ کہا جسے ہادی سننے کا عادی تھا:

"میں، میں آپ کو پسند کرتی ہوں۔"

وہ لمحہ ہادی کے لئے جیت کا اعلان تھا۔ اُس نے اندر ہی اندر ایک فاتحانہ قہقہہ دبایا۔ دل ہی دل میں کہا:

"کامیاب، ایک بار پھر۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس رات علی کے گھر پر جشن کا سا سماں تھا۔ ہادی صوفے پر نیم دراز، ہاتھ میں گلاس، چہرے پر غرور بھری مسکراہٹ۔ اُس نے علی کو مخاطب کیا:

"دیکھا، میں نے کہا تھا نا؟ یہ لڑکی بھی مجھے نظر انداز نہیں کر سکتی۔ اب یہ بھی میری محبت کے کھیل میں پھنس گئی۔"

علی نے بھنویں سکیڑیں۔ اُس کے لہجے میں فکر کی لہر تھی:

"یار، یہ لڑکی باقی سب سے الگ لگتی ہے۔ معصوم سی ہے۔ چھوڑ دے اسے۔ دل مت توڑ اس کا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مگر ہادی نے زرا بھی نہ سنی۔ اُس نے ایک قہقہہ لگایا اور غرور بھرے لہجے میں بولا:

"علی، تم نہیں جانتے، میں کھیلتا وہی ہوں جو کھیل مجھ پر فِدا ہو جائے۔ اور جب کوئی دل کی بات کہہ دے، پھر وہ میرے دائرے سے باہر نہیں نکل سکتا۔"

علی خاموش ہو گیا۔ کمرے کی روشنی میں ہادی کے چہرے پر غرور اور کامیابی کی پرچھائیاں ناچ رہی تھیں۔ مگر اُس کی آنکھوں کے پیچھے ایک ایسی ضد جل رہی تھی جو آنے والے وقت میں شاہانہ کی زندگی کو اندھیروں میں دھکیلنے والی تھی۔۔۔

گرمیوں کی ایک نرم دوپہر تھی۔ یونیورسٹی کے درختوں سے ہلکی ہوا کے جھونکے گزر رہے تھے۔ پرندے چہچہاتے تھے اور لان میں خاموشی سی چھائی ہوئی تھی۔ علی ایک بنچ پر بیٹھا کتاب پڑھ رہا تھا کہ اچانک اُس کی نظر سامنے آتے ہوئے راحمیر سلطان پر پڑی۔

راحمیر ہمیشہ کی طرح پرسکون اور رعب دار نظر آ رہا تھا۔ علی فوراً کھڑا ہوا اور اُس کی طرف بڑھا۔

علی مسکراتے ہوئے کہتا ہے،

"ارے بھائی! آپ نے بتایا ہی نہیں کہ آ رہے ہیں، بلا لیا ہوتا تو میں خود آ جاتا۔"

راحمیر نے ہلکی سی مسکراہٹ دی، مگر اُس کی آنکھوں میں ایک سنجیدگی جھلک رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"علی، میں ایک ضروری بات کے لیے آیا ہوں۔"

علی نے کتاب بند کی اور دھیان سے اُس کی بات سننے لگا۔

"جی بھائی، بتائیے۔"

راحمیر نے کچھ لمحے خاموشی اختیار کی، جیسے الفاظ چُن رہا ہو۔ پھر نرم مگر گہرے لہجے میں بولا:

"میں چاہتا ہوں کہ تم اُس لڑکی کی حفاظت کرو۔"

علی نے چونک کر اُس کی طرف دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر سنجیدگی سے کہتا ہے،

"سکندر اُس کے قابل نہیں ہے۔ وہ بظاہر دلکش ہے، مگر اندر سے،، غیر سنجیدہ، کھیلنے والا۔ میں نہیں جانتا کہ وہ اُسے چاہتا بھی ہے یا نہیں، لیکن ایک بات طے ہے: اُس کے ساتھ رہنے کا مطلب تکلیف ہے۔"

راحمیر کی آواز میں ایک عجیب سی شدت تھی۔

"میری درخواست سمجھو،، تم بس یہ دیکھنا کہ اُس لڑکی کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔"

علی کی آنکھوں میں احترام اُتر آیا۔اُس نے آگے بڑھ کر راحمیر کا ہاتھ تھاما۔

Clubb of Quality Content

علی محبت بھرے لہجے میں کہتا ہے،

"بھائی، آپ جیسا کہیں گے ویسا ہی ہو گا۔ آپ میرے لیے بڑے بھائی جیسے ہیں۔ آپ کی بات میرے سر آنکھوں پر۔"

راحمیر کی آنکھوں میں شکر گزاری کی جھلک آئی۔

"شکریہ، اور ایک اور بات، علی۔"

علی چونک کر بولا:

"جی بھائی؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تمہاری وہ کزن، جو اکثر یہاں سے کتابیں منگواتی ہے، کیا وہ یہاں آسکتی ہے؟"

علی مسکرایا:

"جی، آپ کہیے تو میں بلا لوں۔ لیکن بھائی، آپ کو اُس سے کیا کام ہے؟"

راحمیر نے ہلکی سی نظر جھکائی اور پر سکون انداز میں بولا:

"میں چاہتا ہوں کہ وہ، 'مس لٹریچر' کے قریب رہے۔ اُسے کتابوں سے محبت ہے، ٹھیک ہے، لیکن اُس کے دل کو اللہ کے کلام سے بھی روشناس ہونا چاہیے۔ وہ اللہ کی حدود کو سمجھے، اُس کے قریب آئے۔ تم اُس کا تعارف اُن سے کروا دینا۔"

علی نے ادب سے سر جھکایا۔

"جی بھائی، آپ فکر نہ کریں۔ سب ویسا ہی ہو گا جیسا آپ چاہتے ہیں۔"

راحمیر نے ایک آخری بار اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھا، جیسے بھائی سے بھائی کو محبت اور اعتماد دیا ہو۔

"اللہ تمہیں استقامت دے، علی۔ اب میں چلتا ہوں۔"

یہ کہہ کر وہ مڑ گیا۔ سورج کی کرنیں اُس کی پشت پر پڑ رہی تھیں، جیسے وقت کی راہ میں ایک خاموش محافظ اپنی ذمہ داری چھوڑے جا رہا ہو۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

دوپہر کا وقت تھا۔ کیمپس کے لان کے پار پار کنگ ایریا میں ہلکی ہلکی دھوپ پھیلی ہوئی تھی۔ درختوں کی چھاؤں کے نیچے کھڑی بائکس پر سورج کی کرنیں جھلملا رہی تھیں۔

ہادی اپنی بائیک پر ایک لڑکی کے ساتھ آ کر رکا۔ وہ لڑکی مسکراتی ہوئی اُس سے باتیں کر رہی تھی، اور پھر چند لمحوں بعد ہاتھ ہلا کر وہاں سے چلی گئی۔ ہادی اپنی جیب سے سگریٹ نکالتا ہے، لائیٹر جلاتا ہے اور دھویں کے چھلے چھوڑتے ہوئے بائیک کے پاس کھڑا ہو جاتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسی لمحے، پیچھے سے آہستہ آہستہ راحمیر سلطان آتا ہے۔ اُس کے چہرے پر ہمیشہ کی طرح سنجیدگی اور آنکھوں میں ایک عجیب سی روشنی۔ وہ قریب آ کر رکتا ہے اور گہری نظر ہادی پر ڈالتا ہے۔

راحمیر خاموش مگر مضبوط لہجے میں کہتا ہے،

"سکندر،،"

ہادی نے چونک کر ابرو اوپر اُٹھائے، گردن ذرا ترچھی کی اور طنزیہ انداز میں مسکرایا۔

"ہاں بھئی؟ یہ نام ایسے کیوں لیا جیسے کوئی عدالت لگا رہے ہو؟"

Clubb of Quality Content

راحمیر نے چند لمحے اُس کی آنکھوں میں دیکھا، پھر پرسکون انداز میں کہا:

"سکندر، انسان بن کے رہو۔ کتنی ہی لڑکیوں کے ساتھ تعلقات بنا کر رکھے ہوئے ہیں۔ اور جس کے ساتھ آج کل ہوتے ہو، وہ بہت معصوم ہے۔ اسے دھوکہ مت دینا۔"

ہادی نے قہقہہ لگایا، جیسے بات اس کے لئے مذاق ہو۔ وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا راحمیر کے قریب آیا۔

"اوہہہ،،اچھاااا، تم اُس عینک کی بات کر رہے ہو؟"

(چہرے پر غرور بھری مسکراہٹ)

"وہ کیا ہے نا، پہلی نظر میں ہی اچھی لگ گئی تھی، تو میں نے سوچا کیوں نہ اُسے اپنے قریب رکھا جائے۔ اور ہاں،،وہ بھی مجھے پسند کرتی ہے۔"

راحمیر کی آنکھوں میں غصہ اور دکھ کی ایک لہر سی دوڑ گئی۔

"وہ تمہیں جانتی نہیں، اس لئے پسند کرتی ہے۔ جس دن تمہاری حقیقت جان لے گی، اُس دن خود ہی تمہاری زندگی سے چلی جائے گی۔"

یہ سن کر ہادی کی آنکھوں میں چمک سی دوڑ گئی، جیسے اس کے غرور کو چیلنج کیا گیا ہو۔ اُس نے سگریٹ کا کش لے کر پھینکا اور سخت لہجے میں بولا:

"تم ہوتے کون ہو یہ سب کہنے والے؟ جانتے ہو، اُس نے تو مجھے نکاح کا بھی کہا ہے۔ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ وہ مجھ سے دور جائے۔"

راحمیر نے ایک گہری سانس لی۔ اُس کے لہجے میں سختی آ گئی، مگر پھر بھی سکون چھپا ہوا تھا۔

"اگر تم اُس کے لئے واقعی سنجیدہ ہو تو نکاح کر لو۔ عزت سے اپنے گھر لے جاؤ۔ ورنہ یہ کھیل ختم کر دو۔"

ہادی نے ایک قہقہہ لگایا، سر جھٹکا اور راحمیر کے کندھے کے قریب جھک کر بولا:

"اوہ پلیز،، مجھے نصیحت سننے کی عادت نہیں ہے۔ اور تمہیں کیا مسئلہ ہے آخر؟ میں اُس کے ساتھ جو بھی کروں، تمہیں کیوں فرق پڑتا ہے؟"

راحمیر کی آنکھوں میں اس بار سختی صاف جھلکنے لگی۔

"فرق پڑتا ہے، کیونکہ وہ معصوم ہے۔ اور تمہارے جیسے لوگ معصومیت کا خون کرتے ہیں۔ سن لو، اُس کے ساتھ کچھ غلط کرنے کی کوشش نہ کرنا، ورنہ۔"

ہادی نے بات کاٹ کر، غرور سے کہا،

"ورنہ کیاااا؟ مجھے روکنے والا کون ہے؟"

راحمیر ایک قدم قریب ہوا، اُس کی آنکھوں میں عزم کی آگ تھی

"راحمیر سلطان۔۔ میں روکوں گا۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

لمحے بھر کو خاموشی چھا گئی۔ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں جھانک رہے تھے۔ ہادی کی آنکھوں میں غصہ، انا اور غرور کی چنگاریاں تھیں؛ اور راحمیر کی آنکھوں میں ایمان، صبر اور عزم کا طوفان۔

ہادی نے دانت بھینچ کر کہا:

"خبردار،، میرے اور اُس کے بیچ میں آئے تو۔ جیسے چل رہا ہے ویسے چلنے دو۔"

راحمیر نے نرم مگر خطرناک لہجے میں جواب دیا:

"پھر مجھے اُس کے سامنے تمہاری اصلیت رکھنی ہوگی۔"

یہ سنتے ہی ہادی کے چہرے پر تیزی سے رنگ بدلے۔ اُس نے غصے سے کہا:

"تم چاہتے کیا ہو آخر؟ میری زندگی ہے، میری مرضی ہے، میں جو چاہوں گا وہی کروں گا۔ اب جاؤ یہاں سے!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر نے چند لمحے اُسے دیکھا، پھر دھیرے سے بولا:

"ابھی میرے اختیار میں کچھ نہیں ہے، لیکن جس دن وقت نے مجھے اختیار دیا، اُس دن تمہیں اپنی ہر حرکت پر پچھتانا پڑے گا۔ اپنی خواہشوں پر قابو پا لو، ابھی بھی وقت ہے۔"

یہ کہہ کر راحمیر مڑ گیا اور دھیرے دھیرے وہاں سے چلا گیا۔

ہادی کافی دیر تک وہیں کھڑا رہا۔ اُس کی مُٹھی بند تھی، آنکھوں میں غصے کی چنگاریاں جل رہی تھیں۔ لیکن اندر کہیں ایک لمحے کے لئے راحمیر کی باتوں نے اُس کے غرور میں دراڑ ڈال دی تھی، مگر وہ غرور ابھی بھی اُسے قبول نہیں کرنے دیتا تھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

۔۔۔۔۔۔

شام کے وقت، یونی کے لان میں ہلکی روشنی تھی۔ طالبات اِدھر اُدھر گپ شپ کر رہی تھیں۔ عنایہ اور ثانیہ ایک کونے میں بیٹھی تھیں، اور ان کی نظریں بار بار شاہانہ اور ہادی پر پڑ رہی تھیں۔

عنایہ، مدھم لہجے میں، حیرت سے کہتی ہے،

"یہ کیسے ہو گیا یار، وہ اتنا ہینڈسم، اتنا دلکش لڑکا، اس کے ساتھ؟ شاہانہ میں ایسا ہے ہی کیا؟"

ثانیہ ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ کہتی ہے،

"بالکل صحیح کہہ رہی ہو۔ دیکھو تو، پہننے اوڑھنے کا ڈھنگ بھی نہیں ہے اس کا۔ اور ہادی جیسے لڑکے کے ساتھ؟"

Clubb of Quality Content

چند لمحے کی خاموشی کے بعد ثانیہ کی آنکھوں میں ایک شرارت جھلکی۔

"میں کچھ سوچ رہی ہوں۔ کیوں نہ ان دونوں کے درمیان فاصلے پیدا کیے جائیں؟"

عنایہ چونکی۔

"اور وہ کیسے؟"

ثانیہ مسکرائی، پھر آہستہ سے بولی:

"میں نے سنا ہے کہ وہاج بھی شاہانہ کو پسند کرتا ہے۔ سیدھا سادہ لڑکا ہے۔ اگر ہم اسے استعمال کریں، تو ہادی خود ہی شاہانہ سے بدظن ہو جائے گا۔"

عنایہ نے فوراً تائید کی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہاں!وہ تو ہمارے کام آ ہی سکتا ہے۔"

اگلے دن دونوں وہاج کے پاس پہنچیں۔وہاج ایک نرم دل،لڑکا تھا۔

ثانیہ چالاک لہجے میں کہتی ہے،

"وہاج، تمہیں پتہ ہے،شاہانہ بھی تمہیں پسند کرتی ہے،بس ہادی کے ڈر کی وجہ سے بتا نہیں رہی۔"

Clubb of Quality Content

وہاج کی آنکھوں میں خوشی کی چمک اُتری۔

"اگر تم خود اس کے قریب جاؤ گے تو وہ کبھی نہ کبھی مان ہی لے گی۔"

وہاج معصوم سا مسکرایا اور دل ہی دل میں طے کر لیا کہ وہ اب شاہانہ کے قریب جائے گا۔

دن گزرتے گئے۔ اب ہر جگہ، ہر موقع پر وہاج شاہانہ کے پیچھے نظر آنے لگا۔ کبھی کلاس کے بعد، کبھی کینٹین میں، کبھی لائبریری کے باہر۔ شاہانہ حیران تھی کہ یہ سب کیوں ہو رہا ہے، لیکن خاموشی برتتی رہی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دوسری طرف، ہادی، وہاج کی یہ قربت دیکھ دیکھ کر جلنے لگا۔ اس کے اندر ایک طوفان سا اٹھتا جا رہا تھا۔

پھر ایک دن،

شام کو، جب امن شاہانہ اسے ہاسٹل چھوڑنے آیا، تو تقدیر نے کھیل کھیلا۔

سڑک کے اُس پار کھڑا ہادی، ثانیہ کے بھیجے گئے میسج پر وہاں پہنچ چکا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

سامنے منظر یہ تھا،

شاہانہ امن کو ہنستے ہوئے گلے لگا رہی تھی،، ایک نارمل، دوستانہ الوداعی انداز میں۔

لیکن ہادی کی آنکھوں میں تو جیسے خون اُتر آیا۔ اس کے اندر کی آگ بھڑک اٹھی۔ اُس نے دانت پیسے اور مٹھی سختی سے بند کر لی۔

ہادی دل میں کہتا ہے،

"تو یہ ہے اصل کہانی، میں ہی پاگل بنا رہا، اور یہ سب چل رہا تھا پردے کے پیچھے۔"

اس کی آنکھوں میں زہر بھر گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اگلے دن ایک پارٹی تھی۔ شاہانہ بھی موجود تھی۔ ہادی نے اسے خود سے دور رہنے کا کہا تھا وہ وہاں سے باہر چلی آئی تھی، ثانیہ اور عنایہ نے موقع دیکھ کر وہاج کو اشارہ کیا، اور وہاج شاہانہ کے پیچھے چل پڑا۔ اور اسکا بازو پکڑا،

ہادی بھی اسی لمحے وہاں پہنچ گیا۔اُس کی آنکھوں نے منظر دیکھا۔وہاج شاہانہ کے قریب بڑھ رہا تھا۔

بس پھر،، جیسے خون کھول گیا ہو۔وہ غصے میں لپکا،وہاج کو دھکا دیا اور سب کے سامنے شاہانہ کا ہاتھ پکڑ لیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہادی غرور اور غصے سے دہاڑتے ہوئے کہتا ہے،

"کافی کھیل ہو گیا!اب تم میرے ساتھ چلو۔"

شاہانہ کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیل گئیں۔ہر طرف سنّاٹا چھا گیا۔سب کی نظریں اسی منظر پر جمی تھیں۔

وہاج کچھ بولنا چاہتا تھا مگر الفاظ گلے میں اٹک گئے۔

ثانیہ اور عنایہ ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرائیں۔ ان کی سازش کامیاب ہو رہی تھی۔

لیکن، شاہانہ کے دل میں پہلی بار ایک عجیب سا بوجھ اُترا۔

کیا یہ محبت تھی، یا صرف ہادی کا جنون؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر یونیورسٹی چھوڑ کر جا چکا تھا، لیکن اُس کا دل ابھی تک وہیں اٹکا ہوا تھا۔ علی ہر وقت اُسے حالات سے باخبر رکھتا۔ ایک دن علی نے لرزتی ہوئی آواز میں بتایا:

"بھائی، ہادی نے اُسے زبردستی اپنے ساتھ لے جانے کی کوشش کی تھی۔"

یہ سن کر راحمیر کے دل پر جیسے بجلی گری۔ اس کی سانسیں بھاری ہو گئیں۔ وہ صرف اتنا کہہ سکا:

"علی، تم اُس کی حفاظت کرو۔ اسے کسی محفوظ جگہ پہنچا دو۔ وہ لڑکا کبھی باز نہیں آئے گا۔"

علی نے اطمینان دلایا کہ اُس کی کزن اُس کے ساتھ ہے، وہ اُسے اکیلا نہیں چھوڑے گا۔ لیکن راحمیر کا دل پھر بھی مضطرب تھا۔ شاہانہ کو بار بار ہادی کی دھمکیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا اور اُس کا خوف دن بدن بڑھتا جا رہا تھا۔ وہ ہر اُس جگہ سے بھاگنا چاہتی تھی جہاں ہادی کا سایہ بھی موجود ہو۔

تبھی علی نے اُسے ملائکہ کمال کے گھر چھوڑا۔ وہ جگہ اُس کے لیے ایک پناہ گاہ بن گئی۔ وہاں کی فضا، اللہ کی یاد اور سکون بھری محفلیں رفتہ رفتہ شاہانہ کے دل کو بدلنے لگیں۔ جس اسلام کو راحمیر اُس کے قریب دیکھنا چاہتا تھا، اب وہ حقیقت اُس کی رگوں میں اتر رہی تھی۔ وہ قرآن اور دعا کے وسیلے سے ایک نئی روشنی پا رہی تھی۔

ایک مہینہ گزر گیا۔ راحمیر کے صبر کے بندھن ٹوٹنے لگے۔ اُس نے علی سے کہا:

"مجھے اُس کے پاس لے چلو۔ میں خود اُس سے بات کرنا چاہتا ہوں، نکاح کی۔"

علی نے اُسے گاڑی میں بٹھایا اور ملائکہ کمال کے گھر کی طرف لے گیا۔ ابھی وہ دروازے تک پہنچنے ہی والے تھے کہ راحمیر کا فون بج اُٹھا۔ دوسری طرف کسی نے بتایا:

"اردان کے والد کا انتقال ہو گیا ہے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

یہ خبر اُس پر قیامت بن کر گری۔ اُس کے قدم پیچھے پلٹ گئے۔ وہ خود کو شاہانہ کے در پر چھوڑ کر بھی اُس تک نہ پہنچ سکا۔ اُس دن وہ راستہ بدل گیا اور شاہانہ اپنے گھر لوٹ گئی۔

تین دن بعد راحمیر نے علی کو کال کی۔ دل کی بے چینی اُس کی آواز میں لرز رہی تھی:

"وہ کیسی ہے؟ ٹھیک ہے؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

علی نے آہستہ جواب دیا:

"بھائی، وہ جا چکی ہے۔ اپنے گھر۔ اور مجھے نہیں معلوم اُس کا گھر کہاں ہے۔ میں نے اپنی کزن سے پوچھنے کی کوشش کی مگر وہ بھی کچھ نہیں بتا رہی تھی۔"

راحمیر کے آنسو ضبط سے باہر آ گئے۔ دل ٹوٹنے کی صدا اُس کی دعا بن گئی۔ وہ راتوں کو سجدے میں رو رو کر کہتا رہا:

"یا اللہ، جہاں بھی ہے، اُس کی حفاظت فرما، میں نے اُسے تیرے سپرد کیا۔"

دو دن بعد راحمیر نے علی کو پھر کہا:

"کیا تم نے سکندر کو بتایا؟ کہ وہ جا چکی ہے؟ اور سچائی کیا تھی۔؟"

Clubb of Quality Content

علی نے کہا: "نہیں بھائی،"

راحمیر نے بھاری آواز میں کہا:

"سب کچھ بتا دو۔ ورنہ اُس کی غلط فہمی کبھی ختم نہیں ہو گی۔"

علی نے ایسا ہی کیا۔ لیکن نتیجہ الٹ نکلا۔ ہادی یہ سن کر پاگل پن کی حد تک ٹوٹ گیا۔ اُس کی آنکھوں میں ہوس کی جگہ اب جنون کی آگ جلنے لگی تھی۔ وہ انتظار میں جلنے لگا، دن بدن ٹوٹتا گیا۔

ہادی نے اپنی حصے کی جائیداد لے کر ایک نیا راستہ چنا۔ کاروبار شروع کیا۔ اور رفتہ رفتہ اُس کا نام ہر زبان پر گونجنے لگا۔ لوگ اُسے "Maison Noire" کا مالک کہنے لگے۔

سیاہی کا بادشاہ۔

لیکن حقیقت یہ تھی کہ روشنی کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے اُس نے اپنی ہی روح کو اندھیروں میں دفن کر دیا تھا۔ وہ جیتا تھا، مگر اندر سے مر چکا تھا۔۔۔

کاش ہم سمجھ لیتے

راہ میں بھٹکنے سے منزلیں نہیں ملتیں

بے سبب اداسی میں رونقیں نہیں ملتیں

لوگ لوگ رہتے ہیں ہاتھ تھام لینے سے

ساتھ ساتھ چلنے سے ہم سفر نہیں بنتے:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

درد بانٹ لینے سے

کوئی چارہ گر نہیں ہوتا

اعتبار کرنے سے کوئی معتبر نہیں ہوتا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کاش ہم سمجھ لیتے

شہر جب اُجڑتے ہیں

ان کے ویراں کھنڈر میں

داستاں تو ملتی ہے آتما نہیں ملتی

جگنوؤں کو مٹھی میں قید کر بھی ڈالیں تو

روشنی نہیں ملتی

کاش ہم سمجھ لیتے

آس آس رہتی ہے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پیاس پیاس رہتی ہے

سراب تک پہنچنے سے تشنگی نہیں ملتی

وفاؤں کو لوٹانے سے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جان سے بھی جانے سے

زندگی نہیں ملتی،،

راحمیر جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا،شاہانہ کی نگاہ اُس پر پڑتے ہی ضبط کے سارے بندھن ٹوٹ گئے۔وہ کانپتے قدموں سے بھاگتی ہوئی اُس کے پاس آئی اور زار و قطار روتے ہوئے اُس کے گلے لگ گئی۔اُس کی آواز لرز رہی تھی:

"راحمیر،پلیز،مجھے یہاں سے لے چلیں۔میں اب مزید برداشت نہیں کر سکتی،ہم پاکستان واپس چلتے ہیں،پلیز مجھے واپس لے چلیں!"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

راحمیر کی آنکھیں بھیگ گئیں۔ اُس نے دونوں ہاتھوں سے شاہانہ کا نازک چہرہ تھام لیا۔ اُس کے کانپتے لب اُس کے ماتھے پر ٹک گئے، جیسے اپنی ساری دعائیں اور ساری قسمیں اُسی بوسے میں بند کر رہا ہو۔ اُس نے آہستہ مگر یقین بھری آواز میں کہا:

"میری جانم صاحبہ، میری ملکہ، آپ جیسا کہو گی، ویسا ہی ہو گا۔ اگر آپ کہتی ہیں کہ ہم واپس چلیں، تو ہم واپس چلیں گے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ کی ہچکیوں سے اُس کا وجود لرز رہا تھا۔ راحمیر نے اُس کے آنسو اپنے انگوٹھے سے صاف کیے، جیسے ہر قطرے کے ساتھ اُس کا دکھ اپنے اندر سمیٹ رہا ہو۔ اُس نے شاہانہ کو اپنے سینے سے لگا لیا، اُس کی لرزتی ہوئی سانسیں اپنے دل کی دھڑکنوں میں چھپا لیں۔

"اب آپ کو کسی چیز سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں ہوں آپ کے ساتھ۔ جب تک سانس ہے، آپ کو کوئی چھو بھی نہیں سکتا۔"

شاہانہ نے اپنی آنکھیں بند کر لیں، جیسے راحمیر کی باہوں میں پوری دنیا کا سکون مل گیا ہو۔ اُس کے ہونٹ کانپتے ہوئے بس اتنا کہہ سکے:

"راحمیر، پلیز آپ مجھے چھوڑنا مت کبھی۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر نے اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے سرگوشی کی:

"چھوڑنا تو دور کی بات ہے، جانم، آپ تو وہ دعا ہیں جسے میں نے ہر سجدے میں مانگا ہے۔ آپ وہ امانت ہیں جو مجھے میرے رب نے سونپی ہے۔ اب آپ کا اور میرا سفر ایک ہے۔"

کمرے میں خاموشی چھا گئی۔ بس شاہانہ کی ہچکیوں اور راحمیر کی دل کی دھڑکنوں کی آواز تھی۔ اُس لمحے جیسے دنیا تھم گئی ہو۔ راحمیر نے اُس کے آنسوؤں کو اپنے لبوں سے چُنا اور اُسے اپنے سینے سے مزید قریب کرتے ہوئے کہا:

"Sana sarılmak, hayatın en huzurlu duası gibi."

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

("آپ کو گلے لگانا زندگی کی سب سے پر سکون دعا جیسا ہے۔")

ترکی سے لاہور کا یہ سفر جیسے ایک نئے موڑ کی طرف لے آیا تھا۔ سب ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ راحمیر، اردان اور افنان اپنے بزنس کی برانچز کے حوالے سے مصروف تھے۔ دن کٹتے جا رہے تھے، مگر قسمت اپنے ہی کھیل کھیل رہی تھی۔

اسی دن جب راحمیر اپنے کمرے میں موجود نہ تھا، شاہانہ کا فون بجا۔ اسکرین پر ایک اَن جانا نمبر جھلک رہا تھا۔ وہ لمحہ بھر کو جھجکی، مگر دل کی بے چینی نے کال ریسیو کروادی۔ دوسری جانب وہی مانوس، خنجر سی چبھتی ہوئی آواز تھی:

"کیسی ہو، میری عینک؟"

شاہانہ کے جسم میں لرزہ دوڑ گیا۔ آواز جاری رہی:

"کیا تمہیں یہ لگا مجھ سے دور جا سکو گی؟ نہیں شاہانہ، تم میری ہو، اور رہو گی۔ میں نے ڈرائیور کو بھیج دیا ہے، نیچے آجاؤ۔ ورنہ یہ مت بھولو،، ایک ایکسیڈنٹ بھی ہو سکتا ہے، اور راحمیر ختم،"

یہ سن کر شاہانہ کی سانسیں اٹک گئیں۔ فون کٹ گیا۔ وہ گم صم بیٹھی رہی۔ لمحے صدیوں کی طرح بھاری تھے۔ عصر تک اردان کی کال آئی، اُس کی آواز لرز رہی تھی:

"بھابھی،، راحمیر بھائی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے!"

شاہانہ کا رنگ پھیکا پڑ گیا۔ وہ تڑپ اُٹھی:

فریشہ، انابیہ اسکے روم میں آچکی تھی، وہ اسے سمنبھال رہی تھیں،

"مجھے،، مجھے لے چلو اُن کے پاس!"

اسپتال کی سفید دیواروں کے بیچ، وہ بے ہوش راحمیر کے ہاتھ چومتے ہوئے پھوٹ پھوٹ کر رو دی:

"یہ سب، یہ سب میری وجہ سے ہو رہا ہے، اللہ، میری وجہ سے،،"

پھر اچانک اُس نے آنسو پونچھے۔ آنکھوں میں عزم کی چمک آ گئی۔ وہ کمرے سے نکلی اور اردان سے کہا:

Clubb of Quality Content

"بھائی، مجھے ہادی کے پاس لے چلیں۔"

اردان چونک اُٹھا:

"یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں؟ راحمیر بھائی نے منع کیا تھا۔"

شاہانہ کی آواز بھاری مگر ٹوٹی ہوئی تھی:

"یہ کھیل ختم کرنا ہو گا۔ آج،،ابھی،وہ مجھ سے ملنا چاہتا ہے،میں اس سے مل لوں گی تو وہ مزید کچھ نہیں کرے گا۔"

شام کا اندھیرا اتر رہا تھا جب گاڑی ایک عالی شان بنگلے کے سامنے رکی۔ گیٹ پر گارڈز نے اردان کو روک لیا۔ شاہانہ اکیلی اندر داخل ہوئی۔

سناٹا۔ اندھیروں میں ڈوبا ہوا گھر اچانک روشنیوں میں نہا گیا۔ جیسے وہ خود روشنی بن کر وہاں آئی ہو۔ ایک عورت نے قریب آ کر کہا:

"آپ کو اوپر جانا ہو گا،صاحب انتظار کر رہے ہیں۔"

سیڑھیوں پر قدم رکھتے ہوئے اُس کا دل دھڑک رہا تھا۔ جیسے ہر قدم پہ تقدیر لکھی جا رہی ہو۔ کمرے کا دروازہ کھلا۔ پھولوں کی بارش اُس پر گری۔ سامنے ہادی کھڑا تھا،مسکراہٹ میں جنون جھلکتا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"Welcome back، my life."

شاہانہ کے لب کانپے۔ اُس نے پاس پڑا پانی کا گلاس اٹھایا اور ایک ہی جھٹکے میں اُس کے منہ پر انڈیل دیا۔

ہادی نے اپنے ہاتھوں سے پانی صاف کیا،مگر اُس کی مسکراہٹ ویسی کی ویسی رہی۔

شاہانہ آگے بڑھی، اُس کا گریبان پکڑ لیا۔ اُس کی آواز لرز رہی تھی، مگر غصہ چیخ رہا تھا:

"سمجھتے کیا ہو اپنے آپ کو؟ کیوں کر رہے ہو یہ سب؟ کیوں راحمیر کے ساتھ یہ سب؟ کیوں میرا پیچھا نہیں چھوڑتے؟"

ہادی کی آنکھوں میں ایک عجب سرشاری تھی۔

"غصے میں بھی، تم بہت حسین لگتی ہو۔"

یہ سن کر شاہانہ کانپ گئی۔ اُس کی چیخ نکلی:

"میرا دل چاہتا ہے، ابھی تمہیں قتل کر دوں۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ہادی نے گردن جھکا دی۔

"اگر چاہتی ہو تو کر دو۔ میں حاضر ہوں۔"

شاہانہ غصے سے کہتی ہے،

تمہیں پتہ بھی ہے کس مشکل سے میری فیملی میرے یونی کے اخراجات پورے کر رہے تھے، لیکن تم نے سب ختم کر دیا، ان کی محنت کا سرمایہ ضائع ہو گیا۔۔ تمہارے لئے تو یہ سب کھیل تھا، مجھ سے پوچھو، کس قدر ذلت کا سامنا کیا ہے میں نے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہادی کہتا ہے،

تم نے میرا انتظار نہیں کیا، کیا محبت ایسی ہوتی ہے۔؟

شاہانہ کی آنکھیں بھر آئیں:

"جو محبت ذلت کا باعث بنے، اسے چھوڑ دینا ہی بہتر ہوتا ہے، عزت محبت سے بڑھ کر ہے،

"اور،

"میرا نکاح ہو چکا ہے ہادی،، میں راحمیر کے ساتھ خوش ہوں۔ خدا کے لیے،، ہماری زندگی سے نکل جاؤ۔"

یہ سن کر ہادی جیسے لمحے بھر کو پتھر کا مجسمہ بن گیا۔ اُس نے ٹوٹتی ہوئی آواز میں کہا:

"میرا نام لو،، ایک بار اور۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ کی آنکھوں میں آنسو تھے:

"راحمیر میرا محرم ہے، تم میرے لیے نامحرم ہو۔ پلیز، اس سے دور رہو!"

ہادی کی آنکھیں سرخ ہو گئیں۔ ٹوٹا ہوا لہجہ نکلا:

"اور میرا کیا؟ میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا، یہ سلطنت، یہ سب کچھ تمہارے لیے بنایا ہے، لوٹ آؤ!"

شاہانہ نے سختی سے کہا:

"مجھے یہ سب نہیں چاہیے! مجھے صرف اپنے شوہر کی سلامتی چاہیے۔ میں تمہارے لیے دعا کروں گی کہ اللہ تمہیں ہدایت دے۔"

یہ کہتے جیسے ہی اس کی نظر دیوار پر پڑی، وہ ٹھٹک گئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

دیوار پر قطار در قطار اس کی اپنی تصویریں لگی ہوئی تھیں۔ کہیں وہ مسکراتی ہوئی تھی، کہیں خاموش نگاہوں سے کسی ان دیکھے جہاں کو دیکھ رہی تھی، اور کہیں بے خبری میں کھوئی ہوئی۔ ہر تصویر کے نیچے ہادی کے ہاتھ سے لکھے چند الفاظ،، "میری روشنی"، "میری دعا"، "میری سزا اور میرا انعام" "میری محبت"۔

شاہانہ کی آنکھوں میں نمی بھرنے لگی۔ وہ سمجھ ہی نہ سکی کہ اس شخص سے نفرت کرے یا اس کے دکھ کو محسوس کرے۔ دل چیخ رہا تھا کہ وہ یہاں زیادہ نہ رکے، مگر نگاہیں جمی رہیں جیسے ان تصویروں نے قید کر لیا ہو۔۔

ہادی کے اندر کا زخم لہو بن کر بہا۔ وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ اُس نے شاہانہ کا ہاتھ تھام لیا، آنکھیں سرخ تھیں:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میں نے اپنی ساری انا، سارا غرور، سب قربان کر دیا تم پر۔ میں نے محبت کا کھیل کھیلا، لیکن اب، میں ہار گیا اس کھیل میں۔ لیکن کیا، میرے انتظار کا صلہ یہ ہے کہ مجھے دھتکار دیا جائے؟"

شاہانہ نے ہاتھ جھٹک دیا۔ آنسو ٹپکے:

"یہ راستہ تم نے خود چُنا تھا۔ میں نے نہیں۔ تم میرے لیے نامحرم ہو، کیوں نہیں سمجھتے؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ لمحہ جیسے قیامت تھا۔ دروازہ کھلا۔ راحمیر زخمی حالت میں اندر داخل ہوا۔ اُس کی آنکھوں میں غصہ بھڑک رہا تھا۔

ہادی کا جنون حد سے بڑھ گیا۔ اُس نے دراز سے پستول نکالا۔ سیدھا راحمیر کی طرف تان دیا۔

"اگر تم نے اُسے مجھ سے دور کیا تو،، میں سب ختم کر دوں گا۔"

شاہانہ کی چیخ نکلی۔ وہ بھاگ کر راحمیر کے سامنے آ گئی۔ اگلے لمحے گولی کی آواز گونجی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ کا بازو لہو میں تر ہو گیا۔ اُس کا وجود ڈگمگایا اور زمین پر گرا۔ راحمیر نے تڑپ کر اُسے تھام لیا۔

ہادی کی آنکھیں پتھرا گئیں۔ وہ منظر اُس کے لیے بھی موت کا اعلان تھا۔ جیسے گولی شاہانہ کو نہیں، اُس کے دل کو لگی ہو۔

راحمیر نے چیختے ہوئے اردان کو آواز دی۔ گاڑی اسپتال کی طرف دوڑی۔ اور پیچھے، ہادی اندھیروں میں اکیلا رہ گیا۔ اُس کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا، مگر دل اندر ہی اندر ٹوٹ کر بکھر چکا تھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہسپتال کا کمرہ اندھیروں اور امیدوں کے بیچ جھول رہا تھا۔ روشنی مدھم تھی، سب کی نظریں ایک ہی بستر پر جمی تھیں۔ شاہانہ بے ہوش لیٹی تھی، اس کے چہرے کی زردی دیکھ کر سب کے دل لرز رہے تھے۔ گولی نکال دی گئی تھی، لیکن سب اس لمحے کا انتظار کر رہے تھے جب وہ آنکھیں کھولے گی۔

باہر بارش ہلکی ہلکی برس رہی تھی۔ دوسری طرف ہادی سجدے میں ٹوٹا ہوا بیٹھا تھا۔ لب کپکپاتے تھے، دل لرز رہا تھا۔

"یا اللہ، شاہانہ کو سلامت رکھ، میری محبت کو موت کے دہانے پہ مت لے جا، میرے حصے کی زندگی، خوشیاں، سب لے لے مجھ سے، بس اسے بچا لے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آنکھوں کے کنارے بھیگ گئے۔ وہ بار بار ہاتھ اٹھاتا اور سینے سے لگا لیتا، جیسے دعا کو خود میں سمیٹ رہا ہو۔

اسی لمحے علی آیا۔ ہادی اسے دیکھتے ہی اس کے گلے لگ گیا، ٹوٹا ہوا لہجہ نکلا:

"علی، میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنی زندگی کو موت کے منہ میں دھکیل دیا، یہ کیا ہو گیا مجھ سے؟ یہ سب کیوں ہوا؟"

آنسو بہہ نکلے۔ ہادی نے سسکتے ہوئے کہا:

"مجھے اس کے پاس لے چل،، ایک بار، صرف ایک بار اسے دیکھ لوں، اس کے سامنے اپنے دل کی ساری گواہی دے دوں۔"

علی نے اس کی حالت دیکھی، دل نرم پڑ گیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ دونوں ہسپتال آئے۔ راہداری میں سب بیٹھے تھے۔ راحمیر جیسے ہی ہادی کو دیکھتا ہے، یکدم کھڑا ہو جاتا ہے۔ اس کی آنکھوں میں سختی اور دل میں غصہ بھڑک اٹھتا ہے۔

"تم یہاں کیوں آئے ہو؟ نکل جاؤ یہاں سے، فوراً!"

علی درمیان میں آیا، اس کے لہجے میں فریاد تھی:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بھائی، پلیز، ایک بار، صرف ایک بار اسے دیکھ لینے دیں۔ اس کے بعد یہ خود ہی چلا جائے گا۔"

راحمیر نے لمحہ بھر سوچا، پھر خاموشی سے کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کی آنکھیں اب بھی سرخ تھیں، لیکن دل کے کسی کونے میں برداشت کا ایک دھاگا کھنچ گیا تھا۔

ہادی آہستہ آہستہ اندر بڑھا۔ بستر کے قریب جا کر رُک گیا۔ شاہانہ بے ہوش تھی، چہرے پر کمزوری کی پرچھائیاں۔ ہادی کے دل کی دھڑکنیں بے قابو ہو گئیں۔ اس کے لب کانپے:

"شاہانہ،،"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ کانپتے ہاتھ آگے بڑھانے ہی والا تھا کہ شاہانہ نے آہستہ آہستہ پلکیں جھپکائیں۔ آنکھوں کے گوشے ہلے۔ وہ جاگ اٹھی۔ سامنے ہادی کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں نمی چھلک گئی۔

ہادی کی آنکھیں بھی بھر آئیں۔ لب کپکپائے:

"کیا، کیا تم مجھے معاف نہیں کر سکتیں؟"

شاہانہ خاموش رہی۔ اس کے ہونٹ لرزے۔ آنکھوں میں آنسو تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہادی آگے بڑھا، ٹوٹے ہوئے دل کے ساتھ بولا:

"میں نے تم سے بہت محبت کی ہے، دل سے چاہا ہے۔ تم ہی اگر منہ موڑ لوگی تو میرا کیا ہو گا؟ میرے ساتھ ایسا نہ کرو، میرا کیا ہو گا یار۔"

شاہانہ کی آواز لرزتی ہوئی مگر پُر عزم تھی:

"میں نے تمہیں اپنی دنیا مانا تھا ہادی۔۔ تم پر اعتبار کیا تھا، تمہیں اپنی دعاؤں کا مرکز بنایا تھا۔ میں نے تم سے محبت کی، میں نے تمہیں ہمیشہ اپنا جانا، اپنا مانا، اپنی زندگی کا سکون سمجھا، لیکن بدلے میں تم نے مجھے کیا دیا؟ صرف زخم، صرف اذیت، صرف ذلت۔ تم نے میرے خوابوں کو روند ڈالا، میرے یقین کو توڑ ڈالا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ ایک لمحے کو رُکی، اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ کر رخساروں پر ڈھلکنے لگے۔

"ہادی، تم نے میرا سب کچھ چھین لیا، میرا مان، میرا سکون، میرا اعتبار۔"

ہادی خاموش کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر شکستہ سکون اور آنکھوں میں بے بسی تھی۔ وہ چند لمحے تک شاہانہ کو دیکھتا رہا، پھر آہستہ آہستہ بولا، جیسے الفاظ بھی اس پر بوجھ بن گئے ہوں۔

ہادی کی آواز مدہم مگر بوجھل تھی:

"ہاں، میں مانتا ہوں،، میں نے تمہیں اذیت دی۔ میں نے وہ سب کیا جو مجھے نہیں کرنا چاہیے تھا۔ میں نے تمہیں توڑا، تمہیں رلایا۔ یہ میرا جرم ہے، اور میں اس سے انکار نہیں کرتا۔ جو کچھ کہنا ہے، کہہ لو شاہانہ،، ہر طعنہ، ہر الزام میں سر جھکا کر قبول کرتا ہوں۔ مجھے سزا دو، تم نے مجھے محبت دی، اور میں نے اسے ضائع کر دیا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ ایک قدم آگے بڑھا، اس کے الفاظ کی شدت سے فضا بوجھل ہو گئی۔

"شاہانہ، میں نے تمہیں کھو دیا، اور یہی میری سب سے بڑی سزا ہے۔ تم کہتی ہو میں نے تمہیں ذلت دی۔ ہاں، دی۔ لیکن تم نہیں جانتی کہ اس ذلت کے بوجھ تلے میں خود بھی زندہ دفن ہو چکا ہوں۔ تمہیں رلانے والا ہادی خود بھی مٹ چکا ہے۔"

شاہانہ کے آنسوں گر رہے تھے،اس کی آواز اب ٹوٹ کر بھی مضبوط تھی:

"محبت کبھی ذلت نہیں دیتی ہادی،، محبت تو عزت دیتی ہے،مان دیتی ہے۔ تم محبت کے لائق تھے،، مگر تم نے محبت کو بدنام کر دیا۔"

ہادی نے سر جھکا لیا۔ اس لمحے وہ واقعی ایک شکستہ بادشاہ لگ رہا تھا۔

سیاہی پر حکومت کرنے والا بادشاہ، جو اپنی ہی غلطیوں کے اندھیروں میں ڈوب کر ٹوٹ چکا تھا۔۔۔

"وہ محبت کے قابل تھا, لیکن محبت اس کے نصیب میں نہیں تھی۔ہادی چاہے ساری دنیا جیت گیا، مگر دل کی جنگ ہار گیا۔"

شاہانہ کی آنکھوں سے آنسو ڈھلک گئے۔اس نے کمزور لہجے میں کہا:

"میں نے تمہیں معاف کیا، لیکن اب چاہتی ہوں تم ہمارے راستے میں نہ آؤ۔ ہمارا پیچھا چھوڑ دو۔ ہمیں جینے دو۔"

یہ سن کر ہادی جیسے لمحہ بھر پتھر کا ہو گیا۔اس کی سانسیں رک گئیں۔ پھر دھیرے سے بولا:

Clubb of Quality Content

"کیا،، کیا تم مجھے کسی اور جہان میں بھی نہیں مل سکتیں؟ کسی ایسی دنیا میں،، جہاں تم صرف میری ہو،، جہاں میں تم سے اپنی محبت جتا سکوں،، اپنا کہہ سکوں۔"

شاہانہ نے تھکے ہوئے لہجے میں جواب دیا:

"پہلے تم اللہ کی محبت کو تلاش کرو۔ تمہاری زندگی کے سب اندھیرے خود بخود ختم ہو جائیں گے۔جہاں تک میرا تعلق ہے،اس کے بعد،میں یاد بھی نہ رہوں گی۔"

یہ سن کر ہادی کے ہونٹ کپکپائے۔اس کی آنکھوں میں سرخی بھر آئی۔اس نے ہلکی سی مسکراہٹ میں ٹوٹتے ہوئے کہا:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہاں،،میں واقعی سیاہ رنگ ہوں،،اور تم روشنی۔مجھے میری ہی سیاہی کھا گئی،شاہانہ،،"

کمرے میں خاموشی چھا گئی۔

شاہانہ نے دھیرے سے کہا:

"اب چلے جاؤ،، ہمارے لیے یہی بہتر ہے۔"

ہادی نے پل بھر کے لیے اس کے چہرے کو دیکھا۔ وہ لمحہ اس کی روح پر نقش ہو گیا۔ بولا:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اب جانا ہی ہے، اور ہمیشہ کے لیے جانا ہے۔"

"میری حسرت ہے کہ تم مجھے مل جاؤ،

میری دعا ہے کہ تمہارے نہ ملنے پہ میں مر جاؤں۔"

یہ کہہ کر وہ آہستہ آہستہ دروازے کی طرف بڑھا۔ ہر قدم اس کے دل کے ٹوٹنے کی گواہی دیتا رہا۔

راحمیر نے دور سے دیکھا، لیکن کچھ نہ کہا۔

ہادی آخری بار پلٹ کر رکا، شاہانہ کو بے بسی میں دیکھا، پھر خاموشی کے اندھیروں میں کھو گیا۔۔۔

ایک مہینہ گزرنے کو تھا۔

ہادی کی دنیا جیسے بدل گئی تھی۔ وہ اب وہی ضدی اور انا پرست شخص نہیں رہا تھا۔ اب وہ خاموشی میں رہنے والا، اپنے کاروبار کو سنبھالنے والا اور نمازوں میں گڑگڑا کر اللہ سے شاہانہ کی سلامتی مانگنے والا انسان بن گیا تھا۔ اس کی آنکھوں میں اب ندامت بھی تھی اور سکون کی تلاش بھی۔۔

ادھر شاہانہ اور راحمیر اپنی نئی زندگی میں خوش تھے۔ راحمیر نے اپنا بزنس یہاں بھی سیٹ کر لیا تھا۔ اردان اور فریشہ کی زندگی بھی سکون سے چل رہی تھی۔ افنان اور انابیہ بھی خوش تھے۔ لگتا تھا کہ دکھوں کے بعد سب کو راحت کی کرن مل گئی ہو۔۔

رات کا سنّاٹا تھا۔ کمرے میں ہلکی ہلکی خوشبو پھیلی ہوئی تھی، ہر کونے میں موم بتیوں کی روشنی جھلملا رہی تھی۔ سرخ، سفید اور سنہری روشنیوں کا ملاپ پورے کمرے کو جیسے خوابوں کا جہاں بنا رہا تھا۔ بستر پر شاہانہ کی سانسیں مدھم اور پر سکون تھیں، ایک مہینہ گزر چکا تھا اس دن کو جب وہ گولی کا زخم سہہ گئی تھی۔ اس کا بازو اب ٹھیک ہو چکا تھا، مگر اُس دن کی تلخ یادیں اب بھی راحمیر کے دل میں چبھتی تھیں۔

وہ آہستہ آہستہ بستر کے قریب آیا۔ جھک کر اُس کے ماتھے پر ہلکہ سا بوسہ دیا اور نرم انگلیوں سے اُس کی پیشانی پر بکھرے بال پیچھے کیے۔ دھڑکتے دل کے ساتھ محبت بھرے لہجے میں سرگوشی کی:

"جانم صاحبہ،،جاگ جائیں،رات کے بارہ بج گئے ہیں۔"

شاہانہ نے آنکھیں آہستہ آہستہ کھولیں،اور جیسے ہی اُس نے سامنے منظر دیکھا تو لمحے بھر کو ساکت رہ گئی۔ پورا کمرہ جگمگا رہا تھا،بیڈ کے سامنے میز پر ایک خوبصورت سا کیک رکھا ہوا تھا جس پر اُس کا نام اور چھوٹے سے دل کی شکل بنی تھی۔ اُس کے ہونٹوں پر بے ساختہ مسکراہٹ آئی، آنکھیں نم ہو گئیں۔ وہ بیڈ پر سیدھی ہو کر بیٹھ گئی اور دھیمی آواز میں بولی:

"اللہ اللہ، راحمیر، یہ سب میرے لیے؟"

راحمیر مسکرایا، اُس کا ہاتھ تھام کر آہستگی سے بستر سے نیچے اتارا اور اُس کے قریب کھڑا ہو گیا۔ نرم لہجے میں کہا:

"یہ سب بھی، اور میں بھی، سب کچھ صرف آپ ہی کے لیے ہے، بیگم صاحبہ۔"

Clubb of Quality Content

شاہانہ کا دل جیسے سکون سے بھر گیا۔ اُس کے لبوں پر ہلکی سی ہنسی چھلکی، اور آنکھوں میں شکر گزاری کی روشنی۔ دونوں ساتھ کھڑے ہو کر کیک کاٹا، راحمیر نے پہلے ٹکڑا شاہانہ کو کھلایا، پھر اُس نے ہنستے ہوئے اُسے کھلایا۔ لمحے لمحے میں محبت گہری ہوتی گئی۔

کمرے میں ہنسی، باتوں اور محبت کی مدھم سرگوشیاں گونجتی رہیں۔ راحمیر اُس کے قریب جھک کر بولا:

"شکریہ جانم صاحبہ، میری زندگی کو سنوارنے کے لیے، میری دنیا کو اپنی روشنی سے سجانے کے لیے۔"

شاہانہ نے دھیرے سے اُس کے کندھے پر سر رکھ دیا اور دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ کہا:

"اور شکریہ آپ کا، مجھے ایسے جینے کی وجہ دینے کے لیے۔"

کمرے کی مدھم روشنی میں ایک چھوٹا سا کیک میز پر رکھا تھا۔ پاس ہی جلتی ہوئی موم بتی کی لَو دیوار پر لگی شاہانہ کی تصویروں کو اور زیادہ واضح کر رہی تھی۔ ہر تصویر جیسے ہادی کا دل چیر رہی تھی۔ وہ کرسی پر جھک کر بیٹھا، ہاتھوں کو مٹھیوں میں جکڑے، اپنی سانسوں کے بوجھ سے لڑ رہا تھا۔

اس کی آنکھوں کے پردے پر ماضی کے رنگ ابھرنے لگے۔

یادوں کی اس فلم میں وہ منظر تازہ ہوا جب شاہانہ خفا ہو کر اس سے منہ موڑ بیٹھی تھی۔ وہ بھاگتا ہوا کینٹین میں آیا، کرسی گھسیٹ کر قریب بیٹھا اور ہانپتی سانسوں میں کہا:

"یار عینک،، مجھے یاد تھا،، بس پتہ نہیں اچانک دماغ سے نکل گیا۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

شاہانہ نے سخت لہجے میں کہا:

"دوسرا سال ہے ہادی،، آپ ہمیشہ بھول جاتے ہیں۔ مجھے یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہی خوشی دیتی ہیں،اور آپ ہمیشہ وہی بھولتے ہیں۔"

ہادی نے نظریں جھکائیں، پھر گہری سانس لے کر کہا:

"اچھا،،سوری نایار۔ اگلی بار یاد رکھوں گا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ کی آنکھوں میں نمی تیر گئی۔ وہ تلخی سے بولی:

"نہیں،،اب یاد رکھنے کی ضرورت نہیں۔ جب میں نہیں ہوں گی نا، تب قدر ہو گی آپ کو،،"

ہادی کا دل اس جملے سے جیسے کانپ گیا۔ وہ سنجیدہ ہو کر قریب جھکا، آواز بھرا دی:

"اور تم کہاں ہو گی تب؟"

شاہانہ خاموش رہی۔ہادی نے دوبارہ جھک کر سرگوشی کی:

"بولو نا،، کہاں ہو گی تم؟ جانتی ہو،جہاں میں ہوں گا،تم بھی وہیں ہو گی۔ تم میری سانسوں میں بسی ہو،میری دھڑکنوں میں زندہ ہو۔ تمہارا دور ہونا،،سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ نے بے اختیار ہونٹ بھینچے اور خفگی سے کہا:

"جی جی،، جیسے میری سالگرہ یاد رہی آپ کو،ویسے ہی میں آپ کے دل کی دھڑکن ہوں نا؟"

ہادی نے اس کی مسکراہٹ کو قید کرنے کی کوشش کی اور جلدی سے کہا:

"اَرے یار،سوری نا!اچھا،،بتاؤ اب کیا گفٹ چاہیے؟"

شاہانہ کی آنکھوں کے کنارے نم ضرور تھے مگر ہونٹ ہلکی سی مسکراہٹ میں ڈھل گئے:

"ایک کپ چائے،،اور ساتھ میکرونی۔"

ہادی بھی ہنس پڑا،دونوں کی ہنسی میں وہ لمحہ جیت گیا۔

لیکن آج۔۔وہی لمحہ ایک خالی کمرے میں،ایک ادھ جلے کیک کے سامنے،ہادی کے وجود کو توڑ رہا تھا۔اس کی آنکھوں سے بہتے آنسو تصویروں پر گرنے لگے۔وہ دھیمی آواز میں بولا:

"دیکھو نا یار عینک،،آج تم میرے پاس نہیں ہو،مگر مجھے تمہاری سالگرہ یاد ہے۔ صحیح کہتی تھی تم،،انسان کے نہ ہونے کے بعد ہی قدر آتی ہے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ گھٹنوں پر کہنی ٹکا کر، دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ کر رو دیا:

"میں حقیقتاً بے بس ہو گیا ہوں عینک۔ تمہاری خوشی کے لیے،، تم سے دور رہوں گا۔ لیکن دل؟ دل کو لاکھ سمجھایا ہے، پھر بھی وہ ضد پر آجاتا ہے۔ چاہیئے تو بس تم،، بس تم ہی چاہیئے۔"

کمرے میں خاموشی پھیل گئی، مگر اس کی آواز اب بھی کانپ رہی تھی:

"یا اللہ،، یہ کیوں ہوا؟ وہ میری تقدیر میں کیوں نہیں،؟ کیوں،،؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

موم بتی کی لَو بجھ گئی، کیک کا دھواں اٹھا،، اور ہادی کے دل کا اندھیرا اور گہرا ہو گیا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

شاہانہ بہت خوش تھی۔ اسے ابھی خبر ملی تھی کہ وہ پھوپو بن گئی ہے۔ اس خوشی کے لمحے میں اس نے راحمیر کی طرف دیکھا اور شوخی سے کہا:

"راحمیر،، پلیز چلیں نا اب۔ مجھے سب سے ملنے کا دل ہے۔ کتنا وقت ہو گیا ہے اپنے گھر والوں کو دیکھے ہوئے۔"

راحمیر نے اس کے ہاتھ کو نرمی سے تھام کر مسکراتے ہوئے جواب دیا:

"جی بالکل، بیگم صاحبہ۔ بس ایک دن اور۔ کل ہم گھر جائیں گے۔ لیکن آج، آپ انابیہ اور فریشہ کے ساتھ شاپنگ کر لیں۔ خوشی کے موقعے پر تیاری بھی تو بنتی ہے نا۔"

شاہانہ کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

اس نے فوراً فون اٹھایا اور انابیہ اور فریشہ کو بلا لیا۔ تینوں سہلیاں ہنسی خوشی، شوخ باتوں اور پر جوش انداز میں شاپنگ کے لیے نکل گئیں۔۔۔

شاہانہ، انابیہ اور فریشہ بڑی خوشی خوشی شاپنگ کے بعد ہنستے مسکراتے مال سے باہر نکلیں۔ ان کے ہاتھوں میں بیگز تھے، اور دلوں میں ہلکی پھلکی شوخی اور خوشی کی لہر۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لیکن جیسے ہی وہ پارکنگ ایریا میں پہنچیں، اچانک ایک کالی گاڑی تیزی سے آ کر ان کے قریب آ رکی۔ لمحے بھر کو تینوں سہمی ہوئی کھڑی رہ گئیں۔ اگلے ہی پل گاڑی کے دروازے دھڑاک سے کھلے، ماسک پہنے چار آدمی بجلی کی سی تیزی سے باہر نکلے اور تینوں لڑکیوں کو دبوچ لیا۔

انابیہ چیخی:"یہ کیا کر رہے ہو؟ ہمیں چھوڑو،،"

فریشہ نے ہاتھ چھڑانے کی پوری کوشش کی مگر ایک شخص نے سختی سے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

شاہانہ پوری طاقت سے مزاحمت کر رہی تھی لیکن ان میں سے ایک آدمی نے اس کے کان کے پاس آکر دھمکی دی:

"خاموش رہو،ورنہ انجام برا ہو گا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پلک جھپکتے میں تینوں کو گاڑی کے اندر دھکیل دیا گیا۔دروازے بند ہوئے اور گاڑی دھواں چھوڑتی تیز رفتاری سے آگے نکل گئی۔

پیچھے پارکنگ ایریا میں ڈرائیور، یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔ اس کے ہاتھ کانپ گئے، وہ بھاگتے ہوئے باہر نکلا اور فوراً راحمیر کو فون ملایا۔

آواز کانپ رہی تھی:

"صاحب، صاحب بڑی مصیبت ہو گئی ہے، تینوں بی بی صاحبہ، کو کوئی کالی گاڑی میں زبردستی بٹھا کر لے گئے ہیں۔"

راحمیر کے ہاتھ سے موبائل لڑکھڑا گیا، دل جیسے حلق میں اٹک گیا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا، اور اگلا لمحہ،، اس کی زندگی کا سب سے خطرناک امتحان ہونے والا تھا۔۔۔

راحمیر کا چہرہ زرد پڑ چکا تھا، جیسے اچانک زمین اس کے قدموں تلے نکل گئی ہو۔

اردان اور افنان دونوں کمرے میں موجود تھے۔ وہ اس کے لرزتے ہاتھوں اور لرزتی سانسوں کو حیرت سے دیکھ رہے تھے۔

اردان گھبرا کر آگے بڑھا اور بازو پکڑ کر بولا:

"راحمیر، کیا ہوا ہے؟"

راحمیر نے گہری سانس لی مگر الفاظ جیسے حلق میں اٹکے تھے۔ پھر کپکپاتی آواز میں کہا:

"شاہانہ، انابیہ اور فریشہ، تینوں کو کڈنیپ کر لیا گیا ہے۔"

یہ جملہ سنتے ہی کمرے کا سکوت ٹوٹ گیا۔ افنان جیسے کرسی سے اچھل پڑا:

"یا اللہ! یہ کیا کہہ رہے ہو بھائی؟ یہ کیسے ممکن ہے؟"

اردان کا دل دھک سے رہ گیا۔ وہ لڑکھڑاتا سا بولا:

"یہ تو کسی کو جانتی تک نہیں یہاں، پھر یہ سب کس نے کیا، اور کیوں؟"

راحمیر کی آنکھوں میں غصے اور بے بسی کی ایک لہر اٹھی۔ اس کے دماغ میں ایک ہی نام، ایک ہی چہرہ گردش کر رہا تھا وہ چہرہ جس نے بار بار ان کی زندگی میں طوفان کھڑا کیا تھا۔

اس نے دانت بھینچ کر کہا:

"مجھے سب پتا ہے، یہ اور کسی کا کام نہیں ہو سکتا۔"

اردان اور افنان اس کے چہرے کی لکیریں پڑھنے لگے۔

راحمیر نے سخت لہجے میں کہا:

"چلو میرے ساتھ ابھی، مجھے جواب چاہیے اور میں یہ جواب صرف ایک جگہ سے لے سکتا ہوں۔"

وہ تیز قدموں سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دونوں دوست اس کے پیچھے بھاگے۔

راحمیر کی آنکھوں میں آگ سلگ رہی تھی، دل میں صرف ایک ہی دھڑکن تھی:

"اگر ذرا سا بھی شک سچ ہوا، تو آج سکندر کو میرا قہر دیکھنے کو ملے گا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گاڑی تیزی سے سڑک پر دوڑ رہی تھی۔ منزل طے تھی۔ ہادی کا گھر۔

ہر گزرتے لمحے کے ساتھ راحمیر کا دل خوف، دعا اور غصے کے بیچ جھول رہا تھا۔۔۔

شام کا وقت تھا، علی بیڈ کے کونے پر بیٹھا مسکرا رہا تھا:

"میں واقعی خوش ہوں ہادی، کہ تُو اب زندگی میں آگے بڑھنے کا سوچ رہا ہے، کم از کم تھوڑا سکون تو ملے گا تجھے۔"

ہادی نے آنکھیں بند کر کے لمبی سانس لی، جیسے دل کے اندر کا بوجھ سانس کے ساتھ باہر نکل جائے، مگر وہ بوجھ اور بھاری ہوتا گیا۔ ہونٹوں پر ایک کڑوی مسکراہٹ ابھری:

"زندگی کو چھوڑ کر کون آگے بڑھتا ہے یار؟ میں تو وہ شخص ہوں جس کا جینا اور مرنا بس اسی ایک کے گرد گھومتا ہے۔ وہ چاہے تو میں اپنی جان بھی ہنستے ہنستے دے دوں۔"

علی کے چہرے پر سنجیدگی آ گئی۔ وہ آہستہ سے بولا:

"لیکن وہ تو یہی چاہتی ہے کہ تُو اپنی زندگی میں خوش رہے، اپنے حصے کی خوشیاں جیئے۔"

یہ سن کر ہادی نے سر جھکا دیا۔ آنکھوں میں نمی چمکی۔ لب لرزے، جیسے برسوں کے ضبط کے بعد ٹوٹنے کو ہوں۔ اس کی آواز بھاری اور گہری تھی:

"میں بھی تو یہ سب اسی کے لیے کر رہا ہوں علی، ورنہ کہاں کا خوش رہنے والا ہوں میں؟ میں تو وہ سیاہ کردار ہوں جس کی کہانی کا انجام بس اس کے قدموں میں ہی لکھا گیا ہے۔ اور شاید، میرا ختم ہو جانا ہی اس کہانی کا سکون ہے۔"

چند لمحے خاموشی چھائی رہی۔ پھر ہادی کی آنکھیں کسی دور خلا میں ٹک گئیں۔ وہ جیسے خود کلامی کر رہا ہو،

Clubb of Quality Content

"میں نے ساری دنیا جیت لی، مگر وہ ایک شخص ہار گیا جس کے بغیر سب بیکار ہے۔"

یہ کہتے ہی وہ مسکرانے کی کوشش کرتا ہے، مگر وہ مسکراہٹ آنکھوں کی نمی میں ڈوب جاتی ہے۔ علی اسے خاموشی سے دیکھتا رہتا ہے۔ لمحہ لمحہ یہ محسوس کرتا ہے کہ ہادی کے دل کی تڑپ الفاظ سے کہیں زیادہ گہری ہے، اور شاید وہ خود بھی اب اس آگ کو بجھا نہیں سکتا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر، اَردان اور اَفنّان گاڑی لے کر تیز رفتاری سے ہادی کے بنگلے کے سامنے پہنچتے ہیں۔ گاڑی ابھی پوری رُکی بھی نہیں ہوتی کہ راحمیر غصے سے دروازہ کھول کر باہر نکلتا ہے۔ اس کے چہرے کی رگیں تن چکی ہوتی ہیں، آنکھیں سرخ انگاروں کی طرح دہک رہی تھیں۔ وہ لمبے لمبے قدم اُٹھاتا ہوا سیدھا اندر داخل ہوتا ہے اور بغیر کسی تمہید کے ہادی کے کمرے کی طرف بڑھتا ہے۔

کمرے کا دروازہ زور سے کھولتے ہی وہ آگ بگولا ہو کر ہادی کے گریبان سے پکڑ لیتا ہے۔

راحمیر دھاڑتا ہے:

"بولو سکندر، کہاں ہے وہ؟ کہاں ہے شاہانہ؟"

کمرے میں اچانک خوف کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ علی گھبرا کر آگے بڑھتا ہے اور بیچ بچاؤ کرتا ہے۔

Clubb of Quality Content

علی کے ہونٹ کپکپاتے ہیں:

"بھائی! یہ کیا کر رہے ہیں آپ؟ ہادی ایسا نہیں کر سکتا!"

لیکن راحمیر کا ضبط ٹوٹ چکا تھا۔ وہ غصے اور دکھ میں چیختا ہے:

"پوچھو اس سے، علی! یہ کہتا ہے محبت کرتا ہے، اور اسی محبت کو قید کر لیا؟ بولو، کہاں ہے وہ؟ کہاں ہے شاہانہ؟"

راحمیر کے الفاظ جیسے بجلی بن کر ہادی کے کانوں میں گونجتے ہیں۔

"شاہانہ، کڈنیپ ہو چکی ہے۔"

یہ سنتے ہی ہادی کا رنگ اُڑ جاتا ہے۔ اس کی آنکھیں پھیل جاتی ہیں، دل کی دھڑکنیں جیسے لمحے بھر کو تھم گئی ہوں۔ وہ لرزتی ہوئی آواز میں راحمیر سے کہتا ہے:

"کیا کہا تم نے؟، کڈنیپ؟ نہیں،، یہ نہیں ہو سکتا، وہ تمہارے پاس تھی، تمہیں اس کی حفاظت کرنی چاہیے تھی، کہاں ہے وہ؟"

فضا میں بے چینی پھیل جاتی ہے۔ تبھی ہادی کے فون کی گھنٹی بجتی ہے۔ سب کی نظریں چونک کر اس پر پڑتی ہیں۔ اسکرین پر ایک انجان نمبر جگمگا رہا ہوتا ہے۔

راحمیر جھپٹ کر فون لیتا ہے اور اسپیکر آن کر دیتا ہے۔

ادھر سے ایک سرد اور مکّار آواز ابھرتی ہے:

"ہیلو، سکندر، کیسے ہو؟ پہچانا مجھے؟"

ہادی کی آنکھوں میں وحشت دوڑ جاتی ہے۔ وہ آہستہ سے بڑبڑاتا ہے:

"عمران،،؟"

Clubb of Quality Content

فون کے اُس پار قہقہے کی آواز گونجتی ہے۔

"یاد کرادیتا ہوں،، عمران بول رہا ہوں۔ تجھے بس یہ خبر دینا تھی کہ تیری محبوبہ،، تیری محبت، اب میری قید میں ہے۔"

راحمیر کا دل لرز جاتا ہے، وہ ایک لمحے کو زمین میں دھنسنے لگتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عمران کی آواز میں زہر ٹپکتا ہے:

"اگر اسے بچانا ہے تو اکیلا آجا،، ورنہ جانتا ہے نا میں کیا کر سکتا ہوں۔"

فون کٹ جاتا ہے۔

کمرے میں سناٹا چھا جاتا ہے۔ سب کے سانس رُک جاتے ہیں۔ ہادی کے ہاتھ کانپنے لگتے ہیں، وہ اپنے سر کو دونوں ہاتھوں سے تھام لیتا ہے۔ آنکھوں میں ایسی بے بسی جیسے زمین اس کے قدموں تلے نکل گئی ہو۔

راحمیر آگے بڑھ کر غصے سے دہاڑتا ہے:

"بولو سکندر،، کون ہے وہ؟ کہاں لے گیا ہے انہیں؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہادی کی زبان پر جیسے تالے لگ جاتے ہیں، مگر اگلے لمحے وہ جھٹکے سے خود کو آزاد کرتا ہے اور کمرے سے باہر دوڑ پڑتا ہے۔

راحمیر، اَردان اور اَفنّان بھی اس کے پیچھے لپکتے ہیں۔ قدموں کی آوازیں پورے بنگلے میں گونجتی ہیں۔ سب گاڑیوں میں سوار ہوتے ہیں۔

راستے میں راحمیر پولیس کو اطلاع دیتا ہے، جبکہ ان سب کے دلوں میں ایک ہی خوف دہک رہا تھا:

"کیا وہ سب کو بچا پائیں گے؟ یا دیر ہو چکی ہے،؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اندھیرا سا نیم تعمیر شدہ کمرہ، چاروں طرف اینٹوں کی دیواریں، چھت ادھوری، اور کچے فرش پر دھول بکھری ہوئی۔ ایک کونے میں رکھی کرسیوں پر شاہانہ، انابیہ اور فریشہ رسیوں سے

بندھی بیٹھی تھیں۔ بال بکھرے ہوئے، کپڑوں پر گرد، اور چہروں پر خوف کے سائے۔ دور جلتی ایک بلب کی زرد روشنی ہر شے کو اور بھی دہشت ناک بنا رہی تھی۔

فریشہ نے روتے ہوئے کہا:

"آخر تم لوگ کون ہو؟ ہمیں یہاں کیوں لائے ہو؟"

انابیہ نے گھبراہٹ سے رسیوں کو توڑنے کی کوشش کی اور چیخی:

"ہمیں چھوڑ دو، جانے دو!"

اسی لمحے، زوردار قدموں کی چاپ گونجی۔ دروازہ دھڑام سے کھلا اور تین سائے اندر داخل ہوئے۔ دھواں سا اٹھا، ان کے قہقہے کمرے میں گونجنے لگے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

یہ تھے، زمیر شاہ، ظفر اور عمران۔

فریشہ کی آنکھیں کھل گئیں، دل دھک سے رہ گیا۔ وہ زمیر کو پہچان چکی تھی۔ وہی غنڈا جو بار بار اس کا راستہ روکتا تھا۔

زمیر خباثت بھری مسکراہٹ کے ساتھ آگے بڑھا اور اس کے قریب جھکتے ہوئے بولا:

"یقین نہیں آرہا، کہ تم دوبارہ میری قسمت میں آجاؤ گی، کیسی ہو میری جانِ فریشہ؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فریشہ نے سر کو جھٹکے سے پیچھے کیا اور کانپتی ہوئی آواز میں کہا:

"مجھ سے دور رہو، تم جیسے گندے انسان کے قریب آنے سے بہتر ہے میں مر جاؤں۔"

زمیر زہر بھری ہنسی ہنسا اور پیچھے ہٹتے ہوئے ظفر کی طرف دیکھ کر بولا:

"یار، قسمت دیکھ، ہماری زندگی سے یہ پریاں ایسے غائب تھیں جیسے زمین نگل گئی ہو، اور آج ہمارے سامنے ہیں۔"

ظفر نے انابیہ کی طرف قدم بڑھائے۔ اس کے چہرے پر سفاک مسکراہٹ تھی۔

"ہیلو، mystery beauty، کیسی ہو؟ پہچانا مجھے؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انابیہ کے چہرے کا رنگ اڑ گیا، ہونٹ کپکپا گئے۔

"میرے قریب مت آنا،"

ظفر نے قہقہہ لگایا:

"ارے ڈر کیوں رہی ہو؟ تم تو مجھے پہلے دن سے ہی پسند آئی تھیں۔ یاد ہے؟ میں نے جینی کو صرف اس لیے پروپوز کیا تھا کہ تم تک پہنچ سکوں۔ لیکن اس نے تو مجھے تمہارے مقابلے میں کھڑا کر دیا۔ اور جب اس نے مجھے دھمکی دی،، تو میں نے سوچا کیوں نہ اسی کے منصوبے کو اس کے خلاف استعمال کروں۔ اور ہاں، میں نے خود ہی اسے گولی ماردی۔"

انابیہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ ظفر مزید قریب آتے ہوئے بولا:

"لیکن افسوس، اُس دن تم بچ گئیں، وہ لڑکے درمیان میں آگئے۔ اور آج،، آج قسمت نے مجھے پھر موقع دیا ہے۔ اب کوئی نہیں آئے گا تمہیں بچانے۔"

اتنے میں عمران آگے بڑھا۔ اس کی آنکھوں میں نفرت اور جنون کی چمک تھی۔ وہ سیدھا شاہانہ کے سامنے رکا۔ اس نے آہستہ سے اس کے بکھرے بالوں کو چھوا، جیسے کوئی اپنی پسندیدہ شے کو قابو میں دیکھ رہا ہو۔

"واہ،،یار،واقعی تم حسین ہو۔ سکندر یونہی نہیں تم پہ فدا ہوا۔ لیکن اب،مجھے بھی ذرا موقع دو کہ میں بھی تم پہ فدا ہو سکوں۔"

شاہانہ کانپتے ہوئے پیچھے ہٹی،آنکھوں سے آنسو بہتے رہے۔اس کی چیخ کمرے کی خاموشی کو چیر گئی:

"مجھے ہاتھ مت لگاؤ،میرے قریب مت آؤ۔۔"

عمران کے لبوں پر ایک سفاک مسکراہٹ پھیل گئی۔

"ڈرو مت،ابھی تو کھیل شروع ہوا ہے۔ہادی کو دکھانا ہے کہ اس کی محبت میری قید میں ہے۔جس کے لئے وہ پاگل بنا پھرتا ہے۔وہ حسین پری میرے پاس ہے۔۔"

ان تینوں کے قہقہے دیواروں سے ٹکرا کر گونج رہے تھے۔ رسیوں میں جکڑی ہوئی تینوں لڑکیاں لرزتے دل کے ساتھ بس دعا مانگ رہی تھیں، کہ کہیں کوئی کرشمہ ہو، کوئی مددگار آ جائے، ورنہ اس اندھیرے میں ان کے خواب، عزت، اور زندگیاں سب دفن ہو جائیں گی۔۔۔

اندھیرا سا نیم تعمیر شدہ ایریا، ٹوٹے ہوئے ستون، ادھوری دیواریں اور گرد و غبار سے بھرا ماحول۔ دور سے آتی سفاک ہنسی اور لڑکیوں کی دبی دبی سسکیاں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہادی، راحمیر، اردان اور افنان دبے قدموں سے آگے بڑھ رہے تھے۔ ہر ایک کے دل میں آگ جل رہی تھی۔ جیسے ہی وہ کمرے کے قریب پہنچے، ہادی کے قدم خود بخود تیز ہو گئے۔ اندر سے آنے والی آوازیں اس کے دل کو چھلنی کر رہی تھیں۔۔

اچانک ہادی پیچھے سے عمران پر جھپٹا۔ دونوں زمین پر جا گرے۔ ہادی نے غصے میں مکے برسانا شروع کر دیے۔ ہر مکے کے ساتھ اس کی آنکھوں میں آگ بھڑک رہی تھی۔

"تم نے،، کیسے ہمت کی، اسے چھونے کی۔"

عمران زخمی حالت میں زمین پر کراہنے لگا۔

اسی لمحے راحمیر اور ارادن آگے بڑھے۔ ظفر اور زمیر سے گھمسان کی لڑائی چھڑ گئی۔ لاتوں، مکوں اور چیخوں سے ماحول دہل گیا۔ لڑکیاں لرزتے ہوئے سب کچھ دیکھ رہی تھیں۔

ہادی کی نظریں ایک لمحے کے لیے آگے گئیں،،اور اس نے شاہانہ کو دیکھا۔رسیوں میں جکڑی، آنکھوں سے آنسو بہتے ہوئے، جیسے کسی قید میں بیٹھی ہوئی روشنی ہو۔ہادی کے قدم بے اختیار اس کی طرف بڑھے۔

اس نے گھٹنے کے بل بیٹھ کر لرزتے ہاتھوں سے شاہانہ کی رسی کھولی۔

آواز بھاری مگر نرم تھی:

"شاہانہ،،تم ٹھیک ہو نا؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔

ہادی نے اس کے کانپتے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے اور آہستہ کہا:

"مت رو یار،، سب ٹھیک ہے۔ کچھ نہیں ہو گا۔"

پیچھے سے افنان دوڑ کر آیا،اس نے فریشہ کی رسی کھولی، پھر انابیہ کی۔ تینوں لڑکیاں آزاد ہوئیں مگر ابھی بھی خوف سے سہمی بیٹھی تھیں۔

ظفر اور زمیر باہر کی طرف بھاگ نکلے، لیکن جیسے ہی وہ دہلیز تک پہنچے، پولیس کی گاڑیاں چیختی ہوئی سائرن کے ساتھ اندر داخل ہوئیں۔ پولیس نے دونوں کو وہیں دبوچ لیا۔

عمران اب بھی زمین پر کراہ رہا تھا۔ لیکن اس کے اندر کی نفرت زندہ تھی۔

اور،، اگلا منظر سب کے دل کو توڑ دینے والا تھا۔

شاہانہ کے قدم راحمیر کی طرف بڑھے۔ وہ ہادی کا ہاتھ چھوڑ کر سیدھا راحمیر کے سینے سے لگ گئی۔

"راحمیر،، میں بہت ڈر گئی تھی۔"

راحمیر نے کانپتے ہاتھوں سے اسے تھام لیا۔ اور کہا،

ڈر تو میں بھی گیا تھا، مجھے لگا میں نے کھو دیا آپ کو، میں حفاظت نہیں کر سکا آپ کی، مجھے معاف کر دیں۔۔

اور پیچھے کھڑا ہادی یہ سب دیکھ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر ایک لمحے کو سکتہ چھا گیا۔ جیسے پوری دنیا رک گئی ہو۔ اس کی آنکھوں کے سامنے منظر چھلنی کر گیا۔ وہ لڑکی، جس کے لیے

وہ جیتا تھا، جس کے لیے وہ مرنے کو تیار تھا، وہ کسی اور کے سائے میں سکون ڈھونڈ رہی تھی۔

ہادی کے دل میں جیسے ہزار خنجر پیوست ہو گئے۔

اتنے میں زمین پر گرا عمران کراہتا ہوا اپنے کپڑوں میں چھپایا ہوا پستول نکالتا ہے۔ خون سے لتھڑا، مگر آنکھوں میں سفاک مسکراہٹ۔

اس نے بندوق سیدھی ہادی کی طرف تان دی۔

گولی کی آواز اندھیرے کو چیر گئی۔

اور اگلے ہی لمحے، گولی سیدھی ہادی کے دل کو چیرتی ہوئی اندر اتر گئی۔ اس کے قدم لڑکھڑا گئے، آنکھوں نے آخری بار شاہانہ اور راحمیر کو ایک ساتھ دیکھا۔ اور پھر،، اس کا وجود زمین پر گر پڑا۔۔

وہ لمحہ،، جب ایک عہد کا سورج ڈوب گیا۔

ہادی، وہ جسے سب سیاہی کا بادشاہ کہتے تھے۔

وہ جو اپنی خاموشی سے فیصلے لکھتا تھا، جو اپنی آنکھوں کی جھیلوں میں طوفان چھپائے رکھتا تھا، جو غرور کے تخت پر بیٹھا اپنی ذات کی دنیا کا شہنشاہ بنا پھرتا تھا۔

آج مٹی کے ذرے اُس کے تاج پر ہنس رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سیاہی کے بادشاہ کا قصہ ختم ہوا، اور اس کے ساتھ ہی غرور کے ایوان ٹوٹ کر بکھر گئے۔

وہ جو محبت کو کمزوری کہتا تھا، آج محبت ہی کے وار سے زیرِ خاک جا سویا۔

وہ جو کہتا تھا کہ سیاہی میری طاقت ہے، آج وہی سیاہی آنسوؤں میں ڈوب کر ماتم بن گئی۔

فضا سوگوار تھی، ہوا کے ہر جھونکے میں مرثیہ گھلا تھا۔

وقت نے جیسے ٹھہر کر اعلان کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کہ سیاہی کا بادشاہ ہار گیا،

لیکن اس کی کہانی، اس کا نام، اس کا درد،،

ہمیشہ زندہ رہے گا۔۔

راحمیر، جھٹکے سے پلٹا۔اس کے قدم زمین کو روندتے ہوئے ہادی تک پہنچے۔اس نے تیزی سے ہادی کا سر اپنی گود میں رکھا۔

"سکندر،، آنکھیں کھولو! تمہیں کچھ نہیں ہو گا،، پلیز آنکھیں کھولو!"

شاہانہ بھی دوڑتی آئی۔ آنکھوں میں سیلاب تھا۔وہ ہادی کے پاس بیٹھ گئی،اس کے زخم سے خون کو روکنے کی کوشش کرتی رہی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہا،،،،دی

ہادی کی سانسیں اکھڑ رہی تھیں۔لب کپکپا رہے تھے۔اس نے لرزتے ہوئے صرف ایک بار بولا:

شا،،،،ہا،،،،نہ،،،

آواز دم توڑ گئی۔ آنکھوں کی روشنی بجھ گئی۔

پولیس عمران کو قابو میں کر رہی تھی۔ لیکن اس لمحے کسی کو کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔ راحمیر اور شاہانہ دونوں ہادی کو جھنجھوڑ رہے تھے۔

مگر اس کے لب خاموش ہو چکے تھے۔ اور وہاں موجود ہر روح پر جیسے ایک سناٹا اتر گیا تھا۔۔۔

Clubb of Quality Content

وہ اک شخص جانتی ہو تم؟

وہی، جو بے توجہی کے سبب ہمیشہ بے اصول رہتا تھا

وہ اک شخص جانتی ہو تم؟

جسے نیند بہت پیاری تھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ جو ایک خواب کے اثر میں تھا

وہ جو لاعلم رہا منزل سے

وہی جو عمر بھر سفر میں تھا

وہ اک شخص جانتی ہو تم؟

جس نے خوشبو کی تمنا کی تھی، اور روندے گلاب پائے تھے

وہ اک شخص جانتی ہو تم؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جس نے اپنی ہی نیکیوں کے سبب، رفتہ رفتہ عذاب پائے تھے

وہ جس کا دین، بس محبت تھا

وہ جس کا ایمان وفائیں تھیں

وہ جس کی سوچ بھی پریشان تھی

وہ جس کے لب پر فقط دعائیں تھیں

وہی، الجھی ہوئی بے چین سی باتوں والا

مجبتوں سے ڈر گیا کل شب

ہجر کے دکھ کو سہتے سہتے، وہ شخص

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مر گیا کل شب

آؤ اب لاش اٹھاؤ اس کی، وہ جو تیرے اثر میں رہتا تھا

آداب سوگ مناؤ اس کا، وہ جو سورج کو قمر کہتا تھا

Clubb of Quality Content

محبتوں سے، ڈر گیا کل شب

وہ شخص مر گیا کل شب،،،

پانچ دن بعد،

ہادی کے گھر میں سناٹا سا چھایا ہوا تھا۔ دیواروں پر خاموشی، فضا میں اداسی اور ہر آنکھ میں نمی۔ ہادی کے جانے کے بعد جیسے ہر کسی کی سانسوں کا سہارا ٹوٹ گیا تھا۔۔۔

وہ ہادی، جو اپنے غرور اور اپنی خاموشی سے گویا سیاہی پر حکومت کرتا تھا، مٹی کے سپرد ہو گیا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ شخص جو اپنے درد کو طاقت بنا کر جیتا رہا، اپنی انا کو تاج اور اپنی تنہائی کو سلطنت سمجھتا رہا، آج اپنی ہی خاموشی میں دفن ہو گیا تھا۔۔

شاہانہ کمرے کے ایک کونے میں بیٹھی تھی۔ آنکھوں کے نیچے سوجی ہوئی لکیریں، ہونٹ کانپ رہے تھے۔ راحمیر اس کے پاس بیٹھا مسلسل اس کا ہاتھ تھامے اسے سنبھال رہا تھا۔

ناولز کلب

ہادی کے بھائی، بھابھی اور بہنیں سب وہاں موجود تھے۔ ہر کوئی اپنے غم میں ڈوبا ہوا۔ ہادی کا بڑا بھائی آگے بڑھا، لرزتے قدموں کے ساتھ شاہانہ کے سامنے آیا۔ اس نے دونوں ہاتھ جوڑ لیے، آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

"بیٹی، مجھے معاف کر دو۔ اگر میں چاہتا تو یہ رشتہ جوڑ سکتا تھا، مگر اس دنیا کے قانون، اس معاشرے کی فرسودہ روایات نے مجھے کچھ کرنے نہ دیا۔ وہ مجھے کہتا رہا کہ تم اس کی زندگی ہو، وہ تمہیں چاہتا ہے،، مگر میں نے ایک نہ سنی۔"

وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔

"آج جب وہ سب کچھ چھوڑ گیا ہے تو مجھے احساس ہوا ہے کہ "مر جانے کے بعد ہی سمجھ آتا ہے کہ انسان کو سب کچھ دے دینا چاہیے جب وہ مانگ رہا ہو۔ التجا کر رہا ہو۔" میں نے فرقہ واریت کو فوقیت دی اور اپنے بھائی کو موت کے منہ میں دھکیل دیا۔ بتاؤ، اب کہاں سے لاؤں میں اپنا بھائی؟"

کمرے میں کہرام سا مچ گیا۔ ہر آنکھ اشکبار تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

راحمیر آگے بڑھا،ہادی کے بھائی کے ہاتھ تھام لیے۔

"آپ خود کو قصوروار نہ سمجھیں۔یہ سب لکھا ہوا تھا۔یہی ہونا تھا۔اللہ کی تقدیر کے آگے کوئی نہیں جاسکتا۔آپ کو خود کو سنبھالنا ہو گا،ورنہ ہادی کی روح کبھی سکون نہ پائے گی۔"

شاہانہ کے آنسو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔دل جیسے کسی نے ٹکڑوں میں توڑ دیا ہو۔اس کی آنکھوں میں صرف ہادی کی آخری جھلک گونج رہی تھی،جب وہ"شاہانہ" کہہ کر خاموش ہوا تھا۔

علی کا بھی برا حال تھا۔ وہ ایک دم جیسے کسی خیال میں چونکا۔ وہ تیزی سے اوپر ہادی کے کمرے کی طرف گیا۔ کچھ دیر بعد ہاتھ میں ایک بھاری فائل لے کر نیچے آیا۔ اس نے لرزتے قدموں سے شاہانہ کے سامنے وہ فائل رکھی۔

شاہانہ نے نم آنکھوں سے پوچھا:

"یہ کیا ہے،،؟"

علی نے بھیگی آواز میں کہا:

"یہ،،یہ ہادی کی سلطنت کے کاغذات ہیں۔ اس نے یہ سب آپ کے نام کر دیا تھا۔ جب سے اس نے یہ کاروبار بنایا تھا، تب ہی اس نے اسے آپ کے نام منتقل کر دیا۔ وہ چاہتا تھا آپ یہاں کی ملکہ بن کر رہیں،،اور سکون بھری زندگی گزاریں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہانہ نے کاغذات کو دیکھا۔ہاتھ کانپنے لگے۔ آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ وہ روتے روتے بولی:

"مجھے یہ سب نہیں چاہیے،،میں خود کو اس کی موت کی قصوروار سمجھتی ہوں۔ میری وجہ سے یہ سب ہوا۔اگر میں نہ ہوتی تو شاید وہ زندہ ہوتا،"

اس کی آواز رک گئی۔اور وہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سب لوگ چیخ پڑے۔راحمیر تیزی سے آگے بڑھا،اسے اپنی بانہوں میں سمیٹ لیا۔وہ گھبراہٹ میں بولا:

"ڈاکٹر کو فوراً بلاؤ!"

ڈاکٹر فوراً آئی،شاہانہ کو چیک کیا۔ سب کے دل دھڑکنے لگے۔ پھر ڈاکٹر نے مسکرا کر راحمیر کی طرف دیکھااور نرم آواز میں کہا:

"گڈ نیوز ہے مسٹر سلطان،، آپ کی بیوی پریگننٹ ہیں۔"

کمرے میں ایک لمحے کو خاموشی چھا گئی۔ جیسے وقت تھم گیا ہو۔ راحمیر نے حیرت اور شکر گزاری میں آنکھیں بند کر لیں۔ لبوں پر بے اختیار "الحمدللہ" نکلا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فریشہ اورانابیہ اندر شاہانہ کے ساتھ تھیں۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں باہر نکل آئیں۔ راحمیر اندر گیا۔ کمرے میں شاہانہ نیم ہوش میں لیٹی تھی، آنکھوں میں آنسو اب بھی باقی تھے۔

راحمیر آگے بڑھا، آہستہ سے اسے اپنی بانہوں میں لے لیا۔ اس کی پیشانی پر بوسہ دیا۔

"شاہانہ، خود کو سنبھالیے۔ پلیز،، آپ اکیلی نہیں ہیں۔ آپ کے اندر ایک اور ننھی سی جان ہے، جس کی حفاظت ہمیں کرنی ہے۔ اگر آپ یوں ٹوٹ جائیں گی تو اس کی جان کو بھی خطرہ ہو گا۔"

شاہانہ کی آنکھوں سے پھر آنسو بہہ نکلے۔ مگر اس بار اس نے سر ہلایا اور راحمیر کی بانہوں میں چھپ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر نے آہستہ سے کہا:

"اب ہمیں زندہ رہنا ہے،، صرف اپنے لیے نہیں، بلکہ اس ننھی سی روشنی کے لیے، جو آپ کے اندر ہے۔"

کمرے میں غم کی فضا کے ساتھ ساتھ امید کی ایک ہلکی سی کرن بھی روشن ہو گئی تھی۔۔۔۔

دو دن کے اندر اندر سب خان پور پہنچ چکے تھے۔ گھر میں اداسی، خاموشی اور تھکن چھائی ہوئی تھی۔ راحمیر شاہانہ کو اس کے گھر لے آیا تھا،

شاہانہ جب گھر کے دروازے سے اندر داخل ہوئی تو سب سے پہلے اس کی نظریں اپنے ابو پر پڑیں۔ وہ بڑھاپے کی لکیریں چہرے پر لیے خاموش بیٹھے تھے۔ شاہانہ دوڑی اور ان کے قدموں میں گر کر رونے لگی۔ ابو نے تھپکی دے کر بس اتنا کہا:

"بیٹی، صبر، ہر امتحان کے بعد آسانی ہے۔"

پھر وہ اپنی امی کے گلے لگی۔امی کی آنکھیں بھیگی ہوئی تھیں،مگر ہاتھ دعا کے لیے اٹھے ہوئے تھے۔

"اللہ کرے اب یہ سب ختم ہو جائے،میری بچی کو سکون ملے۔"

اس کے بعد وہ بھائیوں کے پاس گئی۔زاویار اور امن دونوں نے اپنی چھوٹی کو سینے سے لگایا۔امن نے آہستگی سے کہا:

"ہم سب تمہارے ساتھ ہیں،شاہی،تم اکیلی نہیں ہو۔خود کو سنبھالو۔"

شاہانہ کی آنکھوں سے بہتے آنسو تھمتے نہیں تھے۔دل پر جو بوجھ تھا،وہ ہر پیارے کو دیکھ کر اور زیادہ ٹوٹنے لگا۔راحمیر وہی سب کے ساتھ بیٹھ گیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آخر میں وہ دھڑکتے قدموں کے ساتھ ملائکہ بھابی کے کمرے کی طرف بڑھی۔ دروازہ ہلکا سا کھلا تھا۔ اندر نرمی اور روشنی کا سا منظر تھا۔ ملائکہ سفید دوپٹے میں لپٹی، اپنی ننھی شہزادی کو گود میں اٹھائے بیٹھی تھیں۔ وہ بچی آہستہ آہستہ اپنی معصوم آنکھوں سے کمرے کی روشنیوں کو دیکھ رہی تھی۔

جیسے ہی شاہانہ اندر داخل ہوئی، اس کی نظریں اس چھوٹی سی جان پر ٹک گئیں۔ دل کے سارے زخم یک دم بھر سے گئے، مگر آنکھوں کا سمندر ٹوٹ پڑا۔ وہ دھیرے سے آگے بڑھی اور ملائکہ کے گلے لگ گئی۔

شاہانہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی، اس کے آنسو ملائکہ کے دوپٹے کو بھگونے لگے۔

"بھابی، یہ سب میری وجہ سے ہوا، کاش میں کچھ کر پاتی، کاش سب کچھ روک لیتی،"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ملائکہ نے نرمی سے اس کے آنسو پونچھتے ہوئے کہا:

"شاہانہ،، خود کو قصوروار مت سمجھو۔ یہ سب اللہ کی رضا سے ہوتا ہے۔ وہی بچاتا ہے، وہی آزماتا ہے۔ ہمارا کام صرف دعا اور صبر ہے۔ آپ بس اس کے لئے دعا کیا کرو۔"

پھر انہوں نے اپنی ننھی پری کو شاہانہ کے سامنے کیا۔

"دیکھو شاہانہ،، یہ اللہ کی رحمت ہے، جو ہر دکھ کے بعد آتی ہے۔۔"

شاہانہ نے لرزتے ہاتھوں سے بچی کو تھاما۔ بچی کی مسکراہٹ نے اس کے دل کو پگھلا دیا۔ وہ روتے روتے مسکرا دی۔

" کتنی پیاری ہے یہ،، بالکل آپ کی طرح، بھابی،،"

ملائکہ کی آنکھوں میں نرمی اور دعا کے رنگ تھے۔

"اس کا نام زویار کھا ہے۔ چھوٹی سی روشنی ہے یہ ہمارے گھر کی۔"

شاہانہ نے ننھی زویا کو سینے سے لگایا، اور آہستہ سے کہا:

"ہاں بھابی،، یہ واقعی روشنی ہے،، اور آپ کی طرح دل کو سکون دینے والی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کمرے کی فضا میں اس لمحے ایک عجیب سا سکون اتر آیا تھا۔ جیسے اللہ نے دکھ کے بعد رحمت کا ایک دروازہ کھول دیا ہو۔۔۔۔

دو ماہ گزر گئے۔

راحمیر نے اپنا گھر مکمل طور پر خان پور شفٹ کر لیا تھا۔ اس بار وہ صرف ایک عارضی قیام کے لیے نہیں آیا تھا، بلکہ اپنے خوابوں اور ذمے داریوں کے ساتھ مستقل طور پر بس گیا تھا۔ اس نے یہاں اپنے کاروبار کو بھی ایک نئی پہچان دی۔

"باسفورس کراؤن" کے نام سے۔۔

یہ نام خود میں ایک شان اور کشش رکھتا تھا۔ شاندار ترکش سٹائل عمارت،، ریسٹورینٹ میں داخل ہوتے ہی ترکی کی خوشبو محسوس ہوتی تھی۔ وہاں کی ہر ڈش، ہر ذائقہ، ہر انداز... گویا استنبول کی گلیوں کو خان پور میں زندہ کر دیا گیا ہو۔ کباب، منتی، کونفیٹور، ترک کافی اور بکلاوا، سب کچھ مہارت سے پیش کیا جاتا تھا۔ لوگ حیران تھے کہ ایک چھوٹے شہر میں اتنا منفرد ذائقہ اور اتنی خوبصورتی کیسے ممکن ہے۔ ترکی میں بھی اس کا بزنس اپنا نام کما رہا تھا۔۔

راحمیر کا گھر بھی اپنی مثال آپ تھا۔ باہر سے دیکھنے میں سادہ مگر اندر سے گویا خوابوں کا نگر۔

ایک نرم روشنیوں والا کمرہ، جہاں کی بالکنی سے شام کے وقت سورج کے ڈوبتے رنگ دل کو چھو لیتے۔

شاہانہ جب وہاں جاتی تو اسے محسوس ہوتا جیسے وہ اپنے ہی خوابوں کے عکس میں کھڑی ہو۔ کمرے کے اندر ایک چھوٹی مگر دلکش لائبریری بھی تھی۔ کتابوں کی قطاریں، خوشبو سے بھری جلدیں، اور کھڑکی کے پاس رکھی ایک آرام دہ کرسی، جہاں بیٹھ کر گھنٹوں زندگی کو بھلایا جا سکتا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ادھر اردان بھی اپنے حصے کی ذمے داریاں ادا کر رہا تھا۔ وہ ترکی سے واپس آ گیا تھا اور اب کالج اور بزنس دونوں کو ساتھ لے کر چل رہا تھا۔

کالج کی تدریس اس نے سرو قاص کے سپرد کر دی تھی۔ سرو قاص ایک باوقار اور سمجھدار استاد تھے، جنہوں نے اردان کی غیر موجودگی میں بھی ہر چیز کو بہترین طریقے سے سنبھالا۔

اردان خود اب بزنس کو بڑھا رہا تھا، مگر طلبہ کے دلوں میں اس کی کمی اب بھی موجود تھی۔

اسی دوران "صراط مستقیم" کی محفل بھی جاری تھی۔

منال اور اقرا نے اس ذمے داری کو اپنے کندھوں پر اٹھایا تھا۔ وہ دونوں دل سے جڑی ہوئی تھیں، اور محفل کو محبت، روشنی اور سکون کے ساتھ سنبھال رہی تھیں۔ ان کی آوازیں، ان کی باتیں، دلوں کو بدلنے لگی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ادھر افنان اپنی فارمیسی کے ساتھ ساتھ اپنے بزنس کو بھی بڑھا رہا تھا۔ وہ، راحمیر اور اردان تینوں کا مشترکہ کاروبار مضبوط قدموں پر کھڑا ہو چکا تھا۔ یہ تینوں دوست نہ صرف ایک دوسرے کے سچے ساتھی تھے بلکہ عملی زندگی میں ایک دوسرے کی طاقت بھی۔

یوں لگ رہا تھا جیسے زندگی نے سب کو ایک نیا آغاز دیا ہو۔

ایک ایسا آغاز جس میں خواب، ذمے داریاں، محنت، اور ایک دوسرے کا ساتھ سب شامل تھا۔

خان پور اب صرف ایک جگہ نہیں رہا تھا، یہ سب کے لیے ایک نئے سفر کی منزل بن چکا تھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چار مہینے گزر گئے تھے۔ وقت کے زخم ابھی بھی بھر رہے تھے مگر زندگی نے رفتہ رفتہ اپنی نئی بہاریں دکھانی شروع کر دی تھیں۔

اسی دوران وہ لمحہ آیا جس نے سب کو خوشی سے جھومنے پر مجبور کر دیا۔

اللہ پاک نے فریشہ اور عنابیہ کو اپنی سب سے بڑی نعمت، اولاد سے نواز دیا تھا۔

فریشہ کے ہاں ایک معصوم سی بیٹی پیدا ہوئی تھی،

اور عنابیہ کے ہاں ایک پیارا سا بیٹا۔

یہ خبر جیسے ہی راحمیر اور شاہانہ تک پہنچی، وہ فوراً ہسپتال پہنچے۔ ان کے ساتھ اردان، افنان اور باقی سب بھی تھے۔ ہسپتال کا کوریڈور اس دن دعاؤں اور مسکراہٹوں سے بھرا ہوا تھا۔

کمرے کے اندر داخل ہوتے ہی منظر دیکھنے والا تھا۔

فریشہ تھکی ہوئی مگر خوشی سے جگمگاتی آنکھوں کے ساتھ اپنی بیٹی کو بازوؤں میں تھامے بیٹھی تھی۔ عنابیہ کے چہرے پر بھی ممتا کی روشنی پھیلی ہوئی تھی، اور اس کے پہلو میں ایک چھوٹا سا ننھا شہزادہ سکون سے سو رہا تھا۔

شاہانہ آگے بڑھی، پہلے فریشہ کے قریب جا کر بیٹھ گئی۔ آہستہ سے ننھی شہزادی کو اپنی گود میں لیا۔ بچی کی گلابی سی نرم جلد، بند آنکھیں اور ننھی سی مٹھی جیسے سب کو اپنی محبت کے حصار میں لے رہی ہو۔ شاہانہ کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو جھلکنے لگے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ پیار سے بولی:

"اس کا نام میں رکھوں گی،، یہ تو روشنی کی کرن ہے، اس کا نام نور فاطمہ ہو گا۔"

کمرے میں موجود سب نے ایک ساتھ کہا:ماشاءاللہ!

فریشہ کی آنکھوں سے آنسو نکلے مگر وہ خوشی کے آنسو تھے۔

پھر شاہانہ عنابیہ کے پاس گئی۔ ننھے بچے کو بازوؤں میں لیا،اس کی معصوم سانسیں محسوس کیں۔وہ مسکرا کر بولی:

"یہ تو بہت ہی قیمتی ہے..اس کا نام 'زارم' رکھوں گی۔زارم،، یعنی وہ جو قیمتی ہو،شان والا ہو۔

عنابیہ کی آنکھیں چمک اٹھیں۔اس نے شکریہ کے انداز میں شاہانہ کا ہاتھ تھام لیا۔

راحمیر،اردان اور افنان ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔ کمرے میں سکون اور محبت کی خوشبو پھیل گئی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سب نے مل کر دعا کی۔

"یا اللہ، یہ ننھے ننھے پھول ہمیشہ سلامت رہیں، اپنے والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور دین و دنیا کی روشنی بنیں۔"

اس لمحے ایسا لگ رہا تھا جیسے پچھلے سارے دکھ، ساری تھکن، سارے بوجھ، سب مٹ گئے ہوں۔

کمرہ خوشیوں سے بھر گیا تھا، اور ہر دل میں صرف شکر ہی شکر تھا۔۔۔

Clubb of Quality Content

وقت اپنی روانی کے ساتھ گزر رہا تھا۔ شاہانہ اب پہلے سے زیادہ سنجیدہ اور پر سکون ہو چکی تھی۔ اکثر وہ اپنی ساس کے ساتھ بیٹھ کر قرآن کی تفسیر کو سمجھتی، آیات کے راز کو جاننے کی کوشش کرتی، کبھی سوال کرتی، کبھی خاموش آنکھوں میں آنسو لیے سنتی۔ اور کبھی راحمیر کے ساتھ بیٹھ کر قرآن کی تلاوت اس کے حسین قرأت کے انداز میں سیکھتی۔ ہر لفظ، ہر آیت گویا ان کے دل کو مزید قریب کر رہا تھا، اور ان کی زندگیاں سکون سے بھر گئی تھیں۔

پھر وہ دن آیا جس کا سب کو انتظار تھا۔ رحمتِ خدا کا نزول ہوا اور شاہانہ نے ایک ننھے سے بیٹے کو جنم دیا۔ خبر سنتے ہی پورے گھر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ ہسپتال کے کمرے میں سب موجود تھے۔ دعا کے کلمات گونج رہے تھے، آنکھوں میں شکر کے آنسو تھے، اور دلوں میں سکون۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر نے جب پہلی بار اپنے بیٹے کو گود میں لیا، تو اس کی آنکھوں میں نمی اور لبوں پر مسکراہٹ تھی۔ اس نے جھک کر ننھے ماتھے کو چوما اور سرگوشی کی:

"تم اللہ کا سب سے حسین تحفہ ہو، میرا فخر ہو۔"

شاہانہ بیڈ پر نیم جان مگر مطمئن سی لیٹی مسکرا رہی تھی۔ اس کے آنسو خوشی کے تھے۔ اس لمحے اسے لگا جیسے اس کی ساری تکلیف ختم ہو گئی ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کچھ دن بعد جب وہ ننھا وجود گھر لایا گیا، تو پورا گھر جگمگا اٹھا۔ ہر طرف مبارکباد، دعائیں اور محبتیں بکھری ہوئیں تھیں۔ ننھے کے جھولے کے گرد سب بیٹھے تھے۔ کوئی اس کی آنکھوں کو دیکھ کر تبصرہ کر رہا تھا، کوئی مسکرا رہا تھا، اور سب ایک دوسرے کو دعائیں دے رہے تھے۔

اسی دوران بات آئی کہ نام کیا رکھا جائے۔ سب نے اپنی اپنی رائے دی، مگر خاموشی چھا گئی جب راحمیر آگے بڑھا۔ وہ آہستہ سے اپنے بیٹے کے پاس آیا، جھک کر اسے دیکھا اور دھیرے سے کہا:

"میں چاہتا ہوں کہ میرا بیٹا ایسا نام رکھا جائے جو اس کی پہچان بھی ہو اور دعا بھی۔ اس کا نام ہو گا،، "ریان سلطان" "جنت کے دروازوں کی خوشبو والا۔"

یہ نام سنتے ہی کمرے میں سکوت چھا گیا، اور پھر سب کی زبان سے بے اختیار "سبحان اللہ" اور "ماشاءاللہ" کے الفاظ نکلے۔ شاہانہ نے کمزور سی مسکراہٹ کے ساتھ اپنے بیٹے کو دیکھا اور کہا:

"ریّان،،بالکل ویسا ہی نام جیسا میں نے دل ہی دل میں چاہا تھا۔"

سب نے دعاؤں کے ساتھ آمین کہا۔ ننھے ریّان کو پیار کیا،اور اس کے ماتھے پر دعائیہ بوسہ دیا۔اس لمحے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے خوشیوں کی ایک نئی دنیا نے سب کو اپنے حصار میں لے لیا ہو۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چار سال گزر چکے تھے۔

وقت کے بہاؤ میں سب کی زندگیاں بدل چکی تھیں مگر دوستی، قربت اور ساتھ ویسا ہی قائم تھا۔

فرِیشہ،انابیہ اور شاہانہ ایک طرف تھیں،اور راحمیر،افنان اور اردان دوسری طرف۔ تینوں دوستوں نے مل کر"صراطِ مستقیم اکیڈمی"قائم کی تھی۔۔۔جہاں نوجوانوں کو قرآن و سنت کی روشنی میں تربیت دی جاتی تھی۔

لڑکوں کے لیے الگ نظام تھا جہاں راحمیر،اردان اور افنان درس دیتے۔

اور بچیوں کے لیے شاہانہ،انابیہ اور فریشہ مل کر قرآن کی تفسیر،اخلاقیات اور حیا کی تعلیم دیتیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس دوران علی اور منال کی شادی ہو چکی تھی اور وہ پُرسکون زندگی گزار رہے تھے۔

امن کی شادی بھی ہو چکی تھی،اُس کی بیوی وریشہ ایک نیک سیرت عالمہ تھی،جس نے اس محفل کی رونق اور بڑھا دی تھی۔

آج کا دن خاص تھا۔

اکیڈمی کی سالانہ محفل منعقد کی گئی تھی۔ہال روشنیوں سے جگمگا رہا تھا مگر اصل نور وہاں بیٹھے ہوئے چہروں کی طلب اور قرآن کی خوشبو سے تھا۔

شاہانہ جب اسٹیج پر آئی تو پورے ہال میں سکوت چھا گیا۔

اس نے مائیک تھاما اور اُس کی آواز دھڑکنوں کی گہرائیوں تک اُتر گئی:

"زندگی ہمیں بہت سے سبق دیتی ہے۔۔۔ مگر یہ ہمارے ہاتھ میں ہے کہ ہم اُن سے سیکھتے ہیں یا غفلت کی چادر اوڑھ لیتے ہیں۔ ہم میں سے ہر کوئی 'خوابِ سیاہ' میں رہتا ہے۔۔ یہ دنیا

ہی ایک خوابِ سیاہ ہے جہاں خواہشات ہیں، دھوکے ہیں، گناہ ہیں۔ مگر اس خوابِ سیاہ سے بچنے کے لیے اللہ نے ہمیں روشنی دی ہے۔ اور وہ روشنی ہے قرآن پاک۔

وہ رُکی، لمحہ بھر کے سکوت نے ہال میں عجب سا اثر گھول دیا۔

Clubb of Quality Content

"اگر ہم قرآن کو سمجھ کر پڑھیں، اُس پر عمل کریں تو یہ روشنی نہ صرف ہماری دنیا کو روشن کر دیتی ہے بلکہ ہماری آخرت کو بھی اجالا بخشتی ہے۔ یہ ہمارے اوپر ہے کہ ہم اللہ کے احکام کو تھامتے ہیں یا دنیا کی خواہشات کے پیچھے بھاگتے ہیں۔"

شاہانہ کی آواز اب لرز رہی تھی مگر اس لرزش میں درد اور شدت تھی:

"میں سب ماؤں سے کہنا چاہتی ہوں۔ اپنی اولاد کی تربیت پر توجہ دیں۔ اُنہیں دیکھیں، سمجھیں، وہ کیا کر رہے ہیں۔ بچپن ہی سے اُنہیں اللہ سے محبت کرنا سکھائیں، محرم اور نامحرم کا فرق سکھائیں۔ اگر آپ اپنے بیٹے کو نظر کی حفاظت سکھا دیں گی تو وہ ہزار گناہوں سے بچ جائے گا۔ اور بیٹی کو اللہ کی حدود بتا دیں گی تو وہ خود اپنی حفاظت کرے گی۔"

پورے ہال میں سناٹا چھا گیا۔

شاہانہ کی آنکھیں بھیگ رہی تھیں مگر لبوں پر ایک سکون تھا۔

"یاد رکھیں! ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اپنی نسل کو قرآن کے ساتھ جوڑیں۔ تاکہ یہ سلسلہ نسل در نسل چلتا رہے۔ آج ہم اپنے بچوں کو سکھائیں گے، کل وہ اپنی نسل کو سکھائیں گے۔ ہمارا مقصد دنیا کو پانا نہیں، بلکہ اللہ کو راضی کرنا ہے۔ اپنے نبی ﷺ کی سنت پر چلنا ہے۔ یہ دنیا کچھ بھی نہیں۔ بس ایک خوابِ سیاہ ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آخری جملے پر اُس کی آواز بھر آئی۔

پورا ہال تالیوں کی گونج میں لرز اُٹھا، مگر ان تالیوں کے پیچھے آنکھوں کی نمی اور دلوں کی لرزش چھپی ہوئی تھی۔

شاہانہ نے مائیک رکھا، ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ سب کی طرف دیکھا اور اسٹیج سے نیچے اُتر آئی۔

راحمیر کی نظریں اُس پر تھیں۔۔ جیسے وہ دل ہی دل میں دعا کر رہا ہو:

"یا اللہ! ان کی زبان کو ہمیشہ اپنی کتاب کی ترجمان بنائے رکھنا۔"

گھر کے دروازے پر جیسے ہی شاہانہ اور راحمیر داخل ہوئے، اندر کا منظر خوشیوں سے جگمگانے لگا۔

ابھی وہ دونوں سلام کر کے بیٹھنے ہی لگے تھے کہ اچانک چھوٹے چھوٹے قدموں کی چاپ سنائی دی۔۔۔

ننھا ریان بھاگتا ہوا آیا،اس کے لبوں پر مسکراہٹ اور آنکھوں میں چمک تھی۔

"ماما۔۔۔ماما۔۔۔"وہ خوشی سے چیخا اور اپنی بانہوں کو پھیلائے شاہانہ کے پاس آیا۔

شاہانہ نے جھک کر اُسے بانہوں میں بھر لیا اور پیار سے اُس کے نرم و نازک گالوں کو چوم لیا۔

"ہاں میرا شہزادہ، آج کیا سیکھا میرے بیٹے نے؟"اس کی آواز میں ممتا اور محبت کی مٹھاس گھلی ہوئی تھی۔

ریان نے اپنی معصوم مسکراہٹ کے ساتھ کہا:

"ماما! آج دادی نے مجھے بتایا کہ اللہ اپنے بندوں سے بہت محبت کرتا ہے۔ اس لیے ہمیں بھی اللہ سے بہت محبت کرنی چاہیے۔"

یہ سنتے ہی شاہانہ کی آنکھوں میں نرمی اتر آئی، اس نے بیٹے کے بالوں کو سہلاتے ہوئے کہا:

"واہ، میرے بیٹے کو تو بہت بڑی بات یاد ہو گئی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ریان نے خوشی سے تالی بجائی اور پھر اُتساہ بھرے لہجے میں بولا:

"اور ماما، آج میں نے دادی سے سورۃ فاتحہ پڑھنا سیکھی ہے۔ آپ کو سناؤں؟"

شاہانہ نے پیار سے اس کی پیشانی کو چومتے ہوئے کہا:

"جی،، میرا پیارا بیٹا ضرور سنائے گا۔"

ریان نے چھوٹی سی آواز میں بڑے اعتماد کے ساتھ سورۃ فاتحہ پڑھنی شروع کی۔ اُس کی زبان کی معصوم ادائیگی، اُس کے لہجے کی مٹھاس، اور اس کی آنکھوں میں جھلکتی خوشی دیکھ کر شاہانہ کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ماما! اور میں نے اس کی تفسیر بھی دادی سے سنی۔"

شاہانہ نے حیران ہوتے ہوئے کہا:

"واہ،، میرے پیارے بیٹے! بتاؤ، کیا سیکھا تفسیر میں؟"

ریان نے اپنی معصومیت بھرے انداز میں کہا:

"ماما،،دادی نے کہا کہ جب ہم الحمد للہ کہتے ہیں تو ہم اللہ کی تعریف کرتے ہیں۔اور اللہ خوش ہوتا ہے۔اور جب ہم کہتے ہیں اھدنا الصراط المستقیم تو ہم اللہ سے سیدھا راستہ مانگتے ہیں۔دادی نے کہا یہ سب سے ضروری دعا ہے۔"

یہ سن کر شاہانہ کے ہونٹوں پر ایک نمکین سی مسکراہٹ پھیل گئی،آنکھوں سے محبت ٹپک رہی تھی۔اس نے بیٹے کو سینے سے لگالیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

راحمیر جو کمرے میں بیٹھا یہ سب دیکھ رہا تھا،اُس کے چہرے پر سکون اور خوشی کی روشنی بکھر گئی۔

وہ آہستہ سے آگے بڑھا،شاہانہ اور ریان دونوں کو اپنی بانہوں میں بھر لیا۔

"میرے رب کا شکر ہے کہ اُس نے ہمیں ایسی نعمت دی ہے۔" اُس کی آواز میں کمال کی نرمی تھی۔

اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور راحمیر کی ماں باہر آئیں۔

ان کے لبوں پر مسکراہٹ اور آنکھوں میں دعائیں جھلک رہی تھیں۔

انہوں نے تینوں پر نظر ڈالی اور ہاتھ اٹھا دیے،

"یا اللہ، میری اولاد کو قرآن سے ہمیشہ جوڑے رکھنا۔ ان کے گھروں میں تیری رحمت اور سکون ہمیشہ برستا رہے۔"

سب نے "آمین" کہا۔

کمرے میں عجب سی روشنی اور سکون پھیل گیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ماہین کی شادی بھی ہو چکی تھی، ایک نیک اور عالم شخص سے، جو راحمیر کا پرانا جاننے والا تھا۔

وقت جیسے ٹھہر سا گیا تھا۔ محبت، دعا اور سکون کی فضاء میں۔

راحمیر نے شاہانہ کا ہاتھ تھاما اور دونوں اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔

ریان کو دادی نے پیار سے تھام لیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اندر جاتے ہوئے راحمیر نے مسکرا کر کہا:

"شاہانہ، دیکھو، اللہ نے ہمیں کیسا سکون دیا ہے۔ یہ دنیا کی سب سے بڑی دولت ہے۔"

شاہانہ نے سر جھکا کر آہستہ سے کہا:

"جی، یہ سب اللہ کی رحمت ہے۔ یہی اصل خوشی ہے۔"

دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرا دیے۔ جیسے لفظوں کے بغیر ہی ایک دوسرے کا دل پڑھ لیا ہو۔۔۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی شاہانہ کپڑوں اور سامان کو ترتیب دینے لگی۔

راحمیر پلنگ کے کنارے بیٹھا، بڑی دیر تک اُسے دیکھتا رہا۔

اُس کی نظریں شاہانہ کے چہرے پر مرکوز تھیں، جیسے ہر لمحہ اسے اپنی آنکھوں میں قید کر لینا چاہتا ہو۔

چند لمحے یونہی گزرے، پھر وہ آہستہ آہستہ اٹھا اور پیچھے سے آ کر اپنی بانہوں میں شاہانہ کو جکڑ لیا۔

اچانک شاہانہ ٹھٹک کر مسکرائی، "یہ کیا کر رہے ہیں آپ؟"

راحمیر نے اُس کے کان کے قریب جھکتے ہوئے نرم سی سرگوشی کی:

"بیگم صاحبہ، آپ اب مجھے وقت ہی نہیں دیتیں۔ کہیں آپ کا مجازی خدا آپ سے ناراض نہ ہو جائے۔"

Clubb of Quality Content

اُس کے لہجے میں محبت کے ساتھ شرارت بھی جھلک رہی تھی۔

شاہانہ ہنسی دباتے ہوئے پلٹی اور اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی:

"اللہ اللہ راحمیر، ایسا تو بالکل بھی نہیں۔ آپ ہی کے لیے تو میرا ہر لمحہ ہے۔ میرے مجازی خدا۔"

راحمیر کی آنکھوں میں نمی سی اتر آئی۔ اُس نے آہستگی سے شاہانہ کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھام لیا، جیسے کوئی نایاب خزانہ تھام لیا ہو۔

پھر وہ جھک کر اُس کے ماتھے پر بوسہ دیا۔ ایک لمبا اور گہرا لمس، جو شکر اور محبت سے لبریز تھا۔

وہ پھر اُسے اپنے سینے سے لگا کر مضبوطی سے تھام لیتا ہے۔

راحمیر کی آواز اُس کی دھڑکنوں کے ساتھ گھل جاتی ہے:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"شکریہ بیگم صاحبہ، میری زندگی کو پر نور بنانے کے لیے۔ آپ نے ہر اندھیرے کو میرے لیے روشنی میں بدلا ہے۔"

شاہانہ کی پلکیں جھک جاتی ہیں، اور وہ اُس کے سینے سے لگ کر مدھم لہجے میں جواب دیتی ہے:

"اور آپ کا بھی شکریہ، میری زندگی کو اتنی خوبصورت بنانے کے لیے، میرا ہر سکون، ہر خوشی آپ ہی سے جڑی ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کمرے میں خاموشی پھیل گئی، مگر یہ خاموشی بھی الفاظ سے زیادہ بول رہی تھی۔

کھڑکی سے آتی ہوا کے جھونکے اور بالکونی سے جھلکتی روشنی اس لمحے کے گواہ بن گئے۔

راحمیر نے اپنی پیشانی شاہانہ کی پیشانی سے ملا دی۔

دونوں کی سانسیں ایک دوسرے میں گھل گئیں،اور وقت جیسے اُن کے لیے رک گیا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubbers Quality Content

جیسے ہی اردان گھر کے دروازے سے اندر داخل ہوا،چھوٹی نور فاطمہ پہلے ہی وہاں کھڑی اس کا انتظار کر رہی تھی۔

ننھے ہاتھ اٹھا کر سلام کیا،"السلام علیکم بابا۔"

اردان کی آنکھوں میں خوشی تیر گئی،اُس نے فوراً اُسے اپنی بانہوں میں اُٹھالیا،"وعلیکم السلام،میری شہزادی۔بابا کی جان، کیسی ہو؟"

نور فاطمہ نے جوش سے کہا:

"بابا،آپ کو پتہ ہے آج ماما نے مجھے دعاؤں کے معجزوں کے بارے میں بتایا۔"

اردان نے شوق سے پوچھا،"اچھا تو میری بیٹی نے کیا سیکھا؟"

نور فاطمہ معصومیت سے بولی:

"یہ کہ دعاؤں سے تقدیر بھی بدل جاتی ہے،جیسے حضرت ابراہیمؑ کی دعاؤں کو سنا گیا تھا اور حضرت یونسؑ کی دعاؤں کو قبول کیا گیا تھا۔"

اردان نے اُس کی پیشانی پر بوسہ دیا اور محبت بھری مسکراہٹ کے ساتھ کہا:

"ماشاءاللہ، میری بیٹی تو سمجھدار ہوتی جا رہی ہے۔ اللہ تمہیں دین و دنیا کی روشنی عطا کرے۔"

وہ اُسے بازو سے لگا کر اندر کمرے میں لے آیا۔ وہاں فریشہ استری کرنے میں مصروف تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور فاطمہ بابا کو پیار دے کر خوشی خوشی باہر کھیلنے نکل گئی۔

اردان سیدھا فریشہ کے قریب آیا، آہستہ سے اُس کے ہاتھوں سے استری چھین کر رکھ دی اور اُسے اپنی بانہوں میں بھر لیا۔

"زوجہ محترمہ! کیسی ہیں آپ؟"

فریشہ مسکرا کر نظریں جھکاتے ہوئے بولی:

"شوہر محترم! میں ٹھیک ہوں۔ آپ سنائیں، آج پھر لیٹ ہو گئے آپ؟"

اردان نے آہ بھری اور ماتھے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا:

"بس کام ہی ایسا ہے۔ ڈبل ہو جاتا ہے، اسی لیے دیر ہو جاتی ہے۔ لیکن جیسے ہی گھر آتا ہوں، سب تھکن ختم ہو جاتی ہے۔"

فریشہ نے نرمی سے اُس کے سینے پر ہاتھ رکھا اور کہا:

"اچھا آپ بیٹھیں، میں آپ کے لیے کھانا لے کر آتی ہوں۔"

اردان نے مسکراتے ہوئے اُس کا ہاتھ تھام لیا،"جی زوجہ محترمہ، لیکن جلدی لائیے گا اور ایک شرط ہے، کھانا آپ اپنے انہی پیارے ہاتھوں سے مجھے کھلائیں گی۔"

فریشہ کے گال سرخ ہو گئے، اُس نے نظریں جھکاتے ہوئے کہا:

"جی جی شوہر محترم، میں ابھی آئی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کچھ لمحوں بعد وہ کھانا لے کر آئی۔ دونوں ایک دوسرے کے سامنے بیٹھ گئے۔

اردان نے پلیٹ آگے بڑھائی،"پہلا لقمہ میری زوجہ محترمہ اپنے ہاتھوں سے کھلائے گی۔"

فریشہ نے ہلکی سی شرارت بھری مسکراہٹ کے ساتھ اُس کے ہاتھوں میں نوالہ رکھا۔

اردان نے آنکھیں بند کر کے لقمہ کھایا اور بولا:

"آپ کے ہاتھوں کا ذائقہ دنیا کی ہر نعمت سے بڑھ کر ہے۔"

فریشہ نے نوالہ بنایا اور اُس کے ہونٹوں کی طرف بڑھایا، "اب آپ کھائیے۔ اور زیادہ تعریفیں کرنے کی ضرورت نہیں، ورنہ نوالہ واپس لے لوں گی۔"

ناولز کلب

دونوں ہنس پڑے، اور کھانے کے دوران ایک دوسرے کو نوالے کھلاتے رہے۔

کمرے میں سکون، محبت اور اللہ کی نعمتوں پر شکر گزاری کا ایک خوبصورت ماحول پھیل گیا۔۔۔۔

افنان تھکاہارا گھر آتا ہے تو عنابیہ اور زارم کمرے کے دروازے کے پیچھے چھپے ہوئے اُس کو ڈرانے کی تیاری میں لگے ہوتے ہیں۔ جیسے ہی وہ اندر آتا ہے،دونوں اچانک "بوو!" کر کے اسے ڈراتے ہیں۔افنان ایک دم گھبرا جاتا ہے تو دونوں زور زور سے ہنسنے لگتے ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زارم تالیاں بجاتے ہوئے کہتا ہے:

"بابا ڈر گئے،ڈر گئے۔"

افنان بھی مسکرا کر کہتا ہے:

"بالکل باباڈر گئے میرے شرارتی سے بیٹے سے،،اور بیوی!تم بھی شروع ہو جاتی ہو اس کے ساتھ۔"

عنابیہ ہنستے ہوئے بولتی ہے:

"ہاں تو شوہر جی، آپ کو تنگ کرنے میں ہی تو مزہ آتا ہے۔ آپ بیٹھیں،میں پانی لاتی ہوں آپ کے لیے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زارم کو افنان اپنی گود میں بٹھالیتا ہے۔زارم معصومیت سے کہتا ہے:

"بابا!آپ کو پتا ہے؟ماما نے کہا کہ خدمتِ خلق کرنی چاہیے،اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔"

افنان شفقت سے جواب دیتا ہے:

"بالکل بیٹا، خدمتِ خلق سب سے بڑی نیکی ہے۔"

زارم پھر شرارت سے کہتا ہے:

"بابا! ماما نے یہ بھی کہا کہ بندوں کے حقوق ادا کرنے ہوتے ہیں، اور اگر ہم کسی کا حق نہ دیں تو اللہ بھی معاف نہیں کرتا جب تک وہ بندہ خود معاف نہ کرے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

افنان اُس کے گال پر بوسہ دیتا ہے اور کہتا ہے:

"جی بیٹا، بالکل صحیح کہا۔ بندوں کے حقوق ضرور ادا کرنے چاہییں۔"

زارم چالاکی سے ہنستے ہوئے کہتا ہے:

"پھر بابا! آپ نے میرا حق تو ادا ہی نہیں کیا، میرے لیے چاکلیٹ لائے ہی نہیں، میں آپ کو تب تک معاف نہیں کروں گا جب تک مجھے چاکلیٹ نہ ملے۔"

افنان قہقہہ لگا کر بولتا ہے:

"اچھا بچے! اپنا فائدہ بھی ساتھ ساتھ سوچ رہے ہو، ابھی بتاتا ہوں تمہیں۔"

یہ کہہ کر افنان اُسے ہنستا ہوا نیچے اتارتا ہے تو زارم بھی ہنستا بھاگ جاتا ہے۔

اسی وقت عنابیہ پانی لے کر آتی ہے۔ افنان پانی پیتا ہے اور گلاس سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیتا ہے۔ عنابیہ جانے کے لیے پلٹتی ہے تو افنان اُس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ وہ سیدھی اُس کی گود میں آ بیٹھتی ہے۔

عنابیہ شرماتے ہوئے کہتی ہے:

"افنان، پلیز،"

افنان محبت سے اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے:

"جانِ افنان، میرے پاس رہا کرو،، میں تمہیں بہت یاد کرتا ہوں۔"

Clubb of Quality Content

عنابیہ دھیرے سے مسکرا کر کہتی ہے:

"میں تو یہی ہوں نا آپ کے ساتھ، پھر بھی یاد کرتے ہیں؟"

افنان گہرے لہجے میں کہتا ہے:

"بالکل بیوی،،میں چاہتا ہوں تم ہمیشہ اسی دل کے اتنے ہی قریب رہو جتنی ابھی ہو۔"

عنابیہ ہنستی ہوئی بولتی ہے:

"اتنی ہی قریب ہوں افنان۔"

افنان اُس کے ہاتھ کو بوسہ دیتا ہے اور مدہوش لہجے میں کہتا ہے:

"میری حسین بیوی حسین شوہر کے ساتھ رہ کر دل کو سکون ملتا ہے۔ہیں نا؟"

عنابیہ ہنستے ہوئے کہتی ہے:

"افنان!ایک تو آپ کا یہ خود پسند(self-obsessed)انداز!"

دونوں زوردار قہقہہ لگاتے ہیں اور کمرہ خوشیوں اور محبت کی روشنی سے بھر جاتا ہے۔۔۔

اتوار کا دن تھا۔ سب لوگ، اَردان اور فریشہ، افنان اور عنابیہ، شاہانہ اور راحمیر، کے گھر پہ ہوتے ہیں۔ گھر کے اندر ایک خوشگوار ماحول میں بیٹھے تھے۔ کبھی قہقہے گونج رہے تھے، کبھی بچوں کی ہنسی سنائی دے رہی تھی، اور کبھی کچن سے کھانے کی خوشبو آ رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لیکن اندرونی کمرے میں شاہانہ تنہا جا کر اپنی عادت کے مطابق لائبریری میں رکھے گئے پرانے ناولوں اور ڈائریوں کو دیکھنے لگتی ہے۔ وہ ایک شیلف سے کتاب اٹھاتی ہے تو اچانک ایک کاغذ زمین پر پھسل کر گرتا ہے۔

شاہانہ جھک کر اسے اٹھاتی ہے۔ جیسے ہی وہ صفحہ پلٹ کر پڑھتی ہے، اُس کی سانس رک جاتی ہے۔ دل پر جیسے کوئی بوجھ اتر آتا ہے۔ آنکھوں میں نمی بھر جاتی ہے۔ وہ جان لیتی ہے کہ یہ ہادی کی تحریر ہے۔ یہ وہ خط تھا جو اسے علی نے دیا تھا۔

خط کے اوپر بڑے واضح مگر لرزتے ہوئے لفظ درج تھے:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میرے دل کی روشنی کے نام،"

شاہانہ میں چاہتا تھا کہ تمہیں دنیا کی ہر خوشی دوں۔

میں چاہتا تھا کہ تمہیں حاصل کروں، تمہیں اپنی بانہوں میں چھپا لوں۔

لیکن قسمت میں کچھ اور ہی لکھا تھا۔

میری چاہت یہ ہے کہ اگر تم مجھے اس جہان میں نہیں ملی،

تو کم از کم اُس جہان میں ملو جہاں جدائی کا کوئی وجود نہ ہو۔

میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ میری سیاہی کو تمہاری دعا سے روشنی میں بدل دے۔

میری یہ تاریکی تمہاری ہی روشنی سے ختم ہونی تھی۔

مگر تم نے پہلے ہی ساتھ چھوڑ دیا، انتظار تک نہ کیا میرا۔

مانتا ہوں کہ بہت برا کیا میں نے،

لیکن یاد رکھو، تم محبت ہو میری۔

اور محبتوں کو یوں نہیں چھوڑا جاتا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بس یہ دعا کرنا کہ اللہ مجھے بخش دے،

اور تحفے میں تم سے مجھے نواز دے۔"

یہاں الفاظ ٹوٹ جاتے ہیں اور باقی تحریر فارسی زبان میں لکھی تھی۔

شاہانہ کے ہونٹ کپکپا اٹھتے ہیں جب وہ آخری سطریں پڑھتی ہے:

Clubb of Quality Content

"اگر بہشت نصیبم شد،

من در بہشت ھم منتظرِ تو خواھم بود،"

(اگر جنت نصیب ہوئی، تو میں جنت میں بھی تمہارا منتظر رہوں گا۔)

نیچے صرف ایک دستخط تھا:

"تمہارا ہادی۔"

شاہانہ کے ہاتھ لرزنے لگتے ہیں۔اُس کی آنکھوں سے آنسو قطار در قطار بہنے لگتے ہیں۔وہ کاغذ کو سینے سے لگا لیتی ہے جیسے وہ کوئی یادگار نہیں بلکہ خود ہادی ہو جس کی دھڑکنیں اب بھی اس میں بسی ہوں۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پیچھے سے راحمیر آتا ہے اور شاہانہ کو اس حال میں دیکھ کر ٹھٹک جاتا ہے۔وہ قریب آ کر دھیرے سے کہتا ہے:

"شاہانہ،،،"

شاہانہ نم آنکھوں کے ساتھ خط کو اس کے سامنے رکھ دیتی ہے۔ راحمیر خاموشی سے تحریر پڑھتا ہے اور اُس کے چہرے پر بھی دکھ کی ایک لہر اُتر آتی ہے۔ لیکن وہ شاہانہ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بس اتنا کہتا ہے:

"محبت کبھی مرتی نہیں، شاہانہ۔

کبھی دعا بن جاتی ہے۔ کبھی سزا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ کہہ کر وہ خاموش ہو جاتا ہے۔

کمرے میں صرف آنسوؤں کی نمی اور خط کے الفاظ کی گونج باقی رہ جاتی ہے۔۔۔۔

راحمیر نے شاہانہ کو آہستگی سے لائبریری سے نکالا اور کچن کی طرف لے آیا۔

وہ جانتا تھا کہ اس خط نے شاہانہ کے دل کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ اس لیے وہ مسکرا کر بولا:

"چلیں بیگم صاحبہ،، آج ہم دونوں مل کر کھانا بناتے ہیں۔"

شاہانہ نے پہلے تو حیرانی سے دیکھا، پھر اُس کی مسکراہٹ دیکھ کر اُس کا دل کچھ ہلکا سا ہو گیا۔

دونوں ساتھ کھڑے ہو کر سبزی کاٹنے لگے، مصالحے تیار کرنے لگے۔ کبھی راحمیر جان بوجھ کر مرچیں زیادہ ڈالنے لگتا اور کہتا:

"یہ کھاؤ گی تو مزہ آجائے گا۔"

شاہانہ ہنس پڑتی اور کہتی:

"اللہ اللہ! راحمیر آپ بھی نا۔"

Clubb of Quality Content

کچن میں ہنسی اور خوشبو گھلنے لگتی ہے۔شاہانہ کا موڈ بھی بہتر ہو جاتا ہے۔

تھوڑی دیر بعد سب دستر خوان کے گرد جمع ہو جاتے ہیں۔بچے،بڑے،سب مل کر ہنسی خوشی کھانے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ریان اردان کے برابر بیٹھا ہوا بار بار کہتا:

"واہ! آج تو کھانے کا مزہ ہی اور ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسی دوران راحمیر نے سب کی طرف دیکھ کر کہا:

"میں سوچ رہا ہوں، کیوں نہ ہم سب ترکی چلیں؟ کافی عرصہ ہو گیا ہے وہاں گئے ہوئے۔باسفورس کراؤن کا کام بھی دیکھنا ہے وہاں۔۔"

سب کی آنکھوں میں ایک دم خوشی کی چمک آجاتی ہے۔ سب ایک دوسرے کو دیکھنے لگتے ہیں۔

سب سے پہلے خوشی کی چیخ ریان کی نکلتی ہے:

"وووووواااوو،،، ترکی!!!"

وہ کرسی سے کھڑا ہو کر اچھلتا ہے اور ترکی زبان میں کہتا ہے:

"Türkiye! Beni bekle،، Ben geliyorum!"

(ترکی! میرا انتظار کرنا، میں آرہا ہوں!)

سب لوگ اُس کی معصومیت دیکھ کر ہنسنے لگتے ہیں۔

فریشہ ہنستے ہوئے کہتی ہے:

"اس معاملے میں یہ بالکل اپنی ماں پر گیا ہے، شوق اور جوش میں آگے آگے۔"

عنابیہ چٹکی لیتے ہوئے بولتی ہے:

"جی بالکل! ہماری رائل کوئین کو جب سے اُس کا کنگ ملا ہے، تب سے یہ واقعی ایک کوئین ہی ہے جو اپنی ایک سلطنت رکھتی ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سب لوگ کھلکھلا کر ہنس پڑتے ہیں۔ کمرے کا ماحول قہقہوں اور مسکراہٹوں سے بھر جاتا ہے۔

یونہی باتوں باتوں میں ترکی کے سفر کی تیاری شروع ہو جاتی ہے۔ بچے اپنے بیگز نکال کر بھاگم بھاگ سامان رکھنے لگتے ہیں۔ شاپنگ لسٹیں بننے لگتی ہیں، یادیں تازہ کی جاتی ہیں۔

اور پھر،، دو دن بعد سب گاڑیوں میں سامان رکھ کر ہوائی اڈے کی طرف روانہ ہو جاتے ہیں۔

فضا میں خوشی، سفر کی خوشبو اور نئی یادوں کی امید بسی ہوئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یوں کہانی اپنے اختتام پر پہنچی۔

جہاں دکھ بھی تھے، جدائیاں بھی،

مگر آخر میں ایک نیا سفر، ایک نئی منزل اور ایک نئی مسکراہٹ نے سب کو گھیر لیا۔ خواب سیاہ کی آنچ میں ایک اور کہانی کو شروع ہونا تھی۔

خواب ہمیشہ رنگین نہیں ہوتے۔ کچھ خواب سیاہی اوڑھ کر آتے ہیں اور دل پر ایسا بوجھ چھوڑ جاتے ہیں جو برسوں نہیں ہٹتا۔ خوابِ سیاہ دراصل انہی خوابوں کا قصہ ہے۔ جہاں کردار روشنی ڈھونڈتے ہیں مگر راستے اندھیروں سے بھرے ہوتے ہیں۔

"اندھیروں نے سکھایا کہ روشنی کیا ہے، اور خوابِ سیاہ نے جتا دیا کہ حقیقت کا سفر کبھی ختم نہیں ہوتا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اختتام شُد۔۔۔۔

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842